188464

رئیسان پنجاب

تاریخی حالات اور تذکرے کلان خاندانون کے

جو ممالک زیر حکومت

گورنمنٹ پنجاب

مین هین

مولفہ سر۔ لیپل۔ ایچ گریفن صاحب بہادر

حسب الارشاد اے صاحب بہادر ممدوح جسکو کے پنڈت موتی لعل کاٹھجو

نے ترجمہ کیا

سنہ ۱۸۸۲ء

کنور یا پریس لاہور مین باہتمام سید حسن علیشاہ سوپرنٹنڈنٹ و پرنٹر چھاپی گئی

فہرست

لاہور اور امرتسر

تعداد نمبر		نمبر صفحہ
۱	خاندان مہاراجہ رنجیت سنگھ	۱
۲	سردار شمشیر سنگھ سندھانوالیہ	۱۱
۳	راجہ تیج سنگھ	۲۷
۴	راجہ صاحب دیال	۴۴
۵	نواب محمد خاں	۵۳
۶	سردار کاہن سنگھ اٹاریوالہ	۵۹
۷	سردار دیال سنگھ مجیٹھیہ	۸۴
۸	سردار صورت سنگھ مجیٹھیہ	۹۳
۹	سردار مہتاب سنگھ مجیٹھیہ	۹۹
۱۰	سردار لعل سنگھ کالیانوالہ	۱۰۵
۱۱	نواب علی محمد خاں	۱۱۳
۱۲	سردار کاہن سنگھ نکئی	۱۲۰
۱۳	دیوان اجودھیا پرشاد	۱۲۵

نمبر شمار		نمبر صفحہ
۱۴	سردار نہال سنگھ چہاچھی	۱۳۶
۱۵	راجہ دینا ناتھہ	۱۴۰
۱۶	بھائی چرنجیت سنگھ	۱۴۹
۱۷	سردار جھنڈا سنگھ بوٹالیہ	۱۵۶
۱۸	سردار کرپال سنگھ گنجاہیہ	۱۶۱
۱۹	نواب امام الدین خان	۱۶۳
۲۰	بھائی پردومن سنگھ	۱۷۱
۲۱	سردار منگل سنگھ راگھڈیہ	۱۷۵
۲۲	سردار سردول سنگھ مان	۱۸۳
۲۳	سردار جواہر سنگھ نلوہ	۱۹۰
۲۴	سردار سروپ سنگھ نلوئی	۱۹۸
۲۵	سردار گوردت سنگھ چہاچھی	۲۰۳
۲۶	قوم رندھاوہ — اول — جیل سنگھ کہنڈا	۲۰۶
۲۷	دوم — لعل سنگھ نلونڈی	۲۱۰
۲۸	سوم — گوردت سنگھ چہاری	۲۱۳
۲۹	چہارم — ہری سنگھ دھودیہ	۲۱۸
۳۰	پنجم — نند سنگھ کتھونگل	۲۲۱
۳۱	ششم — مہاراجہ رنجیت سنگھ صاحب لاہور	۲۲۳

نمبر شمار		نمبر صفحہ
۳۲	جنرل ہرسکھرائے	۲۲۵
۳۳	سردار فتح سنگھ تہہ پوریہ	۲۲۸
۳۴	سردار سادھو سنگھ پڈھانیہ	۲۳۱
۳۵	سردار جیا سنگھ نوشہرہ	۲۳۶
۳۶	دیوان رتن چند ڈار ہیوالہ	۲۳۸
۳۷	فقیروں کا خاندان	۲۴۱
۳۸	سردار چھبال سنگھ سندھو	۲۵۶
۳۹	پنڈت شنکر ناتھ	۲۶۰
۴۰	بخشی بھگت رام	۲۶۲
۴۱	ملک خیرالدین خان قصوریہ	۲۶۵
۴۲	پنڈت راما کشن	۲۶۸
۴۳	مصر روپ لعل	۲۷۱
۴۴	رائے کشنچند	۲۷۵
۴۵	دیوان مولراج	۲۸۰
۴۶	دیوان جیکچند پشاوریہ	۲۹۵
۴۷	سردار جودھ سنگھ امرتسر	۲۹۹
۴۸	دیوان حاکمرائے سیالکوٹیہ	۳۰۳
۴۹	دیوان کرمچند	۳۰۶

نمبر شمار		نمبر صفحہ
۵۰	سردار مہیان سنگھ بہاگووالیہ	۳۱۱
۵۱	سردار بھوپ سنگھ بگا	۳۱۳
۵۲	سرداران مان مغل چک	۳۱۶
۵۳	سرداران کہنیہ اوّل — چیت سنگھ رکھانوالہ	۳۲۴
۵۴	دوم — کیسر سنگھ کوٹلی	۳۳۰
۵۵	سوم — اڑبیل سنگھ سنگت پوریہ	۳۴۷
۵۶	سرداران رسوہ اوّل — عطر سنگھ روسہ	۳۴۹
۵۷	دوم — ہردت سنگھ	۳۵۲
۵۸	سوم — تیغ سنگھ روسہ	۳۵۵
۵۹	سردار فتح سنگھ ہٹو	۳۵۶
۶۰	دیوا سنگھ کمیدان	۳۶۰
۶۱	موتا سنگھ کمیدان	۳۶۳
۶۲	شمس الدین خان قصوریہ	۳۶۵
۶۳	سردار سورجن سنگھ موکل	۳۶۹
۶۴	سردار نار سنگھ ایمہ والا	۳۷۳
۶۵	سردار چندا سنگھ کلال والہ	۳۷۶
۶۶	سردار گلاب سنگھ پھوونڈیہ	۳۷۸
۶۷	جے سنگھ چھینہ	۳۸۱

نمبر شمار		نمبر صفحہ
۶۸	دیدار سنگھ ویگلیہ	۳۸۲
۶۹	مہنا سنگھ جمنی	۳۸۵
۷۰	مرزا غلام مرتضیٰ	۳۸۸
۷۱	جودھ سنگھ چھاپہ والا	۳۹۰
۷۲	سرداران بہنگی	۳۹۳
۷۳	بلونت سنگھ رنگڑھ بنگلہ	۴۰۷
۷۴	قوم چٹھہ	۴۱۰
۷۵	شیر سنگھ کملا	۴۱۴
۷۶	ہیرا سنگھ وزیرابادیہ	۴۱۷
۷۷	ندھان سنگھ پنج ہتہ	۴۲۲
۷۸	سندھو ..... اول — جوالا سنگھ وڈالہ	۴۲۵
۷۹	..... دوم — سرپال سنگھ جیجھ والہ	۴۲۸
۸۰	..... سوم — وچن سنگھ ٹھیٹھر	۴۳۱
۸۱	..... چہارم — بھاگ سنگھ کونتل	۴۳۴
۸۲	..... پنجم — رتن سنگھ کوٹ دیوان سنگھ والا	۴۳۵
۸۳	..... ششم — جھنڈا سنگھ بہلیو وایسہ	۴۳۶
۸۴	سندھو ..... اول — کرم سنگھ اوٹھیا نوالہ	۴۳۷
۸۵	..... دوم — دیوا سنگھ سندھو	۴۴۰

تعداد نمبر		نمبر صفحہ
۸۶	سوم ــ کرتن سنگھ بہلیوال	۴۴۲
۸۷	چہارم ــ ایشر سنگھ سوڑیان والہ	۴۴۴
۸۸	ارجن سنگھ چاہل	۴۴۶
۸۹	صاحب سنگھ کڑیال	۴۴۸
۹۰	جیون سنگھ بچھے	۴۵۰
۹۱	رام سنگھ حسن والہ	۴۵۳
۹۲	ایشر سنگھ بہگھا	۴۵۵
۹۳	رتن چند دوگل	۴۵۷
۹۴	فتح سنگھ گرجاکھیہ	۴۶۰
۹۵	شمشیر سنگھ ماڑی	۴۶۳
۹۶	گنڈا سنگھ مٹو	۴۶۶
۹۷	کاہن چند	۴۶۸
۹۸	کہر سنگھ چشمہ والہ	۴۷۰
۹۹	پرتاب سنگھ سادھو گورایا والہ	۴۷۳
۱۰۰	چڑت سنگھ کوٹ سید محمود	۴۷۵
۱۰۱	دیوان دینا ناتھ	۴۷۷
۱۰۲	گور کھہ سنگھ تونگ	۴۷۹
۱۰۳	سلطان احمد خان	۴۸۱

تعداد نمبر		نمبر صفحہ
۱۰۴	کمیدان محمد شاہ	۴۸۳
	ملتان	
۱۰۵	نوابان ملتان	۴۸۶
۱۰۶	مخدوم شاہ محمود قریشی	۵۰۰
۱۰۷	صادق محمد خان بادوزئی	۵۰۶
۱۰۸	محمد اسمٰعیل خان سیال	۵۱۳
۱۰۹	کرنل بیدے ناتہہ	۵۱۹
۱۱۰	محمد سرفراز خان کہرل	۵۲۱
۱۱۱	اوتم سنگہ نکئی	۵۲۵
	راولپنڈی	
۱۱۲	ملکان ٹوانہ	۵۲۸
۱۱۳	رائے فتح خان گہیبہ	۵۴۴
۱۱۴	ملک اولیا خان	۵۴۸
۱۱۵	سردار عطر سنگہ لمبہ	۵۵۱
۱۱۶	سردار کشن سنگہ لمبہ	۵۵۴
۱۱۷	ملک لنگر خان ساہیوال	۵۵۷

نمبر شمار		نمبر صفحہ
۱۱۸	دیوان محکم چند	۵۶۳
۱۱۹	فتح خان دریک	۵۷۳
۱۲۰	محمد حیات خان واہ والا	۵۷۸
۱۲۱	قاضی فضل احمد گوندل	۵۸۱
۱۲۲	ملک فیروز الدین خان شمس آباد	۵۸۴
۱۲۳	راجہ کرم داد خان گکھر	۵۸۷
۱۲۴	ٹبہا خان ملل	۵۹۶
۱۲۵	قوم جیب ضلع گجرات	۵۹۸
۱۲۶	ہمت سنگھ میر پوریہ	۶۰۲
۱۲۷	قوم کہوکھر بنڈ دادنخان	۶۰۴
۱۲۸	قوم ڈھونڈ	۶۰۷
۱۲۹	مصر امیر چند	۶۱۱
۱۳۰	سوڈھیان ہرن پور	۶۱۴
۱۳۱	قوم جنجوآ	۶۱۷
۱۳۲	سکھوں کے متبرک مکانات	۶۲۲

تمت

دیباچہ مؤلف

پنجاب کے رئیسوں کے حالات اور تذکرے سر ابرٹ منٹگمری صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب کے ارشاد سے لکھی گئی ہین +
اس کتاب حصہ اول مین اون کل رئیسون اور سردارون کا ذکر ہے جو خاص پنجاب کے میدان کے ملک مین مابین دریا بیاس اور دریائے سندہ کے ہین +
اس کتاب مین یہہ نیت کہی گئی ہے کہ پنجاب کے اُمرا کا حال اس طرح لکھا جاوے کہ جیسی آج اونکی حالت ہے اوسکا چیتہ ہو
اسلئے بہت سے خاندانون کا ذکر نہین کیا گیا ہے ہندو اور مسلمان کا جو ایک زمانہ مین صاحب طاقت اور صاحب ثروت تھے مگر
جنکو سکھون سے بیشتر زوال آگیا تہا اور بہت سے پرانے سکھ خاندانون کا ذکر نہین کیا گیا ہے جنکی جاگیرین مہاراجہ رنجیت سنگھ
نے چھین لین اور جنکی اولاد اب محض کرسانی کرتے ہین خاص وجہ سے چند خاندانون اور اقوام کا ذکر کیا گیا ہے جو اس
زمانہ مین کسی وسعت کے نہین ہین لیکن عام قاعدہ یہہ کہا گیا ہے کہ اون اشخاص کا حال لکھا گیا ہے جو اس وقت قدر و
منزلت اور ثروت اور رسوخ اور زور رکھتے ہین یہہ بات نہین ہوسکی کہ اس کتاب مین ہر ایک امر کیواسطے جو بیان کیا گیا ہے
سند دیجاوے اس سبب سے مناسب معلوم ہوا ہے کہ اسقدر ذکر کیا جاوے کہ جو حال لکھا گیا کہان سے دریافت ہوکر لکھا گیا ہے
اوّل تو ہر رئیس نے اپنے خاندان کا حال لکھکر بھیجا کوئی ایسا تہا کہ پورا نہ تہا اور تہوڑا تہا کوئی ایسا کہ پورا پورا اور سلسلہ وار بہت
حالتون مین مبالغہ آمیز اور غلط۔
دوم۔ گورنمنٹ پنجاب کے دفتر ضبطی ملک پنجاب سے تاریخ تالیف کتاب ہذا تک اور خط و کتابت صاحبان ایجنٹ مقیم دہلی
ولدہیانہ من ابتدائے ۱۸۰۹ء لغایت ۱۸۴۵ء اور دفتر سرکار سکھان سے بہت کچھ حال لیا گیا +
سوم پنجاب کے متعلق جو تواریخ اور سفرنامہ اور تذکرہ انگریزی فارسی اور اردو مین ہین تقریباً کل دیکھی گئی +

چہارم جن واقعات کا ذکر کیا گیا ہے جو شخصون مین شریک تہے یا موقع پر موجود تہے اونسے دریافت کیا گیا بہت سے رئیسون اور سردارون سے اور اونکے میراثیون اور پروہتون سے بذات خاص دریافت کیا گیا اور اونکے بیانات بہت سے نئے مراتب دلچسپ دریافت کئے گئے +

اس کتاب کی تالیف مین جن اشخاص سے مدد ملی یہہ تہے - پنڈت من بہول اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مجسٹر سکرٹریٹ جنکی علمیت اور واقفیت معاملات ملکی سے بے بہا ہے

سید ہادی حسین خان اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گجرات و مولوی رجب علی خان خان بہادر رئیس لودہیانہ

خاندان مہاراجہ رنجیت سنگہ

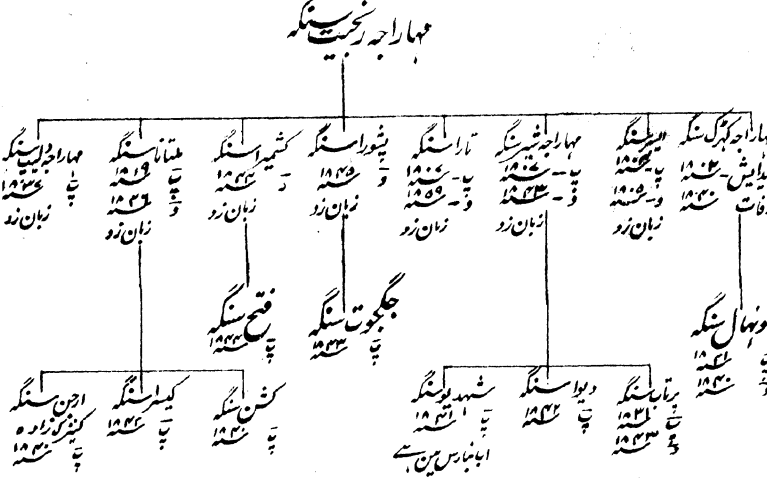

پنجاب کے رئیسون کے تذکرہ مین لاہور کے شاہی خاندان کے اصلی یا زبان زد افراد کا اکثر ذکر آویگا اس واسطے اسجگہہ اونکا مختصر حال لکہا جاتا ہے کہ اس خاندان کے بہت سے اشخاص کا حال ایسا ہے کہ بہت سے پر حوادث برسوںکے خود پنجاب کی تاریخ ہے اور وہ حال مختلف مصنف بیان کرگئے ہین لیکن کسی کتاب مین جو اب تک مشتہر ہوئی ہے مہاراجہ اعظم کی زوجگان اور اولاد کا کوئی صحیح حال درج نہین ہے +

مہاراجہ رنجیت سنگہ کی زوجگان کا ذکر

مہاراجہ رنجیت سنگہ کی اٹہارہ رانیان تہین جنمین سے نو کے ساتہہ پہیرونکے ساتہہ شادی ہوئی تھی اور نو کے ساتہہ فقط چادر ڈالنے کی رسم عمل مین آئی تھی اسطور کی رسم کی شادی کو چادر دوالا کہتے ہین یہہ رسم سکہونمین عموماً رائج ہی نو رانیان جنکے ساتہہ پہیرون کے ساتہہ شادی ہوئی تھی یہہ تھین —

اول مہتاب کور جسکے ساتہہ ۱۷۹۶ء مین شادی ہوئی تھی یہہ رانی سردار گورکہہ شنگہ کی بیٹی اور سردار جی سنگہ گھنیہ کی پوتی تھی مہتاب کور مہاراجہ شیر سنگہ اور تارا سنگہ کی ماں مشہور تھی لیکن حقیقت مین اوس سے اولاد کوئی نہین ہوئی یہہ رانی ۱۸۶۳ء مین مرگئی +

دوم - راجکوران جسکے ساتہہ ۱۸۰۸ء مین شادی ہوئی تھی یہہ رانی سردار رن سنگہ نکئی قوم سندہو کی بیٹی تھی اور مہاراجہ کہرک سنگہ کی ماں تھی اوسنے ۱۸۳۹ء مین وفات پائی یہہ رانی بنام مائی نکائن معروف تھی مہاراجہ رنجیت سنگہ کی پہوپی یعنے سردار چڑت سنگہ کی بیٹی کا نام بھی راجکوران تہا اور تمیز کرنے کے واسطے مائی نکائن کا نام دتارکور رکہا گیا تہا —

سوم روپ کور جی سنگہ نمبردار کوٹ سید محمود واقع ضلع امرتسر کی بیٹی تھی اوسکے ساتہہ مہاراجہ کی شادی ۱۸۱۰ء مین ہوئی تھی اب زندہ ہے اور ۱۹۰ روپیہ سالانہ پنسن پاتی ہے -

چہارم لچھمی کی شادی مہاراجہ کے ساتہہ ۱۸۱۰ء مین ہوئی تھی یہہ رانی ویسا سنگہ وڈیگی کی بیٹی تھی اور ویسا سنگہ جوگ کے خان دان واقع ضلع گوجرانوالہ کا ایک جٹ قوم سندہو تہا جب مہاراجہ کہاہی کو گئے تھے وہان اوسکے باپ مہاراجہ کو اوسنے ڈہوآ دیا تہا ماہ اپریل ۱۸۶۷ء مین ہردوار اور سہارنپور کے مابین مین بیماری ہیضہ سے مرگئے اوسکی کل جایداد کا سردار شمشیر سنگہ سندہانوالیہ مالک ہوگیا چنانچہ نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے خلعت یعنی دستار حسب دستور ہندوان اوسکی حویلی مین جاکر عطا کیا —

اور رامدیوی مبتنی رانی لچھمی کی شادی سردار مذکور کے ساتہہ ہوئی ایک ثلث جملہ پنسن رانی لچھمی کی

بنام سردار شمشیر سنگہ تاحیات منظور ہوگئی یعنے سمہ سمہ سالانہ

پنجم وششم مہتاب دیوی اور راج بنسو راجہ سنسار چند کٹوچ کانگڑی والی کی غیر صحیح النسب بیٹیان تہین جب انرودہ چند سنسار چند کے فرزند نے راجہ ہیرا سنگہ کے ساتہہ اپنی ایک ہمشیرہ کی شادی کردینے سے انکار کیا اور انرودہ چند ستلج کے پار اغرض سے بہاگ گیا کہ شادی کرنے سے بچ جاوے تو مہاراجہ نے اس نیت سے کہ جو بیٹی انکے عزیز مصاحب کی ہوئی تہی اُسکا بدلہ لین ان دونو بہنو نکے ساتہہ جو لاہور مین بیاہی تہین خود شادی کرلی یہہ شادیان خاص نادون کے علاقہ مین انسے ۲۹ سنہ ۱ مین ہوئی تہین - رانی راج بنسو مہاراجہ کے حیات مین ۳۵ سنہ ۱ کے قریب مرگئی تہی رانی مہتاب دیوی مہاراجہ کے ساتہہ ۳۹ سنہ ۱ مین ستی ہوگئی تہی

ہفتم - گل بیگم شہر امرتسر مین فرقہ اہل نشاط مین سے تہی مہاراجہ کے منظور نظر ہوئی اور ۳۳ سنہ ۱ مین انہون نے بہت تونگ کے ساتہہ اُس سے شادی کرلی گل بیگم نے ۶۳ سنہ ۱ مین بمقام لاہور وفات پائی اُسکو ۱۲۳۸۰ روپیہ سالانہ پنسن ملتی تہی -

ہشتم رامدیوی کور سنگہ چہجہری والہ واقع ضلع گوجرانوالہ کی بیٹی تہی اُسکی شادی کی تاریخ معلوم نہین ہے یہہ رانی مہاراجہ کی حیات مین مرگئی تہی

نہم ایک دختر کرم سنگہ جینہ کی جو ضلع امرتسر کا ایک جٹ قوم کا تہا اُسکی شادی کی تاریخ معلوم نہین ہے مہاراجہ کی حیات مین مرگئی تہی -

نورانیون مفصلہ ذیل کے ساتہہ رسم چادر ڈالنی کی عمل مین آئی تہی

اول رانی دیوی دختر وزیر بکد بسوان والہ واقع ضلع ہوشیارپور کی -

دوم وسوم رتن کور اور دیا کور بیوگان سردار صاحب سنگہ بہنگی گوجرات والہ کی یہہ عورتین ۱۱ سنہ ۱ مین اونکی شوہر کی وفات کے تہوڑے ہی عرصہ کے بعد مہاراجہ کے حرم مین داخل کی گئی تہین رانی رتن کور ملتانا سنگہ کے مان مشہور ہے ۶۵ سنہ ۱ مین مرگئی ایک ہزار روپیہ سالانہ جو اسکی حیات تک تہا ضبط ہوگیا -

رانی دیا کور کشمیرا سنگہ اور پشورا سنگہ کی مان مشہور تہی اُسنے ۶۳ سنہ ۱ مین وفات پائی

چہارم چندکور جی سنگہ جٹ چین پورالہ کے جو ضلع امرتسر مین واقع ہے بیٹی تھی اُسکا ازدواج مہاراجہ کے ساتھہ ۱۸۱۵ء مین ہوا تھا اُسنے ۱۸۳۸ء مین وفات پائی

پنجم مہتاب کور چودہری سوجان کی بیٹی تھی یہہ شخص ملہ واقع ضلع گورداسپور کا ایک اتہوال جٹ تھا اس رانی کا ازدواج مہاراجہ کے ساتھہ ۱۸۳۲ء مین ہوا تھا اور ہنوز زندہ ہے سکو ایکہزار نوسو تیس روپیہ سالانہ پنسن ملتی ہے

ششم سہان کور صوبا سنگہ جٹ مالوہ والہ واقع علاقہ آنزوی ستلج کی بیٹی تھی اُسکا ازدواج مہاراجہ کے ساتھہ ۱۸۳۲ء مین ہوا تھا ہنوز حیات ہے اکھنزار چارسو چالیس روپیہ سالانہ پنسن پاتی ہے

ہفتم گلاب کور ایک جٹ زمیندار جگدیو واقع ضلع امرتسر کی بیٹی تھی اُس نے قریب سال ۱۸۳۹ء کے وفات پائی

ہشتم بہوری دختر سُکھہ چند راجپوت کی تھی اور وہ منڈی مین رہتی تھی لمسالہ ۹ سالانہ پنسن پاتی ہے اور حیات ہے +

نہم میدنو اوتم سنگہ راجپوت کی بیٹی ہے ساکن بجوڑ پرگنہ شکرگڈہ ضلع گورداسپور سمت لکھ ۵ سالانہ پنسن پاتی ہے حیات ہے لاہور مین رہتی ہے

مہاراجہ کے زوجگان مین سے فقط ایکہ مہتاب دیوی اُنکے ہمراہ ستی ہوی لیکن تین عورتین علاوہ کنیزون کے جو رانیون کا رتبہ رکھتی تھین مہاراجہ کی چتہ پر اونکی ہمراہ جلائی گئین - ان عورتونکے نہام مین ہر دیوی چوہدری رام کی بیٹی جوائل گڈہ واقع ضلع گورداسپور کا سلہریہ راجپوت تھا - راجدیوی پدما راجپوت کی بیٹی - دیونو دختر سندہاؤ دیوا وٹالیہ جو مہرہٹی کھتری قوم مین سے تھا یہہ مقام اب جمون کے علاقہ مین ہے

اولاد مہاراجہ رنجیت سنگہ

اول کھڑک سنگہ کے سوا اور کوئی بیٹا صحیح النسب یا غیر صحیح النسب کسی زوجہ یا کنیز کے شکم سے مہاراجہ رنجیت سنگہ کو پیدا نہین ہوا کھڑک سنگہ رانی راجکور کا فرزند تھا اور اُسکی پیدائش ۱۸۰۱ء مین ہوئی تھی اُسکا حال بکو بخوبی معلوم ہے ۱۸۳۹ء مین کھڑک سنگہ اپنے باپ کے جگہہ تخت نشین ہوا اور پنجم نومبر ۱۸۴۰ء کو وفات پائی

دوم و سوم شیر سنگھ اور تارا سنگھ۔ جب رانی مہتاب کور کی شادی کو مہاراجہ کے ساتھہ دس برس سے زیادہ گذر گئے اور کوئی اولاد اوسکو نہوئی اور مہاراجہ رنجیت سنگھ ۱۸۴۸ء مین آزمودی ستلج مہم پر روانہ ہوے اور اُنکے چلے جانے کے تھوڑے عرصے کے بعد یہہ خبر مشہور کی گئی کہ رانی حاملہ ہے جب مہاراجہ صاحب واپس آئے تو رانی نے شیر سنگھ اور تارا سنگھ یہہ لکھکر روبرو کئی کہ "یہہ توام لڑکے مجھے پیدا ہوئے ہین۔ شیر سنگھ ایک چھینبی مسمی نہالا کا بیٹا تھا یہہ شخص موکیریان ضلع ہوشیارپور کا رہنے والا تہا۔ موکیریان اُس زمانے مین ماسی سداکور والدہ مہتاب کور کی جاگیر کے علاقہ مین تہا تارا سنگھ ایک مسلمان عورت کا بیٹا تہا جو مائی ماسی سداکور کی ایک کنیز کی بیٹی تھی۔ سداکور جوڑی ہوشیار اور ایسی عورت تھی کہ جو مطلب وہ نکالنا چاہتی تھی اوسکے تحصیل مین کچھہ پس و پیش عیب و صواب کا نہین کرتی تھی۔ جانتی تھی کہ اگر میری دختر سے مہاراجہ کو اولاد پیدا ہوگی تو لحاظ زیادہ ہوجاویگا اس سبب سے اُسنی یہہ لڑکے اونکی والدین سے خرید لئے اور اونکو مہتاب کور کی اولاد مشہور کر دیا۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ نے دہوکا نہین کہایا لیکن اُنہون نے ان لڑکونکو اپنی اولاد ہونا قبول کیا اور اُنکے ساتھہ ہمیشہ مثل فرزندان سلوک کرتی رہے یہہ لڑکے بلقب شہزادہ مشہور تھے

شیر سنگھ ۱۸۴۱ء مین مہاراجہ کہڑک سنگھ کے بعد مسند نشین ہوئے اور ۱۵ ستمبر ۱۸۴۳ء کو سردار اجیت سنگھ سندانوالیہ کے ہاتھہ سے مقتول ہوئے۔ تارا سنگھ کم عقل تہا اکثر اپنے بھای شیر سنگھ کے ساتھہ رہتا رہا اور شیر سنگھ اوسکے اور اوسکے زوجگان کی پرورش کرتے رہے۔ تارا سنگھ نے دہرم کور رندھاوی دختر جودھ سنگھ رندھاوہ جٹ بارا والے کے ساتھہ جو ضلع امرتسر مین واقع ہے۔ اور چندکور کے جو بنام بیٹے وڈہ والی مشہور تھی شادی کی بیٹے وڈہ ضلع امرتسر مین ہے اور اس کا نو مین چندکور کا باپ چندا سنگھ رہا کرتا تہا۔ تارا سنگھ ستمبر ۱۸۵۹ء مین دسوہا ضلع ہوشیارپور مین مرگیا

چہارم ایسر سنگھ رانی مہتاب کور نے ۱۸۴۸ء مین یہہ بات ہوشیاری کی کی تھی کہ مہاراجہ سے اپنے شکم سے توام بیٹون کا پیدا ہونیکا اظہار کیا تہا کیونکہ پہلے اُسنے ایک ہی بیٹا پیدا ہونا ظاہر کیا تہا لیکن اُسسے مطلب برار نہین ہوئی یعنے قریب ۱۸۴۸ء کے اوسنے ایک لڑکا مہاراجہ کے روبرو پیش کیا جسکا نام ایسر سنگھ رکہا مگر پیدایش کے ڈیڑہ سال کے بعد یہہ لڑکا مرگیا تہا۔ یہہ بات نہین معلوم ہے کہ یہہ لڑکا کس سے لیا گیا تہا۔ لیکن یہہ بات

تحقیق ہے کہ اُسکی ماں مہتاب کور تھی اور نہ اُسکا باپ رنجیت سنگھ تھا +

پنجم و ششم پشورا سنگھ اور کشمیرا سنگھ - رانی ویا کور نے جب دیکھا کہ رانی مہتاب کور کا فریب ایسا کامیاب ہوا اوسکی تقلید کرنے پر مستعد ہوے - اور مختلف وقتین دو لڑکے اُسنے حاصل کرکے اپنی اولاد مشہور کئے یہہ لڑکے پشورا سنگھ اور کشمیرا سنگھ تھے کہتے ہین کہ پشورا سنگھ ایک لاہور کے دوکاندار کا اور دوسرا ایک جموال راجپوت کا بیٹا تھا - ان دونون لڑکونکے ساتھہ مہاراجہ صاحب مثل فرزندان سلوک کرتے رہے - اور علاقہ سیالکوٹ جمعی پچاس ہزار روپیہ کا اُنکی جاگیر مین رہا - جب راجہ ہیرا سنگھ وزیر ہوا کشمیرا سنگھ نے بابا بیر سنگھ سکھون کے ایک مشہور معروف گورو کے پاس پناہ لئے - اور جولائی ۱۸۴۳ء مین فوج سکھان کے ہاتھہ سے بہمراہی بابا مسطور اور عطر سنگھ سندانوالیہ کے قتل ہوا - (دیکھو ذکر مہتر اشیر سنگھ سندانولیہ) پشورا سنگھ کو فتح خان ٹوانہ اور مہتر چیت سنگھ آرمی والہ نے اگست ۱۸۴۴ء مین اٹک مین مہتر جواہر سنگھ وزیر کے حکم سے قتل کیا (دیکھو ذکر فتح شیر خان ٹوانہ کا) کشمیرا سنگھ ایک بیٹا فتح سنگھ چھوڑ کر مرا یہہ شخص اب پچیس سال کی عمر کا ہے پشورا سنگھ بھی ایک بیٹا جگجوت سنگھ چھوڑ مرا جو اب چھبیس سال کا ہے +

جو پنشن اٹھارہ سو روپیہ بنام اہلیہ پشورا سنگھ و کشمیرا سنگھ کے تھی وہ بنام فتح سنگھ و جگجوت سنگھ ۱۸۶۵ء مین مقرر ہوگئے - اور تعلقہ داری پانچ ہزار روپیہ کے گونڈہ اور بڑھایچ علاقہ اودہ سے اُنکے نام ہوگئے - بعد وفات کے نصف دسکا ایک پشت تک اولاد نرینہ کو ملیگا بعدہٗ سالم معاملہ لیا جاویگا اونکی اور شہزادہ شہدیو سنگھ کی تعلقہ داری منقسم نہین ہوئی - اور یہہ دونون اب سیالکوٹ مین رہتے ہین - جگجوت سنگھ کے دو دختران ہین - اور فتح سنگھ کے کچھہ اولاد نہین - مفسدہ ۱۸۴۶ء مین اُنکی جاگیر جسکی جمع دو ہزار کی تھی ضبط سرکار ہوگئی تھی

ہفتم ملتانا سنگھ - رانی رتن کور کا بیٹا مشہور تھا جو پہلے مول سنگھ دوبرجی والہ کی زوجہ تھی بعدہٗ سردار صاحب سنگھ بنگی گجرات والہ کی اور پھر مہاراجہ رنجیت سنگھ کی زوجہ تھی اس رانی نے ملتانا سنگھ کو ۱۸۱۹ء مین ایک مسلمان کنیز سے لیکر اُسکو اپنا فرزند قرار دیا - مہاراجہ نے اُسکو اپنا فرزند مانا - اُسکو ایک چھوٹی جاگیر جمعی دو ہزار روپیہ کی پرگنہ اجنالہ ضلع امرتسر مین دئے - ملتانا سنگھ ۱۸۴۶ء مین مرگیا اوسکے تین بیٹے ہین کشن سنگھ اور کیسر سنگھ بعمر ۲۹ سال و ۲۲ سال جو چندکور اُسکی زوجہ کے شکم سے پیدا ہوئی تھی - اور ارجن سنگھ بعمر ۲۹ سال جو مان کور

ایک کنیہ کے شکم سے پیدا ہوا تھا رانی رتن کور ۱۸۶۶ء مین مر گئے

ہشتم دلیپ سنگھ ۶ فروری ۱۸۳۸ء مین پیدا ہوے انکی ماں جنداں تھا سنگھ والک جٹ ساکن چانچرچھلاڑہ ضلع گوجرانوالہ کی بیٹی تھی یہہ شخص مہاراجہ کی سرکار مین سوار اُن مین نوکر تھا - شیر سنگھ کی وفات پر دلیپ سنگھ ستمبر ۱۸۴۳ء مین مسند نشین ہوئے اور دوسری لڑائی پنجاب کے بعد ۲۹ مارچ ۱۸۴۹ء مین معزول ہوکر فتحگڈھ کو بھیجی گئی وہان سے ۱۸۵۱ء مین مہاراجہ موصوف انگلستان کو بھیجی گئی تھی کہ اب بھی وہین رہتے ہین ۱۸۶۳ء مین اُنہون نے ایک خاتون متوطن اباسینیہ سے شادی کی مہاراجہ موصوف کی ماں رانی جنداں نے انگلستان مین بعمر ۴۶ سال ۱۸۶۳ء مین وفات پائی

زوجگان مہاراجہ کھڑک سنگھ

مہاراجہ کھڑک سنگھ نے چار شادیان کی تہین -

اول چند کور دختر سردار جیمل سنگھ کنیہ فتحگڈھ والہ کے ساتھہ جو موضع متصل کوردا سپور واقع ہے یہہ شادی ۱۸۱۲ء مین بڑی دھوم دھام اور توزک شان سے ہوئی تھی اور سر جنہرل ڈیوڈ اوکٹرلونی صاحب بہادر اس زمانہ سے جاکر شامل ہوے تھے ۱۸۱۷ء مین اس رانی کے بطن سے ایک بیٹا پیدا ہوا جسکا نام نونہال سنگھ رکھا گیا اس رانی نے اپنے شوہر اور فرزند کی وفات پر جو پسر نومبر ۱۸۴۰ء کو واقع ہوئی دعوی سلطنت کیا سرداران سندانوالیہ اوسکی مدد پر تھی - لیکن ڈوگر دن نے اُسکے ساتھہ دغا کی - اور اُسنے مجبور اپنا دعوی بحق شیر سنگھ ترک کیا ۱۸۴۱ء مین راجہ ہیان سنگھ اور شیر سنگھ کے حکم سے یہہ رانی قتل ہوئی - شیر سنگھ نے اسکے ساتھہ شادی کرنی چاہی تھی لیکن رانی موصوفہ نے اوسکی درخواست کو نہایت نفرت اور حقارت کے ساتھہ نامنظور کیا -

دوم کہیم کور دختر سردار جودہ سنگھ کلال والہ نواسی سردار صاحب سنگھ گجرات والہ کی شادی ۱۸۱۶ء مین ہوئی تھی - یہہ رانی زندہ ہے اور دو ہزار چار سو روپیہ سالانہ پنشن اُسکو ملتی ہے اس رانی کی بارہ ہزار روپیہ سالانہ کی جاگیر تھی یہہ جاگیر ۱۸۴۹ء مین دربار لاہور نے مفسدون کے ساتھہ سازش کے سبب سے ضبط کر لی تھی

سوم کشن کور دختر چودہری راجا سنگھ جو سمرا واقع ضلع امرتسر کا جٹ تھا اسکی شادی ۱۸۱۸ء مین ہوئی - اور یہہ رانی اب لاہور مین رہتی ہے اس رانی کو دو ہزار تین سو چوبیس روپیہ سالانہ پنشن ملتی ہے

چہارم ایسر کور دختر سردار منگل سنگہ سندھو سرانوالی والے کی بہن تھی سرانوالی سیالکوٹ کے ضلع مین ہے - یہہ رانی کہڑک سنگہ کے باپ کے حرم مین سے آئی تھی اور اسکے ساتھہ شادی کی رسم ۱۸۱۸ء مین چادر ڈالنے سے عمل مین آئی تھی - یہہ رانی کہڑک سنگہ کی وفات پر اونکی لاش کے ساتھہ ستی ہوگئی تھی - کہتے ہین کہ رانی موصوف اپنے شوہر کی لاش کے ساتھہ جلنے مین راضی نہ تھی لیکن راجہ دھیان سنگہ نے جبرًا اسکو ستی کرا دیا

زوجگان کنور نونہال سنگہ

مثل اوسکے باپ کی نونہال سنگہ کی بھی چار زوجگان تھین

اول نانکی دختر سردار شام سنگہ اٹاری والہ اس شادی مین نواب گورنر جنرل بہادر نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اضلاع مغربی وشمالی اور دیگر حکام اعلے کو تکلیف تشریف آوری دی گئی تھی مگر فقط سر ہنری فین صاحب بہادر شامل ہوسکے یہہ شادی مارچ ۱۸۳۵ء مین ہوئی تھی رانی نانکی نومبر ۱۸۸۶ء مین فوت ہوئی اوسوقت اسکی پنشن جو بہ تعداد چار ہزار چھہ سو روپیہ سالانہ تھی ضبط سرکار ہوئے

دوم صاحب کور دختر سردار گوردت سنگہ کلوالی والہ کے جو ضلع امرتسر مین ہے یہہ رانی ۱۸۴۳ء مین فوت ہوئی

سوم عطر کور مشہور بہ دوران سردار جواہر سنگہ جو علاقہ آنزوے دریاے ستلج کا تھا یہہ رانی اسکی دختر تھی اپنے شوہر کی وفات پر ستی ہوگئی

چہارم کٹوچن دختر رای سنگہ پسر غیر صحیح النسب فتح سنگہ بنیہ گرانوالہ جو ایک کٹوچ راجپوت تھا یہہ رانی بھی ستی ہوئی تھی

زوجگان واولاد مہاراجہ شیر سنگہ

مہاراجہ شیر سنگہ کی چار زوجگان تھین

اول دیسان دختر سردار موہر سنگہ نکئی کی اس رانی کی شادی ۱۸۱۹ء مین ہوئی تھی اور دو برس کے بعد یہہ رانی مرگئی اسکو کوئی اولاد نہین ہوی تھی

دوم پریم کور دختر ہری سنگہ جو قوم سے ڈاچ جٹ اور نبردار لدھی والہ واقع ضلع گوجرانوالہ کا تھا پریم کور کی شادی شیر سنگہ سے ۱۸۳۸ء مین ہوئی تھی ۱۸۳۱ء مین اس رانی کو پرتاب سنگہ پیدا ہوا جسکو سردار لہنا سنگہ سندھانوالیہ نے

۱۸۴۳ء مین بیرحمی سے قتل کیا - رانی پریم کو جسکی عمر چھاسیٹھ سال کی ہی لاہور مین رہتی ہے اور اسکو سات ہزار روپیہ سالانہ پنسن ملتی ہے اُس نے ایک لڑکا نرائن سنگھ گود لیا ہے جو عطر سنگھ ساکن بہانو ٹھنڈی واقع ضلع سیالکوٹ کا بیٹا ہے اِس شخص سے رانی نے وہ لڑکا پچاس روپیہ کو خرید لیا ہی *

سوم پرتاب کور دختر سردار جگت سنگھ کوٹ کپورہ والہ کی شادی شیر سنگھ کے ساتھہ ۱۸۳۵ء مین ہوئی تھی یہہ رانی ۲۳ - اگست ۱۸۵۱ء کو فوت ہوئی ایک لڑکا متبنی ٹھاکر سنگھ نامی یہہ رانی چھوڑ مری اِس لڑکے کی عمر اب ۲۵ برس کی ہے ٹھاکر سنگھ پرتاب کور کے رشتہ دار گجا سنگھ کا بیٹا تھا اس لڑکے کو اِس رانی نے ۱۸۴۶ء مین گود لیا تھا - اور رانی کی وفات پر اِس لڑکے کے واسطے اٹھارہ سو سال کی پنسن مقرر ہوئی ہے جو اب تک ملتی ہے

چہارم دکھنو ایک زمیندار جیبان کی قوم سے جنگ زمیندار تھا بیٹی ہے جیبان بلہ گران واقع ضلع کانگڑہ کے متصل ہے اس رانی کی شادی شیر سنگھ سے ۱۸۴۲ء مین ہوئی تھی اور کاردار ضلع کانگڑہ نے اوسکو مہاراجہ کے نذر کیا تھا ۱۸۴۳ء مین اس رانی کو شہدیو سنگھ پیدا ہوا نو سر ۱۸۴۹ء مین رنوماں اور بیٹا مہاراجہ دلیپ سنگھ کی ہمراہ فتحگڑہ کو بھیجے گئے تھے اور اب تک اِس مین زیر نظر رہتے ہین - شہدیو سنگھ جسکی اب ۳۲ سال کی عمر ہے بہت لایق اور نیک اطوار ہے - اپریل ۱۸۶۰ء مین اوسکی شادی فتح سنگھ کی دختر کے ساتھہ ہوئی جو ایک چھوٹا سردار اور جاگیردار سوگا ضلع تہانیسر کا ہے - حال مین شہدیو سنگھ کو ایک تعلقہ داری سولہ ہزار کی اودہ مین عطا ہوئی ہے جسکی نصف ہمیشہ کے واسطے معاف ہے اور نصف سے دو پشت تک کے واسطے آدھا معاملہ یا جاگیر - جولای ۱۸۶۵ء مین کارگذاری نے اُسکی واسطی دس ہزار روپیہ سالانہ پنسن مقرر فرمایا - دو دختر اوسکی موجود ہین *

علاوہ ان زوجگان کے مہاراجہ شیر سنگھ اپنے معروف توام بھائی تاراسنگھ کی زوجگان مہرم کور اور چند کور کے ساتھہ برابر رکھتے تھے ۱۸۴۱ء مین جب شیر سنگھ تخت نشین ہوئے تاراسنگھ دسوہا واقع ضلع ہوشیارپور کو جو اوسکی نئی جاگیر تھی چلا گیا - اور اوسکی دونو زوجگان لاہور مین رہی آئین اور شیر سنگھ کے ساتھہ تا وفات اُنکی رہتی رہین - ۱۸۴۱ء سے پہلے تاراسنگھ اپنے بھائی کے ساتھہ رہا کرتا تھا اور ۱۸۳۸ء مین رانی چند کور کو ایک لڑکا دیوا سنگھ پیدا ہوا تھا جسکا باپ شیر سنگھ تھا - یہہ دونو عورتین مثل دیگر زوجگان مہاراجہ شیر سنگھ کی سرکارین کہلاتی تھین -

اور اُنکی زوجگان گنی جاتی نہیں - اور اُنکے واسطے علیحدہ گزارہ نقدی و جاگیر کا تعیّن تہا - رانی چندکور ۱۸۴۳ء میں مرگئی تہی دیوا سنگہ ہمیشہ مہاراجہ شیر سنگہ کا بیڈا گنا جاتا تہا اور زندہ ہے اور سات ہزار دو سو روپیہ سالانہ پنشن پاتا ہے - دیوا سنگہ لاہور میں رہتا ہے - رانی دہرم کور کو بہی سات ہزار دو سو روپیہ پنشن ملتی ہے ۱۸۳۹ء میں اس رانی نے کرم سنگہ ایک جاٹ زمیندار موکیریان واقع ضلع ہوشیار پور کے بیٹے کو متبنے کر لیا تہا - اُس لڑکے کو شیر سنگہ نے اوسکے والدین سے خرید لیا تہا - کرم سنگہ جسکی عمر اب ۲۶ برس کی ہے ۱۸۵۶ء میں رانی دہرم کور نے بعلت دزدی مال قیمتی چالیس ہزار روپیہ کی نالش کی تہی اور اُسکو نو مہینے کی قید ہوئی تہی اب یہہ رانی مرگئی ہے

سردار شمشیر سنگہ سندہانوالیہ

بدّھا سنگہ

- چندا سنگہ
  - گلاب سنگہ
    - گوربخش سنگہ
    - سردار ویدا رسنگہ
      - سردار امیر سنگہ ۱۸۴۶ء میں مرگیا
      - رتن سنگہ
      - گوربہسہ
        - مدہان سنگہ
          - سوبہا سنگہ
        - خزان سنگہ
          - جگت سنگہ
          - جگتا سنگہ
          - گوپال سنگہ
    - سردار جہنڈا سنگہ
      - سردار رحمل سنگہ ۱۸۴۶ء میں مرگیا
      - سردار رچی سنگہ کی بیٹی سی شادی کے
      - سردار کنہیہ سنگہ ۱۸۶۳ء میں مرگیا
    - سردار لہنا سنگہ
      - سردار سمدہ سنگہ
        - سردار حکم سنگہ ناظر ہی والد اودیا سنگہ
        - پولی جسرتہ لجیوتی کی بیٹی سی شادی کی ۱۸۳۶ء میں ہوئی
        - سردار اجیت سنگہ ۱۸۶۱ء میں مرگیا
          - سردار شمشیر سنگہ سردار سنگہ
            - چہنہ لی بیٹی سی شادی کی پیدایش ۱۸۴۶ء
            - بخشیش سنگہ میجر مہاراجہ سنگہ کو متبنی کیا
      - سردار دسادہ سنگہ
        - سردار رحمود سنگہ ۱۸۶۶ء میں مرگیا
        - سردار رتن سنگہ ۱۸۵۸ء میں مرگیا
          - نہال سنگہ ۱۸۶۳ء میں پیدا ہوا
          - ٹہاکر سنگہ ۱۸۶۳ء میں پیدا ہوا
            - سردار نہال سنگہ ۱۸۶۳ء میں پیدا ہوا
            - بخشیش سنگہ ۱۸۶۴ء میں پیدا ہوا
            - گوربخش سنگہ ۱۸۶۵ء میں پیدا ہوا
        - سردار جہنڈا سنگہ کی بیٹی سی شادی کی گئی
      - سردار رسدہ سنگہ چہنہ ۲ ایک پہاڑی سردار کے بیٹی سی شادی کی
    - نودہ سنگہ
      - سردار جیت سنگہ
      - سردار مہان سنگہ
      - مہاراجہ جیمل سنگہ
      - مہاراجہ کہڑک سنگہ
      - کور نونہال سنگہ

کیفیت
خاندان سندھانوالیہ

پنجاب خاص مین خاندان اہلووالیہ اور سندھانوالیہ دو ایسے اعلیٰ خاندان ہین کہ اور سب خاندان سے برتر رتبہ اور سب سے زیادہ زور رکھتے ہین - رئیس اہلووالیہ کا ملک تقریباً تمام کماں دوابہ جالندہر مین واقع ہے - اور ریاس اور اناکے بیچمین جتنے خاندان سکھون کے ہین اونسے سردار سندھانوالیہ اعلیٰ ہین - بڑا مہاراجہ خود اس خاندان کا قریب رشتہ دار تہا - اور سرداران سندھانوالیہ کو جو اقتدار اور دولت کثیر حاصل ہوئی اوسکا بڑا باعث یہی تہا کہ سرداران سطور مہاراجہ کے رشتہ دار تھے - سندھانوالیہ قوم کے سانسی جٹ ہین اور شل اکثر جٹون کے دعوی کرتے ہین کہ اونکی ابتدا راجپوتونسے ہے - اور بیان کرتے ہین کہ اونکا مورث اعلیٰ مسمی شل جو قوم کا بہٹی راجپوت تہا اوجین سے پنجاب مین آیا تہا اور پنجاب مین اونسنے سیالکوٹ کو آباد کیا تہا مگر معلوم ہوتا ہے کہ قوم بہٹی اتنی دور جنوب کی طرف کہ جتنے فاصلہ پر اوجین واقع ہے نہین بستے تھے - اور جس شل کا سندھانوالیہ ذکر کرتے ہین بلاشبہ یہ اوہ شل ہے جسکو شالوہن بھی کہتے ہین اور جو راجہ گج جیلہ والہ کا بنیا تہا یہ اوہ گج شاہ خراسان کے ساتھہ لڑائی مین مارا گیا تہا اور اوسکی وفات کے بعد اوسکے بیٹے شل نے پنجاب مین آکر شہر لاہور کو تباہ کیا تہا اور شہر سیالکوٹ* کو پھر تعمیر کرکے اُسکو اپنا دارالحکومت بنایا تہا

* سیالکوٹ پنجاب کے نہایت پرانے شہرون مین سے ایک شہر ہے کہتے ہین کہ اس شہر کو حضرت عیسیٰ کے زمانہ سے تین ہزار چار سو برس پہلے راجہ سل

۱۶
شالواہن نے ایک نیا سموت قایم کیا جسکو شاکہا کہتے ہین بعض کا یہہ قول ہے کہ یہہ شاکہا ایک فتح کی یادگار رکھنے کے واسطے قایم ہوا تہا جو شالواہن کو بکرماجیت پر متصل سیالکوٹ حاصل ہوئی تھی لیکن شالواہن بکرماجیت کا معصر نہین تہا - اور بکرماجیت کبہی پنجاب مین نہین آیا تہا - سا کہا بکرماجیتی سموت کی ایکسو چہیالیسویں سال مین قایم ہوا تہا راجہ شالواہن کے سولہ بیٹے تھے جو سب علیحدہ علیحدہ سرخود ہوگئی اور جنکی اولاد مین بہت سے پہاڑی راجہ ہین بڑے انمین سے بلند پوران رسالو دہرم گڈہ روپا اور سندر تھے
پٹیالہ نابہہ جیند لودہ بہدوڑ فرید کوٹ کیتہل اور اٹاری جودہار کے بڑے بیٹے کی اولاد سے ہین - اور جودہار راجہ شالواہن یا شال کی پانچوین پشت مین تہا - سندہانوالیون کا یہہ قول ہے کہ وہ اور مسلمان بہٹی جودہار کے دوسرے بیٹے کی اولاد ہین - اپنے خاندان کے بنام سانسی معروف ہونیکی اصل سندہانوالیہ اسطور پر بیان کرتے ہین کہ انکی مورث سوماندا کے جو جودہار سے چہٹی پشت مین تہا جو اولاد ہوتی تھی پیدایش سے چند یوم کے بعد مرجاتی تھی اُسنے برہمنون اور منجمون سے مشورہ کیا اور اُنہون نے سوماندا کو یہہ بات سمجہائی کہ جو لڑکا تیرے گہر مین اب پیدا ہو اُسکو اُس شخص کو دیدینا چاہیئے جو لڑکے کے پیدا ہونے کے بعد سب سے پہلے تیرے گہر آوے جب وقت معہود پر لڑکا پیدا ہوا تو لڑکے کی پیدایش کے بعد سب سے پہلی ایک سانسی فقیر اُسکے گہر

پانڈون کے ماموں نے آباد کیا تہا اور اس راجہ کی اولاد کئی سو برس تک وہان حکمران رہی بعد اسکے شہر ترک کر دیا گیا تہا و قتیکہ مطابق قول مورخان پنجاب کے ۹۰۰ء مین اور مطابق قول مورخان ہند کے ۱۱۶۰ء مین اسکو شالواہن نے آباد کیا اگر فرض کیا جاوے کہ سیالکوٹ وہی ہی جسکا نام بتدامین شالواہنی تہا اور جو دارالحکومت شالیاون کا تہا اور غالب ہے کہ یہہ دونو مقام ایک ہی تہی سیالکوٹ کی یہہ بہی نام ہین شالکوٹ سالکنٹ سگل پور اور نہ سالکوٹ سالواہن کے بیٹے کے نام سے راجپوتان سیال جو اب ملک متصل جہنگ مین رہتی ہین سیالکوٹ کے آباد کرنیکا دعوی کرتے ہین اور کہتے ہین کہ شہر کا نام اونکے نام سے مشہور ہے - یہہ بات تو تحقیق ہی کہ ایک مرتبہ کسی وقت یہہ قوم وہان رہتی تھی اور اُس نے ایک قلعہ بنایا تہا لیکن یہہ شہر اُنکے پنجاب مین آنے سے بہت سال پہلے آباد ہوا تہا +

پڑا یا چنانچہ منجموں کے قول پر عمل کر کے سوامانڈ نے باوجودیکہ لڑکے کی ہاجز زاری کرتی رہی وہ لڑکا سوامانڈ نے دیدیا
اس میٹھے فقیر کو گر روپیہ یا روٹی ملتی تو زیادہ خوش ہوتا مگر وہ لڑکے کو اپنی ہمراہ لیگیا لیکن دوسرے دن تک
فقیر لڑکے سے اوکتا گیا اور اسکو سوامانڈ کے پاس واپس لے آیا سوامانڈ نے پہر منجموں سے صلاح کی اور اونکے
کہنے پر لڑکے کو واپس لے لیا اس واقعہ کے سبب سے اس لڑکے کا نام سانسی پال یا سہسر پال یعنے سانسی کا پالا
ہوا کہا گیا اور اس بنا سے اس خاندان کا یہہ نام چلا آیا ہی ❊

ایک اور روایت اسطور پر ہی کہ سوامانڈ کی زوجہ اپنی کہر سے بہت فاصلہ پر تھی کہ دردزہ اسکو پیدا ہوا اور صدقت یہہ عورت
لاچار سانسیوں کے ایک گانو مین چلی گئی کہ وہانکے آدمیون نے اسکی بہت خاطرداری اور خدمت کی اور تا وقتیکہ
بالکل تندرست ہوگئی اوسی گانو مین رہی اس حال مین جو لڑکا پیدا ہوا تہا اوسکا نام سانسی رکہا گیا -
لیکن شجرۂ انصاب سندہانوالیہ اور بہٹیون کے تقابل سے یہہ بات غالب معلوم ہوتی ہے کہ سانسی ہونے کے ایک
بیٹے کا نام تہا جو دوہار سے چوتھی پشت مین تہا - اور سندہانوالیہ اور سانسی اسی شخص سانسی کی اولاد ہین -
راجہ سانسی کو جو سندہانوالیون کا اب مسکن ہی قریب ننکانہ کے جا اور کر تونے آباد کیا تہا - اور کہو کہر کر تو کے پڑپوتے
نے ترن تارن کے جنگل مین بیٹھکر وہان کئی دیہات آباد کئی - دگاہ نامی کہو کہر کے پوتے کی جو اولاد ہوئی
اوسکی ایک شاخ سے سندہانوالیون کا اور دوسری شاخ سے لاڈوہ کا خاندان چلا - دگاہ کے پوتے تخت مل
نامی کو شاہنشاہ عالمگیر کے حضور سے بذریعہ فرمان منصب چودہری ملا اور اسکو علاقہ یوسف پور کے مالیہ کے
وصول کرنے کا اختیار دیا گیا - یہہ فرمان خاندان سندہانوالیہ مین ابتک موجود ہی مگر اسپر دستخط نہین ہین
اور زمانہ حال مین مضبوط کر لیا معلوم ہوتا ہی - تخت مل کا بیٹا بہارمل سہیج داری فرقہ کا سکہہ
تہا جو سکہون مین ایک جعلی پتہ ہی اور اگرچہ اس شخص نے پاہل کبھی نہین لی لیکن گورو گوبند کی مسلمل
کی دیہات مین تلقین کرتا پہرتا تہا - اسکا بیٹا بدہا سنگہ جو سچا سکہہ تہا ایک دلیر اور کامیاب ڈاکو مشہور تہا
اسکے زمانہ مین سرقہ موالشی معززپیشہ تہا - اور بدہا سنگہ اپنے مشہور گہوڑے دیسی نامی پر سوار کر دونواح
کے ملک کے اسطے ایک مجسم آفت تہا بودہا سنگہ کو قریب چالیس مرتبہ برچہی بندوق یا تلوار سے زخم

لکے تھے - اور آخر کار اپنے بستر پر شل نیک وضع آدمیونکے ۱۸۱۸ء مین اُسنے وفات پائی - اُسکے دو بیٹے چندا سنگھ اور نودہ سنگھ شل اپنی باپ کے جری اور اولوالعزم تھی اور اپنی پیشہ مین کامیاب ہی - قریب ۱۸۳۰ء کے انہون نے موضع سوکر چک جسکو کچھ عرصہ پہلی گل جٹون نے آباد کیا تہا مگر ویران ہوگیا تہا پھر آباد کیا - اور ایک جمعیت سکھون کے اسطرح کے آدمیونکے جمع کر کے جو گھوڑے پر سوار ہوکر کڑے ڈوڑ کرنے مین مشاق تھے انہون اپنے قریب کے کئی گانو پر قبضہ کر لیا اور بلکہ راوی کے پار ضلع گوجرانوالہ مین دھاڑے مارتے رہے - نودہ سنگھ ۱۸۶۳ء مین مجیٹھہ کے مقام مین اپنی شادی گلاب سنگھ گل کے گھر مین کرنے کے واسطے گیا تہا افغانون کے ساتھہ ایک جنگ مین مارا گیا - نودہ سنگھ کا بیٹا چڑت سنگھ اپنی باپ کی وفات کے وقت فقط پانچ برس کا تہا ایک بڑا زور آور سردار بن گیا اور سوکر چکیہ مثل کا حاکم ہوگیا - دیدار سنگھ کا رشتہ دار گوجرانوالہ پنڈ دادنخان اور اور جگہہ چڑت سنگھ کی زیر حکم لڑتا رہا - بعد اُسکے جب سردار مہان سنگھ اپنے باپ کا جانشین ہوا اور اوسنی رسول نگر گوجرانوالہ پر قبضہ کر لیا - منجملہ فتوحات کے پنڈ ڈھوکا دلوٹ اور سندھانوالہ سردار دیدار سنگھ کے حصہ مین آئے - اور اس خاندان کا نام اس گانو سندھانوالہ سے مشہور ہوا ہی - سردار دیدار سنگھ ۱۸۴۶ء مین ایک معرکہ مین جو دریاے چناب کے کنارہ پر ہوا تہا مارا گیا تھا اوسکے سماد ہ اب تک مع ضبع دولت نگر مین موجود ہی - سردار امیر سنگھ معہ اپنے بہائیون گوربخش سنگھ اور رتن سنگھ اپنے باپ کے ترکہ کے مالک ہوی - اور تھوڑے ہی عرصہ مین انہون نے اپنی جائداد کے بڑہانے کی تدبیر کر لی یہہ سردار اپنے رشتہ دارون سوکر چکیہ مثل کے سرداروں کے نیک و بد مین شریک رہا - اور جب مہان سنگھ اور رنجیت سنگھ کو زور حاصل ہوتا گیا سردار امیر سنگھ نے بلا خوف پاداش مال سمندر اور دیگر دیہات نواح راجہ سانسی پر قبضہ کر لیا - مگر ۱۸۱۳ء مین امیر سنگھ کے دربار مین بہت بیحرمتی ہوئی روایت اسطرح ہے کہ ایک روز رنجیت سنگھ شمن برج سے نکلکر گھوڑے پر سوار ہونیکو طیار تھے امیر سنگھ کو اسوقت دیکھا کہ اپنی بندوق کاندہی سے اوتار کر اسکو بہر کر توڑا سو گار رہا تھا حاضرین موقعہ نے اُسکے ذمہ یہہ تہمت لگائی کہ اُسکی نیت مہاراجہ کے قتل کی تہی رنجیت سنگھ کو بہی اس بات کا یقین ہوگیا اور اُسکو دربار سے علیحدہ کر دیا - اُسکے بعد امیر سنگھ نے بابا صاحب سنگھ بیدی اُدناوالے کے پاس جاکر پناہ لی مگر کچھہ عرصہ پیچھے رنجیت سنگھ بابا صاحب سنگھ کی سفارش سے

امیر سنگھ پر عنایت کرنے لگے اور اسکو سردار فتحسنگھ کالیانوالہ کی فوج مین مامور کیا اور اُس سردار کی خاص حفاظت مین رکھا
اس روایت مین کچھ شک ہے اور لوگ کہتے ہین کہ امیر سنگھ دربار مین کسی سرکشی پہلی سنگھ کے سبب سے بیحرمت ہوا
امیر سنگھ مہاراجہ کے ہمراہ مہم قصور مین جو ۱۸۰۷ء مین ہوئی تھی گیا تہا - اور ۱۸۱۰ء مین مہاراجہ کی مہم مین جو ریاستی
چیناب اور اٹک کے مابین کے مسلمان قوون پر ہوئی تھی ہمراہ تہا اس مہم مین جیل سنگھ اوسکا دوسرا بیٹا قلعہ خیرآباد
کے سامنی ایک معرکہ مین مارا گیا تہا ۱۸۰۹ء مین جب راجہ جیت سنگھ جمو والہ کی وفات پر رنجیت سنگھ نے اوسملک پر
اپنا قبضہ کر لیا تو مہاراجہ نی علاقجات ہرسا بونار اور رتا ابدال امیر سنگھ کو عطا فرمائی - دو سال کے بعد امیر سنگھ نے
اپنے فرزند بدہ سنگھ کو مہاراجہ کی سرکار مین نوکر رکہایا - اس شخص نے تہوڑے عرصہ مین دربار مین رشد اور
رسوخ حاصل کر لیا اور مورد الطاف مہاراجہ ہوگیا - نوبت اول ہی بدہ سنگھ بذات خود افسر مامور ہوکر بہاولپور کو زر
باج معہودہ بزور وصول کرنے کے واسطے بہیجا گیا تہا ۱۸۲۱ء مین اپنے باپ دربہائی عطر سنگھ کی ہمراہی مین بدہ سنگھ
نے قلعہ موج گڈہ اور جام گڈہ پر تصرف کیا ان خدمتونکی جاگہ مین امیر سنگھ کو شکر گڈہ اور بدہ سنگھ کو کلڈاور ترائے
جمعے قریب لاکھ روپیہ کی جاگیر مین ملی

اس سی پیشتر اس خاندان کی جاگیرات واقع چھچھ اٹک اونکی درخواست پر مبدل ہوکر علاقجات مرہ تلون کٹہیار اور کٹہوں گل
جمعے ایک لاکھ اسی ہزار روپیہ کی اونکو مل چکی تہی - بعد ازان سردار بدہ سنگھ دو پیادہ و ایک سوار رن کی رجمنٹ کا افسر
مامور ہوکر جمونکے پہاڑون مین بہیجا گیا تہا - اور بعد ازان وسنی ہنا والہ کا علاقہ زیر نگین کیا - ۱۸۳۵ء مین ٹہیری
کی لڑائی مین سردار بدہ سنگھ ایک جزو فوج سکہان کا افسر تہا حقیقت مین ٹہیری مین دو لڑائیان لڑی گئی تہین
دریائے کابل کے کنارہ چپ پر مہاراجہ خود لڑتے تھے اور مجاہدین یوسفزئی کو انہون نے شکست دی مگر اس جنگ
مین بہولا سنگھ لکلالی اور چند اچہی افسر ماری گئی تھی کنارہ راست دریا پر فوج سکہان کی بہاری جمعیت تہی اور اوس
فوج پر ہری سنگھ نلوہ جمعدار خوشحال سنگھ سردار بدہ سنگھ اور افسر تھی اس کنارہ پر مقابل افغانونکے جمعیت کو محمد
عظیم خان لڑا رہا تہا اُسنے شکست کہائی اور نقصان عظیم اوٹہایا اور سال کے اندر غم سے مر گیا - ۱۸۳۵ء مین مہاراجہ
رام مانع بین بمقام امرتسر سخت بیمار ہوئی اور اونکی زیست کی امید نرہی اور بالکل بے سُرت ہوگئی تھی سردار بدہ سنگھ

نے یہ بات سمجھکر کہ مہاراجہ کے مرنے پر ملک مین پھر علیحدہ علیحدہ ریاستین بنجاوینگی اور یہہ قیاس کرکے کہ مہاراجہ مرنے کے قریب ہی اپنی واسطے بندوبست کر لینے کا تہیہ کیا رات کو کچھہ فوج لیکر قلعہ گوندلڈہ گیا اور یہ ظہار حکم مہاراجہ قلعہ کی اندر جانا چاہا جمعدار دروازہ دیا رام نے بلا حکم اسکو قلعہ کے اندر داخل ہونی دیا اس سبب سے بدہ سنگہ واپس چلا گیا - اوفرخ سیر کو بہاری رشوت دیکر اس سی ایک حکم اس مضمون کا لکھوایا کہ قلعہ مین بدہ سنگہ کا دخل کر دیا جاوی اور اس حکم پر مہر نکلا ہی گئی بدہ سنگہ پھر قلعہ کو گیا لیکن جمعدار دیہو کا کہا نیوالا نہ تہا اسنی اس حکم کو دیکہا بھی نہین اور کہا کہ اسوقت رات بہت گئی ہی اگر خود مہاراجہ ہون تو مین اسوقت انکو بہی دروازہ نہ کہولونگا سردار ناچار ہار کر واپس چلا گیا - اور صبح کو امام الدین قلعدار نی مہاراجہ کو جنکو کسیقدر افاقہ ہو گیا تہا [illegible] حال کی خبر کر دی نتیجہ یہہ ہوا کہ بدہ سنگہ پشاور مین متعین ہوا اور یوسف زئی کے ملک مین خلیفہ سید احمد سی لڑائی کے واسطے پہنچا یہہ [illegible] بڑی جوش و خروش مذہبی مین تہا اور لوگونکو سکہون پر جہاد کرنے کے واسطے برانگیخت کرتا پہرتا تہا مہاراجہ کو امید تہی کہ بدہ سنگہ کی ہڈیان یوسف زئی کے پہاڑون مین رہ جاوینگی اور سردار کو مہاراجہ کو تکلیف دینی کو پہر پنجاب مین واپس آویگا - بدہ سنگہ نی بڑی جمعیت فوج کو پیچہے چہوڑ کر اور خود آگے بڑہکر دریای کابل کو عبور کیا - اور اکوڑہ مین خیمہ کر کے مورچی باندہ دیئی مگر رات کو غنیم نے اسپر حملہ کیا اور بدہ سنگہ سی فقط یہہ کام ہو سکا کہ اپنی پانسو آدمی مقتول اور مجروح کرا کے دشمن کو ہزیمت دی - اس موقع پر سردار غلط سنگہ سندہانوالیہ موجود تہا اور اس سردار نے بڑی جوانمردی اور دلاوری کی - اگلے روز فوج سکہ نو میل آگے مراد ہو کر جہانگیرہ مین پہونچی وہان سردار ان ڈوگرہ اور سرداران اناری اپنی اپنی فوجین لیکر شامل ہوی سردار بدہ سنگہ کی فوج ملا کر اب سکہون کی کل فوج کے دس ہزار آدمی کی جمعیت تہی اور بارہ توپین تہین اس فوج کی مورچونکو سید کی فوج کشنے جسمین کابلی اور یوسف زئی اور افغان تہے گہیر لیا لیکن اگرچہ سید کی فوج کے تعداد کشتے پر انتظام کمیہ نہ تہا چند روز سکہہ اپنے مورچونکی اندر رہی اور غنیم علی الاتصال حملی کرتا رہا آخر کار جب بدہ سنگہ کا ذخیرہ رسد خالی ہو گیا اور اسکو صبر بہی نہ رہا تو اسنے اپنی فوج کے ساتہہ مورچون سی نکل کر غنیم پر حملہ کیا اور ایک سخت لڑائی کی اور شکست دی اور بہت قتل کیا سید نے یوسف زئی

کے پہاڑون مین پناہ لی اور دو برس تک اوسکو یہہ میدان جنگ مین اکر لڑنیکی جرات نہ ہوی اس فتح کے بعد سردار بدھ سنگھ
لاہور کو واپس آیا اسکا سب طرح اعزاز ہوا لیکن چند ماہ کے بعد یہہ سردار ۱۸۰۷ء کے اخیر مین ہضیہ کرکے مرگیا -
اوسوقت مہاراجہ فی اوسکی خاندان کو ایک خط باظہار اپنی غم کے لکھا اور اوس خط مین اسبات کا بھی اندوہ ظاہر
کیا کہ ایسا دلاور سردار اپنی بستر پر مثل عام آدمیون کی مرگیا - سردار بدھ سنگھ اُن سکھہ دلاورون مین شمار ہوا تھا جو نہایت
شجاع اور ہنرمند جنگ آزما تھی اوسکی وفات کی وقت یہہ افواہ تھی کہ دوگردن فی اُسی زہر دیا تھا لیکن اس افواہ کی
کچھہ بھی اصل نہین ہی - امیر سنگھ اپنی بیٹی سی پہلی اسی سال مین مرگیا تھا لیکن تمام جاگیرات جنکی مقدار تقریب چھہ لاکھہ
روپیہ کے تھی سردار عطر سنگھ لہنا سنگھ وساوا سنگھ اور شمشیر سنگھ کے نام اگذار رہین - عطر سنگھ کو دربار مین اپنی بھائی
کی جگہہ ملی یہہ سردار ایسا زورآزما اور دلاور تھا کہ جب ۱۸۳۶ء مین سردار ہری سنگھ نلوہ مراتو خالصہ جی کا بھی سردار
سب سے دلاور گنا جاتا تھا - اوسی سال عطر سنگھ اپنی سوارونکی ساتھہ پشاور کو اور لہنا سنگھ شب کو بھیجا گیا وہان اُنھون
نے اچھے خدمت کی اور گردونواح کے جملہ اقوام وحوش سیرت تہین اُنکے ساتھہ ہمیشہ جنگ مین مصروف رہا
عطر سنگھ کو یہہ خطاب طویل اور معزز ملا - اوجلد یدار نرمل بدھ سردار بادقار کشیر الاقتدار سرور گروہ نامدار عالی تبار
شجاع الدولہ سردار عطر سنگھ شمشیر جنگ بہادر - اور سردار لہنا سنگھ کو یہہ خطاب ملا - اوجلد یدار نرمل بدھ سردار
باوقار سردار لہنا سنگھ سندھانوالیہ بہادر - مہاراجہ کھڑک سنگھ کی وفات کی وقت تک اس خاندان کی جاگیرات اور
اقتدار پیوستہ افزون ہوتی رہی - اوسوقت اگرچہ نام کے واسطے اُنکے قبضہ مین سات لاکھہ روپیہ کا ملک تھا
مگر حقیقت مین مالیت نو بس لاکھہ تھا - اسوقت عطر سنگھ دونوعمر اور لیاقت کے سبب سے رئیس خاندان مین تھا -
لہنا سنگھ جرات اور ہمت کا آدمی تھا لیکن ناخواندہ اور فاسق وفاجر تھا - اجیت سنگھ اوسکا برادرزادہ دلاور ثبت
تھا مگر ضدی اور مآل اندیش نہ تھا سرکش اور بی فکر تھا - شمشیر سنگھ امور سلطنت مین دخل دینی سی تنفر رکھتا تھا اور
اور اپنی فوج کے ساتھہ پشاور مین تھا - جب شاہزادہ نونہال سنگھ اسی روز کہ جسدن اوسکا باپ مرا تھا حادثہ
اتفاقیہ یا کسی تدبیر سے مارا گیا تو خالی تخت کے دو شخص دعویدار ہوئی ایک رانی چند کور مہاراجہ کھڑک سنگھ کی بیوہ
دوسرا شہزادہ شیر سنگھ جو مہاراجہ رنجیت سنگھ کا بیٹا مشہور تھا شیر سنگھ سپاہی اور شجاع آدمی تھا فوج پر کسیقدر

قدرت رکھتا تہا چندکور کے دعوی کی مدد پر سندہانوالیہ سردار اور بہائی رام سنگہ سردار تیج سنگہ اور اسکا چچا جمعدار
خوشحال سنگہ تہی شیر سنگہ کا حامی ڈوگرون کا فریق تہا جسکے راجہ دہیان سنگہ اور اسکے بہائی راجہ گلاب سنگہ اور سوچیت سنگہ
سرگروہ تھی اس فریق مین مصر تہے سنگہ جو بچہی راجہ ہوا تہا اور اور لوگ بہی شامل تہی سندہانوالیون اور ڈوگرون
مین نہایت سخت دشمنی تہی رنجیت سنگہ کی سلطنت کے پچہلے زمانہ مین دونو فریقونکو بہت اقتدار اور زور حاصل
رہا تہا اور یہہ دونو فریق باہمدگر رقابت کے سبب سے ایک دوسرے سے رشک اور حسد رکہتی تہی سندہانوالیہ اگرچہ
بلند نظر تہی لیکن انکو خاندان شاہی کے ساتہہ اُنس تہا اور ریاست کے ساتہہ ارادت تہی لیکن ڈوگری بہائیون کی
بلند نظری خودغرضی کے ساتہہ تہی جن لوگون کا تواریخ مین ذکر ہی شاید اونمین کوئی متنفس ایسا نہین تھا
جسکی نسبت راجہ دہیان سنگہ اور راجہ گلاب سنگہ سی زیادہ لوگون کے دل مین تنفر ہوا اونکی تظلم شرارت تحمیر
اونکی لالچ اونکی دغا بازی اور اُنکی اس زمانہ کی بلند نظری کے مقابلہ مین کہ اپنا مطلب حاصل کرنے کے واسطے اونکو
کسیطرح کا پس و پیش نہ ہوتا تہا اونکی لیاقت اور عقل اور فراست بے نظیر اور اونکی شجاعت کسی شمار مین نہین
شاہزادہ نونہال سنگہ کی وفات کے وقت عطر سنگہ ہردوار مین تہا اور لہنا سنگہ اور اجیت سنگہ کلو مین تھے
جب اونکو یہہ خبر پہونچی تو عطر سنگہ اور اجیت سنگہ دونو دوا دولاہور کیطرف روانہ ہوئے - رانی صاحب کو شہزادہ
نونہال سنگہ کی رانی اپنی شوہر کی وفات کی وقت حاملہ تہی اور راجہ دہیان سنگہ نے قوم کے مزاج کے رو کو
ملحوظ رکھکر تامل مناسب سمجہا اور یہہ بات پر اتفاق کیا کہ بالفعل شیر سنگہ اپنی جاگیر کے علاقہ کو چلا جاوی مگر اپنے
فرزند پرتاب سنگہ کو دربار مین چہوڑ جاوے اور یہہ بات مشہور کی گئی کہ شیر سنگہ آٹہہ مہینے کیواسطے جاتا ہے
تاکہ اوسوقت تک معلوم ہوجاوی کا کہ صاحب کور یا کسی اور رانی کو بیٹا پیدا ہوتا ہی یا نہین مگر حقیقت مین
غرض یہہ تہی کہ اس عرصہ مین راجہ دہیان سنگہ فوج کو شیر سنگہ کی جانب پہیر لی ایک چسرہ وثیقہ نادرکار
جسمین یہہ قرار ہی اور جسپر راجہ گلاب سنگہ اور راجہ دہیان سنگہ تین سردارون سندہانوالیہ سردار لہنا سنگہ مجیٹیہ
سردار تیج سنگہ بہائی رام سنگہ بہائی گوبند سنگہ بہائی گورمکہہ سنگہ بہائی نداہان سنگہ جمعدار خوشحال سنگہ
اور شیخ غلام محی الدین کے دستخط ہین اس جلسہ کے شروع مین لگایا گیا ہی یہہ وثیقہ ۲۷ نومبر یعنی تین ہفتہ

بعد وفات شہزادہ نونہال سنگھ کے لکھا گیا تھا اور اوسکی شرائط کے بموجب شیر سنگھ بالکو روانہ ہوگیا اور راجہ دہیان سنگھ جمون کو چلا گیا لیکن اپنی کارندی لاہور مین فوج کے ورغلانے کے واسطے چھوڑ گیا جمون والی بھائیون کی نیت اور ارادون پر سردار دیگر کو صریح اعتبار نہ تھا چنانچہ انہون نے چوتھی دسمبر کو ایک اور عہد نامہ پر دستخط کئی جسمین یہہ اظہار تھا کہ ہم ریاست کے نمک حلال اور مطیع ہین اور اسمین پختہ اقرار اور نیت کی کہ باتفاق یا منگمی یا بکرمنگے اوائل جنوری میز شیر سنگھ یہہ خبر سنکر کہ فوج کی نیت میری طرف اچھی ہی اور اس امید سی کہ لاہور سے قبضہ مین بلا امداد دہیان سنگھ کے آجاویگا اپنی فوج لیکر شہر کے سامنے مقام پزاوہ بدھو چوڑ دو میل کے فاصلہ پر لاہور سی جانب شرق کے ہے آپڑا اور فوج خالصہ شامل ہوتی گئی دہیان سنگھ سی شیر سنگھ کو نفرت بہی تہی اور اس سی ڈر بہی تہا لیکن راجہ گلاب سنگھ نے یہہ عزم بالجزم کیا کہ اوسکے بہائی کی مدد بغیر شیر سنگھ کامیاب نہوا اور سندانوالیون کے ساتھہ ملکر قلعہ کی حفاظت کی طیاری کی محاصرہ قلعہ لاہور کا حال مشہور ہی اوسکے بیان مکرر لکھنے کی ضرورت نہین ہی تین روز تک محصورین لڑتے رہی اور کل فوج سکھہ کا مقابلہ دلیرانہ سی کرتی رہی جتنے حملی شیر سنگھ کی فوج نے قلعہ پر کیے اونمین اوسکے فوج کے بہت آدمی تلف ہوتی رہی اور تا وقتیکہ راجہ دہیان سنگھ جمون سی واپس نہ آیا تب تک کچھہ معاملہ قرار پذیر نہ پایا جب وہ آیا تو طرح مصالحت ڈالی گئی جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ شیر سنگھ تخت نشین ہوا اور رانی چند کو اپنی دعوی سی دست بردار ہوئی گلاب سنگھ جو اپنی اور اپنی بہائی کے مقصد بون کے کامیاب ہونی سی دل ہی دل مین خوش ہوتا تہا فوج سکھہ کے لعن طعن سنتا ہوا جمون کو کوچ کر گیا بہت سا خزانہ خصوصاً جواہرات جو مہاراجہ رنجیت سنگھ نے قلعہ مین جمع کیی تہی اپنی ساتھہ لیگیا اور محاصرہ کے وقت راجہ گلاب سنگھ کی علاقہ مناور جسکی جمع لاکھہ روپیہ سالانہ سی زیادہ تہی وستخطی راجہ دینا تہا بھی رانی چند کو ربطور جاگیر لکھوالیا ۱۶ مارچ ۱۸۴۶ء کے عہدنامہ مین وہ علاقہ جمون و کشمیر کے ساتھہ شامل ہوگیا اس وقت سے پانچ سال بعد گلاب سنگھ کو کشمیر کے خریدنے کی مدد ملی - بعد اوسکے سردار عطر سنگھ اس غرض سی صاحب جنت گورنر جنرل کے پاس لدہیانہ کو گیا کہ صاحب موصوف سے کہہ سنکر اپنی فریق کے ادا کراوی لیکن اس مطلب مین اوسکو کامیابی نہین ہوی پہر اجیت سنگھ نی صاحب موصوف کو اپنی حتی المقدور بہت ترغیب دی لیکن مثل سردار عطر سنگھ اوسکو بہی کچھہ حاصل نہین ہوا پہر اجیت سنگھ کلکتہ کو گیا لیکن گورنر جنرل کے

حضور مین باریاب نہو سکان سردارون کی لاہور سی علیحدگی کی غرض لاہور مین خوب سمجھی گئی اور شیر سنگہ نی اس خاندان
کی بہشتہ جاگیرات سردار شیر سنگہ کی جوانی رشتہ دارون کی حرکات اور اتفاق نہفتہ مین شامل نہین ہوا تہا کل جاگیرات
ضبط کرلی بعد ازان شیر سنگہ نی بدہ سنگہ مہرہ اور جسکہ سنگہ موی کو لہنا سنگہ اور اسکے برادرزادہ کیہر سنگہ کو کلوسی لی آنے کے
واسطی بہیجا جہان لہنا سنگہ نوکری پر مامور تہا اور جب وہ لاہور مین پہونچی تو انکو قید کردیا باقی اشخاص خاندان سندہانوالیہ
سوای شمشیر سنگہ کے اوسوقت ستلج کو عبور کرکے علاقہ انگریزی مین تہانیسر مین پناہ گزین ہوئی لیکن سندہانوالیون
کی جسارت وطنی مہاراجہ کو ایسی ہی تشویش پیدا ہوی جیسی فکر اونکے موجود رہنی سی تہی یہہ سردار لاہور مین خفیہ
افترپردازی کرتے رہی اور فوج بہی جسکو لیکر یہہ سردار ہا لڑایون مین چڑہتی رہی تہی ان سردارون کے ساتہہ
سخت سلوک ہونے کے نسبت ناراضی ظاہر کرتے ہی اسواسطے شیر سنگہ بہائی رام سنگہ کی صلاح ناصالح مانتی کو طیار
ہوگیا بہائی مسطور نے مہاراجہ کو سمجہایا کہ ان سردارونکو بلالے چنانچہ اکتوبر ۱۸۴۲ء مین سردار جیت سنگہ اور لہنا سنگہ
جو کچہہ عرصہ پہلی قید رہا ہوچکے تہے لاہور مین واپس آئی اور اونکی تمام جاگیرات واگذار کی گئی عطر سنگہ اونا ضلع
ہوشیارپور مین بیدی بکرماسنگہ کی پناہ مین رہا وہان بسبب اسکی کہ بیدی مذکور سکہون کا گورو تہا اسکو کچہہ
خطرہ نہا عطر سنگہ ولہنا سنگہ وجیت سنگہ کو مہاراجہ شیر سنگہ یا جمون کے راجگان کا اعتبار نہ تہا بلاشبہہ اونکو
اپنی جاگیرات کلان کے واپس ملنی کی خواہش تہی لیکن اُنہون نے سن لیا تہا کہ رانی چندکور جو اُنکے فریق کی سردار
تہی شیر سنگہ اور دہیان سنگہ کے حکم سے قتل ہوچکی ہی انہون نے یہہ بہی سن لیا تہا کہ رانی صاحب کور کو مردہ بیٹا
پیدا ہوا تہا اور لاہور کے بازارون مین سرگوشیان ہوتی تہین کہ شیر سنگہ اور دہیان سنگہ کے حق مین یہہ بات
اچہی نہ تہی کہ لڑکا زندہ پیدا ہوتا - ابتدا مین معاملات بی غل وغش چلتی رہی دہیان سنگہ ہرچند سندہانوالیون
کو سمجہاتا رہا کہ میری صلاح سی تم بلائی گئی ہو لیکن سندہانوالیہ اوسکے سخن کا اعتبار نہ کرتے تہے اور جانتی تہی کہ دہیان سنگہ
کو ہماری ساتہہ قلبی عداوت ہی اور اوسکے مارنی کی نیت انہون نی کرلی سندہانوالیونکا منصوبہ لیہ تہا انکی نیت
اوہورا کام کرنے کی نہ تہی اونکا منصوبہ یہہ تہا کہ مہاراجہ شیر سنگہ اور اوسکا وزیر دہیان سنگہ دونو ساتہہ ہی
ماری جاوین اور جب ہم اسطرح اپنا بدلہ سیر ہوکر لے لینگے تو دلیپ سنگہ بچی کے سرپرست بنکر درحقیقت اختیارات سلطنت

ہماری قبضۂ قدرت مین ہیگی راجہ دہیان سنگہ کا بھی ایک منصوبہ تہا جسمین سندھانوالیون کے منصوبہ سی کچھہ کم ہمت اور جرات
نہ تھی اوسکی خواہش شیر سنگہ اور سندھانوالیون دونو کے مارڈالنی کی اور اپنی واسطی نیابت سلطنت حاصل کرنی کی تہی اگر
احیاناً ولیعہد سنگہ کو کوئی حادثہ پیش آوی تو غالباً اسسے بیٹی ہیرا سنگہ کو تخت مجاوی یکا سندھانوالیون نے مہاراجہ کو
یہہ سمجہایا کہ دہیان سنگہ نی آپکی قتل کا ارادہ کرلیا ہی اور اس وزیر کے مرنے کے سوا آپکے بچاؤکی کوئی صورت نہین ہی
انہون نی سمجہایا کہ ہم سندھانوالی آپکے رشتہ دار اور خیرخواہ ہین ہماری سوا آپکو کسی اور کے اوپر اعتبار نہین کرنا چاہیے
اور ہم اس نامطبوع وزیر کے مارڈالنی کو مستعد ہین شیر سنگہ نی اسبات کو جو اوہی سچ تہی یقین کرلیا اور ایک کاغذ
اپنی دستخط سی اس مضمون کا لکہدیا کہ تمسی دہیان سنگہ کی قتل کی پرخاش نہوگی اور یہہ بات بہی ٹہہرالی کہ دہیان سنگہ
کو کسطرح قتل کرنا چاہیی تجویز یہہ ٹہری کہ چند روز بعد جیت سنگہ والہنا سنگہ مہاراجہ کے ملاحظہ کے واسطی اپنی فوج پریڈ
جماوین اوسوقت راجہ دہیان سنگہ کو اوسکے ملاحظہ کا حکم ہوگا اور اسموقع پر سندھانوالیہ اوسکو قتل کردین اوسی شب کو یہہ
انتظام مہاراجہ کے ساتہہ کیا گیا والہنا سنگہ اور جیت سنگہ راجہ دہیان سنگہ کے پاس گئی اور اوس سی بیان کیا کہ شیر سنگہ نے
پہلے تمہاری اور پہر ہماری مارنے کا انتظام کیا ہی اور اوس سی درخواست کی کہ شیر سنگہ کی قتل مین ہماری مدد کرو
جب دہیان سنگہ نے وہ کاغذ دیکہا جسپر شیر سنگہ نی دستخط کئی تہی تو اوس نے سندھانوالیون کی درخواست کو منظور کیا
اور اونہین پاس ہین یہہ بندوبست قرار پایا کہ ملاحظہ فوج کے دن بجای وزیر کے بادشاہ قتل کیا جاوی اس سی معلوم
ہوتا ہی کہ شیر سنگہ کی قتل کا منصوبہ ابتدا مین سندھانوالیون نے کیا سندھانوالیہ خود کہتی ہین کہ اجیت سنگہ اور والہنا سنگہ
کے پاس دہیان سنگہ آیا اور اون سی یہہ بات کہکر کہ شیر سنگہ نے تمہاری مارڈالنی کا قصد کرلیا ہی یہہ صلاح دی کہ میرے
ساتہہ شیر سنگہ کو قتل کرنے مین شامل ہوجاؤ لیکن یہہ روایت کسیطرح غالب نہین معلوم ہوتی ہی شیر سنگہ سندھانوالیون
سے اتفاق کی خواہش رکہتا تہا اونکی قتل کی خواہش اوسکو نہ تہی مہاراجہ موصوف نے تہوڑا ہی عرصہ پہلے اونکی
جاگیرات واگذار کردی تہین اور مثل سابق اونکا اعزاز کردیا تہا اور اونسی اور فقط انہین سی یہہ توقع رکہتا تہا
کہ راجگان جموں یعنی دہیان سنگہ اور گلاب سنگہ سی مجہی بچاتے رہینگے ان راجگان سی جسقدر مہاراجہ کو نفرت تہی
اوتنا ہی خوف بہی تہا سندھانوالیہ اسبات کو بخوبی جانتی تہی اور انکو کبہی یقین نہین ہوتا کہ مہاراجہ ہماری

قتل کی تجویز مین ہی اور دو روز پہلی قتل شیر سنگھ سی سردار فتح سنگھان نے جو سہ سردار اجیت سنگھ کا تہا آگاہ کر دیا مگر انہون نے اوسکی تقریر کو لغو جانکر فراموش کر دیا آخر کار ۱۸ ستمبر ۱۸۴۳ء وہ دن جو سندھانوالیون کی فوج کے ملاحظہ کے واسطے مقرر ہوا تہا آپہونچا وہ روز مہاراجہ شاہ بلاول مین جو لاہور اور شالامار کے نصف راہ پر ہی بسر کرنے گئی اور سردار لہنا سنگھ و اجیت سنگھ وہان گئی اور مہاراجہ کی حضور مین سب ہتیار فنسے مسلح گئی لیکن یہہ بات کچھہ غیر معمول نہ تہی شیر سنگھ شاہ بلاول والے مکان کے چھوٹی کمری مین تہا اور فقط چند نوکر اوسکے پاس موجود تہی اور دیوان دینا ناتہہ باواز بلند کچھہ کاغذات سرکاری اونکو سنا رہی تہی اجیت سنگھ نے سلام کہا اور روبرو آکر مہاراجہ کے ملاحظہ کیواسطے ایک دونالی بندوق یہہ کہکر پیش کی کہ مینی ابہی خریدی ہی شیر سنگھ کو ہتیارونکا بہت شوق تہا اونہون نے بندوق لیلینے کو ہاتہہ بڑہایا اوسوقت اجیت سنگھ نے جس نے مونہہ بندوق کا بادشاہ کیطرف رکہا ہوا تہا دونونالیان سر کردین دونونالیونمین دہرا دہرا بہرا ہوا تہا اور دونونالیان مہاراجہ کے سینہ مین چہوت کر لگین مہاراجہ کو فقط اتنی بات کہنے کا وقت ملا کہ ای کیا دغا ہے اور پیچہے گر پڑے اور مر گئے اور مہاراجہ کی نوکرون نے قاتلونپر حملہ کیا لیکن چونکہ قاتل شمار مین بہت تہی غالب آئی سردار دیدہ سنگھ موکیریان والہ اونکا ایک عمزاد بہائی سخت زخمی ہوا اور کئی آدمی سندھانوالیون نے قتل کئی شاہ بلاول سی تہوڑی فاصلہ پر سردار تیج سنگھ کے باغ مین جو متصل شاہ بلاول کے ہی یہان شاہزادہ پرتاب سنگھ مہاراجہ کا سب سے بڑا فرزند خوبصورت اور عقیل تہا کچھہ ہمیات مذہبی کے ادا کرنے مین مصروف تہا اور برہمنونکو خیرات دی رہا تہا کیونکہ اس روز اسوج کے مہینے کی پہلی تاریخ تہی اور سنکرانت کا دن تہا لہنا سنگھ تہوڑی فوج لیکر دوا دوا سی باغ کو گیا شہزادہ نے اوسی تلوار سوتی ہوئی آتی دیکہا اور پکارا کہ باباجی تمہارا نوکر مین رہونگا لہنا سنگھ نے جواب دیا تمہارا باپ قتل ہو چکا اور اوسکے جسم مین تلوار داخل کر دی عطر سنگھ پروہت جو شاہزادہ کے پاس حاضر تہا اور کئی برہمن مارے گئے - ادہر جواہر سنگھ کے باغ مین یہہ واردات قتل کی ہو رہی تہی ادہر اجیت سنگھ نے مہاراجہ کا سر کاٹ لیا اور گہوڑے پر سوار ہو کر تین سو آدمی کی جمعیت سی لاہور کیطرف دوڑا راہ مین جہان اب بادامی باغ ہی اوس موقع پر راجہ دہیان سنگھ گاری پر سوار شاہ بلاول کیطرف آہستہ آہستہ جاتا ہوا اجیت سنگھ کو ملا راجہ موصوف کی ہمراہ فتح خان ٹوانہ اور چند اور ہمراہی تہی اجیت سنگھ نے راجہ موصوف کو کہا کہ سب کام اچہی طرح ہو گیا اور کہا کہ میرے ساتہہ لاہور کو واپس چلو امکان ہی کہ راجہ کو کچھہ شک ہو

کہ اوسوقت شبہات کا ظاہر کرنا بے سود تہا پس شہر کیطرف اپنی گاڑی کو پھیرا شہر مین دونو روشنائی دروازہ سی داخل ہوے
اور قلعہ مین داخل ہوکر دروازی بندکردی چڑہائی چڑہتی ہوئی اجیت سنگہ نے وزیر سی دریافت کیا کہ اب تمہارا کیا انتظام
کرنے کا منشا ہی اوسنی جواب دیا ولیپ سنگہ مہاراجہ ہونگی مین وزیر اور سندہ نوالیون کو اقتدار حاصل رہیگا اجیت سنگہ
نے پہر وہی سوال کیا اور وہی جواب پایا ایسی مشکل وقت مین بھی دہیان سنگہ نے سندہ نوالیون سی جنسی اوسے
نہایت نفرت تہی وزارت دینی کا وعدہ کرنا نہ چاہا لیکن اوسوقت راجہ موصوف نے اجیت سنگہ کی وضع سی دیکہا کہ میرے
قتل پر مستعد ہی اوس سی کچہہ کہنے کو متوجہ ہوا لیکن اجیت سنگہ بولا تم رانی صاحبہ کے قاتل ہو اور اپنی پستول کو راجہ پر پھیر
اوسی نبدوق سی مرگیا تلوار سی قتل نہین ہوا اجیت سنگہ کے ہمراہیون نے پہر راجہ دہیان سنگہ کو اپنی تلوار وںسے کاٹ ڈالا
اور اسکی لاش کو توپ ڈہالنے کے مقام کے گڈہی مین جو قلعہ مین ہی ڈال دیا احمد خان کمبہ جو راجہ دہیان سنگہ
کے ہمراہ تہا اوسکے ساتہہ مارا گیا تہوڑی دیر بعد لہنا سنگہ بہی آپہونچا اور ان سرداروں نے اوسوقت راجہ سوچیت سنگہ
بہائی اور راجہ ہیرا سنگہ پسر زیر مقتول کو لکہا کہ قلعہ مین کچہہ مشورہ کرنا ہی یہان آجاؤ لیکن یہہ رحجان دہوکا کہانی والے
نہ تہی اور قتل کی خبر جلد مشہور ہوگئی - راجہ ہیرا سنگہ نے جسکی نسبت اپنی باپکے قتل کرنے کے ارادہ کا الزام لگایا گیا ہے
اپنی باپکے قتل کا عوض لینی کا عہد کیا اور فوج سی گفتگو کرکے اور اوسکے ساتہہ نہایت فضول وعدہ کرکے اپنے جانب دار
کرلیا شام تک چالیس ہزار فوج نے قلعہ کا محاصرہ کرلیا سندہ نوالیون نے ارادہ کرلیا تہا کہ اپنی جتنی جی قلعہ کو
خالی نہ ہونے دینگے ان سردارون نے ولیپ سنگہ کے مہاراجہ اور لہنا سنگہ کے وزیر ہونی کی منادی کردی تہی لیکن
اونکو معلوم ہوگیا کہ ہمارا کام بگڑ گیا اور جب ہیرا سنگہ نے پہلے ہی قلعہ پر حملہ کیا تو اسکا مقابلہ ضعیف کیا لیکن جب
دیوار و نمین رخنہ پڑگئی اور غنیم نے حملہ کیا تو سندہ نوالیہ جان بکف لڑی مگر اونکی ہمراہ فقط چند صد آدمی تہی آخرکار
اگرچہ فوج حملہ آور کا نقصان بہت ہوا قلعہ کو اس نے سر کرلیا اوسوقت اجیت سنگہ نے قلعہ کی دیوار سی رسی کے ذریعہ
سے کود جانے اور بہاگ جانیکا ارادہ کیا لیکن ایک سپاہی نے اوسکو دیکہہ لیا اور باوجودیکہ اجیت سنگہ نے درصورت جان
بچادینے کے اوس سپاہی کو بیشمار انعام دینی کا اقرار کیا لیکن سپاہی نے گولی سی اسکو مار دیا بعد اوسکے
اوسکا سر کاٹ کر ہیرا سنگہ کے پاس لے گیا - اوسنی حکم دیا کہ اوسکی لاش کے چار ٹکڑے کئی جاوین اور شہر مین جابجا

پہرائی جاوی جس سپاہی نی جیت سنگہ کو مارا تہا وہ صوبہ دار بنایا گیا لہنا سنگہ جسکی ران ایک زنبورہ کے گولہ سے اول روز ٹوٹ گئی تہی ایک مکانمین تہا دشمنون کی فوج نے اوسکو گہیر لیا اوسنی اپنی تیرون سے دس بارہ جانب دار دشمن کے مار دیے جب تیر ختم ہوچکے تب بہی اوسکے نزدیک کوئی نہ گیا آخرش ایک سپاہی نی گولی سے مار ڈالا اور سر اوسکا کاٹ کر ہیرا سنگہ کے پاس لے گیا جسکے عوض دو ہزار روپیہ انعام عطا ہوا۔ اوسوقت دلیپ سنگہ کی بادشاہی کی اور ہیرا سنگہ کی وزارت کی منادی ہوئی غرض کہ یہ واقع قتل اسطرح انجام کو پہونچا۔ ہیرا سنگہ نے حکومت پاکر کل جاگیرات خاندان سندہانوالیون کی سوای جاگیر سردار تیج سنگہ کے جو شاہ ورمین تہا اور جو اس فسادمین شامل نہین ہوا تہا ضبط کرلین اور راجہ سانسی کو جو اس خاندان کا مسکن ہی تباہ کردیا اور جس زمین مین سندہانوالیون کے محل تہے اوسمین ہل چلوادیے اور اونکے رہنے والون اور متوسلونکو ڈہونڈ ڈہونڈ کر قتل کیا جو آدمی اس خاندان کے باقی رہی وہ سردار عطر سنگہ کے ساتہہ ستلج کے پار چلے گئے معلوم نہین کہ عطر سنگہ کو پہنچی اور نہیں کے ارادون اور تہیہ کا کہانتک نوبت پہونچا ونگے حال دریافت تہا کہ نہین لیکن ہیرا سنگہ کو یہہ یقین تہا کہ وہ اس فساد کا رازدار تہا اور اسکی قتل کا تہیہ اوسنی کرلیا تہا اس غرض سی اوسنی کئی جعلی خط بہت سے سردارون اور سرکردگان فوج کیطرف سے اسمضمون کی لکھکر بہیجی کہ واپس پنجاب کو چلے آؤ اور اگر آجاؤگے تو مثل سابق پہر تمکو قبضہ حاصل ہوجاویگا اور وزیر کو قتل کرسکوگے ہیرا سنگہ نی جعلی خط بابا بیر سنگہ کے بہی اس اس مضمونکے بہیجے کہ سردار عطر سنگہ کو فہمایش کرکے بہیجدو بابا بیر سنگہ سکہون کا گرو تہا اور سکہہ اوسکا بہت ادب کرتے تہے اوسوقت شہزادہ کشمیرا سنگہ اور پشورا سنگہ بہی بابا بیر سنگہ کے ساتہہ تہے اور ہیرا سنگہ نے تینونون شہزادونکو ایک ہی وقت مین مار ڈالنے کی توقع کی عطر سنگہ اور بابا صاحب دونونے دہوکا کہایا سردار عطر سنگہ اپنی ہمراہیون کے ساتہہ پہر ستلج کے وار آگیا اور بابا کے لشکر کے ساتہہ آملا فوج سکہہ گورو کے ساتہہ لڑنے سے انکار کیا اسواسطی ہیرا سنگہ کو اور بہی فریب کرنا پڑا اوسنی فوج کو بہکایا کہ عطر سنگہ انگریزونکے ساتہہ شامل ہوگیا ہی انگریز ستلج کو عبور کرنے پر اور پنجاب پر قبضہ کرلینے کو اسوقت مستعد ہین اور غالب ہے کہ اگر فوج عطر سنگہ کے اوپر جاویگی تو وہ بلامقابلہ علاقہ آنروی ستلج مین واپس چلا جاویگا اسطرح فوج دہوکے مین آکر لاہور سی روانہ ہوئی اور آخرکار جو کچہہ ہیرا سنگہ کو امید تہی ویسا ہی واقع ہوا یعنی ایک فریب سے ایک فساد برانگیخت کیا گیا

اور قبل اسکے کہ سکھونکی فوج کو معلوم ہوکہ ہم کیا کر رہی ہین سندھانوالیون کی فوج کے ساتھہ جمی ہوے لڑای مین
مصروف ہوگئے بابا کی شکر پر حملہ ہوگیا اور بابا موصوف اس لڑای مین ایک توپکے گولہ سے مارا گیا کشمیر سنگہ دلیرانہ اور
جوان مردانہ لڑتا ہوا مارا گیا اور عطر سنگہ کو سردار کلاب سنگہ کلکتیہ نے گولی سے مارا اور عطر سنگہ کی گولی سے کلاب سنگہ مارا گیا عطر سنگہ
نے ۱۸۴۳ء مین وفات پای چند مہینے کے بعد ہیرا سنگہ خود قتل ہوا اور سردار جواہر سنگہ رانی جندان کے بھای نے جو ہیرا سنگہ
کے جگہہ وزیر ہوا تہا سندھانوالیونکو انکی جلاوطنی سے واپس بلایا اور انکی جاگیرات واگذار کردینے کا وعدہ
کیا مارچ ۱۸۴۵ء مین انہون نے اپنی پرانی جاگیرات مین سے ایک لاکہہ چہتر ہزار روپیہ کی جاگیرات واپس پائین
سردار شمشیر سنگہ پشاور سے واپس طلب کیا گیا اور ایک برگیڈ فوج آئین کی افسری اسکو ملی ۱۸۴۵ء - ۴۶ کی لڑای
مین اس برگیڈ پر سردار موصوف کا برابر حکم رہا دسمبر ۱۸۴۶ء مین سردار شمشیر سنگہ اٹالیان دربار مین داخل ہوا
فروری ۱۸۴۷ء مین رزیڈنٹ لاہور نے سردار شمشیر سنگہ کو امرتسر کے گردونواح کیطرف جسکو مانجہا کہتے ہین بہیجدیا
اور عمال ملکی و جنگی اوسکے تحت مین کردیئے اس علاقہ مین قزاقونکا زور تہا کہ اکثر اونمین وہ سپاہی شامل تہے
جو برطرف کردیئے گئے تہے سردار موصوف نے بڑی ہمت اور جوانمردی سے یہ فساد امن پیدا کیا اس سے پہلے اس نے کچہہ عرصہ
کے واسطے ہنون مین لفٹنٹ اڈوارڈس صاحب کے ساتہہ ہارسی والہ اور موکل کی سیاہ کی افسری مین کام دیا تہا جب دیوان
مولراج ملتان کے ناظم نے استعفا دیا اسوقت نظامت ملتان کا منصب سردار شمشیر سنگہ کو دیا جاتا تہا لیکن وہ اس منصب کے
قبول کرنیمین راضی نہ معلوم ہوئے اور آخر کار یہہ منصب سردار کاہنہ سنگہان کو دیا گیا شروع فساد مین شمشیر سنگہ
ایک قسمت فوج کا افسر بنا کر ملتان کو بہیجا گیا تہا وہان اوسنے ہیجر اڈوارڈس صاحب کو فوج کی بدنیتی کی خبر کردی
اور حتی الوسع اتنی کوشش کی کہ فوج نمک حلال رہی آخر کار فوج ناگاہ باغی ہوگئی اور راجہ شیر سنگہ اتاریوالہ
انکو ملتان مین لیگیا وہان پہونچکر بابا موصوف نے مفسدونکے ساتہہ شامل ہونے سے انکار کیا اور
بیان کیا کہ سوای مہاراجہ کے مین کسی اور کا مطیع نہین ہون دوسرے روز صبح کو وہ ۱۴ ستمبر ۱۸۴۸ء کو سردار شمشیر سنگہ شیر سنگہ
کے لشکر سے پیادہ پا بہاگی اپنی خیمہ و رہاتی سب وہین چہوڑی راہ مین دو مفسدون نے اسکو گہیرا لیکن انہون نے
ایک کو بضرب گولی مار ڈالا اور دوسرا بہاگ گیا ملتان سے واپس آکر اس سرانی جنرل ولیر صاحب کے اچہی مدد کی اور رام سنگہ

سے شمال و زیر نور پور کی حرکات سکنات کے جو مفسد تھا خبر رکھتے رہے - ضبطی ملک پنجاب کے بعد اُنکی جاگیر سردار شمشیر سنگھ کی جسکی مقدار چالیس ہزار دو سو پچاس روپیہ تھی مین حیات اونکی واگذار ہوئین اور چہارم حصہ سے اونکی اولاد نرینہ کے واسطے علی الدوام واگذار ہوئی جو جاگیر نوکری کی عوض تیس ہزار دو سو پچاس روپیہ تھی وہ ضبط ہوگئی - جب رانی لچھمی زوجہ مہاراجہ رنجیت سنگھ جسکی بیٹی متبنی رام دیوی سی شادی سردار صاحب کے ہوئی تھی ۱۸۴۳ء مین گجی ایک ثلث جملہ پنشن رانی متوفیہ سے سردار شمشیر سنگھ کے نام سرکار سی عطا ہوئی

۱۸۴۸ء مین ایام مفسدہ مین سردار شمشیر سنگھ نے ایک رسالہ ۱۲۵ سوارونکا طیار کیا یہہ رسالہ ہوڈسن صاحب کے سوارون مین شامل ہوا اب وہ سوار ۹ اور ۱۰ رسالہ بنگالہ کہلاتی ہین فروری ۱۸۶۲ء مین سردار شمشیر سنگھ اپنی جاگیر کے علاقہ کے اندر مجسٹریٹ مقرر ہوئی اور ایک مہینے کے بعد اُسکو یہہ اختیار مزید دیا گیا کہ مقدمات ڈکیتی کی سماعت کرین اسوقت کے قریب دہ حصہ اوسکی جاگیر کا جو اونکی اولاد کے نام واگذار ہوا تھا چہارم سی دو ثلث کُل جاگیر کا مقرر کیا گیا سردار شمشیر سنگھ کی اپنی اولاد کچھہ نہین ہے لیکن سردار موصوف نے بخشیس سنگھ پسر دوم اپنی چچازاد بھائی تہاکر سنگھ کا متبنی کر لیا ہی

سردار عطر سنگھ کے مرنے کے بعد اوسکا بیٹا کہیر سنگھ اپنی خاندان کا رئیس ہوا لیکن یہہ سردار کچھہ ہمت کا یا لیاقت کا آدمی نہ تھا اوسکی عادات اور وضع نہایت فضول تھی اور اسکے ساتھہ ایسی آدمی رہتی تھی جو اوسکی ہیوقوفیو نسے دولتمند بن گئی ملتان مین جہان وہ اپنی عموزاد بھائی سردار شمشیر سنگھ کے ساتھہ نوکری پر تھا یہہ سردار اسوا سطے نمک حلال رہا کہ شمشیر سنگھ نمک حلال تھا کہیر سنگھ بذات خود اپنی عقل کچھہ نہ رکھتا تھا - ضبطی ملک پنجاب کے وقت اوسکی ذاتی جاگیر ۲۶ ہزار روپیہ سال کی اُسکی نام حین حیات اور ایک ثلث اوسمین سی اوسکی اولاد نرینہ کے نام علے الدوام واگذار ہوئی تھی یہہ جاگیرات سرکار مین ضبط ہوگئین مین کیہر سنگھ فروری ۱۸۶۲ء مین مرا تھا اوسکی حیات اوسکی فضول عادات سی بہت گھٹ گئی تھی اوسکی جاگیر کچھہ عرصہ اونکی قرضخواہون کے ہاتھہ مین رہی تھی اور اُسکو خود دوالیون کی عدالت مین دوالیہ بنانا پڑا تھا

لہنا سنگھ کے دو بیٹون پرتاب سنگھ اور ٹہاکر سنگھ کی اپنی ذاتی جاگیر بھی اونکے حین حیات واگذار ہوئی

ہوہین تہین ۱۸۰۹ء مین وہ بہت کم عمر تہی اور مسند و مین سنبھال ہونے کے لائق نہ تہی پرتاب سنگہ ۱۸۵۶ء مین لاولد مرگیا پرتاب سنگہ کے دو بیوہ تہین ہر ایک کو سات سو روپیہ نقد پنشن اور پانسو کی جاگیر عطا ہوئی چند روز انتقال کی پیشتر اسنی گورنجش سنگہ پسر ٹہاکر سنگہ کو متبنی کیا لیکن اسکی اطلاع سرکار مین نہین دی گئی تہی اسواسطی گانجا گیا اور اس کی ضبطی مین آگئی تھے -

جاگیر دس ہزار پانسو پچہتر روپیہ کی سرکار مین ضبط ہوگئی - ٹہاکر سنگہ کی جاگیر ۵۵۶۵ روپیہ کی ہی جسمین سی چہارم علی الدوام واگذار ہی - سردار رنجودہ سنگہ سردار وساوا سنگہ کا بیٹا کسی وضع کا آدمی نہ تہا اسکی جاگیر ۵۸۴۰ روپیہ کی تہی جسمین سی ایک ثلث یعنی ۲۸۰۰ علی الدوام واگذار ہی یہہ سردار جون ۱۸۶۴ء مین ایک بیٹا چہوڑ مرا - سردار شمشیر سنگہ راجہ سانسی مین جو امرتسر کے شمال کی طرف قریب پانچ میل کے فاصلہ پر ہی رہتا تہا موضع سندہانوالہ پر گورنمنٹ سردار امیر سنگہ کی بہائی کی اولاد قابض ہی سردار شمشیر سنگہ نوامبر ۱۸۶۱ء مین مرگیا اور اسکا بیٹا بخشیش سنگہ اوسکا فرزند متبنی اوس جاگیر پر قابض کیا گیا جو بسبیل علی الدوام واگذار تہی +

راجہ تیج سنگہ

جمعدار خوشحال سنگہ

ہرگوبند

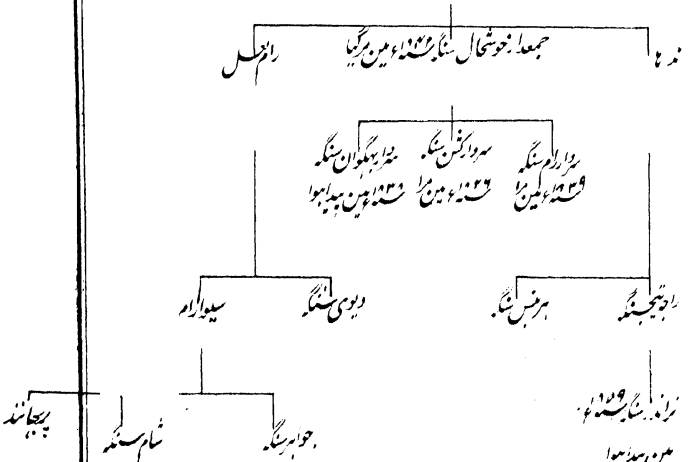

حال خاندان کا

خوشحال سنگھ کا باپ گوڑ برہمن تہا اور ایکڑی مین جو پرگنہ سرسہنہ ضلع میرٹھ مین واقع ہی دوکان کرتا تہا یہہ خاندان غریب تہا ۱۸۰۱ء مین خوشحال جسکی جوانی کا آغاز تہا اور شوہ برس کی عمر تہی قسمت آزمائی کے واسطے لاہور مین آیا اوس زمانہ مین وہولکر سنگھ والی رجمنٹ نئی بہرتی ہوتی تھی خوشحال اوس رجمنٹ مین پانچ روپیہ ماہواری کا نوکر ہوا مگر تہوڑے عرصہ مین اوسنے جاتری اور گنگا سنگھ سے جو مہاراجہ کی ڈیوڑہی والی تہی دوستی پیدا کرلی اور رنجیت سنگھ کی اردلی مین مقرر ہوا اسی موقع مین اوسکی ہوشیاری اور خوش شکلی اور سپاہیانہ وضع کے سبب سے مہاراجہ کو اوسکی طرف توجہ ہوئی اس خاندان کی کئی شخص یہہ روایت کرتے ہین کہ ایک شب رنجیت سنگھ بہیس بدل کر کہین باہر گئی تھی اور یہہ قلعہ کو واپس آئی تو اونکو خوشحال نے جو پہرہ پر کہڑا تہا روکا اور صبح تک مہاراجہ پہرہ کے مکان مین ٹہہرا رہا اس ہوشیاری سے مہاراجہ بہت مخظوظ ہوئی کہ اونہون نے خوشحال کو اپنی خاص خدمتگارے مین رکہا اور اونکی روایت خوشحال کی ترقی کے باب مین یہہ ہی کہ یہہ شخص جوانی مین مہاراجہ کے خیمہ پر شب کو پہرہ پر کہڑا تہا اور گا رہا تہا اسکا گانا مہاراجہ کو خوش آیا صبح مہاراجہ نے حکم دیا کہ جو شخص رات کو گاتا تہا حاضر ہو اور یہہ بات دیکھکر کہ جیسا کہ خوشحال خوش آواز تہا ویسا ہی خوش شکل بہی تہا اوسکو خاص خدمتگارون مین رکہہ لیا - اصل حال کچھہ ہی ہو یہہ بات تحقیق ہی کہ خوشحال پر مہاراجہ روز افزون الطاف فرماتے رہی تا وقتیکہ ۱۸۱۸ء مین اسکو عہدۂ دیوڑہی والا معہ خطاب جمعدار ی کا عطا ہوا یہہ عہدہ بڑی عظمت کا تہا ڈیوڑہی والا منتظم دربار رہوتا تہا کوئی شخص کیسی اونچی درجہ کا ہو بلا اوسکے ذریعہ کے مہاراجہ کے حضور

خلوت مین جا نہو سکتا تہا اگرچہ دربار روزانہ مین سب خاندانی ورکلان عہدہ دار کو باریابی کہلی حاصل تہی لاہور مین جب مہاراجہ باہر جاتی تہی تو یہہ دستور جلوس تہا کہ آگے ایک سو سوار دو دو برابر جاتے تھے بعد اونکے مہاراجہ معہ پیدل اردلیونکے جو اونکی رکاب کے پاس ہوتی تہی ور ایک چہتری بردار شہزادی مہاراجہ کے برابر پیچہی ہوتے تہی اونکے بعد سردار اور رئیس زادہ سوار ہوکر ہر ایک کے ساتہہ ایک چہتری بردار ہوتا تہا اور اونکے ہاتہی اور کوتل گہوڑے اگر مہاراجہ ہاتہی پر سوار ہوتی تہی تو سردارونکو بہی ہاتہی پر سوار ہونا پڑتا تہا اگر مہاراجہ پالکی مین سوار ہوتے تھی تو سردار گہوڑونپر پیچہے چلتی تہی +

جس سال خوشحال کو ڈیوڈی ملی اُسی اکیڑی ضلع میرٹھ سی اپنی برادر زادی تیجبرام کو جسکی عمر اوسوقت بارہ برس کی تھی بلایا ۱۸۱۲ء مین خوشحال نے پاہل لی اور سنگہ بن گیا تیجبرام نے ۱۸۱۶ء تک پاہل نہین لی تہی اور اُسی سال مین مہاراجہ کے خاص حکم سی پاہل لیکر اوسنی اپنا نام تیج سنگہ بدل کر رکہا اکثر لوگونکو تیجا سنگہ بہی کہتے تھی لیکن تیج سنگہ صحیح نام ہی خوشحال سنگہ کو جلدی ثروت بہی اور قتدار بہی حاصل ہوگیا مہاراجہ کے خاص گہر کے ملازم اونکی منظوری سی خوشحال سنگہ نوکر رکہا کرتا تہا اور جو لوگ مہاراجہ کی خلوت مین باریاب ہونا چاہتی تھی اکثر ڈیوڑہی والہ کو بہت سا روپیہ اس غرض سی دیا کرتے تہی کہ اُنکو جانے دی فوج کی رپورٹ روزانہ خوشحال سنگہ مہاراجہ کو سنایا کرتا تہا تہوڑے عرصہ کے بعد مہاراجہ اُسکو خدمات پر باہر مامور کرکے بہیجنے لگے جب خوشحال سنگہ دربار سی غیر حاضر ہوتا تہا تو تیج سنگہ اُسکا نائب بن کر دربار مین رہتا تہا

۱۸۱۴ء مین جمعدار مہاراجہ کی ہمراہ کشمیر کی لڑائی پر گیا راجہ اکبر خان راجوری والہ بڑا دغاباز دوست نکلا اوسنے رنجیت سنگہ کو تعداد جمعیت غنیم کی بابت دہوکا دیا اور فوج کے تقسیم کردینی کی صلاح دی اسطرح کہ ایک حصہ کشمیر کو بہار لم گلی کی راہ جاوی اور باقی بڑی جمعیت فوج کی پونچہہ کی راہ اس صلاح پر مہاراجہ نے عمل کیا مگر نتیجہ یہہ ہوا کہ مہم کامیاب نہوئی دونو حصہ فوج کے گہیر لئے گئے رسد نہ پہونچ سکے اور آخر کار فوج دوا دولاہور کو واپس آئے مراجعت کے وقت فوج نے نہایت تباہی اوٹھائی جمعدار مقدمۃ الجیش کا افسر تہا اور راہ کو غنیم سی صاف رکہتا چلا جاتا تہا اور ہری سنگہ نلوہ نہال سنگہ اٹاریوالہ اور رنجیت سنگہ بدھانیہ دنبال لشکر مین تھی بہت سے آدمی تلف ہوے

اور سردار ست سنگہ بیمار تھی ہوا کہ جانبر نہوا تیج سنگہ جسکو خطاب سردار ی مل چکا تہا اس لڑائی مین مہاراجہ صاحب کی حضور مین حاضر تہا ۱۸۱۸ء مین جمعدار موصوف انگھڑیہ سردارون پر سنگہ دیوان سنگہ خوشحال سنگہ کے ملک پر تصرف کرنی کو بہیجا گیا تہا اور بعد ازان جائداد راگھر یون پر جو امرتسر مین اور اوسکے گردنواح مین تھی قبضہ کرنیکو بہیجا گیا تہا اُسکے بعد جمعدار منڈی اور کلو کو گیا جو ریاستین لاہور کی باجگذار بن گئی تہین اور چار مہینے تک پہاڑ مین رہا +

اوسکے بعد جمعدار اوس خدمت جنگی مین شامل تہا جو تیسری اور اخیر مرتبہ ۱۸۱۸ء مین ملتان کا محاصرہ ہوا تہا شاہزادہ کہڑک سنگہ نام کو اس مہم مین افسر فوج تھی لیکن فتح مصر دیوان چند کی لیاقت جنگی کے سبب سے حاصل ہوئی تہی جمعدار فراشمس تبریز کے مقام پر فوج کا افسر تہا تسخیر ملتان کے بعد جمعدار سرکار مین کچہہ معتوب ہوا اُسکا بہائی رام لعل ۱۸۱۶ء مین لاہور مین آیا تہا اور خاص سواران اردلی مہاراجہ مین نوکر ہوا تہا مہاراجہ کی بہہ خواہش تھی کہ رام لعل سکہہ بنجاوی لیکن نہ رام لعل کی نہ جمعدار کی مرضی اوسکے سکہہ ہونے کی تہی اور چونکہ مہاراجہ اس امر مین بہت تاکید کرتی رہی رام لعل نی جمعدار کی اغماض سی پنجاب کو چہوڑ دیا اور ہندوستان کو واپس چلا گیا رنجیت سنگہ بہت ناراض ہوئی اور مصر دیوان چند نے جسکے ساتہہ ملتان کی لوٹ کی بابت جمعدار سی کچہہ تکرار ہوا تہا یہہ صلاح دی کہ ڈیوہڈی جمعدار سی چہین لی جاوی اسبات کو رنجیت سنگہ نے منظور کیا کیونکہ میان دیان سنگہ ایک جوان راجپوت جو گہوڑ چڑہنے مین تہا مورد الطاف ہوتا جاتا تہا اور ڈیوہڈی کی خدمت اوسکو عطا ہوئے جمعدار کو یہہ صدمہ ناگاہ گران معلوم ہوا لیکن اوسنی دانشمندی سی کچہہ عذر نکیا اور جو جاگیرات اوسکی تہین سب اوسکے قبضہ مین رہین اور کونسل مین داخل کیا گیا حقیقت مین بسبب سابق اُسکو زیادہ اقتدار اور اختیار حاصل ہوا چار ہزار کشادہ سپاہ کی افسری اوسکو ملی اور تیج سنگہ فوج آئین مین جنرل مقرر رہوا ۱۸۱۹ء اور ۲۱ مین سردار تیج سنگہ مصر دیوان چند کی ہمراہ کشمیر کو گیا دونو سردار تیج سنگہ اور جمعدار مہم سنگہ اور لیہ اور ڈیرہ اسمعیل خان مین فوج کی قسمتون کی افسر تھی اور نیز مہم سپاہ درمین جو ۱۸۲۳ء مین ہوئی تہی تہری کی لڑائی مین درحالیکہ جمعیت کشمیر فوج کی زیر حکم سرداران ہری سنگہ نلوہ و بدہ سنگہ سندہانوالیہ سرداران بارکزیون سے کنارہ چپ دریائی لنڈہ پر

جنگ کررہی تھی رنجیت سنگھ اور خوشحال سنگھ دونو خود مہاراجہ کے زیر و کنارہ راست دریای مذکور پر یوسف زیونکی مقابلہ پر لڑے تھی لڑای کے بعد سکھون کی فوج پشاور پر بڑہ گئی راہ مین اوسنی فیروز خان خٹک اکوڑہ والہ سے جھاگیکر الیکر تصرف کیا پشاور لوٹا گیا اور فوج خیبر کیطرف بہیجی گئی لیکن وہان کچھہ کرنیکو نہ تھا خیبریان وحوش سیرت نے باڑہ دریا کے کنارہ کاٹ دی مہاراجہ کے لشکر مین سیلاب بہر گیا اور اوسوقت جو پریشانی ہوئی اوسمین خیبر کے گہوڑے اور اور مال لوٹ لیگئے رنجیت سنگھ تہوڑا عرصہ ٹہہر کر لاہور کو واپس آگئی ۱۸۳۵ء مین جمعدار اور اوسکے برادر زادہ نے بہراہی سرداران نلوہ وپٹھانیہ ومجیٹہیہ ملک کٹوچ اور قلعجات چوکے ایماگڈہ اور ہٹرا اور ریہ پر تصرف کیا فقط قلعہ آخرالذکر مین غنیم نے سخت مقابلہ کیا لیکن تیج سنگھ سوجان پور سی ہاتہیوپر کچھہ توپین لے آیا اور تین روز کے بعد محافظان قلعہ نے اطاعت قبول کی ۱۸۳۶ء مین جمعدار شاہزادہ شیر سنگھ کی امداد کے واسطی جو کشمیر مین نائم تہی کشمیر کو بہیجا گیا شہزادہ موصوف کی انتظام مین معاملہ سرکار بہت کم ہوگیا تہا اور لوگ ناراض ہوگئے تھے جمعدار کے وہان جانے سے کچھہ سود نہوا انکو معاملات مال مین کچھہ دخل نہ تھی سوا اس امر کے کہ مہاراجہ کو خوش رکہین اور کچھہ فکر نہ تہی +

کشمیر مین ۱۸۳۲ء بہت ناقص سال تہا اور ملک مین گرانی تھی لیکن جمعدار کے حکم سے یہ گرانی قحط کے ساتہہ مبدل ہوگئی در حالیکہ مالیہ سالانہ کی مقدار دو ثلث نسبت سابق کم ہوگئی اور خلقت روٹی کی تلاش مین ملک کو چہوڑ کر نکل گئی اگر جمعدار نے چند لاکہہ روپیہ کو نکو نچوڑ کر پیدا کئے تھی تو کسی شمار مین نہ تہی رنجیت سنگھ کو کچھہ عرصہ تک بہت ناراضی ہوئی مگر جمعدار کو جلد پہر مثل سابق رشد حاصل ہوگیا +

جنرل میان سنگھ جمعدار کے پیچھے کشمیر کو بہیجا گیا اور مفلسون مین تقسیم کرنے کے واسطے پچاس ہزار من غلہ اوسکے ہمراہ دیا گیا لیکن کشمیر کو وہ پہلے سی خوشحالی بہت برسون تک حاصل نہین ہوئی - رام لعل خوشحال سنگھ کا بہائی پہر پنجاب مین آگیا تہا اور مہم پشاور مین جو ۱۸۳۴ء مین ہوئی تہی زیر حکم سردار ہری سنگھ و شہزادہ نونہال سنگھ جمعدار کی فوج کا افسر تہا ۱۸۳۷ء مین جو فوج جمرود مین گہر گئی تھی اور اوسکی کمک کی واسطے فوج بہیجی گئی تہی اوسکے سرگردہ جمعدار خوشحال سنگھ اور راجہ دہیان سنگھ تہی اگرچہ جمعدار پشاور مین دہیان سنگھ سی دو روز

پہلے پہونچ گیا تہا لیکن جب تک راجہ دہیان سنگہ نہ پہونچ گیا اوسنی فوج سکہان کی کمک کے واسطے جنہانت تنگ حال مین تہے کچہہ بھی نہین کیا افغانونکی واپس چلی جانی کے بعد جمعدار پشاور مین رہا اور تیج سنگہ کو حکم ہوا کہ دوابہ حج مین حفظ انتظام کے واسطے چلا جاوے +

اسی زمانہ مین رام سنگہ جمعدار کا سب سے بڑا بیٹا اگرچہ لڑکا ہی تہا فوج مین جنرل مقرر ہوا اگرچہ کم عمر تہا اوسکی خدمات بالغ آدمیون کی سی تہین ۱۸۳۷ء مین جب وہ مہاراجہ کے ہمرکاب مرتسر مین واپس گیا تو اوسنی بشن سنگہ کرنیل چیت سنگہ کے سالہ کو جو ایک اچہا جوان تہا اور جس سی رام سنگہ کو اس سبب سے کچہہ پہونچا تہا کہ اوسنے لڑکپن سی اوسکے ساتہہ کچہہ ٹہٹہ کیا تہا اپنی ہاتہہ سی بیرحمی سی مار ڈالا لیکن جمعدار کا اقتدار ایسا تہا کہ رام سنگہ کو سوائی جسزنہ کی کچہہ سزا نہین ہوئی اگرچہ بشن سنگہ بھی دربار مین مورد الطاف تہا +

۱۸۳۸ء مین تیج سنگہ ہزارہ کو بہیجا گیا تہا وہان اوسنے قلعہ نانگ گڈہ متصل دربند تعمیر کرایا ۱۸۳۹ء مین تیج سنگہ جمعدار اور شہزادہ نونہال سنگہ راجہ گلاب سنگہ اور دیگر سرداران کے ہمراہ فوج سرکار انگریزی کی کمک کے واسطے جو کابل پر یورش کرنے جاتی تہی پشاور کو بہیجا گیا تہا لیکن جیسا کہ علم نشرہی امداد فوج سکہان سی نقصان زیادہ پہونچا اور کچہہ کام سرکار انگریزی کا نہ نکلا اسواسطے کہ سکہونکو یہہ مہم نامطبوع تہی اور انکو بدگمانیان تہین -

جنرل رام سنگہ نی اس سالمین وفات پائی اگرچہ جنرل موصوف ظلم شعار تہا لیکن افسر فوج اچہا تہا اور معلوم ہوتا ہی کہ اپنی خاندان مین سب سے زیادہ ہوشیار تہا اور علم انگریزی بھی جانتا تہا - مہاراجہ کہڑک سنگہ کی تخت نشینی کے بعد دونو جمعدار اور تیج سنگہ نئے بادشاہ کی مصاحب سردار چیت سنگہ کی خلاف سازش مین شامل تہی سردار مسطور سی دونو جمعدار اور تیج سنگہ ناخوش تہی اور اُس سردار فی جمعدار کی تحت سی کسیقدر سپاہ علیحدہ کر دی تہی اوسی سردار کی قتل کی شب کو شہزادہ نونہال سنگہ معہ تیج سنگہ دہوشہال سنگہ قلعہ کے دروازہ پر اس غرض سے رہی کہ مبادا سردار کی کمک کے واسطے کوئی پہونچی تو اوسکا بندوبست وہین کر دین اور اس عرصہ مین اور شرکا مثل راجہ گلاب سنگہ اور راجہ دہیان سنگہ اور سردار فتحسنگہ مان وعطر سنگہ سندہانوالیہ میان لابہہ سنگہ قلعہ کے اندر گئے اور مصاحب کو مہاراجہ کے حضور مین قتل کیا - اوس زمانہ مین کہ جب نونہال سنگہ

کے ہاتھہ مین حکومت آئی جمعدار کا خاندان مورد الطاف کثیر رہا اور جب شہزادہ موصوف پنجم نومبر ۱۸۴۳ء
کو فوت ہوا دونو خوشحال سنگہ اور تیجسنگہ نے معہ دیگر سرداران کے ایک کاغذ پر دستخط کئی جسمین یہہ بات
قرار پائی تہی کہ تا وقتیکہ یہہ بات دریافت نہو کہ زوجگان شہزادہ یا مہاراجہ مین سی کسی کو فرزند
نرینہ پیدا ہوتا ہی یا نہین کسیکو وارث تخت بنانی مین کچھہ کارروائی نکی جائے جو واقعات انکے بعد ہوے
وہ مشہور ہین +

سردار اجیت سنگہ نوالیہ اور راجہ گلاب سنگہ شہزادہ شیر سنگہ کے قلعہ کے اندر لڑتی رہی تیجسنگہ اور خوشحال سنگہ
دانشمندی سی اپنی گہر مین رہی اور انہون نی کسی فریق کے ساتہہ اتفاق نہین کیا بلکہ اس کی منتظر رہے
کہ دیکہو کیا نتیجہ ہوتا ہی شیر سنگہ کو اونکے اس طریق سی بہت ناراضگی ہوئی اور جب تخت نشین ہوئی تو دونو
ان دونو کو قتل کرنیکا ارادہ کیا لیکن آخرکار بہای کورکہہ سنگہ کی شفاعت کے سبب سے عفو کیا لیکن شیر سنگہ
کو جمعدار سے آزردگی دلمین تہی اور کہتے ہین کہ ایک مرتبہ اونہون نے جمعدار کو سطح مار دینا چاہا کہ اتفاقاً
معلوم ہو بہرحال اتنی بات تحقیق ہی کہ چندعرصہ بعد تخت نشینی کے شیر سنگہ کشتی مین دریای راوی مین معہ
جمعدار و امر سنگہ اہلوالیہ سیر کر رہی تھی امر سنگہ راجہ جال کپور تہلہ کا چچا تہا کشتی اولٹ گئی اور مہاراجہ
ایک اور کشتی پر جو قریب تہی کود کر چلے گئے امر سنگہ ڈوب گیا اور اوسکی لاش کا کہین پتہ نہ ملا جمعدار بچ گیا مگر
اتنا پانی اسکی پیٹ مین گیا کہ کئی سال تک اوتنا نہ پیا ہوگا +

لاہور مین عموماً یہہ یقین تہا کہ شیر سنگہ نی عمداً کشتی کو الٹ دیا تہا لیکن اُسکا ثبوت کچھہ نہین ہو سکتا ہی ۱۸۴۳ء
سی جمعدار تندرست نہین رہتا تہا جولای ۱۸۴۴ء مین اوسنی وفات پائی - تین سال اخیر اپنی زندگی مین
اوسنے کاروبار اور معاملات ملک مین کم دخل دیا - جون ۱۸۴۳ء مین راجہ گلاب سنگہ و راجہ سوچیت سنگہ کی ہمراہ
شہزادہ پرتاب سنگہ کے ساتہہ جب شہزادہ موصوف لارڈ النبرا صاحب کی ملاقات کے واسطی فیروزپور گئی تھے
جمعدار بہی گیا تہا - جمعدار خوشحال سنگہ کسی خاص لیاقت کا آدمی نہ تھا مہاراجہ اوسپر جو مہربانی کرتے تھی کچھہ
اِس سبب سے نہین کرتی تھی کہ وہ دلاور یا ہوشیار یا عالم کہتا تہا بلکہ اوسکی خوش شکلی اور خوب اندام ہونی کے

سبب سے بہت مہربانی فرماتی تہی - اگرچہ بڑی عمرمین جواوسکی تصویر کھینچی گئی تہین اورموجودمین اوس سی معلوم ہوتاہی کہ جمعدار کے نقش بہت موٹی تہی اور اُسکی صورت اورشکل رئیسانہ نہ تھی مگر اکثر سردارانِ دربار مہاراجہ سے جمعدار کسیطرح کمتر نہ تہا - اور اگرچہ بہت سے لڑائیون مین جسمین اوسنی خدمت کی کوئی خاص دلاوری یا بہادری اوس سی ظہور مین نہین آئی لیکن کبہی یہہ بات نہین کہی گئی ہی کہ وہ کبہی میدان سی بہاگ گیا تہا - کشمیر مین جواوسنی سختی وظلم کیا اوسکا ذکر ہوچکا ہی اور ہمیشہ مہاراجہ کی مہربانی پر بہروسا کرکے کچہہ نہ کچہہ ظلم خونی اوس سے نمایان ہوتی رہی - امرتسر مین اپنی مکانات کی واسطی زمین حاصل کرنے کے لئے اوسنے غریبونکے بہت سی مکانات گرادئی اور کچہہ معاوضہ اونکو نہ دیا لیکن اوسکے اوپر رنجیت سنگہ کوئی نالش یا فریاد نہین سنتی تھی اگر کوئی شخص جمعدار پر فریاد کرنے آتا تہا اوسکو کہتی تھی کہ گورو رامداس سی جاکر انصاف مانگو جمعدار کی وفات کے وقت سردار تیجسنگہ پشاور مین تہا - ۱۸۴۳ء مین اوسجگہہ کی حکومت اوسکو ملی تہی - اور راجہ ہیرا سنگہ نے جو اوسوقت وزیر تہا اور جسکو ڈیوڈی کی بابت جمعدار سے مدت کا رنج پہونچا ہوا تہا منجملہ جاگیرات جمعدار تین لاکہہ چالیس ہزار روپیہ کی جو سب نام جمعدار خوشحال سنگہ کے عطا ہوئی تہی ایک لاکہہ ساٹہہ ہزار روپیہ کی جاگیر ضبط کرلے یہہ جاگیرات سب جمعدار کے نام پر تہین مگر خانگی تقسیم آپسمین اپنی مرضی سی کرلی تھی - کشن سنگہ جمعدار کے بیٹے نے جو ایک عیاش جوان تہا اپنی باپکے مرنے کے بعد دس روز مین لاہور کی کسبیون پر ایک لاکہہ روپیہ خرچ کردیا - ہیرا سنگہ نے ضبطی جاگیر مین یہہ بہانہ رکہا کہ تم اتنا روپیہ بنیک دینی کو رکہتے ہو تو تم بیشک سات لاکہہ روپیہ ملک کے بہبود کے واسطے دے سکتے ہو - ہیرا سنگہ کی یہہ خواہش بہی تھی کہ رائی مول سنگہ معتمد خاندان جمعدار سی بہی ایک لاکہہ روپیہ وصول کرے کشن سنگہ نے کہا کہ مین ایک روپیہ بہی نہین دے سکتا ہون اور اسیواسطی جاگیرات ضبط کی گئی +

تیجسنگہ نے پشاور سے اس ضبطی مین عذر کیا اور پنڈت جلا نے کہا کہ جب سردار لاہور دربار مین آویگا تو اس امر مین غور ہوگا - لیکن تیجسنگہ کی لاہور مین واپس آنے سے پہلے ہیرا سنگہ اور جواہر سنگہ دونو کی وزارت ہوچکی تہی اور مہارانی نے معہ اپنے مصاحب لعل سنگہ کی حکومت ریاست اختیار کرلی تہی - پشاور کی نظامت مین تیجسنگہ

سے وہ جرات اور ہمت ظہور مین آئی جیسے تمام عمر مین اوسنے کبھی نہ ظاہر ہوئی تھی - جب اوسکی سپاہ تحت حکم نے سنا کہ راجہ سوچیت سنگھ لاہور مین قتل ہوا اور فوج لاہور کو بہت سا روپیہ انعام مین ملا تو وہ سرکش ہوگئی اور کہنے لگی کہ اگر کل روپیہ جو خزانہ مین ہی ہمکو نہ دیدیا جاویگا تو تیجسنگھ کے ساتھہ فوج اوسی طرح پیش آوے گی جیسی خبر میہان سنگھ کے ساتھہ تین برس پہلے کشمیر مین سلوک ہوا تھا - سردار تیجسنگھ فوج کو انعام دینی کے وعدہ پر ہاتھے رہے - اور اپنی مدد کیواسطے بہت افغان سرداران پشاور کو طلب کیا اور دوسرے روز اوسکے زیر حکم ایسے قوی جمعیت ہوگئی کہ افواج سرکش نے بھی مناسب جانا کہ اپنی دعوون سے ٹل جاوے +

راجہ لعل سنگھ نے اکتوبر ۱۸۴۳ء مین تیجسنگھ کو پشاور سے واپس بلالیا - اور اوسکی جگہہ سردار شیر سنگھ اٹاریوالہ کو مامور کیا لاہور مین پہونچکر تیج سنگھ نے دیکھا کہ ہر جگہہ مین چرچا ہی کہ غالبًا سرکار انگریزی سی لڑای ہوگی - وزیر لعل سنگھ اور مہارانی اس تجویز کے موافق تھی اسواسطی کہ مہارانی کو اوس فوج سی نفرت اور خوف تھا جسنے تھوڑا عرصہ پہلے اوسکے بھای جواہر سنگھ کو قتل کیا تھا +

تیجسنگھ متمول تھا اور صاحب اقتدار تھا اور اگرچہ پرانے سکھہ سردار اوسکو اپنی ہمقدر نہین سمجھتے تھی لیکن جو منزلت اوسکو خود اور جمعدار کو دربار رنجیت سنگھ مین حاصل تھی اس سبب سے اوسکو دربار مین بہت اقتدار تھا - اور جب آخر کار انگریزونسی لڑای ٹھہرگئی تو تیجسنگھ قوم خالصہ کا سپہ سالار مامور ہوا +

۱۷ - نومبر کو بندوبست مہم کا قرار پایا - اور ۲۳ تاریخ کو فوج علیحدہ علیحدہ فریقون مین فیروزپور کیطرف روانہ ہوے لیکن سپہ سالار اس لڑای کیواسطی کم شوق رکھتا تھا - اور ۵ استمبر تک جب طرح کے عذرات پیچھی رہنی کے ختم ہوگئی تب تک وہ فوج کے ساتھہ شامل ہونیکو روانہ نہین ہوا چار روز اُس تاریخ سی پہلی فوج ستلج کو عبور کرگئی تھی راجہ لعل سنگھ فی مُدکی مین شکست کہانیکے بعد سردار تیجسنگھ کو اپنی کمک کے واسطے بُلایا چنانچہ سردار مسطورنی اپنی بریگید اور ۱۵ ہزار کشادہ سوار لیکر کوچ کیا اور ۲۲ دسمبر کی صبح کو پیروشہر مین پہونچا مگر اوسوقت کہ جب لعل سنگھ کو وہان بھی شکست ہوچکی تھی - تیجسنگھ فوج انگریزی کے اوپر بڑہکر چلا اوسوقت فوج انگریزی بالکل تہک چکی تھی اور ماندہ تھی اور سامان جنگ بھی اسکی پاس کچھہ نہ تھا - تیجسنگھ نے فوج سوارے

انگریزی کو ہٹا دیا اور پہیرو شہر کے مقام پر جو ہاتھہ سی جا چکا تہا پھر قبضہ کر لینے کو سعی کی اوسوقت اُسنی سپاہ انگریزی کے بازوی چپ پر حملہ کیا اور یہہ مقبوضہ فوج انگریزی پر ایسی حملہ کی نمایش کی کہ انگریزی جنرل نے مجبور اپنی فوج کا سامنا بدلکر دہنی طرف جمایا اس حرکت سپاہ کی حالت مین سکھون کی توپین متصل آگ جہاڑتی رہین اور سخت مارکرتی رہین جب کا انگریزی سوارون نے بڑہکر سکھون کی فوج کے دونو بازو پر حملہ کرنیکا تہیہ کیا اور پیادگان نے صف باندہ کر سوارون کی امداد کے واسطے آگے بڑہنی کی طیاری کی تیجسنگہ نی توپ رانی موقوف کردی اور میدان سے ہٹکر ستلج کو عبور کیا اور سبزون مین ڈیرہ کیا جو فیروزپور سے گوشہ شمال و مشرق مین قریب ۲۵ میل کے دریا کے کنارہ راست پر واقع ہی +

یہان اس فوج مین راجہ لعل سنگہ جہیرو شہر کی شکست کے بعد امرتسر کو بہاگ گیا تہا جلد آملا - اور فوج نے درخواست کی کہ ہمکو انگریزون سے لڑنے کو دریا کے پار ساتہہ لی چلو اس حرکت کے فقط دو سردار مانع ہوئی ایک سردار تیجسنگہ اور دوسرا سردار شام سنگہ اٹاریوالہ - اور یہہ سردار نہایت نارضامندی کے ساتہہ ۲۸ دسمبر کو اکر فوج مین شامل ہوا تہا لیکن اُنکی صلح کے ارادہ پر فوج کی پنچایتون نے ہٹہہ کیا - اور یہہ بات قرار پائی کہ ستلج کو عبور کیا جاوے دریا پر کشتیو ن کا پل باندہا گیا اور ایک مورچہ سا اوسکے سامہنے بنایا گیا اور مورچال ایسی مضبوط جیسی ریتلی زمین مین ہوسکتی تہی باندہی گئی +

سردار تیجسنگہ اس مورچہ پر افسر تہا اور اپنی حفاظت کیواسطے اُسنی ایک برج ایسا بنوایا تہا کہ جو گولا کے آسیب سے محفوظ رہی تاکہ وقت خطرناک مین اوسکے اندر چلا جاوی اسجگہہ فوج سکہان کئی ہفتہ تک ٹہری رہی درحالیکہ فوج انگریزی ہر طرف سے آدمی توپ اور سامان جنگ منگا منگا کر جمع کر رہی تھی دست راست پر سردار عطر سنگہ کالیانوالہ کہلی فوج کا حکمران تہا جانب چپ پر بہادر شام سنگہ اٹاریوالہ اور جنرل میوا سنگہ مجیٹہیہ کے برگیڈ تھی یہہ دونون سردار سبراؤن کی لڑائی مین ماری گئی - قلب مین کانہہ سنگہ مان کے اور جنرل اویطا بیلہ جنرل مہتاب سنگہ مجیٹہہ اور جنرل گلاب سنگہ پوہوونڈیہ کی فوج تھی - سردار تیجسنگہ کا برگیڈ اور برج بہی قلب مین تہا +

دسوین فروری ۱۸۴۶ء کو سبراون کی لڑائی ہوئی تہی لیکن تیجسنگہ کو اس لڑائی مین اتنا تھوڑا کام کرنا پڑا کہ اوس لڑائی کا ذکر اس جگہہ ہموقع ہوگا لڑائی کے شروع مین وہ اپنے برج مین رہا اور اوسمین سے فقط اوسوقت باہر آیا جب خاص اوسکی ذات پر تشدد کی انگلی فوج نے کی لیکن اوسوقت بہی بجائی اُسکے کہ فوج کے آگے ہو اور جسوقت وہ تذبذب مین تھے اوسکو دلیری وہ اوس پل کے پار ہوگیا جسپر اوسنے اپنی آدمی مامور کر رکھی تھی اور میدان مین سی بہاگنی والون مین آگے تہا - بعد لڑائی کے جو کچھہ فوج باقی رہی تہی پٹی مین جمع ہوئی اور وہان سی اوس فوج نے بہٹنڈے کو کوچ کیا اور تا وقتیکہ ۱۹ مارچ ۱۸۴۶ء کو عہدنامہ ہوا یہہ فوج وہین حکماً ٹہری رہی ۱۶ مارچ کے بعد بمقام لاہور تقسیم شروع ہوئے اوسکی فوج کا مواجب لایا گیا بہت سی سپاہی پہر بہرتی کر لئی گئی تہی اور باقی برخاست کئی گئی تہی - لیکن اتسی پہلے سردار تیجسنگہ لاہور مین بلایا گیا تہا اور نئے انتظام مین اپنی منصب سپہ سالاری پر مستقل کیا گیا اور راجہ لعل سنگہ وزارت پر مستقل مامور ہوا +

سردار تیجسنگہ کی طرفین کی نسبت دونون مہتیر اور بعد ستلج کی لڑائی کی بہت کچھہ غلط بیانی ہوئی تہی بہت مصنفون نے لکہا ہی کہ اوس نے ملک کے ساتہہ دغا کی اور غالب ہی کہ اور مصنف آیندہ بہی ایسا الزام ہی لگائینگے لیکن اس الزام کی تائید کیواسطے کچھہ ثبوت نہین ہی - اول تو سردار لڑائی کے خلاف تہا - درحالیکہ مہارانی اور راجہ لعل سنگہ اور دیوان دینا ناتہہ فوج کو یہہ ترغیب دیتی تہی کہ سرکار انگریزے کے ملک پر یورش کرین اس امید پر کہ لاہور کے امن مین خلل ڈالنی کو ٹہر کر نہ آوینگے تیجسنگہ ایشا علے الاتصال اس لڑائی کے خلاف صلاح دیتا رہا کہ اوسکی جان نہایت مخاطرہ مین پڑ گئی تہی اور وسط نومبر ۱۸۴۵ء مین فوج مین آپسمین یہہ صلاح ہوتی رہتی تہی کہ دونون تیجسنگہ اور راجہ لعل سنگہ کو مار ڈالین اور جبرًا راجہ گلاب سنگہ کو اپنا افسر بناکر لڑائی پر روانہ ہون - جب تیجسنگہ نہایت خلاف مرضی اپنی سپہ سالار مقرر ہوا تو اوس نے جہانتک اوس سی ہو سکا فوج کے ساتہہ شامل ہونے مین تاخیر کی اسطریق سی نبردلی یا نامردی یا عدم خواہش لڑائی کے معلوم ہو سکے لیکن بالتحقیق اپنی سرکار کے ساتہہ دغا کرنیکے لوہہ بہی اس

طریق نہین پائی جاتی - لیکن کہتی ہین کہ اوسکا طریق پہیرہ شہر مین کسی اور خیال سی سوا اسکے کہ وہ مکمل تہا موافق نہین ہوسکتا - اور وہ انگریزون کی فتح کی خواہش رکہتا تہا - اور کہتے ہین کہ اگر وہ انگریزی فوج پر در حالیکہ فوج مذکور راجہ بعل سنگہ کی ساتہہ لڑائی مین تہکی ہوئی تہی اور سامان جنگ بالکل اوسکے پاس نہ تہا قوی حملہ کرتا تو نہایت غالب ہی کہ فوج انگریزی تلف ہوجاتی - حقیقت مین اگر ایسا ہوتا تو فوج انگریزی تباہ ہوجاتی - لیکن تیجسنگہ کو فوج انگریزی کی نہایت درجہ کی ناچاری کی واقفیت نہ تہی - جو کچہہ اوسنی دیکہا ہی دیکہا کہ بعل سنگہ کی فوج ہزیمت خوردہ ستلج کے پایاب مقامات کی طرف بہاگی جاتی ہی اور اس مشاہدہ سی عقلاً فوج انگریزی کی زور سے ندکہ ناتوانی دریافت ہوسکتی تہی - تاہم تیجسنگہ نے بلا اسبات مین کوشش کرنیکی کہ تباہی روزہ پیشین کی اصلاح کرے میدان کو نہ چہوڑا آسر ہیوگاف کی چٹی سی معلوم ہوا (اگرچہ صحت چٹہیات کی واجب قابل شبہہ ہوسکتی ہی) کہ تیجسنگہ نے مقام پہیرہ شہر کے باز گرفت مین کوشش بلیغ کی اور بلا شبہہ توپخانہ سی نہایت سخت اور خرد رسان توپ رانی کرتا رہا اور فقط اوسحالت مین پیچہی ہٹا جب فوج انگریزی جمعیت ماندہ کر اوسکے اوپر بڑی لیکن فرض کیا کہ جو کچہہ اوسنی حقیقت مین کیا ہی اوس سی کم کام کیا سردار تیجسنگہ پر واجب الزام نہین لگایا جاسکتا ہے فوج پر اوسکا کچہہ بہی زور نہین تہا جسکے پنچ اسبات کا فیصلہ کرتے تہے کہ کب لڑین اور کب ہٹ جاوین یہہ بات کہنی لغو ہی کہ پنچون اور فوج کی مرضی کے خلاف تیجسنگہ انگریزون پر عام حملہ کرنیکا انکار کرسکتا تہا جو کچہہ دار مدار گورنر جنرل سی اوسنی بعد پہیرہ شہر کے لڑائی کی کرنی چاہی ہونگی اونسے فقط یہی غرض تہی کہ صلح ہو اور یہہ دار مدار اس قسم کی نہی جسکے کرنیکا سالار فوج کو درصورت مصلحت اختیار ہوتا ہے سبراون مین تیجسنگہ نی پہر صلح کی صلاح دی لیکن فوج نے فقط اوسکے خیمہ پر پتہر مارنے شروع کئی خیمہ کو گرا دیا اور دہمکایا کہ اگر ستلج کے کنارہ چپ کیطرف عبور نہین کریگا تو مار ڈالینگے اسبات سے کسکو حیرانی ہوسکتی ہی کہ ایسی فوج وحوش سیرت اور سرکش اور گردن کش چہوڑکر وہ میدان سے بہاگ گیا کیونکہ اوسکو یقیناً غنیم سی اتنا خوف نہ تہا جتنا اپنی ہی آدمیون سے ڈرتا تہا - *

تیجسنگھ بزدل اور پوک مقولہ آدمی تہا مگر ملک حرام نہین تہا۔ تیجسنگھ مین نہ اتنی دلیری تہی نہ اتنی لیاقت کہ ایک دیوانی فوج سکھہ پر کچھہ اثر کرسکتا لیکن اوسنے مثل راجہ لعل سنگھ کے یہہ نہین کیا کہ پہلے فوج کو دیوانگی کے درجہ تک برانگیختہ کیا اور بعد اوسکے اونکی غارت کرنیکے واسطے اونکی ساتھہ دغا کی۔ یہہ روا نہین کہ اوسنے سبراؤن مین ایک کشتی پل کے اس نیت سے غرق کردے کہ فوج سکھان واپس نہ مڑسکے اور ایک توپخانہ کی توپین آپنی ہی آدمیون پر لگا دین ذرا سی ہی شہادت سی ثبوت کو نہین پہونچتے ہے اگرچہ ان روایتون کی راستی کا ثبوت ہر طرف تلاش کیا گیا ہے اور صریح بعض اوسکے دشمنان کثیر التعداد نے اوسپر بہتان بندی کی ہی بعد صلح ہو جانیکے سردار تیجسنگھ کو سواری فوج کے برطرف کرنے اور نئی فوج کے بہرتی کرنیکا بہت کام رہا اور اُسکا طریق سرکار انگریزی کے اجنٹ نے جو لاہور مین تہا پسند کیا۔ +

ستمبر ۱۸۴۶ء مین سرداران شیر سنگھ اور منگل سنگھ اور جنرل کاہنہ سنگھ مان اور جنرل لعل سنگھ مڑاڑیہ کے ہمراہ شیخ امام الدین کی سرکشی فرو کرنیکے واسطے تیجسنگھ کو کشمیر جانیکا حکم ہوا اس حکم سے اوسکو نہایت آزردگی ہوئی اور اوسنے بیمار یکا عذر کیا لیکن آخر کار فوج کے ساتھہ روانہ ہوا اس مہم سے فقط سردار تیجسنگھ ہی ناراض نہ تہا۔ تقریبًا جملہ دیگر سرداران بہی مثل تیجسنگھ راجہ لعل سنگھ کے زیر حکم خدمت کرنے پسند نہ کرتے تھے کیونکہ راجہ لعل سنگھ کے لوٹ اور کمینی طریق سے اوسکو نفرت تہی اور اوسکی ایمانداری مین مطلق اعتبار نہ تہا۔ لیکن جب آخر کار تیجسنگھ اس مہم پر روانہ ہوا اوسنے جرات اور چستی سی کام کیا اوسکے فوج لاہور سے یکم اکتوبر کو روانہ ہوئی اور ۱۶۔ کو نوشہرہ پہونچی کہ اس عرصہ مین اوسنے راوی اور چناب کو عبور کیا اور ایکسو پچیس میل کوچ کیا پچہلے ۲۵ میل کی راہ نہایت ناقص مذمت کے قابل پہاڑی راستہ تہا۔ امام الدین نے آسکا مقابلہ کرنیکا عزم نہین کیا اور یکم نومبر کو صاحب رزیدنٹ کے لشکر مین آگیا اور فوج سکھہ نکو جب کچھہ کرنا باقی نرہا تو لاہور کو واپس آگئی۔ اس مہم کا نتیجہ تجویز مقدمہ و معزولی راجہ لعل سنگھ ہوئی اور عارضی طور پر یہہ بندوبست ہوا کہ سردار تیجسنگھ اور شیر سنگھ اٹاریوالہ معہ دیوان

دینا ناتہہ اور فقیر نورالدین کے ایک کونسل مقرر ہوی کہ تا وقتیکہ اور انتظام کیا جاوی سلطنت کا کام جاری رکھین - سولہوین دسمبر کو ایک کونسل کا رفرما مقرر ہوی جسمین سردار تیجسنگہ پریسیڈنٹ یعنی میر مجلس مقرر ہوا اور سردار شمشیر سنگہ سندانوالیہ رنجودہ سنگہ مجیٹھیہ شیر سنگہ اٹاریوالہ عطر سنگہ کالیانوالہ دیوان دینا ناتہہ فقیر نورالدین اور بہائی ندہان سنگہ اہالیان دربار مامور ہوی

اہالیان دربار کو علیحدہ علیحدہ خدمتین سپرد ہوئین سردار تیجسنگہ کونسل مین رکن اعلے تہا اور فوجکا اعلی حکم اوسکو حاصل تہا دیوان دینا ناتہہ وزیر صیغہ مال تہا اور سردار شیر سنگہ کو خاص شاہی خانہ داری کے امور کا اہتمام سپرد ہوا +

دونون سردار تیجسنگہ اور دیوان دینا ناتہہ کی خدمت ایسی تہی کہ سب آدمیونکو راضی رکہنا محال تہا - حقیقت مین اُنہون نے جہانتک اونسی ہوسکا میجر لارنس صاحب رزیدنٹ سرکار انگریزی کا ذمہ سب بات کا لگایا اوکو گونسی بہی بیان کرتے تھے کہ ہم اوسکے حکم کی تعمیل کردینی والی ہین لیکن یہہ بات بخوبی معلوم تہی کہ اکثر جو کچہہ حقیر سی ہوتی تہی خواہ براہ راست یا وساطتًا صاحب رزیدنٹ کے حضور سے ہوتی تہی اور اگر صاحب رزیدنٹ نہوتی تو مواجب کے بقایا نہ دی جاتی اس سبب سے دونون ارکان کلان کونسل کو بہ نسبت اوسکے جتنی اونکو توقع تہی زیادہ بدنامی ہوی +

ساتوین اگست ۱۸۴۷ء کو سردار تیجسنگہ کو راجہ سیالکوٹ بنایا گیا قلعہ اور دیہات گردونواح جنکی جمع ۲۸ ہزار روپیہ سالانہ تہا اونکی راج مین شامل ہوی - مہارانی کی جسکو اس سبب سے کہ صاحب رزیدنٹ نے اوسکا زور اور اختیار (معاملات سلطنت مین) توڑ دیا تہا صاحب موصوف کی نسبت سخت عداوت اور نفرت تہی اور تیجسنگہ سی اس سبب سے کہ وہ صاحب رزیدنٹ کی مصلحت اندیشی کی تائید کرتا تہا چنانچہ جسوقت خطاب راجگی کے دئی جانیکا وقت آیا تو مہارانی نے پہلے ہی بندوبست کر رکہا تہا کہ تیجسنگہ کی خفت اور توہین کیجاوی - مہاراجہ خورد سال کو مہارانی نے آموختہ کر رکہا تہا کہ عطائی منصب راجگی کے وقت کیا کرنا چاہیے چنانچہ جب تیجسنگہ مہاراجہ کے روبرو اسواسطے بڑہکر حاضر ہوا کہ مہاراجہ اسکی پیشانی پر عرق انے

نیکا لکا دی شاہ خورد سال پیچھے ہٹ گئی اور ماتہہ اپنی بغلون مین دبا لی اور ٹیکا لگانی سی انکار کیا - صاحب رزیدنٹ نی اوسوقت بہای نذمان سنگہ کو جو مذہب سکہون مین افسر تہی حکم دیا اور بہائی موصوف نے مہاراجہ کیطرف سی ٹیکا لگایا لیکن یہہ توہین تیجسنگہ کی دل مین چبہ گئی اور اس توہین سی مہارانی کی نفرت انتظام سلطنت سی اس درجہ کی دریافت ہوی کہ قلعہ شیخوپور کو اونکی روانگی مین تعجیل کی گئی اور تا وقتیکہ آخر کار مہارانی موصوفہ پنجاب سے علیحدہ کی گین اوس قلعہ مین نظر بند رہین - اوایل سال مین ایک فساد اِس غرض سی اُٹہا تہا کہ صاحب رزیدنٹ اور راجہ تیجسنگہ قتل کئی جاوین - اگر مہارانی مبدا فساد مذکور نہ تہین تو اونکو اوسکا علم ضرور تہا اس فساد مین کہ بنام نہاد فساد پریا معروف ہی کوئی سردار شامل نہ تہا اور اوسکے عمل مین لائے جانیکا قصد نہین کیا گیا +

۲۶ نومبر ۱۸۴۳ء کو راجہ تیجسنگہ کو خطاب اوجلدیدار نرمل بدہ مبارز الملک معصام الدولہ راجہ تیجسنگہ بہادر سپہ سالار صفدر جنگ راجہ سیالکوٹ ملا - تمام عرصہ مفسدہ ۱۸۴۳ء و ۴۴ء مین راجہ تیجسنگہ سرکار کا خیر خواہ رہا - یہہ بات تو تحقیق ہی کہ وہ بہی اور سردار لہنا سنگہ بجنیہ بہی امید رکہتے تہی کہ فساد ہوگا اور کچہہ عرصہ فساد کے واقع ہونے سے پہلے اوس نے چاہا کہ تہوڑے عرصہ کے واسطی پنجاب سی چلا جاوی لیکن پہر یہہ ارادہ ترک کر دیا راجہ کو کسیطرح مفسدون سے شرکت نہ تہی راجہ شیر سنگہ اٹاریوالہ یا اوسکے باپ سردار چتر سنگہ کے ساتہہ اوسکا سلوک نہ تہا ان سردارون کی آشکارا یہہ غرض تہی کہ مہارانی کو پہر اختیار کل سلطنت مین حاصل ہو اور مہارانے راجہ تیجسنگہ کی قاتل دشمن تہی - اور اگر مہارانی کو یہہ اختیار حاصل ہوجاتا تو بالتحقیق یا راجہ تیجسنگہ قتل ہوتا یا اوسکی جاگیر ضبط ہوجاتی - علاوہ اسکے تمام پنجاب مین فقط راجہ تیجسنگہ ایک شخص تہا جسکو من الوجوہ قناعت تہی اوسکے پاس دولت بہت تہی خطاب راجگی مل چکا تہا اور اہالیان دربار مین رکن اعلی تہا اور جملہ امراء سکہہ سے رتبہ برتر رکہتا تہا اگر کچہہ انقلاب ہوتا تو فقط اوسیکو مضرت پہونچتی اور کسیکو نقصان کا احتمال نہ تہا - اکثر سکہہ سردار اوس سے ناراض تہی اور اوسکو مغرور اور دغاباز سمجہتے تہے اور جانتی تہی کہ کونسل مین کسیطرح کی جرات نہین کہتا زم ہی رمیدان جنگ مین مضحکہ کی قابل تہا

اوڈبار مین اوسکی اس درجہ کی رفعت ہمکی مہان سے باہر اور سڑارونکو نبخش تہی - اس سبب سے اگر راجہ تیجسنگہ خیرخواہ رہا تو اوسکو کچھہ استحقاق تعریف نہین ہی کیونکہ اگر دونون جانب مین سی فتح کسیکی ہوتے اگر راجہ تیجسنگہ نمکحرامی کرتا تو وہ تباہی سی نہ بچتا لیکن اوقات مخاطرہ مین نیت پر بہت خیال نہین ہوتا ہے اور راجہ کے افعال سی خیرخواہی ظاہر ہوتی تہی اور سرکار کو اس سی لایق قدر امداد ملی ضبطی ملک پنجاب پر جاگیرات راجہ تیجسنگہ اور سردار بہگوان سنگہ کے جو جمعدار خوشحال سنگہ کا ایک بیٹا زندہ رہگیا تہا (کیونکہ کشن سنگہ لڑائی کے بعد سبراؤن مین دریا مین ڈوب گیا تہا) جنکی جمع ایک لاکھہ باون ہزار سات سو نواسی روپیہ تہی عین حیات واگذار ہوئی +

راجہ تیجسنگہ کے نام ۹۲۷۷۹ روپیہ کی اور بہگوان سنگہ کے نام ساٹھہ ہزار روپیہ کے - راجہ تیجسنگہ کے نام بیس ہزار کی جاگیر علی الدوام اور ساڑہی سات ہزار کی ورثاء بہگوان سنگہ کے نام واگذار ہوئی تہی - ضبطی ملک کے بعد فوج خالصہ کی برطرفی مین اور نئی فوج دیسی کی بہرتی کرنے مین راجہ تیجسنگہ نہایت کارآمد رہی - ۱۸۵۷ء مین رسالجات سوارون کی بہرتی کرنے مین راجہ صاحب نے بہت مدد دی اور اوسوقت جو اون سی وفاداری ظہور مین آئی اوسکے جلد و مین خلعت ہزار روپیہ کا اونکو عطا ہوا - ۱۸۶۱ء مین اونکی جاگیرات منتشر بکجا کی گئی اور اونکے عوض علاقہ بٹالہ اونکو دیا گیا اور اونکا خطاب بہی راجہ بٹالہ تبدیل ہوکر مقرر ہوا - اوسوقت وہ جاگیردار مجسٹریت مقرر ہوا اور اختیارات صاحب ڈپٹی کمشنر اونکو عطا ہوئی +

۱۸۶۲ء مین گورنمنٹ پنجاب کی سفارش پر گورنمنٹ اعلی نے دو ثلث اونکی جاگیر مین سی علی الدوام واگذار کی اور بہگوان سنگہ کی جاگیر مین سے ششم حصہ علی الدوام واگذار کیا - اور ۱۸۵۹ء مین راجہ تیجسنگہ کو کرم کور اونکی چچازاد بہای کشن سنگہ کی بیوہ سی جسکے ساتہہ انہون نے ۱۸۵۷ء مین چادر ڈال لی تہی ایک لڑکا پیدا ہوا - لیکن اونہون نے اس سے پہلے اپنی چہوٹے بہائی ہربنس سنگہ کو جو اونکی دوسری ران کا بیٹا تہا اور اب قریب ۲۶ سال کی عمر مین ہے متبنی کر لیا تہا —

راجہ تیجسنگھ مچھاتی کی بیماری سی دوم دسمبر ۱۸۶۳ء کو لاہور مین وفات پائی - ذکر صدر سی واضح ہوگا کہ راجہ تیجسنگھ کس لیاقت اور سیرت کے آدمی تہی اگرچہ راجہ موصوف کسی کمتر درجہ کے آدمی ہوتے تو غالب تہا کہ بہت تعریف کے قابل ہوتے کیونکہ کوئی نمایان برائی اونمین نہ تہی شاید جسقدر نیکی اکثر دنیا مین ہوتی ہی انمین تہی لیکن زمانہ کے انقلاب کے لایق راجہ تیجسنگھ نہ تہی - کیونکہ نہ اونمین کچھہ جرأت تہی نہ لیاقت اور اگرچہ اونکو اسقدر فروغ ہوا کہ بعد مہاراجہ کے اول شخص تہی لیکن اسکا باعث یہہ ہی کہ دونکی لیاقت سے اونکی تقدیر اچھی تہی +

ہربنس سنگھ کورٹ اوف وارڈس کی سرپرستی مین رہی - یہہ شخص ایک جوان آدمی خوش وضع ہی - اور گورنمنٹ کالج واقع لاہور مین طالب علم ہے +

سردار بہگوان سنگھ کی جاگیر راجہ تیجسنگھ کی جاگیرات سی کبہی علیحدہ نہین ہوئی تہی اور اوسکی بابت اونمیں مدت سی تنازع تہا - بعد وفات راجہ تیجسنگھ ایک کمیٹی نے جسمین راجہ صاحب یال سردار شمشیر سنگھ سندہانوالہ دیوان اجودہیا پرشاد اور دیوان شنکر ناتہہ گورنمنٹ کیطرف سی مامور ہوی تہی تقسیم جایداد بطور رضامندی کی گئی +

راجہ ہربنس سنگھ لاہور مین رہتی ہین اور سردار بہگوان سنگھ امرتسر مین مشاہدہ نادرات پنجاب مین سردار بہگوان سنگھ نے بہت مصروفیت شوق کے ساتہہ رکہی اور اونکی ہمت اور محنت کے سبب سے زیادہ تر یہہ بات حاصل ہوئی کہ جو اشیا امرتسر سے آئین وہ اعلی درجہ مین شمار ہوئین

راجہ صاحبدیال

سکھیارام

کول مین

چھجو مل ۱۸۲۲ء مین فوت ہوا

راجہ رلیارام ۱۸۶۶ء مین بنارس مین مری

چھنڈا مل

امین چند

اجودھیا پرشاد ۱۸۳۶ء مین مرا

راجہ صاحبدیال ۱۸۶۶ء مین پیدا ہوے

گیان چند ۱۸۰۵ء پیدا ہوئے

شنکر ناتھہ ۱۸۰۸ء پیدا ہوئے

سردار ہرچند اس ۱۸۱۵ء مین پیدا ہوے

جی گوپال ۱۸۲۲ء مین پیدا ہوا

بنسی لعل ۱۸۳۳ء مین پیدا ہوا

بلرام ۱۸۳۹ء مین پیدا ہوا

مادھو رام

ٹہاکر داس

دیوناتھہ

بشنبھر ناتھہ

سنت رام

پشوری چند ۱۸۵۵ء کے پیدا ہوا

محکم چند ۱۸۵۲ء کو پیدا ہوا

بھگت رام ۱۸۵۶ء کو پیدا ہوا

لچھمی سہاے ۱۸۳۳ء کو پیدا ہوا

دیوی سہاے

جوالا سہاے

کیفیت خاندان

راجہ صاحبدیال ایک معزز برہمن خاندان کے شخص ہین اون کے بزرگ شاہنشاہان دہلی کے ملازم تہی -
روایت ہی کہ سگیارام نے اپنی جان پر کہیل کر محمد شاہ کی جان بچائی تہی ایک روز ایک راجپوت دربار
شاہی مین آکر بادشاہ پر حملہ کرنے کو طیار ہوا مگر سگیارام نے اوسکے اوپر وار کرکے اوسی قتل کیا لیکن
خود بہی سخت زخمی ہوا سگیارام کا بیٹا کول مین دہلی چہوڑکر لاہور مین آکر آباد ہوا اُس زمانہ مین لاہور
پر نادرشاہ اور احمدشاہ کی یورشین ہوتی تہین اور قوم سکہہ جنگاز ور اور جسارت یوگا فیوگا مترقی تہی
اس شہر پر روز افزون دہاڑی مارتی تہی اس سبب سے اوس زمانی مین لاہور ایسی جگہہ نہ تہی کہ جہان آباد
ہونی کی خواہش ہوتی - افغانون کی ساتہہ ایک جنگ مین کول نین کے رشتہ دار اس کثرت
سی تلف ہوئی کہ ۲۶ ماری گئی اور خود کول نین بڑی مشکل سی جان بر ہوا کول نین فی جوانی مین وفات پائی
اور فقط ایک بیٹا چہجوبل چہوڑا جسکے عمر اوسوقت دس سال کی تہی اور لڑکا ہی تہا ÷
جب چہجوبل بالغ ہوا تو اوسنے سردار جی سنگہ گہنیہ کی نوکری اختیار کی گہنیہ کی مثل اوس زمانہ مین سب سکہہ
مثلون سے زیادہ زور رکہتے - اور سردار جی سنگہ اس مثل کا سردار تہا چہجوبل کو اس سردار کی فوج مین
کسیقدر جمعیت کی افسری ملی اور جو یورشین سردار ان قرب و جوار پر جی سنگہ کیا کرتا تہا اون مین اکثر چہجوبل
سردار کے ساتہہ جاتا رہا ÷

۱۸۴۳ء مین جو لڑای بمقام اچل جبا سنگہ راجگڈیہ اور سردار میان سنگہ سوکر چکیہ کے ساتھہ ہوئی تہی اوسمین گوربخش سنگہ سردار جی سنگہ کا بیٹا مارا گیا تہا اوس لڑای مین بہی چھجو مل موجود تہا - بعد ازان چھجو مل شہر امرتسر مین کنہیون کی گڑی کا چودہری مقرر ہوا اوس زمانہ مین شہر امرتسر رونق اور ترقی پاتا جاتا تہا سردار جی سنگہ کے مرنے کے بعد چھجو مل کو وہی منصب چودہری اوس سردار کی فرزند کی زوجہ مای سداکور کی ملازمت مین حاصل رہا - سرداران گردنواح کا یہہ خیال ہوا کہ ریاست سردار ان گہنیہ اس سبب سے کہ اب ایک عورت رئیس ہی ایک آسان شکار رہا تہہ آویگا لیکن مای سداکور چھجو مل کی پشت گرمی شائستہ سی دلیرانہ لڑتی رہی کئی مرتبہ چھجو مل کے کٹنے پر چلی ہوئی اور دشمنون سی بچا تا رہا اور ایک مرتبہ راجگڈیہون کے دفع کرنے مین چھجو مل نے دو زخم برچھی کے کہای - چھجو مل نے پرمٹ کا محصول نصف سے زیادہ گہٹا دیا اور اس سبب سے بیوپاریون کو گنہیون کے کٹرہ مین آباد ہونے کی رغبت ہوئی - اس اثنا مین رنجیت سنگہ کی شادی مای سداکور کی دختر کے ساتھہ ہو چکی تہی رنجیت سنگہ کم عمر تہا اور اپنی دشمنون سرداران ہنگی کے خوف سی امرتسر مین بہت ہوشیاری اور احتیاط سی جایا کرتا تہا اور جب جاتا تہا تو چھجو مل کے پاس رہا کرتا تہا اور ۱۸۱۳ء مین رنجیت سنگہ کو امرتسر پر تصرف کرنی مین چھجو مل سی بہت مدد ملی - چھجو مل رامانند کے ساتھہ ۱۸۱۳ء تک شہر امرتسر مین پرمٹ کے محاصل کے اہتمام مین مامور رہا بعد اسکے چھجو مل کانگڑہ کو بہیجا گیا اور وہان تین سال تک رہا ازان بعد اوسکو ہردوار اور بنارس کو تیرتہہ کرنے کے واسطی جانے کی اجازت ملی جب چھجو مل ۱۸۲۲ء مین تیرتہون سے واپس آیا تو اوس نے مہاراجہ رنجیت سنگہ کی پہر نوکری اس سبب سے نہ کی کہ مہاراجہ نے مای سداکور کا کامل ملک جسکے سبب سے چھجو مل نے پہلے مہاراجہ کی ملازمت اختیار کی تہی ضبط کر لیا تہا - چھجو مل ۱۸۲۳ء مین فوت ہوا +

رلیا رام چھجو مل کے فرزند اکبر نے ایسی اچہی تربیت پای تہی کہ اکثر ایسی اچہی تعلیم نہین ہوتی ہی - علاوہ اسکے کہ رلیا رام کو سنسکرت اور فارسی اور ہندی مین اچہی دستگاہ تہی اوسکو علم ریاضی اور طبیعیات مین اچہا دخل تہا +

سنہ ۱۸۱۱ء مین رلیارام ضلع امرتسر کی حکومت پر مامور ہوا اور ڈکیتی اور چوری کی فروکرنے مین اوس نے بہت ہمت اور جرات سے کام کیا رنجیت سنگہ اوسکی سرگرمی سے ایسے محظوظ ہوئی کہ سنہ ۱۸۱۲ء مین محکمہ پرمٹ کا رلیارام کو افسر اعلی بنایا اوس زمانی مین ہنوز کشمیر ملتان یا دیرہ جات مین سی کوی ملک فتح نہین ہوا تہا لیکن ان مین سی جو جو ملک حاصل ہوتا جاتا تہا اُسکے پرمٹ کا انتظام رلیارام کو سپرد ہوتا جاتا تہا - رلیارام کے تقرر سی پہلی محصول پرمٹ کے ایصال کا کوئی قاعدہ معین نہین تہا ہر سردار کا یہہ طریق تہا کہ جو بیوپاری یا سوداگر اوسکے علاقہ مین سی گذرتا تہا اوس سے جتنا کچہہ امکانا وصول ہوسکتا تہا لے لیتا تہا - رلیارام نے کانہائی نمک پنڈ دادنخان کے محاصل مین بہت افزونی کی اور رد نہ کا سررشتہ جاری کیا +

سنہ ۱۸۱۲ء مین جب فوج سکہہ سنکیرہ کی لڑای مین مصروف تہی سردار جی سنگہ اٹاری والہ سرکش ہوا اور مصر رلیارام معہ دیگر سرداران کے اوسکی سرزنش کے واسطے مامور ہوا - رلیارام نے ایک بہاری جمعیت سی کلر کہار قلعہ سردار سرکش پر حملہ کیا اور قلعہ کو فتح کیا اور جی سنگہ مجبور ہوکر دوست محمد خان والی کابل کے پاس پناہ لینے کے واسطے بہاگ کر چلا گیا - رلیارام کی جرات اور ہمت اور دیانت داری کے سبب سے اوسکے دربار مین بہت دشمن ہوگئی تہی اور سنہ ۱۸۳۰ء مین اپنی دشمنون کی غمازی کے سبب سے خصوصاً کہتی ہین کہ کرپارام چوپڑہ کے رسوخ کے سبب سے مورد عتاب ہوا اور ایک لاکہہ روپیہ دینے کا اوسکو حکم ہوا سنہ ۱۸۳۳ء مین رلیارام کو دفتر کی آخری سنہ ۱۸۴۱ء مین رلیارام نے مکہڈ ضلع راولپنڈی مین ایک کان گندک کے دریافت کے مہاراجہ شیر سنگہ اسبات سی ایسی خوش ہوئی کہ اُنہون نے اوسکو گیارہ سو کے جاگیر علاقہ جنڈیالہ مین دی اور خطاب بہی دیا خیر خواہ دولت عالیہ

صاحبدیال پسر دوم مصر رلیارام کو اول اول عہدہ منشی گری محکمہ پرمٹ مین اپنی باپ کے تحت ملا اور سنہ ۱۸۳۲ء مین فوج آئین کے بخشی خانہ کے دفتر مین اوسکی تبدیلی ہوئی - سنہ ۱۸۳۹ء مین صاحبدیال پرمٹ جالندہر کا افسر اعلی مقرر ہوا اور تا اختتام جنگ ستلج اس عہدہ پر مامور رہا سنہ ۱۸۴۶ء مین جب ضلع کلان جہنگ کا

جو صوبہ ملتان کے قریب ثلث حصہ کی تہا اوس صوبہ سی علیحدہ کیا گیا تو مصر رلیا رام دیوان کا کاروار مقرر
ہوا اور دونو اوسکو اور صاحبدیال کو حکم ہوا کہ سررشتہ محصول کی ترمیم کرین اگست ۱۸۴۸ء مین دونون
باپ اور بیٹی کو خطاب ملے - اگست ۱۸۴۸ء کو مصر صاحب مہربان دوستان برہم مورت معاملہ فہم رسا کار
خیرخواہ باصفا وبیرالدولہ دیوان مصر رلیا رام - ۲۱ جولائی ۱۸۵۱ء کو بعد عطائی سند راجگی راجہ صاحب
مشفق مہربان دوستان راجہ رلیا رام بہادر سلامت اور اوسی سال مین ماہ ستمبر مین کل ملک کے
پرمٹ کا اہتمام انکو سپرد ہوا - اونکو حکم تہا کہ پندرہوین روز حساب داخل کیا کرین اور ایک نقل سیدہی
صاحب رزیدنٹ کی خدمت مین اور ایک اما لیان ہائی کی خدمت مین بہیجا کرین عمال ماتحت کی بحالی برطرفی
اونکے اختیار مین تہی اس نئی انتظام کا اصل بوجہ مصر صاحبدیال پر پڑا اسواسطی کہ اوسکا باپ اب معمر ہوگیا
تہا اور صاحبدیال نے جس سرگرمی اور لیاقت سی اس انتظام کا عمل درآمد کیا بہت تعریف کی قابل ہی کیونکہ
اس انتظام کے بہت مراتب ایسی تہی کہ اوسکے اپنی خیالات بندوبست مال سی ضرور منافق ہونگے +
پورانے انتظام سرکار سکہہ کے بموجب تقریباً ہر جنس پر محصول لیا جاتا تہا - اجناس سایش اور اجناس لابدے
کی تمیز کرنی مین کچہہ بہی غور نہ تہی اور غریب اور امیر مین محصول واجبی تقسیم کرنے مین کچہہ فکر نہ کیجاتی تہی
ہیمہ سوختنی ترکاری غلہ کہی اور دیگر ضروریات جو نہایت مفلس آدمی کیواسطے بہی لابدی ہین سب پر
محصول لیا جاتا تہا - اور فقط یہی بات نہ تہی کہ محصول کی شرح نامناسب طور پر مقرر تہی بلکہ اوسکے وصول
کرنے مین خلقت کو بہت تکلیف ہوتی تہی - تمام ملک مین جابجا پرمٹ خانہ تہی جہان مسافر یا سوداگر پر
بدعت اور زیادہ ستانی اور توقف عائد ہوتے تہے - ہر قصبہ مین خاص محصول معین تہی - جب
کوئی جنس قصبہ کے اندر لائی جاتی تہی تو اوسپر محصول درآمد لیا جاتا تہا + دوسرا محصول اوسوقت لیا
جاتا تہا جب دوکاندار کے پاس جنس پہونچتی تہی اگر وہ جنس شہر سے باہر جاتی تہی تو پہر محصول برآمد لیا
جاتا تہا - لیکن جتنے لوگونکو تکلیف اور بیوپار کا ہرج ہوتا تہا اوس اندازے پر باوجود سنگینی محصول
سرکار کو فایدہ نہین ہوتا تہا - ۴۸ مدات سے کل آمدنی سولہ لاکہہ ۳۷ ہزار ۱۱۴ روپیہ وصول

ہوتی تھی اور خرچ عملہ وغیرہ کا جو محصول کے وصول کرنے کے واسطے مامور تھا ایک لاکھ دس ہزار روپیہ تھا یعنی قریب سات روپیہ سینکڑہ کے دیوان مولراج کے حساب سے جو تا وقتیکہ کانہای نمک کا اہتمام رلیارام کو سپرد ہوا پنڈداونخان کے کانہای نمک کا ناظم تھا معلوم ہوتا ہی کہ منجملہ ۱۸۸۲۰ روپیہ آمدنی کے تیس روپیہ فیصدی اخراجات انتظام نقصانی مین جاتا تھا - لیکن میجر ہنری لارنس صاحب رزیڈنٹ اور اوسکی بھائی مسٹر جان لارنس صاحب کے تدبیر سی اور مصر رلیارام اور صاحبدیال کی لایق تائید سی کل انتظام بدلا گیا - پرمٹ خانہ اور محصول گذرات اور محاصل شہر موقوف کئی گئی تین لیسنین سرحدات پر قائم کئی گئی ایک بیاس اور ستلج کے کنارے کنارے ایک دریای سندہ کے کناری اور تیسری سرحد شمال و مشرق پر تجارت کشمیر کے واسطے نئے پرمٹ کا محصول فقط ۲۲ اجناس پر لگایا گیا اور آمدنی کا تخمینہ ۱۳ لاکھ ۴ ہزار ۸۲۲ روپیہ ہوا اور خرچ ایصال ۳۷۰۰۰ روپیہ کا تخمینہ کیا گیا یعنی تین روپیہ فیصدی سے کم +

نئی محاصل کے وصول کے باب مین یہہ تدبیر کی گئی کہ آبکاری کے لیسنس سی لیا جاوی اور معابر پر ہلکا محصول لگایا جاوے جسکے آمدنی کا تخمینہ ایک لاکھ روپیہ کا ہوا اور کانہاے نمک کا انتظام زیادہ کفایت سے کیا جاوے تجارت کو نہایت آسانی حاصل ہوئی اور نقصان آمدنی کا فقط آٹھوان حصہ ہوا - بعد ضبط ملک پنجاب کے پرمٹ کا محصول کل پنجاب مین موقوف کیا گیا مگر چھہ برس کے بعد آبکاری کی آمدنی چھہ لاکھ روپیہ ہوئے اور محصول نمک ۱۹۰ لاکھ اور تجارت کا رخ موقوف ہو جانے سے ملک مین ایسی واقعی خوشحالی ہوئے کہ پہلے کبھی نہین ہوئی تھی

نومبر ۱۸۴۷ء مین مصر صاحبدیال کو خطاب محسن الدولہ بیر بر عطا ہوا - جون ۱۸۴۸ء مین تین مہینے بعد شروع فساد ملتان کے بہای مہاراج سنگھ مشہور بابا بیر سنگھ کا چیلہ بہت سی جمعیت ایسی آدمیون کے اکٹھی کرکے جو سرکار سی ناخوش تھی مانجھہ سی مولراج مقتل کے ساتھہ شامل ہونیکو روانہ ہوا - سکھہ فوج مین سے کوی اوسکے پکڑنے کا قصد نہ کرتا تھا لیکن مصر صاحبدیال نے جو اس زمانہ مین جہنگ کا کاردار تھا اور جہان آبادی مسلمانون کی ہی اقرار کیا کہ اگر مہاراج سنگھ جہنگ کیطرف نکال دیا جاوے تو مین ذمہ دار ہون کہ آگے نہ جانے پاوے گا

خوش نصیبی سی یہہ بات حاصل ہوئی چند کشادہ سپاہیون نے معہ ۱۴ ڈریگون کے بہائی کے جمعیت کا تعاقب کیا لشکر خان ساہیوالیہ ملک صاحب خان ٹوانہ اور سلطان ہیس اوسکے عقب پیرتے رہی اور تا وقتیکہ بہائی جھنگ مین پہونچا اوسکی جمعیت کم ہوکر اسکے ساتھہ بارہ سو آدمی رہ گئی جو بالکل از کار رفتہ تہی اس جمعیت پر بابا مالی سنگھہ تھیلا نے مصر صاحبدیال کی سپاہ سے قوی حملہ کیا اور آخر ہی بار چیناب مین جو چڑہا ہوا تہا اونکو دبا کر ڈال دیا نصف سی زیادہ جمعیت غنیم کی دریا مین ڈوب گئی اور جو تلوار اور دریا سے بچی لاہور کو اسیر کرکے بہیجے گئی +

کل عرصہ جنگ مین صاحبدیال اور اونکے باپ نے بہت اور عظیم خدمتین کین - اونہون نے دوآبہ چناب اور رچ مین امن قایم رکہا اور فوج انگریزی کو کوچ کے وقت رسد اغذا بسہولت پہونچاتی رہی - جب شیر سنگہ مفسد ملتان سے کوچ کر رہا تہا صاحبدیال نے خاطر اونٹ اور بیل دو ہزار سے شمار مین زیادہ روانہ مسطور کے گرتجار کرلئے اور اس سبب سے اگر یہہ بات حاصل نہوی کہ شیر سنگہ نے اپنی کوچ کی سمت بدلی تو یہہ امر تو ضرور ہوا کہ اوسکے فوج کے آگے بڑہنے مین رخنہ ہوا -

نوبہر مین صاحب رزیدنٹ نے مصر صاحبدیال کو منتخب کرکے اس خدمت پر مامور کیا کہ دریا کیطرف سے فوج انگریزی کے ہیڈکوارٹر کے ساتہہ رہی اس خدمت کو مصر موصوف نے نہایت درجہ کی سرگرمی اور عقلمندی سے انصرام کیا - غنیم کی حرکات و سکنات کے باب مین اوسنے نہایت اچہی خبرین حاصل کین اور فوج کو سامان رسد افراط سے مہیا کردیا - بعد اوسکے مصر موصوف نواب امام الدین خان سکندر خان بندہ خان اور رون کے ساتہہ کرنیل ٹیلر صاحب کے فوج ساتہہ شامل ہونے کو گیا اور جب سرکشان مفسدہ نے اطاعت اختیار کی تو صاحبدیال نے رعایا سے ہتیار چہینی مین بہت اچہی خدمت کی +

ضبطی ملک پنجاب پر گیارہ سو کی جاگیر اور چہہ ہزار نو سو روپیہ نقد راجہ دھیان سنگہ کی عین حیات واگذار ہوے اس مین سی تین ہزار دو سو روپیہ کے نسبت یہہ حکم ہوا کہ اونکے فرزند شمشیر سنگہ کے نام بعد اونکے وفات کے واگذار رہے +

صاحبدیال کے نام ۵۱۸۰ روپیہ کی جاگیر اور ۲۸۰۰ نقد جین حیات واگذار ہوی منجملہ جاگیر کے ۹۸۵ روپیہ کے نسبت یہہ حکم ہوا کہ تین پشت تک واگذار رہی اور ۱۲۰۰ روپیہ علی الدوام رہی - دونون صاحبدیال اور رلیارام متمول آدمی تہی ایسا کوئی آدمی نہ تہا کہ جسکو ٹہیکہ کا نہای نمک کا ہوا اور وہ دولتمند نہوا کیونکہ ٹہیکہ دار سرکار مین ایک خاص رقم سالانہ ادا کرتا تہا اور اوسکو اختیار تہا کہ جسوقت اور جسجگہہ چاہی نمک اپنی خوشی سی فروخت کری - رلیارام جیسی لایق آدمی کے اہتمام مین نمک کا ٹہیکہ دولت کی جڑ تہا اگرچہ اوسنی اپنی غرض اور ذاتی فائدہ اٹہانے کے واسطے حق خدمت سرکار کو فراموش نہین کیا -

لاہور کی سرکار مین رلیارام اور صاحبدیال جیسی لایق نوکر کم تہی اور اونکے برابر متدین نوکر کوی بہی نہ تہا ایام اواخر پریشان حالی سلطنت مین شاید رلیارام اور صاحبدیال کے سوا اور کوئی شخص نہ تہا جس نے مثل اونکے مردمی اور خیرخواہی سی اپنی خدمت کو انجام دیا اور فقط یہی دو شخص تہی جو صاحب رزیڈنٹ کے انتظام کے مصلحت کو سمجہتے تہی اور اوسکے تایید کرتے تہے حالانکہ وہ انتظام ایسا تہا کہ اوسکے سوا کسی اور مصلحت سی امکاناً ملک پنجاب اُن آفتون سے نہ بچ سکتا تہا جو آخر کار اوسپر عاید ہوئین

۱۸۴۹ء مین دونون رلیارام اور صاحبدیال پنجاب کو چہوڑکر تیرتہونکو گئے - رلیارام کو جسکو ۱۸۴۸ء مین سرکار سکہہ نے خطاب دیوانی دیا تہا ۱۸۵۱ء مین خطاب راجگی عطا ہوا اور صاحبدیال کو بہی ایسا ہی خطاب ملا - اونکی ایسی عزتین ہونی بجا تہین - اور یہہ شخص ایسی لایق تہی کہ اونکی ایسی توقیر ہوتی اور جسقدر اونکا احترام ہوا اونکے استحقاق سے زیادہ نہین ہوا - راجہ رلیارام پہر پنجاب کو واپس نہ آئی اور اپریل ۱۸۶۴ء مین بنارس مین فوت ہوئی +

راجہ صاحبدیال ۱۸۵۱ء مین واپس آئی اور اوسوقت سے کٹن کوٹ ضلع امرت سر مین رہتی ہین - کٹن کوٹ ایک قصبہ ہی جسکو کہہ سکتی ہین کہ راجہ صاحبدیال نے آباد کیا اور وہان اُنہون نے اپنی عرف سے ایک سرای تین شوالی ایک تالاب اور پانچ چاہ بنوائے ہین +

ایام مفسدہ ۱۸۵۷ء مین راجہ صاحبدیال کی صلاح اور کارگذاری ایسی رہی جس سی اونکے وفادارے

سرکار انگریز کے نسبت ثابت رہی اور اوسکو ایک ہزار روپیہ کا خلعت عطا ہوا - ۱۸۶۲ء مین اوسکو دو ہزار روپیہ کی جاگیر علی الدوام علاوہ جاگیر سابق کے عطا ہوئی فروری ۱۸۶۴ء مین راجہ صاحبدیال لیجس لیٹیف کونسل کشور ہند کے ایک ممبر مقرر ہوی اور کلکتہ مین جاکر کونسل مذکور مین شامل ہوئی اور مجلس کونسل کے برخاست ہونے کے بعد واپس آئی +

رلیارام کے اور بیٹو نکا ذکر مختصر کیا جاتا ہی - اجودہیا پرشاد سب سے بڑا بیٹا گوشہ نشین آدمی تہا اور پرستش مین مصروف رہا یہہ شخص تہوڑی عمر مین مرگیا اور اوسکا بیٹا پرمٹ کے محکمہ مین رلیارام کے ماتحت ملازم رہا +

گیان چند مہاراجہ کے وقت مین پنڈدادنخان مین راجہ گلاب سنگہ کے ماتحت نمک کے محال کے دفتر مین افسر تہا - سرکار انگریزی کے وقت مین اوسکو عہدہ تحصیلداری پنڈدادنخان ملا لیکن ۱۸۵۴ء مین اوس نے یہہ نوکری چہوڑدی اور امرتسر مین جا رہا تب سی وہین رہتا ہی ۱۸۶۲ء مین امرتسر مین یہہ شخص انجمن مجسٹریت مقرر ہوا اس منصب کے خدمات کو اوسنی اسطرح انجام دیا ہی کہ وہ خود بہی قابل تعریف ہی اور لوگ بہی اوس سے راضی ہین

شنکر ناتہہ کو دارالضرب امرتسر مین نوکری ملی تہی اور بعد اوسکے اضلاع جہیلم اور ہزارہ مین نائب مقرر ہوا ہوا تہا ۱۸۴۸ء - ۴۹ کو مفسدہ مین اوسنی بہی مثل اپنی اور بہائیونکے اچہی خدمت کی - اور بٹالہ آدینانگر پٹہان کوٹ مین صورت انتظام قایم رکہی اب شنکر ناتہہ بنارس مین رہتا ہی +

سردار ہرچند اس نے اول نوکری محکمہ پرمٹ مین شروع کی لیکن راجہ ہیرا سنگہ کی وزارت کے ایام مین ڈیرہ مولراجیہ مین سات سو سوار کا افسر مقرر ہوا ۱۸۴۹ء مین سردار مسطور کو دربار سے عہدہ عدالتی لاہور ملا اور خطاب رکن الدولہ عطا ہوا - ضبطی پنجاب پر اوسکے پاس ۳۵ ہزار روپیہ کی جاگیر تہی یہہ جاگیر اوسکی نام اس شرط پر کہ تا وقتیکہ عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جو عوض عہدہ عدالتی کے اوسکو ملا تہا قایم رہی واگذار رہی - سردار مسطور نے ۱۸۵۶ء مین اس عہدہ سی استعفا دیا اور اوسکے نام ۳۹۹۸ کی جاگیر واگذار رہی باقی

ضبط سرکار ہوی - اب سردار موصوف امرتسر مین رہتا ہی لاہور اور امرتسر کی سڑک پر اوس نے اپنی صرف سے خوبصورت سرای تعمیر کی ہی - یہہ خاندان ہمیشہ نیکی اور فیاضی کے سبب سے مشہور ہی اور اس امر کی تصدیق بہت سی تعمیرات رفاہ و آسایش عام سی ہوتی ہی جو پنجاب کے بہت سی اطراف مین اس خاندان کی طرف سی تعمیر ہوئی ہین - علاوہ ان تعمیرات کے جنکا ذکر پہلے ہو چکا راجہ رلیا رام نے ایک سرای متصل دروازہ رام باغ واقع امرتسر اور ایک سرای اور شوالہ بیاس کے گہاٹ پر نگرا وال کے قریب اور ایک پختہ تالاب متصل شہر امرتسر بنوائی تھے فقط

نواب ممدوٹ

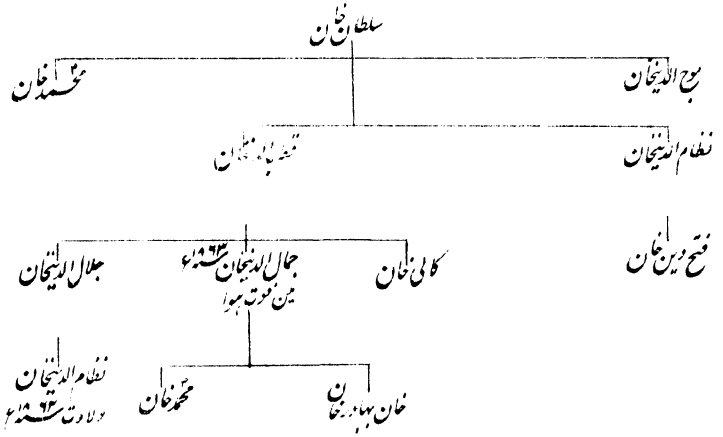

حال خاندان

شاہنشاہ اکبر کے عہد مین بادشاہ کی اجازت سی ۱۵۷۲ء مین قریب تین ہزار پانچ سو پٹھان شہر قصور مین آباد ہوے تہی یہہ شہر بہت پُرانا ہی اور لاہور سی جنوب کیطرف اکتیس میل کے فاصلہ پر واقع ہی - اِن پٹھانون مین مورخان رئیسان مدوٹ بہی شامل تہی اور یہہ لوگ قندہار سی آئی تہی اور قوم کے حسن زئی تہی زمانہ زوال سلطنت مغلیہ تک یہہ لوگ قصور مین آباد رہی اور جیسا موقع ہوا حسب استطاعت یا خواہش کبہی سپاہیونکا پیشہ اختیار کرتے رہی کبہی بیوپار مین مصروف رہی - جب سکہونکو زور حاصل ہوا تو اس بستی کے پٹھان اونکا بہت مقابلہ کرتے رہی لیکن آخرکار سردار گلاب سنگہ رئیس مثل بنگی نے علاقہ قصور کو تاخت و تاراج اور زیر کیا -

نظام الدین خان اور قطب الدین خان دونون بہائیون نے سردار ظفر یار کے نوکری اختیار کی - لیکن یہہ دونون جوان جری اور صاحب ہمت تہی اور ۱۸۰۴ء مین انہون نے اپنی ہم وطن پٹھانون کی امداد سی سکہون کو قصور سی بالکل نکال دیا اور ایک ریاست اپنی قایم کرلے لیکن سکہون نے انکو ارام ندیا - سردار گلاب سنگہ اپنی علاقہ از دست رفتہ کی بازیافت کے واسطی اکثر اوقات کوشش کرتا رہا - اور بعد ازان رنجیت سنگہ نے جو اوسوقت جوان تہا ان پٹھانون پر کئی مرتبہ حملے کئی لیکن کامیاب نہین ہوا +

۱۸۱۰ء مین جب رنجیت سنگہ نے لاہور پر تصرف کیا نظام الدین خان رنجیت سنگہ کے دشمنون کے ساتہہ

مضبوطی سی شامل ہوا اور سال آیندہ قصور پر زیادہ قوی حملہ ہوا مگر نظام الدین خان اگرچہ اوسنی رنجیت سنگھ کو باج دینا منظور کیا پاہجا رہا - ۱۸۰۲ء مین واصل خان حاجی خان اور نجیب خان نے جو نظام الدین خان کے رشتہ کے برادر تہی اور جنکی جاگیرات اوسنی چھین لی تہین نظام الدین خان کو مار ڈالا قطب الدین خان کے نسبت یہہ الزام عموماً مشہور ہی کہ وہ قاتلونکا رازدار تہا لیکن معلوم ہوتا ہی کہ اوسوقت قطب الدینخان قصور مین موجود نہین تہا اور جب وہ واپس آیا تو اوسنی قلعۂ اعظم خان پر جسمین قاتل جا بیٹہی تہی حملہ کرکے اوس قلعہ پر تصرف کیا - اور واصل خان اور نجیب خان کو قتل کیا حاجی خان دکہن کیطرف بہاگ گیا +

آخر سال مذکور مین رنجیت سنگہ نے قصور پر حملہ کیا لیکن اوسکا زور نہ چل سکا اور ۱۸۰۴ء تک قطب الدین اپنا علاقہ سنبہالی رہا اوس سال مین رنجیت سنگہ پہر ایک قوی فوج لیکر قصور پر چڑہا اور ایک مہینے کی لڑای کے بعد قطب الدین نے ہار مانی اور ستلج کے پار اپنے علاقہ ممدوٹ کو چلے جانے پر اور اوس علاقہ پر بطور جاگیر سو سوارون کے نوکری دینے کے شرط پر متصرف رہنے پر راضی ہوا - قطب الدینخان اور اوسکے بہائی نے ممدوٹ کو رای کوٹ کی رای سی ۱۸۰۶ء مین ڈوگرون کی امداد سی جو اس علاقہ مین ایک قوم مسلمان پشت شورہ تہی فتح کیا تہا +

فتح دین خان کو رنجیت سنگہ نے ایک جاگیر ضلع گوگیرہ مین اوتنی ہی سوارون کی نوکری دینی کی شرط پر عطا کی تہی سوارون کی نوکری ممدوٹ کا رئیس دیتا تہا - لیکن فتح دین خان اس سی خوش نہوا اور مہاراجہ کی خدمت مین عطائی ممدوٹ کے واسطے جس کو وہ اپنا حق سمجہتا تہا عرض کرتا رہتا تہا +

آخر کار ۱۸۳۱ء مین جب اوسکے چچا کی سپاہ نوکری پر مامور تہی اور ممدوٹ مین موجود نہ تہے فتح دینخان نے مہاراجہ کے اغماض سی دریا کو عبور کرکے قطب الدینخان پر حملہ کیا - ڈوگر جو ہر انقلاب کے واسطے مستعد تہی اوسکے ساتہہ شامل ہوگئی قطب الدینخان کو شکست ہوئی اور سخت مجروح ہوکر ملک مین سے نکالا گیا اور تہوڑے عرصہ کے بعد امرتسر مین مرگیا - اب رنجیت سنگہ نے دوسری طرف مداخلت کرنی مناسب سمجہی -

اور مہاراجہ نے فتح دین کو واپس طلب کرلیا اور جمال الدینخان کو اوسکے باپکے ملک پر قابض کردیا - ایک مرتبہ فتح دین نے بغاوت آزمائی کرنے چاہی مگر صاحب ایجنٹ سرکار انگریزی نے مزاحمت کی اور مہاراجہ نے اسکو لاہور مین واپس آنے کا حکم دیا +

رمیان ممدوٹ کبھی بااختیار رئیس نہ تہی بلکہ وہ فقط جاگیردار تہی اور سرکار لاہور کی تابع تھی لاہور مین اون پر استغاثہ ہوتی تہی اور بہت مقدمات ایسی دفعہ مین درج ہین جنمین سرکار لاہور نے ان رمیون پر جرمانہ کیا تھا - ۱۸۲۴ء مین قطب الدین سی بارہ ہزار پانچ سو سرسٹھ روپیہ اس علت مین جرمانہ لیا گیا تہا کہ اوسکے اغماض سی علاقہ لاہور مین سی سویشی لوٹے گئی تہی اور اس لوٹ مین قطب الدینخان شریک ہوا تہا -

اور ۱۸۲۵ء مین جمال الدینخان پر گیارہ ہزار اکیسو روپیہ اس علت مین جرمانہ ہوا تہا کہ اوس نے صوبہ رائے کوجو سرکار لاہور کیطرف سی ممدوٹ مین اخبار نویس تہا اس سبب سے قتل کرادیا تہا کہ اخبار نویس مذکور علاقہ کے بدنظمی کی خبرین دیتا رہا تہا اور اس باعث سی رئیس ممدوٹ اوس سی ناراض تہا +

۱۸۴۵ء مین ستلج کی لڑائی سی پہلی جمال الدینخان کو کہا گیا تہا کہ اگر سرکار انگریزی کی طرف رہیگا تو اوسکا ملک اوسکے پاس بحال رکہا جاویگا لیکن مدکی اور پہیرہ شہر مین وہ سرکار انگریزی کے فوج کے مقابلہ مین لڑتا رہا اور جنگ پہیرہ شہر مین اوسکا عموزاد بہائی فتح دین خان مارا گیا فقط ستلج کی لڑائی کے اواخر مین جب اوسنے سمجھ لیا کہ فتح کسکی طرف ہوگی جمال الدینخان نے سکھون سی پھر کر سرجان لشکر صاحب کو کچھ جنوری مدد اوسوقت دی کہ جب فوج سکھہ نے فیروزپور کے مقام پر جنرل صاحب موصوف پر زور ڈالنا چاہا تہا - اس خدمت کے جلدو مین سرکار انگریزی نے اختیارات ریاست جمال الدینخان کو عطا کئی اور اوسکا ملک اوسکے قبضہ مین بحال رکہا -

۱۸۴۸ء مین اوسکی سپاہ کنٹنجنٹ نے زیر حکم جلال الدینخان اوسکے بہائی کے ملتان مین اچھی خدمت کی اس خدمت کی جلدو مین جمال الدین خان کو خطاب نوابی عطا ہوا اور سو سوارون کے نوکری کے عوض مین یہہ حکم ہوا کہ لڑائی کے وقت شتر اور امن کے زمانہ مین ساٹھہ

سوارون کی نوکری دیا کرے

جمال الدینخان جیسے بدکردار اور نفس پرست آدمی کو مطلق العنان کرکے اختیارات دینے سی جو اندیشہ مضرت کا ہوتا ہی جمال الدینخان کے حال سی عیان ہی - سکھونکے عہد مین اوسکی ظلم شعاری مشہور اور معروف تہی لیکن سرکار انگریزی کے عہد مین اوسکے اختیارات زیادہ ہوگئے تھی اور اوسکا ظلم بھی اسی اندازہ پر زیادہ ہوگیا جتنی جرایم اور عیوب ذات انسان کو ذلیل کرتے ہین اونمین سی کوئی ایسا نہین ہی جسکے ارتکاب مین اس بدنصیب شخص کو تامل ہوتا ہو - تحصیل مالیہ کا انتظام اوسکا کیا تہا کہ لوٹ اور زیادہ ستانی اور تشدد تہا - ڈوگرون کی نسبت تو خصوصاً اوسکو ضد اور عداوت تہی اسواسطے کہ اوسکا باپ اونکے مدد سی ملک سی بیدخل ہوا تہا لیکن عموماً سب فریق کیا مسلمان کیا ہندو اوسکے ظلم کے پامال تہی - اوسکی حمایت سی چور اور غارت گر نہال تہی حتی کہ اوسکے چورون کے گروہون سے رعایای سرکار انگریزی کا مال بہی محفوظ نہ تہا اور مال مویشی چورون سی جو رئیس حصہ لیتا تہا - مگر نواب کی بدی یہان تک ہی نہین تہی اوسکے ظلم اور تشدد سی اوسکی شہوت پرستی اسقدر زیادہ تہی کہ آدمیت سی گذر گئی تھی - وہ اور اوسکے فرزند سمجھتی تھی کہ دنیا مین عورتین فقط اونکے ہی بے لجام خواہشون کے سیر کرنے کے واسطے پیدا ہوئی ہین - علاقہ ممدوٹ مین کوئی عورت اونکی نفس شیطانی کی آرزو سے محفوظ نہ تہی جو آدمی اپنی جورو یا بیٹی کو اونکی استعمال کے واسطے دیدینی پر راضی ہوجاتا تہا اوسکو یہہ امید ہوسکتی تھی کہ نواب اوسکو انعام دیگا لیکن اگر اوسکی خواہشو کو روکتا یا مقابلہ کرتا تو قید کیا جاتا اور برسون تک قید ہی مین گہٹا کرتا تہا - آخر کار جتنی شریف اور متمول آدمی تھے سب ممدوٹ کو چہوڑ کر چلے گئے - ایک زمانہ ایسا تہا کہ زمین بہت وافر تہی اور آبادی اس علاقہ مین خوب تہی چاہات اور نہرین آب پاشی کے واسطے اکثر تہین لیکن یہہ سب بیکار ہوگئین قصبے ویران پڑ گئے اور جس زمین مین زراعت ہوتی ہے وہ پہر جنگل ہوگئی

آخر کار وقت پاداش بہی آپہونچا - سرکار انگریزی کا دستور معروف ہی کہ کسی ریاست دیسی کی انتظام ریاست مین

دخل نہین دیتی ہی اس دستور کے مطابق اس ریاست کے کاروبار مین عرصہ تک دخل نہ دیا لیکن آخرکار نوبت یہان تک پہونچی اور رعایائے ممدوٹ نی اسطرح متفق ہوکر اپنی ظالم رئیس پر استغاثہ کیا کہ ۱۸۵۵ء مین انکی استغاثون پر تحقیقات کی گئی اور علتون کے ثابت ہونے پر نواب کے اختیارات چھین لے گئے اور علاقہ ممدوٹ ضلع فیروزپور کے ساتھہ شامل کیا گیا - نواب کے واسطے پنسن مقرر ہوی اور ۱۸۶۱ء تک لاہور مین رہتا رہا - بعد اوسکے نواب ماچھی واڑہ ضلع فیروزپور مین جاکر رہا اور مارچ ۱۸۶۳ء مین مرض سکتہ سی فوت ہوا +

جلال الدین اپنی بہائی کی بدنظمی مین کسیطرح شریک نہین تہا - یہہ شخص شجاع اور فہیم ہی اور بہت لڑائیون مین اچھی طرح لڑا ہی - ۱۸۴۸ء مین جلال الدین سرکار انگریزی کے مقابلہ پر تہا لیکن ۱۸۴۹ء مین ملتان مین پہلے زیر حکم لفٹنٹ لیک صاحب پہر زیر حکم لفٹنٹ ایڈن صاحب کے اوسنی اچھی خدمت کی تہی اوسکے خیرخواہی نسبت سرکار انگریزی بخوبی ثابت ہوی ۱۸۵۸ء مین بہی اوسکا چلن بہت اچھا رہا - اور اوسنی فیروزپور سی بہاولپور تک اونٹون کی ڈاک بٹھائی اوس زمانہ کے اوسکے طریق کی نسبت حکام نے بہت تعریف کی +

اوسکے بہائی کی اخراج پر یہہ تجویز کی گئی تھی کہ جلال الدین کو اسکا جانشین کیا جاوے - لیکن جلال الدین نے اپنی بہائی کا جلاوطنی مین شریک ہونا بہتر سمجہا اور بلکہ جو گذارہ علیحدہ اوسکے واسطے مقرر کیا گیا تہا وہ بھی لینا منظور نہین کیا ۱۸۶۵ء مین جلال الدین خان کو گورنمنٹ ہند نے خطاب نواب عطا فرمایا اور اب نواب جلال الدین خان کو ممدوٹ مین رہنے کی اجازت ہے اور انزیری مجسٹریٹ ہی آیندہ ریاست ممدوٹ جلال الدین خان کے اولاد کو ملیگی نواب جمال الدین کے دو فرزند مین محمد خان ایک فرزند فوت ہوگیا +

سردار کاہنہ سنگھ اٹاریوالہ

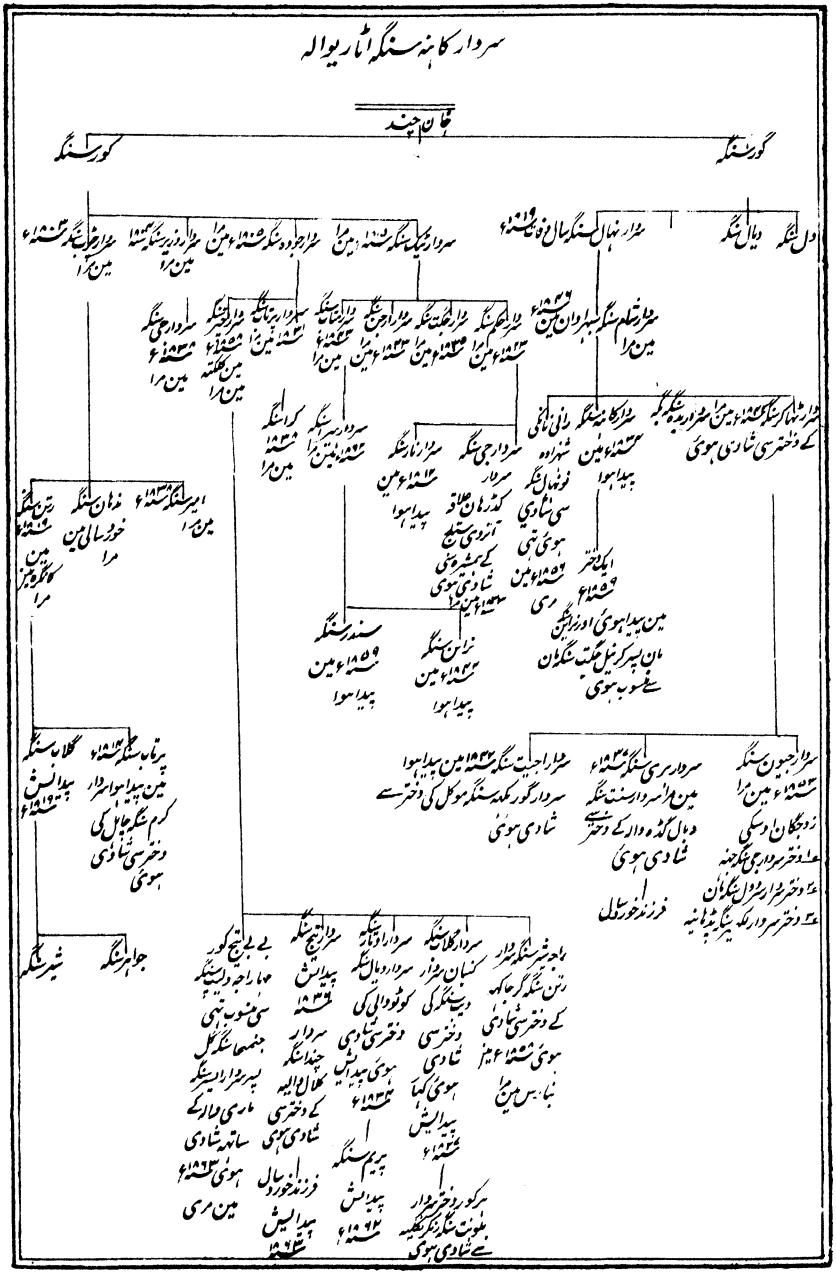
خان چند
گورسنگھ
کورسنگھ
دل سنگھ
دیال سنگھ
سردار نہال سنگھ
سردار ہیرا سنگھ
سردار جودھ سنگھ
سردار زبردست سنگھ
سردار جواہر سنگھ
سردار ہرسہائے سنگھ
سردار ہرنام سنگھ
سردار اجب سنگھ
سردار رحمت سنگھ
سردار اجائب سنگھ
سردار اجالا سنگھ
سردار اجی سنگھ
سردار ہرنام سنگھ
سردار ہرسہائے سنگھ
سردار اجی سنگھ
سردار ہرسہائے سنگھ
سردار ہرنام

حال خاندان

خاندان اٹاری مثل خاندان سندھانوالیہ اصل مین راجپوت ہی اور ابتدا مین اس خاندان کے بزرگ جیسلمیر کی نواح سی پنجاب مین آئی تھی لیکن اگرچہ یہہ دونون خاندان ایک ہی قوم بہٹی راجپوتون مین سی ہین فی زمانہ یہہ دونون خاندان درجہ برابری نہین رکھتی ہین - اونکے صفات راجپوتی مدت سے گم ہوگئی ہین اور دونون اب جٹ ہین - سندھانوالیون کو مہاراجہ رنجیت سنگہ کی قرابت کے سبب سے اور املاک کلان کے باعث سے سب سے زیادہ زور حاصل تہا اور دربار مین بہ نسبت خاندان اٹاری کے اونکو زیادہ اقتدار تہا لیکن وہ خاندان قوم سے سانسی جٹ ہی اور اٹاری والون کے خاندان سے بہت کمتر ہی - اٹاری والے سدھوجٹونکی جنکی نسل بانجہی مین سب سے اعلی ہی سرگروہ ہین - اس خاندان کو اپنی نسل کے سبب سے ایسا غرور تہا کہ سردار شام سنگہ اٹاریوالہ نے نہایت درجہ کے اکراہ سے اور بہت تعویق اور توقف کے ساتھہ کور تونہال سنگہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کے پوتے کے ساتھہ اپنی دختر نائکی کے نسبت منظور کی تہی اس نسبت کا ہونا سردار موصوف اپنی خاندان کی ہتک جانتا تہا

دہیر اجگل کا بیٹا اس خاندان کا اول شخص تہا جو جیسلمیر سی ۱۸۰۰ء کے قریب مہاراج پہول علاقہ پٹیالہ مین آیا تہا دہیر کو علم موسیقی مین بہت دخل تہا اور ہندوستان کے ماہران فن موسیقی مین اوسکا نام

اب تک مشہور ہی ۱۷۳۵ء کے قریب اس خاندان کے آدمی متفرق ہوگئی بعض آدمی اندگدہ علاقہ جگرانو مین جا بسی اور گوراور کور دونو بہای پچیس سوار لیکر بخت آزمائی کے واسطے پانچی مین آئے - تھوڑے عرصہ کے بعد امرتسر مین جاکر ان دونون بہایون نے پاہل لیکر لقب سنگہ اختیار کیا اور گورنجش سنگہ رورانوالہ کے جو بہنگیون کی مثل کا رئیس تہا نوکری کرلی - اس خاندان کی دو نو شاخون یعنی فریقون مین تھوڑے سی عرصہ کے بعد نزاع واقع ہوگیا اور اوس زمانہ سے بیچی دونو فریقون کا حال ایسا علیحدہ ہی کہ اوسکا بیان جداگانہ کرنا انسب ہی

فریق بزرگ خاندان اٹاریوالہ کا حال

گورسنگہ بابا مول داس کا جو بہت مرتاض فقیر تہا چیلہ ہوگیا بابا مسطور نے گورسنگہ کو شہ عرف کہریوالہ آباد ہونیکا حکم دیا اس بنا پہ گورسنگہ نے اس حکم کی تعمیل مین ایک اٹاری یعنی خس پوش مکان بنایا اور اس اٹاری کے سبب سی اس خاندان کا نام اور گانو کا نام جو اس موقع پر آباد ہوا شہور ہی - گورنجش سنگہ بہنگی کی وفات کے بعد گورسنگہ نے سردار گوجر سنگہ اور سردار لہنا سنگہ کی نوکری اختیار کی - ۱۷۸۰ء مین اوسنی اٹاری کے متصل چند دیہات جمعی سات ہزار روپیہ سالانہ پر تصرف کرلیا اور دو سال کے بعد سردار گوجر سنگہ نے اوسکو جاگیر جمعی اٹہارہ ہزار دوسو روپیہ کے عطا کی - گورسنگہ ۱۷۶۳ء مین فوت ہوا اور بعد اوسکے نہال سنگہ اوسکا بیٹا سردار صاحب بہنگی خلف سردار گوجر سنگہ کے ماتحت اس جاگیر پر قابض رہا *

صاحب سنگہ گجرات کا رئیس تہا اور نہال سنگہ اپنی سپاہ اور کئی عموزاد بہای گورسنگہ کے بیٹون کو لیکر گجرات مین حاضر ہوا - نہال سنگہ نے اپنی دلاوری اور لیاقت کے سبب سے جلد نام پیدا کرلیا اور ۱۷۹۸ء مین جو لڑائی سکہون کی شاہ زمان کی شہنچی باشی کے ساتھہ ہوی اوس جنگ مین

نہال سنگہ کی قوت بازو سی فتح حاصل ہونے مین بہت مدد ہوئی - جب ۱۸۰۷ء مین رنجیت سنگہ نے لاہور پر تصرف کیا - تو سرداران بہنگی اور اونکے رفیق سردار مقام بہین مین اسبات کی واسطے جمع ہوے کہ اب رنجیت سنگہ کے مقابلہ کے واسطے کیا تدبیر کرنی چاہئی - نہال سنگہ بھی اپنی حاکم صاحب سنگہ کے ساتہہ اس مقام پر آیا تہا اور اتفاق سی رنجیت سنگہ کو نظر پڑگیا رنجیت سنگہ اوسکی صورت جری اور شہواری دیکھکر بہت خوش ہوا - رنجیت سنگہ نے اوسکو اپنی پاس بولایا اور اسبات کی ترغیب دی کہ سرداران بہنگی کو چہوڑکر ہماری ملازمت اختیار کرلو - لیکن سردار نہال سنگہ نے اس امر سے انکار کیا سردار موصوف اپنی پرانی آقا کو چہوڑنا نہین چاہتا تہا اور صاحب سنگہ سی اپنی انکار کا اظہار کیا صاحب سنگہ اس انکار کی سبب سے بہت محظوظ ہوا اور نہال سنگہ کی جاگیرات اور مواجب اوسنے زیادہ کردیا اس ترقی کی سبب سے نہال سنگہ کی رشتہ دارون ٹیک سنگہ جودہ سنگہ اور وزیر سنگہ کو جو سب سردار بہنگی کی ملازمت مین تہی بہت حسد ہوا صاحب سنگہ جو متلون و کم ہمت آدمی تہا اونکے بہکانے سے نہال سنگہ کی پندرہ ہزار روپیہ کی جاگیر ضبط کرلی - نہال سنگہ کو نفرت ہوگئی اور اوسنی بہنگی سردار کی نوکری چہوڑدی اور اٹاری کو چلاگیا اور وہان اپنی معاش کی یہہ سبیل کی کہ مویشی کو لوٹنا اور غارت گری اختیار کی - ایک روز اوسنی کئی اونٹ رنجیت سنگہ کی لوٹ لئی اور اونکے واپس طلب کرنے کی واسطے رنجیت سنگہ کی آدمیون کی پہونچنے سے پہلے اونہین سی کئی اونٹ بیچ بھی ڈالے تھے - تہوڑے عرصہ کی بعد نہال سنگہ شتران موجودہ کی واپس دینی پر راضی ہوگیا اور رنجیت سنگہ اس امر سی ایسا خوش ہوا کہ اوسنی پہر نہال سنگہ کو کہا کہ ہماری نوکری اختیار کرلو اس مرتبہ نہال سنگہ کچہہ تامل کی بعد راضی ہوگیا اور اوسکو ۴۱۶ سوارون کی افسری ملی اور ایک توپ اور اونٹون کی زنبورے اوسکی ساتہہ دئے گے +

۱۸۰۸ء مین اوسکو جاگیر علاقہ سکہوجمبی ۵۴۵۰۰ روپیہ کی ملی اور تین سال کی بعد علاقہ پسرورجمبی ایک لاکہہ روپیہ کا عطا ہوا - ۱۸۱۰ء مین نہال سنگہ قصور کی مہم پر راجہ کی ساتہہ گیا اس مہم کا

نتیجہ یہہ ہوا تہا کہ قطب الدینخان قصوریہ کو شکست ہوئی تہی اور خان مسطور اوس علاقہ سی بیدخل کیا گیا تہا اوسوقت کل علاقہ قصور کا جسکی جمع ایک لاکہہ سات ہزار روپیہ تہی نہال سنگہ کو عطا ہوا - دریاے ستلج کے جنوب کیطرف قوم ڈوگر بڑی شورہ پشت اور سرکش آباد تہی اس قوم کو دہنا سنگہ پسر گورنبخش سنگہ حاکم فیروزپور سی عناد تہا اس قوم نے نہال سنگہ کو فیروزپور پر حملہ کرنیکے واسطے بلایا اور خود مدد دینے کا اقرار کیا - نہال سنگہ خوشی سی راضی ہوگیا اور دریا کو عبور کرکے دہنا سنگہ فیروزپوریہ والہ کی سپاہ کو قلعہ ڈولچی مین سی نکال دیا - اس عرصہ مین قوم ڈوگر کے ایک اور فریق نی جو براکی مین آباد تہی اور وہ بہی اس سردار دہنا سنگہ سی عناد رکہتی تہی اور لڑتی رہتی تہی لاہور مین موران کے پاس جو مشہور طوائف تہی اور مہاراجہ اوس سی نہایت ملتفت تہی پیغام بہیجا کہ ہماری مدد کرو موران نے مہاراجہ سی فیروزپور کے عطا کی درخواست کی اور یہہ درخواست اوسکی منظور ہوگئی موران نے سپاہ بہیجکر زبردستی سی مراکی پر قبضہ کرلیا - نہال سنگہ نے اب دہنا سنگہ کو کہا کہ مین تمہاری مدد کرونگا اور اگرچہ دہنا سنگہ کو بہت شبہہ تہی لیکن کم زوری کے سبب سے اس درخواست کو رد کرسکا دونون سردارون نے تب موران کی فوج کو مراکی مین سی نکال دیا اور نہال سنگہ نی فیروزپور پر حملہ کیا لیکن کامیاب نہوا - سال آیندہ یعنی ۱۸۰۸ء مین نہال سنگہ نے قلعہ کہائی پر فریب سی تصرف کرلیا اور دہنا سنگہ نے جب دیکہا کہ اوسکا دغاباز دوست روز بروز قوی ہوتا جاتا تہا اوسنی بہت خوشی سے ۱۸۰۹ء مین سرکار انگریزی کا سایہ حمایت حاصل کرلیا +

جس ملک پر نہال سنگہ نے حسب متذکرہ صدر ستلج کے جنوب کیطرف تصرف کرلیا تہا ۱۸ ہزار روپیہ سالانہ کے جمع کا تہا اور تہوڑی عرصہ کے بعد اوسکو اٹاری کے گرد و نواح مین دیہات جمعی تین ہزار روپیہ سالانہ عطا ہوئی - اوسکے پاس ۳۰۶۸۰۰ روپیہ کے جاگیر تہی جسمین سی ڈیڑ لاکہہ روپیہ کے جاگیر ذات تہی اور ایک لاکہہ چہپن ہزار اٹہہ سو کی جاگیر کے بابت نوکری سپاہ کی دیتا تہا +

سواے سندہانوالیون کے کوئی سکہہ سردار مثل نہال سنگہ کے مورد الطاف مہاراجہ نہین تہا -

نہال سنگہ نے مہاراجہ کے بہت خدمتین کیا اور خدمتین ہے اگرچہ اور حقیقت مین ۱۸۱۸ء سے ۱۸۳۱ء تک کوئی مہم ایسے نہین ہوئی تہی جسمین نہال سنگہ شریک نہین ہوا اور جسمین اوسنی خدمت نمایان نہین کی - کشمیر پر جو مہم اول ہوئی تہی اوسمین نہال سنگہ ساتہہ گیا تہا پنڈ دادنخان کسک دلور نیلہ ہولا چکوال سید پور نرائن کنڈہ اور ملتان کی لڑائیون مین موجود تہا ملتان کے مقام مین ۱۸۱۸ء مین نہال سنگہ ایک سرنگ کے اُوڑ جانے سے جل گیا تہا اور سخت صدمہ اوسکو پہونچا تہا - عطر سنگہ دہاڑی جو اوسکے برابر کہڑا تہا مارا گیا تہا اور بہت سی عہدہ دارون کو سخت ضرب پہونچی تہی - نہال سنگہ کو علاج کے واسطے لاہور بہیجنا پڑا تہا +

۱۸۳۸ء مین رنجیت سنگہ مقام وینکی مین بیمار ہوئی اور کہتی ہین کہ نہال سنگہ نے مہاراجہ کے عوض اپنی جان دی ہوا یہ کہ مہاراجہ کے پلنگ کے گرد کچہہ رسمیات ادا کرکے پہرا اور کہتے ہین کہ اس طواف کے سبب سے مہاراجہ کے بیماری نہال سنگہ پر آگئی یہہ وہم ہندوستان مین شاذ نہین ہی اور خواہ اتفاق کے سبب سے خواہ نہال سنگہ کے وہم کے سبب سے کسیقدر یہہ گمان سچ ہی ہوگیا کیونکہ جب نہال سنگہ اٹاری کو گیا وہان بیمار ہوگیا چند ماہ کے بعد مرگیا اپنی وفات سی کچہہ عرصہ پہلے نہال سنگہ نے اپنی فرزند شام سنگہ کو مہاراجہ کی نوکری مین داخل کیا تہا اور مرتبہ اول ہی شام سنگہ ملتان کی مہم مین ۱۸۱۸ء مین جاکر لڑا وہان قلعہ کی جنوب کیطرف اوسکو ایک توپخانہ کے مورچہ کی افسری تھی اسکے ساتہہ توپخانون کی افسری پر سردار دل سنگہ نہر نہ امیر سنگہ سندہانوالیہ اور دیسا سنگہ مجیتیہ تھی - بڑے بہنگی توپ لاہور سے لائی گئی تھی اور چار مرتبہ سر کی گئی تھی قلعہ کے دیوارون کو توپ سی بہت سر پہونچا آخر کار قلعہ ملتان فتح ہوا جو شگاف دیوارون مین ہوا اوسپر شام سنگہ چند اور آدمیون کے ساتہہ سب سے پہلے پہونچا اور اوس موقع مین تلوار کی ضرب سے اوسکے شانہ مین زخم پہونچا +

اسکے بعد شام سنگہ کئی لڑائیون مین لڑتا رہا اور مثل اپنی باپ کے بہادری مین نام پایا ۱۸۴۵ء مین جو مہم کشمیر پر ہوئی جسمین مہاراجہ فتحیاب ہوے اوسمین شام سنگہ ساتہہ تہا - اور شام سنگہ

گنڈہ گڈہ ٹہیری نری ناری دوہیر جہانگیرہ اور یوسف زی کی لڑائیون مین لڑتا رہا - ۱۸۳۶ء مین دیوان تاراچند کے ہمراہ شام سنگہ بنونکی مہم پر گیا وہان اوسکے نیچے اوسکا گھوڑا گولی کی ضرب سے مارا گیا +

شام سنگہ کی دختر نانکی کی نسبت ۱۸۳۱ء مین کور نونہال سنگہ کے ساتہہ ہوئی تھی شادی امرتسر مین ساتوین مارچ ۱۸۳۶ء مین ہوئی سر ہنری فین صاحب کمیڈر انچیف افواج انگریزی اس شادی کے جلسہ مین شامل ہوئی تھی اور یہہ شادی نہایت شان اور شوکت کے ساتہہ ہوئی - عروس کے جہیز مین گیارہ ہاتھی ایک سو ایک گھوڑہ ایک سو ایک اونٹ اور بہت روپیہ نقد اور کثرت سے زیور مہاراجہ کے گہر مین آیا کہتے ہین کہ سردار اٹاری کا پندرہ لاکہہ روپیہ اس شادی مین خرچ ہوا تہا - دو مہینے کے بعد سردار ہری سنگہ نلوہ کی شکست اور وفات کی خبر آئی اور شام سنگہ کو اپنی فوج کے ساتہہ پشاور کو جانیکا حکم ہوا سردار موصوف دو سال مہاراجہ رنجیت سنگہ کے وفات تک پشاور مین مقیم رہا مہاراجہ کے وفات کے بعد اگرچہ شام سنگہ فوج مین بہت خدمتین کرتا رہا مگر اوسنی تدابیر امور سلطنت مین دخل نہ دیا - ۱۸۴۱ء مین جو فوج شاہ شجاع کی اہل وعیال کے ساتہہ پشاور کو گئے شام سنگہ اوس فوج کا افسر تہا بعد ازان شام سنگہ ہزارہ کو تحصیل مالیہ سرکار کے واسطے بہیجا گیا تہا - شام سنگہ نے پائندہ خان پر جو بڑا شورہ پشت تہا ایسا زور ڈالا کہ سردار مذکور نے اپنی فرزند کو بطور یرغمال دیا اور اوس فرزند کو شام سنگہ لاہور مین لے آیا لیکن لاہور سی بعد ازان سردار مذکور کا بیٹا بہ اعزاز رخصت کیا گیا +

کہڑک سنگہ اور شیر سنگہ کے سلطنت کے زمانہ مین شام سنگہ اپنی کل جاگیرات پر برابر قابض رہا - جواہر سنگہ کے قتل ہونے کے بعد شام سنگہ ستلج کو عبور کرکے گیا کہ اپنی فرزند کا ہنہ سنگہ کی شادی کرنے کے بہانہ سے چلا گیا لیکن جب فوج سکہہ نے آنروے ستلج جاکر (سرکار انگریزی کے ملک پر) یورش کی تو شام سنگہ نے پنجاب سی باہر رہنا خلاف وضعداری سمجہا اور اٹاری مین واپس آکر بیٹہا رہا - کسی شخص کو اوسکی شجاعت مین شک نہ تہا لیکن اوسکو یہہ بات دیکہکر کہ فوج سکہہ ایک ایسی لڑائی پر آمادہ ہے جو اوسکو پسند نہ تہی اور بے ایمان اور نالایق آدمیون کی ہدایت سی موت سی چلکر بہڑنے کو جاتے تہی

تاسف اور تنفر تہا اور اوسنی اپنی واسطہ اس لڑای سی علیحدہ رہنی کا تہیہ کرلیا لیکن ۲۵ دسمبر کو پہیرو شہر
مین بعل سنگہ کو شکست ہونے کے لاہور مین خبر پہونچنے کے بعد مہارانی نے سنا کہ شام سنگہ اٹاری مین ہے
اور دس سوار اس حکم سی بہیجی کہ جب تک شام سنگہ فوج کے ساتہہ شامل نہ ہوجاوے اوسپر تعینات رہین
شام سنگہ نی مہارانی کو بار بار کہہ بہیجا کہ یہہ لڑای اچھی نہین اور ملک تباہ ہوجاویگا لیکن اوسکی فہمایش
لاحاصل تہی اور آخرکار جب اوسکو کہا گیا کہ تم بزدل ہو لڑنے سی ڈرتے ہو تو اوسنی فوج مین شامل ہونیکا
تہیہ کرلیا مگر قسم کہای کہ شکست ہونے پر جو وہ جانتا تہا کہ تحقیق ہوگی جیتا نہ پہروںگا کہتی ہین
کہ سبراؤن کے لڑای سی پہلی شب کو جب فوج انگریزی نے پہلے ہی حملہ کیا سردار تیج سنگہ نے شام سنگہ
کو یہہ صلاح دی کہ میرے ساتہہ بہاگ کر چلے چلو شام سنگہ نے بڑی تحقیر کے ساتہہ انکار کیا اور اوسوقت
تیج سنگہ نے غصہ سی پہر کہا اگر تم ایسے ہی بہادر ہو تو اسبات مین قسم کہالو کیونکہ مجہے یقین ہی کہ
کہ آخرکار تم میری ساتہہ چلوگے

سردار شام سنگہ نے گرنتہہ منگواکر پختہ قسم کہای کہ اگر سکہون کی شکست ہوگی تو مین مورچون پر
سی زندہ نہ ہٹونگا دسوین فروری کو صبح کے وقت لڑای کے دن شام سنگہ نے سفید پوشاک
پہنی اور اپنی نقرہ گہوڑے پر سوار ہوکر اپنی سپاہیون سی یہہ تقریر کی اور اونکو سمجہایا کہ اگر
تم خالصہ کے سچی پوت ہو تو دشمن کو پیٹہہ نہ دکہانا بلکہ مرجانا لڑای کے شروع مین سردار موصوف
ہرجگہہ موجود تہا اور سکہونکو بہادرانہ لڑنے کی ترغیب دیتا تہا لیکن جب اوسنی دیکہا کہ لڑای
ہرگئی تو گہوڑی کو پہیر کرکے پچاس رجمنٹ کے مقابلہ پر تلوار ہلاتی ہوئی اور سپاہیون کو اپنے
ساتہہ بلاتا ہوا اگی بڑہ چلا - قریب پچاس آدمیون کے اوسکی حکم کو مانکر اوسکے ساتہہ گئی مگر انگریزی
فوج نی اونکو ہٹاکر دریا مین ڈال دیا اور شام سنگہ اپنی گہوڑی پر سے مردہ گر پڑا اوسکا بدن
سات گولیون سے چہدا ہوا تہا لڑای کے بعد اوسکی نوکر تیر کر دریا کے پار گئی اور سردار کی لاش
کی ڈہونڈنے کی اجازت طلب کی چنانچہ اونکو اجازت مل گئی اور بڈہی سردار کی لاش جو سفید پوشاک

اور سفید لمبی داڑھی سی نمایان تھے اوس جگہہ ملی جہان ڈیہیرا شون کے پڑی ہوئی تہی اوسکے نوکر
لاش کو ایک تختہ پر رکھکر تیر کر دریا کے وارلے آئی لیکن تین دن سے پہلی لاش اٹاری مین
نہین پہونچی اور اس جگہہ اوسکی بیوہ جو جانتی تھی کہ سردارنی مجھی یہہ کہا تہا کہ شکست کے بعد زندہ نہ رہونگا
وہ پوشاک لیکر جو شادی کے روز سردارنے پہنی تھی ستی ہوگئی تہی پنجاب مین یہہ اخیر ستی ہوئی تہی اور
جس جگہہ یہہ ستی ہوئی تھی اب تک اٹاری کے دیوارون سے باہر ایک نشان
بنا ہوا ہی +

سردار شام سنگہ قوم جٹ مین ایک نہائت اچہا شخص تہا اور قوم جٹ مردمی ایماندارے
طاقت اور بہادری مین دنیا بہر مین کسی قوم سی کمتر نہین ہی - اوسکی وفات سی بہت نقصان
ہوا کیونکہ اوسکا ثانی کوئی آدمی نہ تہا یہہ بات تو سچ ہی کہ گوجرانوالہ لاہور اور امرتسر کے گردنواح
کے دیہات مین بہت آدمی کم رتبہ ایسی تھی کہ شام سنگہ کے برابر بہادری سادگے اور
اپنی ملک کی فائدہ کیواسطی جان فشانی کرتے تھی لیکن ایسا آدمی دربار کے متفنی سردارون مین
ایک بہی نہ تہا اگر شام سنگہ کے برابر اور سردار بہی ہوتی تو ستلج کی لڑائی کبہی نہین اختیار کی جاتی
اور قوم سکہہ کی آزادی جسکو اوسنی بیوائکی سی کہو دیا قایم رہتی +

ٹہاکر سنگہ سب سے بڑا بیٹا شام سنگہ کا اپنی باپ کی حیات مین مرگیا تہا یہہ شخص کچہہ لیاقت نہ رکہتا تہا
مگر اپنی باپ کی ماتحت اوسنی بہتوا اور رپٹا درین کمیدانی توپخانہ کی خدمت کی تہی - ٹہاکر سنگہ
کے تین بیٹی تھی جنکے واسطے جاگیر شکوران جمعی سات ہزار پانسو روپیہ سالانہ کی مقرر ہوئی تہی
چنانچہ یہہ جاگیر اب بہی اونکی قبضہ مین ہی اور اس جاگیر کی نسبت یہہ حکم ہی کہ اونکے ورثا کے
نام بہ حصص مساوی علی الدوام واگذار رہیگی - یہہ تینو سردار جیون سنگہ ہرسینگہ اور جیت سنگہ اٹاری مین مدفون
جیت سنگہ کے جب حکم گورنمنٹ آنریبل کرنل اسسٹنٹ کمشنر مقرر ہوا ہے ستلج کی لڑائی کے اختتام پر
راجہ لعل سنگہ نے ۱۵۹۲۰۰ روپیہ کی جاگیر ضبط کرلی تہی بارہ ہزار روپیہ کی آمدنی محصول پر

کے تخفیف کی سبب ضایع ہوگئی اور ۴۰۰۰۰ کی جاگیر سردار کاہنہ سنگہ کو بشرط دینی نوکری ۹۷ سوار اور ۲۵ پیادگان اور دس زنبورون کی واگذار ہوئی تھی ۱۸۴۵ء مین کاہنہ سنگہ کے سپاہ راجہ شیر سنگہ کی فوج کے ساتھہ تھی شیر سنگہ کے مفسد ہوجانیکے بعد ۲۵ سوار اوسکے ساتھہ رہ گئے باقی آدمی سردار شمشیر سنگہ سندھانوالیہ کے ساتھہ چلی آئی کاہنہ سنگہ کے دیوان نراین سنگہ نے بھی گنداسنگہ والہ اور قصور کے مقام پر فوج انگریزی کے واسطے رسدرسانی اور باربرداری بہم پہونچانی مین بہت کوشش کی اسکی وفاداری کے سبب سے کاہنہ سنگہ کی ذاتی جاگیر ۳۲۰۰۰ روپیہ سالانہ بعد ضبطی ملک پنجاب کے واگذار رہی اور منجملہ اوسکے ساڑہی سات ہزار روپیہ کی جاگیر علی الدوام واگذار رہنے کا حکم ہوا +

سردار کاہنہ سنگہ کے عقل مین فتور تہا اور فرمن بیار تہا کوئی فرزند نرینہ اوسکا نہین ہی اپنی برادرزادون کے ساتھہ اٹاری مین رہتا تہا اور اوسکی جاگیر وغیرہ اور سب کاروبار کا انجام دیوان نراین سنگہ کرتا تہا نراین سنگہ کو خطاب سرداری گورنری سے عطا ہوا ۱۸۴۶ء مین کاہنہ سنگہ اور نرائن سنگہ دونو مرگئے

فریق خورد خاندان اٹاری

اوپر بیان کیا گیا ہی کہ ۱۸۴۶ء تک جب نہال سنگہ اٹاری والہ نے سردار صاحب سنگہ بہنگی کی نوکری ترک کے خاندان اٹاریوالہ کے دونو فریقون مین آپسمین نزاع نہین پیدا ہوا تہا اوسوقت تک دونو فریق یک جا رہتے تھے اور ایک ہی آقا یعنے سرداران بہنگی کی نوکری لاہور اور گجرات مین کرتے تھے +

گورسنگہ کے بیٹون مین ٹیک سنگہ اور جودہ سنگہ سب سے زیادہ نامی تہے اور سردار صاحب سنگہ کی ملازمت مین نہایت اقتدار اور عزت رکھتے تھے - اور یہہ امر انہین کے زور کے سبب سے ہوا تہا کہ نہال سنگہ نے ناچار ہوکر سرداران بہنگی کی ملازمت ترک کی تھی اسی سبب سے وہ عداوت

پیدا ہوئی جو آجتک ویسی ہی سخت چلی جاتی ہی +

وزیر سنگھ اور چترت سنگھ کسی نام کے آدمی نہ تھی سردار تیک سنگھ کے مرنے کے بعد اوسکے بیٹون نے صاحب سنگھ کی نوکری ترک کردی اور مہاراجہ کی خدمت مین حاظر ہوے اوسوقت مہاراجہ کوٹ باریجان پر لڑ رہی تہی مہاراجہ کو سلام بہی اونہونے نہین کیا اور معین غوثے خان کے توپخانہ مین شامل ہوگئی اور جب تک محاصرہ رہا برابر خدمت دیتی رہی حکم سنگھ کی پیشانی مین زخم آیا قلعہ کے سر ہونے کے بعد رنجیت سنگھ نے اونکی بہادری سی خوش ہوکر ان جوانون کو اوان اور میانی اور بابو چینہ مین جاگیر بخشی -

۱۸۱۸ء مین جو حملہ ملتان پر ہوا تہا اوسمین حکم سنگھ شامل تہا اور ۱۸۱۸ء مین مہاراجہ کے ہمرکاب جہلم کو گیا تہا جہان مہاراجہ کی ملاقات فتح خان وزیر کابل سی ہوئی تھی - سال آیندہ کو حکم سنگھ مرگیا اور چونکہ اوسکے بیٹی نابالغ تہی اوسکی جاگیرات پر جگت سنگھ اوسکا بہائی قابض ہوا جب جی سنگھ بالغ ہوا اوسکو میانی اور ٹہنہ کے علاقی ملی +

ایک اور جی سنگھ پسر سردار وزیر سنگھ ۱۸۱۸ء مین مہاراجہ سی باغی ہوگیا روائت اسطرح پر ہی کہ اپنی عموزاد بہائی جگت سنگھ اور سردار بدہ سنگھ سندانوالیہ کے ساتہہ شریک ہوکر اوسنی مہاراجہ کے قتل کے واسطہ فتنہ پردازی کی تہی اور دونون اثار یوالہ سمن برج مین گہس گئی تہی اس نیت سی کہ اپنی ارادہ کو عمل مین لاوین مگر ناگاہ مہاراجہ وہان پونچ گئی اور جی سنگھ سی جب مہاراجہ نے دریافت کیا کہ یہان کیون ایا وہ سردار ایسا گہبرا گیا اور ایسا مخوف ہوا کہ رنجیت سنگھ کو گمان ہوگیا کہ میری قتل کی نیت تہی بہرحال جی سنگھ نے سمجہہ لیا کہ میری اوپر شبہہ ہوگیا اور کلر کہار مین اپنی قلعہ کو چلا گیا اور اوسکو جلدی سی مضبوط کرلیا اور سپاہ اوسمین متعین کرلی - مصر رلیا رام اور اور سردارون کے زیر حکم کچہہ فوج اوسکے مقابلہ پر بہیجی گئی اور شکست کہاکر جی سنگھ دریائی اٹک کے پار بہاگ گیا اور دوست محمد خان کے پاس جاکر پناہ لی دوست محمد خان اوس زمانہ مین فروغ پاتا جاتا تہا - کچہہ عرصہ پہلے جی سنگھ کسی خدمت پر مامور ہوکر پشاور کو بہیجا گیا تہا اور وہان سردار بارکزئی سی اوسکو بہت اتحاد ہوگیا تہا اور دونون

نے ملکر باغ نور افغا کا واقع پشاور مین عیش اڑائے تھے - رنجیت سنگھ کو اپنی سرداردن اور غیر قوم کے آدمیون مین اتحاد کا بہت رشک تہا اور جی سنگھ کے لاہور مین واپس آنے پر مہاراجہ اوسکے ساتھہ سرد مہری سی پیش آئی اور اوسپر شبہہ کرتے رہی - اب جو سردار پر مصیبت پڑی تو وہ بے ساختہ اپنی دوست افغان کے پاس چلا گیا اور اوسنی اوسکی اچہی خاطرداری کی +

۱۸۳۳ء مین جب رنجیت سنگھ نے اٹک پر تصرف کر لیا تہا اور پشاور پر حملہ کرنیکو آگے بڑہتا جاتا تہا دوست محمد خان اور محمد عظیم خان پشاور مین رنجیت سنگھ پر حملہ کرنیکے نیت سی آئی تھی جی سنگھ اوسوقت اونکی ساتھہ تہا ایک روز دونون فوجون مین ایک جنگ ہونیکے بعد تیس سکھون کے سر جی سنگھ کے مکان پر رکھی گئی جی سنگھ کے ساتھہ بہت افغانون کو عداوت ہوگئی تھی اس اشارہ کو سمجھکر جی سنگھ پشاور کو چھوڑکر ٹہری کی لڑائی کے بعد رنجیت سنگھ کے پاس مقام اکوڑہ مین آکر حاضر ہوگیا مہاراجہ نے دل سی اوسکی مدارات نہ کی اور اگرچہ نام کیواسطے اوسکا قصور معاف ہوگیا لیکن کبہی بہر مورد الطاف نہ ہوا محمد عظیم خان کے ڈہاکے کو واپس جانیکے بعد مہاراجہ اور یار محمد خان اور دوست محمد خان مین ملافات پشاور مین ہوئی تھی جی سنگھ منجملہ اون شخصونکے تہا جنکی ذریعہ سی یہہ ملاقات ٹہیری تہی مہاراجہ نے اون دونون سردارون کو اپنی بہائی کے ساتھہ دغا کا یہہ انعام دیا کہ صوبہ پشاور جس پر خود مہاراجہ تصرف نہ رکھہ سکتا تہا اون مین تقسیم کر دیا +

جی سنگھ اس ملاقات کے تہوڑے عرصہ کے بعد مرگیا اوسکا رشتہ دار جگت سنگھ پسر حکم سنگھ ۱۸۳۴ء مین بمقام دلاسا واقع ہنوجب دیوان نارائن چندنے سردار دلاسا سی سخت شکست کہائی تھی مارا گیا تہا اور جی سنگھ کا بہائی نار سنگھ جاگیرات ٹہنہ اور اوان پر اس شرط سی قابض کیا گیا کہ ستر سوارون کی نوکری دیا کرے ملتان کے مفسدے کے زمانہ مین نار سنگھ کے قبضہ مین ۲۶۵۰ روپیہ کی جاگیر تھی جسمین ۱۷۵۰ کی جاگیر نوکری کی شرط پر تہی ، استمبر ۱۸۴۳ء کو جب راجہ شیر سنگھ مفسدون مین شامل ہوگیا تہا نار سنگھ قلعہ لاہور مین قید کیا گیا خود نار سنگھ کا مفسدہ مین شریک ہونا واضح نہین ہی مگر اوسکے ستر سوار سوائے اٹہہ یا دس کے

مفسدون مین شامل ہوگئی تھی اس سبب سے اوسکی جاگیر ضبط کی گئی تھی لڑای کے اختتام پر تین ہزار روپیہ سالانہ اوسکے
واسطے گذارہ مقرر کیا گیا تہا کہ وہ ابتک کہاتا ہی نارسنگہ بہت ضعیف اور از کار رفتہ ہی اور اپنی رشتہ دار کے
ساتہہ اٹاری مین رہتا ہی + بعد تحریر اس حال کے نارسنگہ ۱۸۴۳ء مین مرگیا

سردار جودہ سنگہ نے بڑی دلیری سی اس امر مین کوشش کی کہ سردار صاحب سنگہ بہنگی کیطرف سی جو اوسکا
اقا تہا قلعہ کلر بہا راجہ رنجیت سنگہ کے تصرف سی بچا رہی لیکن اوسکی بہادری کچہہ کام نہ ای ۱۸۳۵ء مین اس
سردار نے مہاراجہ کی ملازمت اختیار کی مہاراجہ نے اوسپر بہت مہربانی کی اور پوتہودار مین اسکو
علاقہ جمبی دو لاکہہ روپیہ کا عطا کیا اس علاقہ مین یہہ پٹی شامل تھی برسالی بشن دور سید پور وغیرہ
جودہ سنگہ کو دو سو سوارون کی نوکری دینی کی شرط پر جاگیر عطا ہوئی تہی مگر تہوڑے عرصہ کے بعد جودہ سنگہ
مرگیا اور اوسکے دو بیٹی پرتاب سنگہ اور چتر سنگہ اوسکے بعد اس جاگیر پر قابض ہوئی پرتاب سنگہ ۱۸۴۳ء
مین ٹہری کی لڑائی مین لڑا تہا اور اوسکے ہات مین زخم آیا تہا - بالاکوٹ کی لڑای مین جہان خلیفہ احمد علے
شکست کہاکر قتل ہوا تہا پرتاب سنگہ سخت مجروح ہوا تہا اور اپنی جاگیر مین واپس آکر چند ماہ بعد اس زخم کے سبب سے
مرگیا اوسکا بیٹا کرم سنگہ بھی تہوڑے عرصہ کے بعد ایام طفولیت مین مرگیا اور اوسکا حصہ جاگیر کا اوسکے عموزاد
بہائی شیر سنگہ کو ملا سردار چتر سنگہ بھی کشتکاری مین خوب دخل رکہتا تہا اور اوسکے ہنر اور خبرگیری کے سبب سے
اوسکا علاقہ قیمت مین بڑہ گیا - رنجیت سنگہ کے سلطنت کے زمانہ مین چتر سنگہ کو امور سلطنت مین بہت دخل
نہین تہا مگر اس خاندان کو دربار مین بہت اقتدار حاصل تہا اور ۱۸۴۳ء مین اوسکی دختر تیجکور کے مہاراجہ
دلیپ سنگہ کے ساتہہ نسبت قرار پای تہی مگر سردار چتر سنگہ بالکل راجہ گلاب سنگہ جمبون والے کے پہندون
مین تہا اور جب دسمبر ۱۸۴۴ء مین پنڈت جلا کی برانگیختی کے باعث سے راجہ گلاب سنگہ اور ہیرا سنگہ
وزیر لاہور اوسکے برادر زادی کے مابین نزاع ہوا تو چتر سنگہ نے اپنی علاقہ مین سرکشی اختیار کی اور
راجہ گلاب سنگہ کے نام سی اوسپر تصرف رکہا چہہ مہینے کے بعد گلاب سنگہ نے جسکو شہزادہ پشورا سنگہ کے زور
اور خصومت کا خوف تہا جواہر سنگہ کو جو لاہور مین مقید ہوگیا تہا ترغیب دیکر سردار چتر سنگہ اور فتح خان توانہ

کو اوس شہزادہ کے مقابلہ پر بھیجا یہہ کام سردار چتر سنگھ کو ہرگز پسند نہین تہا کیونکہ جو سکھہ تہا اوسکو بڑے
مہاراجہ کے زبان زد فرزند کا بہی نہایت پاس تہا مگر چتر سنگھ انکار نہ کرسکا اور سردار ٹوانہ کے ساتہہ اٹک
پر چڑہ گیا جہان پشور اسنگھ تہوڑی سی جمعیت لیکر چلا گیا تہا چند روز کی وارمدار کے بعد شہزادے
نے اطاعت اختیار کی ان سردارون نے اوس سے پختہ وعدہ کیا کہ آپکی جان سلامت رہیگی اور
لاہور مین چلکر آپ کے سب وعدون کے نسبت بخوبی غور کیا جاویگا مگر دوسری دن درحالیکہ
لاہور کے طرف کوچ کررہی تھی شہزادہ کو غافل پاکر گرفتار کرلیا اور پہر اوسکو اٹک کو واپس لیگئے
اور ایسا یقین کیا جاتا ہی کہ اوسے شب اوسکو قتل کیا اور اوسکی لاش دریاے اٹک مین جو قلعہ کے
نیچے تیرہ اور تند بہتا ہی پہینک دی فوج خالصہ دغابازی اور ظلم کے ساتہہ شہزادی کے قتل کئی
جانے کے سبب سے چتر سنگہ سی نہایت ناراض ہوی مگر اوسنی احتیاط کی کہ لاہور مین اوسوقت تک
نہ آیا کہ جب تک جواہر سنگہ کا خون کرکے فوج خالصہ ٹہنڈی ہوگئی تھی اور چتر سنگہ کو جو شرکت
پشورا سنگہ کی قتل مین تھی بہول گئی تھی ۱۸۴۴ء مین سردار شیر سنگہ چتر سنگہ کا سب سے بڑا بیٹا سردار
تیج سنگہ کی جگہہ جو لاہور کو طلب کیا گیا تہا ناظم پشاور مقرر ہوا شیر سنگہ آدمی لایق اور الوالعزم تہا
اور اوسنی اس سخت ضلع کا انتظام سرکار لاہور کی اطمینان کے قابل کیا ۱۸۴۶ء مین اوسنی
ایک سرکشی جو یوسف زی مین ہوئی تھی کامیابی سی فرو کی لیکن اگرچہ اوسکا انتظام زبردست
اور مضبوط تہا الاحدسی زیادہ لوٹ اور آلودگی تہی +

راجہ لعل سنگہ وزیر لاہور کو اوسکے ساتہہ سخت عداوت تھی اور اگست ۱۸۴۶ء مین چتر سنگہ شیر سنگہ
کی جگہہ پشاور مین مامور ہوا اور شیر سنگہ لاہور کو واپس آیا چتر سنگہ اس منصب پر اپریل ۱۸۴۷ء
تک رہا مگر اوسکا انتظام اوسکی بیٹی کے انتظام سے زیادہ اوجلا نہ تہا دونون باپ اور بیٹی اس شدت
سی لوٹ تھی کہ لاہور کے اہلکارون کو بہی تعجب تہا اور محاصل سرکاری مین سی سال بہر مین ڈیڈہ
یا دو لاکہہ روپیہ تغلب ہونیکا تخمینہ کیا جاتا تہا ممکن تہا کہ یہہ حرکات جایز رکہی جاتین مگر اس خاندان کو

ایسا زور حاصل تہا کہ انکا ناراض کرنا آسان نہ تہا اور مہاراجہ کے ساتہہ مقاربت ایسی قریب تہی کہ اس خاندان کے آدمی بیکار نہ کئی جا سکتی تہی اس سبب سے چتر سنگہ علاقہ مابین جہلم و دریائی اٹک کا ناظم مقرر ہوا اس علاقہ مین اوسکو بہت اختیار تہا اور شیر سنگہ کونسل مین داخل کیا گیا لیکن شیر سنگہ کو اس تقرر سے رضامندی نہ ہوئی - اوسکے خیال مین یہہ بات تہی کہ اوسکی دشمن راجہ بعل سنگہ کی معزولی کے بعد اوسکا حق ثابت کا تہا کہ اوسکے منصب پر قایم ہو چنانچہ بعد بعل سنگہ کے مہارانی کا تعشق اوسکو حاصل ہوگیا تہا اور اوسکی امیدین زایل ہو جانے کے سبب سے شیر سنگہ ناراض تہا شاید شیر سنگہ منصب وزارت کے واسطے سب سے بہتر منتخب ہونیکے لایق تہا مگر اوسکے حقوق اوسکے باپ کے سے نہ تہی اور چتر سنگہ بالکل ایسا مہاراجہ گلاب سنگہ کے قابو مین تہا کہ اوسکے لاہور مین وزیر ہونے سے اندیشہ تہا مگر انگریز اطمینان یوالہ ظاہر راضی معلوم ہوتے تہے ایسا حکم دیا گیا کہ جو دعوے کثرت سی پشاور مین شیر سنگہ کے اوپر ہوئی تہی اوسکی تحقیقات نہ کیجاوے ان دعوون کے مقدار قریب نصف لاکہہ روپیہ کے تہی اور فقط یہہ حکم ہوا کہ سردار مسطور فقط آٹہہ ہزار روپیہ اون دعویدارون کو دیدی جو بہت مفلس تہی اور جو دعوی سب سے زیادہ معقول تہی اس انتظام سی شیر سنگہ کی بہت تشفی ہوگی اور اوسکے بہائیون گلاب سنگہ اور اوتار سنگہ کو ایک کو ہزارہ مین اور دوسری کو لاہور مین جب منصب مل گئے تو اوسکو وزارت کے نہ ملنے کا رنج فراموش ہوگیا +

ساتوین اگست ۱۸۴۶ء کو جب سردار تیجسنگہ کو خطاب راجگی ملا سردار چتر سنگہ کو بہی صاحب رزیڈنٹ کے سفارش سے خطاب ملا

اوسی سال ۲۶ نومبر کو شیر سنگہ کو خطاب راجگی عطا ہوا اس خطاب کے چتر سنگہ کو ملنی کی سفارش ہوئی تہی لیکن خطاب ملنے کے وقت اوسنی درخواست کی کہ میرے فرزند شیر سنگہ کو یہہ خطاب ملے اور اوسکی درخواست منظور ہوئے

۱۸- اپریل ۱۸۴۸ء کو ملتان مین فساد ہوا دو انگریز افسرون پر دغا سے حملہ ہوا اور صاحبان موصوفین مارے گئے اور دیوان مولراج نے سرکار لاہور کے حکومت سی سرکشی اختیار کی اس فساد کی خبر لاہور مین

۲۱- اپریل کو پہونچی اور صاحب رزیڈنٹ نے فورًا ملتان کیطرف سات پیادہ پلٹنون دو رجمنٹ سوارون آئین اور بارہ سو شادہ سوارون کا زیر حکم سردار عطر سنگہ کالیانوالہ کے کوچ کرادیا اس فوج کے ساتہہ

راجہ شیر سنگھ بھی روانہ ہوا تہا لیکن چونکہ صاحب کمانڈر اینچیف فوج انگریزی کی مرضی نہ ہوئی کہ گرمی کے موسم مین اس فوج کی مدد کے واسطہ ایسی ملک مین جیساکہ ملتان بیماری کا گہر ہونے سی بدنام تہا فوج گورہ کو بہیجیں اسواسطہ یہہ فوج واپس بلائی گئی لیکن یہہ بات ضرور تہی کہ کچہہ نہ کچہہ کیا جاوے اور صاحب رزیڈنٹ نے ناچار ملتان پر فوج سکہہ زیر حکم راجہ شیر سنگہ اور سردار شمشیر سنگہ سندانوالیہ اور عطر سنگہ کالیانوالہ کے روانہ کی اس فوج کی جمعیت یہہ تہی کہ ایک رجمنٹ پیادہ آئین تہی اور نصف رجمنٹ پیادہ غیر آئین تین ہزار سوار دس توپین اور دو توپین بم کے گولہ کی راجہ شیر سنگہ سپہ سالار اس فوج کا تہا مگر اوسکی خاص افسری پیادگان پر تہی اور دو نو سردار فوج سواری کے افسر تھی +

۱۲ جون کو یہہ فوج چیچہ وطنی مین تہی اور آگے بڑہنے کو طیار تھی لیکن فوج کا جلد آگے جانا اوس وقت تک مصلحت نہ سمجہا گیا کہ جب تک لفٹنٹ اڈورڈس صاحب اور فوج بہاولپور مولراج پر کوئی قطعی فائدہ حاصل نہ کرے - شیر سنگہ اور اوسکی ہمراہی سردارونکو دغا یا فساد کا خیال نہ تہا مگر اونکی فوج مفسدون کے ساتہہ ہمدردی کرتی تہی اور اونکے ساتہہ بہت خوشی سے شامل ہو جاتے ۱۴ جون کو شیر سنگہ تلمبہ مین پہونچا اوسکو حکم ہوا کہ اُس مقام مین ٹہیر جاوے لیکن یا تو اوسکی فوج اوسکے قابو مین نہ رہی تھی یا یہہ خیال کرکے کہ اونکی وفاداری پر اوسکو بہروسا تہا اوسنی چاہا کہ انگریزون کی فتوحات مین شامل ہو جاوے (کیونکہ کنیاری کی لڑائی لڑی گئی تھی) چنانچہ شیر سنگہ گوگران کو روانہ ہوکر پونچہا جو شہر ملتان سے نو میل کے فاصلہ پر ہی لفٹنٹ اڈورڈس صاحب نے اُسوقت شیر سنگہ کو حکم دیا کہ صاحب موصوف کے ساتہہ شامل ہو جاوے چنانچہ شیر سنگہ شامل ہوگیا اور بٹی سے جہان لفٹنٹ اڈورڈس صاحب کا لشکر تہا تین میل کے فاصلہ پر سورج کنڈ کے مقام پر اوسنی خیمہ ڈالا - اس جگہہ شیر سنگہ ششم جولای کو پونچہا +

اگرچہ فوج سکہہ سرکشی پر آمادہ تہی لیکن بڑے سردارونکو اوسقدر زور اُسپر تہا کہ فوج مذکور کم و بیش سیدہی رہی ہر چند یہہ بات ہوئی کہ بہت سے آدمی فوج کو چہوڑکر مولراج کے ساتہہ جاملے اور بیشتر جولای

کو شیر سنگھ نے باتفاق اوس فوج کے جو زیر حکم افسران انگریز کے تھی جرات اور کامیابی سے خدمت کی یہہ صورت ۱۸ اگست تک رہے جس تاریخ کو جنرل وش صاحب فوج گورہ لیکر ملتان کے سامنے پونچی *

سردار چتر سنگھ ان ایام مین ہزارہ کا نائم تہا اوسکے فوج سرکش مشہور تہی مگر اوسنی حکام انگریزی کو اپنی فوج کی نیت بد کی خبر نہ کی اور اس بدنیتی مین وہ خود شریک تہا اور خود فوج کو سرکشی کی ترغیب دیتا تہا ششم اگست کو یہان تک نوبت پونچی کہ کرنیل کنورا صاحب جو قوم امریکا مین سے تہا اور سکھون کے سرکار کی ملازمت مین توپخانہ کا کپتان تہا قتل کیا گیا چتر سنگھ نے اوسکو حکم دیا تہا کہ قلعہ ہری پور کے اندر سے توپین باہر نکال لاوے اور شہر کے باہر میدان مین ڈیرہ کرے کرنیل کنورا صاحب کو چتر سنگھ کے فساد کی نیت کا شبہہ تہا اس سبب سے اوس نے بعد منظوری کپتان ایبٹ صاحب کے جو کمشنر حدبست تہی اور ہزارہ مین صاحب رزیڈنٹ کے اسسٹنٹ تہی اس کام کے کرنے سے انکار کیا کرنیل مذکور توپون کے بیچ مین کہڑا ہوگیا اور توپون مین گراپ بہرکر کہا کہ جو شخص میرے پاس آویگا اوسپر توپ ماردونگا مگر چتر سنگھ نے اصرار کیا اور چونکہ کرنیل مذکور وہ توپین نہ دیتا تہا جو اوسکے سپرد تہین ایک جمعیت سکھ سپاہیون کے اوسکے پشت کیطرف چہپکر چلے گی اور اوسکو گولی سے مار دیا جب اس قتل کی خبر لاہور مین پونچی تو صاحب رزیدنٹ نے سردار جہنڈا سنگھ بوتالیہ کو چتر سنگھ کے فرزند گلاب سنگھ کا ایک معتمد ساتہہ دیکر اسواسطے بہیجا کہ چتر سنگھ کو سمجہا کر ساتہہ لے آوے تاکہ اوسکے اس حرکت کے لاہور مین تحقیقات کیجاوے مگر چتر سنگھ کو جو کچہہ کرنا منظور تہا اوسنی اپنی جگہہ پختہ تجویز کر لی تہی جہنڈا سنگھ کے بہیجنے سے کچہہ حاصل نہوا راجہ دینا ناتہہ بہی اسی کام کیواسطے ہزارہ کو بہیجی گئے مگر وہ بے نیل مرام واپس آئی چتر سنگھ کی فوج کی جمعیت اوسکے سرکشی کے وقت دو ہزار آدمی سے زیادہ نہ تھی مگر روز بروز اوسکی جمعیت زیادہ ہوتے گئی اوسنی اپنے فرزند کو ملتان کو اور مہاراجہ گلاب سنگھ کو اور دوست محمد خان کو مدد کے واسطے لکہا اپنی علاقہ پوٹہوار مین الوس بہرتے کے اور جہانتک اوسکا بس چل سکا اوسنی اپنی بغاوت کو جہانتک امکان ہوسکتا تہا زور دینے مین کوشش کی *

۱۹ اگست کو ہزارہ کے فساد کی خبر راجہ شیر سنگھ کے لشکر مین ملتان کے سامنے پونچی اس سردار نے باوجودیکہ چارون طرف اوسکی سرکشی اور بدنیتی تہی اپنی سرکار کی خدمت واجب کرنیکی کوشش کی بہت سخت سزائیں دیکر اور انعامات کا وعدہ کرکے اوسنی اپنی فوج کو قایم رکھا تہا اور بلکہ جب اوسکی باپکے خط بہی اگست کے مہینے مین اوسکے پاس پونچی تب بہی جادہ وفاداری سی اس سردار نے لغزش نہ کی اوسکو یقین نہ تہا کہ اُسکا باپ سرکشی مین بہت پہنس گیا ہی اور اوسکو امید تہی کہ سردار جہنڈا سنگہ اور راجہ دینا ناتہ کے بیچ مین آنے سے سارا انتظام خاطرخواہ ہو جاویگا یکم ستمبر کو جب لفٹنٹ اڈورڈس صاحب کی فوج کو اپنی جگہہ بدلنے کی ضرورت ہوئی اور غنیم نے اوسپر حملہ کیا تو راجہ شیر سنگہ نے اپنی خوشی سے توپین باہر نکالکر فوج کی حرکت کرنے مین مدد دی پہر تیسری تاریخ ستمبر کو اوسنی مولراج کی فوج پر توپ رانی کے اور اوسکو پُل پر بہت پریشان کردیا خصوصًا اس غرض سے کہ اوسکی اپنی فوج اور مفسدون مین ہمدردی جاتی رہی لیکن اوایل ستمبر مین بہت تاکیدی خط اِس مضمون کے ہزارہ سے آئے کہ سردار چتر سنگہ کی سرکشی ایسی تہی کہ عفو کی امید باقی نہ رہی تہی اور شیر سنگہ اور سب سچی سکہون سے یہہ درخواست تہی کہ اُسکے ساتہہ جاکر شامل ہون ہزارے سے پنجابیون نے اکر جس مین سب سے بڑا آدمی صورت سنگہ مجیٹہیہ تہا سپاہ کو ورغلانا شروع کیا اور بیان کیا کہ اب فرنگیون کو ملک مین سے نکال دینے کا وقت ہی اور جو شخص سردار چتر سنگہ کی حرکت کی خلاف ہوگا خالصہ کا دشمن ہوگا فوج سکہہ سے ایسا اندیشہ ہوا کہ ۳ ستمبر کو یہہ تجویز پختہ ٹہہری کہ ملتان سے اوسکو علیحدہ کردیا جاوے تاکہ ایسی جگہہ نہ رہی جہان اوسکو ترغیب سرکشی کی ہو تجویز یہہ ٹہہری کہ اٹاریوالہ اور سندانوالہ اور کالیانوالہ سردارون کی فوجین علیحدہ علیحدہ جانب کوچ کرین شیر سنگہ کی فوج کے باب مین یہہ تجویز ٹہہری کہ گہاٹ کی طرف جاوے اور بظاہر یہہ خدمت اوسکی واسطے تجویز ہوئی کہ گہاٹ کی حفاظت رکہے ۴ تاریخ صبح کا وقت فوج کے کوچ کرنیکے واسطے مقرر ہوا مگر فوج نے ہلنا نہ چاہا صورت سنگہ اور اور آدمیونکے ورغلانے سے سارا لشکر سرکش ہوگیا سردارون کو فوج نے گالیان دین

اور زور ہمکانا شروع کیا یہان تک کہ اونکی جانین محفوظ رہین اور آخر کار راجہ شیر سنگھ بہت مایوس ہو کر مفسدون مین شامل ہوگیا اور اپنی فوج لیکر ملتان کیطرف کوچ کر گیا اور وہان جاکر حضوری باغ مین ڈیرہ کیا کیونکہ دیوان کو اوسکا اعتبار نہ تہا اور قلعہ مین اوسکو آنے دینی سے اوسنی انکار کیا +

شیر سنگھ کی فوج کی علیحدگی کے سبب سے جنرل وش صاحب کو ناچار محاصرہ ملتان کا اوٹھا لینا پڑا مگر جنرل صاحب موصوف نے فقط یہ کیا کہ حوالی شہر کیطرف علیحدہ جا پڑی اور وہان ٹہیرکر کمک اور محاصرہ کے قابل توپون کے آنیکا انتظار کیا گیا شیر سنگھ نے اب حتی المقدور کوشش کی کہ سرکشی پہیل جاوے ساری قوم باغی ہوجاوے اور تمام ملک مین خطوط فتنہ انگیز جاری کر دئی اور سب سکھون کو اشتعال کے کسی کی دی مگر مولراج کو تب بہی یہی گمان رہا کہ شیر سنگھ انگریزون کے طرف تہا یا انگریزون سے خلاف تہا تو یہہ چاہتا تہا کہ قلعہ ملتان کو خالصہ کے واسطے لے لی اور شیر سنگھ کی باتون پر کچھہ اعتبار نہ تہا اوسنے شیر سنگھ سے معہ اوسکے افسرون کے گرنتہہ پر قسم کہلوائی کہ اونکا منشا بد نہ تہا مگر باوجود اونکی قسم کہانے کے انہین سے ایک کو بہی شہر کے اندر نہ آنے دیا +

آخر کار شیر سنگھ نے یہہ تجویز مصمم کے کہ اپنے باپ سی ہزارہ مین جاکر شامل ہوجاوے مولراج اس رائے سے بہت خوش ہوا اور راہ اوسکے جلد چلے جانے کے واسطے اوسکو روپیہ قرض دیا اور ۹ اکتوبر کو راجہ شیر سنگھ اپنی فوج کو جسکی جمعیت ۵۲۰۰ آدمی کی تہی ملک ملتان سے ہزارہ کی طرف روانہ ہوا ۱۱ تاریخ کو اوسنی معہ اپنی کل لشکر کے راوی عبور کیا اور جہنگ کیطرف کوچ کیا یہان اوسکی فوج نے بدعتین کین کہ مسجدون کو خراب کیا اور مسلمان باشندونکو لوٹا اس جگہہ شیر سنگھ کی فوج کے ساتہہ بنون کی فوج آکر شامل ہوئی یہہ فوج سرکش ہوگئی تہی اور قلعہ دلیپ گڈہ پر اوسنے تصرف کر لیا تہا اور فتح خان ٹوانہ کو قتل کر دیا تہا شیر سنگھ چناب کے کنارے کنارے وزیر آباد کیطرف کوچ کرتا رہا وزیر آباد پر لعل سنگھ مڑاڑیہ نے جو دوابہ سندہ ساگر کا صدر عدالتی تہا اور دو ہزار غیر آئین سوارون کے جمعیت سی مفسدونکا شریک ہوگیا تہا قبضہ کر لیا تہا +

سردار چتر سنگھ اکتوبر کے مہینے مین ہر طرف فتنہ و اشہارہ تہا یار کرے سردار ان کو اسنی دنی کی امداد کی جلدی مین صوبہ پشاور کے دینے کا وعدہ کیا اور جتنے فوج سکہ پشاور مین تہی اوسکو اپنی ساتھہ ملا لینے مین کامیاب ہوا تہا باوجود بعضے افسرون کے کوششون کی جو اپنے خدمت پر مستقل رہے فوج سکہ مقیم پشاور ۲۴ اگست کو سرکش ہو گئی اور چتر سنگہ سے ملنے کو کوچ کر گئی کپتان ایبٹ صاحب دلیری اور بہادری سے ہزارہ مین جمے رہے اور لفٹنٹ ہربرٹ صاحب نے قلعہ اٹک کو دو دم جنوری تک بچا رکہا بعد اسکے چونکہ اونکو امداد کے امید نہ رہی اور اونکی سپاہ اونکو چہوڑ کر غنیم کیطرف چلی گئی اونکو مجبور رہا گنا پڑا اٹک کے سر ہونے کے بعد چتر سنگہ نے اپنی فرزند شیر سنگہ کے ساتھہ ملنے کو کوچ کیا +

راجہ شیر سنگہ کو دوم نومبر کو رام نگر مین فوج انگریزی سے جو زیر حکم لارڈ گوف صاحب کے تہی سخت ہزیمت ہوئی تہی یہہ معرکہ بالکل سوارون اور توپخانہ مین ہوا اور اسکو جنگ نہین کہہ سکتے تہی یکم دسمبر کو سر جوزف ہکول صاحب نے فوج کے پیش دستہ کو لیکر چناب کو عبور کیا اور راجہ کے لشکر گاہ کیطرف بڑہ کر کوچ کیا مورچون سے سامنے کچہہ لڑائی ہوی مگر مورچون پر حملہ نہین کیا گیا اور تیسری دسمبر کی شب کو شیر سنگہ نے جہلم اور جلال پور اور پنڈ دادنخان کے راہ سی واپس کوچ کیا اور جیلیانوالہ مین جا کر قائم ہوا ۱۳- جنوری کو فوج انگریزی اوس پر حملہ کرنیکو بڑہی اس لڑائی کا حال جو اس لائق نہ تہی جیسا سرکار انگریزی کی فوج کے شایان ہوا کثر لکہا گیا ہی اور بیان کیا گیا ہی کہ سرکار انگریزی کی فتح ہوئی تہی لیکن نہ تو سکہون کی فوج اور نہ سکہہ جنرل اپنی شکست ہونی سمجہتے تہی سب اچہی طرح لڑے مگر اوس روز جوانمردی جواہر سنگہ نلوہ مشہور سکہہ جنرل ہری سنگہ نلوہ کے بیٹی کے نام رہی جسنے سوارون سے حملہ کیا اور جس حملہ سے لڑائی کا نتیجہ جو کچہہ ہوا پیدا ہوا +

دو یا تین دن لڑائی کے بعد سردار چتر سنگہ اپنی فرزند کے لشکر مین شامل ہوا جب پہونچا تو شلک شاہانہ اوسکی سلامی کی سر ہوئی سردار موصوف اپنی ہمراہ میجر جارج لارنس صاحب لفٹنٹ ہربرٹ صاحب اور لفٹنٹ بوی صاحب کو اسیر کر کے لایا تہا چتر سنگہ نے امیر دوست محمد خان کو اپنا شریک کر لیا تہا-

اور اوسکی مدد کے عوض مین تیس ہزار روپیہ نقد ۱۵ ہزار روپیہ کا پشمینہ دیا تہا اور ۱۵ ہزار روپیہ دینے کا اوسنے
مین وعدہ کیا تہا اس روپیہ کے عوض مین امیر نے صوبہ پشاور پر تصرف کر لیا اٹک کے محاصرہ مین اوسکے ساتھہ
اتفاق کیا اور ایک ہزار سوار اپنی فرزند اکرم خان کے ماتحت چتر سنگہ کی فوج مین شامل ہونیکو بہیجی *
۱۰ فروری کو گجرات کی لڑای لڑے گئی جسمین متفق فوج سکہہ اور افغان کو شکست تام ہوئی اور ۵۳
توپین انکی لی گئین حقیقت مین اس جنگ کے بعد لڑای ختم ہوگئی اس فتح کے بعد غنیم کا تعاقب بہت
چستی سے کیا گیا اور ۱۴ مارچ کو راولپنڈی مین چتر سنگہ اور شیر سنگہ نے معہ اوس قدر فوج سکہہ کے جو
باقی رہ گئی تہی ہتیار رکہدئے سولہ ہزار فوج اوسوقت اوسکے ساتہہ تہی *
اس لڑای کے بڑی واقعات جسقدر سرداران اٹاریوالا سی متعلق تہی یہہ تہی جو بیان کئی گئی اس لڑای
کے جو دو نو ہنگلستان اور پنجاب کے واسطے نتایج عظیم سے پُر ہی ہنوز ایک مسلسل تاریخ لکہی جانی باقی ہے
مگر اسمجہہ تہوڑا سا بیان اون بواعث کا جنکی سبب سے یہہ لڑای واقع ہوئے لکہا جانا بے محل نہ
ہوگا *
ستلج کی لڑای کے ختم ہونے پر قوم سکہہ جو مہاراجہ رنجیت سنگہ کی وفات کی بعد سے ہمیشہ تعداد مین
زیادہ ہوتی رہی تہی بہت سی برطرف ہوگئی تہی - پنجاب کے دیہات مین ناخوش سپاہی بہرے ہوئے
تہی آرام کے پیشون سے اونکو تنفر تہا اور اونکو پختہ یقین تہا کہ جو شکست اونکو ہوئی تہی فقط افسکے سرداروں
کی دغابازی اور نالیاقتی کے سبب سے ہوئی تہی یہہ لوگ اسبات کے خواہشمند تہی کہ ایک مرتبہ اور میدان
جنگ مین اپنی بخت آزمائی کرین *
دارالریاست مین راجہ لعل سنگہ سی کوئی خوشی نہ تہا اور سرکار انگریزی کو اوسکی حمایت ضرور تہی - فوج
کو اُس سی اس سبب سے تنفر تہا کہ ستلج کی لڑای کی تباہی مین اوسکو شرکت تہی اور مہارانی کے ساتہہ اوسکے
لگاوٹ تہی سردار اوسکی لالچ کے سبب سے اوس سی نفرت کرتے تھے اور اکثرون کی جاگیرین ضبط
سی جاتی رہی تہین اوسکی معزولی کے بعد بہی جو نیا انتظام ہوا تہا اُس سی بہی لوگ راضی نہ تہی

راجہ تیج سنگھ کسی لایق نہ تہا اور وقتاً عروج پاگیا تہا اور جو کچھہ اوسکو حاصل ہوگیا تہا غیبون سے ہوگیا تہا کچھہ لیاقت کے سبب سے نہین ہوا تہا اور لوگون کے گمان مین یہہ بات تہی کہ راجہ مسطور بالکل صاحب رزیڈنٹ میجر ہنری لارنس صاحب کا مطیع الحکم تہا اور یہی بہت سے چھوٹے چھوٹے بواعث ناراضگی کے تہی گاوکشی اب جرم نہ سمجھی جاتی تہی اور مسلمانونکو جنسی نفرت تہی اور جن پر سرکار سکھہ مین بہت ظلم ہوتا تہا اب اجازت ہوگئی تہی کہ اپنی مراسم مذہبی ظاہرا ادا کیا کرین یہہ سب لوگونکو یقین تہا کہ انگریزون کی مغیت کبھی پنجاب سے چلے جانے کی نہ تہی اگرچہ راست یہہ ہی کہ فوج انگریزی سرداران اعلی کی تمنا سے رہی تہی کہ سرداران مسطور کو یہہ خوف تہا کہ ستلج کی لڑائی سے پہلے جو بدنظمی تہی وہی پھر ہوجاویگی پس سرکشی کا سامان بہت کچھہ طیار رہتا لیکن اگر میجر لارنس صاحب جنکی اوپر لوگونکو اعتبار اور بھروسا تہا بیماری کے سبب سے مجبور ہوکر پنجاب سے ایسی نہایت نازک وقت مین نہ چلے جاتے تو اونکی تیز ہوشی اور دانشمندی سے امکان تہا کہ امن قایم رہتا +

۱۸۴۸ع کا مفسدہ فساد ملتان سے شروع ہوا اور ملتان کا فساد مطلق اتفاقیہ ہوا کوئی وجہ اس امر کے یقین کرنے کے نہین ہی کہ افسران انگریزی پر جو حملہ ہوا دیوان مولراج کے حکم یا اسکے اغماض سے ہوا مگر جب اوس حملہ کے سبب سے اوسپر ایک سختی عاید ہوئے تو اوسکو یاد رہا کہ میرے پاس دولت کثیر ہے فوج بالکل میری کہنے مین ہے قلعہ ملتان ایسا ہی کہ ہندوستان بالا مین سب سے زیادہ مضبوط ہی اور اوسکے خیال مین یہہ بات تہی کہ سزا دینے والے اور عوض لینے والی طاقت دور تہی بلکہ وہ اس طاقت کو رسی بخوبی واقف بہی نہ تہا دو قباحتون مین سی اونہی سرکشی کو کمتر سمجہا اگر اس فساد کی لاہور مین خبر پہونچنے کے وقت فوج انگریزی ملتان کے اوپر بہیجی جاتی اور جرم کے واقع ہونے کے بعد سزا جلد اور قطعے دیجاتی تو سکھہ سرکش نہوتے مگر ایک مفسد کی سزا دینی مین جو توقف ہوا اس سبب سے سکھونکو یقین ہونیکی گنجایش ہوئی کہ امکان ہے کہ یہہ فساد جو سلطنت کے خلاف ہوا سزا سے بالکل بچا رہی +

راجہ شیر سنگھ بہی جو ملتان کے سامنی سرکش ہوا پہلے سے اوسکی مغیت سرکشی کی نہ تہی ۱۳ ستمبر

کی رات تک اگرچہ طمع اور تحریص بغاوت کی ایسی تہی کہ کم آدمیون کو ہوتی ہی وہ حق نمک پر قائم رہا اوسکا زور اپنی فوج پر بہت تہا اور امکان ہی کہ اگر اوسکی باپ کی منشین اوسکی مرضی کے خلاف اوسکو مفسدہ مین شریک ہونے کے ترغیب نہ دیتے تو اخیر تمام محاصرہ تک راجہ موصوف اپنی فوج کو وفاداری مین قائم رکہتا - سردار چیت سنگہ کے فرزند کی سرکشی کا باعث خود سردار موصوف کے سرکشی تہی چیت سنگہ کے فساد سے پہلے دور کے اضلاع پنجاب مین تہوڑے کئی فساد ہوئے تہی مگر چیت سنگہ نے سرکشی ایسی کی کہ ساری قوم مفسد ہوگئی اور ملک پر تباہی عائد ہوئی +

چیت سنگہ کے اس طریق کے بواعث کیا تہی کیا سبب تہا کہ درحالیکہ اوسکا فرزند وفادار تہا اور وفادارے کے ساتہہ خدمت کرتا تہا چیت سنگہ خود ناراض تہا اسبات کا یقین ہونا مشکل ہی کہ وہ اپنے واسطے عروج چاہتا تہا وہ عمر مین ضعیف اور نحیف تہا اور دایم المریض - اوسکی عقل جو کبہی بہت روشن نہین تہی بیماری اور عمر کے بڑہتی جانے کے سبب سے کمزور ہوگئی تہی مدت سے وہ کہتا تہا کہ دنیا کو چہوڑ دونگا اور گنگا کو تیرتہہ کے واسطے جاؤنگا اور اپنے فرزند کو خطاب راجگی دلوادیا تہا خود یہہ خطاب نہین منظور کیا تہا نہ اوسکو یہہ امید ہوسکتی تہی کہ انگریزون کے پنجاب سے نکل جانے سے اوسکے فرزند کو کچہہ فائدہ ہوگا شیر سنگہ کو امرار سکہان سے انگریزون نے برتر بنا دیا تہا اور اوسکو بوجہ معقول امید ہوسکتی تہی کہ کچہہ عرصہ مین لاہور کی ریاست کی وزارت اور مہاراجہ خورد سال کی سرپرستی جسکو اوسکی ہمشیرہ منسوب تہی اوسکو حاصل ہوجاویگی - اور نیز اس نسبت کے سبب سے انگریزون کی نظر وعنین اس خاندان کو اوس سی زیادہ بزرگی جو سکہونکی نظر وعنین تہی کیونکہ جیسی مہاراجہ رنجیت سنگہ کی بیوی تہی اوسکی ہمشیرہ کے ساتہہ بیاہ ہوتی غالب تہا کہ وہ کئی اور شادیان کرلیتے اور پنجاب مین بے بے کا زور محل سرا کی دیوارون سے باہر کچہہ نہین چلتا ہے شیر سنگہ کچہہ امیدین نہین اونکے سبب سے اوسکو بوجون رضامندی حاصل تہی اور کوئی وجہ چیت سنگہ کے ناراض ہونے کے نہ تہی - ایک مرتبہ یہہ بات مشہور ہوئی تہی کہ کپتان ایبٹ صاحب کے اوپر شک کرنے کے سبب سے چیت سنگہ ناچار مفسد ہوگیا لیکن صاحب موصوف جو بہت لیاقت کے آدمی تہی شک فقط اسی جگہہ کرتے تھے جہان شک کرنے

کے وجہ معقول تہی اور اسباب مین اونکی رای کا درست اور صحیح ہونا بخوبی ثابت ہوگیا +

سردار چتر سنگہ ڈرپوک اور ضعیف العقل آدمی تہا اور ہمیشہ سی اوسکی یہہ عادت رہی تہی کہ جو شخص اوس سی زیادہ عقیل اور حوصلہ کے تہا اونکی صلاح پر بہروسا رکہتا تہا - اور غالب یہی ہی کہ اوسنی کسی ایسی شخص کے داؤ مین آکر فساد کیا جسکے وہ قابو مین تہا +

سردار چتر سنگہ راجہ شیر سنگہ اور سردار اوتار سنگہ کہ یہہ سردار بہی مفسدون مین شامل ہوگئی تہی اُنہ سے زیر نظر رکہی گئی تہی مگر چونکہ دریافت ہوا کہ وہانسے بہی وہ فتنہ انگیز خط وکتابت رکہتے تہے وہ سب جنوری ۱۸۴۸ع مین اول الہ آباد کو اور بعد ازان کلکتہ کو قید کرکے بہیجے گئے اونکی جاگیرین سب ضبط کی گیئن لڑای سی پہلے چتر سنگہ کے قبضہ مین ایک لاکہ بائیس ہزار روپیہ کی جاگیر تہی کہ اس مین ۷۵ ہزار کے جاگیر اوسکی ذات کی تہی اور ۶۵ ہزار روپیہ کی جاگیر عوض نوکری کے تہی راجہ شیر سنگہ اور اوسکے بہاے کے قبضہ مین ۲۲۰۴۲ روپیہ کی جاگیر تہی اونکے واسطہ ۲۰۰، گذارہ مقرر کیا گیا تہا یعنے چتر سنگہ اور شیر سنگہ اور اوتار سنگہ ہر متنفس کے واسطہ ۲۴۰۰ روپیہ گلاب سنگہ مفسدون مین شامل نہین ہوا تہا کیونکہ وہ لاہور مین زیر نظر رکہا گیا تہا گلاب سنگہ اور اُسکے بہائی شیر سنگہ کو سرپرستی مہاراجہ خورد سال اور قلعہ کے خانگی امور کا اہتمام سپرد تہا اور گلاب سنگہ ظاہرا لاہور سے چلے جانے کی اور اپنے باپ سے شامل ہونیکے طیاری کر رہا تہا جب وہ ۷، ستمبر کو پکڑا گیا اور لاہور مین زیر نظر رکہا گیا اور بہ تمام لڑای تک قید رہا - مگر کچہہ اوسکے نسبت ثابت نہین ہوا اور لڑای سے پہلے جو اوسکی جاگیر تین ہزار روپیہ کی تہی اوسکی عوض مین لڑای کے بعد تین ہزار روپیہ کی پنسن اوسکی واسطے مقرر ہوئی +

بی بی تیج کور کی مہاراجہ دلیپ سنگہ سی شادی نہین ہوئی لڑای کے بعد نسبت ٹوٹ گئی اور آخر کار اوسکے شادی جنجا سنگہ سردار ایسر سنگہ گل ٹاری والہ کے ساتہہ ہوئی اوس سے دو فرزند اوسکو پیدا ہوے بی بی تیج کور ۱۸۶۳ع مین مرگئے جنوری ۱۸۵۴ع مین چتر سنگہ شیر سنگہ اور اوتار سنگہ جگاطریق ضلعی ملک پنجاب کے زمانے سے ناقابل اعتراض کے تہا قید سے کئی گئی اونکو اجازت ہوئی کہ اپنی بودوباش کے واسطے

خاص حدود کے اندر جگہہ پسند کرلین اونکی گذارہ بہی بڑہائی گئے چتر سنگہ کا گذارہ اٹہہ ہزار اور شیر سنگہ کا چہہ ہزار روپیہ مقرر ہوا برہما اور ایران اور سوتلج کی لڑائی مین راجہ شیر سنگہ نے سرکار کی خدمت کرنے کے درخواست کی اور بلکہ جنگ گذشتہ چین مین بہی اوسنی خدمت کرنیکے درخواست کی جب مفسدہ ہندوستان مین ہوا سردار کلاب سنگہ کو فوج مین افسری ملی اور تمام مفسدہ کے ایام مین اوسنی شایان بہادری سے خدمت کی - اوسکو کپتانی کا خطاب تہا اور اپنی بہائیون تیج سنگہ اور اوتار سنگہ کے ساتہہ زمینداری ۲۸۸۰۰ روپیہ سالانہ کی اودہ مین اوسکو حاصل ہوئی +

ہندوؤنکے عقیدہ کے بموجب راجہ شیر سنگہ کی زندگی بہر کے عیوب اوسکی نیک موت کے سبب سے ہٹ گئی جب اوسنے اپنی آپ کو قریب المرگ سمجہا اوسنی اپنی پاس برہمن بلائی اور اونسی دریافت کیا کہ تناسخ کے عذاب سے مین کسطرح بچ سکونگا اس عذاب کا ہندوؤنکو ہمیشہ خوف رہتا ہے اُنہون نے جواب دیا سات روز تک فاقہ سے گنگا کے کنارے پر پڑا رہنا چاہیئے اور بہاگوت سنی چاہیئے کہ بہاگوت ۱۸ پرانون مین سب سے زیادہ اوتم ہے - ہر روز صبح کے وقت راجہ مذکور کو دریا کے کنارے پر لیجاتے تہے اور دن بہر جیسا حالت زوال ہوش مین اُس سی ہو سکتا تہا اُس پوران کو سنتا رہتا تہا +

ساتوین دن شام کو اوسنی دو ہزار روپیہ برہمنون کو دان کئی اور مرگیا +

اس طرح بعید از وطن بنارس کے پاک شہر مین پاک دریا کے کنارے پر وقت سے پہلے راجہ شیر سنگہ نے وفات پائی اوسکا باپ سردار چتر سنگہ اوسی سال کے شروع مین کلکتہ مین مرچکا تہا +

سردار دیال سنگھ مجیٹھیہ

نودھ سنگھ
۱۸۸۸ء مین مرا

سردار دیسا سنگھ سردار کرم سنگھ نجھری کی
دختر سے شادی ہوئی ۱۸۳۷ء مین وفات پائی

سردار لہنا سنگھ
(۱) سردار تارا سنگھ سلطانونڈیہ کی دختر سے شادی کی
(۲) سردار نار سنگھ ایمہ والہ کی دختر سے شادی کی
۱۸۵۲ء مین وفات پاگیا
سردار دیال سنگھ ۱۸۴۸ء مین پیدا ہوا
سردار شیر سنگھ انبالہ والہ کی دختر سے
شادی ہوئی

سردار گوجر سنگھ سردار روز بر سنگھ
رگھڈ بنگل والہ کی دختر سے شادی
کی ۱۸۳۷ء مین وفات پائی

سردار رنجور سنگھ ۱۸۳۷ء مین مرگیا
۱ سردار گلاب سنگھ چمیارے کی دختر سے
شادی کی
۲ سردار سنت سنگھ سانہوال
کے دختر سے شادی کی ۱۸۴۰ء
مین پیدا ہوا
سردار گج اندر سنگھ

حال خاندان

دہہ مجیٹھہ سی جو شہر امرتسر سی دس میل کے فاصلہ پر شمال کے جانب مین واقع ہے پنجاب کے نہایت مشہور خاندانون سے ایک خاندان نامزد ہواہی مجیٹھیون کے بڑے خاندان کے تین شاخین ہین ایک شاخ مین اب سردار دیال سنگھ دوسری مین صورت سنگھ اور تیسری مین مہتاب سنگھ ہین ان سردارون مین قرابت بعیدہ ہے اور اُنکے خاندانون کا حال بالکل جدا جدا ہے سردار دیال سنگھ اور سردار مہتاب سنگھ پانچوین پشت مین

بھائی ہین اور تینون سردارون کا مورث اعلی زمانہ حال سی چودھوین پشت مین تہا *

سردار دیال سنگہ کا خاندان رتبہ اور اقتدار مین اول ہی اوسکا پردادا نودہ سنگہ ایک معزز زمیندار شیر گل جٹ کی قوم کا تہا اس قوم کی ابتدا کا حال کمیدان دیوا سنگہ سردار بہادر کے حال کے ملاحظہ سے واضح ہوگا نودہ سنگہ کے شادی سردار امر سنگہ بگہ کی ہمشیرہ سی ہوئی تہی سردار مسطور دہرم کوٹ بگہ کا زبردست سردار تہا اور کہتیون کی مثل مین تہا اور ضلع گورداسپور مین اوسکی پاس بڑا ملک تہا نودہ سنگہ اپنی زوجہ کے بہائی کا ذیلدار بن گیا نودہ سنگہ نے ایک جاگیر ڈہائی ہزار روپیہ کے جسمین دو چاہ واقع موضع مجیٹہہ داخل تہی حاصل کی اور اوسنے ۱۸۰۸ء مین وفات پائی اوسوقت اوسکا ایک بیٹا دیسا سنگہ حیات تہا جسکی عمر بیس برس کی تہی یہہ لڑکا اپنے باپکے ترکہ پر قابض ہوا اور ۱۸۰۹ء تک سرداران بگہ کے ملازمت مین رہا لیکن جب دس سال مہاراجہ رنجیت سنگہ نے سردار بدہ سنگہ بگہ کے علاقہ پر جو کانگڑہ کے مہم کے واسطہ سامان رسد وغیرہ بہوا وس سی طلب کیا گیا تہا بہم پونچانے مین قاصر رہا تہا تصرف کرلینے کی نیت سی مجیٹہہ اور دہرم کوٹ کیطرف کوچ کیا تو دیسا سنگہ نے جو اپنی زمانی مین بہت دانا تہا دیکہا کہ مہاراجہ کا مقابلہ کرنے سے کچہہ حاصل نہوگا اور علاوہ اسکے چونکہ اوسکو بدہ سنگہ سے کچہہ استحاد نہ تہا دیسا سنگہ مہاراجہ کی جانب آگیا مہاراجہ نے خوشی سی اوسکو ملالیا اور جب بدہ سنگہ مغلوب ہوا تو مہاراجہ نے دیسا سنگہ کو جاگیر سوکال گڈہا اور بہاگووال جو مدت تک علاقہ بگہ مین تہی عطا کی *

سردار دیسا سنگہ بعد ازان رنجیت سنگہ کے ہمرکاب کانگڑہ کی مہم پر گیا رنجیت سنگہ کو راجہ سنسار چند کٹوچ نے اس واسطہ بلایا تہا کہ گورکہون کو جو زیر حکم امر سنگہ تہانیا کے ملک مین آگئے تہے نکال دینی مین مدد کرے سنسار چند کو اپنی زبردستون اور دشمنون کی تمیز کرنے مین مشکل ہوئی ہوگی کیونکہ رنجیت سنگہ نے گورکہون کو نکالکر سنسار چند کے قلعہ پر جو دادے کانگڑہ کی کنجی تہی قبضہ کرلیا اور دیسا سنگہ کو قلعہ کا کمیدان مقرر کیا علاوہ کمیدانی قلعہ کے دیسا سنگہ علاقہ پہاڑ کا ناظم مقرر کیا گیا جسمین علاقجات ذیل شامل تہی کانگڑہ چمبہ نورپور کوتلہ شاہ پور جسرٹہ نبولی مانکوٹ جوان سیبہ گولیر کلہور منڈی سکیت کلو دتارپور ۱۸۱۱ء مین سردار دیسا سنگہ قلعہ کوتلہ کیطرف فوج لیکر روانہ ہوا جو کانگڑہ اور نورپور کے نصف راہ مین واقعہ ہے اس قلعہ پر وہیان سنگہ کا تصرف تہا جو راجہ

کلیر کا وزیر تہا مگر اوسنی قلعہ کی مضبوطی پر بہروسا کرکے رئیس خود مختار کی عادات اور حرکات اختیار کین تہین -
مہاراجہ نے دیسا سنگہ سی وعدہ کیا کہ اگر اس قلعہ کو ایک ہفتہ مین فتح کریگا تو نصف علاقہ تلوکنا تہہ کا جس مین
وہ قلعہ واقع تہا جاگیر مین دیا جاویگا اس صاحب جرأت سردار نے وقت معہودہ کے اندر قلعہ کو تسخیر کرلیا اور جاگیر
موعودہ جمعی سات ہزار روپیہ کی حاصل کی دو سال کے پیچھے دیسا سنگہ راجہ ہری پور کے علاقہ کو ممالک مہاراجہ کے
ساتہہ شامل کرنیکو بہیجا گیا راجہ ہری پور کو پہلے لاہور مین بلا پاس شرم اور آبرو کے پکڑ لیا تہا *
سردار دیسا سنگہ شہر امرتسر کا حاکم مقرر کیا گیا تہا اور ۱۸۱۸ء مین اوسنی ملتان کی مہم مین شہزادہ کہڑک سنگہ کے
فوج مین نمایان خدمت کی اسکے بعد وہ اپنی نظامت علاقہ کوہستان پر واپس گیا اور حسب معمول متفرق علاقون
کا مالیہ سرکار اور نذرانہ وصول کیا فقط بلاسپور نے سرکشی کی اور دیسا سنگہ نے راجہ پر چڑہائی کرکے اوسکے ملک پر
دونوطرف ستلج کے یعنے اوس طرف بہی جو سکہون کے علاقہ کیطرف تہا اور اوس کنارے پر بہی جو محفوظہ سرکار انگریزی
تہا تصرف کرلیا یہہ تصرف عہدنامہ ۲۵- گست ۱۸۰۹ء کے خلاف تہا اور اس تصرف کے مقابلہ کے واسطہ
سرکار انگریزی کی فوج فوراً حرکت مین آئی رنجیت سنگہ نے اپنی عہدہ دار کی اس حرکت کو نامنظور کیا اور دیسا سنگہ
کو حکم دیا کہ کپتان روس صاحب کے جو سرحد کوہستان کے حاکم تہے خدمت مین حاضر ہوکر عذرخواہی کرے دیسا سنگہ
کا عذر فوراً منظور ہوا لیکن صاحب موصوف اور دیسا سنگہ مین ایسین ایسی تکلف کی ملاقات ہوئی کہ مہاراجہ
کو رشک ہوا اور کچہہ عرصہ تک مہاراجہ نے اوسکو کسی عہدہ دار انگریز سے ملنے کی ممانعت رکہی مسٹر مورکرافٹ
صاحب نے جو ۱۸۲۰ء مین امرتسر مین سی گذری تہی دیکہا کہ اس ممانعت کی سبب سے دیسا سنگہ اونسے نہ مل سکا -
اسی عرصہ کے قریب سردار دیسا سنگہ کو علاقہ بگووالہ واقع ضلع فیروزپور عطا ہوا دیسا سنگہ نے اوس علاقہ
کے اندر ایک قلعہ بنایا اور علاقہ ملانوالہ مین اوسنی چند دیہات پر جو سردار اہلووالہ کے علاقہ مین تہے
بزور تصرف کرلیا - اوسکی جاگیر کثیر تہی - رنجیت سنگہ کی سلطنت کے عہد مین دیسا سنگہ کو معہ اوسکے فرزند
لہنا سنگہ کے ۱۲۴۲۵۰ روپیہ سالانہ کی جاگیر مین ملی تہین ان جاگیرون مین مجیٹہہ تلوکنا تہہ بگووالہ
علاقہ سابق بگہ کے ایک جزو کلان جسکا وہ ناظم مقرر ہوا تہا اور بہاؤوال ہری کے خود پور نوشہرہ

زمان آباد واقع ضلع کانگڑہ داخل تہی

سردار دیسا سنگہ نے ۱۸۳۴ء مین وفات پائی اور اوسکے کل جاگیرات پر اوسکا بڑا بیٹا سردار لہنا سنگہ قابض ہوا -
اور اپنی باپکے اعزاز بہی اوسنے دیسا سنگہ اپنی حیات مین ہمیشہ خوشحال رہا تہا اور اوسکی بادشاہ کی مہربانی جسنے اوسکو
خطاب کثیر الاقتدار عنایت کیا تہا کبہی کم نہ ہوئی دیسا سنگہ بہادر اور کامیاب سپاہی تہا اور عقلمند اور فیاض منعلم
تہا اور اوسکا نام لوگ اب بہی محبت سے یاد کرتے ہین جن پر اوسنی کبہی ظلم نہین کیا تہا

سردار لہنا سنگہ نے ۱۸۴۸ء کے مہم ملتان مین قابل تعریف خدمت کے اور تہوڑے عرصہ مین اپنی لیاقت اور علم
کے سبب سے معروف ہوگیا جب رنجیت سنگہ نے اپنی خوشامن ہائی سدا کور کے ملک پر تصرف کرنیکا تہیہ کیا تو اس کا رناخوش
آیند کے تعمیل کیواسطے لہنا سنگہ منتخب کیا گیا تہا یہہ فتنہ پرداز سردار نے گرفتار کئے گئے اور اسکو امرتسر مین بیجکر
اسیر رکہا سب ملک ضبط کیا گیا اور بڑی مثل کنہیہ نے جسکے وہ رئیس تہی اوسکی بچانی کا قصد نہین کیا رنجیت سنگہ
کو ایسی آسانی سی کامیابی کی امید نہ تہی اور اوسنے بہری دربار مین یہہ بات کہی کہ سب کنہیہ سردار بزدل اور
دغاباز ہین جب لوگون نے یہہ تقریر سنی اونمین جو وہ سنگہ ہر چندر بہی تہا وہ فورًا روانہ ہوگیا اور چند آدمی
لیکر قلعہ نالگا مین جا بیٹہا اور کچہہ عرصہ تک بہادری سے اوس قلعہ کے اندر لڑتا رہا قلعہ اٹل گڈہ بہی تین ہفتہ
تک لڑتا رہا ایک کنیز ہائی سدا کور کے جسکو کچہہ جرات اپنی مالکہ کے حاصل ہوگئی تہی اس قلعہ مین لڑتی رہی +
دیسا سنگہ کے مرنے کے بعد اوسکے فرزند کو علاقہ کوہستان کی نظامت دریاے راوی اور ستلج کے بیچ مین ملی
اور اس منصب پر ۱۸۴۳ء تک ممتاز رہا لہنا سنگہ بہاڑ مین نہین رہتا تہا بلکہ امرتسر اور مجیٹہہ مین رہا کرتا
تہا - امرتسر مین مثل اپنی باپکے دربار صاحب کا اہتمام اوسکو سپرد رہا یہہ منصب بڑی عظمت کا تہا اور اوسکے
اہتمام مین عقل اور حکمت عملی اور معاملہ فہمی درکار تہی سال مین ایک مرتبہ لہنا سنگہ پہاڑ کا دورہ ملک کا ملاحظہ
کرنیکے واسطے اور رعایا کی حق رسی کے واسطے اور حساب کے ملاحظہ کے واسطے کیا کرتا تہا - لہنا سنگہ حلیم مزاج
اور نیک آدمی تہا اور مثل دیسا سنگہ سکہونکی سرکار مین عمدہ ناظمون مین سے تہا +
سرکار سکہان اسباب مین مشہور رہی کہ اوسکے ناظم مرتشی اور لوٹنی والی تہی لہنا سنگہ کو مہاراجہ رنجیت سنگہ

اسکے حضور مین نہایت رسوخ تہا اور اوسکی صلاح کو مہاراجہ لحاظ کے ساتہہ سنا کرتے تہے اوسکو خطاب حسام الدولہ ملا تہا —
۱۸۳۳ء مین گوجر سنگہ مجتہد لہنا سنگہ کا بہائی شاہ انگلستان کے واسطے کلکتہ کو تحائف لیجانیکی لئے منتخب کیا گیا تہا اور اوسکو یہہ ہدایت تہی کہ اگر ممکن ہو تو سکار پور کی نسبت سرکار انگریزی کا مشاورت کرنے مین کوشش کرے اس شخص کا اس کام کے واسطے منتخب ہونا اچانہ تہا سردار گوجر سنگہ ایک ان آدمی رسمی لیاقت کا تہا اور خود بینی اوس مین بہت تہی اور عیاش تہا - وہ اپنی ساتہہ سو آدمی بہت نوزک سے اونکا ٹہاٹ کرکے لیگیا یہہ آدمی سکہہ فوج مین سی عمدہ عمدہ منتخب کرکے اوسکے ساتہہ بہیجی گئی تہے - اوسکے ساتہہ اوسکی طریق کی اصلاح کے واسطے رائے گوبند جس رائی کشیمند کا بہائی گلاب سنگہ کمیدان جسکا نام بعد ازان گلکتیہ ہوا اور دیوان سنگہ کمیدان بہیجے گئی تہی اور ان لوگونکو اس سردار کی تہذیب مین نہایت دشواری ہوئی سردار مسطور ایک فرنگی عورت پر نہایت عاشق ہوگیا اور اسکے ساتہہ شادی کرنی چاہے گوبند جس نہایت پریشان ہوا اور رنجیت سنگہ اس حرکت سے نہایت ناراض ہوئے اور اوسکی کلکتہ سی واپس آنے کے بعد کچہہ عرصہ تک اوسکو دربار مین دخل نہ دیا سکار پور کے باب مین کچہہ خبر نہین لایا مگر انگریزون کی عادات اور خوبیان بہت سی پیدا کر لایا جنکے سبب سے دربار لاہور مین بہت دل لگی رہتی تہی اور انگریزی ذوقونمین گوجر سنگہ کو ایک شوق شمپین شراب کے پینے کا پیدا ہوگیا تہا اُسکے نشہ مین ایک روز شام کے وقت کلکتہ سے واپس آنیکے دو برس بعد وہ امرتسر مین گہر کے منڈیر پر پہرنے لگا اور اوسپر سے چالیس فٹ نیچے گر کر مر گیا +

۱۸۴۰ء مین رنجیت سنگہ کی وفات کے بعد کنور نو نہال سنگہ نے ایک فوج زیر حکم سردار اجیت سنگہ سندہانوالیہ اور جنرل ونتورا صاحب کے منڈی پر بہیجے - راجہ ہلیر سین اسیر ہوکر امرتسر مین لایا گیا اور قلعہ گوبند گڈہ مین قید کیا گیا اور اسکا ملک خالصہ مین شامل کیا گیا مگر لہنا سنگہ نے بہت دل سے اپنی پرانے دوست کی مدد کرنی چاہئے اور جب مہاراجہ شیر سنگہ تخت نشین ہوئی لہنا سنگہ کی سفارش سے راجہ مسطور قید سے رہا کیا گیا اور اوسکا ملک اوسکو واپس دیا گیا - لہنا سنگہ نے سندہانوالیون اور اور سردارون کے ساتہہ اوس عہدنامہ پر دستخط کئی تہی جسکے روسی شیر سنگہ بہرحال کسیقدر عرصہ کیواسطے تخت نشینی سے محروم

رہنے کو تہا اور جب شہزادہ صوف نے لاہور کیطرف کوچ کرکے قلعہ کا محاصرہ کیا تو لہنا سنگہ بہت خایف ہوا اور
جعد از خوشحال سنگہ کے مکان مین چھپ رہا اور محاصرہ کے ختم ہونے تک وہین پوشیدہ رہا
جب راجہ ہیرا سنگہ کو زور حاصل ہوا سردار لہنا سنگہ کو جس سے پنڈت جلا راجہ ہیرا سنگہ کے معتمد کو نفرت تہی اپنی
جاگیرات اور اپنی جان کے جاتے رہنے کا خوف ہوا اور دفعتًا اوسکو خیالات مذہب پیدا ہوئے اور پنجاب
کو چہوڑکر تیرتہون کو روانہ ہوا پہلے ہردوار گیا اور بعد اُسکے بنارس الہ آباد جگناتہہ اور کلکتہ کو گیا جب ستلج
کی لڑائی نومبر ۱۸۴۵ء مین ہوئی لہنا سنگہ کلکتہ مین تہا پنجاب کے چہوڑنے سے پہلے اوسنی اپنی جاگیرات
کا اہتمام اپنی سوتیلی بہائی رنجودہ سنگہ کو سپرد کردیا جو سردار دیسا سنگہ کا ایک پہاڑی عورت سے
سب سی چہوتا بیٹا تہا +

اس وقت سردار رنجودہ سنگہ فوج سکہہ مین ایک جنرل تہا تہوڑا عرصہ پہلے وہ اُس مہم سے واپس آیا تہا جو وزیر
جواہر سنگہ نے راجہ گلاب سنگہ پر جمون کو بہیجی تہی اور انگریزون سے لڑائی کے واسطے بالکل مستعد تہا کہ انگریزون
سی وہ کچہہ خوش نہ تہا اُسنی اپنی بریگڈہ کو لیکر جسمین دس ہزار پیادہ فوج اور ساٹہہ توپین اور کچہہ کشادہ سوار
تہی پہلور کو کوچ کیا اور ۷ جنوری ۱۸۴۶ء کو دریا کو اس نیت سے عبور کیا کہ اگر ممکن ہو تو لدہیانہ پر حملہ
کرے اور محاصرہ کی توپین جو فوج انگریزی کے ہڈوارڈ کو جاتی تہین چھین لے ۱۱ جنوری کو اوسنی سرہند کی سمت
صاحب کی فوج کا راہ بدووال کے مقام پر روک لیا جو لدہیانہ کو کوچ کرتے ہی اور تقریبًا کل اسباب اوس
فوج کا لوٹ لیا مگر یہہ کام زیادہ تر اس سبب سی ہوسکا کہ فوج انگریزی تہکی ہوئی تہی اس سبب سے یقین
تہین کہ رنجودہ سنگہ نے کچہہ سپاہیانہ جرات کی ہو اس امر سے رنجودہ سنگہ کی فوج جس کے ساتہہ سردار جیت سنگہ
لاڈوہ والہ آکر شامل ہوگیا تہا ایسے دلیر ہوگئے کہ علی وال مین ۲۸ جنوری کو اوسنی ایک مضبوط مقام کو
برخلاف حکم اپنے جنرل کے چہوڑ دیا اور انگریزی فوج پر حملہ کرنے کو چلی - جو شکست اوس فوج کو ہوئی تاریخ
مین درج ہوچکی ہی اور اُسکا یہان ذکر کرنیکی کچہہ ضرورت نہین ہی - رنجودہ سنگہ اور سرکردگان فوج سکہہ سے
کچہہ اچہا تہا اگرچہ واقعہ مین ایسے لوگونکو سرکردہ کیا کہا جاوے جو لڑائی کے وقت ہمیشہ سب سی پیچہی جاکر شامل ہوتے

تہی اور بہاگنے کے وقت سب سے پہلے بہاگتی تہی اوسکی خبر لی ایسی لیل تہی جیسی راجہ بھگت کی اور اوسکی بزدلی ایسی نمایان تہی جیسی راجہ تیج سنگہ کی مگر وہ دغاباز نہ تہا اوسکے معتمد فوج انگریزی کے لشکر مین نہ تہی جیسے راجہ بھل سنگہ کے اور وہ مثل راجہ بھل سنگہ کے انگریزون کی فتح کے دعا نہ مانگتا تہا نہ اونکی فتح ہونے کے واسطہ محنت کرتا تہا

اس لڑائی کے ختم ہونے کے تہوڑی عرصہ کے بعد سردار لہنا سنگہ اہالیان کونسل اور صاحب رزیڈنٹ کے بلانے سی کلکتہ سی واپس آیا۔ اوسنی کونسل مین داخل کئی جانی سی انکار کیا مگر بیان کیا کہ خلوت مین جو صلاح مجھسے لیجاوی گی حتی المقدور اپنی دونگا اور حکومت مرتسر گوبند گڈہ اور کل علاقہ مانجہ کی جو راوی اور بیاس کے بیچ مین پہاڑون سی تصور تک ہی منظور کی اب لہنا سنگہ اور رنجود سنگہ مین بڑا نزاع واقع ہوا۔ رنجود سنگہ نے بڑے مشکل وقت مین جاگیرات جو اوسکے سپرد ہوئی تہین بچا رکہی تہین اور لہنا سنگہ کے واپس آنے پر اوسنی نصف کا دعوی کیا۔ لہنا سنگہ کی یہہ خواہش تہی کہ کچہہ تہوڑی سے جاگیر فقط قریب بیسوین حصہ منجملہ کل جاگیر کے دی دونو تجویزین بعد انصاف تہین اور سر ہنری لارنس صاحب کا کل زور لگا تو اس تکرار کا فیصلہ ہوا صاحب موصوف نے لہنا سنگہ کو سمجہا کر ۱۲ ہزار روپیہ سالانہ کی جاگیر رنجود سنگہ کو دلوائی +

اگست ۱۸۴۶ء مین لہنا سنگہ نے کونسل مین شامل ہونا منظور کیا مانجہ کا انتظام اُسکا کامیاب ہوا تہا اگرچہ اوسکو سزای موت دینی مین عذر رہتا تہا اوسنی ایسی تدبیر کی کہ رہزن اور ڈاکو ملک مین سی نکل گئی جو پہلے بعد ختم ہونے ستلج کی لڑای کے ساری علاقہ پر تاخت کرتی پہرتی اور کوئی سردار ایسا نہ تہا جسکی حکومت سی سردار لہنا سنگہ کی حکومت کی مانند لوگ راضی ہون۔ مگر اوسکی جہان دیدہ آنکہہ نے دیکہا کہ فساد پیدا ہونے کے آثار ہین اور اوسنی پنجاب سی چلی جانیکا تہیہ کر لیا جنوری ۱۸۴۵ء مین اوسنی پنجاب کو چہوڑ دیا اور بنارس کو روانہ ہوگیا اوسکی ذاتی جاگیر مین اور دہرم ارتہہ جو اوسنی دی ہوئی تہی جنکی مقدار ۲۰۰۰ کے تھے اور جاگیر عوض نوکری جسکی جمع ۱۵ ہزار روپیہ کی تہی اوسکو واگذار رہین اور سب جاگیرات اوسکی ضبط ہوئین مگر وربار نے وعدہ کیا کہ جب پنجاب مین واپس آویگا تو پہر دیجاوینگی +

ستلج کی لڑائی کے ختم ہونے پر سردار رنجود سنگہ جو صلح ہونیکے نہایت خلاف تہا ایک عہدہ دار انگریز کے

ہمراہ قلعہ دار کانگڑہ کی فہمایش کے واسطے بھیجا گیا کہ قلعہ حوالہ سرکار انگریزی کردی - اوسنی اس کام کی تکمیل مین بہت کوشش نہین کی اور اسبات کی تہین کرنیکی بہت وجوہ ہین کہ اسکی بدبختیگی سی محافظان قلعہ نے بہت استاوگی اور اتنی عرصہ تک کسی کہ درصورت دیگر نہ کرتے بعد اوسکے رنجودہ سنگہ لاہور مین عدالتی مقرر ہوا مگر اس منصب مین اوسنی قابل رضامندی کام نہین کیا جب اوسکے بہائی کے ساتھہ تنازعہ کا فیصلہ ہوگیا کچھہ تو مین جواہر سنگہ کو واپس ملجانی چاہئی تہین رنجودہ سنگہ نے اپنے مکان مین مرتسر مین چھپا رکھی تہین اوسنی اونکی چھپا رکھنے سے انکار کیا مگر جب حکماً تلاشی لی گئی تو ایک بڑی توپ بم کے گولون کی دوبارہ سیری گولون اور ایک تین سیری گولہ کی توپ ملی اس طریق کے سبب سے صاحب رزیدنٹ کی سفارش سی اعالیان دربار نے اوسکو عہدہ عدالتی سے برخاست کیا اور اوسکی جگہہ سردار کاہنہ سنگہ مان اس منصب پر مقرر ہوا دوسرے سال یعنی ۱۸۴۸ء مین ملتان کے فساد کے شروع ہونے کے تہوڑی عرصہ کے بعد مولراج کے ساتھہ فتنہ پرداز خط وکتابت کرنے مین رنجودہ سنگہ پکڑا گیا اور قید رکہا گیا اور فقط لڑائی کے ختم ہونے کے بعد رہا ہوا

جب رنجودہ سنگہ گرفتار ہوکر قلعہ کو بہیجا گیا دس ہزار روپیہ کیان اوسکی لاہور کے مکان مین رہ گئی تہین کہ ایک صندوق مین مقفل تہین ایک بدکی پانچہزار روپیہ کی ہوتی ہے جب سردار رہا ہوا تو وہ روپیہ نہ پایا کہتے ہین کہ چور چورا لی گئی تہی مگر یقین ہی کہ بعض سردار جواب متمول اور معزز ہین بتا سکتی ہین کہ وہ روپیہ کیا ہوا دربار نے اوسکی جاگیر ضبط کرلی مگر ضبطی ملک پنجاب کے بعد اوسکے بہائی نی ڈہامی ہزار روپیہ سالانہ اوسکا مقرر کردیا لہنا سنگہ کی وفات پر یہہ سالانہ بند ہوگیا اور سرکار نے نقد پنسن تین ہزار روپیہ سالانہ اوسکے واسطے مقرر کی جو اوسکی حیات تک ملتی رہی رنجودہ سنگہ ۱۸۶۲ء مین مرگیا

سردار لہنا سنگہ ۱۸۵۱ء مین پنجاب کو واپس آیا مگر دو برس کی بعد پہر بنارس کو واپس گیا جہان وہ ۱۵ جولائی ۱۸۵۴ء کو فوت ہوا ایک بیٹا اوسکا سردار دیال سنگہ ہی جس کی عمر اب پچیس سال کے ہے اوس کو انگریزی فارسی اور مندی مین اچھی تربیت ہوئی ہے اوسکے پاس چھہ ہزار روپیہ کی جاگیر علے الدوام ہے اور بنارس مین بہت سی جائداد ہے کہ وہ جائداد اوسکی باپ نی چند سال ہوئے

خریدی تہی +

سردار لہنا سنگہ بڑی لیاقت کا آدمی تہا ہنرمند صناع تہا اور نئی باتین اختراع کرتا تہا سکہون کے توپخانہ کو اُسنی بہت فروغ دیا اور چند بہت خوبصورت توپین اوسکی بنائی ہوئی علی وال اور اور لڑائیون مین گئی تہین - اور چیزون مین اوسنی ایک گہنٹہ بنایا تہا جس سی گہنٹہ دن مہینے اور کمی بیشی چاند کی معلوم ہوتی تہی اوسکو علم ہیت اور ریاضے کا شوق تہا اور کئی باتین جانتا تہا منتظم ملک وہ ایسا تہا کہ رعایا اوس سے بہت راضی رہتی تہی غریبون پر وہ کبہی ظلم نہین کرتا تہا نشخیص نرم کرتا تہا اور اوسکی فیصلے حقیقت مین انصاف کے ساتہہ ہوتی تہی بہ حیثیت تدبر ملک کہہ سکتی ہین کہ لاہور مین فقط ایک ہی ایماندار آدمی تہا فریب اور رشوت ستانی کو لاہور کی سرکار مین فروغ تہا مگر لہنا سنگہ کے ہاتہہ ہمیشہ صاف رہتے تہی اگرچہ اوسکے گرد حریص اور بے ایمان تدبیر کرنے والے تہی مگر اوسنے اپنی ایمانداری بغیر لوث کے قایم رکہی مگر اوسمین ایک قصور تہا جس سی سب اوسکی نیکیان برباد ہوگئین وہ ڈرپوک اور بزدل تہا اور وہمی تہا* اور اندیشہ کے نزدیک پونچنے پر ہمیشہ کوہر دوار کے نہانے کے لئی یا بنارس کے بہوکہی برہمنون کو بہوجن دینے کے واسطی بہاگ جانے کو طیار رہتا تہا -

۱۸۴۵ء مین سردار لہنا سنگہ کی سیرت اور لیاقت انتظام کا اگر کوئی آدمی سرگروہ پنجاب مین ہوتا تو جوبڑی تباہیان اسملک پر پڑین ٹل جاتین مگر وہ سچا حبیب الوطن نہ تہا - وہ یہہ بات نہین سمجہتا تہا کہ مدبر ملک کا مذہب بلکہ حقیقت مین ایک بہادر آدمی کا مذہب یہہ ہی کہ زمانہ اندیشہ مین اپنی ملک کا حامی رہی اور جو مصیبتین پڑین اُنمین شریک رہی اور درحالت ضرورت اپنی ملک کے ساتہہ ضایع ہو جاوے +

* پنجاب مین ایک مثل مشہور ہی کہ پنجاب مین تین خاندانون مین یعنی ٹاروالہ اور ران اور مہتہیسون اکثر نامور آدمی پیدا ہوے ہین - سردارون ٹاروالہ بہادر اور بے ایمان ہین - سردارون ران حسین اور بہادر اور سچے ہین - بہتیہ عقلمند اور ڈرپوک ہین

سردار صورت سنگھ مجیٹھیہ

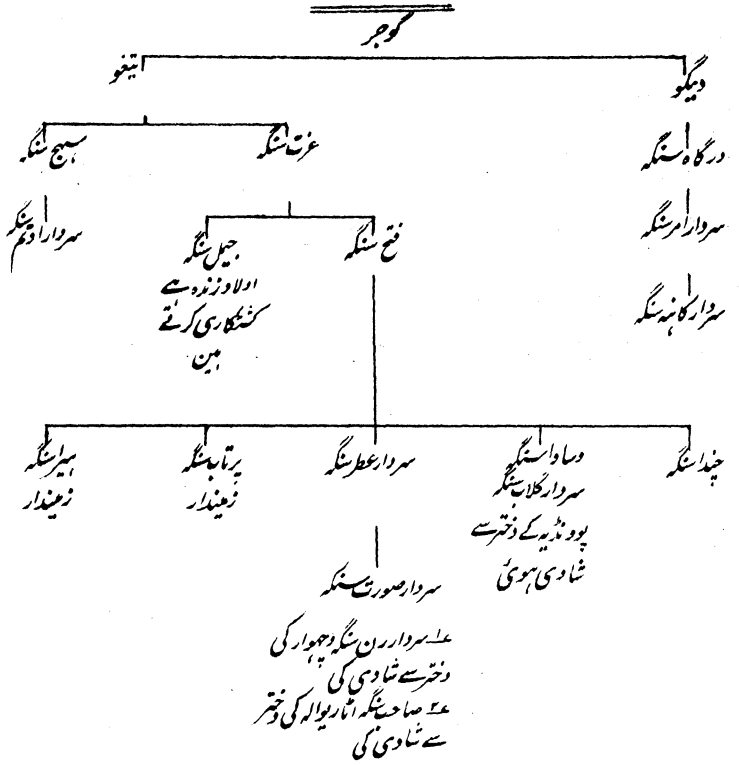

حال خاندان

مثل اور اشخاص خاندان مجیٹھیہ کے عزت سنگھ اور سہج سنگھ دو تو بھائی سردار ان سکرچکیہ کے نیک و بد مین شامل تہی عزت سنگھ نے ایک نکرہ علاقہ دہنی کا اپنے واسطے حاصل کیا اور بہت مشکل سی ہمیشہ لڑکر اپنی وفات تک جو ۱۷۸۵ء مین واقع ہوئی اُس علاقہ پر قبضہ رکہا - اوسکی وفات کے وقت اوسکے بیٹے فتح سنگھ اور جیل سنگھ لڑکے ہی تہی پس اوسکے بہائی سہج سنگھ نے اوسکے علاقہ پر تصرف کرلیا ۱۷۸۱ء مین سہج سنگھ مرگیا اور آدم سنگھ

اوسکا فرزند اکبر کل ترکہ پر قابض ہوا فتح سنگہ اور جیمل سنگہ نے کچھہ تکرار نہین کیا اگرچہ اگر وہ اپنی باپکے ترکہ کے حصہ کا دعوی کرتے تو واجبی کرتے - یہہ سب رشتہ دار بالاتفاق ملی رہی اور جب رنجیت سنگہ کو زور حاصل ہوا تو اوسکے اونہون نے طاعت اختیار کی اور نذرانہ دیکر اپنی علاقہ مین بحال رہی مگر تہوڑی عرصہ کے بعد ۱۸۰۳ء مین مہاراجہ نے راولپنڈی کیطرف کوچ کیا اور تیلا اور روہتاس کو مہاراجہ نے طلب کیا یہہ ایک بڑا اور مضبوط قلعہ دریاے جہلم سی چھہ میل کے فاصلہ پر ہی اور اوسکو سردار چرٹ سنگہ نے افغانون سے چھینا تہا سردار اوتم سنگہ نے قلعہ کے دیدینی سے انکار کیا مگر لڑائی کے شروع ہونے سے پہلے سمجھہ گیا اور دونو قلعہ مہاراجہ کو دی دئے مہاراجہ نے قلعہ کو موہر سنگہ لمبہ اور راجہ نور خان کے سپرد کیا اور مہاراجہ نے کل علاقہ دہنی پر تصرف کر لیا جو کہوڑون کے نسل کے واسطے اوس زمانہ مین مشہور تہا - عطر سنگہ اوتم سنگہ کا پسر متبنی ۱۸۰۹ء مین راولپنڈے کے گردونواح کے علاقہ کا ناظم مقرر کیا گیا ۱۸۳۶ء مین فوت ہوا اور اوسکی کل جاگیر ضبط ہوئی مگر اوسکے خاندان کو بلاگذارہ مہاراجہ نے نہین رکہا عطر سنگہ کو ۲۰۰۰۰ روپیہ کا علاقہ سیکہیرا اور گنجی محل مین ملا اور اوسکی عموزاد بہای کاہنہ سنگہ کو جسکا باپ سردار امر سنگہ ہزارہ مین کام آیا تہا اوسی قدر علاقہ کوٹ بہاے اور سیدپور مین ۔ امر سنگہ کا تہا سنگہ کا باپ نامی سپاہی تہا یہہ سردار بہ عرف امر سنگہ کلان معروف تہا اور سردار مہتاب سنگہ مجیٹہیہ کا باپ امر سنگہ خورد کہلاتا تہا

جب دیوان رامدیال ہزارہ مین آیا تہا امر سنگہ کلان اوسکا ناظم مقرر کیا گیا تہا اول اول تو اوسکی نظامت کے عہد مین کم وبیش امن رہا مگر حسن کارا دوستی محمد خان ترین سی جو ایک نامی رئیس تہا تکرار کیا اور تارا گڈہ مین ڈہوندترین تنول اور کرل قومون کو جو محمد خان کی جانب ہو کر ہتیار اوٹہا کر کہڑے ہو گئی تہی سخت شکست دی لڑائی ختم ہو گئی تہی غنیم بہاگ گئی تہی اور فوج سکہہ میدان سی چلی آئی تہی اوسوقت امر سنگہ پیاسا اور تہکا چہوٹے نالے سمندر پر نہانے اور پانی پینے کے واسطے گیا اوسکی ساتہہ تہوڑے سی سوار تہی اور دشمن کے بہت سی آدمیون نے مڑکر جب دیکہا کہ جمعیت تہوڑی ہی آپڑے اور امر سنگہ اور اوسکے ہمراہیون کو قتل کیا امر سنگہ اور اوسکی ہمراہی جان نثاری کے ساتہہ لڑے ایک مہینی تک سردار کی لاش اوس زمین پر

پڑی رہی جہان وہ مارا گیا تہا مگر آخر کار سکہون نے لاش کو لے لیا اور جیسی عزت اور مراسم واجب تہے اوسکے ساتہہ اوسکو جلا دیا

آج کے دن تک یوسف زئی مین امر سنگہ کا نام خوب یاد ہی اور لوگ اب بہی ایک بڑا درخت دکہاتے ہین جس مین ایک سوراخ وار پار ہے اور کہتے ہین کہ یہہ سوراخ ایک تیر سے ہوا تہا جو امر سنگہ نے کمان سے چہوڑا تہا

تہوڑے عرصہ کے بعد عطر سنگہ کو اس خاندان کے پرانی علاقہ دہنی کا انتظام سپرد کیا گیا مگر اوسکو یہہ علاقہ جاگیر مین نہین ملا عطر سنگہ ۱۸۴۳ء مین ہزارہ مین مارا گیا تہا اور صورت سنگہ جو اسکا اکلوتا بیٹا تہا اوسکے ترکہ کا وارث ہوا یہہ جوان اپنی سوارون کے ساتہہ پشاور مین معین ہوا تہا اور جنگ اول پنجاب ۱۸۴۵ء مین نوشہرہ کے گرد نواح کا انتظام کرتا تہا کہ وہان بڑی بدنظمی ہوگئی تہی - جب راجہ لعل سنگہ وزیر تہا اوسنی اس امر مین کوشش کی کہ صورت سنگہ اپنی جاگیر جہلم مین چہوڑ دی اور اوسکے عوض مین دوابہ باری مین اور جاگیر لے لی اور جب صورت سنگہ اسپر راضی نہوا تو راجہ موصوف نے اپنی بہائی امیر چند کو بہیجا کہ زبردستی سی جاگیر اور قلعہ کیسیرا پر تصرف کر لی - صورت سنگہ نے اس زبردستی کا مقابلہ کیا مگر صورت سنگہ مغلوب ہو جاتا اگر لعل سنگہ اپنی فتنہ پردازی کے سبب سے جو اوسنی کشمیر کے باب مین کی تہی اختتام سال ۱۸۴۶ء مین اپنی منصب سے معزول نہ ہوتا لیکن بہرحال صورت سنگہ کی جاگیر کا بڑا حصہ ضبط کیا گیا تہا مگر اوائل ۱۸۴۷ء مین پہر واپس ملگیا جب ۱۸۴۸ء کا فساد ہوا سردار کاہنہ سنگہ پشاور مین تہا اور دہان اردلی رجمنٹ کا حاکم تہا آخر تک سردار مسطور وفادار رہا مگر اوسکی وفاداری کا باعث زیادہ تر اوسکی زود اعتباری تہی نہ کہ نیک نیتی ورنہ جب پشاور کی فوج باغی ہوئی تو اوسنی حتی المقدور اسمین نہایت کوشش کی کہ بہر وفاداری کرنے پر واپس آوے - مگر جب سردار چتر سنگہ اٹاریوالہ پشاور مین پونچہا کاہنہ سنگہ اوسکے ساتہہ ملگیا اگرچہ خوشی سے نہین اور اختتام لڑائی تک فوج مفسد کے ساتہہ خدمت کرتا رہا ۔

مگر سردار صورت سنگہ کیطرح اپنی عمو زاد بہائی کے خوف اور ہراس مین شریک نہ تہا - وہ فساد مین ابتدا سے شریک ہوگیا تہا اور حقیقت مین مفسدہ پردازون مین وہ بہی ایک تہا معلوم ہوتا ہی کہ جولائی ۱۸۴۷ء مین اوسنی سردار

چترسنگہ کے ساتھہ فساد آمیز گفتگو کری تہی اور جب جولائی ۱۸۴۸ء مین وہ پشاور سی اپنے پانسو سوارون کے راجہ شیرسنگہ کے ساتھہ شامل ہونیکے واسطے طلب ہوا تو اوسکے سردار چترسنگہ کے ساتھہ راہ مین ایک روز ملاقات ہوی اور وہ راجہ شیرسنگہ کے پاس اوسکے باپ کا حکم فساد کرنیکے واسطے لے گیا راجہ شیرسنگہ کی بغاوت کا بڑا سبب صورت سنگہ کا اثر بد معلوم ہوتا ہے شیخ امام الدین کا بیان ہی کہ ملتان مین جو ۱۴ ستمبر کو راجہ شیرسنگہ کے عہدہ دارونکا مجمع ہوا اوسمین راجہ شیرسنگہ نے اپنی آدمیون کو وفادار رہنے کے واسطی سمجہانی کی کوشش کی مگر صورت سنگہ نی سپاہیون کے ساتھہ گرمجوشی سے تقریر کی اور اوسکے دلایل سی سپاہ کی طبیعت ایسی بہڑک گئی کہ راجہ شیرسنگہ اپنی جان یون ہی بچا سکتا تہا کہ سکے ساتھہ ہوکر مولراج کیطرف چلا جاوی جب شیرسنگہ ملتان سی روانہ ہوا صورت سنگہ ایک قسمت فوج کا افسر بنایا گیا جسمین دو ہزار آدمی اور دو توپین تہین ضلع گوجرانوالہ مین جلالپور کو کوچ کرنے مین اس فوج نے بہت بدعنین کین چنیوٹ مین خصوصاً جہان مسلمانون کے آبادی ہی اور جہنگ مین مسجدون کی بڑی خرابی ہوئی اور بہت سی لوگون کے ساتھہ سخت سلوک ہوا صورت سنگہ نے دو لاکھہ روپیہ سرکاری خزانہ کا جو ملتان کو جاتا تہا لوٹ لیا گجرات کے لڑائی کے بعد باوش کا وقت ایا۔ صورت سنگہ کے جاگیر مین جمعی ۲۲۵۰۰ روپیہ کے ضبط کی گئین اور اوسکو بنارس کو جانیکا حکم ہوا جہان وہ نظر بند رہا اور سات سو بیس روپیہ سالانہ پنشن پاتا رہا

کانہہ سنگہ کے طریق کی نسبت کچہہ رحم کیا گیا اوسنی وفادار رہنی مین کوشش کی تہی مگر اتنا زور اوسکی طبیعت مین نہ تہا کہ اورون کا حال دیکھکر اور اورونکی ترغیبونکا مقابلہ کرے مگر اسکا جرم صورت سنگہ کے جرم کے برابر نہ تہا اوسکی جاگیرات جمعی چالیس ہزار روپیہ کی ضبط کی گئی مگر اوسکو تین ہزار چھہ سو روپیہ سالانہ پنشن ملی اور ۱۸۵۳ء سے زمانہ وفات تک کہاتا رہا +

جب کانہہ سنگہ کی جاگیرین جاتی رہین اوسکے پاس دو ہاتہی تہی جنکے اوپر تکلف دیشان کے موقعون مین وہ سوار ہوا کرتا تہا مگر اس سردار نے سمجہا کہ مین ہی اور میرے ہاتہی ہی بیکار بیٹہی رہنے سے گذارہ نہ کرسکینگی اور اوسنی اپنے ہاتیون سے کام لینے کا ارادہ کیا پس اوسنے ایک جوکٹہا طیار کرایا اور اوسکے نیچی کے رخ قریب

بیس ہلون کے برابر برابر لگائی اس چوکھٹی مین اوس نی اپنی ہاتھی جوت دیئی - اوران زیرک حیوانون نے مجیٹھہ کے کہیتون مین اسطرح ہل چلایا کہ گویا پیدائش سے اسی کام مین لگی ہوئے تہی اور لوگ ہر طرف سے یہہ عجیب تماشا دیکہنی آتی تہی - سردار مسطور نے ایک بہت بڑا چاہ اور چرخ چوب بنوایا اور ہاتہیون سے اون کہیتون کی جنمین اونہون نے ہل چلایا تہا آب پاشی کرائی

۱۸۵۷ء کے فساد مین سردار صورت سنگہ جلاوطن بنارس مین تہا برگشتگی ایام سے اوسکو عقل آگئی تہی اور اب وہ فادار ہے مین ایسا سرگرم ہوا جیسا پہلے فساد مین تہا +

جو تہی جون ۱۸۵۷ء کو نمبر ۳۷ پلٹن ہندوستانی پیادگان کی بنارس مین توڑ دی گئی تہی اور لدہیانہ کے سکہون کے پلٹن مین جو اوس موقع پر موجود تہی کچہہ حرکات مشتبہ دیکہی گین تو جو تو بین ، ۳ پلٹن کے واسطے طیار کی گین تہین سکہون کیطرف موڑ دی گین اس تمام معاملہ مین معلوم ہوتا ہے کہ سخت غلطی ہوئی اور کوئی وجہ یقین کرنے کی نہ تہی کہ سوای وفاداری کے ان سکہون کے ارادی دیگر گون تہی مگر ایسے سخت امتحان نمک حلالی کے واسطے یہہ سکہہ طیار نہ تہی اور اُس سبب سے اُنہون نے توپون پر حملہ کیا بہت نقصان اُٹہا کر پیچہے ہٹے اور میدان مین سی بہاگ گئی اتفاقاً خزانہ بنارس پر جسمین کئی لاکہہ روپیہ اور ہمارے جندان کے جواہرات قیمتی قریب بیس لاکہہ روپیہ کے تہی اوسی سکہہ پلٹن کے ایک جمعیت کا پہرہ تہا جو یہان کاٹے گئے تہی - خزانہ کے متصل صاحب کلکٹر کی کچہری تہی یہہ مکان مضبوط اور پختہ تہا اور اوسکی چہت پر قریب بارہ سو ل عہدہ دارونکے خزانہ کے بچانیکو اور درحالت فساد کے اپنی جانون کے بچانے کے واسطے کہڑے ہوئے تہے - جب سکہون کی گاردنی اپنی رفیقون کی سرگذشت کا حال سنا تو اونکی پریشانی اور غصہ نہایت درجہ کو پہونچے اور بلاشبہ سرکش ہوکر وہ خزانہ کو لوٹ لیتی اور صاحب لوگونپر حملہ کرتے اگر سردار صورت سنگہ اونکی پاس نہ جاتا اور اپنی ذاتی زور اور تمرارسی اوسکو حق نمک پر قائم رہنی کو نہ سمجہاتا تمام رات یہہ سردار معہ پنڈت گوکل چند کے جو اوسکی لیاقت کے ساتہہ مدد کرتا رہا اون سکہون کی منت کرتا رہا اور اونکو بدلایل سمجہاتا رہا تا وقتیکہ

صبح کے قریب یہہ چھوٹی سی جمعیت دارالضرب یعنی ٹکسال کو بہ حراست فوج گورہ بھیجی گئی جونپور مین ایک اور جمعیت لدھیانہ کی پلٹن کے مقیم تہی جب ان لوگون نے اپنی پلٹن کی تباہی کا حال سنا وہ غصہ مین اُٹھہ کھڑے ہوئی اپنی صاحب افسر کو گولی سے مار دیا صاحب جنٹ مجسٹریٹ کو قتل کیا اور خزانہ لیکر لکھنو کو کوچ کر گئے اگر صورت سنگھ وفاداری اور بہادری نہ کرتا تو بنارس مین بھی ایسی ہی واردات قتل کی ہوتی - تھوڑے عرصہ کے بعد سردار صورت سنگھ اُس فوج کا افسر مامور ہوا جو اون آدمیون کے لانے کو بھیجی گئی تہی جو سلطان پور سی بھاگی تہی اور کئی اور موقعون مین میدان جنگ مین اوس سی نمایان بہادری ظہور مین آئی +

ششم جولای کو جب وہ ایک جمعیت راجپوتون سے لڑا تہا جنہون نی بنارس پر حملہ کیا سردار صورت سنگھ کی ران مین تلوار کا سخت زخم آیا جسکے سبب سے کئی مہینی تک چارپائی پر سوار رہا اور اوس زخم کے سبب سے وہ اب بہی لنگ کرتا ہی +

۱۸۵۸ء کے مفسدہ کے مدت کے جلد و مین گورنمنٹ اعلی نے سردار صورت سنگھ کو ۸۰۰ روپیہ سالانہ پنس عطا کی اور دوسرے ضلع گورکہپور واقع ممالک شمالی و مغربی مین ایک بہاری جاگیر اوسکو بسبیل علی الدوام بخشی اوسکو پنجاب کو واپس آجانے کے لئی اجازت ہوئی ۱۸۶۰ء مین وہ اپنے پرانی گہر کو مجلیہہ مین واپس ایا اور اکثر وہین اب رہتا ہے +

سردار مہتاب سنگھ مجیٹھیہ

منا سنگھ ۱۸۰۶ء مین مرا

دسوندھا سنگھ
۱۸۰۶ء مین مرا

بجی سنگھ

سردار امر سنگھ
۱۸۴۴ء مین مرا

سردار مہتاب سنگھ
زوجہ ۱ دختر مہاراجہ سنگھ قلعہ چندا سنگھ والی کی
۲ دختر اوگر سنگھ لوہیانوالہ
۳ دختر گلاب سنگھ بھنگی

سردار گوردت سنگھ
۱۸۳۵ء مین مرا

مت سنگھ ۱۸۵۶ء
مین مرا

کاہنہ سنگھ ۱۸۲۶ء
مین پیدا ہوا

ہردت سنگھ ۱۸۳۶ء
مین پیدا ہوا

بچتر سنگھ ۱۸۵۵ء
مین مرا

بجا سنگھ ۱۸۴۳ء
مین پیدا ہوا

بشن سنگھ ۱۸۵۲ء
مین پیدا ہوا

رچپال سنگھ ۱۸۵۵ء
مین پیدا ہوا

بھوپ سنگھ ۱۸۵۵ء
مین پیدا ہوا

حال خاندان

مہتاب سنگہ سردار چڑت سنگہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کے دادا کا متوسل تہا اپنی آقا کی ہمراہی مین وہ جنگون سے لڑتا رہا اور چار ہزار روپیہ کی جاگیر عوض نوکری کے اوسنی حاصل کی سردار مہان سنگہ کی بہی وہ نوکری کرتا رہا اور جاگیر جاوہا ضلع جہلم مین اوسکو ملی - جب ۱۸۰۰ء مین رنجیت سنگہ نے لاہور پر تصرف کر لیا تو منا سنگہ عمر مین ضعیف ہوگیا تہا مگر اوسوقت چاق وچست تہا اور ۱۸۰۳ء کی مہم مین اوسنے خدمت کی تہی - اوس سال قلعہ چنیوٹ کے سامنی وہ مارا گیا اوس قلعہ کو رنجیت سنگہ جہانگی سے چہنا چاہتا تہا وسوندہا سنگہ منا سنگہ کا بڑا بیٹا اپنے باپ کی حیات مین مرگیا تہا اور اوس کی کل جاگیر ضبط کی گئی تہی +

جب امر سنگہ کے عمر اس لایق ہوئے کہ سلحہ بند ہوا تو مہاراجہ نے اوسکو دیہات تہلانوالہ اور شیخوپور جمعے پندرہ سو روپیہ سالانہ جاگیر مین بخشی اور ڈیرہ خاص مین اوسکو بہرتی کیا اس ڈیرہ مین سکہہ امرا کی بیٹی بہرتی ہوتی تہی اور یہہ ڈیرہ کشادہ گہوڑچڑہون کا تہا - ۱۸۱۸ء مین محاصرہ ملتان مین امر سنگہ سے جو جوان تہا بڑی شجاعت ظہور مین آئی اور اس مہم مین اوسکی خدمات کے عوض مین اوسکو علاقہ ہاجرا عطا ہوا - سال دوم مین کشمیر کی مہم کے بعد اوسکو جاوہا جاگیر مین ملا جو اوسکے باپ منا سنگہ کے قبضہ مین رہا تہا ضلع شاہپور مین روکہڑیون نے مالیہ سرکار دینے سے انحراف کیا تہا اور امر سنگہ اونکی سرزنش کیواسطے بہیجا گیا اور اس مہم مین اوسکو بالکل کامیابی ہوئی ۱۸۳۴ء مین جب صوبہ پشاور صریحًا ممالک خالصہ مین شامل کیا گیا امر سنگہ اوس فوج

کے ساتھہ گیا تہا جو زیر حکم کور نونہال سنگہ اور سردار ہری سنگہ نلوہ کے پشاور کو بہیجے گئے تہے اس مہم مین امر سنگہ باہر کی چوکیون کی خدمت مین مامور رہا تہا اور افغانون کے ساتھہ کئی سخت لڑائیان اوسنے کین شب قدر مین جب افغانون نے ایک بہاری شبخون مارا تو بندوق کی گولی سی امر سنگہ زخمی ہوا تہا لیکن اگرچہ حملہ ناگاہ ہوا تہا اوسنی اپنی آدمی جمع کرکے دشمن کو بہگا دیا +

جمرود کی لڑائی مین ۳۰ - اپریل ۱۸۳۷ء کو سردار امر سنگہ فوج سکہہ کے میانہ کا افسر تہا اس میانہ سپاہ مین مہاراجہ کے اردلی کی فوج معروف بہ ڈیرہ جمعدار والہ اور ایک ہزار کشادہ سوار تہی اوس موقع پر بڑی نمایان شجاعت اوسنی کی مگر افغان شمار مین کثیر تہے اور فوج سکہہ کو شکست ہوئی اور اونکا جرنیل مارا گیا مہم اخیر سردار امر سنگہ کے ۱۸۳۳ء مین کہی مین ہوئی تہی جہان کچہہ سرکشی ہوئی تہی اوس سرکشی کو اوسنی دہان پہونچکر جلدی سی فرو کردیا - ستلج کی لڑائی مین اوسنی کام نہین دیا اور اختتام لڑائی مذکور کے بعد چونکہ سردار مشہور نشانہ باز تہا وہ مہاراجہ دلیپ سنگہ کو تفنگ رانی سکہانے کے واسطے منتخب ہوا تہا سال آئندہ مین وہ پنجاب سے ہردوار کے تیرتہہ کو چلا گیا اور تہوڑے عرصہ کے بعد دہان مرگیا +

مہتاب سنگہ ۱۸۱۱ء مین پیدا ہوا تہا اور لڑکپن ہی مین فوج سواری کشادہ مین صوبہ دار مقرر کیا گیا تہا - ۱۸۳۱ء مین مہاراجہ کے روپڑ جانے سے کچہہ پہلے وہ کرنیل بنایا گیا تہا اور امرتسر مین دوگرجہٹون کا افسر بنکر مامور ہوا تہا ۱۸۳۴ء مین وہ اپنے باپکے ساتھہ پشاور کو گیا تہا اور اوس مہم مین برابر نمایان خدمت کرتا رہا اوسی سال مین اوسکے برادر خورد گوردت سنگہ نے مہاراجہ کی ملازمت اختیار کی ۱۸۳۹ء مین سردار مہتاب سنگہ نے زیر حکم سردار تیج سنگہ مہم افریدیان مین نوکری کی مہاراجہ شیر سنگہ نے ۱۸۴۱ء مین امر سنگہ کو جنرل بنایا اور ۴ پلٹنون ۲۶ توپون اور ایک اکال رجمنٹ کے افسری پر پشاور مین مامور ہوا - اوسکا طریق نسبت فوج انگریزی کے جو اوایل ۱۸۴۲ء مین کابل پر دوسری مہم پر جانیکو پشاور مین پہونچی تہی نہایت مخالفانہ اور دشمنانہ تہا مہاراجہ شیر سنگہ اور راجہ دہیان سنگہ کی قتل کے بعد

جنرل مہتاب سنگ نے جو لاہور کو واپس آگیا تہا سندھانوالیون کے مقابلہ مین راجہ ہیرا سنگہ کو مدد دی اور بعد صلح ہو جانیکے راجہ ہیرا سنگہ نے اوسکے طریق کو شکر گذاری سی یاد رکہا اور اُسکو بہت سا انعام دیا مگر ان انعامون کے دینی کے سبب سے جب ہیرا سنگہ سی سب لوگ ناراض ہوگئی مہتاب سنگہ وزیر موصوف کا مخالف ہونے سے باز نہ آیا راجہ ہیرا سنگہ اور پنڈت جلا کے خیالون کے خلاف جو سازش ہوئی تہی اُسکا مہتاب سنگہ رازدار تہا اور جو فوج اوسکے پیچہے گئی تہی اور جسنے اوسکو قتل کیا تہا اوسمین اوسکی فوج بہی شامل تہی اس سازش مین اوسکے ساتہہ جنرل میوا سنگہ مجیٹہیہ تہا جسکا اصل نام سلطان سنگہ تہا اور مہتاب سنگہ کا بعید رشتہ دار تہا اور وزیر کا سخت دشمن تہا ٭

مہتاب سنگہ کا طریق ایک ایسی شخص کے قتل کی تدبیر کرنے مین جسکی نسبت اوسکو عقیدت کے ساتہہ دوستی کا دعوی اور اقبال تہا اچہا نہین معلوم ہوتا ہی لیکن اوسکی نیت صاف ظاہر تہی مہتاب سنگہ معہ فوج اور تمام قوم سکہہ کے ایک مغرور اور فاسق و فاجر نوجوان آدمی کی حکومت سے تنگ آگئی تہی جس مین سب برائیان دوگرون کی تہین مگر اوسکی سی نہ لیاقت تہی نہ زور اور نہ شجاعت پنڈت جلا کو جو ہیرا سنگہ کی مزاج مین دخل اور اُسپر زور حاصل تہا اوس سی اور بہی زیادہ لوگونکو رنج اور نفرت تہی اور چونکہ ہیرا سنگہ پنڈت جلا کو نہ چہوڑتا تہا یہہ بات ضرور تہی کہ دونو ساتہہ ہی قتل کئی جاوین علاوہ اسکے خانگی وجوہ نفرت کی بہی تہین سردار رامر سنگہ مہتاب سنگہ کے باپ نے مہم کچہی مین اپنی سپاہیون کو چار پانچ ہزار روپیہ دئی تہی کہ اوسکی سپاہیون نے قابل تعریف خدمت کی تہی اور اوسکو امید تہی کہ سرکار سی یہ روپیہ اوسکو ملجاویگا مگر پنڈت جلا نے جو یہہ بات جانتا تہا کہ جسنا خزانہ پڑیگا اوسکو لوٹ زیادہ ملی گی اوس روپیہ مین سے کسیقدر روپیہ کا بہی دینی سے انکار کیا اس سبب سے رامر سنگہ کو ایسی نفرت اور رنج ہوا کہ اوسنے نوکری چہوڑ دی - علاوہ اسکے خود مہتاب سنگہ بہی سکہون کے بڑے گورو بابا بیر سنگہ مقابلہ مین ہیرا سنگہ کا فریب کہا گیا تہا - ملایم الفاظ اور انعام اور وعدون سے اوسکو ترغیب ہوئی تہی اور اسنی سردار عطر سنگہ سندھانوالیہ کے مقابلہ مین اپنی فوج چڑہا دی تہی فریب کے سبب سے ایسا موقع ہوا کہ لڑائی کے بغیر چارہ نہ رہا اور لڑائی کے بعد گورو سطور زمین پر حالت مرگ مین پایا گیا اور مہتاب سنگہ کے جیمین ضرور یہہ بات

آئی کہ وہ اوسکی موت کا باعث ہوا تہا - لیکن اگر اُسکا اپنا دل بانفرض صاف بہی تہا تب بہی وہ سکہہ کی فوج اور قوم کے لعنت ملامت سی نہ بچا اور اوسکی برگیڈ معہ برگیڈیر جنرل کورٹ صاحب کے جسکا افسر گلاب سنگہ کلکیتہ تہا اور ڈیرہ چاریاری جسکا افسر جواہر مل دت تہا مدت تک گوردتار کے لقب سے مشہور رہے +

مہتاب سنگہ ستلج کی لڑائی مین برابر خدمت کرتا رہا مثل مہتہ کے اور سکہون کے اوسکو گمان تہا کہ فتح سکہون کی ہوگی اور اوسنی خزانہ کے منشیون کو زبان دی تہی کہ دہلی کی لوٹ سے تمہارے واسطے چاندی کے قلمدان لاؤنگا +

لڑائی کے بعد راجہ لعل سنگہ نے اُسی سردار بنایا اور دونو وہ اور اوسکا بہائی گوردت سنگہ جسکو رتبہ جنرل کا مل چکا تہا پشاور مین مامور ہوئی تہی لیکن می ۱۸۴۷ء مین اوسکی بدلی پنڈدادنخان کو ہوئی تہی اس زمانہ مین دربار مین اوسکو رشد نہ حاصل تہا اور فقط ایک آدمی سردار شیر سنگہ اٹاریوالہ تہا جو کسیقدر اوسی موافق تہا مگر میجر لارنس صاحب رزیدنٹ کے سبب سے وہ موقوفی سی بچ گیا تہا جب ۱۸۴۸ء مین پنجاب کے شمال مین فساد ہوا تہا سردار مہتاب سنگہ پانچسو سوارون کے ساتہہ زیر حکم میجر نکلسن صاحب کے راولپنڈی مین متعین تہا لیکن صاحب موصوف نے اوسکے طریق کی نسبت نہایت تعریف کی تہی اوسکی فوج معہ اوسکی بہائی مت سنگہ کے مکار لاہور کی وفادار رہی تمام لڑائی مین اور جنگ گجرات مین سرکار انگریزی کیطرف سی لڑی ضبطی ملک پنجاب پر اوسکی ذاتی جاگیر ۹۴۸۵ روپیہ کے دوپشت کیواسطے واگذار ہوئی اور ۱۸۶۳ء مین اوسکی جاگیر مین سے نصف کے نسبت علی الدوام اوسکے وارثان صلبی کے نام واگذار رہنے کا حکم ہوا +

۱۸۵۸ء مین سردار مہتاب سنگہ نے کچہہ سوار ہندوستان مین خدمت کیواسطے بہرتی کئی اور یہہ سوار زیر حکم اوسکے برادر زادہ بچتر سنگہ کے ہندوستان کو گئی تہی اس جمعیت نے اودہ مین قابل تعریف خدمت کے اور مفسدونکے ساتہہ کئی مرتبہ اونکا مقابلہ ہوا بچتر سنگہ کانپور مین ۱۸۵۹ء مین ہیضہ سی مرگیا اوسکا بہائی بجا سنگہ اوسکی رسالہ میز جمعداری کے عہدہ پر اوسکی جگہہ ملازم کیا گیا +

جنرل گوردت سنگہ ۱۸۵۳ء مین لاولد مرگیا +

مت سنگہ جو فوج خالصہ مین ۱۸۴۴ء مین کرنیل تہا ۱۸۵۶ء مین مرگیا کاہنہ سنگہ اور ہردت سنگہ دونو زندہ ہین کاہنہ سنگہ
کے پاس ۴۰ ۷ روپیہ کی جاگیر اور ہردت سنگہ کے قبضہ مین ۲۰ ۷ روپیہ کی جاگیر ہے کاہنہ سنگہ اپنے باپ کی بجاے
اپنی فوج کے افسری پر ۱۸۴۳ء مین مامور ہوا تہا اور ہردت سنگہ مہاراجہ دلیپ سنگہ کے بچپنہ پلٹن کا جنرل تہا
سردار مہتاب سنگہ کی بود و باش مجیٹیہ مین تہی مگر اوسکی مکانات لاہور اور امرتسر مین دونو جگہہ ہین امرتسر مین وہ
۱۸۶۴ء مین انزیری مجسٹریٹ مقرر ہوا تہا مہتاب سنگہ بڑا شکاری تہا اور اکثر کپورتہلہ مین رہتا تہا بواسطہ
راجہ اہلووالیہ سے اوسکو بہت ارتباط تہا ۱۸۶۵ء مین مہتاب سنگہ مرگیا اوسکے اولاد کچہہ نہ تہی

سردار لعل سنگھ کالیانوالہ

- سلابی
- جیمل سنگھ
  - جسا سنگھ
    - سردار فتح سنگھ کالیانوالہ ۱۸۰۰ء مین مرا
      - صاحب سنگھ
        - حکومت سنگھ
          - سردار رنجیت سنگھ سوڑیانوالہ سے شادی ہوئی
            - سردار اسر سنگھ سوڑیانوالہ
              - کور سنگھ
                - سردار دل سنگھ نہیر ۱۸۳۳ء مین مرا
                  - سردار عطر سنگھ ۱۸۵۱ء مین مرا
                  - چتر سنگھ ۱۸۴۵ء مین مرا
                  - جوالا سنگھ خوردسال مرگیا
                  - جیت سنگھ
                  - رام سنگھ خوردسال مرگیا
                - سردار لعل سنگھ ۱۸۳۲ء مین پیدا ہوا
            - بی بی اچھر دیوی
  - جی سنگھ

حال خاندان

سردار لعل سنگھ پرانے خاندان کالیانوالہ مین سی نہین ہی نہ وہ بڑی سردار فتح سنگھ کالیانوالہ کا رشتہ دار ہے جسکی سبب سے خاندان حال کو دولت اور اعزاز حاصل ہوا تہا فتح سنگھ کے خاندان کا حال کچھہ طول نہین ہی اور مختصراً سکا یہہ ہی جیمل سنگھ سردار فتح سنگھ کا دادا سند ہوجب تہا اور اپنی خاندان مین پہلے اوسی نے مذہب سکھان اختیار کیا تہا وہ کالی لکھو کا متوطن تہا جو امرتسر کی متصل ہی اور سرداران چڑت سنگھ اور مہان سنگھ کا متوسل تہا اور اونکی ذیل مین قوم جٹھہ سی ہمیشہ جنگ مین مصروف رہا کرتا تہا یہہ قوم ضلع گوجرانوالہ کے شمالی ٹکڑہ مین آباد ہی اور جٹھہ قزاقونکے ساتھہ ایک جنگ مین اوسکے دو نوبیٹی جیسنگھ اور جیا سنگھ ماری گئے تہی فتح سنگھ رنجیت سنگھ کی ملازمت مین قریب ۱۷۹۹ء کے داخل ہوا تہا اور اپنی آقا کی حضور مین بہت شتابی سی مورد الطاف ہوا وہ بہادر اور ہوشیار سپاہی تہا اور ۱۸۰۸ء تک جو مہین مہاراجہ نے کین تقریباً سب مین اور ہر ایک مین اوسنی داد سپہ گری دی - وہ غلام محمد خان جٹھہ اور جودہ سنگھ وزیر آباد اور رندہان سنگھ اٹھو کے مقابلہ پر لڑتا رہا جب مہاراجہ نے شہر لاہور پر تصرف کیا اور امرتسر والیہ ورکہنہ سرداران کی مدد سے امرتسر کو اونسی بہتگیون اور رانگڑہون سی چہینا تو فتح سنگھ مہاراجہ کے ساتھہ تہا جہنگ کی اور پنڈی بہٹیان کی مہون مین وہ لڑتا رہا تہا اور یہہ بات بہت کچھہ اوسکی صلاح کے سبب سے ہوئی کہ رنجیت سنگھ نے ۱۸۰۹ء مین جسونت راے ہولکر کے ساتھہ ہوکر انگریزون سے مقابلہ نہین کیا فتح سنگھ کے حسن خدمت کی مدد سی انگریزون اور ہولکر مین صلح آخر کار ہوئی اور ہولکر نے سردار مذکور کو اسکی خدمات کے جلد و مین بیش بہا انعامات دیئے جیا سنگھ بہنگی سی چھینٹ کے لیے مین فتح سنگھ

نے کارنمایان کیا اور جب ۱۸۱۰ء مین احمد خان سیال سی جھنگ لیا گیا تو وہ ضلع فتح سنگھ کو ساٹھہ ہزار روپیہ سالانہ پر اجارہ دیا گیا - مگر احمد خان نے تھوڑے عرصہ کے بعد فتح سنگھ سے معاملہ کر لیا اور فتح سنگھ لاہور کو واپس آیا +

۱۸۱۱ء کے اختتام کے قریب سردار فتح سنگھ قصور کے اوپر جہان قطب الدین خان فساد کر رہا تھا بھیجا گیا تھا یہہ پٹھان رئیس دلیرانہ لڑتا رہا مگر اوسنی خوشی سی ایک لاکھہ روپیہ سردار سکھہ کو دیکر اپنا گلا چھوڑایا ۱۸۱۲ء کے شروع مین فوج سکھہ زیر حکم خاص رنجیت سنگھ کے قصور پر چڑھی اور عرصہ تک لڑائی کے بعد اوسکو سر کیا فتح سنگھ نے قطب الدین سی وعدہ کیا کہ اگر قلعہ قصور دیدیگا تو معدوث کی علاقہ مین امن سے رہا کرے اور اگرچہ رنجیت سنگھ نے اس اقرار کو پسند نہین کیا لیکن اونہون نے سمجھا کہ اس اقرار کو پورا کرنا اونپر فرض تھا +

فتح سنگھ کے جھنڈے کے نیچے بہت سی سکھہ سردار لڑنے کو آئے ان مین جہان اور سردار ایسی تھے اون مین امرسنگھ تانوالیہ دل سنگھ نہیر نہ دہنا سنگھ ملوی فتح سنگھ مٹوا دراوتم سنگھ چاہیی تھی +

۱۸۱۳ء مین رنجیت سنگھ نے پٹیالہ سی واپس آتے ہوئی قلعہ نرائن گڈہ کا جو سردار بشن سنگھ کے قبضہ مین تھا محاصرہ کیا ۵ دن تک قلعہ قائم رہا اور مہاراجہ کو اس توقف کے سبب بیتابی ہوئی اور فتح سنگھ کو جو خاص افسر تھا مہاراجہ نے کہا کہ تمکو میرے پاس رہنی کا بہ نسبت اسکی کہ میدان مین فوج کو لیجاو زیادہ شوق ہی فتح سنگھ نے اس بات سی غصہ کہا کر قلعہ پر حملہ کیا مگر کامیاب نہوا اور ایسا مجروح ہوا کہ جان برنہ ہوا - رنجیت سنگھ اوسکے دیکھنے کو اوسکے خیمہ مین آیا اور کہتی ہین کہ فتح سنگھ نے مہاراجہ کو صلاح دی کہ کسی جٹ کو آئندہ ریاست کے عہدہ ہائی کلان ترین پر مامور نہ کرنا یہہ بات تو مشتبہہ ہی کہ آیا ایسی صلاح حقیقت مین دی گئی تھی یا نہین مگر معلوم ہوتا ہے کہ مہاراجہ ایسے اصول پر کام کرتے رہے کیونکہ درحالیکہ اونکی نہایت شجاع افسر اور رجمنٹ سکھہ تھی کونسل مین اونکو برہمنون راجپوتون اور بلکہ مسلمانون پر زیادہ اعتبار تھا +

فتح سنگھ کا کوئی بیٹا نہ تہا اور رنجیت سنگھ اوسکی کل جائیداد ضبط کرلیتا تو مضائقہ نہین تہا مگر سردار کی فوت سے کچھہ رحم دلانہ کہا کر مہاراجہ نے امرتسر مین پہونچکر مسمات سنگھ پدمانیہ کو مائی سیوان بیوہ سردار موصوف کے پاس خلعت دیکر بہیجا اور حکم دیا کہ مائی مسطورہ کو کہدی کہ جس کسیکو وہ اپنی شوہر کا وارث بنادی گی مہاراجہ منظور کرلینگی کئی سردار تہی جنکے ساتہہ فتح سنگھ کو محبت تہی اور دہنا سنگھ مولئی اور دل سنگھ نہیرنہ کی نسبت کسی سی زیادہ محبت اوسکو نہ تہی دل سنگھ نہیرنہ اوسکا پتر پالیہ یعنی دہرم کا بیٹا تہا اور اوسکو بہت عزیز تہا لیکن فتح سنگھ کے ترکہ کے وارث ہونی مین نہ نصیب پرشاکر تہا نہ مہربانی پرجس رات مت سنگھ کالی مین پونچا دل سنگھ نے اوس سے خفیہ ملاقات کی اور پانچ ہزار روپیہ وسکو دئی اور مت سنگھ نے مائی سیوان سی کہا یون تو جسکو تمہارا جی چاہی نامزد کردو مگر رنجیت سنگھ فقط دل سنگھ سی راضی ہوگا اس سبب سے دل سنگھ منتخب کیا گیا +

باوجود فیاضی رنجیت سنگھ کے جو اس موقع پر ظہور مین آئی بہت آدمی کہتی تہی کہ رنجیت سنگھ مدت سی اوس سردار سی خائف تہا اور اوسنی سردار کو قلعہ پر ایسی موقع پر حملہ کرنیکی جرات اس امید پر دلائی تہی کہ وہ مرجاویگا کیونکہ قلعہ کی دیوارین کہین سی ایسی شکست نہین ہوئی تہی جسّی حملہ کے کامیاب ہونے کی امید ہوتی - ایک موقع پر وزیرآباد مین رنجیت سنگھ نے فتح سنگھ سی کہا تہا کہ اپنی فوج ایک طرف کرے تاکہ مہاراجہ دیکہی کہ کتنی فوج اوسکے ساتہہ ہی جب حکم دیا گیا تو ساری فوج بڑے سردار کالیا نوالہ کی طرف چلی گئی اور رنجیت سنگھ نے اپنے آپ کو بالکل تنہا دیکہا اور اوسکو بہت غصہ اور غم اس سبب سے ہوا اسبات کو رنجیت سنگھ کبہی نہین بہولا نہ اُس سردار کو عفو کیا جسکا زور فوج پر اس قدر تہا +

دل سنگھ نہیرنہ کا خاندان ابتدا مین کڑیال علاقہ شیخوپورہ مین رہتا تہا اور قوم سے نہیرنہ یعنی ناخن تراش تہا کہتی ہین کہ ایک بزرگ اس خاندان کا جو ورکجٹ تہا رای دونیچند قوم جنڈے نہیرنہ کی دختر پہ عاشق ہوگیا تہا اور اوسکو بہگالے گیا تہا اور تب سے لقب نہیرنہ اس خاندان کا

چلا آتا ہی مگر یہہ بات جھوٹ ہی اور فقط اوسوقت سی ایجاد ہوئی تہی جب سی اس خاندان کو فروغ حاصل ہوا
دل سنگہ جٹ کی اولاد مین نہین تہا صاحب سنگہ نہیر نہ بہگوان سنگہ کا رفیق تہا اور جری اور کامیاب لوٹیرا
مشہور تہا جب چڑت سنگہ صاحب زور ہوا دونون صاحب سنگہ اور بہگوان سنگہ اوسکے ساتہہ ملگئے اور
جب اوسنی علاقہ پنڈ دادنخان کو فتح کیا تو بہگوان سنگہ نے تیسری حصہ کا دعوی کیا چڑت سنگہ کو تیسرا
حصہ دینا پسند نہوا اور اس یقین پر کہ صاحب سنگہ کا اوسکو بہروسا ہو سکتا تہا اوسنی اپنی آزردہ دوست
سے نجات حاصل کرنیکا تہیہ کیا تہوڑے عرصہ کے بعد تینون آدمی شکار کہیلنے کو گئی اور اتفاقا ایک
صحرائے خوک جو قریب دوڑکر گذرا چڑت سنگہ نے پکار کر کہا اسکو بچکر نہ جانی دنیا صاحب سنگہ نے جوان
الفاظ کے معنے خوب سمجہتا تہا بہگوان سنگہ کو گولی کی ضرب سی مار دیا اس خدمت کیواسطے اُسکو جاگیر
کا انعام ملا اوسکا بیٹا حکومت سنگہ اور اوسکا نبیرہ کورسنگہ دونو سکرچکیہ سردارونکے ملازم تہے لیکن
یہہ آدمی کچہہ مشہور نہ تہی +

سردار دل سنگہ بہادر اور لایق آدمی تہا اور سردار فتح سنگہ کالیانوالہ جسکے زیر حکم وہ لڑا کرتا تہا
اوسکو بہت عزیز سمجہتا تہا فتحسنگہ کی وفات کی وقت دل سنگہ کی جاگیر قریب ۶۸۰۰۰ روپیہ کی تہی
مگر جب جاگیرات کالیانوالہ بہ استثنار جاگیر ستر ہزار روپیہ کی جو مائی سیوان اور فتح سنگہ کے دختر کی اولاد
کے نام دی گئی تہی اوسکی پاس آئین تو اوسکی جاگیر بہ تعداد ساڈہی تین لاکہہ روپیہ کی تہی اکثر
سردار جو فتح سنگہ کے زیر حکم لڑا کرتے تہی آیندہ دل سنگہ کے زیر حکم لڑا کئی اور یہہ نہیر نہ سردار لڑای
مین ایسی ہی داد شجاعت دیتا رہا جیسی بڑی بڑی سردار قوم جٹ کی بہادری کرتی تہی -
قصور اور ملتان اور کشمیر اور ڈیرہ اسمعیل خان کی مہمون مین دل سنگہ کی خدمات ایسی تہین
کہ جنسی اوسکو فخر تہا +

۱۸۱۴ء مین دل سنگہ معہ رام دیال دیوان محکم چند کے پوتے کے دس ہزار فوج کی جمعیت کی ساتہہ
بہیجی گئی کہ نندن سر کی راہ سی کشمیر کو بزور شمشیر جاوین اور رنجیت سنگہ خود پونچہہ کی راہ سے

روانہ ہوئی اس جمعیت کے مقابلہ پر غنیم کی جو جمعیت آئی تعداد مین بہت زیادہ تہی اور غنیم نے اس جمعیت کو گہیر لیا اور فقط اس سبب سی بلا ارادہ واپس آنی دیا کہ عظیم خان کو دیوان محکم چند کے ساتہہ دوستی تہی موسم بہار ۱۸۰۲ء مین بہرام دیال کے ساتہہ دل سنگہ نے ملتان اور بہاولپور کے علاقون کو تباہ کیا ہر شہر سے جرمانہ اور چنیان وصول کرتا گیا اور اُسی سال کے اواخر مین وہ بہمنی اور راجوری کے سردارون کے مقابلہ پر بہیجا گیا اوسنی اونکو مطیع کیا اور شہر راجور کا بڑا حصہ جلا دیا یہہ سردار ۱۸۰۳ء مین بموجب قول اوسکے گہر کے آدمیون کے ہیضہ سی مرا مگر روائت جس کا زیادہ یقین ہی یہہ ہے کہ یہہ سردار اس سبب سے کہ اوسکے فوج اچہی کارگر نہ تہی اور مہاراجہ نے اوسکو سخت ملامت کی تہی زہر کہاکر مرگیا اوسکی جاگیر اوسکے بڑی بیٹی عطر سنگہ کو ملی +

۱۸۰۳ء مین عطر سنگہ زیر حکم کنور نونہال سنگہ کی پشاور کو بہیجا گیا تہا۔ وہان دیوان حاکمرائی نی جو شہزادہ کا دیوڑہی والہ اور مصاحب تہا بعضی سردارون کو جنکی عادت یہ تہی کہ زیر حکم عطر سنگہ کی لڑا کرتے تہی اپنی طرف ورغلا کر لیا۔ اور وہ اپنی اپنی سپاہ لیکر اونکی طرف گئی اس سبب سی عطر سنگہ بلا اجازت فوج چہوڑکر مہاراجہ کے حضور مین فریاد کرنیکو لاہور مین آیا اوُسکی اچہی طرح مدارات نہین ہوئی اور حکم ہوا کہ بلا توقف اپنے فوج کے ساتہہ ہزارہ مین جاکر شامل ہو عطر سنگہ نے انکار کیا اور مہاراجہ نے بہ استثنا خاندانی ملک کا رجمی ساڈے تین ہزار روپیہ اور حمید پور ساڈی سات سو روپیہ کے اوسکی کل جاگیرات ضبط کرلین +

یہہ حال مہاراجہ رنجیت سنگہ کی وفات تک رہا اونکی بعد کہڑک سنگہ نے ۱۲۷۵۰ روپیہ کے جاگیر بلا معاوضہ نوکری واپس کردینے اور مہاراجہ شیر سنگہ نے عطر سنگہ کے گنگا سی واپس آنے کے بعد جہان وہ مہاراجہ کہڑک سنگہ اور کنور نونہال سنگہ کی ہڈیان لیکر گیا تہا پنڈی گہیب درمیروال مین ... ۲۰۰۰ روپیہ کی جاگیر عطا کی یہہ جاگیر بشرط نوکری دینی دوسو سوارون کے عطا ہوئی اور اوسمین دو ہزار روپیہ کی جاگیر اوسکی فرزند لعل سنگہ کے نام کی داخل تہی عطر سنگہ لاہور اور اضلاع گردونواح کا عدالتی مقرر ہوا اور اوسکو پنڈیوالہ سواران کشادہ کے جو پہلے ملکہا سنگہ پنڈیوالہ نے بہرتی کئی تہی افسری ملی جب تک جواہر سنگہ وزیر ہوا اوسکی جاگیرات مین تغیر و تبدل نہین ہوا اوسوقت عطر سنگہ

نے عرض کی کہ اگرچہ پنڈی گھیب کی فرضی جمع ۷۵۰۰۰ روپیہ لیکن پچاس ہزار روپیہ سی زیادہ وصول نہین ہوتا ہی اور اوسکی عوض مین علاقہ چونیان دُھنڈ یانوالی اور لہدیان جمی ساٹھہ ہزار روپیہ کا ملا +

جب جواہر سنگہ کے حکم سے کنور رشپا وراسنگہ قتل ہوا اُسکی بعد فوج نے وزیر کے طریق سی نہایت غضب مین آکر اوسکی قتل کی نیت کر لی اور سرکار لاہور کی اطاعت سی دست بردار رہی ۹ ستمبر کو سردار عطر سنگہ کو رانی جندان نے دیوان دینا ناتھہ اور فقیر نورالدین کی ہمراہ فوج کے پاس میانمیر کو اسواسطی بہیجا کہ اونکو سمجہا کر راہ راست اور واجب پر لاوین مگر اونکی صلاح کو فوج نی نہ مانا فقیر کو اونہون نی رخصت کر دیا مگر دیوان دینا ناتھہ اور عطر سنگہ کی اونہون نی توہین کی گالیان دین اور اونکو لشکر مین قید کر لیا مگر بعد قتل وزیر کے ۲۲ ستمبر کو فوج نے جورانی سے ہمیشہ خوف کرتے تھے اونکو لاہور کو اسواسطی بہیجا کہ مصالحت کرادینے مین ساعی ہون +

سردار عطر سنگہ ۱۸۴۵ء و ۱۸۴۶ء مین ستلج کی لڑائی مین برابر خدمت دیتا رہا اور پیرُ شہر کی لڑائی مین اوسکا بہای چتر سنگہ قتل ہوا +

ستمبر ۱۸۴۶ء مین عطر سنگہ کو حکم ہوا کہ فوج خالصہ مین جو کشمیر کو دمان کی سرکشی کے فرو کرنیکے واسطی جاتی تہی شامل ہو لیکن اگرچہ متواتر حکم ہوئی اوسنی خبر ہی نہ لی اور اپنی گھر مین متصل امرتسر اپنی برادرزادے کی شادی کرنے کے بہانی سی بیٹہا رہا اوسکی اس طریق کے سبب سے اوسکی جاگیرات ضبط کی گئین مگر تہوڑے عرصہ کے بعد پہر واپس دی گئین اور اُسکے مقدار ۱۱۱۸۰۰ روپیہ مقرر کی گئی دسمبر ۱۸۴۶ء مین جو کونسل مقرر ہوئی اوس مین عطر سنگہ بہی داخل ہوا اور اس منصب پر تا وقت ضبطی ملک پنجاب ممتاز رہا +

جب اپریل ۱۸۴۸ء مین پہلی ہی ملتان کے فساد کی خبر پہنچی اوسکو دمان جانیکا حکم ہوا اور جتنی غیر آئین فوج تہی اُسکی افسری اُسکو ملی جب رزیڈنٹ لاہور نے دیکہا کہ اُس موسم مین فوج گورہ کا بہیجا جانا خلاف مصلحت تہا تو عطر سنگہ معہ اور سردارون کے واپس بُلایا گیا مگر پیچہے راجہ شیر سنگہ کے ہمراہ بہ افسری فوج سوارے وہ ملتان کو گیا +

اس سردار کو اوس فوج پر جسکا وہ افسر تہا کچہہ زور نہ حاصل تہا وہ ضعیف العقل اور متلون مزاج تہا اور اگرچہ

اوسکی اپنی حیثیت اچھی تہی مگر وہ اس قابل نہ تہا کہ اپنی فوج کو جادہ فرض پر قائم رکھہ سکتا روز بروز فوج زیادہ سرکش ہوتی گئی اور جوق جوق دیوان مولراج کیطرف جاتے رہی آخرکار تینون سکہہ جنرلون سردار عطر سنگہ راجہ شیر سنگہ اور سردار تیجہ سنگہ نے باتفاق میجر اڈورڈس صاحب اور منظوری جنرل وش صاحب کی یہہ تجویز کی کہ فوج کو ایسی موقع سی جہان انکو بڑی ترغیب ہوتی تہی یعنی ملتان سی کہین اور بہیجدیا جاوی - سردار عطر سنگہ کی فوج کی نسبت یہہ تجویز ہوئی کہ تولنبہ مین مقیم رہی اور خدمت اوسکو یہہ بتائی گئی کہ راستہ کو محفوظ رکہی مگر پہلے اس سی کہ فوج حرکت مین آوی ساری فوج سکہہ سرکش ہوگئی اور جب راجہ شیر سنگہ فوج مین آکر شامل ہوگیا تو ملتان کو چلے گئی سردار عطر سنگہ کہوڑے پر سوار ہوکر میجر اڈورڈس صاحب کے لشکر مین جاملا اوسکے فرزند لعل سنگہ کو فوج لیگئی مگر اوسنی تہوڑی عرصہ کے بعد فوج مین سی بہاگ کر نکل جانی کی تجویز کرلی اور میجر اڈورڈس صاحب کے لشکر مین وہ بہی شامل ہوگیا +

جون ۱۸۴۸ء مین لعل سنگہ پانسو سوارونکی افسری پر حسن ابدال کو بہیجا گیا تہا اور وہان سوم مئی ۱۸۴۸ء تک رہا اُسوقت اُسکو حکم ملا کہ جو فوج راجہ شیر سنگہ کے ساتہہ ملتان کو جاتی ہی اوسکے ساتہہ جالی - جب دیوان کشنگور عدالتی بٹالہ مفسدونمین شامل ہوگیا سردار لعل سنگہ اوسکی جگہہ مقرر ہوا اور قریب تین مہینے تک اپنی عہدہ پر تا وقتیکہ ریاست سکہان قایم رہی مامور رہا +

ضبطی ملک پنجاب پر کل ذاتی جاگیرات سردار عطر سنگہ کی جو تعداد مین ۴۷۷۵۰ روپیہ کی تہی اوسکی حین حیات واگذار ہوئین اور چہارم جاگیر کی نسبت یہہ حکم تہا کہ لعل سنگہ اور اوسکے ورثا نیکے نام علی الدوام واگذار رہی - سردار لعل سنگہ کی جاگیر جمعی ۳۶۰۰ روپیہ سال کی جو چند روزہ ۱۸۴۸ء کے عطا ہی ضبط ہوگئی مگر اوسکو گذارہ نقد ۴۸۰۰ روپیہ سالانہ اوسکے باپ کی جاگیر مین سی جسکے ساتہہ اوسکا تنازع تہا دیا گیا +

سردار عطر سنگہ دسمبر ۱۸۵۱ء مین فوت ہوا اور تین حصہ اوسکی جاگیر کے ضبط ہوئی فروری ۱۸۶۳ء مین لعل سنگہ کے نام دوامی جاگیر کے مقدار ایزاد ہوکر ۱۵۰۰ روپیہ سال کے مقرر کی گئی لعل سنگہ کے عمر ۵۰ سال کی ہی اور کالہ مین مستقل امر سر رہتا ہی اوسنی چار شادیان کی ہین مگر اوسکی اولاد نہین ہی +

علی رضا خان قزلباش

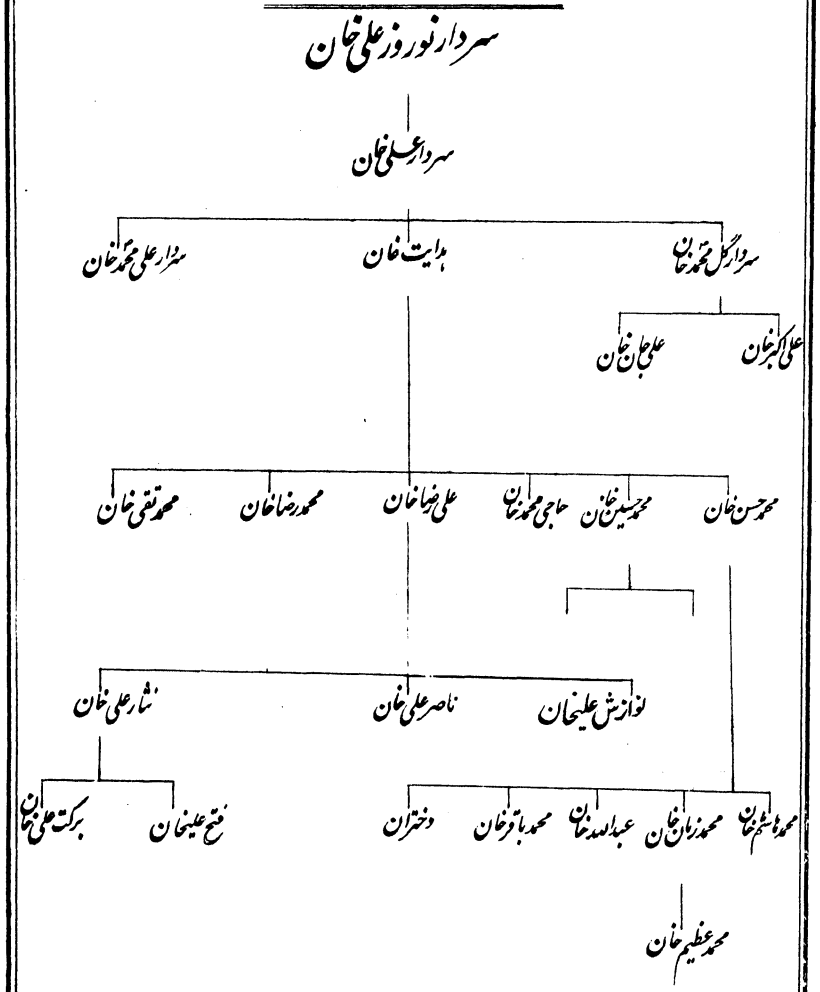

حال خاندان

سردار علی خان علی رضا خان کے دادا نے اول صوبہ شیروان کو چھوڑا دریہ صوبہ بحیرہ خضر کے مغرب کی سمت تحت واقع ہی اور اب یہہ علاقہ ممالک روس مین شامل ہی اس صوبہ مین سردار علیخان کا خاندان جو قزلباش ترک تہا کئی پشت سی رہتا تھا اور وہان اس خاندان کو حکومت حاصل تھی جب ۱۷۳۸ء مین نادرشاہ نے غلزیون کو نکال کر اور خراسان پر تصرف کرکے ہندوستان پر یورش کی تو وہ بادشاہ علی خان اور دیگر عمائد قزلباش کو اپنی ساتھ لیگیا اس سبب سے کہ اوسکو خوف تھا کہ اوسکے پیچھے یہہ لوک فساد نہ کرین ٭

علی خان ساری مہم مین خدمت کرتا رہا اور ہندوستان سی واپس ہوکر نادرشاہ نے اوسکو ناظم قندہار مقرر کیا اور دیگر عمائد قزلباش کو کابل اور پشاور مین مناصب جلیلہ ملے اس سبب سے مملکت ایران کو بہت نفع ہوا کہ ان مفسدہ پرداز لوگون سے خالی ہوگئی اور آٹہہ سال تک تا وقتیکہ نادرشاہ قتل ہوا اور احمد شاہ درانے کا زور ہوا امن رہا - احمد شاہ نے قندہار مین ۱۷۴۷ء مین تخت سلطنت پر جلوس کیا اور اگرچہ وہ گروہ قزلباش پر ہرگز اعتماد نہ کہتا تہا مگر اوسکو اتنا زور نہ تہا کہ اس فرقہ کا مقابلہ کرتا اور اُسنے اس فرقہ کے اعلی رئیسون کو جاگیرات اور فوج کی افسری دی ٭

علیخان نے ضلع ہزارہ جو جانب شمال قندہار ہے حاصل کیا - اور ایک قوی جمعیت کے زور سے گرد نواح کے ملک کو ہرات کے قریب تک زیر کیا ۱۷۶۱ء مین جو احمد شاہ کے ہندوستان پر اخیر مہم ہوی اوسمین علیخان شاہ موصوف کے ساتہہ تہا اور پانی پت مین جو بادشاہ کو بڑی فتح حاصل ہوئی جس سی مرہٹون کی ریاست کا زور ٹوٹ گیا اُس فتح مین علیخان شریک تہا - علیخان کی شجاعت اور اثر کے سبب سے جو اس فتح میز ظہور مین آئی احمد شاہ کے دلمین رشک پیدا ہوا اور بادشاہ نے افغانستان مین واپس پہونچکر اوسکے جاگیرات اور افسری فوج چہین لینی چاہی مگر علیخان پر جو صریح زور کیا گیا اُس سے کچھ سود نہوا علیخان نے مقابلہ کرکے

اپنی بات قائم رکھی اور آخر کار احمد شاہ نے ناچار ہوکر اُسکے چند نوکروں کو روپیہ کی طمع دیکر ۱۷۷۳ء
مین اوسکو مروا ڈالا - اپنی باپ کی وفات کے وقت سب سے بڑا بیٹا علیخان کا گل محمد نامی فقط چھہ برس کا عمر مین
تہا اور علاقہ مین بہت بدنظمی ہوگئی - علیخان کی بیوہ نے اپنی حکومت چند سال تدبیر سی قائم رکھی مگر آخر کار علاقہ
کو کئی سرخود آپسمین لڑنے والے سردارون نے تقسیم کرلیا ان رئیسون مین فقط اسبات پر اتفاق تہا کہ تیمور شاہ
سی جو احمد شاہ کے بعد کابل مین تخت نشین ہوا تہا سب کو نفرت اور عداوت تھی - جب علیخان کے بیٹی بالغ
ہوئی اُنہون نے بزور شمشیر اپنے خاندان کے علاقہ کے جزو کثیر پر تصرف کرلیا - اور تیمور شاہ نے اوسکو
راضی رکھنا مصلحت سمجھکر گل محمد خان کو قندہار کو بلایا اور اوسکی عزت اچھی کی اور خطاب سرداری اسکو
عطا کیا ؛

ہدایت خان علی رضا خان کا باپ شاہ زمان کے ساتھہ ۱۷۹۸ء مین لاہور کو آیا تہا اور کئی مہینے وہان رہا -
کابل مین واپس جاکر اُسنے اسد خان برادر امیر دوست محمد خان سی املاک بدل لیین - ۱۸۱۳ء مین علی محمد خان سب سے
چھوٹا بہای چار ہزار سپاہ لیکر فتح خان اور اوسکے بہای محمد عظیم خان کے ساتھہ کشمیر کی مہم پر گیا جسمین کامیابی
ہوئی - اور وہان فوج مین اوسکو اونچا عہدہ ملا جسپر وہ آٹھہ سال تک ممتاز رہا آٹھہ برس کے بعد کابل کو
واپس جاکر اُسنی شرکت ہدایت خان اپنی خاندان کی جائداد پر تصرف کیا اور ۱۸۳۵ء مین مرگیا اوسکے
دو بیٹی علیجان خان اور علی اکبر خان تھی چھوٹا بیٹا تہوڑے عرصہ کے بعد مرگیا اور علی جان خان اپنی باپ کے
حصہ پر قابض ہوا اور ابتک کابل مین وہ جائداد اُسکے قبضہ مین ہے

ہدایت خان نے ۱۸۳۶ء مین وفات پائی اور چھہ بیٹے چھوڑ کر مراجن مین سے سب سے بڑی بیٹی محمد حسن خان نے
وزیر فتح خان کے زیر حکم مراتب خان کے لڑائی مین خدمت کی جب اُسکے آقا کی آنکھین شہزادہ کامران نے
نکلوا ڈالین تو وہ کہن دل خان اور شیر دل خان کے ساتھہ قندہار کو گیا اور چند سال وہان رہا اور پہر پیچھے
اپنے چچا کے ساتھہ کشمیر کو گیا - کابل مین جب وہ واپس آیا تو اپنے بہای علی رضا خان کے ساتھہ رہتا رہا اور
مہم افغانستان مین سرکار انگریزی کے اچھی خدمت کرتا رہا - محمد حسین خان محمد حسن خان کے دوسرے بہای کو محمد عظیم خان

بہت عزیز رکھتا تھا اور محمد عظیم خان کے ریاست مین کشمیر مین عہدہ عالی پر ممتاز تھا - عظیم خان کے مرنے کے بعد حسین خان کابل کو واپس گیا اور دوست محمد خان کی نوکری اختیار کی ۱۸۴۲ء مین وہ عرب کوچ کیواسطے گیا اور چند سال وہان رہا اب وہ کابل مین رہتا ہے - تیسرا بھائی حاجی محمد خان ہے جو عظیم خان کی موت اور دوست محمد خان کے رئیس ہونیکے بیچ مین حبیب اللہ خان والی کابل کا وزیر تھا - جب دوست محمد خان حاکم ہوا تو حاجی محمد خانکن کو چلا گیا اور وہان سے واپس آکر علی رضا خان کے ساتھہ رہتا رہا

علی رضا خان ہمیشہ اپنی موروثی علاقہ مین رہا کرتا تھا کابل مین اس قسم کی جائداد کو زرخرید کہتے ہین مگر علی رضا خان کو فوج مین نوکری دینی پڑتی تھی - جب سرکار انگریزی کی فوج شاہ شجاع کے ساتھہ ۱۸۳۹ء مین اول کابل مین داخل ہوئی علی رضا خان جسکا شہر مین بہت رشد اور رسوخ اور زور تھا محکمہ کمسریٹ کا گماشتہ اعلی مقرر ہوا اس عہدہ پر اوسکا طریق بائستہ رہا اور غلہ یا باربرداری کے بہم پہونچانے مین کبھی بھی وعدہ کے ایفاء مین مقصر نہین رہا - جب مفسدون نے انگریزی چھاونی کا محاصرہ کرلیا علی رضا خان سرکار انگریزی کیطرف مستقل رہا اور فوج کو رسد اور کپڑا بہم پہونچاتا رہا - جب صاحب لوگ اور میم صاحبان اسیر ہوے علی رضا خان نے اونکی قید کی سختی کم کرنے مین اور اُنکی مخلصی کے واسطے نہایت درجہ کی کوشش کی اُنکے محافظ محمد شاہ خان غلزی کو علی رضا خان پانچسو روپیہ ماہوار دیا کرتا تھا اور علاوہ اسکے عملہ ماتحت کو روپیہ دیا کرتا تھا تاکہ قیدیون کے ساتھہ اچھی طرح سلوک کرنے دین اور اونکے پاس روپیہ اور کہانا اور پوشاک پہونچا دیا کرین اور اونکی انسانیت یہانتک ہی ختم نہوی بلکہ اوس نے روپیہ دیکر قریب ایکسو ہندوستانی سپاہیون کو غلامی سی بچایا اور جب تک کہ فوج انگریزی مرتبہ ثانی کابل مین داخل ہوی انکو اپنی گہر مین خفیہ رکھا +

جب محمد اکبر خان نے اسیرون کو ہزارہ اور بامیان کے راہ خلم کو بھیجدیا علی رضا خان نے جسکو موروثی زور اُسملک مین حاصل تھا رئیسان ہزارہ کو روپیہ دیکر اسبات کی ترغیب دی کہ اسیرونکو پہاڑونکو نہ لیجانے دین بلکہ اُسنی اپنی آدمی مرتضی شاہ کو بہت سا روپیہ دیکر اس غرض سی بھیجا کہ صالح محمد خان کو جسکی حراست مین اسیر جاتی تھی روپیہ دیکر اپنی جانب کرلی علی رضا خان کے زور سے اور اوسکے بہت سا روپیہ خرچ کرنیکے

سبب سے یہہ بات حاصل ہوی کہ قیدی نکل آی اور جنرل پولک صاحب کی فوج سی آملے جو اُنکی کمک کے واسطے بہیجی گئی تہی -
جب اکبر خان جنرل پولک صاحب پر حملہ کرنے کو بڑہا علی رضا خان نے سرداران قزلباش کو انگریزون کی جانب
کر لیا چنانچہ لڑای سی پہلی اونہون نے محمد اکبر خان کو چہوڑ دیا اور اوسکی شکست کے بعد اونکی عداوت کی سبب سے اکبر خان کو
کابل مین واپس جانے مین خوف ہوا اور پہاڑ کے ملک مین سی گذر کر وہ ترکستان کو چلا گیا - جب افواج سرکار انگریزی
ہندوستان کو واپس آئین تو علی رضا خان اونکے ساتہہ آیا اوسکے طریق کے سبب سے محمد اکبر خان اور بارکزیون کو اُس
سی سخت عداوت اور تنفر ہوگیا تہا اور کابل مین اوسکو اپنی جان کے بچنی کی امید نہ تہی *
اُسکے املاک جسکی قیمت قریب تین لاکہہ روپیہ کے تہی ضبط ہوگئی اسکے مکانات مسمار کر دئی گئی اور اونکے مصالح سی
اکبر خان نے دو مکان اپنی واسطے تعمیر کر لئے *
غرضکہ یہہ تفصیل خشک علی رضا خان کی خدمات کی ہی جن سی نہایت بغیر فضی اور شرافت اور مردی پای جاتی ہے اپنی
جان کو خطر مین ڈالکر اور اپنی دولت حیثیت اور جایداد مورونثی کہو کر علی رضا خان تنہا جیسا شایان مردمی ہے
اوس جانب کے حفاظت مین قائم رہا جسکی اطاعت کا اُسنی وعدہ کیا تہا - مگر اُسنی اور اوسکے خاندان نے سرکار
انگریزی کے ہندوستان مین بہی ایسی ہی اچہی خدمت کی ہی جیسی افغانستان مین کی تہی - ستلج کی
لڑای مین وہ اپنی بہایون اور ساتہہ سوارون اپنی قوم کے ساتہہ لشکر انگریزی مین شامل ہوا کہ بہت سی آدمی
اُسکے ساتہہ جلاوطنی مین شریک ہوئی تہے اور مدکی پیر شہر اور سبہراؤن مین لڑتا رہا چار سوار اوسکے مارے
گئے ۱۸۴۶ء مین وہ میجر ہنری لارنس صاحب کے ہمرکاب کانگڑہ اور کشمیر کو گیا اور ۱۸۴۹ء کے مفسدہ
مین اپنی خواہرزادہ شیر محمد کے زیر حکم اوسنے خدمتگذاری کے واسطے سو سوار دئے جون ۱۸۵۷ء مین جب
سرکار انگریزی کو نہایت درجہ کی ضرورت تہی علی رضا خان نے بخوشی خود ایک رسالہ سوارون کا
دہلی مین خدمت کیواسطے دینی کی درخواست کی چنانچہ اوسنی ایسا ہی کیا اور جو کہ اوسکا اپنا لاہور مین رہنا
مناسب تہا اوس رسالہ کو زیر حکم اپنی برادران محمد رضا خان اور تقی خان کے روانہ کیا اس رسالہ کے بھرتی کرنے کے
وقت اوسنی سرکار سی جسکو ایک روپیہ کی اوسوقت ضرورت تہی روپیہ کی امداد نہ چاہی اپنی خرچ سی اور اپنی مال در

کو جو لاہور مین تھی رہن رکھکر اُسنی رسالہ مرتب کیا اور علاوہ اپنی بہائیون کے اُسکے ساتھ اپنے برادرزادہ عبداللہ خان محمد ہاشم خان محمد زمان خان غلام حسن خان اور شیر محمد خان کو بھیجا یہہ رسالہ ہوڈسن صاحب مشہور و معروف صاحب کے سوارون مین جاکر شامل ہوا اور علی رضا خان کا بھرتی کیا ہوا رسالہ ساری لڑای مین جہان کہین یہہ شجاع رسالہ بھیجا گیا لڑتا رہا اور ہمیشہ اوسکی بہادری نمایان رہی +

نکاش گنج مین محمد تقی خان بہادرانہ لڑتا ہوا کئی مفسد اپنی ہاتھہ سی قتل کرنے کے پیچھے مارا گیا - محمد رضا خان علی رضا خان کا دوسرا بھای اپنی ہیگر رجمنٹ مین نہایت بہادر سپاہیون مین گنا جاتا تہا محمد رضا خان ملوا اور شمس آباد مین دو دفعہ زخمی ہوا دو گھوڑے اُسکے نیچے مارے گئے اور لڑای مین جسجگہہ چھلش اور اندیشہ زیادہ ہوتا تہا اوسی جگہہ محمد رضا خان نظر آتا تہا لڑای کے بعد اوسکو سردار بہادر کا خطاب ملا اور جو پنشن اوسکے دادو کو ماہوار کے تھے بسبیل علی الدوام مقرر ہوے محمد رضا خان لڑای کے بعد لکھنو کو رخصت لیکر گیا تہا وہان جاکر فوت ہوگیا - اُسکا بیٹا رضی علی خان اپنے عمو کے ساتھہ لاہور مین رہتا ہے

علی رضا خان لاہور مین آنریری مجسٹریٹ مقرر ہوا تہا اور شہر مین اسکو جسے بہت زور اور رسوخ حاصل تہا اور اوس زور کو ہمیشہ نیک طور پر کام مین لایا - کابل سی واپس آنیکے بعد اُسکو آٹھہ سو روپیہ ماہانہ پنشن ملی تہی اور اُسکے بھای محمد رضا خان کو دو سو روپیہ ماہانہ مفسدہ کے بعد اوسکو ۱۴۷ دیہات کے تعلقداری بہرایچ واقع ملک اودہ مین جمعی ۲۱۵ ہزار روپیہ سالانہ ملی ۱۸۶۴ء مین علی رضا خان کو خطاب نواب ملا اور اُسکے بھتیجو نکو جنکا ذکر اوپر ہوا جنہون نے مفسدہ مین اچھی خدمات کین خطاب سردار بہادری ملا ہی - نواب علی رضا خان نے جون ۱۸۶۵ء مین وفات پائی اور نواز شعلی خان اسکے فرزند کلان کو خطاب نواب عطا ہوا

علی رضا خان کے تین فرزند ہین جنمین بڑا ۱۸۴۰ء مین اوسوقت جب پشاور مین فوج سرکش ہوئی میجر جارج لارنس صاحب بہادر کے ساتھہ پشاور مین تہا نواز شعلی خان میجر صاحب موصوف کے ساتھہ وقت اخیر تک رہا اور اوسکے وفاداری کے سبب سے اُسکا مکان اور اسباب جو پشاور مین تہا وہ ضایع ہوگیا - تیسرا بیٹا نثار علیخان اودہ کے املاک کے اہتمام مین ہے اُسجگہہ اُسکو منصب آنریری اسسٹنٹ کمشنر ملا ہی اور اوسکے طریق سی حکام کو کامل رضامندی

حاصل رہی ہی- نواب نوازشعلیخان شہر لاہور مین آنریری مجسٹریت کے منصب پر ممتاز ہے +

نواب علی رضاخان کی وفات کے بعد اُنکی ایک بیوہ زندہ تہی گورنمنٹ سے اُسکے واسطے دو سو روپیہ ماہوار پنشن تاحین حیات منظور ہوئی تھی مگر بعد ازان یہہ تجویز ہوئی کہ رکہہ کہیمہ واقع ضلع لاہور عوض پنشن مذکور کے اس خاندان کو دوام کے واسطے عطا ہوئی ہے ملکیت بہی دیدی گئی ہے اور جمیع سرکار بہی بابت اُس اراضی کے نہین لیتی بشرائط اِس عطا کے یہہ ہین کہ بالفعل اس جائداد کا قابض نواب نوازشعلیخان ہے اسکے بعد ناصر علیخان اور ناصر علیخان کے بعد نثار علیخان سب سے چہوٹا بہائی نثار علیخان کے بعد خاندان مین جو فرزند حسب پسند باقی اشخاص خاندان کے اس جائداد پر قابض ہو گا اور پرورش کل خاندان کی اُسکے ذمہ ہو گی

نواب نوازشعلیخان نے اِس رکھ کے آباد کرنے مین بہت کوشش اور صرف کیا ہے

اسطرح پنجابیون مین سی نواب علی رضاخان اور اوسکا خاندان سرکار انگریزی کے ایسی عقیدت سے خدمتگذاری کرتا رہا ہے جسکے ارادت مین کچھ بہی کلام نہین اور جسمین خود غرضی کا لوث نہین ہی- پیدایش سی علی رضاخان رعیت سرکار انگریزی نہین تہا مگر ساری ہندوستان مین کوئی خاندان ایسا ملنا مشکل ہو گا جسنے باوجود اسکے کہ سرکار انگریزی کے نسبت اوسکو احسانات کے جلد مین یا فرض سمجھکر ارادت واجب ہو سرکار موصوف کے واسطے ایسی شرافت کے ساتھ جان اور ہر شی کو جس سی زندگی کا خط ہو سکتا ہی خطرہ مین ڈالا- جب تک کہ مہم کابل معہ اُسکی صدت سخت کی جو فوج سرکار انگریزی پر پڑی یاد رہیگی جب تک کہ ۱۸۵۷ء کے مصائب و آلام اور فتح اور نصرت کے جلال و عظمت کی انگریزون کے گہرون مین کہانی رہینگی تب تک علی رضاخان اور اوسکے خاندان کا نام سب اصل انگریزون کو معلوم اور قدر کے ساتہہ یاد رہیگا +

حاشیہ- قزلباش شہر کابل مین بڑا زور ہی جہان وہ آٹہہ یا دس ہزار شمار مین ہین- اُنکا محلہ شہر کے جنوب اور مغرب کیطرف جدا ہی اور بہت مضبوط ہی اور اوسکا نام شہر دل سنوف ہی- کابل کا وزیر حال (ستونی) قزلباش ہی اس قوم کے آدمی علی عہدہ پر ممتاز ہین اور دوست محمد خان کی والدہ خوانین قم کی دختر تہی کہتے ہین کہ شاہ ایران اب فرقہ قزلباش سی اس غرض سے سازگار رہا ہی کہ سرکار کابل کمزور رہے جاوے

قزلباش شہر مذکور مین سرخ ٹوپی پہنتے تہے مگر ڈوڈی صاحب نے اپنی کتاب مین جو ۱۸۴۱ء مین شائع ہوئی لکہتے ہین کہ اس نام کی ابتدا اسمعیل سی ہی جس سی ایک خاندان شاہی کی بنیاد پڑی جس نسل کے بادشاہ ۹۰۰ ہجری سی ایران مین سلطنت کرتے رہے اُنہی نے سیاہ کو سرخ ٹوپی پہننے کا حکم دیا تہا اور دس گاڑہ عمر دایک پگڑی بارہ تہ کی بارہ امامون کو نام سے تعلیما باندہتے تہے جو بارہ امام علی کی جانشین ہوے تہے اور وہ بارہ پگڑی بارہ قزلباش نسل مشہور تہا +

سردار کاہنہ سنگھ نکئی

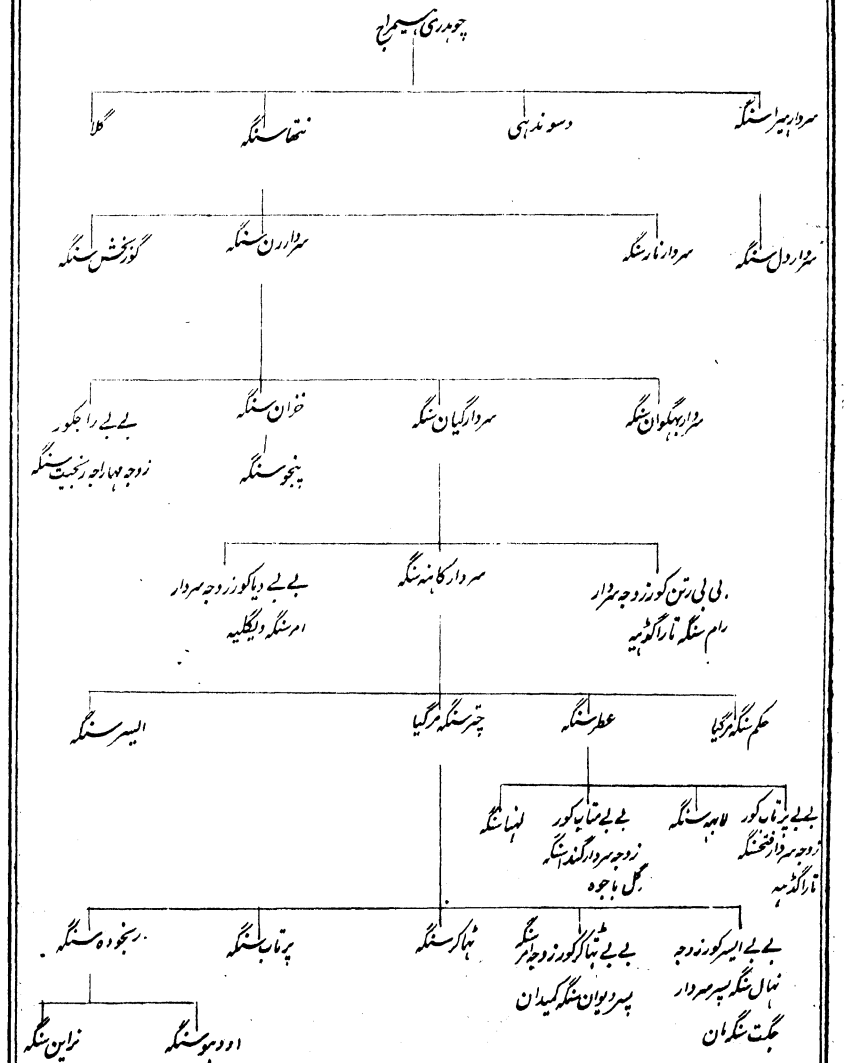

حال خاندان

۱۷۹۵ء کے قریب گورو ارجن سکھون کے گورو ضلع لاہور مین چند ہمراہیون کے ساتھہ سفر مین تھے اور اثنار سفر مین چھوٹے قصبہ بہڑوال مین پہونچے جو چند سال پہلے ایک شخص قوم اڑورہ بہڑا نامی نے آباد کیا تھا اُس قصبہ مین گورو کی خاطر داری اچھی نہین ہوی اور گورو ایک روز گانو جمبر نامی کو چلے گئے جو قریب تھا تہکی ہوئے تھے اور پیر دکھتے تھے اُنہون نے ایک چارپائی مانگی اور ایک درخت کے نیچی سایہ مین سوگئے ہیمراج چودہری جو سندھو جٹ تھا اور بھڑوال کا چودہری تھا اس عرصہ مین گانو مین آیا جسوقت گورو اوس گانو مین پہونچے تھے تو ہیمراج گانو مین موجود نہ تھا اوسنی گانو مین آکر سب سرگزشت سنی اور اوسکو اس بات سی بہت شرم آئی کہ گانو کے آدمیون نے گورو کی تواضع اور مہمانداری نہ کی ہیمراج جمبر کو اس غرض سی روانہ ہوا کہ گورو کو اگر ہو سکے تو واپس لاوی۔ جب وہ گانو مین پونچا تو اسنی گورو کو سویا ہوا پایا پس حیران ہوا کہ کیا کرنا چاہئی جگانے کو گورو کو توجرات نہ تھی کیونکہ اوسکو معلوم نتھا کہ گورو کس مزاج کا آدمی ہے اور نہ اوسکو جمبر مین زیادہ دیر تک رہنی دینا گوارا تھا پس چونکہ آدمی ہوشیار تھا اور جسم مین بھی اُسکے طاقت اچھی تھی اوسنی چارپائی اور گورو کو دونو کو اپنی سر پر اوٹھالیا اور بھڑوال کو پہنچا *

جب ارجن بیدار ہوا ہیمراج کی خدمت سی خوش ہوا اور پینے کے واسطے پانی مانگا لوگون نے کہا کہ ایک ہی چاہ اس گانو مین ہی اور اوسکا پانی شور ہی گورو نے ہیمراج کو کہا کہ کوئین مین تہوڑی سی مٹھائی ڈال دو اور جب مٹھائی ڈالی گئی تو پانی فوراً شیرین اور صاف ہوگیا۔ گورو نے ہیمراج کو دعا بہی کہی اور کہدیا کہ تمکو ایک بیٹا ہیرا سنگہ نامی پیدا ہوگا اور وہ ہیرا سنگہ بڑا زبردست سردار ہوگا *

غرضکہ روایت ایسی ہی اور بہڑوال مین آجتک اس روایت پر یقین ہی اور کہتی ہین اُس چاہ کا پانی جسکا نام بڈہی والا ہے آجتک شیرین اور صاف بہی ہے *

اگر یہہ روایت عالم باپ یا مہنا دادا ہیمراج کی نسبت کہی جاتی تو زیادہ مناسب ہوتا کیونکہ ہیرا سنگہ جو حقیقت مین

اس خاندان مین پہلا ہی نامی آدمی ہوا تھا گو رواجن کے وقت سے سو برس پہلے پیدا نہین ہوا تھا گو رواجن نے ۱۶۰۶ء مین وفات پائی تھی

پچھلی صدی کے وسط کے قریب جب سکہہ کی قوم کو زور ہوا ہیر سنگہ نے علاقہ نکہ پر جو لاہور اور گوگیرہ کے بیچ مین واقع ہے تصرف کر لیا اور اس علاقہ کے نام سے ہیر سنگہ کے خاندان کا اور اس مثل کا جسکا وہ حاکم تہا نام مشہور ہوا ہی اُسنی افغانون سی چونیان کو لیا اور سلطنت مغلیہ پر جسکا زوال تہا کہنیون اور بہنگیون کے ساتہہ حملون مین شامل رہا +

جب ہیر سنگہ شیخ سبحان چشتی پاک پٹن والہ کے ساتہہ لڑائی مین مارا گیا اُسکا بیٹا دل سنگہ نابالغ تہا اور اُسکا برادر زادہ نار سنگہ اُسکے بعد مثل کا حاکم ہوا نار سنگہ جنگ مین جو کوٹ کمالیہ مین ۱۷۶۶ء مین ہوی تہی مارا گیا تھا اور اُسکا بیٹا رن سنگہ اُسکا جانشین ہوا +

اس سردار کے وقت مین مثل نکی کو کچھہ زور اور زبردگی حاصل ہوئی بعض اور سکہون کی مثلون کے مقابلہ مین یہہ مثل کبی زور اور نہ تہی مگر میدان مین اس مثل کے ساتہہ قریب دو ہزار سوارون اور اونٹون کے زنبورون اور چند توپون کے آسکتے تھے مگر نکہ کے علاقہ کے جاٹ مضبوط اور جری ہین اور یہہ چہوٹی مثل افغان اور ہمسایون سے اچھی لڑتی رہے تا وقتیکہ ایک علاقہ جمعی نو لاکہہ روپیہ کا سردار رن سنگہ اور اوسکے مثلداروں کے قبضہ مین آگیا اُسکے تصرف مین چونیان کچھہ ٹکرہ قصور و شرقپور و گوگیرہ کے پرگنون کا اور ایک زمانہ مین کوٹ کمالیہ کا تھا جو صدر مقام قوم کہرل کا تہا +

سیدوالہ کا رئیس کرسنگہ رن سنگہ کا رقیب تہا اور چند سال تک وہ آپسمین لڑتے رہے کبھی کوئی کبھی کوئی جیتا تا تہا آخر کار رن سنگہ کو قطعی فوق ہوا اور اُسنی سیدوالہ پر تصرف کر لیا سردار رن سنگہ ۱۸۰۱ء مین مرگیا اُسکا بڑا بیٹا بہگوان سنگہ اُسملک کو جو اوسکے باپ نے حاصل کیا تہا تہام نہ سکا - وزیر سنگہ برادر کرم سنگہ نے سیدوالہ کو پہر چہین لیا بلکہ اوسنی کچھہ نکہ کے دیہات بھی لے لئے مگر پیچہے چہوڑ دئے - بہگوان سنگہ نے اب دیکہا کہ اگر زبردست دوست اونکے نہونگے تو غالبًا کل ملک اوسکے ہاتہہ سے جاتا رہیگا پس اُسنے اپنی ہمشیرہ راجکور ان

معروف نکاین کی نسبت رنجیت سنگھ مہان سنگھ سکرچکیہ کے فرزند کے ساتھہ کردی مہان سنگھ اُس زمانہ مین پنجاب کے رئیسون مین نہایت زبردست تہا وزیر سنگھ نے بڑی کوشش کی کہ یہہ نسبت ٹوٹ جاوی کیونکہ اوسکے واسطے اس نسبت کے ہونیکے آثار اچھی نہ تھی مگر یہہ بات اُسی نہوسکی تہوڑی عرصہ کے بعد ۱۸۰۵ء مین مہان سنگھ نے دونو بہگوان سنگھ اور وزیر سنگھ کو امرتسر مین بُلایا اسواسطے کہ جی سنگھ کنہیہ کے ساتھہ لڑائی مین مہان سنگھ کی مدد کرین دونو رقیب سرار گئی مگر جب جی سنگھ کو شکست ہوئی تو اُنہون نے آپسمین فساد کرنا شروع کیا کیونکہ مہان سنگھ وزیر سنگھ کی بہگوان سنگھ کی نسبت زیادہ توقیر کرتا تہا اور بہگوان سنگھ کو اس سبب سے رشک ہوا مہان سنگھ نے کچھہ وقت سی اونمین آپسمین صلح کرادی مگر یہہ اتفاق دیر تک نرہا اور فساد زیادہ سختی سی پھر پیدا ہوا اور پہلے سے بہی زیادہ ہوا اور ایک جنگ مین جو اِن دونون مین ہوئی بہگوان سنگھ مارا گیا ۱۸۰۹ء مین اُسکا بہائی گیان سنگھ اُسکا جانشین ہوا اُسکے خاندان کے پُرانے دشمن وزیر سنگھ کو تہوڑے عرصہ کے بعد دل سنگھ پسر سردار بیر سنگھ نے مار ڈالا اور دل سنگھ نے بہڑوال مین پناہ لی مگر وزیر سنگھ کا ایک نوکر جسنی اپنی آقا کی قتل کا بدلہ لینے پر مضبوط نیت باندہی تہی دل سنگھ کی گہات مین رہا اور خنجر کا اُسکو اسنی قتل کیا مہان سنگھ ۱۸۰۲ء مین مرگیا اور ۱۸۰۱ء مین گیان سنگھ نے اپنی ہمشیرہ کی جسکی نسبت کچھہ عرصہ پہلے ہو چکی تہی رنجیت سنگھ کے ساتھہ شادی کردی اور ۱۸۰۲ء مین اس شادی سی ایک لڑکا پیدا ہوا جو رنجیت سنگھ کی وفات کے بعد تخت نشین ہوا یعنے مہاراجہ کہڑک سنگھ خاندان سکھی کو رنجیت سنگھ کے ساتھہ اس رشتہ سے کچھہ بہت فائدہ نہین ہوا رنجیت سنگھ جو بہت حریص اور بلند نظر تھے اپنی رشتہ دار ونکی ملک کو جہین لینی کو دندان طمع ہمیشہ تیز رکہتے تھے اُنہون نے اسباب مین بہت کوشش کی کہ سردار کاہنہ سنگھ جو بعد وفات گیان سنگھ کے جو ۱۸۰۱ء مین واقع ہوئی تہی اپنی خاندان کا رئیس ہوگیا تہا لاہور مین آکر رہا کرے - مگر سردار لاہور مین رہنی سی برابر انکار کرتا رہا اور ۱۸۱۰ء مین مہاراجہ نے اِس خاندان کا سب ملک دبالیا اس خاندان نے کچھہ مقابلہ نہین کیا کیونکہ مقابلہ لاحاصل تہا مہاراجہ نے بعد ازان کاہنہ سنگھ کو بہڑوال کے نواح مین جاگیر جمعی ۱۵ ہزار روپیہ کی دی اور خزان سنگھ کو ایک جاگیر زان کوٹ مین دی سردار کاہنہ سنگھ ۱۸۱۷ء مین مرگیا اور ۱۸۱۶ء مین اوسکو منصب جاگیردار مجسٹریٹ ملا تہا -

یہہ سردار ہمیشہ بہڑوال مین جو چھوٹا سا قصبہ سڑک کلان سے فاصلہ پر ہے رہتا رہا اور مہاراجہ رنجیت سنگہ
کی وفات سی پچھی اوسنی کاروبار ریاست مین دخل نہین دیا ۱۸۴۸ء مین اوسکی سپاہ معہ اوسکے پسر
دوم عطر سنگہ کے جو سپاہ مذکور کے ساتہہ ملتان مین تہا مفسدونکے ساتہہ شامل ہوگئے کاہنہ سنگہ پر جو اُس
زمانہ مین ضعیف عمر کا آدمی تہا اپنے بیٹے کی بغاوت مین شریک ہونے کا اشتباہ نہین ہوا اُسکا بڑا بیٹا
چتر سنگہ جو نمک حلال رہا تہا ۱۸۵۵ء مین تین فرزند اور دو دختر چھوڑ کر مرگیا +

دیوان اجودھیا پرشاد

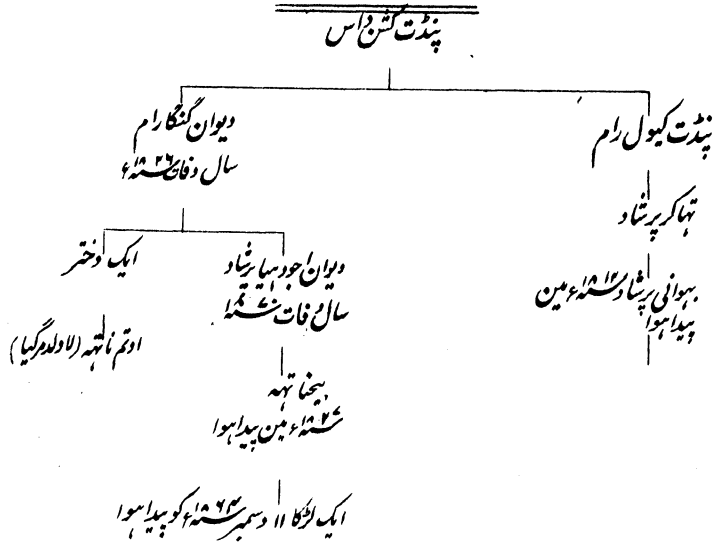

حال خاندان

دیوان اجودھیا پرشاد کا خاندان قوم سی برہمن ہی اور ابتدا مین کشمیر سی آیا ہی - اس خاندان کا گوت سوامن گوتم ہی اور مشہور رکھی گوتم کی نسل مین سی ہی جو ۶۳۰ء پیش از زمانہ مسیحی کے گنگا کے کنارے کے اس طرف پیدا ہوا تھا اس خاندان کا لقب چھپتی ہی اس سبب سے کہ اس خاندان کی بود و باش چھپل مین تہی جو کشمیر کا محلہ ہے مسلمانون کا مذہب کشمیر مین ۱۳۲۶ء مین شمس الدین شاہ نے قائم کیا تہا قریب ایکسو برس تک ہندون پر کچھہ سختی کی جاتی تہی مگر جب سکندر معروف بہ بت شکن بادشاہ ہوا تو برہمن پنڈتون کو اپنی مذہب کے اور جانون کے محفوظ رکھنے

مین نہایت مشکل ہوئی - اجودہیا پرشاد کے بزرگون نے مصلحت سمجھکر فارسی پڑہنی شروع کی اور کشمیر مین ۱۸۵۲ء تک جب احمد شاہ ابدالی نے کشمیر کو فتح کیا کسی نہ کسی طرح محفوظ رہتی رہی - اوس زمانہ مین ہندو پر متصل ظلم اور تعدے ہوتی رہی اور بہت سی ہندوستان اور پنجاب کو چلے گئی اون لوگون مین پنڈت کشن داس اجودہیا پرشاد کا دادا بہی تہا پنڈت مسطور ہوشیار اور نوشت و خواند مین ستعد تہا اور اوسکو بلاد قت بادشاہان دہلی کے ملازمت مین ایک عہدہ مل گیا جسپر مرتے دم تک قائم رہا +

اُسکا بیٹا گنگا رام جو رام پور مین متصل بنارس پیدا ہوا تہا مہاراجہ گوالیار کا ملازم ہوا اور کرنیل لوئی برکین صاحب کے ساتہہ جو سندھیہ کے ایک فرانسیسی افسرون مین سی تہا جنرل پیرون صاحب کے زیر حکم مامور ہوا - گنگا رام کو جو نوجوان تہا اسکے ایمانداری اور لیاقت کے سبب سے فروغ ہوا اور اُسکو بہت سی امورات سترگ متعلق ریاست مین دخل ہوا - جب پچہلی صدی کے اواخر مین مرہٹون نے ہندوستان قلبی پر تاخت کی اور مالوہ اور علاقہ دہلی کو تاراج کیا گنگا رام کرنیل بزرگین صاحب کے ماتحت مالیہ وصول کرنے مین اور ریاستہای ماتحت اور متحد کے ساتہہ عہدنامونکے لکہنے کے کام مین مامور رہتا تہا +

جب برکین صاحب کو پٹپر گنج واقع لب دریاے جمنا پر لارڈ لیک صاحب نے ستمبر ۱۸۰۳ء مین شکست دی گنگا رام دہلی مین جا رہا اور دس برس تک وہان رہتا رہا - گنگا رام کو جو ریاست ہای علاقہ آنروی ستلج کے حال گذشتہ اور انکے عہدنامیون اور ریاست ہای دیگر کے رسوم کے حال سی واقفیت تہی اس سبب سے ۱۸۰۹ء مین جنرل اوکٹرلونی صاحب کو اوس سے ان ریاستون اور سرکار انگریزی مین باہم تعلقات کے انتظام مین بہت مدد ملی +

مارچ ۱۸۱۳ء مین مہاراجہ رنجیت سنگہ نے جنہون نے گنگا رام کے لیاقت کی تعریف سنی تہی بہائی لعل سنگہ کہتہل والہ اور سردار ہمت سنگہ جلہ والا سیہ کی سفارش سی اوسکو لاہور کو طلب کیا - گنگا رام نے آنا منظور کیا اور ایک ظرف گنگا جل کا مہاراجہ کی نذر کے واسطے لیکر لاہور مین پہونچا اور مہاراجہ نے اوسکی اچہی عزت کی اور اوسکو فوج کے دفتر کا سر دفتر کیا اور مہرا و سکوسپرد کی بعد ازان گنگا رام فوج کشادہ مین جسکا اعلی دفتری بہا نیدار تہا اعلی بخشیون مین مامور ہوا اور روز بروز مورد الطاف مہاراجہ ہوتا گیا کیونکہ مہاراجہ نے دیکہا کہ فوج کے

حساب کی انتظام مین اُسنی بہت ترقی کی گنگا رام اپنی ہمراہ دہلی سی کئی دوست اور رشتہ دار لایا تہا اور اونکو دربار مین اچہی عہدے اُسنے دلوائی اکثر اونمین سی نری ایسی ہی آدمی نہ تہی کہ قسمت آزمائی کرکے روزگار کی تلاش مین آئی تہی بلکہ کام مین مشاق اور لایق آدمی تہی ایک راجہ دینا ناتہہ تہی دوسرا پنڈت دیارام جسکو متواتر انتظام علاقہ راجگڈہ اور جہنگ اور ڈونگہ وغیرہ کا سپرد ہوا پنڈت ہریرام الدشنکر ناتہہ آنریری مجسٹریت لاہور کا پنڈت گوپی ناتہہ پنڈت رام کشن پنڈت گنگا بشن اور پنڈت لچمن پرشاد *

دیوان گنگا رام و لچمن پرشاد کا باپ اودیچند مل ہمراہ تہی گنگا رام کو کوئی بیٹا پیدا نہین ہوا اور اوسنی اپنی زوجہ کے ہمشیرہ زادہ اجودہیا پرشاد برادر لچمن پرشاد کو متبنی کرلیا دینا ناتہہ جو پہچی راجہ ہوا سخت مل کا بیٹا تہا اور خالہ زاد بہائی اجودہیا پرشاد کا تہا پہچے گنگا رام کو ایک دختر دوسری زوجہ سے پیدا ہوئی تہی جسکا بیٹا اوتم ناتہہ لاہور مین ۱۸۶۷ء مین لاولد مرگیا +

اسطرح ذاتی لیاقت کے سبب سے اور اس سبب سے کہ دیوان موصوف نے اپنے خاندان کا نقشہ جما لیا تہا دیوان گنگا رام کو بہت اختیار حاصل ہوا اور ۱۸۵۱ء مین اوسکو علاقہ گجرات کا انتظام سپرد ہوا اس ضلع مین جو اوسکے علاقہ مین روبرس رہا کہیہی کلیچ پور وغیرہ علاقہ کرنالی مین اسکو جاگیر ملی - ابکاری کا انتظام جسکے بعد ازان مصر دیارام نے بڑی ترقی کی پہلے دیوان گنگا رام نے کیا تہا +

دیوان گنگا رام نے ۱۸۳۶ء مین انتقال کیا اور اوسکی جگہہ دفتر فوج مین لالہ دینا ناتہہ مامور ہوا اور اوسکو مہر بہی سپرد ہوئی دیوان گنگا رام نے لالہ دینا ناتہہ کی بہت پرداخت اور احتیاط سے تربیت کی تہی جو اوسکے دفتر مین ایک محرر تہا بعد ازان دینا ناتہہ نے اپنی عمدہ اور اعلے لیاقتون کے سبب سے تدبیر ملکات کے ڈہنگ مین دنیا مین نام اور شہرت پیدا کی -

اجودہیا پرشاد (اجودہیا ناتہہ) کو اوسکے باپنے لاہور کو ۱۸۱۴ء مین بلایا تہا اوس زمانہ مین اوسکے عمر ۵ سال

* لاہور کے آنے سے پہلے دیوان گنگا رام کو تین گانو ریاست پٹیالہ و نابہہ کیتہل سے اگذار تہی جنکی جمع تین ہزار روپیہ تہی لیکن انکے لاہور آنے پر ضبط ہوئی +

کی تہی گراوسکو آتے ہی مہاراجہ کی نوکری اوسکے باپنے نہین کرنے دی دوبرس تک وہ پڑہتا رہا اور اوسکے
بعد اپنی وطن کشمیر کو بہیجا گیا جہان وہ دفتر فوج مین ہزار روپیہ سال کی تنخواہ پر ملازم ہوا - چہہ مہینے کے بعد اوسکو
پہر لاہور مین طلب کر لیا ۱۸۱۹ء مین جنرل ونٹورا اور الارد صاحب ایران اور خراسان کی راہ سی فرنگستان
سی پنجاب مین آئی اور انہون نے مہاراجہ کی نوکری اختیار کی انکو فوج خاص جو فوج خالصہ مین سب سے اول رتبہ
کی تہی سپرد ہوئی اور اجودہیا پرشاد اوسکے ماتحت عہدہ بخشی گری پر مقرر ہوا اور یہہ کام اوسکو سپرد ہوا کہ مہاراجہ
اور اون اور فہسٹر انکو جو کچہہ حکم بہیجنا ہوتا تہا یا عرض کرنی ہوتی تہی اجودہیا پرشاد کے ذریعہ سے کارروائی ہوتی تہی
فوج خاص کے ایک زمانہ مین یہہ تعداد تہی کہ پانچ پیادہ پلٹنین اور تین رجمنٹ سوارون کی اوسمین تہین مگر جنرل
ونٹورا کی درخواست پر اوسکے تعداد مین پہر کمی کی گئی اور چار پیادہ پلٹنین اور دو رجمنٹ سوارونکی رکہی گئی
اوسکے باپکے مرنے کے بعد مہاراجہ نے اجودہیا پرشاد کو حکم دیا کہ فوج آئین اور توپخانہ کا دفتر سنبہال لی مگر
جنرل صاحبان فرانسیسی سی اوسکی موافقت تہی اور اوسنی درخواست کی کہ مین اپنی ہی عہدہ پر قائم رہون
خالی عہدہ اوسوقت تیجسنگہ کو دیا گیا اجودہیا پرشاد کو خطاب دیوانی ملا اور اوسکے باپ کی جاگیر مین سے موضع
نین سکہہ اوسکے پاس بحال رہا وہ فوج خاص مین نوکری دیتا رہا اور جب جنرل ونٹورا صاحب رخصت پر گیا تو
دیوان اجودہیا پرشاد ساری فوج کا افسر رہا یہہ کام اوسنی ایسی لیاقت سی کیا کہ جنرل ونٹورا صاحب نے اوسکے
نسبت یہہ الفاظ لکہی - دومرتبہ جب مین فرانس مین رخصت لیکر رہا ہون اجودہیا پرشاد مہاراجہ کی جان کے
محافظ فوج کا افسر رہا ہے مجہی اوسکو اپنا نائب مقرر کرنیکا کوئی افسوس نہین ہوا کیونکہ جب مین فرانس سے پہر
آیا مینے فوج کو ایسی اچہی حالت مین پایا گویا خود مین ہی موجود تہا - ۱۸۳۱ء مین اجودہیا پرشاد پنجاب کی سرحد
کو لفٹنٹ برنس صاحب کے ملنے کو بہیجا گیا تہا جو بمبی سے براہ سندہ گہوڑے گاڈی کے اور ایک سانڈ اور چار
گہوڑیان لیکر جو شاہ انگلستان نے مہاراجہ کے واسطے تحفہ بہیجی تہی آئی تہی اجودہیا پرشاد برنس صاحب سے ملتان سے
ذرا نیچے جاکر ملا اور جب تک برنس صاحب ۱۰ - جولائی کو لاہور مین پہونچی اونکی ہمراہ رہا
مہاراجہ کی وفات کے وقت اجودہیا پرشاد اپنی برگڈ کے ساتہہ پشاور مین تہا کہ وہ برگڈ وہان دوبرس سی مقیم تہی

مگر مہاراجہ کھڑک سنگھ نے اوسکو لاہور کو طلب کرلیا ۱۸۳۹ء کے اخیر مین دیوان اجودہیا پرشاد کو سردار لہنا سنگھ مجیٹھیہ کے ہمراہ فوج دریای سندہ کے ساتھہ جانیکا حکم ہوا جو زیر حکم سر جون کین صاحب کے اٹک سے فیروزپور جاتی تھی یہہ فوج فیروزپور مین ۳۱ دسمبر ۱۸۳۹ء کو پونچی تھی اور دیوان مسطور نے جو خدمت کی اور جنرل صاحب کی خواہش کے مطابق کاربند ہونے مین توجہہ رکھی صاحب موصوف نے اوسکی بہت تعریف کی - اپریل اور مئی ۱۸۴۰ء مین گڈ فوج خاص معہ جنرل وینٹورا اور اجودہیا پرشاد کے بکرماسنگھ بیدی پر بھیجی گئی تھی جسنے اپنی برادرزادہ کو مارکر اوسکے قلع واقع ملسیان پر تصرف کرلیا تھا اور اوسکے عیال وغیرہ کو قید کرلیا تھا نونہال سنگھ کو بیدی کی بزرگی کا کچھہ خیال نہ تھا ہرچند سب لوگ اس کام سے ناراض ہوے لیکن شہزادہ موصوف نے قلعہ دکھنی پر فوج بھیجکر اوس قلعہ پر تصرف کرلیا آخرکار رجب بیدی موصوف نے اپنی برادرزادہ کا قلعہ ملسیان اوسکے خاندان کو واپس کردیا اور ۲۰ ہزار روپیہ جرمانہ مگر مین دیا تو یہہ قلعہ اوسکو واپس دیا گیا -

اوسی سال کچھہ عرصہ پیچھے یہہ بگڈ رئیس منڈی کے اوپر بھیجی گئی تھی جسنے مہاراجہ رنجیت سنگھ کی وفات کے پیچھے نذرانہ نہیں دیا تھا اور جونہی مہاراجہ کو نہین مانتا تھا منڈی مین علاوہ مضبوط قلعہ کملاگڈہ کے جابجا قلعہ بہرے ہوے تھے اور کہتے ہین کہ اسملک مین سب ۱۲۳ قلعہ تھی مگر جو فوج اوسکے اوپر بھیجی گئی اوس سے خوف کھا گیا اور اوسنے اطاعت اختیار کی اور اسکو لاہور رہنے کا حکم ہوا ٹھہر منڈی پر تصرف کیا گیا اور قلعون مین سے اکثر مسمار کردے گئی مگر قلعہ کملاگڈہ لڑتا رہا درحالیکہ اوسکا محاصرہ ہورہا تھا مہاراجہ کھڑک سنگھ اور کنور نونہال سنگھ کی وفات کی خبر پہنچی اس خبر سے محصورین کو کسقدر دلیری ہوگئی مگر محاصرہ چستی اور زور کے ساتھہ کیا گیا اور آخرکار ۲۹ نومبر کو قلعہ سر ہوا اور جنرل وینٹورا بجمعیت فوج سکھہ اوسمین جھوکر کلو مین جہان کچھہ فساد ہوگیا تھا اوسکے فرو کرنیکو روانہ ہوا سردار اجیت سنگھ سندھانوالیہ جو منڈی کو بھیجا گیا تھا کملاگڈہ کے سر ہونے سے پہلے لاہور کو واپس چلا آیا تھا جنرل وینٹورا شروع جنوری مین لاہور کیطرف روانہ ہوا کیونکہ راجہ دھیان سنگھ نے اُسے بلایا تھا اسواسطے کہ راجہ موصوف کو شہزادہ شیر سنگھ کے دعوی سلطنت کیواسطے جنرل مسطور کی مدد کی خواہش تھی اور اجودہیا پرشاد کے ماتحت کل بگڈ رہا -

لاہور سی کمک کیواسطے فوج کلو کو بھیجی گئی تھی اور جب یہہ فوج پہونچی تو فوج خاص نے سنا کہ لاہور کی فوجون کو شیر سنگہ نے بہت انعام دئی تھی اور چار مہینے کا مواجب بخشا تہا اونکے واسطے فقط دو مہینے کی تنخواہ لائی گئی تھی فوج خاص سرکش ہوئی جو خزانہ لشکر مین تہا اُسکو لوٹ لیا اور کئی افسر اپنی مار ڈالے اجودہیا پرشاد نے جسکو اپنی فوج پر بہت زور حاصل تہا انتظام کر لیا اور وعدہ کیا کہ جتنا کچہہ لاہور کی فوج کو ملا تہا اسقدر انعام انکو بہی دلایا جاویگا +

جنرل وینٹورا مارچ ۱۸۳۸ء مین پنجاب سے رخصت لیکر گیا اور جب برگد لاہور مین پہونچا تو اجودہیا پرشاد افسر رہا اگرچہ سرداری فوج مذکور کی شہزادہ پرتاب سنگہ خوردسال کے نام فرضی رہی - پہلا ہی کام اس فوج کو یہہ پڑا کہ جوالا سنگہ کے اوپر* بھیجی گئی جو مہاراجہ کا کارندہ تہا - جب اُسکا آقا بادشاہ ہوا تو اُسکو وزیر ہونے کی امید تہی اور اس عہدہ کا شیر سنگہ نے اُس سی وعدہ کیا تہا مگر راجہ دہیان سنگہ کا منشا وزارت سی دست بردار ہونیکا ہرگز نہین تہا مہاراجہ سے اونسی جوالا سنگہ کی وفاداری کی نسبت شبہہ ظاہر کیا اور جوالا سنگہ کے دل مین مہاراجہ کیطرف سی غبار بہرتا رہا آخر کار یہہ کمبخت آدمی نمک حرام ہوگیا اور شالہ باغ کے متصل جب چاریاری ڈیرہ مین پانچ ہزار سوار کشادہ لیکر جوالا سنگہ مقیم تہا اونسی مہاراجہ کا حکم لاہور مین آجانیکے واسطے نمانا شیر سنگہ اُسکے اوپر چڑہائی کرکے گیا اور اجودہیا پرتاد کو مع فوج خاص اور توپخانہ کے آگے جانیکا حکم ہوا اس مہیب فوج کو دیکھکر جوالا سنگہ نے + اطاعت اختیار کی بعد ازان شیخوپورہ مین قید مین بسبب سکو کے

---

* اگرچہ جوالا سنگہ نے شیر سنگہ کی نسبت فساد کی نیت نہین کی تہی وہ سندانوالیون کی جاگیر کے ضبط کرنیکے واسطے بہیجا گیا تہا اور جب یہہ حکام سی معہ ہزاران سندانوالیہ واپس آیا انہون نے ملکر سازش کی کہ راجہ دہیان سنگہ کو وزارت سی برطرف کرین اور لاہور کو جاتے ہوے ارمتسر کے دربار صاحب مین گئے اور بے قسم کہائے کہ جبتک اپنی مراد پوری کر لین اسکام مین جھگڑتے رہینگے دہیان سنگہ کو ضرور اس سازش کی خبر پہنچی ہوگی اور وہ کسی ترکیب سی یہہ لالینا کہنچ ہوتا تہا

+ اس زمانہ مین جو فوج بے قیاد اور زور آور تہی اسکا یہہ عمدہ ثبوت ہے کہ اونہی جاریہ سوارون اور گلابیون نے جنہون نے یکمی کو جوالا سنگہ کی حمایت سرکشی اور نمکحرامی مین کی تہی دوسری تاریخ کو تیس ہزار روپیہ طلب کیا اور مہاراجہ نے دیا اسواسطے کہ اُنہون نے جوالا سنگہ کو مہاراجہ کے ساتہہ لڑنے کو مجبور نہین کیا +

دفعۃً کشتی مر گیا جھان بہت ایسی آدمی تہی جو راجہ دھیان سنگھ کے ہاتھون ملامین گرفتار ہوئے تھے اونمین سی یہہ بھی ایک شخص تھا ٭

فوج خاص کو جو انعام منی کا کلومین اجودھیا پرشاد نے وعدہ کیا تہا وہ انعام مہاراجہ نے عنایت کیا اور خود دیوان موصوف کو بھی انعام گران بہا بخشا راجہ منڈی کو بسفارش دیوان اجودھیا پرشاد پہاڑ مین واپس جانی کے اور دیوی کی پرتما جو مجسم چاندی کی بہت قیمتی اور پاک تہی ساتہہ لیجانیکی اجازت ہوئی جسکو سرکار سکھہ کی فوج کملا گڈہ سے لے آئے تہی ۱۸۴۶ء مین جنرل ونٹورا فرنگستان سے واپس آیا اور اپنے برگڈ کی افسری پر قائم ہوا شیر سنگھہ کی قتل کے بعد راجہ ہیرا سنگھہ وزیر نے اسکو اس غرض سی خفیہ طور پر لدہیانہ کو بہیجا کہ کرنیل رچمنڈ صاحب رزیڈنٹ سرکار انگریزی کے ساتہہ تجویز کرکے سرکار انگریزی کے ساتہہ دوستی کو زیادہ وثوق اور استحکام کے ساتہہ قایم کرے مگر ۱۸۴۳ء کے اخیر مین فوج کے تمرد سے نفرت کہا کر اور صاف دیکہکر کہ ملک مین فساد ہونیوالا ہی وہ آخر کار پنجاب کو چہوڑ کر چلا گیا جہان ۲۴ برس اسنی خدمت کی تہی اب دیوان اجودھیا پرشاد کو برگڈ کی افسری ملی اور ستلج کی لڑای کے آخر تک یہہ افسری رہی

ستلج کی لڑای سی پہلی ۱۸۴۵ء مین ۳۱۷۶ پیادگان آئین ۱۶۶۷ سواران غیر آئین اور ۵۵ توپخانہ کے سپاہی یعنی کل ۵۶۹۸ آدمی ۳۴ توپین اس برگڈ مین تہی۔

پیادہ فوج مین خاص پلٹن ۸۲۰ آدمیون کی جمعیت کی ایک گورکہہ پلٹن ۷۰۰ آدمی کی دیوا سنگھہ کی پلٹن ۸۳۹ آدمیونکی اور شام سنگھہ کی پلٹن ۸۱۰ آدمیون کی داخل تہی۔

سوارون مین ایک رجمنٹ گرائڈ یلون کی ۴۲۰ آدمیون کی جمعیت کی ایک رجمنٹ ڈراگون ۷۵۰ آدمیون کے اور ایک ترب اردلی خاص کا داخل تہی جسمین ۱۸۷ آدمی تہی

توپخانہ اس خاص برگڈ مین الہی بخش کا توپخانہ تہا اور اسکا افسر جنرل الہی بخش تہا جو فوج سکھہ مین سب سے عمدہ توپخانہ کا افسر تہا کل برگڈ کا مواجب ۹۶۰۶ روپیہ ماہوار تہا۔

اور برگڈون کی جمعیت اور ترتیب کا حال بہت کچھہ اس بیان سی ظاہر ہوسکتا ہی جو نسبت اس برگڈ فوج

سکھہ کے کیا گیا جو سب مین نامی اور بہدسی کے تھے مہاراجہ رنجیت سنگھ کی وفات سی پیچھی بہت کچھ تبدل ہوگیا تہا مہاراجہ کے قوی بازو کے خوف سے سرکشی اور فریاد و بلی رہتی تھی اگرچہ ایک مرتبہ اونکو بھی یہہ نوبت پہونچی تہی کہ اپنی گور کہہ رجمٹ کے غضبناک سرکشی کے خوف سی گوبند گڈہ کے قلعہ کے اندر چلے گئے تہی اس بلٹن کی سرکشی کا یہہ باعث تہا کہ بقایا می تنخواہ اوسکو نہین ملتی تہی مگر مہاراجہ کے جانشین اپنی جان اور حکومت کے ضائع ہونیکا خوف کرکے تعداد اور مواجب فوج کا بڑہاتے رہی تا وقتیکہ آخوکار ریاست پر ایسا بہاری بوجہہ پڑا کہ اوٹھا نہ سکے اور غیر ریاستون کے واسطے ہر وقت ایک دہکی سی ہوگئی تھی +-

مہاراجہ رنجیت سنگھ کی وفات کے وقت فوج آئین مین پیادہ سوار اور توپخانہ ملاکر ۲۹۱۶۸ آدمی تھی اور ۱۹۲ توپین تہین اور خرچ ماہوار ۳۸۲۰۸۸ روپیہ تہا-

مہاراجہ شیر سنگھ کے عہد مین فوج آئین مین ۵۰۰۶۵ آدمی تھی ۲۳۲ توپین اور خرچ ماہوار ۴۶۰۳ روپیہ تہا-

راجہ ہیرا سنگھ کے عہد مین فوج آئین کی جمعیت ۵۰۸۰۵ آدمیونکی تھی ۲۸۲ توپین اور خرچ ماہوار ۶۸۲۹۸۴ روپیہ تہا-

سردار جواہر سنگھ کے عہد مین فوج آئین کی جمعیت ۲۳۷۰۰ آدمیونکی تہی اور ۳۸۱ توپین اور ماہواری خرچ ۸۵۲۶۹۶ روپیہ تہا-

سردار جواہر سنگھ کے عہد مین توپونکی تعداد مین افزونی نام کے واسطے تہی توپین بہت کم ڈہالی گئین تہین مگر بہت سے پرانی توپین قلعون مین سی نکالکر صاف کردی گئین تہین اور بہیون پر چڑہاکر میدان کے کام کے لائق بنائین گئین

فوج کشادہ کی تعداد کا اُس اندازہ پر بڑہنا نہین معلوم ہوتا ہی جسی فوج آئین کی تعداد بڑہتی تہی جب لگمزیون سی لڑائی ہوئی اوسکی شروع مین فوج کشادہ کی جمعیت ۱۶۲۹۲ آدمیون کی تہی

جب ۱۸۴۵ء مین ستلج کی لڑائی شروع ہوی تو فوج سکھہ کل پنجاب مین حسب تفصیل ذیل تہی

فوج پیادہ آئین	۵۳۷۵۶
فوج سواری آئین	۶۲۳۵
فوج سواری کشادہ	۱۶۲۹۲
توپخانہ	۱۰۹۶۸
زنبورے	۵۸۴
متفرق	۸۲۷
کل	۸۸۶۶۲ آدمی

توپین میدان مین لڑنے کی ۳۸۱ قلعون مین ۱۰۴ کل ۴۸۴ اونٹون کے زنبورے ۳۰۸

کشادہ الوس اور جاگیردارونکی کنٹنجنٹ کی سپاہ کی تعداد جو تفصیل بالا مین شامل نہین صحت سے نہین دریافت ہوسکتی ہی مگر تیس ہزار آدمی کی جمعیت کا واجبی اندازہ ہوسکتا ہی

راجہ ہیرا سنگہ کی حکومت کی عہد مین جس زمانہ مین راجہ موصوف کو آسودگی نہ تھی بلکہ ہر طرف سی اسکو تکلیف اور ہرج پہونچتا تہا اجودہیا پرشاد کے برگڈ مین جو ہوشیار اور ہنرمند دستور اصاحب کے حکم کے تحت مین نظم و نسق اور ضبط شایان کا عادی تہا مثل اور فوج کی نہ بدنظمی ہوئی اور نہ وہ برگڈ مثل اور فوج کی مطلق سرکش ہوا جب راجہ ہیرا سنگہ لاہور سی بہاگا اور سردار جواہر سنگہ اور افواج خالصہ نے اُسکا تعاقب کیا تو فوج خاص مہاراجہ خوردسال کی حفاظت کیواسطی قلعہ کے نیچے میدان مین تہی جواہر سنگہ نے اجودہیا پرشاد کی تنخواہ مین تین ہزار روپیہ سال کا اضافہ کیا اور علاوہ اُسکے اُسکو دیہات موضع خان پور گنگ شادمان مراوی اور کاہیانوالہ علاقہ حافظ آباد مین دئی -

جواہر سنگہ کی قتل کے بعد تیج سنگہ جس سی فوج کو کمال نفرت اور اکراہ تہا فوج آئین کا کمانڈر انچیف یعنے سپہ سالار مقرر ہوا اور راجہ لعل سنگہ فوج کشادہ کا سپہ سالار مقرر ہوا اور جب فوج خاص کو پشاور جانیکا حکم ہوا تو اُسنے صاف انکار کیا -

اُسکے بعد ستلج کی لڑائی ہوئی اُس لڑائی کے ختم ہونے کے بعد دیوان اجودہیا پرشاد نے استعفا دیا اور استعفا منظور ہوا اور دیوان موصوف نے اوس برگڈ کو جسمین اوس نے ۲۶ برس نوکری کی تہی چہوڑ دیا

دہم مارچ ۱۸۴۶ء کے عہدنامہ کے بعد جسکے رو سے پہاڑی ملک مابین راوی و دریاے سندہ مہاراجہ گلاب سنگہ کو ملا تہا اجودہیا پرشاد باتفاق کپتان ایبٹ صاحب کے لاہور اور جمون کے علاقہ کے بندوبست کا کمشنر مقرر ہوا - اس کام مین کہ کسیطرح کار آسان نہ تہا دو برس گذرے اور دیوان مسطور مئی ۱۸۴۸ء تک لاہور مین واپس نہ آیا اس کل عرصہ مین اوسکے طریق سے حکام کو نہایت رضامندی رہی تہی اور بغیر اپنی سرکار کے حقوق کو ضایع کرنے کی دیوان موصوف کپتان ایبٹ صاحب کے ساتہہ جو سرکار

انگریزی کیطرف سی مامور ہوئے تھی نہایت شرافت اور توجہہ کے ساتہہ پیش آتا رہا ۲۶ - نومبر ۱۸۴۶ء کو اُسکو خطاب ممتاز الدولہ ملا اور علاوہ اُسکے تنخواہ مین معقول اضافہ ہوا

ضبطی ملک پنجاب کیوقت دیوان اجودہیا پرشاد کو پانچہزار روپیہ سال نقد ملتا تہا اور علاوہ اُس نقد مواجب کے دیہات تین سکہہ بابو سابو چہگیان کوٹ نو خان پور کا تہیانوارہ شادمان گنگ اور مرادے جمعے ۱۹ ہزار روپیہ سال کی جاگیر ملی تہی - اپریل ۱۸۴۹ء مین فورًا بعد ضبطی ملک پنجاب کے دیوان مسطورہ بہ اتفاق ڈاکٹر لوگن صاحب کے مہاراجہ دلیپ سنگہ کا سرپرست مقرر ہوا اور ۱۸۴۹ء مین مہاراجہ کے ہمراہ فتحگڈہ کو گیا اور وہان ستمبر ۱۸۵۱ء تک رہا جب مہاراجہ انگلستان جانیکو طیار ہوی دیوان اجودہیا پرشاد پنجاب کو واپس آیا اور نوکری سرکار ترک کردی ڈاکٹر لوگن صاحب نے اوس زمانہ کے دیوان کے طریق کی نسبت جب وہ مہاراجہ کے ساتہہ فتحگڈہ مین رہا اور اوسکی راست بازی اور دیانت داری اور شرافت اور اپنی پاس عزت کی نہایت تعریف کی ہی

ضبطی ملک پنجاب پر دیوان مسطور کی جاگیرات سرکار مین ضبط ہوگئی تہین مگر اُسکو ساڈہی سات ہزار روپیہ سال پنسن ملی اور ۱۸۶۲ء مین گورنمنٹ اعلی نی اوسمین سی ایک ہزار روپیہ کی جاگیر علی الدوام منظور کی - ۱۸۶۲ء مین دیوان اجودہیا پرشاد زیری مجسٹریٹ شہر لاہور مین مقرر ہوا جہان وہ ۱۸۵۱ء مین واپس آگیا تہا - اس منصب مین اُسکی کارروای ایسی رہی ہے کہ حکام اور رعایا سب رضامند رہی - اُسکی دیانت داری اور راست بازی مشہور و معروف تہی اور شہر کی تہذیب اور آراستگی مین دیوان موصوف ہمیشہ مدد دینے مین مستعد رہا لیکن کچہہ عرصہ سی بسبب کسل طبعی اور نقص بینائی کے دیوان اجودہیا پرشاد مین اُس منصب کی کارگذاری مین مستقل مصروفیت رکہنی کی گنجایش نہین رہی تہی

دیوان اجودہیا پرشاد کا ایک بیٹا دیوان بیجناتہہ ہی جواب ۴۰ برس کا عمر مین ہی بیجناتہہ ۱۸۵۸ء مین تحصیلدار شرقپور ضلع لاہور مین مقرر ہوا تہا اور جولای ۱۸۵۹ء مین لاہور کو اوسکی تبدیلی ہوئی تہی ۱۸۶۳ء مین اوسکی ترقی عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پر ہوئی - بیجناتہہ اچہا تربیت یافتہ اور لائق

آدمی ہی اوسنی ۱۸۵۳ء مین ہجرایٹ صاحب ڈپٹی کمشنر ہوشیارپور کے محکمہ مین سرکاری کام سیکھنا شروع کیا تہا اور جو قابو اُسکا وہان کام سیکھنی کا ملا اُس سی اوسنی بہت فاندہ اُٹہایا اور پنجاب مین عمدہ عہدہ داران سرکار مین شمرد ہوتا رہا ہے

دیوان بچہا تہہ امر تعلیم مین بہت کوشش کرتا رہا ہے اور ۱۸۶۱ء مین کمیٹی اشاعت علوم کا میمبر مجلس مقرر ہوا تہا +

دیوان بچہا تہہ نے عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر سے بسبب ضرورت انتظام امور خانگی استعفا دیدیا لیکن اسکو منصب آنریری اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ضلع لاہور مین ملا کہ بلا تنخواہ لینی کے اس منصب کی خدمات کو انجام دیتی رہے ۔

مئی ۱۸۶۳ء مین دیوان بچہا تہہ بجاے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے منصب آنریری اسسٹنٹ کمشنر پر ترقی ہوئی دیوان اجودہیا پرشاد نے مئی ۱۸۷۰ء مین انتقال کیا اُسکے وفات کے بعد دیوان بچہا تہہ کو سرکار سے ۱۵۰ روپے سالانہ پنشن عطا ہوی - دیوان اجودہیا پرشاد کی حیات مین اُنکو رکہہ بہنی وال کی ملکیت ارزان قیمت پر بحکم سر رابرٹ منٹگمری صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر پنجاب ملی تہی کہ اب اُنہون نے ایک گانو بنام اپنے باپ کے موسوم اجودہیا پور آباد کیا اور مالگذاری اُسکی سرکار مین ادا کرتے ہین اُسکے بعد دیوان بچہا تہہ کو اور اراضی سرکار سے ٹہیکہ پر ملی ہے کہ اُنہون نے اُس سے مارچ ۱۸۷۳ء مین استعفا دیا

سردار سرنہال سنگہ چھاچھی

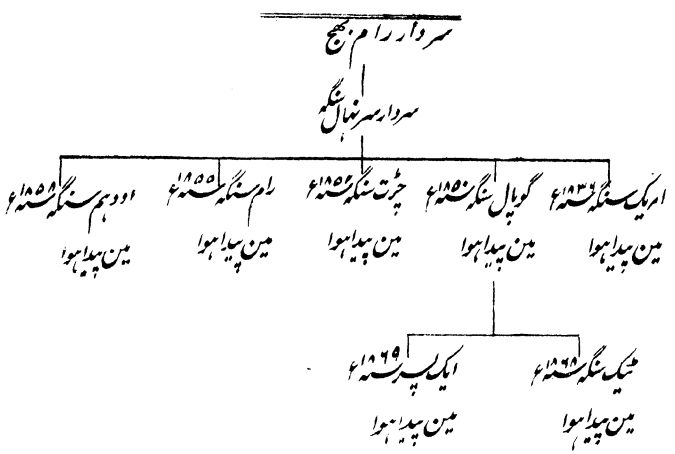

حال خاندان

سردار نہال سنگہ قوم سی سانی کہتری ہی اور سات پشت سی یہہ خاندان ولینڈی مین آبادہی اوسکی باپ کا نام رام بھج تہا اور اوسکا بیوپار کرتا تہا - ۱۸۳۰ء مین نہال سنگہ کی شادی سردار کور کہہ سنگہ چھاچھی کی دختر سے ہوئی سوائی اس دختر کے سردار موصوف کی اور اولاد نہین تہی سردار گور کہہ سنگہ سردار فتح سنگہ کا بیٹا تہا اور فتح سنگہ معہ اپنی بہائی شیر سنگہ کے ہم کشمیر مین مارا گیا تہا - سردار گور کہہ سنگہ اپنی باپ کے بعد اپنی جاگیر پر قابض ہوا مگر ۱۸۶۹ء مین مرگیا تہوڑی عرصہ کے بعد اوسکے دختر کی شادی نہال سنگہ کے ساتہہ ہوئی اور اوسکو لقب چھاچھی اختیار کرنے کی اور اپنی خسر کی جاگیر واقع چکوری جمی دو ہزار روپیہ پر قابض ہونیکی اجازت ہوئی

۱۸۴۶ء مین ستلج کی لڑائی کے بعد نہال سنگہ کو خطاب سرداری ملا اور دربار کیطرف سی بطور مصاحب صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کی خدمت مین لاہور مین مامور ہوا اور اوسکو آٹہہ سوار و نکی نوکری دینی کا حکم ہوا - اس منصب مین اوسکی خدمات قابل قدر ہوئین اور بغیر اسبات کے کہ کسیطرح اُسنی اپنی سرکار کے نفع نقصان کو فراموش کیا ہو

حکام انگریزی کی چستی سے اور محنت سے مدد کرتا رہا جب ۱۸۴۸ء مین فساد ہوا سردار نہال سنگہ جادہ وفاداری پر مستقل رہا اگرچہ چارون طرف طریق بالعکس کے واسطے قوی ترغیبین تہین صاحب رزیدنٹ کے خدمت مین رہنے سے اوسکو ایسا قریب تعلق تہا کہ اگر وہ چاہتا تو مفسدونکو ایسی خبرین دیسکتا تہا جنسے اونکو بہت فایدہ ہوتا مگر جو اعتبار اوسکا کیا جاتا تہا کسی موقع مین بہی اوسکی طرف سے اوس اعتبار مین فرق اور ہرج نہین آیا ملتان کے محاصرہ کے توپون اور سامان کے واسطے جو باربرداری پوری ہونی ضرور تہی اوسکے بہم پہونچانے مین سردار موصوف نے بہت جہد کیا اور سر رابرٹ نیپیر صاحب نے اون کے کوششون کو تسلیم کیا اوسکے طریق سے مفسدون کو بہت رنجش ہوئی اور اونہون نے اس سبب سے سردار کا مکان راولپنڈی مین جلا دیا اور اوسکا مال اسباب لوٹ لیا اور جو آدمی اوسکے خاندان کے مفسدون کے ہاتہہ آئے اونکے ساتہہ نہایت سختی سے پیش آئے۔

ضبطی ملک پنجاب کے وقت ۵۹۷۸ کی جاگیر جو سردار کو راجہ لعل سنگہ نے دی تہی اوسکی مین حیات واگذار ہوئی اور جاگیر چکوری جمعی بارہ سو روپیہ سال بسبیل علی الدوام بحال رکہی گئی جو نوکرے آٹہہ سوارونکی سردار مسطور دیتا تہا موقوف نہ کی گئی اور جو جاگیر اس نوکری کے عوض اوسکے پاس تہی وہ بہی بہ عنایت خاص ضبط نہ کی گئی اور سوائے اسکے دو ہزار روپیہ سالانہ نقد پنشن اوسکے واسطے منظور ہوئی ۱۸۵۳ء مین سردار نہال سنگہ کو روپیہ کیطرف سے بہت زیرباری ہو گئی اور سرکار نے مہربانی سے بجائے آٹہہ سوارونکے چار سوارونکی نوکری یعنی منظور کی اسی سال مین ضلع راولپنڈی مین ایک چہوٹا سا مفسدہ ہوا سردار نہال سنگہ اوسوقت اپنے گہر پر تہا اور فوراً صاحب کمشنر سے اوس نے درخواست کی کہ مین حاضر ہون جو خدمت مطلوب ہو مجہسے لیجاوے صاحب کمشنر نے اوسکو مفسدون کے پاس اس غرض سے بہیجا کہ اونکو سمجہا کر راہ راست پر لاوین مگر مفسدون نے اوسکو پکڑ لیا اور کسیقدر سختی سے اونکے ساتہہ پیش آئے اور کئی روز اوسکو قید رکہا۔

۱۸۵۷ء کے نازک زمانے مین سردار نہال سنگہ یہہ بات خوب سمجہکر کہ بغاوت سی نقطہ پر پہنچ کر نیکی نسبت وفاداری کے ساتہہ حقیقت مین

سرگرمی سی خدمت گزنی مدرجہ بہتر ہے صاحب چیف کمشنر کے پاس برابر حاضر رہا اوسکی صلاح اور خبر بن جو اوس زمانہ مین وہ بہم پہونچا تا رہا خصوصًا قابل قدر تہین صاحب چیف کمشنر نے جو اوس زمانہ مین اول رسالہ سکھان بہرتی کیا اور بہت سے پرانی سکھہ عہدہ دار جو زمانہ سابق مین سرکار کے مقابلہ مین بہادری سے لڑے تہے خدمت کیواسطے منتخب کئی اِس کام مین سردار نہال سنگہ سے بہت مدد صاحب موصوف کو ملی +

جب گوگیرہ کے وحوش سیرت مسلمان قوم مین سرکش ہوئین سردار نہال سنگہ اوس موقع پر بہیجا گیا جہان لڑائی ہوتی تہی کئی معرکون مین جو مفسدونکے ساتہہ ہوئے سردار مسطور شامل تہا اور ایک جنگ مین اوسکے گٹہنے مین سخت زخم پہونچا +

اِن خدمات کی جلدو مین اکتوبر ۱۸۵۸ء مین سردار نہال سنگہ کو دس ہزار روپیہ نقد ملا اور علاوہ جاگیر سابق چہہ ہزار روپیہ کی اور جاگیر اس شرط پر عطا ہوئی کہ اوسکے ورثاء صلبی کے نام بشرط خدمت نیک بسبیل علی الدوام واگذار رہیگی جو چار سوارونکی نوکری سردار موصوف دیتا تہا وہ بہی موقوف کی گئی ۱۸۶۲ء مین سردار نہال سنگہ جاگیردار مجسٹریٹ مقرر ہوا اور سنہ مذکور مین نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کے سفارش سے منجملہ جاگیرات سردار مسطور کے نام دس ہزار روپیہ کی جاگیر علی الدوام واگذار ہوئی اور سردار مسطور کا گذارہ مقرر ہوا

جاگیر علی الدوام	۱۰۰۰۰
جاگیر حین حیات	۳۱۷۵
پنشن نقد	۲۰۰۰
میزان	۱۵۲۷۵

اٹہارہ برس سے سردار نہال سنگہ سرکار انگریزی کی خدمت وفاداری سے اور خوبی سی کرتا رہا ایسے زمانہ مین کہ جب وقت مشکل تہا اوسنے کچہہ خیال نہین کیا کہ وفاداری سے امکانًا کیا نقصان ہوگا جب کبہی سرکار انگریزی کے واسطے مشکل ہوئی سردار مسطور کو کبہی لغزش نہین ہوئی نہ کبہی تامل ہوا نہ کبہی اوسنے سوچا کہ کس طرف رہنے مین میرا ذاتی فایدہ ہوگا بلکہ ہمیشہ طریق وفاداری مین سرگرم رہا اور ایسے زمانہ مین

کہ جب کم ہمت اور کمتر ایما نداری الگ ہو بٹیہی سردار مسطور نے کبھی خدمات کے انجام دینے کی سعی کرنے مین دریغ نہین کیا +

آمریک سنگہ سردار نہال سنگہ کا سب سی بڑا بیٹا تحصیلدار ہے ۱۸۵۷ء مین اوسنے ایک رسالہ سوارون کا پنجاب مین بہرتی کیا اور رسالہ کو اودہ کو لیگیا اور وہان نہایت مستحسن خدمت کے امریک سنگہ کے قبضہ مین چھ سو پچاس روپیہ کی جاگیر ہے جو اوسکی نانی مائی دیوی سردار گوریکھہ سنگہ چھاچھی کی بیوہ نے اوسکو ۱۸۴۷ء مین ہبہ نامہ لکھکر ہبہ کردی تہی +

سردار نہال سنگہ کو ۱۸۶۶ء مین خطاب نائٹ کمانڈر اف دی موسٹ ایگزالٹڈ آرڈر اف دی ستار اف انڈیا یعنی رئیس دلاور طبقہ اعلی ستارہ ہند ملکہ معظمہ انگلستان وہندوستان کے حکم سی ملا اور اسوقت سی سردار موصوف کے نام کے ساتھہ لفظ سر نہال سنگہ لکھا جانا شروع ہوا سردار سر نہال سنگہ کے سی آس آئی نے ابتدائے ماہ جولای ۱۸۷۳ء بمقام لاہور وفات پائی +

راجہ دینا ناتھہ

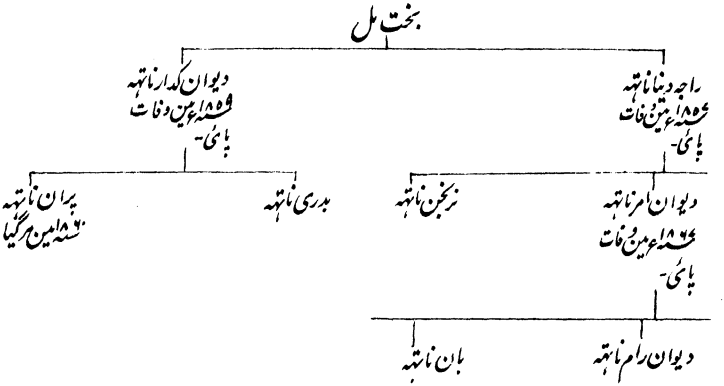

حال خاندان

سلطنت سکھان کے پچھلے زمانہ مین جن لوگون کو اقتدار حاصل ہوا اون مین سب سی زیادہ مشہور آدمی راجہ دینا ناتھہ تہا اونکی نسبت لقب ٹیلر پنجاب کا خوب موزون کیا گیا ہے اور راجہ دینا ناتھہ کے خوارق اور زندگی اوس دبیر ولایت فرنگستان سے بہت مشابہ تہی بہت سی انقلاب جنمین اوسکے دوست اور مربی ضایع ہوگئی گذر گئے خاندان شاہی کئی بنی اور کئی بگڑ گئے مگر راجہ دینا ناتھہ کو کبہی اونکی تباہی مین ضرر نہ پہونچا قتل اور خونریزی کے اندر کبہی اونکی جان مخاطرہ مین نہ پڑی درحالیکہ ضبطی جایداد واملاک اور عملاً لوٹ ریاست کا قاعدہ

ٹیلر ایڈ فرانس مین ایک بڑا وزیر مدبر تہا اور کئی گروشون مین بنا رہا۔

تہارا جہ دینا ناتھہ کے مرتبہ و اقتدار کو ہمیشہ ترقی رہی ہے
اونکی زیرکی اور دوراندیشی ایسی تہی کہ جب اور لوگونکی نظرون مین مطلع امور مملکت صاف نظر آتا تہا
اونکو علامت طوفان آنے کی معلوم ہوجاتی تہی اور آگاہی ہوجاتی تہی کہ فریق ناتوان یا دوست افتان کو
چہوڑدین ایماندار آدمی بہت گردشون کے بعد قایم نہین رہتے ہین اور راجہ دینا ناتھہ کی بیوفائی اوسکے
کامیابی کا پیمانہ ہے اوسکو اپنے ملک کی محبت تہی مگر محبت نفس محبت ملک کے تابع تہی اونکو انگریزون سے سخت
اور قلبی نفرت اور عداوت تہی اسواسطے کہ انگریز اوس سے اور سرکار انگریزی اوسکی سرکار سے قوی تر تہے
خودغرضی سے باوجودیکہ انگریزون سے اوسکو قلبی عداوت تہی اونکی خدمت کرتا تہا مگر اپنے ڈہنگ پر راجہ
دینا ناتھہ کو وفاداری بہی آتی تہی اور اپنے رفیق کے ساتھہ تب تک رہتا تہا کہ جبتک خاص اپنی امنیت
مین ضرر پہونچنے کا اوسکو اندیشہ نہ ہوتا تہا بلکہ جب کبہی کسی دوست سے کنارہ کشی بہی کرتا تہا تو اپنی جان
کے اندیشہ سے نہین بلکہ اپنے مال اور اقتدار کے اندیشی کے تلف ہونے سے اسکو چہوڑتا تہا کیونکہ راجہ
دینا ناتھہ آدمی بہادر تہا اور دل کا جری مگر اوسکو جرات ایسی نہ تہی کہ بلا لحاظ نتایج کے امر حق پر ثابت قدم رہے
وزیر مال کی حیثیت مین راجہ دینا ناتھہ کی رائے روشن اور فیاضی کے ساتھہ تہی اور سرکار انگریزی نے جو
نیا انتظام محصول کا کیا اوسکے فواید کو راجہ مسطور نے فوراً سمجہہ لیا ملک کے حالات سے اوسکو نہایت واقفیت
تہی اور کارگذار بہی بدرجہ غایت تہا اگرچہ اس خواہش سے کہ اختیار اوسکے اپنے ہاتہون مین رہے بجائے
کام کے آگے چلانے کے کام کو روکتا دیتا تہا راجہ دینا ناتھہ پکا دنیا کا آدمی تہا اور مزاج کا شایستہ اور ترتیب
اونکی اچہی تہی اگرچہ فضیلت نہ تہی اور انگریزون کے ساتھہ گفتگو مین دلیری سے اور ظاہری صفائی سے
تقریر کرتے تہے جس سے طبیعت انگریزون کی خوش ہوتی تہی کیونکہ ممالک مشرقی کے لوگون مین اکثر دلیری
اور صفائی نہین ہوتی ہے
راجہ دینا ناتھہ کی نسبت سختی سے رائے نہ لگانی چاہئے اونکے عیوب جیسے تہے اس زمانہ مین بہی بعض ممالک
فرنگستان مین مدبران مملکت اون عیوب کو جوہر سمجہتے ہین امرا سکھان مین سے جوہار راجہ دلیپ سنگہ

خورد سال کے تخت کے گرد کھڑے رہتے تھے ایک بھی ایسا نہ تھا جو خلوص نیت سے اپنے ملک کے نفع کیواسطے سعی کرتا ہو یا اپنا تھوڑا سا بھی نقصان اپنے ملک کے بچانے کیواسطے گوارا کرتا اگرچہ راجہ دینا ناتھہ اپنے ہمعصر اور ہمجنسون کے مقابلہ مین زیادہ صاف نیت نہین رکھتا تھا بہرحال اونسے زیادہ اپنے ملک کی محبت تو رکھتا تھا

راجہ دینا ناتھہ کا خاندان ابتدا مین کشمیر سے آیا تھا جہان شاہ جہان کی سلطنت کے زمانہ مین بعض اشخاص اس خاندان کے دربار مین ملازم تھے محمد شاہ بادشاہ کے زمانہ مین بچھے رام شب ناتھہ کا سب سے بڑا بیٹا کشمیر سے روانہ ہوکر لاہور مین آیا اور وہان نوکری اختیار کی تھوڑے عرصہ کے بعد وہ دہلی کو چلا گیا اور وہان اوس نے اپنے چھوٹے بھائی ہردا سکو بولایا اور بعد اُسکے لکھنؤ کو بولایا جہان وہ اکثر رہا کرتا تھا اوسکا بیٹا دلارام نواب اودہ کا ملازم ہوا مگر دربار کے کسی فریب اور سازش کے سبب سے ناچار ہوکر اوس نے نوکری چھوڑ دی تھی اوسکے بعد اوس نے سرکار انگریزی کی نوکری اختیار کی اور ۱۸۰۱ء مین فوج کے ساتھہ میسور کے ملک کو جاتا تھا مگر راہ مین بیمار ہوکر مرگیا لالہ دینا ناتھہ کو جبکا باپ بخت مل دہلی مین ایک چھوٹے عہدہ پر محکمہ سول مین ملازم تھا ۱۸۱۵ء مین دیوان گنگا رام* نے لاہور کو طلب کیا دیوان گنگا رام اوسکا قریب رشتہ دار تھا اور لاہور کی ریاست مین مہاراجہ کے دفتر مین سررفتر تھا جب دینا ناتھہ پہونچا تو اوسی دفتر مین ملازم کیا گیا اور اسنے اپنے فہم اور کارگذاری کے سبب سی فروغ پایا اور بحیثیت سنگہ کو دینا ناتھہ کی طرف ۱۸۱۸ء مین بعد تسخیر ملتان کے توجہ ہوئی کہ اسوقت دینا ناتھہ نے اون لوگون کے فہرست جو قابل انعام تھی بہت سرعت اور صفائی سے تیار کی تھوڑے عرصہ بعد اوسنے صوبہ ملتان کے حساب کو خوب صاف کردیا کہ وہ حساب ناظم اول سکھدیال نے بہت ابتر کر رکھا تھا ۱۸۲۶ء مین جب گنگا رام نے وفات پائی دینا ناتھہ کو مہر سپرد ہوئی اور ۱۸۳۴ء مین ہوا یہ اس کی وفات پر سول اور مال کا دفتر اوسکو سپرد ہوا اور ۱۸۳۵ء مین اوسکو خطاب دیوانی ملا رنجیت سنگہ کو دینا ناتھہ کے عقل پر نہایت اعتبار تھا اور مہاراجہ کی حیات کے پچھلے دنون مین اوسکو بہت اقتدار حاصل تھا ہر معاملہ عظیم مین اوس سے مشورہ کیا جاتا تھا اور اضلاع امرتسر و دینا نگر و قصور مین اوسکو ۹۹۰۰ روپیہ کی جاگیرات ملین +

مہاراجہ کھڑک سنگہ اور نونہال سنگہ کے عہد مین دینا ناتھہ اپنے منصب پر قایم رہا اور نئی جاگیرین اوسکو ملین اور

* دیکھو ذکر خاندان دیوان اجودھیا پرشاد +

مہاراجہ شیر سنگہ بہی اوسکے ساتہہ ویسی ہی مہربانی سے پیش آتے رہے جب مہاراجہ کو سندہانوالیون نے قتل کیا دیوان دینا ناتہہ معہ چند اور اشخاص کے مہاراجہ* کے نہایت قریب تہا اور جب راجہ ہیرا سنگہ کو حکومت حاصل ہوئی دیوان دینا ناتہہ سے زیادہ کوئی اوسکا سرگرم رفیق نہ تہا جب ہیرا سنگہ نے اپنے عمو راجہ گلاب سنگہ سے تنازع کیا یا تنازع کا بہانہ کیا دیوان دینا ناتہہ معہ بہائی رام سنگہ اور شیخ امام الدین کے راجہ گلاب سنگہ کے ساتہہ معاملہ کرنیکو جمون کو بہیجگئے تہے اور اُنکی سفارت کامیاب ہوئی یہہ شخص جمون سے میان سُوہن سنگہ راجہ گلاب سنگہ کے بیٹے کو بطور یرغمال لیکر آئے سوہن سنگہ کچہہ عرصہ کے بعد ہیرا سنگہ کے ساتہہ مارا گیا ہیرا سنگہ کے مارے جانیکے بعد جواہر سنگہ فاسق و فاجر اور حقیر بہائی مہارانی چندان کو حکومت اعلی ملی مگر دیوان دینا ناتہہ اوسکے زمانہ مین بہی اپنے منصب پر قایم رہا +

شہزادہ پشورا سنگہ کے قتل کے بعد فوج سرکش ہوگئی اور اوس نے سردار جواہر سنگہ کے قتل کی نیت کی جسکے استعلاک سے پشورا سنگہ مارا گیا تہا سردار جواہر سنگہ کو بہت خوف ہوا اور اوس نے قلعہ مین آنیکی تیاری کی اور ۱۹ ستمبر کو اوس نے دیوان دینا ناتہہ عطر سنگہ کا لیا نوالا و فقیر نورالدین کو فوج کو راضی کرنیکے واسطے بہیجا مگر فوج اِن سردارون کے ساتہہ بہت حقارت سے پیش آئی اور عطر سنگہ اور دینا ناتہہ کو فوج نے اپنے کمپو مین قید کرلیا ۲۲ تاریخ تک یہہ سردار یہان قید رہے یعنی ایک روز تک بعد جواہر سنگہ کے قتل کی پہر فوج نے جس پر رانی کو پہر بہی بہت زور حاصل تہا اون کو چہوڑ دیا تاکہ رانی کو جو سخت غم ہوا تہا اونکو تسلی دین اور عطر سنگہ اور دیوان دینا ناتہہ رانی کے ساتہہ قلعہ کو چلے گئے جواہر سنگہ اپنی چار زوجگان کے ساتہہ اوسی دن شام کو چلا گیا اور دیوان دینا ناتہہ مہارانی کی طرف سے جلانیکے وقت موقع پر موجود تہا ان کمبخت عورتون کے جو جواہر سنگہ کے ساتہہ جلنے کو تہین فوج نے بہت بیحرمتی کی اور انکی زیور اور تہین فوج لین ہندؤن مین ستی بہت متبرک سمجہی جاتی ہے ہے اور جو کچہہ الفاظ دم اخیر وہ کہی وہ پورے ہونے متصور ہوتے ہین ان عورتون کے قدمون پر دینا ناتہہ اور او

* جب سندہانوالا کان مین داخل ہوئی کہ دیوان دینا ناتہہ مہاراجہ شیر سنگہ کے پیچہے کہڑا ہوا تہا جو گولی سے مہاراجہ قتل ہوا غالب ہی کہ دیوان دینا ناتہہ بہی اوسکی ضرب سے زخمی ہوتا یا مارا جاتا مگر ہرگز ہیشہ سندہانوالیون کی وکیل نے جو فسادکا راز دار تہا یہہ بہانہ کرکے کہ کچہہ بڑے بات آپسے کہنی ہے اوسکو علیحدہ کرلیا +

آدمی گری اور اونسے دعا چاہی ستیون نے دینا ناتھہ اور مہارانی اور اوسکے بیٹے کو دعا دی مگر فوج سکھہ کو بدعا
جب اون سے دریافت کیا کہ پنجاب کا کیا حال ہوگا اونہون نے جواب دیا کہ اس سال مین ملک کی آزادی
جاتی رہیگی خالصہ مغلوب ہوگے سکھہ سپاہیون کی جورون بیوہ ہو جاوینگی مگر مہاراجہ اور اوسکی والدہ دیر تک
زندہ رہینگی اور خوش رہینگے یہہ الفاظ قابل لحاظ ہین اگرچہ سچ تو یہہ ہے کہ اس بات کے واسطے کہ فوج اپنے آپ
اپنی موت کی طرف دوڑتے جاتے تھے کسی پیشین گو کے کہنے کی ضرورت نہ تھی ٭

اسکے بعد دیوان دینا ناتھہ نے سمجھا کہ درحالیکہ فوج کو ایسا زور رہیگا اور فوج ایسی ہی مطلق العنان رہیگی
نہ میرے واسطے اور نہ کسی شخص کے واسطے جسکو منصب اعلی ہے خیر ہے اور راجہ لعل سنگھ کے ساتھہ جسکی نیت اور
ارادے مثل اوسکی تھی اور مہارانی کے ساتھہ جو اپنے بھائی کی موت کے بدلہ لینے کے تشنہ تھی دیوان دینا ناتھہ
نے فوج مین انگریزون کے ساتھہ لڑائی کی خواہش کی ترغیب دینی شروع کی ان سب کو یہہ توقع تھی کہ
اُس لڑائی سے فوج بگڑکر واپس نہ آویگی فوج کی طبیعتون کی بھڑکانے کی غرض سے بڑی کوشش سے افواہین
مشہور کی گئین مشہور کیا گیا کہ جو بدنظمی پنجاب مین ہو رہی ہے اسکے سبب سے سرکار انگریزی یہہ فایدہ نکالا
چاہتے ہے کہ ملک پر تاخت کرے خبرین اڑائی گئین کہ الل کو رجمنون کی پلٹین پر پلٹن چلی آتی ہے بلکہ بعض
پلٹنین اوس وقت ستلج کے پار آنیکی تیاری کر رہی ہین جب فوج کی طبایع بخوبی بھڑک گئین تو نومبر کے
شروع مین شالمار مین ایک بڑی مجلس ہوئی اور اوس مین دیوان نے ایسے فصاحب اور حرفت اور جوش
سے تقریر کی کہ جو لوگ موجود تھی سب نے متفق اللفظ لڑنے کے نیت ظاہر کی اوس لڑائی کا نتیجہ جو ہوا بخوبی سب
کو معلوم ہے اور راجہ دینا ناتھہ نے ۹ مارچ ۱۸۴۶ء کو اوس عہدنامہ پر دستخط کئے جسکے رو سے نہایت اچھا
علاقہ پنجاب کا سرکار انگریزی کے حوالہ کیا گیا اگرچہ انگریزون کے لاہور مین رہنے کی نسبت دیوان دینا ناتھہ
کے نیت بخوبی معلوم تھی مگر وہ ایسا عقلمند نہ تھا کہ علانیہ کچھہ ناخوشی ظاہر کرتا بلکہ حقیقت یہہ ہے کہ اوسکی خواہش تھی
کہ جب تک سرکار لاہور بلا امداد غیر قایم رہ سکنے کی طاقت حاصل کرے انگریز یہین جب مئی ۱۸۴۶ء مین قلعہ
کانگڑہ کی سپاہ نے استادگی کی اور صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بذات خود قلعہ کی قبضہ کرنیکے اہتمام کیواسطے گئے

تو دینا ناتہہ کو حکم ہوا کہ وہ بھی اونکے پیچھے وہان پہونچے تاکہ اگر ممکن ہو تو قلعہ کے آدمیون کو فہمایش معقول
کرے زمانہ سابق مین رنجیت سنگہ نے اس قلعہ کی سیاہ کو حکم دیا تہا کہ اس قلعہ کے دروازے کسے شخص کو سوائے خود
مہاراجہ یا دینا ناتہہ یا فقیر عزیز الدین یا مصر بیلی رام کے نہ کہولین مگر اس موقع پر دیوان دینا ناتہہ کا کہنا یا اوسکے
خواہش اپنے زور کو کام مین لانیکی بہت قوی نہ تہی اور دیوان مسطور کے آنے سے پندرہ روز سے پیشتر قلعہ خالی
نہین کیا گیا شاید بہاری توپین محاصرہ کی جو میدان سے آئین تہین اونکی سبب سے زیادہ بہ نسبت دیوان دینا ناتہہ
کی ترغیب کے قلعہ چہوڑا گیا تہا +

جب دسمبر ۱۸۴۶ء مین راجہ لعل سنگہ وزیر کا مقدمہ بعلت نمکحرامی تجویز ہوا دیوان دینا ناتہہ دربار کے جانب سی
اوس کیطرف سے بہت ہوشیاری اور جرات سے جوابدہی کی باوجودیکہ اوسکے جرم کا ثبوت نہایت قوی تہا راجہ
لعل سنگہ کی معزولی کے بعد اختیارات انتظام سلطنت بطور عارضی سردار تیج سنگہ سردار شیر سنگہ فقیر نور الدین
اور دیوان دینا ناتہہ کو دیئے گئے اور تہوڑے عرصہ کے بعد چار شخص ذی اقتدار اور زیادہ کئے گئے کہ ان سب
آدمیون کی زیر حکم نواب گورنر جنرل بہادر نے ایک کونسل انتظام ریاست قایم کی بلاشبہ اس کونسل مین نہایت
لایق رکن دیوان دینا ناتہہ تہا اور اگرچہ اوسکے منصب افسر محکمہ مال کے سبب سے اوسکو سرکار کا نقصان کرکے
ثروت حاصل کرنیکے بہت قابو حاصل تہے اور ہر وجہ سے یقین ہے کہ ان قابوون سے اوس نے فایدہ بہی اٹہایا
مگر حقیقت مین اوس نے بمقابلہ اورون کے زیادہ بے غرضی سے کام کیا اور صاحب رزیڈنٹ لاہور کو بہت مدد دیئے
بغیر اوسکے عقل اور فہم روشن اور کارگذاری کے شاید دربار کے حساب کا سمجہنا ناممکن ہوتا اور بعد ضبطی ملک
پنجاب اونکی مدد معاملات مال و جاگیرات مین ایسے قیمتی تہے جیسے کہ پہلے اس زمانہ مین دیوان دینا ناتہہ سی
لوگ راضی نہ تہے پچہلے وزارتون کے زمانہ مین جو فضول خرچیان ہوئی تہین اونکے سبب سے تخفیف خرچ
لابدی تہے اور سرداران سکہہ اور قوم سکہہ کو یہہ تخفیف بہت ناگوار تہی اور دیوان دینا ناتہہ اور سردار تیج سنگہ
کو اس ناخوشی کا پورا حصہ ملا نومبر ۱۸۴۷ء مین دیوان دینا ناتہہ کو منصب جلیل الجگی کلانور سہ خطاب فرزیل ملا یعنے
امارت و ایالت دستگاہ خیر اندیش دولت عالیہ و بانت دار شیر خاص مدار المہام اس وقت اونکو علاقہ کلانور

مین بیس ہزار روپیہ کی جاگیر بہی عطا ہوئی اپریل ۱۸۴۸ء مین دیوان مولراج ناظم ملتان سرکش ہو گیا ستمبر ۱۸۴۸ء مین دیوان دینا ناتہہ دیوان مولراج کو لاہور کو لانے کے واسطی بہیجا گیا تہا اور زیادہ تر اُسکے ذریعہ سے ناظم مذکور کے ساتہہ خاطر خواہ بندوبست کیا گیا تہا مگر ناظم مسطور زراسے اور خصوصًا راجہ دینا ناتہہ سے شروع ۱۸۴۸ء تک شرایط تعہد کے بدلنے کیواسطی سازو باز کرتا رہا لاہور مین جب پہلے ہی ملتان کے فساد کے خبر پہونچی راجہ دینا ناتہہ کو دربار کی طرف سے معہ سردار عطر سنگہ کالیا نوالہ افسر فوج کشادہ کی ملتان جانیکا حکم ہوا مگر تہوڑے عرصہ کے بعد واپس طلب کیا گیا جب سردار چتر سنگہ اٹاریوالہ نکحرام ہو گیا اور سردار جہنڈا سنگہ بوٹالیہ جو اوسکی فہمایش کے واسطے بہیجا گیا تہا مطلب نہ حاصل کر سکا تو صاحب رزیڈنٹ نے راجہ دینا ناتہہ کو سردار مسطور کی فہمایش مین کوشش کرنیکے واسطی بہیجا مگر راجہ دینا ناتہہ کی فہمایش بہی مثل سردار جہنڈا سنگہ کی کارگر نہ ہوئی اسواسطی کہ سردار مسطور نے فوج خالصہ کی حمایت کے بہروسی سے پختہ نیت کر لی تہی کہ ایک مرتبہ اور بہی جنگ کر کے بخت آزمائی کرین بعض لوگ ایسے بہی تہی جو کہتی تہی کہ راجہ دینا ناتہہ دل مین نمک حرام تہا اور اُس نے خود اس فساد کی ترغیب دی تہی اور اگر وہ صاحب ثروت نہ ہوتا اور اوسکے مکانات اور باغات اور کئی لاکہہ روپیہ لاہور مین نہ ہوتا کہ جو اسانی سے ضبط ہو سکتی تہی تو وہ بلا تامل مفسدون کے ساتہہ شامل ہو جاتا مگر یہہ کہانیان شاید اوسکی دشمنون نے بنالی تہین یہہ بات تحقیق ہے کہ جب وہ لاہور مین واپس بولایا گیا تو اوس نے حکام کی خواہشون کی تعمیل مفسدون کے مال کے ضبط کرنے مین اور اونکی تجویزون کے توڑنے مین سرگرمی سے کام کیا +

ضبطی ملک پنجاب کے بعد راجہ دینا ناتہہ کی کل جاگیر جمعی ۶۴۶۰ روپیہ کی واگذار رہے اور ان جاگیرات پر راجہ موصوف اپنی وفات یعنے ۱۸۵۴ء تک قابض رہا اوسکے سب سے بڑے فرزند امرناتہہ کیواسطی اپنے باپکے حیات مین ۱۲۰۰ روپیہ سالانہ پنشن مقرر ہوئی تہی راجہ صاحب کے مرنے کے بعد یہہ پنشن چار ہزار روپیہ سال کے مقرر ہوئی دیوان امرناتہہ نے ۱۸۶۷ء مین ہیضہ سے وفات پائی دیوان امرناتہہ کی وفات کے بعد اوسکی فرزند دیوان رامناتہہ کے نام چار ہزار روپیہ سال کی جاگیر واگذار ہوئی جو علی الدوام اس شرط پر کہ ہر پشت مین سب سے بڑا بیٹا قابض

رہی واگذار رہیگی امرناتھہ کو اپنے باپ کے ساتھہ سلوک نہ تہا اسواسطی کہ اوسکے باپ نے ستلج کی لڑائی کے زمانے مین بخشی گری فوج سواری کشادہ سی اوسکو برخاست کر دیا تہا راجہ صاحب کی وفات کے بعد امرناتھہ نے اونکی ترکہ مین سے ورثہ لینی سے انکار کیا اور وہ ترکہ چہوٹی بیٹے نرنجن ناتھہ کو ملا مگر راجہ صاحب نے ایک وصیت نامہ مین آپنا سب مال اپنے عزیز بیٹے نرنجن ناتھہ کو دیدیا تہا +

امرناتھہ بہت لیاقت کا آدمی تہا شاید تمام پنجاب مین ایسے رتبہ کا شاعر پاکیزگی زبان اساتذہ مین کوئی نہ تہا اور بعض اُسکے اشعار بہت حسن کے ہین ۱۸۵۸ء مین اوس نے عہد سلطنت مہاراجہ رنجیت سنگہ کی ایک تاریخ چہاپی ہرچند اہل فرنگ کے مذاق کو اس کتاب کی عبارت اور انشار کے ڈہنگ مین بہت دقت اور زیادہ آور دسعلوم ہوتی ہے لیکن شک نہین ہے کہ ضبطی ملک پنجاب کے زمانہ سے جو کتاب کسی دیسی مصنف نے تصنیف کی ہے اُنمین سب سی زیادہ قدر کے قابل اور دلچسپ ہی دیوان رام ناتھہ دیوان امرناتھہ کا فرزند کلان اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنجاب مین ہے +

دیوان کدارناتھہ راجہ دینا ناتھہ کا بہائی بہت سال تک ریاست لاہور کا ملازم تہا مہاراجہ دلیپ سنگہ نے اوسکو دیوانی کا خطاب بخشا تہا اور ضبطی ملک پنجاب کے بعد اوس کے نام چہہ ہزار روپیہ کی پنشن مقرر ہوئی تہی دیوان مسطور ۱۸۵۹ء مین دو فرزند چہوڑ کر مرا اون مین سی بڑا بیٹا مہاراجہ رنبیر سنگہ کی ملازمت مین جمون مین ہے +

پران ناتھہ دوسرا بیٹا سوڑیان کا تحصیلدار رہتا اور جب تحصیل اجنالہ کو اوٹہکر گئے تو اجنالہ کو چلا گیا تہا ۱۸۵۷ء مین وہ اجنالہ مین تہا اور ۱۲ جولائی کو قریب پانسو غیر مسلح سپاہی ۲۰ ہندوستانی پلٹن کے جنہون نے ایک روز پہلے لاہور مین سرکش ہو کر چار خون کئے تہے راوی کے ساحل چپ پر متصل بالا گہاٹ وارد ہوئے اور دریا کے عبور کرنیکے تیاری کی پران ناتھہ نے گانو کے آدمی اور پولس کو جمع کیا اور مفسدون پر قوی حملہ کیا اور وہ آدمی اون مین سے گرفتار کئے صاحب ڈپٹی کمشنر امرتسر معہ سردار جواہر سنگہ کے تہوڑے عرصہ کے بعد بسر موقع

پہونچگئے اور باقی مفسد جو دریا کی اندر ایک ٹاپو مین جا بیٹھے تھے گرفتار کئے گئے اور قتل کئے گئے یہہ کام ایسی چستی کا ہوا کہ ملک پنجاب سخت اندیشی سے بچ گیا ٭

پران ناتھہ ۱۸۰۶ء مین دو بیٹے چھوڑ کر مر گیا یہہ دونون لڑکے اپنے عمو کے پاس رہتے ہین ٭

راجہ دینا ناتھہ نے اپنے صرف سے ایک شوالہ لاہور مین کوتوالی کے پاس بنایا اور اوسکی پرداخت کے واسطے اپنی جاگیر مین سے پانسو روپیہ سال کی جاگیر علیحدہ کر دی کہ یہہ جاگیر اب بھی علی الدوام واگذار ہے راجہ مسطور نے ایک اور شوالہ وزیر خان کی مسجد کے متصل بنایا تھا ٭

ضلع کانگرہ مین بھی اچنت بھوانی دیوی کے مندر کے پاس ایک بڑا تالاب راجہ صاحب نے بنوایا تھا اور ایک تالاب دیوی پورہ مین متصل شالہ مار بنوایا اور ایک بڑا مکان پوجاریون اور مسافرون کے واسطے دھان بنوایا راجہ صاحب نے سنسارام رازدان اپنی گورو کا استھان بھی سرنو بنوایا اور موضع کوٹلہ اور جہاتل جاگیر مین اوس استھان کے نام دئی سنسارام رازدان کے کشمیر سے پنڈت بہت تعظیم کرتے ہین سنسارام رازدان کی وفات کو چالیس برس ہوئے یہہ جاگیر علے الدوام واگذار ہوئی ہے ٭

رنجن ناتھہ نے ایک موضع امرکوٹ نامی کا جو راجہ دینا ناتھہ نے آباد کیا تھا اور لاہور سے قریب ہے بست سال جمع دیکر انقطاع مالگذاری کرا لیا ہے اور کچھ زمین سرکار سے لی ہے جسکی آبادی مین کوشش کرتا ہے ٭

بھائی چرنجیت سنگھ

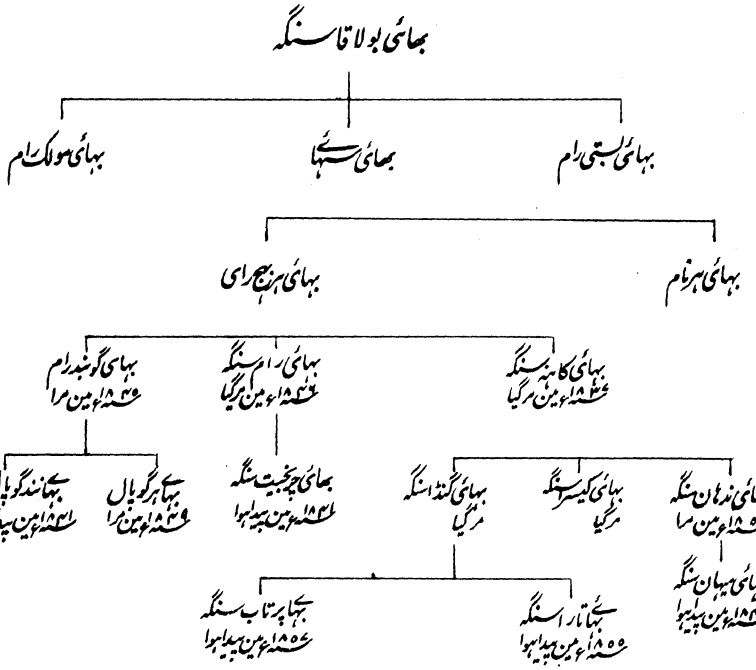

حال خاندان

سکھون کی تدبیر ملکداریے مین مذہب اور ریاست ملکی مین ہویستگے قریب ہے اور جب سے سکھون کو فروغ ہوگیا اور قوم بنگئی اوس زمانہ سے اونکے مشوردن مین فقیرون اور باؤن اور بھائیون کی صلاح کو بہت فروغ رہا ہے

لاہور کے دربار مین جو مذہبی خاندان مقتدا تھے اون مین سے ایک بھائی چرنجیت سنگھ کا بھی خاندان تھا +
اس خاندان مین بھائی کا لقب سب سے پہلے بولاقا سنگھ کو حاصل ہوا تھا جو گورو گوبند سنگھ کا چیلہ تھا جب
گورو موصوف ۱۷۰۸ء مین اپیچھلا نگر کو دکھن مین چلا گیا اوس نے بولاقا سنگھ کو حکم دیا کہ لاہور کو چلا جاوے
اور کہا کہ وہان اوسکی شادی ہوگی بولاقا سنگھ کی عمر اوسوقت پچاس برس سے زیادہ تھی اور اوس نے شادی
کرنیکا زمانہ اپنا نہ سمجھا مگر جیسا اوسکو حکم ہوا تھا ویسا ہی کیا اور لاہور مین ایک سکہ نے اوسکو اپنی بیٹی یہ کہکر
دینی کی کہ مجھے خواب مین گورو نے اپنی دختر کی تیرے ساتھہ شادی کر دینے کا حکم دیا ہے بولاقا سنگھ انکار نکر سکا
اور اس شادی کے بعد اوسکے تین بیٹے بھائی بستی رام بھائی سہائی اور بھائی مولک رام پیدا ہوئے +
بستی رام ۱۷۸۸ء مین پیدا ہوا تھا اور اوائل عمر سے اوس نے طب کی مطالعہ مین مصروفیت رکھی تھی اوسکو تھوڑے
عرصہ مین فن طبابت مین شہرت حاصل ہوگئی اور شخص متبرک مشہور ہوا اٹھارہوین صدی کے نصف آخر مین
سرداران بہنگی کا قبضہ لاہور مین تھا بھائی بستی رام سے یہہ سردار بہت مشورہ کیا کرتے تھے اور رنجیت سنگھ
جسنے لاہور کو تین سال بھائی کی وفات سے پہلے فتح کیا تھا اوسکی تعظیم بہت کیا کرتا تھا کہتے ہین کہ اوس کے
پیش گوئیان پوری ہوتی تھین اور اُس کی دعا مستجاب ہوتی تھی اور ایک کیسہ اوسکے پاس اسطرح کا تھا کہ خود بخود
بھر جاتا تھا اور اوسکا خالی ہونا ممکن نہ تھا مگر جو قصہ بیان کئے جاتی ہین اونکا اعتبار کرنے سے قطع نظر کرکے
کچھ شبہ نہین ہے کہ اوسکو لاہور مین بہت زور حاصل تھا اور غالب ہے کہ مثل مذہبی اشخاص اور ملکون کے
بھائی مسطور اپنے مذہبی سیرت کی ترقی کے واسطے علوم طبیعات سی اپنی واقفیت کو کام مین لاتا تھا بھائی مولک رام
بھائی بستی رام کا سب سے چھوٹا بھائی ایام طفولیت مین مرگیا تھا بھائی سہائی بڑی عمر تک زندہ رہا مگر وہ لت گرین
آدمی تھا اور سوائی اپنے مذہب کے اور کچھہ خیال نہ رکھتا تھا اور نہ اوس نے شادی کی تھی یہہ شخص ۱۸۹۳ء

* بھائی بستی رام شہر کے باہر متمن بُرج کے نیچے رہا کرتا تھا اوس زمانہ مین ایک بڑی نہر دریائے راوی کی شہر پناہ کے نیچے بہتی تھی اور ہر سال شہر کو بہت
نقصان ہوتا تھا تا وقتیکہ بھائی سطور نے دریا کے روکنے کا ارادہ کیا اور اپنا ڈیرہ شہر کے دیوارون کی باہر قایم کیا اوس وقت سے پانے نے نہ تو شہر پر زور کیا اور نہ بھائی کے ڈیرے
آگے بڑھا جب بھائی مراقوا اوسکی سمادھ سنگ مرمر سفید کے ڈیرے کے موقع پر بنائی گئی اور دریا اوسکا اب بھی پاس رکھتا ہے اگرچہ ایک گہرے نالے سے فالتو پانی
کے بہا لیجانے کے واسطے جو بنایا گیا ہے اور دریا راوی کے رُخ کے بدل جانے سے شہر کی حفاظت ہوئی تھی +

مین مرگیا*

بھائی ہرجہ رای اپنی باپ کی حیات مین دربار مین آیا کرتا تھا اور دربار مین مہاراجہ اوسکی نہایت تعظیم کیا کرتے تھے اوس نے بھی مثل اپنے باپ کی طب مین مصروفیت رکھی تھی اور بہت اچھا طبیب مشہور تہا بستی رام نے کبھی جاگیر لینی منظور نہ کی تھی مگر ہرجہ رائے کو ایسا وہم اور پرہیز نہ تھا اور ۱۸۰۴ء مین اوسکو موضع موتا دان جمعی چار سو روپیہ کا ملا اور ۱۸۰۵ء مین متصل لاہور ۸۷۰۳ کی جاگیر اوسکو ملی تین سال بعد اوسکو سندر گڈہ اور روکتا ملی اور اوسکے وفات کی وقت ۱۸۴۴ء مین اوسکے قبضہ مین نو ہزار روپیہ کی جاگیر اضلاع امرتسر اور لاہور مین تھی یہہ سب جاگیرین بسبیل علی الدوام ملی تہین اور اب بھی اس خاندان کے قبضہ مین ہین*

ہرجہ اور اوسکے بھائی سکہہ نہین ہوئے تھے اور جب کاہن سنگہ نے پاہل لی تو اوس کا باپ بہت ناراض ہوا تہا رام سنگہ نے بھی اپنے بال بڑہالئے تھے مگر اوس نے پاہل کبھی نہین لی تھی اور اس سبب سے پکا سکہہ نہین بنا تھا*

بھای رام سنگہ رنجیت سنگہ کی درخواست پر ۱۸۰۸ء مین دربار مین حاضر ہوا اور مہاراجہ پر جو وہمی تہے اسکو بہت زور حاصل ہو گیا مشکل معاملات مین ہمیشہ اوسکی راے لیجاتی تھی اور لڑائی مین بھای رام سنگہ کا ڈیرہ ہمیشہ مہاراجہ کے ڈیرہ کے ساتہہ لگایا جاتا تھا*

رنجیت سنگہ کی عمر کے پچہلے ایام مین بہائی رام سنگہ کا اقتدار روز بروز بڑہتا گیا اور جب مہاراجہ نے وفات پائی تو نونہال سنگہ نے چونکہ بہائی کے ہاتہون سے پاہل لی تھی اوسکو اور بھی زیادہ اختیار دیا اسواسطی کہ کنور نونہال سنگہ خود کاروبار مین جزئیات کی طرف متوجہ نہ ہوتا تھا بلکہ نفرت کرتا تھا سردار چیت سنگہ کہڑک سنگہ کے وزیر کی قتل مین بھائی رام سنگہ بشراکت راجہ گلاب سنگہ اور راجہ دہیان سنگہ کے سرغنہ تہا اور قلعہ کو قتل کرنیکے واسطی جانے سے پہلے یہہ سب لوگ بھائی کے ہی مکان پر جمع ہوئے تھے سکہہ سردار نونہال سنگہ سے خوش تھے نہ بھای رام سنگہ سے نونہال سنگہ سردارون سے جبرًا پوری نوکری لیتا تھا اور اونسے جگہًا سوار اراتا اور نوکری مین چاق رکہواتا تھا یہہ بات سردارون کو بہت ناگوار تھی کیونکہ رنجیت سنگہ کے حیات کے پچہلے ایام مین یہہ لوگ جو چاہتے تھے کرتے تھے اور کسی کو نہین مانتے تھے*

جب نونہال سنگہ پانچوین نومبر ۱۸۴۰ء کو مرگیا اور اوسکی والدہ مائی چند کورنے تخت کا دعوی کیا تو بھائی رام سنگہ نے اپنے سارے زور سے اوسکی حمایت کی اوسکے بڑے رقیب اور دشمن بھائی گورمکھہ سنگہ نے کنور شیر سنگہ کی ایسے ہی جوش سے جانب داری کی مگر اس جوش مین اوسکا شاید کوئی شریک نہ تھا اور سوائے راجہ دھیان سنگہ بھائی رام سنگہ اور گورمکھہ سنگہ اور دیوان ساون مل اور عطر سنگہ سندھانوالیہ اور فرانسیس جنرلون کے اور کوئی شخص ایسا نہ تھا جسکو اس بات کی پروا تھی کہ مائی چند کو ریا شیر سنگہ تخت نشین ہو بھائی رام سنگہ کو دونو فریقون مین باہم لڑائی ناپسند نہ تھی اور وہ دور اندیشی سے جانتا تھا کہ راجہ دھیان سنگہ کی حمایت کے بغیر مائی کا کام نہ چلیگا اور اوسکے حامیون کی نالایقی کا اوسکو ایسا یقین تھا کہ معلوم ہوتا ہے کہ شیر سنگہ کی فتحیابی سے اوسکو غم نہین ہوا +

نئی بادشاہ نے باوجودیکہ بھائی رام سنگہ اوس کے مقابلہ پر تھا اوسکی عزت کی اور جب ۲۰ جنوری ۱۸۴۱ء کو رسم تخت نشینی عمل مین آئی تو بھائی کو کرسی دی گئی سوائے رام سنگہ کے یہہ عزت فقط اوسکے بھائی گونبدام بھائی گورمکھہ سنگہ بابا بکرماسنگہ بابا کاہنہ سنگہ اور شہزادہ پرتاب سنگہ کو دی گئی مہاراجہ شیر سنگہ نے بھائی رام سنگہ سے صلاح اور مشورہ بھی کرنا شروع کر دیا اور راجہ دھیان سنگہ نے اس خوف سے کہ بھائی کو زیادہ رسوخ ہوتا جاتا ہے بھائی مسطور کے ملتان بھیجنے جانے مین اس بہانہ سے سعی کی کہ دیوان ساون مل سے بقایائے معاملہ سرکار وصول کرے بھائی نے اس منصوبہ کا سخت مقابلہ کیا اوسکی مرضی دربار سے علیحدہ ہوسکے نہ تھی ساون مل کا وہ دوست تھا اور راوس کے طریق مذہب کے یہہ بات خلاف ہوتی کہ جس خدمت پر وزیر اسکو مامور کرنا چاہتا تھا وہ خدمت کرتا +

دونو بھائی رام سنگہ اور اوسکا بھائی گوندرام بالکل ناراض تھے اگرچہ اونکی عزت ہوتی تھی مگر اونکو اختیار کچھ بھی نہ تھا اور اونہون نے اپنے دشمن گورمکھہ سنگہ کو صاحب دولت اور صاحب رسوخ دیکھا مگر آخر کار اونکی نوبت بھی آگئی شیر سنگہ اور اوسکا وزیر سندھانوالیون کے ہاتھون سے قتل ہوا اور بھائی گورمکھہ سنگہ جو شیر راجہ دھیان سنگہ کا دشمن تھا قید ہو کر قتل کیا گیا +

راجہ ہیرا سنگھ کے مارے جانے کے بعد بھائی رام سنگھ کو فوج پر پھر زور بہت کچھ حاصل ہو گیا بھائی رام سنگھ فقیر عزیز الدین کے ساتھ ہمیشہ اوسکی مصلحت مین شریک رہا تھا جو سرکار انگریزی کی نسبت تھے اور شاید لاہور مین فقط یہی دو آدمی تہے جو ریاست لاہور کے تعلقات بموجب عہدنامہ ۱۸۰۹ء سرکار انگریزی کے ساتھ جیسے تہے سمجھتے تھے اور یہہ دونو نہایت خواہشمند اس بات کے تھے کہ اوس سرکار سے اچھا سلوک رہے اس سبب سے مارچ ۱۸۴۵ء مین بھائی رام سنگھ نے بہت گرمجوشی سے راجہ گلاب سنگھ کے وزیر ہونیکی حمایت کی اسواسطے کہ وہ جانتا تھا کہ فقط گلاب سنگھ ہی ایک شخص تھا جو فوج کو ضبط مین رکھہ سکتا تھا اور اسکے پاس اسقدر روپیہ کثیر تھا کہ ریاست کی نوبت کو جو دوالہ کی تھی وہ بچ سکتی تھی بہائی رام سنگھ کی نیت سرکار انگریزی کی نسبت اچھی تھی اور مئی ۱۸۴۵ء مین اوسنے میجر براڈفٹ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کو اطلاع دی تھی کہ سردار جواہر سنگھ اپنی امنیت کیواسطے فوج خالصہ کو سرکار انگریزی کے علاقہ پر حملہ کرنیکو برانگیختہ کرتا ہے جواہر سنگھ کسیطرح بے عقل نہین تہا لیکن شرابی اور بہت فاسق و فاجر تھا اور بلکہ عام دربار مین بھی وہ برانڈی کے نشہ مین ہوتا تھا اور اوسوقت نشہ مین نہایت غلیظ گالیان بھائی رام سنگھ کو دیا کرتا تھا اگرچہ بھائی مسطور ایسا متبرک آدمی تھا کہ نہایت ناقص زمانہ مین ہے اوسکا تہتک کسی نے نہین کیا تھا ۱۲ ستمبر ۱۸۴۹ء کو بھائی رام سنگھ نے دربار عام مین وزیر کے طریق کی نسبت جو سرکار انگریزی کیطرف مرعی تھا تکرار کی اوسنے کہا کہ حکام انگریزی کا طریق تحمل اور اعتدال پر رہا ہے اور سرکار موصوف کے ساتھہ جو تنازع کیا جاتا ہے اوس مین دربار کی غلطی ہے کہتے ہین کہ جواہر سنگھ نے اقرار کیا تھا کہ اپنی طریق کو چھوڑ دونگا اور سرکار انگریزی کے ایجنٹ کی طرف ایک عذرنامہ لکھونگا مگر اوسی شب شہزادہ پشور اسنگھ کے قتل کی خبر پہونچی جو اوسکے حکم سے مارا گیا تھا اور جواہر سنگھ جانتا تھا کہ انگریزون کے ساتھہ لڑائی ہونے سے میری حکومت بچی رہیگی ورنہ ہاتھہ سے جاتی رہیگی بھائی رام سنگھ نے بھی یہہ خبر قتل کی سنی تھی اور اوس کی خبر فوج کو کر دی تھی اور جو فریق وزیر کا دشمن تھا ساعت بساعت زور پاتا گیا اسکے بعد وزیر جو سب کی آنکھون مین خار تھا قتل ہوا اور ستلج کی لڑائی ہوئی دم آخر تک بھائی رام سنگھ اس دیوانگی کی لڑائی کے خلاف صلاح دیتا رہا مگر اوسکی فہمایش

بے سود ہوئی راجہ لعل سنگھ کو اوسنی کہا جزدار تم کیا کرتے ہو انگریزون کا طریق ہمیشہ دوستی اور خیر خواہی کا سا رہا ہی اور اونہون نے کبھی معاملات خالصہ مین دخل نہین دیا ہے راجہ لعل سنگھ نے جواب دیا بھائی صاحب مین کیا کرسکتا ہون فوج نے میرا گلا پکڑ رکھا ہے مگر جہانتک اوس سے ہوسکتا تھا اوس نے بھائی کی صلاح پر عمل کیا اور چونکہ وہ خود بزدل تہا اور جرنیلون کو اپنے سے آگے موقع مخاطرہ کو بہیجا سبہراؤن کی لڑائی کے بعد بھائی رام سنگھ راجہ گلاب سنگھ اور دیوان دینا ناتہہ للیانی کو جو لاہور کی سڑک پر ہی نواب گورنر جنرل کی خدمت مین اس غرض سے بہیجے گئے کہ موافق شرایط عہد حاصل کرنیمین کوشش کرین +

نوین مارچ ۱۸۴۶ء کے عہد نامہ کے بعد بھائی رام سنگھ کونسل مین رہا اور اگرچہ بیماری کے باعث سے دربار مین برابر نہ جاسکتا تھا مگر اوسکی صلاح کے بغیر کوئی تدبیر عظیم اختیار نہ کیجاتی تھی بھائی رام سنگھ عموماً راجہ لعل سنگھ وزیر کا مخالف تھا اور ملتان کی نظامت کے باب مین جو تکرار ہوا اوسمین وہ دیوان مولراج کا جانب دار رہا یہہ بات اوسی کی صلاح سے ہوئی تھی کہ راجہ لعل سنگھ نے سب سردارون سے اوس راضی نامہ پر دستخط کرائے تھے جس مین یہہ ذکر تھا کہ انتظام ریاست حال سے سب راضی ہین اگرچہ یہہ بات مشہور و معروف تھی کہ اوس انتظام سے سب ناراض تھے +

بھائی رام سنگھ نومبر ۱۸۴۶ء مین مرگیا اور اوسکی جگہہ کونسل مین اوسکا برادرزادہ بھائی مدھان سنگھ بھائی کاہن سنگھ کا بیٹا مقرر ہوا بھائی کاہن سنگھ ۱۸۳۶ء مین مرچکا تھا بھائی گوورندرام نے مہاراجہ رنجیت سنگھ کی وفات کے بعد معاملات ریاست مین دخل بہت نہین دیا تھا کئی سال سے وہ دایم المریض رہتا تھا اور ۱۸۴۵ء مین مرگیا + مدھان سنگھ دربار مین خاموش رہا کرتا تھا و ۱۶۵- دسمبر ۱۸۴۶ء کو کونسل اے الیان دربار مین مامور ہوا تھا اور ضبطی ملک پنجاب تک اس منصب پر ممتاز رہا تھا ۱۸۴۸ء مین کوٹ پنڈیداس کے زمیندار ونے جو بھائیونکے خاندان کی جاگیر مین تھا سرکار انگریزی کی فوج کو جو اوس راہ سے گذری تھی رسد دینی مین قصور کیا اسواسطے وہ گانون ضبط کیا گیا تھا مگر بعد ازان آٹھہ سو روپیہ سالانہ کے عوض مین گذار کیا گیا تھا مگر ضبطی ملک پنجاب کے بعد دیگر جاگیرات یہہ گانون ضبط ہوا تھا + ضبطی ملک پنجاب کے وقت اس خاندان کی جاگیر ۴۹۰۰۰ روپیہ کی تھی اس مین سے ۲۲۴۷ کی جاگیر واگذار

رہی جس مین ۹۷۲۹ کی جاگیر تین حصص مساوی مین علی الدوام واگذار ہوئی اور باقی ۱۲۷۱۸ کی جاگیر
مذہان سنگھ کیسر سنگھ اور رنجیت سنگھ اور نند گوپال سنگھ کی حین حیات بحال رہی مہاراجہ رنجیت سنگھ نے
ترنتارن کے مندر کے نام تین ہزار روپیہ کی جاگیر بخشی تھی یہہ جاگیر طریق نیک واگذار رہی ہے اور اوس کا
انتظام اور اہتمام ان تینون خاندانون کے سپرد ہے ہر ایک خاندان ایک ایک معتبر اپنا اہتمام کے واسطے
مامور کرتا ہے بھائی مذہان سنگھ کا مواجب بابت کونسل جو بقدر چھہ ہزار روپیہ کے تھا اوسکی حین حیات واگذار
رہا تھا بھائی مسطور ۱۸۵۶ء مین مرگیا +

بھائی رام سنگھ بہت ترکہ چھوڑ کر مرا اور ایک مقدمہ عدالت مین دایر ہوا جس مین مہیان سنگھ کیسر سنگھ
اور نند گوپال نے سات لاکھ روپیہ یعنے نصف جایداد کا دعوی کیا تھا +

رنجیت سنگھ کو مدرسہ سرکاری لاہور مین تعلیم ہوئی ہے اور اوسکو انگریزی اور فارسی مین اچھی استعداد ہے
یہہ خاندان لاہور مین رہتا ہے +

بھائی کیسر سنگھ ۱۸۷۱ء مین مرگیا +

سردار جھنڈا سنگھ بوٹالیہ

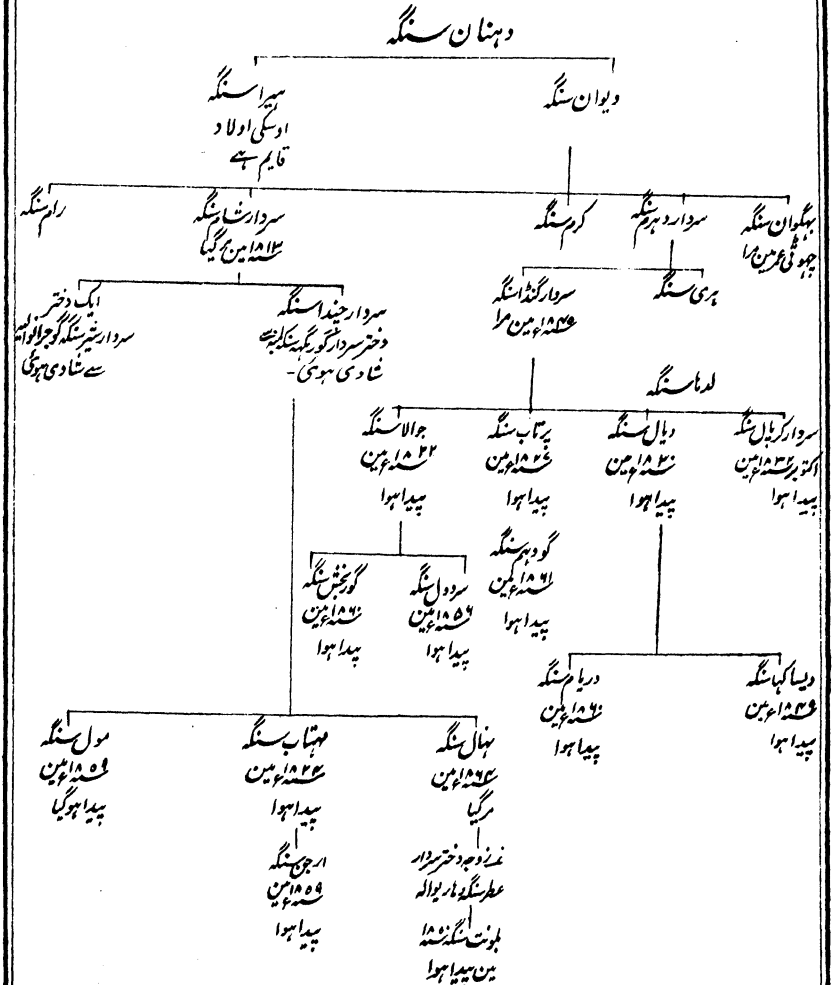

حال خاندان

پُرانے زمانہ عہد سلطنت مسلمانان مین اوس زمانہ سے بہت پیشتر جب جٹ سکھون نے پنجاب پر قبضہ کیا سردار جہنڈا سنگہ کے خاندان کا ایک بزرگ ایک مشہور فقیر غالباً بابا فرید کی ملاقات کے واسطی گیا تھا جو وہان رہتا تھا تاکہ اوسکے دعا سے گہر کا وارث پیدا ہو مدت تک فقیکے خدمت کرتا رہا اور اسکے واسطے کھانا پکاتا رہا اور آخر کار جس دعا کی اوسکو تمنا تھی وہ حاصل ہوئی اِس خدمت مذہبی سے اوسکا لقب بہنڈاری مشہور ہوا چنانچہ یہہ لقب خاندان بوتالیہ کا اب تک چلا آتا ہے +

دہنا سنگہ سردار نودہ سنگہ کے رفیقون مین تھا اور نودہ سنگہ کے مرنے کے بعد سردار چرت سنگہ اوسکے فرزند کی نوکری کرتا رہا دہنا سنگہ ۱۸۶۵ء مین مرگیا اوسکے دو بیٹے تھے دیوان سنگہ اور بیہیا سنگہ یہہ دونو شخص سوکر چکہ کے سردار کے نیک و بد مین شریک رہے اور جب سردار مسطور نے ضلع گوجرانوالہ کے خرد کلان پر تصرف کیا اونکو اضافہ ملا یعنے بوتالہ پہلادپور کلیان اور اور دیہات اوسکو ملے جب سردار بیہیان سنگہ نے رام نگر پر قبضہ کیا اوسنی دیوان سنگہ کے نام مجال محصول نمک سی ایک ہزار روپیہ سالانہ گذارہ مقرر کیا یہہ گذارہ دیوان سنگہ اور اوسکی اولاد کو ۱۸۴۸ء تک ملتا رہا +

دیوان سنگہ کو اوسکے برادرزادہ رتن سنگہ مہر سنگہ کے بیٹے نے مارڈالا تھا اور اوسکے چھوٹے بھائی شام سنگہ جسکو اکثر شامون سنگہ بھی کہتے تہے مہاراجہ نے دربار مین بولایا اور اوسکے باپ کی جاید کا حصہ بحال کیا اِس شخص کو جلد فروغ اور اعتبار حاصل ہوتا گیا اور بڑی جاگیرین اوسکو ملتی رہین حتی کہ

ایک وقت اوسکی پاس پچاس ہزار روپیہ کی جاگیر تہی اوسکو کنجاہ یہ نام کنجاہ واقع ضلع گجرات کہتے تھے کیونکہ کنجاہ اوسکی جاگیر مین تھا اور یہہ لقب اوسکے برادر عموزاد سردار کرپال سنگہ کنجاہیہ کا ابتک ہے*

شام سنگہ بیسہ کی لڑای مین ۱۸۱۳ء مین مارا گیا تھا اُسوقت اوسکی عمر ۲۷ سال کی تھی مہاراجہ نے اُس کے خورد سال فرزند جہنڈا سنگہ کے ساتھ بہت مہربانی کی مگر ۱۸۱۹ء مین جاگیر کنجاہ ضبط کرلے اور اُس کے عوض مین ضلع سیالکوٹ مین سیہاری دی جہنڈا سنگہ نے پہلے جنگے خدمت پونچہہ مین کے جہان دیوان دہنپت رای اور میر باز خان نے کچھہ فساد کیا تھا اور تھوڑے عرصہ کے بعد اونکو ہزارہ جانیکا حکم ہوا ۱۸۲۱ء مین جب سنگیرہ اور ڈیرہ اسمعیل خان فتح کئے گئے اوس مہم مین جہنڈا سنگہ مہاراجہ کے ہمراہ گیا تھا اور بہادری کے جلد وین انعام بیش بہا پایا+

اِس عرصہ کے قریب جہنڈا سنگہ نے اپنی ہمشیرہ کی شادی شیر سنگہ سردار رعنا سنگہ کے فرزند سے کی اور دونو طرفون نے قریب لاکھہ روپیہ کے اِس شادی پر صرف کیا ضلع گوجرانوالہ مین اوس زمانہ کے پیچہی کبھی ایسی تزک سے شادی نہین ہوئی ہے+

رنجیت سنگہ کو اِس حال کی خبر ہوئی اور اوسنے یہہ بہی سنا کہ جہنڈا سنگہ کی والدہ کو یہہ شیخی تھی کہ دو بہڑولیان* روپیہ کے بھرے ہوئی اوس کے پاس ہین مہاراجہ نے حکم سنگہ اور جہنڈا سنگہ کو کہہ بہیجا کہ اگر ایک شادی پر اتنا روپیہ صرف کرسکتے ہو تو سرکار کے فایدہ کے واسطے بہی پچاس ہزار روپیہ دو+

سردار جہنڈا سنگہ کے خدمات خصوصًا سرحد پر چہچہ خطک پشاور یوسف زئی اور ہزارہ مین ہوئی تہین سردار مسطور لایق اور جری آدمی تھا اور مہاراجہ نے اوسکے خوارق کی قدردانی یون کی کہ جو علاقہ ملک کا نہایت ٹیڑہا تھا اوس پر زیر حکم سردار ہری سنگہ نلوہ اوسکو مامور کیا یہان اوس نے بہت سی اور عظیم خدمات کین اور ان خدمات کی تفصیل ایک سند مہری نونہال سنگہ مین درج ہین جسکے رو سے دیہات بوتالہ اور پہلادپور جہنڈا سنگہ اور اوسکے اولاد کے نام علی الدوام واگذار کی گئی تہے ۱۸۳۶ء مین سردار جہنڈا سنگہ ہمرکاب کنور نونہال سنگہ دیرجات کی مہم پر گیا تھا کابل کی مہم کے ایام مین کچھہ عرصہ تک جہنڈا سنگہ قلعہ اٹک مین

* پنجاب مین بہڑولے مٹی کے کوٹہی کو کہتے ہین جس مین اناج رکہا جاتا ہے+

قلعدار تہا اور سرکار انگریزی کی فوج کو رسد رسانی اور بار برداری بہم پہونچانے سے مدد دی تھی +
جسمی مہاراجہ کے وفات کے بعد جو انقلاب ہوتی رہے اونمین سردار جہنڈا سنگہ کی ثروت مین بہت خلل نہین
ہوا جب شیر سنگہ تخت نشین ہوئے تو چونکہ اونکو گنڈا سنگہ مہندر سنگہ کے برادر عمو اوسے محبت تہی جہنڈا سنگہ کو
دربار مین رسوخ حاصل ہوا اگرچہ شیر سنگہ نے فقط چہہ سو روپیہ کی جاگیر زیادہ کی اور یہہ بہی بعد از اضبط کرلی
سردار جواہر سنگہ نے اوسکو باتفاق دیوان جسا کرے لاہور کا عدالتی بنایا اور ستلج کی لڑائی تک اس منصب پہ
جہنڈا سنگہ قایم رہا +

۱۸۴۵ء مین جہنڈا سنگہ سردار چتر سنگہ اٹاری والا اور کپتان ایبٹ صاحب کے ماتحت ہزارہ مین نایب ناظم مقرر
کیا گیا اور اوسی سال نومبر کے مہینے مین اوسکو خطاب بہادری اور القاب او جلد یدار نرمل بدہ ملا مئی ۱۸۴۸ء
مین ملتان کے فساد کے شروع ہونے سے تہوڑے عرصہ بعد یہہ تجویز ہوئی تہی کہ سندہ ساگر دوابہ کے نیچے کیطرف ایک
فوج سکہہ بہیجی جاوے تاکہ اوس شہر کے گرد ایک زنجیرہ تنگ پیدا کی ہوجاوے اور سرکشی زیادہ نہ پہیلنے پاوے
اور سردار جہنڈا سنگہ اس فوج کا افسر امور ہوا اس موقع پہ اوسکا طریق قابل تعریف رہا اور کپتان ایبٹ
صاحب نے اوسکی بہت تعریف لکہی اوسکے تہوڑے عرصہ کے بعد چرنجیت سالہ کا ایک جزو جو سردار جہنڈا سنگہ کے
ماتحت تہا مفسدون مین شامل ہوگیا اور کپتان ایبٹ صاحب کو سردار جہنڈا سنگہ کی وفاداری مین شبہہ
ہونے لگا سردار مسطور اپنی خواہش مزید سے ملتان کو اپنی فوج کے ساتہہ بہیجا گیا تہا مگر جب ملتان سی چند میل
کے فاصلہ تک پہونچا صاحب رزیدنٹ نے اوسکو واپس طلب کرلیا اس سبب سے سردار مسطور بہت ایوس ہوا
اسواسطیکہ اوسکی اپنی خواہش یہہ تہی کہ جہان لڑائی سب سے زیادہ سخت ہو وہان شامل رہے سردار چتر سنگہ
ناظم ہزارہ پر سردار جہنڈا سنگہ کو بہت زور حاصل ہوا اور اگست مہینے مین جب چتر سنگہ نمک حلالی کا
نام بہی بہولنے لگا جہنڈا سنگہ معہ ایک معتمد گلاب سنگہ فرزند ناظم مذکور کے اسواسطے بہیجا گیا کہ اس امر مین کوشش
کرے کہ چتر سنگہ کو جادہ راستی پر لاوے مگر وہ بالکل ناکامیاب ہوا اور اوس وقت اکثرون کا یہہ خیال
تہا کہ وہ اپنی خواہش سے ناکامیاب ہوا تہا اور اوس نے اس رخنہ کے زیادہ کرنے مین اور نہ کہ بند کرنے مین

کوشش کی تھی مگر اوس زمانہ مین نہایت اچھی آدمیون پر شبہ ہوتی تھی اور کوئی نہین جانتا تھا کہ کس پر اعتبار کرنا چاہئے سردار کو لاہور واپس آنیکا حکم ہوا اور وہان نظر بند کیا گیا مگر تھوڑے عرصہ کے بعد چھوڑ دیا گیا اور لڑائی کے پہلے چار پانچ مہینون مین اوسنے اور اوسکے سوارون نے رام نگر اور لاہور کے بیچ مین راہ جاری رکھا اور اسطرح نہایت مقدر کے قابل خدمت کی جھنڈا سنگھ کی نسبت فریب یا ناراضگی کا کبھی کوئی ثبوت نہین ہوا ہے اور اوسکو سردار چتر سنگھ کے ساتھہ کامیابی اسواسطے نہین ہوئی تھی کہ ایک زیادہ قوی فوج اوس سردار کو سرکشی کی طرف متوجہ کئی ہوئے تہا +

ضبطی ملک پنجاب پر کل جاگیرات سردار جھنڈا سنگھ کے جمعی ۱۵ ہزار روپیہ سالانہ اوسکی حین حیات واگذار ہوئے اوسکے سب سے بڑے بیٹے نہال سنگھ کے نام منجملہ جاگیرات بالا ۳۵۵۰ روپیہ کے جاگیر حین حیات واگذار ہوئی تہی مگر نہال سنگھ جنوری ۱۸۶۲ء مین مرگیا اور اوسکے چھوٹی بہائی مہتاب سنگھ کو فقط پانسو روپیہ سالانہ ملیگا علاوہ جاگیر بوٹالہ پہلا دپور جمعی پندرہ سو روپیہ جو علے الدوام واگذار ہین +

سردار جھنڈا سنگھ بوٹالہ ضلع گوجرانوالہ مین رہتا ہے ۱۸۶۲ء مین وہ جاگیردار مجسٹریت مقرر ہوا تھا اور اپنے علاقہ مین بہت زور رکہتا ہے ۱۸۶۳ء مین سردار جھنڈا سنگھ کو بوجہ اسکی اچھی کارگذاری کے اختیارات مجسٹریٹ درجہ اول عطا کئی گئی +

نہال سنگھ ڈیرہ چاریاری ماتحت شہزادہ نونہال سنگھ مین ایک ہزار سوار کا افسر تہا اور اوسکو ۳۵۵۰ کی جاگیر موضع چاہل اور کوٹ شاہ محمد مین ملی تہی یہہ جاگیر جو اوسکے باپ کی جاگیرات مین شامل تہی اوسکے وفات پر ضبط ہوگئی اوسکا ایک بیٹا بلونت سنگھ نوجوان ہے اور اسکو تاحیات اوسکی ۱۲۰۰ روپیہ کی جاگیر عطا ہوئی ہے +

سردار کرپال سنگھ کنجاہیہ

سردار کرپال سنگھ کنجاہیہ سردار جھنڈا سنگھ بوتالیہ کے ہمجدی قریبون مین ہے دیوان سنگھ سردار کرپال سنگھ کے دادا کو معہ کرم سنگھ اور رام سنگھ بیہ سنگھ کے ایک بیٹے نے مار ڈالا تھا اور دیوان سنگھ کے دو بیٹے جو زندہ رہے تھے دھرم سنگھ اور شام سنگھ اونہون نے مہاراجہ کے نوکر ہے اختیار کے +

سنہ ۱۸۱۳ء مین شام سنگھ کے مرجانیکے بعد دھرم سنگھ کو اوسکی جاگیر مین سے کچھ حصہ ملا دھرم سنگھ نے ملتان اور کشمیر اور پشاور اور مہون مین خدمت کی اور جب دھرم سنگھ ضعیف ہوگیا تو مہاراجہ نے اوسکی جاگیر ضبط کرکے دو ہزار روپیہ نقد اوسکی واسطے مقرر کردیا اور اسکے فرزند گنڈا سنگھ کو شاہزادہ شیر سنگھ کی خدمت مین متعین کردیا شہزادہ موصوف نے اپنے ذاتی علاقہ مین سے گنڈا سنگھ کو تین ہزار روپیہ کی جاگیر عنایت فرمائی گنڈا سنگھ پرشاہزادہ شیر سنگھ بہت عنایت کرتے تھے اور گنڈا سنگھ شاہزادہ مدوح کے ساتھ پہلے یوسف زئی کو اور پھر کلو کو گیا تھا یوسف زئی مین گنڈا سنگھ زخمی ہوا تھا جب شاہزادہ شیر سنگھ کشمیر مین ناظم تھے گنڈا سنگھ دو تو پخانے لکی اور فوجی خدمات پر مامور رہا اور کہلک بمبہ کے راجگان کے زیر کرنیکے واسطے بھیجا گیا تھا بعد ازان گنڈا سنگھ نوشہرہ اور جنون مین خدمت دیتا رہا +

جب شیر سنگھ تخت نشین ہوئے تو اونہون نے گنڈا سنگھ کو نواح بٹالہ مین تیس ہزار روپیہ کے اور جاگیر بخشی اور اردلی ڈیرہ کا کمیدان مقرر فرمایا جب مہاراجہ صاحب قتل ہوئے تو گنڈا سنگھ موجود تھا اور مہاراجہ کے بچانے کے قصد مین سخت مجروح ہوا تھا گنڈا سنگھ پھیرو شہر کی لڑائی مین دسمبر ۱۸۴۵ء مین مارا گیا تھا کرپال سنگھ بھی اوس لڑائی مین زخمی ہوا تھا کچھ عرصہ پہلے گنڈا سنگھ نے اپنے بیٹون کرپال سنگھ

اور دیال سنگہ کو مہاراجہ خورد سال دلیپ سنگہ کی خدمت مین حاضر کیا تھا اور بارہ ہزار روپیہ کی جاگیر اونکے واسطے حاصل کے تھی لیکن تہوڑے عرصہ کے بعد راجہ لعل سنگہ نے جاگیر گہٹا کر چھہ ہزار روپیہ کے رکہی +

مفسدہ ملتان کے وقت سردار کرپال سنگہ ہزارہ مین تھا اور خیرخواہ سرکار رہا وہان کپتان ایبٹ صاحب کے حکم کے مطابق سردار موصوف خدمت کرتا رہا دیال سنگہ اوسوقت مہاراجہ کے خدمت مین لاہور مین تھا +

ضبطی ملک پنجاب کے بعد کل ذاتی جاگیر سردار کرپال سنگہ اور اوسکے بھائیون کے بتعداد بارہ ہزار روپیہ واگذار رہے اور آجتک اونکے قبضہ مین ہے +

سردار کرپال سنگہ کنجاہ مین رہتا ہے جو گجرات سے قریب چھہ میل کے فاصلہ پر ہے +

نواب امام الدین خان

شیخ اوجلا

شیخ غلام محی الدین ۱۸۴۴ء مین مرگیا

نواب امام الدین خان ۱۸۵۹ء مین مرگیا

شیخ غلام محبوب سبحانی ۱۸۴۲ء مین پیدا ہوا

سعادتمند خان ۱۸۶۲ء مین پیدا ہوا

شیخ فیروز الدین ۱۸۳۷ء مین پیدا ہوا

نصیر الدین ۱۸۵۳ء مین پیدا ہوا

حال خاندان

شیخ اوجلا قوم کلال سردار بہوپ سنگہ ہوشیارپور والہ کے سرکار مین ایک منشی تہا اوسکا بیٹا غلام محی الدین ابہوز تہوڑی ہی عمر کا تھا کہ دیوان موتی رام محکم چند نامور جنرل کے بیٹے کوا وسپر توجہ ہوئی دیوان موتی رام نے اوسکو اپنے پسر دوم شیو دیال کے پاس متعین کیا شیو دیال کے پاس غلام محی الدین نے جلد فروغ پایا کل کاروبار شیو دیال کے غلام محی الدین کے اہتمام مین تہے اور رام دیال اور کرپا رام دو بہائی شیو دیال کے بھی غلام محی الدین پر عنایت کرتے تہے اور اوس کے ساتہہ سلوک کرتے رہے +

۱۸۲۳ء مین جب محمد عظیم خان کابل والہ سکہون پر حملہ کرنے کے نیت سے پشاور کیطرف آیا اوس وقت رنجیت سنگہ کو یہہ خواہش ہوئی کہ اگر ممکن ہو تو افغان بلا جنگ واپس چلے جاوین کرپا رام نے غلام محی الدین کو مہاراجہ کے حضور مین پیش کیا کہ یہہ شخص اس معاملہ کو بخوبی سرانجام کریگا غلام محی الدین نے محمد عظیم خان کے پیر کو طمع دیکر بہکا لیا اور پیر مسطور نے محمد عظیم خان کو یہہ بات سمجہا کر کہ سکہہ سردار موصوف کے اہل و عیال اور خزانہ کو جو مچھنی مین تہا گرفتار اور تصرف کر لینا چاہتے ہین سردار موصوف کو واپس چلے جانیکی ترغیب

دی یار محمد خان برادر محمد عظیم خان بھی سکھون کے پہنون مین تھا اور نتیجہ یہہ ہوا کہ فوج افغان جلدی سے توڑ دی گئی اور حالت پریشانی مین مچنی اور جلال آباد کو چلے گئے مہاراجہ رنجیت سنگہ نے پشاور پر تصرف کرلیا اور اوس جگہہ زیادہ رہنا خلاف دانائی سمجھکر ملک کو مابین یار محمد خان اور دوست محمد خان تقسیم کردیا اور خود لاہور کو واپس چلے گئے مہاراجہ کی واپسی سے پہلے اونہون نے غلام محی الدین خان کو اپنی طرف سے محمد عظیم خان کے پاس بطور سفارت کے بہیجا غلام محی الدین خان نے سردار موصوف کو پشاور کے تصرف کے اور اوسکے دو بھائیون کو جنہون نے اوسکے ساتھہ دغا کی تھی دیئے جانیکے خبر کی اور اس خبر سے سردار موصوف کو ایسا غم اور غصہ پیدا ہوا کہ وہ بیمار ہوگیا اور ۲۲ روز کے بعد مرگیا ؛

۱۸۲۷ء مین غلام محی الدین خان اپنے مربی کرپارام کے ساتھہ کشمیر کو گیا جہانکا کرپارام ناظم مقرر ہوا تھا شیخ غلام محی الدین کرپارام کیطرف سے بالکل مدارالمہام ہوگیا اور اپنے اختیار کو اوسنے نہایت ظلم اور تظلم سے برتا ۱۸۳۱ء مین جب کرپارام راجہ دہیان سنگہ کے عداوت کے سبب سے کشمیر سے واپس بلایا گیا غلام محی الدین بھی لاہور کو طلب کیا گیا تھا اور وہان اوس پر جرمانہ ہوا اور قید کیا گیا لیکن اوسے سال کچھہ عرصہ کے بعد غلام محی الدین شہزادہ شیر سنگہ کا جو کرپارام کے بعد کشمیر کے ناظم مامور ہوئے تھے نایب اور کارندہ مقرر ہوکر بہیجا گیا شہزادہ کاروبار نظامت سے کچھہ واقف نہ تھے اور شیخ غلام محی الدین کو پہلے سے بہی زیادہ اختیار حاصل ہوا اور نسبت سابق اور بہی زیادہ اوسنے ظلم کرنا اختیار کیا رعایا اوسکے ظلم سے سخت تنگ آکر نہایت آہ وزاری کرنے لگی اور طرہ یہہ ہوا کہ ۱۸۳۲ء مین کشمیر مین کال پڑگیا شیخ غلام محی الدین پہر لاہور مین طلب ہوا اور اوسپر جرمانہ کیا گیا اوسنے تعدد زر جرمانہ کی نسبت عذر کیا اور بیان کیا کہ اتنا جرمانہ دینی کا مجھے مقدور ہرگز نہین مہاراجہ نے مصروپ لعل کو حکم دیا کہ شیخ کی جایداد جو ہوشیارپور مین تھی ضبط کرلے وہان سات لاکھہ روپیہ سے کم پوشیدہ کیا ہوا روپیہ نکلا شیخ نے قسمین کہائین کہ یہہ روپیہ میرے باپ نے سردار ہیوپ سنگہ کی ملازمی مین جمع کیا تھا مگر اوسکی قسمین کون مانتا تھا رنجیت سنگہ خوب جانتے تہے کہ سردار ہیوپ سنگہ نے خود اپنی زندگی بہر مین کبہی ایک لاکھہ روپیہ کی صورت نہین دیکہی تھی اور یہہ روپیہ شیخ نے بہر کہے

کشمیریون کو نچوڑ کر لیا تھا مہاراجہ نے کل روپیہ ضبط کر لیا اور علاوہ اسکے ۷۵ ہزار روپیہ اور شیخ پر جرمانہ کیا +

غلام محی الدین کچھ عرصہ تک بیکار رہا بعد ازان بھائی رام سنگھ نے اس خواہش سے کہ نونہال سنگھ کے پاس میرا ایک ایسا لایق دوست رہے کہ میرے دشمن دیوان حاکرائے کے زور کو توڑتا رہے شہزادہ موصوف کے خدمتین مقرر کرایا شہزادہ کی خدمت مین رہکر غلام محی الدین کو بہت جلدی رسوخ حاصل ہوگیا اور شہزادہ اوس پر نہایت الطاف فرماتا رہا غلام محی الدین پشاور کو شہزادہ کے ہمرکاب گیا اور معاملات مال کا وزیر ہوگیا ۱۸۳۹ء مین غلام محی الدین دوآبہ جالندہر کا ناظم مقرر ہوا اور سال آیندہ کے موسم گرما مین جنرل ونتورا صاحب کے ہمراہ راجپوتان منڈی کے مطیع کرنیکے واسطے بھیجا گیا فوج کی کارگذاری بہت ہوی اور ستمبر ۱۸۴۰ء مین سردار جیت سنگھ سندھانوالیہ اور فوج لیکر امداد کیواسطے بھیجا گیا +

جب نونہال سنگھ ۵ - نومبر کو مارا گیا شیخ کوہستان مین تھا مگر وہ جلدی سے لاہور کو واپس چلا آیا اور شہزادہ مرحوم کی مان مائی چند کور کیجانب ہوگیا جب شیر سنگھ تخت نشین ہوے تو غلام محی الدین نے یہہ عذر کیا کہ آپکا مقابلہ مین نے اس وجہ سے کیا کہ حق نمک آقا رمتوفی کا اسبات کا مقتضی تھا اور مہاراجہ کو اپنی صدقت کا ایسا یقین کرایا کہ جب جنرل میہان سنگھ ناظم کشمیر کے اپنی ہی فوج کے ہاتھہ سے ۱۷ - اپریل ۱۸۴۱ء کو قتل کئے جانیکے خبر پہونچی تو غلام محی الدین جنرل سطور کی جگہہ ناظم کشمیر مقرر ہوکر بھیجا گیا شیخ فوراً کشمیر کی طرف روانہ ہوگیا اور اوسکا بیٹا امام الدین منڈی سے دوآبہ جالندہر کی نظامت کیواسطے بلایا گیا +

غلام محی الدین کے ہمراہ راجہ گلاب سنگھ کشمیر کے انتظام کیواسطے بھیجا گیا تہا جہان فساد ہوگیا تھا راجہ موصوف کے ساتھہ اوسکے اپنے پہاڑے آدمیون کی فوج تھی اور غلام محی الدین کے ساتھہ جالندہر کا الوس تہا اور اکثر مسلمان تہے فوج ہزارہ اور افغانان کہبلی اور دمتور جو سرکش ہوگئے تہے تہوڑی سی لڑای کے بعد زیر کئے گئے اور آخر کار باغیان کشمیر کو شکست دی گئی اور ہر طرف کئے گئے شیخ امامدین کو گلاب سنگھ کی طرف سے زیادہ اور ریاست لاہور کیطرف سے کم ناظم تھا نئی پلٹنین بہرتے کین جسمین کچھہ تو اوسنے پہاڑی راجپوت بہرتی

گئے جو راجہ گلاب سنگھ کے رعایا تھے اور کچھ مسلمان ملازم گئے چونکہ خود تیغ مسلمان تھا سکھوں کی حکومت کشمیر مین اوس زمانہ سے آیندہ بہت کچھ راجہ گلاب سنگھ کی نمک حلالی پر موقوف رہے ٭

علاقہ کوہستان مین سب سے نکلتا آدمی سلطان زبردست خان راجہ مظفرآباد تھا اوسکا دارالریاست جس مین تھوڑی سی جمعیت سکھون کے تعینات تھے ہزارہ اور کشمیر کے راہ پر تھا یہہ شخص سرکار لاہور کا خیرخواہ تھا مہاراجہ شیر سنگھ اوسپر مہربان تھے اور اوسنے کشمیر کے بغاوت فرو کرنے مین اچھی خدمت کی تھی ٭

مہاراجہ شیر سنگھ کی وفات کے دو مہینے کے بعد اس رئیس کو درحالیکہ وہ مسجد مین نماز پڑھ رہا تھا غلام محی الدین نے دغابازی سے گرفتار کرکے قید کردیا اور اوسکے جاگیر ضبط کرلی ٭

اسی عرصہ مین گلاب سنگھ اور اونکے بھتیجے ہیرا سنگھ مین باہم تنازع ہوا اور گلاب سنگھ نے بسبیل سی پہہ کوشش کی کہ کشمیر اور کوہستان کے لوگ میرے ساتھہ متفق ہوجاوین اس تدبیر مین گلاب سنگھ کچھہ کچھہ کامیاب ہوا اور بہرحال اوسنے رئیسان کوہستان اور مسلمانون کو اونکی اپنی قوت اور سکھون کی کمزوری ایسے صریح طور پر دکھائی کہ اونہون نے ارادہ کیا کہ ہم اپنے ازادے کیواسطے مقابلہ کرین چنانچہ اگست ۱۸۴۴ء مین حبیب اللہ خان کھہلی والہ نے کہوڑی کے سکھون کی جمعیت پر حملہ کیا مگر غلام محی الدین نے فوج کی مدد کے واسطے پانسو آدمی بھیجے اس جمعیت نے سرکشون کو شکست دی اور اونکے سردار کو قتل کیا تھوڑے عرصہ کے بعد راجہ سلطان خان کہوڑی والہ نے باتفاق ایک پسر حبیب اللہ خان کے اور دیگر رئیسان کوہستان کے کہوڑی پر حملہ کرکے اوسپر تصرف کرلیا اور اکتوبر مین مظفرآباد کے طرف روانہ ہوکر قلعون پر حملہ کیا غلام محی الدین نے تقریبًا کل فوج سکھہ جو اوسکے پاس تھی مظفرآباد کے بچانے کیواسطے بھیجی مگر اس فوج کو سرکشون نے حملہ کرکے شکست دی سرکشون نے شہر کو جلادیا اور جن سکھہ قیدیون نے مسلمان ہونے سے انکار کیا اونکو قتل کیا اب راجہ زبردست خان کا بیٹا اور راجگان دوبٹہ اور اوڑی سرکشون سے جاملی اور اونکو ایسی طاقت حاصل ہوگئی کہ اونہون نے نومبر مین بارہ مولہ پر تصرف کرلیا اور پرگنہ شیوپور پر جو دارالریاست کشمیر کے متصل ہے قبضہ کرلیا ٭

غلام محی الدین نے اب نوبت اول ہے دربار لاہور کو سرکشی کی اطلاع کی جنرل گلاب سنگھ پہوونڈیہ کو جو پشاور کیطرف

جاتا تھا حکم ہوا کہ اپنی فوج لیکر کشمیر کو روانہ ہوجاوے پونچھ اور جموں کے راہ سے بہی کمک بہیجی گئی مگر جو فوج راجہ گلاب سنگہ نے بہیجی تھی وہ برف کے بہانے سے تہوڑی دور چلکر ٹہہر گئی لیکن حقیقت مین وجہ یہہ تھی کہ راجہ گلاب سنگہ دل سے مدد نہین دینی چاہتا تہا تاوقتیکہ اوسکو خود کچھہ فایدہ نہ حاصل ہوجاوے مطلب اوسکا یہہ تھا کہ کانہائے نک کا ٹہیکہ اوسکے پاس رہے ہزارہ پہر اونکو لجاوے اور بعض سردار مثل چترسنگہ اٹاریوالہ کے جنہون نے تنازع گذشتہ مین اوسکی جانب داری کی تھی پہر مورد الطاف ہوجاوین ٭

جو فوج پونچھہ کے راہ سے روانہ ہوئی تہی اوسکا افسر امام الدین غلام محی الدین کا بیٹا تہا یہہ جوان آدمی اگرچہ دیرہ جات مین اوس نے تحت حکم شہزادہ نونہال سنگہ کی خدمت کی تہی پہلے کبہی کسی لڑائی مین موجود نہوا تہا اور جنگی سیرت نہین رکہتا تہا کشمیر کے مہم مین یہہ شخص نہایت اکراہ سے شامل ہوا اور فقط اس اقرار پر جانیکو راضی ہوا کہ کوئی فوج سکہہ میرے ساتہہ نہ بہیجی جاوے کیونکہ سکہون کی فوج اس سبب سے کہ اوسکو بہای گورمکہہ سنگہ اور مصر بیلی رام کا قاتل سمجہتے تہے اوس سے نہایت تنفر کرتے تہے ٭

سندہانوالیون کی تباہی کے بعد راجہ ہیرا سنگہ نے بہائی گورمکہہ سنگہ مصر بیلی رام اور اوسکے بہائی رام کشن کو گرفتار کرلیا اور امام الدین خان کے حوالہ کردیا امام الدین خان نے اونکو اپنے مکان کے پاس اصطبل مین قید رکہا اور اس جگہ چند روز کے بعد یہہ تینون شخص مارے گئے ٭

بہائی گورمکہہ سنگہ راجہ دہیان سنگہ کا جانی دشمن تہا اور کچھہ عجب نہین کہ ہیرا سنگہ اوسکا قتل کرنا چاہتا لیکن مصر بیلی رام اور اوسکا بہای اگرچہ راجہ دہیان سنگہ کے مصلحت کے مخالف تہے لیکن بے آزار آدمی تہے اور لوگ اونسے بہت محبت کرتے تہے اونکی موت سراسر خلاف ظلم اور غیر ضروری تہی مصر روپ لعل جو ۱۸۳۲ء مین غلام محی الدین کے جائیداد کے ضبط کرنیکے واسطے مور ہوا تہا مصر بیلی رام کا بہائی تہا مصر بیلی رام کے قتل سے قیاس کیا گیا کہ زیادہ تر شیخ کا بدلا اوترا راجہ ہیرا سنگہ کا اتنا نہین

اس اثنار مین کشمیر پر سرکشون نے ایک سرے سے دوسرے تک تاخت کی اور غلام محی الدین قلعہ ہری پربت مین بند ہوگیا تہا

مسلمان فوج باغی ہوگئی تھی راجگان کوہستان سب ہتیار اوٹھا کر سامنے ہوگئے تہے اور سکھون کو معلوم ہوا کہ جو فتح نہایت مشکل سے ہوئی تھی دوبارہ کرنی پڑیگی +

پکھلی اور دہمتور کے یوسف زیون اور کہکہ بمبہ قومون مین سرکشی مذہبی تہی اور ایک آدمی پیدا ہوگیا جس نے اپنے آپ کو سید* کا خلیفہ مشہور کیا اور کل مخلوق سخت مزاج نے اوسکے ساتہہ ہزارہ اور کشمیر کے حملہ پر اتفاق کیا +

آخر کار جنرل گلاب سنگہ پہوونڈیہ کے اور دیوان مولراج† کی فوج مظفر آباد کو بڑہکر گئی اور وہان کی فوج کو بچا یا بعد اوسکے یہہ فوج وادی کشمیر کو بڑہی اور بعد کچھہ سخت مقابلہ کے سرکشون کو شکست ہوئی راجہ زبردست خان مظفر آباد مین پہر اپنی ریاست پر بحال کیا گیا اور گردونواح کے راجہ اوسکے زیر حکم کئے گئے فروری ۱۸۴۵ء مین غلام محی الدین نے سرکار انگریزی سے دار و مدار کرنیکا عزم کیا اور اپنی طرف سے اور راجہ رحیم اللہ خان اجویرہ کی طرف سے اطاعت سرکار انگریزی کے اختیار کرنیکا اظہار کیا مگر سرکار انگریزی نے اوسکی درخواست کو منظور نہین کیا تہورے عرصہ کے بعد غلام محی الدین مرگیا کہتے ہین کہ زہر سے مرا اوسکا بیٹا امام الدین اوسکے جگہہ ناظم کشمیر مامور ہوا +

یہہ دونو شیخ یعنے باپ اور بیٹا نہ کچھہ خاندانی آدمی تہے نہ اونکو کچھہ اقتدار حاصل تہا اور سرکار لاہور کے فقط اس سبب سے کام کے تہے کہ مالیہ کے وصول کرنے مین نہایت سخت تہے +

اون شیخون کا نام دوآبہ جالندہر یا کشمیر مین محبت سے کوئی یاد نہین کرتا ہے سکھون کو اونسے نہایت نفرت تہی اور یہہ امر اونکی نمک حلالی کا اطمینان تصور کیا جاتا تہا مگر دونو باپ اور بیٹون کو قدرتی ملکہ فریب اور دغابازی کا تہا یہانتک کہ دانشمندی کے خیالات بہی اونکو فریب سے باز نہ رکہہ سکتے تہے +

جب کشمیر مہاراجہ گلاب سنگہ کو بموجب عہدنامہ ۱۶- مارچ ۱۸۴۶ء کے دیا گیا اوس وقت امام الدین وہان کا ناظم تہا اسلئے کا ممالک ریاست لاہور سے علیحدہ ہوکر گلاب سنگہ کو دیا جانا لاہور مین کسیکو بہی پسند نہ تہا اور راجہ لعل سنگہ کو خصوصًا

---

* یعنے سید محمد جسکو شیر سنگہ اور جنرل ونتورا نے ۱۸۳۱ء مین شکست دی تہی اور قتل کیا تہا اوسکے معتقدون نے جو تمام ہندوستان مین کثرت سے پہیلے ہوئے ہین بیان کیا کہ سید کے بچنے کے واسطے دریا سے گیا اور جو اوسکا تعاقب کرتے تہے اونکو نکل گیا اور سید بہی ظاہر ہوکر فتح کریگا سید نہ کوئے نوبت اخیر پکہلی اور دہمتور مین مقابلہ کیا تہا +

† دیوان مولراج ناظم ہزارہ تہا اور دیوان مولراج ناظم ملتان سے یہہ شخص علیحدہ تہا +

ناگوار تہا اسواسطے کہ راجہ گلاب سنگہ ہمیشہ سے اوسکا رقیب اور دشمن تھا چنانچہ راجہ لعل سنگہ نے امام الدین کو لکہہ بہیجا کہ مہاراجہ گلاب سنگہ کا مقابلہ کرے اور فوج کو حکم دیا کہ شیخ کا حکم بلا عذر مانی امام الدین خان راجہ لعل سنگہ کے حکم ماننے پر راضی بیٹہا ہوا تہا امام الدین بہت متمول آدمی تہا اور وہ سمجہتا تہا کہ مہاراجہ گلاب سنگہ کے کامیابی سے فقط یہی نہین ہوگا کہ میرے لوٹ ہوجاویگی بلکہ میرے صریح دشمن میرے حساب کی سخت جانچ کرینگے لوگون مین یہہ بات اسوقت مشہور تہی کہ اس خاندان کے پاس نکترا لاکہہ بلکہ دو کروڑ روپیہ تہا اور اگرچہ بلاشبہہ یہہ مبالغہ تہا لیکن یہہ بات تحقیق ہے کہ دونو باپ اور بیٹے نے ایام نظامت کشمیر اور دوآبہ جالندہر مین دولت کثیر پیدا کی تہی ٭

ممکن ہے کہ امام الدین خان نے سرکار انگریزی کی منشار کی غلط فہمی سے ایسا خیال کرلیا ہو کہ بہت سا روپیہ نقد دیکر مجہے کشمیر مین بطور نایب سلطنت رہنی کی اجازت ہوجاوے اور اس غرض سے وہ راجہ لعل سنگہ کے حکم ماننے پر اور اپنی طاقت اور سامان ظاہر کرنیکے واسطے عرصہ تک مقابلہ کرنے پر مستعد ہوگیا ہو لیکن چاہی اوسکی نیت کچہہ ہی ہو دربار لاہور نے جو اوسکو سخت حکم کشمیر کے خالی کرنیکے واسطے بہیجے اوس نے اونکو نہ مانا رشوت دیکر اوسنے مہاراجہ گلاب سنگہ کے بہت سی فوج کو اپنی جانب مین کرلیا اور فقیر اللہ خان فرزند راجہ حیم اللہ خان جو ریوالہ کی مدد سے اور دیگر رئیسان کوہستان کی امداد سے اوس نے ملک کشمیر کے بڑے ٹکڑے پر قبضہ رکہا تا وقتیکہ لاہور سے فوج کثیر اوسکے مقابلہ پر بہیجی گئی ٭

مگر جب پہر فوج سرحد علاقہ کشمیر پر پہونچ گئی تو شیخ نے سمجہا کہ اب زیادہ مقابلہ کرنا بے سود ہوگا اور کرنیل لارنس صاحب کے لشکر مین بمقام تہانہ اکر اوسنے اطاعت اختیار کی اوسوقت اوس نے دو خط اور ایک حکم بنام اپنی فوج کے پیش کئے اور بیان کیا کہ اسمین راجہ لعل سنگہ کا جیسا حکم تہا اوسکے بموجب مین نے عمل کیا اگرچہ یہہ بات مشہور تہی کہ راجہ لعل سنگہ اور گلاب سنگہ مین باہم سخت عداوت تہی لیکن خیال کیا گیا کہ یہہ بات وہم و خیال مین نہین آسکتے کہ راجہ لعل سنگہ ایسی بیوقوفی کرتا کہ ایسے بغاوت انیز کاغذ پر اپنے دستخط کرتا لیکن جب فوج لاہور کو واپس آئے تو راجہ لعل سنگہ کا مقدمہ تجویز ہوا دونو خطوط اور حکم اسی فوج کا صحیح ہونا بخوبی ثابت ہوا اور لعل سنگہ پر بغاوت پیدہ و دانستہ جب ثابت ہوئی تو وہ منصب وزارت سے معزول ہوکر اگرہ کو بہیجا گیا شیخ امام الدین اگرچہ اس بغاوت مین اپنی

مرضی سے شریک ہوا تہا معاف کیا گیا اور اوسکے لاہور کی جایداد معہ اوسکے دیگر جایداد کے جو شہر مین تہی اوضبط کی گئی تہی واگذار کی گئی +

اِس حسن فیاضانہ سلوک سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ امام الدین کے دل پر اچہا اثر ہوا اور ۱۸۴۸ء مین جب تقریباً سب نکحرام ہوگئے تہے شیخ مسطور خیر خواہ سرکار رہا اگرچہ سرکشون کے سرغنون نے بہت کوشش کی کہ اوسکو اپنی ساتہہ ملالین چون ۱۸۴۸ء مین دو ہزار نے سپاہ کے ساتہہ وہ ملتان کو گیا تا کہ لفٹنٹ لعبدازان سر ہربرت اڈورڈس صاحب کے ساتہہ ملکر خدمت کرے شیخ اور اوسکے سپاہ نے اچہی خدمت کی اور سرکشون کے ساتہہ کئی لڑائیون مین کارہائے نمایان کئے +

جب امن ہوگیا اوسکے خدمت کے جلد و مین اوسکو خطاب نواب ملا اور ۱۱۶۰ روپیہ سال کی پنشن اوسکے نام مقرر ہوئی اور اوسکی جاگیر ۸۴۰۰ روپیہ کی بحال رہی +

۱۸۵۷ء مین اوس نے گورنمنٹ کے حکم سے دو رسالہ سوارون کے دہلی کے خدمت کیواسطے بہرتی کئے +

امام الدین مارچ ۱۸۵۹ء مین چالیس برس کی عمر مین مرگیا اوسکا ایک بیٹا شیخ غلام محبوب سبحانی اب تیس برس کی عمر کا ہے +

۱۸۶۲ء مین گورنمنٹ پنجاب کی سفارش سے گورنمنٹ اعلے نے منجملہ جاگیر غلام محبوب سبحانی کے ۵۶۰۰ روپیہ کی جاگیر علی الدوام واگذار فرمائی باقی ۲۸۰۰ حین حیات واگذار رہیگی +

غلام محبوب سبحانی کا ایک بیٹا نو برس کی عمر کا ہے +

بھائی پردومن سنگہ

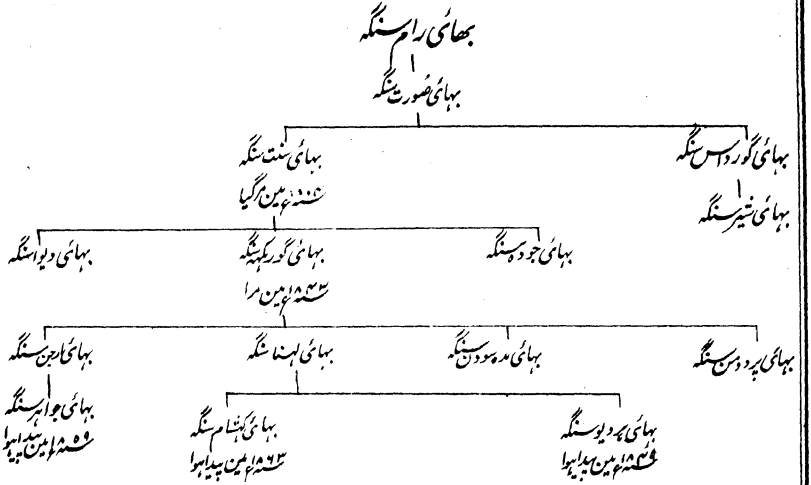

حال خاندان

بھائی پردومن سنگہ کے بزرگ چنیوٹ ضلع جھنگ مین بستے تھے اور مختلف اوقات مین کتنی ہی اون مین سے مسلمان رئیسان ملتان کے ملازم رہے مگر ابتدا مین یہہ خاندان کسی عظمت کا نہ تھا رام سنگہ سکہہ تھا اور گورگو بند سنگہ کا چیلہ تھا مذہب سکھان کے تلقین شخیص بہت سرگرمی سے اپنے علاقہ مین کرتا تھا حتی کہ حکام ملتان کو فکر ہوئی اور اوسکے گرفتاری کا حکم ہوا مگر اوسکو موقع پر یہہ خبر ہوگئی اور امرتسر کو بھاگ گیا ناظم ملتان نے صورت سنگہ اکلوتے بیٹے رام سنگہ کو نوکر رکھہ لیا اور رام سنگہ یہہ سمجھکر کہ اب کچھہ اندیشہ نہین ہے اپنے وطن کو واپس گیا مگر وہان پہونچکر تھوڑے عرصہ کے بعد مرگیا صورت سنگہ نے تب ملتان کو چھوڑکر شمل اپنے باپ کے ملک مین جا بجا پھر کر مذہب سکھان کے تلقین کرنی اختیار کی اور اوسکی اس طریق سے شمل اوسکے باپ کی اوسکی طرف سے حکام کو شک ہوا مگر وہ کسی تدبیر سے

بہت سا اپنا مال لیکر امرتسر کو بہاگ گیا اور وہان مورد عنایات رئیسان جوزور حاصل کرتے جاتے تھے ہوگیا اور دربار صاحب معبد سکھان کا سرپرست مقرر ہوا دوآبہ جالندہر مین اوسکو تھوڑی سی جاگیر ملی وہان اوس نے ایک قلعہ بنایا اور بعد اوسکے امرتسر کو واپس گیا وہان جاکر وہ مرگیا +

۱۸۰۶ء مین مہاراجہ رنجیت سنگہ نے دوآبہ جالندہر کے میدان کا ملک فتح کیا مگر اونہون نے سنت سنگہ کی جاگیر واگذار رکہی اور اوسکو بجائے اوسکے باپکے دربار صاحب کی مرمت اور آراستگی کے کام کا اہتمام دیا بہائی سنت سنگہ اچہا سپاہی تہا اور کئی مرتبہ اوسنے تعریف کے قابل خدمت کی

۱۸۱۸ء کی مہم مین مہاراجہ رنجیت سنگہ مندکہ کے راستہ پر ایک چہوٹے سے قلعہ کے محاصرہ مین مصروف تہے دفعتًا آسمان پر تاریکی ہوگئی اور طوفان سخت آیا رنجیت سنگہ ایک سخت جہونکی مین آگئے اور خندق مین جہان سے مورچون کیواسطے مٹی کہودی گئی تہی گر پڑے سنت سنگہ نے مہاراجہ کو گرتے ہوئی دیکہا اپنے فایدہ کے امید پر خندق مین کود پڑا اور مہاراجہ کو اپنی بغل مین اوٹہا کر اونکے خیمہ کو لیگیا اس خدمت کی جلد ومین اوسکو ۶۸۰۰ روپیہ کی جاگیر اضلاع امرتسر اور سیالکوٹ مین عنایت ہوئی خواہ یہہ روایت سچ ہو یا دروغ ہو یہہ بات تحقیق ہے کہ سنت سنگہ کی جاگیر کثیر تہی اور مہاراجہ اوسپر بہت مہربانی فرماتی تہی +

اس عرصہ مین بہائی گوردا س سنگہ جو دربار صاحب مین گرنتہ خوان تہا مرگیا اور سنت سنگہ نی اوسکی موت کے غم کے سبب سے معاملات دنیا کو ترک کردیا اور گرنتہ کے پڑہنے اور سمجہانے مین مصروفیت اختیار کی اپنے باپ کے عوض دربار مین گورمکہہ سنگہ حاضر ہوا اور مثل سنت سنگہ کی مورد الطاف شاہی ہوا بہائی سنت سنگہ بلقب گیانی مشہور رہتا اور اپنے موت کے زمانہ تک بہت عزت اوسکی ہوتی رہی اوسنے رامائن کے ایک شرح لکہی تہی اور رسم پاہل پر ایک کتاب لکہی +

جب پردومن سنگہ تیرہ برس کے عمر کو پہونچا تو مہاراجہ نے اوسکو نوکر رکہہ لیا اور کالیوال کی جاگیر جمعی گیارہ سو روپیہ اوسکو بخشے بہائی گورمکہہ سنگہ کو مہاراجہ رنجیت سنگہ کی حیات مین کچہہ بہت رشد حاصل نہین تہا کیونکہ اوس کا دشمن بہائی رام سنگہ مہاراجہ کے حضور مین بہت رسوخ رکہتا تہا نونہال سنگہ کے وقت مین گورمکہہ سنگہ کا اور بہی

کم رسوخ تہا اور جب شاہزادہ موصوف مارا گیا تو گورکہہ سنگہ بہت سرگرمی سے شیر سنگہ کا جانب دار ہو گیا بڑی وجہ یہہ تہی کہ بہائی رام سنگہ فریق مقابل یعنے فریق مائی چند کور کی جانب مین تہا +

جب شیر سنگہ مہاراجہ ہوئے تو اونکو گورکہہ سنگہ کے خدمتین فراموش نہین ہوئین مہاراجہ موصوف گورکہہ سنگہ کا بہت لحاظ کرتے تہے اور اونہون نے اوسکو بہت جاگیر عنایت کی مگر حقیقت مین جو اختیار تہا وہ راجہ دہیان سنگہ وزیر اپنے ہاتہہ مین رکہتا تہا مہاراجہ اگرچہ دہیان سنگہ سے نفرت رکہتے تہے اور جانتے تہے کہ کل ملک اوس سے ناراض ہے اوس سے اپنے تئین خلاصی نہ کر سکتے تہے مگر اونہون نے گورکہہ سنگہ کو اوسکے مقابلہ پر قایم کیا اور بہائی بسبب بزرگی مذہب کے اور مہاراجہ کے ساتہہ محبت دراز کے مہاراجہ کے حضور سے خارج ہو سکتا تہا مگر امور معاملات مین وزیر اور بہائی مین مقابلہ نہایت نابرابر تہا گورکہہ سنگہ کی حمایت پر کوئی زور آور فریق نہین تہا یہہ شخص کسی وضع یا لیاقت کا آدمی نہ تہا حالانکہ راجہ دہیان سنگہ اپنے زمانہ مین نہایت لایق آدمی تہا نازک اندیش ظاہر آرا احتیاط کوش تہا اگرچہ اپنے دشمنون پر وار کرنے اور اونکے تباہ کرنے مین نہایت دلیر تہا پہانتک کہ پس وپیش کچہہ نہ دیکہتا تہا +

مہاراجہ شیر سنگہ کی سلطنت کے ایام مین بہای گورکہہ سنگہ برابر راجہ دہیان سنگہ کے فکر مین رہا اور سندہانوالیہ نے جو راجہ مسطور کی جان لینے کے واسطے اقرار پردازی کے اوسمین شامل ہوا جب راجہ ہیرا سنگہ وزیر مقتول کا بیٹا اختیار کو پہونچا اوسنے بہائی رام سنگہ اور مصر لعل سنگہ کی فہمائش سے گورکہہ سنگہ کو معہ اوسکے دوست مصر بلی رام توشہ خانہ کے قید کیا اور اونکو شیخ امام الدین خان کے سپرد کر دیا امام الدین خان نے اونکو قتل کر دیا بہائی رام سنگہ اپنے رقیب گورکہہ سنگہ سے بہت زیادہ لایق آدمی تہا لیکن طینت مین اوس سے ایہانہ تہا دونو سیاہ باطن اور مفتری تہے اور دونونے بلند نظری اور افترا پردازی کے کوشش کے واسطے دین کو پردہ بنا رکہا تہا +

گورکہہ سنگہ کے مرنیکے بعد کل جایداد اوسکے خاندان کی ضبط کی گئی اور اونکے مکانات اور اموال منقولہ پر سرکار نے قبضہ کر لیا بہائی پردومن سنگہ اور اوسکے بہائی امرتسر مین پابجولان قید کئے گئے اور نہایت سخت سلوک اونکے ساتہہ کیا گیا بزرگان دین شہر نے اونکی رہای کیواسطے بہت کوشش کی اور آخر کار پردومن سنگہ تدبیر سے نکل گیا اور اپنے

سب سے چھوٹے بہائی ارجن سنگھ کو لیکر لدہیانہ کو بہاگ گیا اور وہان سرکار انگریزی کی حمایت مین رہا تا وقتیکہ ہیرا سنگھ کے قتل ہونیسے اوسکو گنجائیش لاہور کو واپس آنیکی ملی چار ون بہائیون نے بمجملہ اپنی جاگیرات کے بسیقدر بتعداد جمع ۵۴۸۸ روپیہ کی ضلع امرتسر مین واگذار کرالی بہائی پردومن سنگھ اپنے باپ کا کریا کرم کرنے کے لیواسطے ہردوار کو چلا گیا اور اوسکے ساتھہ وعدہ ہوا کہ واپس آنے پر باقی جاگیر بہی واگذار کردی جاویگی جب وہ واپس آیا تو اوسکے مکانات جو امرتسر مین تھے اوسکو واپس دیئے گئے اور غالب ہے کہ باقی جائیداد بہی اوسکو ملجاتی اگر درحالیکہ اوسکا مقدمہ ہنوز زیر تجویز تہا سرکار انگریزی سے لڑائی نہ شروع ہوجاتی جس لڑائی کا انجام یہ ہوا کہ ۱۸۴۹ء مین ملک پنجاب سرکار انگریزی کے علاقہ مین شامل کیا گیا سرکار انگریزی نے جاگیر ۵۴۸۸ روپیہ کی واقع موضع چہل وکلیر گہومہ حین حیات جمیع برادران کے باخذ چہارم جمع نذرانہ واگذار کی اس سے زیادہ کا انگریز اونکے واسطے کچھہ نہ کرسکتے تھے بہائی گورکہہ سنگھ نے جایداد کثیر اپنے بزرگی دین اور افتراپردازی سے حاصل کی تہی اوس نے بڑے داؤ کیواسطے نرد کہیلے تھے یعنے دولت اور اختیار کیواسطے اوکہیل مین ہارگیا اور ہرچند غالب ہے کہ سرکار سکہہ اور خصوصًا فوج سکہہ بہائی کے قتل کے غم کے سبب سے حالانکہ قتل مذکور اونکے اپنے ہی بدخواہون سے ہوا اوسکے خاندان کو پہر منصب مقتدر پر معزز کردیتے لیکن سرکار انگریزی سے یہہ توقع نہوسکتی تہی کہ اون کو اس خاندان کا غم یا اوسکے ساتھہ ہمدردی ہوتی +

بہائی پردومن سنگھ ۱۸۵۲ء مین سردار لہنا سنگھ کے ہمراہ بنارس کو گیا اب اوسکو دربار صاحب واقع امرتسر کے مرمت کا اہتمام سپرد ہے اور پرداخت دربار صاحب کیواسطے جو جاگیر چار ہزار روپیہ سالیانہ کی علے الدوام واگذار ہے وہ اوسکے سپرد ہے +

ارجن سنگھ چند سال ہوئے ایک بیٹا جوا ہر سنگھ چہوڑکر مرگیا مہ سہو دن سنگھ ۱۸۵۷ء مین حسب جمعدار دس سوارون کے جو اوسکی بہائی نے بہرتی کئے تہے سرکار انگریزی کا نوکر ہوا اوسی سال مین جب مفسد جنالہ مین پکڑے گئے اوس موقع پر مہ سہو دن سنگھ موجود تہا اور سردار مقرر ہوکر تہانیسر کو گیا تہا مگر وہان مرگیا اوسکے وابستگان کو چہہ سو روپیہ کی پنشن عطا ہوئی اور اوسکا حصہ جاگیر مین سے ضبط کیا گیا +

لہنا سنگھ جو پردومن سنگھ کا بہائی زندہ ہے جالندہر مین نایب تحصیلدار ہے +

سردار منگل سنگھ رام گڈھیہ

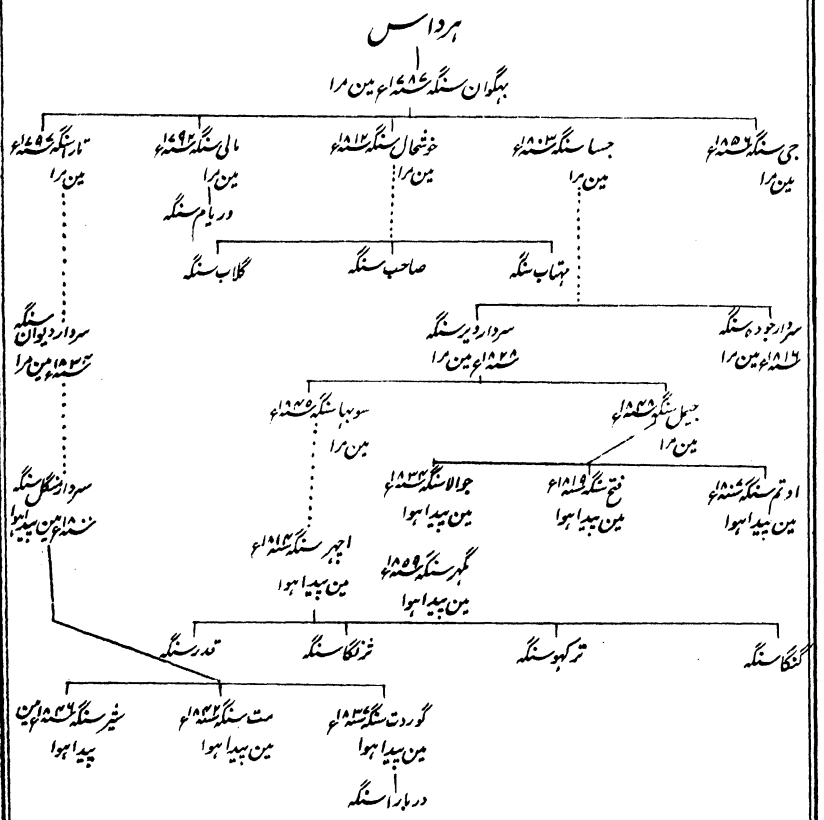

حال خاندان

مثل رامگڈھیہ جس سے سردار منگل سنگھ کے خاندان کا نام شہور ہے منجملہ مثلہائے سکھان ایک زور آور مثل تھے اور اٹھارہوین صدی کے اواخر مین آٹھ ہزار لڑنے والے آدمی میدان جنگ مین لانے کا مقدور رکھتے تھے سردار

مثل سطورین سے جسا سنگہ نہایت مشہور تھا اگرچہ یہہ نہین کہہ سکتے کہ اوس مثل کا بانی وہ تھا کیونکہ کتنی ہی پیڑھیون برسون تک مثل مذکور خوشحال سنگہ اور نند سنگہ کے ماتحت بطور مثل دار قایم رہے تھے مگر اوسکو زور اور شہرت فقط ۱۸۵۵ء مین ہی حاصل ہوئی جب جسا سنگہ اوسکا سردار تھا +

ہردا س جسا سنگہ کا دادا ہند و بخارا تھا اور سیوا سنگہ ضلع لاہور مین رہتا تھا یہہ شخص اسی پر قانع تھا کہ اپنا غریب پیشہ اس گانو مین کرتا تھا مگر اوسکے بیٹے بھگوان نے جسکی طبیعت مین زیادہ جرات تھے پاہل لی اور پاہل لیکر جب اوسکے نام پر لفظ سنگہ زیادہ ہوگیا تو وہ ملک مین پھرتا رہا اور اپنے نئے مذہب مین لوگ شامل کرتا رہا آخر کار وہ اچھوگل مین جا بسا جہان پانچ بیٹے اوسکو پیدا ہوئے یعنے جی سنگہ۔ جسا سنگہ۔ خوشحال سنگہ مالی سنگہ۔ اور تارا سنگہ انمین سے چار پچھلے مشہور آدمی اور رالگہ بہ مثل کے سردار ہوئے ان بھائیون کی عمرون مین کچھہ بڑا فرق نہ تھا اور ۱۷۵۲ء مین جب وہ بالغ ہوئے وہ نواب آدینہ بیگ خان مشہور نواب کے جا کر نوکر ہوئے اس لایق نواب نے جو بادشاہان دہلے کی طرف سے دوآبہ جالندہر کا صوبہ دار تھا سکھون کو احمد شاہ دُرّانے کے مقابلہ کرنے مین جرات اور رغبت دی اس امید سے کہ اونکی مدد سے کل اختیار اوسکو اسلک مین حاصل ہوجائیگا اور غالب ہی کہ اس امید مین وہ کامیاب ہوتا مگر ۱۷۵۸ء مین تھوڑے عرصہ مین مرگیا +

جب شاہزادہ تیمور احمد شاہ کا بیٹا آدینہ بیگ کے سرزنش کے واسطے اوسپر فوج لیکر چڑھا تو نواب صوف پہاڑون کے اندر چلا گیا اور جسا سنگہ اور اوسکے بھائی اوسکو چھوڑکر امرتسر کو چلے گئے اور وہان جا کر نند سنگہ سنگھنے کی فوج مین شامل ہوگئے جی سنگہ اس زمانہ مین مجیٹھہ کے متصل افغانون کے ساتھہ ایک جنگ مین مارا گیا +

امرتسر اس زمانہ مین بس ایک بڑا دیہہ تھا اور جب افغان واپس گئے تو نند سنگہ اور جسا سنگہ نے کچھہ کچھہ قلعبندی کی ایک جانب اونہون نے ایک اونچی خام دیوار بنا دی اور اوسجگہہ کا نام اونہون نے رام رونی رکھا جب آدینہ بیگ پہاڑون سے واپس آیا اوس نے اس خیال سے کہ سکھہ بہت زور پکڑتے جاتے ہین مرزا عزیز بخش کو نئے قلعہ کے سر کرنے کیواسطے بھیجا اور حقیقت مین یہہ کام کچھہ مشکل نہ تھا جسا سنگہ اور اوسکے دوست دلیر انہ لڑے اور کئی مرتبہ قلعہ سے لڑتے ہوئے باہر نکلے مگر نواب کی فوج کے مقابلہ کی تاب نہ لاسکے اور رات کے وقت قلعہ کو چھوڑکر

بہاگ گئے اور نواب کی فوج مین سے اگرچہ نقصان بہت اوٹھایا راہ کاٹکر چلے گئے رام رونی مسمار کردی گئی
مگر آدینہ بیگ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد مرگیا اور جسا سنگہ نے اپنے مثل کی سرداری اختیار کرکے اوس قلعہ کا نام
جس مین وہ ایسی دلاوری سے لڑا تھا رامگدہ اور اپنی مثل کا نام رامگڈیہہ رکھا اسی عرصہ مین اوس سے بہ امداد مثل
قصبہ دینا نگر۔ بٹالہ۔ کلانور۔ سری گوبندپور۔ قادیان۔ گھومن۔ اور اضلاع امرتسر اور گورداسپور مین بہت سے
اور قصبون پر قبضہ کرلیا کہ جسکے جمع چھ سے دس لاکھ روپیہ تک تخمینہ کیا جاتا تھا علاوہ اسکے جسا سنگہ نے جو اپنے
علاقہ کا تنہا مالک تھا بہت سے دیہات دوآبہ جالندہر مین حاصل کئے اپنے بھائیون کو اوس نے علیحدہ جاگیرین
ان بھائیون کی بیوقوفی کے سبب سے اس خاندان پر بڑی آفت آئی کیونکہ ایک مرتبہ جسا سنگہ اہلووالیہ گورداسپور
کے قریب اچل کو تیرتھ کے واسطے جاتا تھا خوشحال سنگہ مالی سنگہ اور تارا سنگہ نے اوسپر حملہ کیا اوسکی فوج منتشر ہوئی
اور جسا سنگہ قید ہوگیا اگر جسا سنگہ کے بھائیون نے اوسکے رقیب کو مار ڈالا ہوتا تو جسا سنگہ بہت خوش ہوتا مگر جب
جسا سنگہ اہلووالیہ قیدی بنکر آیا تو جسا سنگہ رامگڈیہ کو اوسکو بہت سے تحایف دیکر چھوڑ دیا کیونکہ اوسکو اور کچھ چارہ نہ تھا
کیونکہ پرانے سکھ سردارون مین سپہ گری اور دلیری کے جوہر بہت تھے مگر سردار اہلووالیہ کے دل مین سے اس امر کا
غصہ نہین مٹا یہہ سردار کل خالصہ کا رئیس بلکہ خالصہ کا بانی مبانی گنا جاتا تھا اوسکے ہمراہی اور خوشامدی اوسکو
سلطان قوم کہتے تھے اور ایسے سردار کی ان رامگدیہ نوعمر آدمیون نے جنکی ڈاڑھیان اب نکلنی ہی شروع ہوئی تھین
ایسی توہین کی اور اُس نے سخت قسم کہائی کہ جبتک کل املاک رامگڈیہہ پر میرا تصرف نہوجاویگا مین کبھی دستار
نہ کہولونگا بہت سے سردار اوسکے مدد کیواسطے آئے ان سردارون کو سردار جسا سنگہ کے توہین کا چنداں خیال نہ تھا مگر
اونکی نظر لوٹ اور نئی جاگیرون پر تھی ان سردارون مین یہہ تھی گنڈا سنگہ اور جھنڈا سنگہ بھنگی جی سنگہ اور حقیقت سنگہ
کنہیہ جو رامگڈیہون کے پرانے دوست تھی چڑت سنگہ سوکرچکیہ نارسنگہ چیار یوالہ اور بہت سے اور اونہون نے جسا سنگہ پر
سب طرف سے حملہ کیا اور بعد سخت لڑائی کے تمام ملک رام گڈیہون پر تصرف کرلیا خوشحال سنگہ وگیوال مین
جی سنگہ کنہیہ کے ساتھہ لڑتے ہوئے بہت سخت زخمی ہوا تارا سنگہ کے ہاتھہ سے کلانور جاتا رہا اور جسا سنگہ کشادہ
سوارون کی بہت سی جمعیت لیکر ستلج کے پار سرسہ کیطرف بہاگ گیا اور پیادہ ہوکر رئیس پٹیالہ امرسنگہ کے پاس مدد مانگنے کو بھیجے

جسا سنگھ ۱۷۸۲ء تک سرہند کے ضلع مین رہا تمام ملک پر اپنے سوار دن کے ساتھہ اوس نے تاخت کی اور دہلی کی دیوار تک لوٹتا رہا ایک مرتبہ وہ دہلی کے شہر کے اندر چلا گیا اور مغلون کے محلہ مین سے چار توپین لے آیا نواب میرٹھ نے اوس کو دس ہزار روپیہ سالانہ نذرانہ دینا اختیار کیا تاکہ اوسکا ضلع لوٹ سے بچا رہے ایک دن ایک برہمن نے اوسکے روبرو آکر فریاد کی کہ ناظم حصار نے میری دو بیٹیان زبردستی چھین لی ہین جسا سنگھ اپنی جمعیت کو جمع کرکے حصار پر چڑھ دوڑا اور اوس قصبہ کو لوٹا اور برہمن کی بیٹیان اوسکے باپ کو واپس دلا دین بعض اوقات انتہا درجہ تنگ نوبت کذرتی تھے اور ایک روایت ہے جو ممکن ہے کہ سچ ہو کہ سرہ مین اتفاقاً سردار کے ایک نوکر کے ہاتھہ سے ایک برتن ایک کوئین مین گر گیا ایک غوطہ خور کو ئین مین اوس برتن کے نکالنے کو اوتارا کوئین کے تہ مین اوسکو چار صندوق اشرفیون کے بھرے ہوئے ہاتھہ لگے جنکی قیمت پانچ لاکھہ روپیہ کی تھی اس روپیہ کے ملنے سے جسا سنگھ کو یہہ استطاعت ہوئی کہ اپنی سپاہ کی تنخواہ اوس نے دیدی اور اور نئی سپاہ بھرتی کرلی ٭

۱۷۸۳ء مین سرہ قحط کے سبب سے بہت تباہ ہوگیا اور سردار جسا سنگھ پنجاب کو واپس آیا لدہیانہ مین اوسکو سردار مہان سنگھ سوکرچکیہ اور رسیا چند کانگڑہ والہ کے قاصد ملے جنہون نے یہہ پیغام دیا کہ اگر تم ہمارے ساتھہ شامل ہوکر جی سنگھ کنہیا سے لڑوگے تو ہم تمہارا ملک تمکو واپس دلا دینگی جسا سنگھ نے فوراً اس درخواست کو منظور کرلیا اور سب دوستون کی فوج ملکر بٹالہ کی طرف چڑھ دوڑے گورنجش سنگھ جی سنگھ کا بیٹا اونکے مقابلہ پر ۸۰۰۰ آدمی کی جمعیت سے آیا مگر اونسے شکست کہائی اور قتل ہوا اور سردار کنہیا نے ناچار ہوکر ملک رامگڈھیہ اوسکے پرانے مالک کو دیدیا اور قلعہ کانگڑہ جو اوسکے قبضہ مین چار سال تک رہا تھا سنسار چند کو مجبور ہوکر دیدیا مگر جسا سنگھ کے نصیب مین آرام نہ تھا اور کئی سال تک وہ کنہیا کی مثل کے ساتھہ جھگڑون مین پھنسا رہا کبھی ہارتا تھا کبھی جیتا تھا ٭

۱۷۹۶ء مین جسا سنگھ کے آخری اور نہایت سخت جنگ سنگھون کے ساتھہ ہوئے اوس زمانہ مین مائی سدا کور گورنجش سنگھ کی بیوہ اوس مثل کی رئیسہ تھی اور اوس نے اپنی کل جمعیت اور اپنی دامادخور دسال رنجیت سنگھ کی جمعیت لیکر جسا سنگھ کو میانی کے قلعہ مین جو متصل بیاس ہوشیارپور کے ضلع مین تھا گھیر لیا جسا سنگھ کچھہ عرصہ تک لڑتا رہا مگر اوسکے پاس سامان رسد وغیرہ بہت کم رہ گیا اور اوس نے ایک قاصد صاحب سنگھ بیدی کے پاس امرتسر مین بھیجا اس

غرض سے کہ وہ غنیم سے شفاعت کری جسوقت رام گڈھیہ سردار کا قاصد پونہچا اوسوقت رنجیت سنگھ کیطرف سے
جودہ سنگھ وزیر آبادیا اور دل سنگھ گل بیدی کے پاس موجود تہی اور صاحب سنگھ نے اونکی معرفت سداکور
اور رنجیت سنگھ کو پیغام بہیجا کہ محاصرہ اُٹھا لو مگر سداکور کو اپنے شوہر کے قتل کا بدلہ لینے کے بغیر مٹنا منظور نہ تہا
اور اوسکا دشمن اب اوسکے ہاتھہ مین تہا پس اوس نے بیدی کے حکم کا کچھ لحاظ نہ کیا جاسنگھ نے پہر ایک قاصد بہیجا
اور بیدی نے کہا کہ اگر وہ میرا کہنا نہیں مانتے تو خداخود تمہاری مدد کریگا قاصد سیالی کو واپس گیا اور اوسی شب
دریائی بیاس چڑہ آیا اور سکہون کا لشکر بہت سا معہ آدمیون اور گہوڑون اور اونٹون کے بہالیگیا سداکور اور
رنجیت سنگھ بمشکل سے بچکر گوجرانوالہ کو چلے گئے +

جیاسنگھ ۱۷۶۳ء مین مرا اور اوسکے بعد اوسکا بیٹا جودہ سنگھ جانشین ہوا تہا سردار کچھ لیاقت نہ رکہتا تہا دیوان سنگھ
نے اور اوسکے عموزاد بہائی نے بہت سا اوسکا ملک دبالیا آخرکار رنجیت سنگھ کو علاقہ رامگڈیہ کو دبالینے کی حرص
ہوئی اور اونہون نے یہہ فریب کیا کہ جودہ سنگھ کی طرف نہائت محبت ظاہر کرنی شروع کی اونہون نے ایک
عہدنامہ مشعر دوستی دوام باہمین اپنے اور خاندان رامگڈیہ کے تحریر کرایا اور دربار صاحب مقدس واقع امرتسر مین
لیکر گرنتہ کے سامنے اوس عہدنامہ پر اپنی شاہانہ اور ناخواندہ وضع پر زعفرانی پنجہ چھاپ دیا جودہ سنگھ کو اوز بہی
اچھی طرح فریب دینے کے غرض سے رنجیت سنگھ نے قلعہ رامگڈیہ کو تنہا پہر کر دیکھا اور حکم دیا کہ نیا قلعہ گوبندگڈہ اوسی وضع
پر تیار کیا جاوے رنجیت سنگھ کو قسمون کے گو کیسی ہی عظیم ہون چندان پروا نہ تھی مگر جودہ سنگھ اوسکا ہولیا تہا اور
رنجیت سنگھ کا ایسا مطیع پیرو رہا کہ اوسکے علاقہ کو اپنی ملک مین شامل کرلینے کے واسطے رنجیت سنگھ کو کوئی حیلہ
ہاتہہ نہ آیا جو آخر مہم کامیاب قطب الدین خان پر قصور مین ہوئی تھی جودہ سنگھ مع اپنی کل فوج کے اوس مہم
مین رنجیت سنگھ کے ساتہہ گیا تھا +

جب ۱۸۱۸ء مین جودہ سنگھ مرا تو اوسکے پس ماندگان مین آپس مین نزاع برپا ہوا دیوان سنگھ اور ویر سنگھ اور
جودہ سنگھ کی بیوہ علیحدہ علیحدہ ملک کی دعویدار ہوئی مہاراجہ نے یہہ خبر سُنکر تینون رشتہ دارون ویر سنگھ اور
مہتاب سنگھ اور دیوان سنگھ کو طلب کیا اور وعدہ کیا کہ ہم منصفی سے اِس فساد کو طی کردینگے جب وہ پہونچے تو

مہاراجہ اونسے مہربانی سے پیش آئے مگر تھوڑی دیر کے بعد جس ڈیرہ مین یہہ سردار رہتے تھے وہان سے مہاراجہ علیحدہ ہوگئے فوراً خیمہ کے گرد مہاراجہ کے فوج آکر جمع ہوگئے اور تینون راجگڈہیون کو مہاراجہ نے قید کرلیا بعد اوسکے مہاراجہ رنجیت سنگہ امرتسر کی طرف گئی اور سخت جنگ کے بعد اونہون نے قلعہ راجگڈہ پر تصرف کرلیا وہان سے شمال کیطرف کوچ کرکے مہاراجہ نے کل علاقہ وسیع راجگڈہیون کا دبا لیا اور تھوڑے عرصہ مین اونکی سب قلعون پر تصرف کرلیا جنکے تعداد سو سے زیادہ تھی اور اس طرح زعفرانی عہد منسوخ ہوگیا دیر سنگہ اور مہتاب سنگہ بعد ازان تھوڑے عرصہ کے بعد قید کئے گئے اور سردار لہنا سنگہ مجیٹھیہ کے تحت حکم مامور ہوئے اور سردار نہال سنگہ اٹاریوالہ کی سفارش سے ۳۵ ہزار روپیہ کی جاگیر اس خاندان کو عنایت ہوئے دیوان سنگہ کچھہ عرصہ تک اپنا حصہ پانچہزار روپیہ کا دہرم کوٹ مین لینے سے انکار کرتا رہا اور قید مین رہا مگر آخر کار اوس نے منظور کرلینی کا بہانہ کیا مگر قید سے مخلصی پاکر وہ پٹیالہ کو بھاگ گیا جہان اوسکی اول اول خاطر اچھی ہوئی مگر ایک سال کے بعد وہ ناچار ہوکر وہان سے چلا گیا اور کچھہ عرصہ تک جا بجا پھرتا رہا آخر کار اونسے مہاراجہ کی اطاعت کرلینی اچھی سمجھی اور لاہور مین واپس آکر سات سو آدمیون کا افسر مقرر ہوا اور جو مہم کشمیر کے واسطے تیار ہوتے تھے اوس مین شامل ہوا اوس زمانہ کے بعد اوسکا حال کچھہ بہت معلوم نہین ہوتا سوائے اسکے کہ وہ بارہ مولہ مین جو سری نگر کے راہ پر ایک پہاڑی مقام سخت ہے ۱۸۳۴ء مین جب تک وہ مرا مامور رہا ویر سنگہ چھہ برس پہلے ۱۸۲۸ء مین مرچکا تھا اوسکے مرنے کے بعد دو ثلث منجملہ اوسکے جاگیر کے ضبط کی گئی ؛

سردار منگل سنگہ اگرچہ چھوٹی شاخ کی اولاد مین فی زمانہ رئیس خاندان ہے کم عمری مین مہاراجہ رنجیت سنگہ کا حضوری ملازم رہا اور مہاراجہ نے اوسکو دہرم کوٹ کالووالہ سرہ اور کنڈیلہ مین نو ہزار روپیہ کے جاگیر بخشی جس مین سے ۳۶۰۰ روپیہ کی جاگیر اوسکی ذات کے تھی اور پانچہزار چار سو کی نوکری کے عوض مین اپنے باپ کے مرنے کے بعد سردار منگل سنگہ پشاور کو چار سو پیادہ اور ایکسو دس سوارون گروہ سابق راجگڈہیہ کا افسر مامور ہوکر بہیجا گیا تہا وہان اونسے سردار تیج سنگہ اور ہری سنگہ نلوہ کے تحت مین اچھی خدمت کی اور ۱۸۳۷ء مین مشہور جنگ جمرود مین جہان دلاور ہری سنگہ مارا گیا لڑا ۱۸۳۹ء مین منگل سنگہ پشاور سے واپس بلایا گیا

اور ستلج اور بیاس کے بیچ مین جو پہاڑی علاقہ ہے وہان بہیجا گیا تھا وہان وہ سردار لہنا سنگہ مجیٹیہ کے زیر حکم رہا اور جب تک وہ سردار پشاور مین رہا پہاڑی قلعون پر مامور رہا اور ۱۸۴۸ء کی سرکشی کے فرو کرنے مین بہت چستی سی اوس نے خدمت کی +

مہاراجہ شیر سنگہ کے عہد سلطنت مین سردار منگل سنگہ اکثر سکیت منڈی اور کلو مین ماتحت سردار لہنا سنگہ کے مامور رہا اور ستلج کی لڑائی کے اختتام تک یعنی ۱۸۴۶ء تک وہان رہا رئیسان راجپوت معہ راجہ بیر سین سنڈیوالہ کی جو انکا افسر تھا سرکار انگریزی کی ساتھ سرکار سکہان کا فساد دیکھکر خاموش نہ رہنیوالے تھے اور سردار منگل سنگہ کو بہت کچھ کام کرنا پڑا مگر اوسنی اوس علاقہ پر اپنا تصرف رکھا تا وقتیکہ عہدنامہ ۱۰ مارچ ۱۸۴۶ء کی سبب سی اوسکو اپنی خدمت کو عزت سی چھوڑ دینی کا موقع ملا +

دوسرے جنگ سکہان مین سردار منگل سنگہ خیر خواہ سرکار رہا اور اضلاع امرتسر اور گورداسپور مین راستون کی حفاظت اور قیام امن مین بہت اچھی خدمت کی مگر اس زمانہ مین اُسکا کارنمایان یہہ ہوا کہ مشہور ڈاکو اور مفسد ہرسنگہ کو جس نے کچھ عرصہ سی امرتسر کی نواح مین ہلکہ ڈال رکھا تھا گرفتار کیا اس مفسد کو اوسنی شکر پورہ مین متصل رنگڑہ منگل گرفتار کیا اور دربار سے وہ علاقہ اوسکو جمعی ۳۶۰۰ روپیہ کا جاگیر مین ملا اور بعد ضبطی ملک پنجاب اوسکے نام یہہ جاگیر واگذار کی گئی +

۱۸۶۲ء مین سردار جودہ سنگہ کے مستعفی ہونے کے بعد سردار منگل سنگہ کو معاملات دربار صاحب امرتسر کا اہتمام سپرد کیا گیا اس خدمت کو جو ذرا مشکل ہے سردار موصوف بہت دانشمندی اور قابلیت سی انجام دیتا ہے اوسی سال سردار مسطور آنریری مجسٹریٹ شہر امرتسر مین مقرر کیا گیا +

سردار منگل سنگہ مستعد اور فراخ خیال آدمی ہی یہہ بہت کچھ اوسکے رسوخ اور طریق کے سبب سے ہوئی ہے کہ شہر امرتسر مین عورتون کی تعلیم کا سلسلہ باقاعدہ اور وسعت سی شایع ہوا ہے +

۱۸۵۸ء مین سردار منگل سنگہ کا سب سے بڑا بیٹا گوردت سنگہ کرنیل ایبٹ صاحب کے پاس ہوشیارپور مین جہان وہ ملک اور وہ مین خدمت کیوا سطی سوار بہرتی کر رہے تھے حاضر ہوا گوردت سنگہ کو عہدہ رسالداری دیا گیا اور اکتوبر ۱۸۵۹ء تک

پولس کے رسالہ اودہ مین خدمت دیتا رہا اور اپنی افسرون کو کمال خوش رکہا مگر جب وہ پولس تخفیف مین آیا تو وہ امرتسر کو واپس آیا اور وہان انسپکٹر پولس درجہ اول کا مقرر ہوا +

چیت سنگہ سردار منگل سنگہ کا پسر دوم امرتسر مین سول خدمت مین نوکر ہوئے +

سردار سردول سنگھ مان

متوطن مانانوالہ

تارا سنگھ

سردار کرم سنگھ

سردار رام سنگھ
بی بی نندکور
سردار سوہا سنگھ
بلووالیہ سے شادی ہوئی

سردار شام سنگھ
سردار فتح سنگھ
سردار نارسنگھ آہیرووالے کے ہمشیرہ سے
شادی ہوئی ۱۸۴۸ء
مین مرگیا۔

ایک دختر
سردار لکھا سنگھ وان
سے شادی ہوئی۔

بی بی کاکو
سردار اجیت سنگھ مانانوالہ
سے شادی ہوئی ۱۸۴۳ء مری

سردار سردول سنگھ
۱۸۱۰ء مین پیدا ہوا۔

سردار جوالا سنگھ
۱۸۶۰ء مین مرگیا۔

رامجا سنگھ
۱۸۳۶ء مین پیدا ہوا۔

پیر سنگھ
۱۸۳۸ء مین
پیدا ہوا۔

بے بے پرتاب کور
سردار ایسر سنگھ نکئی
سے شادی ہوئی۔

بے بے نہال کور
سردار کرشن سنگھ چھینہ
سے شادی ہوئے

پرتاب سنگھ
۱۸۳۳ء مین
پیدا ہوا۔

بے بے گلاب کور
پسر سردار کہر سنگھ
جانبہ پروالے سے
شادی ہوئے۔

جیون سنگھ
۱۸۵۲ء مین
پیدا ہوا۔

حال خاندان

سردار سردول سنگھ مان اوسی خاندان کا ہے جسکے سرداران مان مغل چک ضلع گوجرانوالہ کے ہین قوم جاٹ مان کا کچھ حال خاندان مغل چک کے ذکر مین درج ہے (دیکھو سردار فتح سنگھ مان) یہہ شاخ قوم کے جس مین سردول سنگھ ہی کئی نسل سے مانانوالہ ضلع امرتسر مین رہتے تہے ۱۸۰۲ء مین جب یہہ گانو لوٹا گیا اور مسمار کیا گیا تو تارا سنگھ اپنے سب گہر کو لیکر اپنے رشتہ دارون کے پاس ہاری مین جا بسا اُس زمانہ مین سکھون کو زور حاصل ہوتا جاتا تہا اور تارا سنگھ نی ایک جمعیت سردارون کی لیکر جس مین بہت آدمی اوسکی اپنے قوم کے تہے ضلع امرتسر مین کئی گانو بالئے اور مرتے دم تک اُنپر تصرف رکہا کرم سنگھ اُسکا بیٹا صاحب علم آدمی تہا اور لوٹنے اور ملک بالینے کی فن مین اپنے باپ سے زیادہ کامیاب تہا یہہ شخص

بہنگیون کی مثل سے جالندھر اور اضلاع لاہور سیالکوٹ اور امرتسر مین جاگیرین حاصل کین اوس نے مانانوالہ کو بہرآباد کیا اور وہان رہنا اختیار کیا +

کرم سنگھ کے بعد اوسکے دو بیٹے رام سنگھ اور شام سنگھ اوسکے وارث ہوئی ان جوان آدمیون نے ۱۸۰۸ء کے قریب بہنگی مثل چھوڑکر سردار مہان سنگھ سوکرچکیہ کے ساتھ جاکر اتفاق کیا سردار موصوف اونکے ساتھ بڑی مہربانی سے پیش آتا رہا اور اوسکے ساتھ شامل ہوکر لڑتے بھڑتے رہے اور لوٹ مین بھی شریک ہوتے رہے معلوم ہوتا ہے کہ رام سنگھ کو اپنی قدیم فریقون کے ساتھ کچھ عداوت نہ تھی کیونکہ اوس نے اپنے اکلوتے بیٹے بی بی سدا کور کے ایک بہنگی سردار کے ساتھ شادی کردی تھی اس سردار کا نام سردار سوبھا سنگھ بلووالیہ تھا جسنے قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ مین تعمیر کیا اور سردار بھاگ سنگھ بلووالیہ کا بیٹا تھا ۱۸۰۸ء مین رام سنگھ مرگیا اور اوسکے چھوٹی بہائے شام سنگھ کو کل پرگنہ پر تصرف کرلینے کی اجازت ہوئی مگر ۱۸۰۹ء مین سردار مہان سنگھ نے سوا مانانوالہ اور رلیابد ہو جمعی بیس ہزار روپیہ کے کل علاقہ ضبط کرلیا یہہ جاگیر شام سنگھ مرتے دم تک کہاتا رہا مہان سنگھ کے حیات مین شام سنگھ کچھ نوکری نہین دیتا تہا مگر رنجیت سنگھ کے عہد مین چارسوار کی نوکری دیتا رہا +

شام سنگھ نے اپنی بیٹی فتح سنگھ کو تہوڑی عمر مین ہے مہاراجہ رنجیت سنگھ کی حضور مین حاضر کردیا تہا اور جب شہزادہ کہڑک سنگھ چند سال کی عمر کا ہوا تو فتح سنگھ خاص اونکی خدمت کی واسطے مامور ہوا اس سردار نے یہہ یہہ خدمتین کین تہین اوّل کانگڑہ مین ۱۸۰۹ء مین +

پہاڑسکہ مین جہان اوسکو شانہ مین زخم پہونچا تھا شہر چنیان مین جہان پہرا دسکے ہاتہ مین زخم لگا تھا اور ساہیوال مین جہان فتح خان سے وہ قصبہ لینے کے بعد سردار فتح سنگھ کمیدان مقرر ہوا اور ایک سال تک وہان رہا ۱۸۱۱ء مین کہڑک سنگھ نے اوسکو اپنی خاص علاقہ مین سے ایک لاکھ روپیہ کی جاگیر بعوض ادائی خدمت تین سو سوارون کی عنایت کی سرداران دیگر جنکے تعداد مع اونکے سوارون کے سات سو تھی اوسکے ماتحت مامور ہوئی اور کچھ مفسدون کی سرزنش کے واسطے وہ جمون کو بہیجا گیا بعد ازان اور سردارون کی ساتھ وہ کلو اور کانگڑہ کو بہیجا گیا وہ جنگ اٹک مین لڑا تہا اور ۱۸۱۴ء کی آفنا ک مہم مین جو کشمیر پر ہوئی تہی شامل تھا

دیوان جیون مل کے ساتھہ رامدیال کے فوج کے ساتھہ شہزادہ کہڑک سنگھہ کی طرف سے گیا تہا ٭
تہوڑے عرصہ کے بعد سردار فتح سنگھہ بہرجیون کو ایک سرکشی کے فرو کرنے کے واسطے بہیجا گیا تہا اس کام
مین وہ کامیاب نہوا اور سب سرغنون کو لاہور مین لے آیا بہیارام سنگھہ مختار شہزادہ کہڑک سنگھہ نے
جو فتح سنگھہ کے سبب اوسکی اختیار اور رسوخ کے نفرت کرتا تہا ایک تدبیر اوسکے بدنام کرنے کی بنائی ٭
اوس نے گلاب سنگھہ اور دہیان سنگھہ کو جو بہیجی راجہ ہوئے ترغیب دیکر دو سرغنون ترید ہوا اور ستر انامے کو
جو اونکے چچا میان ہوتا کے قتل مین شریک تہے مروا ڈالا اور باقی سرکشون کو چہوڑوا دیا جو اپنے پہاڑون کو
چلے گئے اور وہان بہی فساد کیا چنانچہ جیسے بہیارام سنگھہ کو توقع تہی شہزادہ اس سبب سے بہت خفا ہوا اور
جو جاگیر اوس نے فتح سنگھہ کو دی تہی ضبط کرلے مگر مہاراجہ نے اس معزز سردار کی اس بچہ پتی ہونے پر رحم کیا اور
اوسکو ۵۰ ہزار روپیہ کی جاگیر اور ۲۵ ہزار روپیہ نقد بشرط خدمت ۱۲۵ سوارون کی عطا کی ٭
ملتان مین ۱۸۱۸ء مین قلعہ کوٹ پہائی خان کا سر کرنا اس سردار کو سپرد ہوا اور اس خدمت مین کامیاب ہوا
۱۸۱۹ء مین وہ مہم کشمیر مین شامل رہا اور سال آیندہ اپنی جایداد کے ملاحظہ کے واسطے سلیج کے بارگیا مہاراجہ نے
جو راولپنڈی کی طرف کوچ کر رہے تہے اوسکو طلب کیا مگر اوس نے فقط اپنے پسر ہیرا سنگھہ کو معہ اپنی سپاہ
کے بہیجدیا اس طریق سے مہاراجہ کو غصہ ہوا اونہون نے اس شبہ سی کہ سردار مسطور انگریزون سی کچہہ ساز کرنے
مین مصروف ہی اوسکے کل جاگیر سوائے مانانوالہ کے ضبط کرلی ٭
۱۸۲۱ء مین دسمبر مین جب قلعہ منگیرہ فتح ہوا اور جہان فتح سنگھہ نے بہت بہادری کی اوسپر بہر عنایت ہوئی
نئی جاگیرین اوسکو ملین اور قلعہ مفتوح کا کیدان مامور ہوا ۱۸۲۳ء مین وہ مہاراجہ کے ہمراہ پشاور کو گیا اور بعد ازان
شاہزادہ شیر سنگھہ اور کہڑک سنگھہ کی دو مہمون مین جو بنون پر ہوئی تہین شامل رہا اور اس عرصہ مین اوسکا
بیٹا اوسکے زیر حکم منگیرہ مین کام دیتا رہا ٭
۱۸۲۹ء مین سردار فتح سنگھہ شہزادہ کہڑک سنگھہ کی خدمت مین مامور ہوا اور دو سال کے بعد اوسکا بیٹا منگیرہ سی طلب
کیا گیا اور ایک ترپ سوارون کا افسر مامور ہوا ۱۸۳۱ء مین وہ شاہزادہ شیر سنگھہ اور جنرل ونتورا کے ہمراہ مشہور

سید احمد کے خلاف بھیجا گیا اس سید کو افغانان آزوئی سندہ پر زور حاصل نہ رہا تھا اور وہ بالاکوٹ واقع ہزارہ
مین آپڑا تھا اور وہان اوسکو اقوام دمہتورا و پکھلے اور اپنے ہندوستانی ہمراہیون سے مدد ملنی کا بھروسا تھا
یہان سید پر سکھون نے حملہ کیا قلعہ بالاکوٹ فتح کیا گیا اور سید خود معہ اکثر ہمراہیون کے قتل ہوا اگرچہ لوگ اسکے
پیرو اور معتقد تھے اونہون نے بعد ازان یہہ مشہور کیا کہ وہ بچکر نکل گیا اور دریا مین سمٹ کر اوسکے نکل جانیکے واسطے
جگہہ دیدی ۱۸۳۱ء مین یہہ سردار شاہزادہ نونہال سنگہ کے ساتھہ پشاور کو گیا اور بعد ازان بنون ٹانگ
اور پشاور مین تا وفات مہاراجہ رنجیت سنگہ نوکری دیتا رہا جب یہہ واقع ہوا فتح سنگہ نونہال سنگہ کے ساتھہ
پشاور مین تھا اور سردول سنگہ ٹانگ مین تھانے مہاراجہ نے سردار کو نئی جاگیر کوٹ بارخان گوجرانوالہ مین جسمین
تیس ہزار روپیہ کی عطا کی یہہ رقم ملا کر اوسکے پاس ۸۳ ہزار روپیہ کی جاگیر ہوگئی اور سو سوارون کی نوکری اوسکے
ذمہ ہوئی ٭

سردول سنگہ جنرل ونتورا کے ماتحت مہم منڈی مین ۱۸۴۰-۴۱ء مین خدمت کرتا رہا اور اور محاصرہ اور تصرف قلعہ
کملا گڈہ مین شامل رہا اپریل ۱۸۴۱ء مین فتح سنگہ سات سوارون کے ساتھہ دس لاکھہ روپیہ خزانہ کے پہونچانے کو جو
کابل کو جاتا تھا فیروزپور سے پشاور تک گیا ٭

فروری ۱۸۴۲ء مین جب راجہ لعل سنگہ اپنی رقیب سردار جواہر سنگہ کے بہت سی تکرار کی بعد جسکو وہ لاہور مین
پیچھے چھوڑ جانے سے ڈرتا تھا فوج لیکر جمون کو راجہ گلاب سنگہ کے خلاف جانیکو راضی ہوا فتح سنگہ ایک اون
سردارون مین سے تھا جسکے اپنے ساتھہ لیجانی پر اوسنے اصرار کیا تھا فوج کے ساتھہ شامل ہونیکے بعد لعل سنگہ
نے فتح سنگہ کو معہ چند اور شخصون کے معاملہ کرنیکے واسطے بھیجا گلاب سنگہ سفیرون سے باعزاز تمام پیش آیا اور چند
روز تک راجہ اونکو اسطرح دم دیتا رہا کہ نوبت بنوبت کبھی اطاعت کا اقرار کرتا تھا اور کبھی لڑنیکا تہیہ بناتا
تھا ایسی دمبازیان ایسے موقعون کے واسطے راجہ گلاب سنگہ کے پاس جمع رہتے تھین آخر کار سفیر گلاب سنگہ
سے یہہ قول سنکر کہ جو عہدنامہ میری کارندون نے لاہور مین کیا تھا اوسکے اوپر مین قایم رہونگا واپس گئے
لاہور سے جتنی روپیہ کا دعوی ہوا تھا اوس سے اوس نے انکار کیا مگر یہہ بات کہی کہ اگر وہ قرین ثابت ہوجاوینگی

تو مین دونگا اور اس غرض سے یہہ درخواست کی کہ وزیر بچنا* ہیرا نند اور گنپت رام معتبران ہیرا سنگہ برادر زادہ راجہ گلاب سنگہ کے جنکے اعتبار پر دعوی کیا گیا تہا میرے پاس بہیجدئے جاوین چنانچہ سفیران تین آدمیون کو لیکر پہر جمون کو گئے +

فتح سنگہ مان کے علاوہ بامیان سنگہ ایک اچہا بزرگ آدمے اور رتن چند دوگل جو منشیون مین بہت معزز تہا اور سردار شیر سنگہ اٹاریوالہ اس سفارت مین شامل ہوکر جمون کو گئے تہے چند روز تک یہہ سب آدمی جمون مین رہے مگر کوئی معاملہ قرار نہ پایا اسواسطی کہ راجہ گلاب سنگہ سکہونکے فوج کے ساتھہ جنکی بچانیتین علیحدہ جمون مین تہین علیحدہ معاملہ کرتا رہا +

آخر کار ۲۸- فروری کو وزیر بچنا اور راجہ مین سخت تکرار ہوکر راجہ نے چار لاکہہ روپیہ بطور وعدہ واجبی دعوئے کے پورا روپیہ ادا کر دینے کے دیا اور سفیر مرخص ہوئے ایک کانٹون کے باڑکے پاس سے گذرتے ہوئے جو شہر جمون کے گرد لگا دی گئی تھی راجہ کی فوج نے سفیرون پر گولیان چلائین سردار فتح سنگہ اور وزیر بچنا یہان مارے گئے اور دیوان گنپت رائی جو اونکے ساتھہ ایک ہاتہی پر سوار تہا شدید زخمی ہوا اور دوسرے روز مرگیا راجہ گلاب سنگہ نے اپنے بیگناہ ہے اور افسوس اور غم ظاہر کئے اور کہا کہ یہہ معاملہ بلا میری خواہش اور حکم کے واقع ہوا ہے بامیان سنگہ اور شیر سنگہ اور رتن چند کو اوس نے معاملہ کے واسطی اور بطور یرغمال جمون مین رکہہ چہوڑا +

اِس امر مین کہ راجہ گلاب سنگہ نے اِن سفیرون کے قتل کا منصوبہ کیا تہا کچھہ بہی شک نہین ہے یہہ تو سچ ہے کہ اوس کو سردار فتح سنگہ سے کچھہ عداوت تھی مگر سردار اوسی ہاتہی پر تہا جس پر وہ شخص تہا جسکے قتل کرنیکا اوسنے پختہ ارادہ کر لیا تھا اور جیسا میان اودہم سنگہ نونہال سنگہ کے ستاہرا تہا اسیطرح سے فتح سنگہ وزیر بچنا کے ساتہہ ہلاک گیا

*تہا راجہ شیر سنگہ کی وفات تک بچنا جو چنڈیالہ پرگنہ شنجوپورہ کا ایک جٹ تہا راجہ ہیرا سنگہ کے پہاڑی علاقہ کا زبردست منیجر جلا ناظم تہا جب ہیرا سنگہ کے وزارت پر مامور ہوے یہ پنڈت جلالا لہور کو گیا پہاڑ کے علاقہ مین بچنا اوسکے ماتہہ منصب وزیر ہوا جب راجہ گلاب سنگہ نے ۱۸۴۵ء مین دربار کو علاقہ جیرہ ٹہ دیدیا بچنا خزانہ وغیرہ کو دہان تہا اور بعد اوسکے لاہور کو بلایا گیا وہان جو اوس نے دیکہا کہ سکہون کی زیادتیون کے سبب سے پہاڑ کے علاقہ مین لوگ نہایت ناراض ہین تو اوسنے اپنے واسطے منصب نظامت جیٹہ وٹہ ماتہہ دربار حاصل کیا اور اپنی منصب کا کام یہی کو جاتا تہا کہ راہ مین سے جمون بلایا گیا یہہ شخص لایق تہا اور پہاڑ کے لوگ اوسکو بہت عزیز سمجہتے تہے اسواسطی کہ وہ آدمی ایماندار رہتا اور نرم حکومت کرتا تہا-

جب بچنا جسرٹھ کا ناظم مقرر ہوا گلاب سنگھ نے سمجھا تھا کہ یہہ تقرر ایسا ہے تھا کہ گویا وہ علاقہ پھر میرے قبضہ مین آگیا مگر یہہ امید اونکے جھوٹے ہوئے پنڈت جلانے بچنا کو یہہ سکھایا تھا کہ گلاب سنگھ سے نفرت کرتا رہے اور اوسپر اعتبار نکرے اور جب وہ سفیرون کے ساتھہ شامل ہوکر گیا تو راجہ گلاب سنگھ نے دیکھا کہ جسکو مین اپنا دوست سمجھتا تھا حقیقت مین بالکل دربار کا خیرخواہ ہے وہ جانتا تھا کہ بچنا کی دشمنی سے مجھے نہایت نقصان پہونچ سکتا ہے کیونکہ بچنا کو پہاڑی ایسا عزیز سمجھتے تھے کہ اوسکو یہہ قدرت تھی کہ گلاب سنگھ کے راجپوت سپاہ کو بالکل سکھون کی طرف پھیر لیتا اور اس سبب سے راجہ گلاب سنگھ نے اوسکی قتل کرڈالنے کا ارادہ کیا +

سردار فتح سنگھ کی موت کا سردارون کو بہت غم ہوا مگر ہرچند اس سردار کی موت کو گلاب سنگھ کی برخلاف بہانہ جنگ کا بنا لینا سودمند تھا فوج اس زمانہ مین سردارونکے کچھہ پروانہ کرتے تھے حقیقت مین فوج ایسی پرانے سردارون کے جیسا فتحسنگھ کے کچھہ پروانہ کرتے تھے کہ سردار موصوف فوج آئین کو نہایت خوف کی ایجاد سمجھتا تھا اور اوسکے خیالات اور سب باتین بڑے مہاراجہ کے زمانہ کی تھین +

دو مہینے کے بعد جب راجہ گلاب سنگھ لاہور کو لایا گیا تھا منجملہ ۶۸ لاکھہ روپیہ کے جو اوس سے بجبر لیا گیا ۱۱ لاکھہ روپیہ سردار فتح سنگھ کا خون بہا قرار پایا +

سنہ ۱۸۴۵ء مین سردار جواہر سنگھ نے تیس ۳۰ ہزار روپیہ کی جاگیر جو مہاراجہ کھڑک سنگھ نے سردار فتح سنگھ کو دی تھی ضبط کرلی اوس وقت سردار سردول سنگھ حسن ابدال مین تھا اور اوسی سال اگست مین سردار مسطور نے معہ سرداران اٹاریوالہ اور دیگر سرداران کے شہزادہ پشورا سنگھ سے قلعہ اٹک چھینا +

یہہ سردار ستلج کی لڑائی مین لڑا تھا اور اگست سنہ ۱۸۴۶ء مین راجہ لعل سنگھ وزیر نے بغیر کسی ظاہری وجہ کی اوسکی کل باقی جاگیر سوائے مانانوالہ جمعی تین ہزار روپیہ کے ضبط کرلی سردول سنگھ سیلہ کو میجر ہنری لارنس صاحب کی خدمت مین اپیل کرنے کو گیا اور وہان سے صاحب موصوف کے ہمراہ لاہور کو واپس آیا لعل سنگھ کی معزولی اور جلاوطن کے بعد سردار فتح سنگھ کے قرضخواہون نے سردار سردول سنگھ پر اُسکے باپ کے قرضہ

تعدادی سوا لاکھ روپیہ کے ادا کرنیکا تقاضا کیا اور میجر لارنس صاحب نی دربار کو فہمائش کرکے ۲۱ ہزار روپیہ کی جاگیر
بشرط خدمت تینس سوارون کی دلوائی مگر ان مین سی ۲۵ سوارون کی نوکری پانچ برس تک معاف ہونے کی شرط
کی گئی تاکہ روپیہ اس نوکری کے عوض کا یعنے چھہ ہزار روپیہ قرض کے ادا کرنے مین صرف کیا جاوے +
ضبطی ملک پنجاب پر ذاتی جاگیر اس خاندان کی بہ تعداد دس ہزار پانسو روپیہ کی عین حیات واگذار ہوئی منجملہ
اسکے تین ہزار روپیہ کی نسبت علی الدوام واگذار رہنی کا اسطرح حکم ہوا کہ ۲۱۴۷ روپیہ سردول سنگہ کی اولاد نرینہ کے نام رہی
اور ۸۵۳ روپیہ کی جاگیر جوالا سنگہ کی اولاد نرینہ کے نام رہی +
سردار جوالا سنگہ جو سردول سنگہ کی ساتھہ ربط نہ رکھتا تہا ۱۸۴۶ء مین رابی بی کا کہ اوسکی ہمشیر جسکی شادی سردار
اجیت سنگہ سندہانوالیہ کے ساتھہ ہوئی تھی اپنے شوہر کی موت کے قلعہ لاہور مین ستمبر ۱۸۴۳ء مین خبر سنکر اوسکی کپڑے
لیکر نونگ آباد مین ستی ہوگئی ۱۸۴۸ء کی مفسدہ مین سردار سردول سنگہ خیر خواہ سرکار رہا اور ۱۸۵۷ء مین جب
حیثیت اپنی کہ وہ بہت تنگ تہا اوسنی حتی المقدور ہندوستان مین خدمت کی واسطی سوار بہرتی کئے +
سردار سردول سنگہ مانانوالہ مین جو شہر امرتسر سی چھہ میل کے فاصلہ پر ہے رہتا ہی +

سردار جواہر سنگھ نلوہ

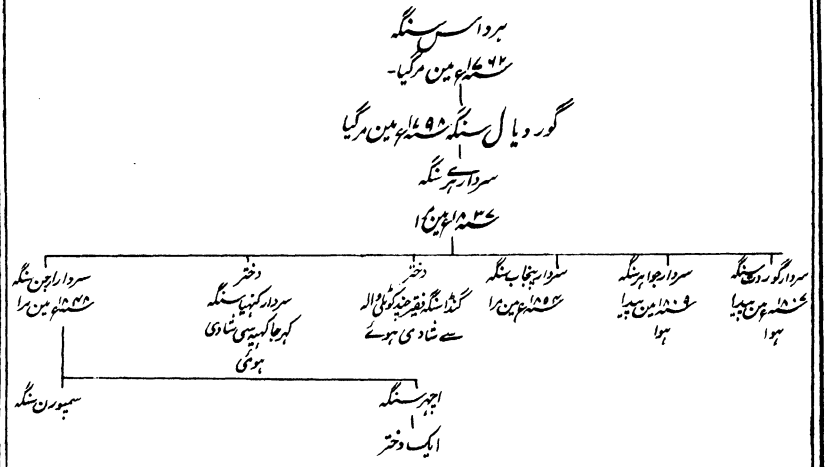

حال خاندان

ہرداس سنگھ اور اوسکا بیٹا گوردیال سنگھ سرداران سوکرچکیہ کے ملازم تہے ہرداس سنگھ سنہ ۱۷۶۲ء مین ایک جنگ مین مارا گیا تہا اور گوردیال سنگھ سردار چڑت سنگھ اور مہان سنگھ کے ہمراہ اونکی سب مہموں مین شامل رہا اور اوسکو شاہدرہ کے متصل موضع ملو کے جاگیر مین ملا تہا +

ہری سنگھ مثل خود رنجیت سنگھ کے قصبہ گوجران والہ مین پیدا ہوا تہا اور جب اوسکا باپ مرا تو فقط سات برس کا تہا مگر اوس نے تہوڑی عمر مین ہی نام پیدا کیا اور محاصرہ قصور مین سنہ ۱۸۰۲ء مین ایسی جوانمردی کی کہ رنجیت سنگھ نے اوسکو سردار بنایا اور جاگیر عطا فرمائی مارچ سنہ ۱۸۱۸ء مین محاصرہ ملتان مین ایک آگ کے برتن سے جو قلعہ کے دیوار پر سے محصورین نے پہینکا تہا ہری سنگھ بہت جل گیا تہا اور کئی مہینے تک نوکری کے قابل نہین رہا بعد اوسکے اوس نے علاقہ سنہ ۱۸۱۸ء ٹوانہ فتح کیا اور وہ علاقہ اوسکو بعوض نوکری جاگیر مین ملا سنہ ۱۸۴۱ء مین مرے سنگھ

شہزادہ کہڑک سنگھ کے ہمرکاب مہم اخیر ملتان مین جو فتح ہوئی تھی گیا تہا اور سال آیندہ مین جو فوج کشمیر کے اوپر بہیجی گئی تہی اوس مین ایک قسمت سپاہ کا افسر تہا ۱۸۲۲ء مین ہریسنگھ صوبہ مفتوحہ کا ناظم ہوا بجائی دیوان موتی رام کے جو غیر مہذب اور شورہ پشت رعیت کے واسطے بہت نرم حاکم سمجہا جاتا تہا ہریسنگھ نے نرمی کی خطا مین کی اوسنے زور آور حکومت کی اور کشمیری اوس سے ایسی نفرت کرتے تہے کہ مہاراجہ نے ۱۸۲۴ء مین ناچار ہوکر اوسکو بولالیا اور موتی رام کو پہر ناظم مقرر کیا ؛

مہاراجہ کی فوج منکیرہ کی طرف کوچ کو آئے تہے ہری سنگھ کو حکم ہوا کہ فوج مذکور کے ساتہہ اگر شامل ہو اور مصر دیوانچند نے جو سردار ہری سنگھ کے رقیبون مین تہا مہاراجہ کو یہہ سمجہانا شروع کیا کہ سردار مسطور اس حکم کی تعمیل نکریگا ہری سنگھ کو اس حکم کی تعمیل کرنی آسان نہ تہی کیونکہ کوہستانیان وحوش سیرت جو بیس ہزار شمار مین تہی اوسکا راستہ روک لیا اور پہیلے مین اوسکو معہ اپنی جمعیت تعدادی سات ہزار کے مجبور پہر جانا پڑا پہلی مدت سے ایک ایسی جگہہ تہی کہ سوداگر اوس جگہہ سے خوف کرتے تہے کیونکہ اوس مقام کے پہاڑی آدمی پشمینہ اور دیگر مال تجارت کشمیر سے محصول لیا کرتے تہے ہری سنگھ نے بہت تدبیر کی اور غنیم کو راستہ دیدینے کے واسطے سمجہایا لیکن جب غنیم نے نمانا تو اوسنے سخت حملہ کیا اور اونکے قلعون پر حملہ کرکے شکست عظیم دی کہ جسمین بہت سے آدمی غنیم کے مقتول ہوئے اسکے بعد ہری سنگھ نے ضلع مین ہر گہر سے ساڑہی پانچ روپیہ جرمانہ وصول کیا اور جنوب کی طرف مہاراجہ کی خدمت مین حاضر ہونیکو روانہ ہوا مہاراجہ سردار ہری سنگھ کی اس کارنمایان سے بہت محظوظ ہوئے اور کشمیر کی بابت جو روپیہ اوس سے واجب الوصول تہا وہ معاف فرمادیا ؛

اب ہری سنگھ کو نظامت ہزارہ ملی کہ اوس زمانہ مین یہہ صوبہ سلطنت سکہان مین نہایت پر آشوب تہا ہری سنگھ ایسا آدمی نہ تہا جو اقوام ہزارہ کو موافق کرسکتا کیونکہ وہ جملہ مسلمانون سے سخت نفرت رکہتا تہا اور کبہی ایسا خوش نہ ہوتا تہا جیسا کہ تب جبکہ وہ مسلمانون سے لڑتا تہا مگر سردار مسطور نہایت شجاع تہا یہانتک کہ پس وپیش کچہہ نہ سوچتا تہا لڑای مین چست تہا اور تجویز مین کرنے مین بہت ماہر ۱۸۲۳ء مین ٹہیری مین یہہ سردار بہ افسری ایک جزو

فائدہ حاشیہ ہری سنگھ بانگ کشمیر مین خوب مشہور ہے اور ایک سکہ جسکو ہری سنگھی کہتے ہین ۱۸۲۴ء اوسنے کشمیر مین جاری کیا تہا اب تک پنجاب کے سب اطراف مین چلتا ہے ؛

سپاہ سکھا کے محمد عظیم خان کی حرکات کا نگران تہا درحالیکہ مہاراجہ خود پٹہانان یوسفزئی سے آزمودی دریائے کابل لڑ رہے تہے ۱۸۳۶ء مین اوسکی سختی کے سبب درابند مین فساد پیدا ہوا اور مفسدون نے جمعیت کثیر اوسپر حملہ کیا اور ہری سنگہ اپنی مقام کو بمشکل تہام سکا تا وقتیکہ کمک آپہونچی ایک اور موقع پر اوسکی فوج پر جسمین سردار چتر سنگہ اور شام سنگہ اٹاریوالہ اور چند اور نہایت شجاع سرداران سکھہ شامل تہے اوسکی فوج پر یوسفزیون نے جنکی جمعیت ہری سنگہ کی فوج سے پانچ دفعہ تعداد مین زیادہ تہے حملہ کیا بہاگنے یا یا رائمنی سے نفرت کرکے سردار کی تہوڑی سی جمعیت نے غنیم پر دلاورانہ حملہ کیا اور تلوار سے راہ کاٹکر چلے گئے سردار کے فوج کا نقصان اس موقع پر خفیف ہوا +

شروع ۱۸۲۷ء مین سید احمد شاہ نے یوسفزیکے متعصب اقوام کو سکہون اور کافرون پر جہاد کرنیکے واسطے برانگیختہ کیا اور اوسکے ساتھہ سرداران بارکزئی پشاور کے شامل ہوگئے سردار ہری سنگہ کو معہ ۲۵ ہزار فوج کی جمعیت کے حکم ہوا کہ تا وقتیکہ مہاراجہ خود کمک لیکر پہونچین سید کو دریائے اٹک سے عبور نہ ہونے دے مگر ہری سنگہ کی طبیعت مین دور اندیشی نہ تہی اور اوسکی نصف فوج بہ سرکردگی سردار بدہ سنگہ سندہانوالیہ دریا کے پار اوتر گئے اور وہان مقام سیدو مین پہنچکر سکہون کی اوس جگہہ جمعیت کثیر التعداد غنیم نے اوسکو آگھیرلیا مگر بدہ سنگہ نے سرداران پشاور کو ترغیب دیکر سید سے علیحدہ کرلیا اور اپنے موجال شیر دست نکلکر ایسی شکست غنیم کو دی کہ مدت تک پھر سید مذکور اس قابل نہ رہا کہ میدان جنگ مین مقابلہ کے واسطے آوی جب رنجیت سنگہ اور ہری سنگہ پہونچے تو فوج نے پشاور کو کوچ کیا اور سکہون نے اوس شہر کو لوٹا قلعہ بالاحصار اور اکثر بڑی عمارتین مسمار کردین مسجدون کی بیحرمتی اور درخت لکڑی جلانے کے واسطے کاٹ ڈالے پشاور کا خراج بڑہایا گیا اور مہاراجہ اپنے ہمراہ یار محمد خان کے فرزند کو بطور یرغمال لیگئے +

۱۲- مارچ ۱۸۳۳ء کے عہدنامہ کے رو سے جو شاہ شجاع کے ساتھہ قرار پایا تہا مہاراجہ کو پشاور اور ڈیرہ جات اور ملتان دیدئی گئے بادشاہ کا اختیار کسی چیز کے بہی دیدینے کے واسطے فقط فرضی تہا مگر تہوڑے عرصہ کے بعد سردار ہری سنگہ معہ شاہزادہ نونہال سنگہ کی پشاور کو بہیجا گیا اس بہانہ سے کہ خراج مزید طلب کرے لیکن حقیقت مین اس مطلب سے کہ شہر پر قبضہ کرے ایک روز صبح کے وقت سردار نے سرداران بارکزئے کو پیام ملایم بہیجا کہ شاہزادہ شہر کو دیکہنا چاہتے

ہین اور سرداران مسلطہ باغ علی مردان خان کو اوس وقت چلے جاوین تا وقتیکہ شہزادہ موصوف شہر کے گرد پھر کر سیر کر لین چنانچہ کل سپاہ سکھہ چل پڑے اور شہزادہ کے ساتھہ جو ہاتھی پر سوار تہے شہر کی طرف روانہ ہوئے بعض سپاہ افغانان نے سخت مقابلہ کیا مگر سرداران بارکزئی بہاگ گئے اور ہری سنگھہ نے اپنی تہوڑی سی جمعیت ہزار آدمی کے ساتھہ شہر پر تصرف کر لیا۔

اِس کامیابی کے بعد ہری سنگھہ سرحد پر سپہ سالار رہا ۱۸۳۵ء مین دوست محمد خان نے پشاور کو دولتِ امکان پر قبضہ کر لینے کے واسطے عزم بالجزم کیا اور کچھہ فوج بسرکردگی محمد خان کے بہیجی کہ سکھون کو نکال دے لیکن کوئی سخت لڑای اوس وقت نہوئی اگرچہ خفیف جنگ ہمیشہ باہم ہوتے رہی کہ جس مین کبھی کوئی اور کبھی کوئی ورہتا تہا۔

۱۸۳۶ء مین ہری سنگھہ کو جمرود مین قلعہ بنانیکا حکم ہوا جمرود درہ خیبر کے دہانہ پر واقع ہے مطلب مہاراجہ کا یہہ تہا کہ اوس قلعہ کے دیوارون پر سے جلال آباد کو دیکہہ سکین چنانچہ بنایا گیا قلعہ مذکور کچھہ بہت مضبوط یا بہت وسیع نہ بنایا گیا مگر ایسا تہا کہ اقوام خیبر جنکے پاس توپ نہ تہی اوسکو توڑ نہ سکتی تہین مگر دوست محمد خان کو شبہ پیدا ہوا اور آیندہ اِس قلعہ کے توڑنیکا ارادہ مصمم کر لیا اسواسطیکہ اِس قلعہ سے کابل کے راہ پر اختیار رہتا چنانچہ اسنے سات ہزار سوار دو ہزار بندوقچی اور ۱۸ توپ کی جمعیت بسرکردگی اپنے فرزند محمد اکبر خان اور اپنے وزیر سمیع اللہ خان کے جمع کے اس فوج کے ساتھہ امیر کے تین بیٹے اور بھی تہے محمد افضل خان اور محمد اعظم خان اور محمد حیدر خان حیدر خان ہنوز لڑکا تہا افغان درہ کے اندر کوچ کر کے آئے اور اونکے ساتھہ قریب ۱۲ یا ۱۵ ہزار خیبری ہوگئے درہ سے نکلکر یہہ فوج جمرود کے سامنے خیمہ زن ہوئی اُسوقت قلعہ مین حملہ کے مقابلہ کی تیاری نہ تہے اوسمین فقط آٹھہ سو سکھہ تہے اور ہری سنگھہ پشاور مین تپ سی بیمار تہا افغانون نے قلعہ کو گھیر لیا اور اوسکے جنوبی دیوار پر سخت توپ رسانی کرنی شروع کی چہٹے روز بنا بات قلعہ تقریباً بالکل مسمار ہوگئین اور دیوارون مین ایسا رخنہ ہو گیا کہ ایک ترپ سوارون کا اوسمین سے حملہ ہو سکتا تہا میہان سنگھہ میر پوریہ نے جو قلعہ مین حاکم تہا ہری سنگھہ کے پاس پیغام پر پیغام بہیجے اور پیغام اخیر یہہ بہیجا کہ اب قلعہ فقط ایک دن اور تہم سکیگا اِس پیغام کے پہونچنے پر ہری سنگھہ نے ہر چند وہ بیمار تہا اپنی کل فوج یعنی ۵ ہزار پیادہ ایک ہزار سوار ان آئین اور تین ہزار کشادہ سوار لیکر جمرود کی طرف کوچ کیا مگر پہلے

روز فقط دو میل چلا مگر اوسکے آمد آمد کی خبر سے قلعہ کی فوج کو بھی جان آگئی اور اُنھون حملہ آورون کا ایک سخت حملہ نہایت
جوانمردی سے دفع کیا حملہ آورون کے تین سو آدمی مارے گئے اتفاق حسنہ سے یوم آیندہ یوم جمعہ تہا اور اُس روز
غنیم نے حملہ نہین کیا کیونکہ جو شخص مر گئے تھے اونکے دفن کرنے مین مشغول تھے ہفتہ کے روز علی الصباح ہری سنگھ
قلعہ کے سامنے پہونچگیا سات روز تک سپاہ جنگ آور مقابل پڑے رہے دونون مین سے کسی نے خواہش آغاز
جنگ نہین کی مگر آخر کار ہری سنگھ تنگ ہوگیا اور اوس نے حکم جنگ کا دیا +
سکھون کا حملہ اوس طرف کیا گیا جس طرف زیرین خان اور مہندخان کمانڈر تھے اور یہہ حملہ بالکل کامیاب ہوا
سپاہ افغان کو ہزیمت ہوئی اور دو نو سردار زخمی ہوئے اور کل سپاہ نے اگلے بڑہے ہوئے دستہ فوج کا حال جب
یہہ دیکھا تو لغزش کہائے اور پشت دیکر بہاگ گئے سکھون نے سمجھا کہ فتح ہماری ہوئی اور خواہش انتقام اور
لوٹ کی خواہش کے سبب سے بہت دور بڑہ گئی اور نہایت شوق سے چہہ توپون کے لے لینے مین مصروف ہوے اوس
وقت شمس الدین خان بہت سے سوار افغان لیکر آپڑا اور سکھون کو سراسیمہ پیچھے ہٹا دیا اور بہت نقصان سکھون کا
ہوا اور صورت جنگ کی بالکل بدل گئی اب ہری سنگہ نے دیکہا کہ فقط میرے موجود ہونے سے معرکہ بدلیگا اور باوجود
سنت اپنے عہدہ دارون کا مہن سنگہ مجیٹھیہ سرکھہ سنگہ لوتالیہ اور دیوان دیوی سہائے کے سوار ہوکے سامنے
گیا اور اپنی فوج کو ہمت دی کہ جگہہ پر قایم ہوکر غنیم کو ہٹا دین امید تہی کہ فتح سکھون کے ہی ہوتی مگر فتح کا یقینے
ہونا فقط ہری سنگہ کے سبب سے ہی تہا لیکن اسکو دو گولیان لگین ایک کمر مین اور دوسری پیٹ مین اوسنے
جانا کہ یہہ زخم ایسے کاری ہین کہ مین اب جیونگا نہین مگر اس اندیشہ سے کہ فوج بددل نہ ہوجاوے اوسنے اپنے
گہوڑے کا رخ پہیرا اور اپنی خیمہ تک کسی طرح پہونچ گیا جسوقت اوسکو گہوڑے پر سے اوتارا اوسکو غش ہوگیا اور آدہی
گہنٹے کے بعد سکھون کا شجاع جنرل وہ شخص جسکے نام سے افغان بامین اپنی دنگے بچون کو ڈراتی تہین مرگیا فوج کو ہری سنگہ
کے مرنے کی خبر نہ کی گئی مگر سب جانتے تہے کہ زخم شدید اوسکو پہونچا ہے فوج قلعہ کے دیوارون کے نیچے ہٹ کر پڑ گئی
اور وہان مورچی بنائے اور کمک کے منتظر رہے دو روز سالم تک میہان سنگہ میر بخشی اور اوسکے اور عہدہ دارون نے
جنرل کی موت کا حال پوشیدہ رکہا مگر آخر کار زیادہ پوشیدہ نہ رکہہ سکی اور جب یہہ خبر سنی تو فوج کو نہایت درجہ کے

پریشانی ہوئی زیادہ مصیبت یہہ ہوئی کہ اونکو پانی نہ مل سکا اور اگر اتفاق سے مینہہ نہ برس جاتا کہ اس موسم مین بارش کا اوس جگہہ ہونا ایک نادر بات تھی تو سکھون کو ناچار اپنے مورچون کو چھوڑ دینا پڑتا اور غنیم کے اندر سی راہ کاٹکر پشاور کو مڑنا پڑتا آخر کار مدد پہونچگئی راجہ دھیان سنگہ شہزادہ کہرک سنگہ اور نونہال سنگہ جمعدار خوشحال سنگہ خبرل دنتورا اور چیدہ چیدہ سکھون شجاع سردار لاہور سخت کوچ کرکے جلدی روانہ ہوئی اور لڑائی کی بارون کے بعد جمرود کے سامنی پہونچ گئے فوج افغان نے خیمے توڑ دیئے اور نہایت شتابی سی درہ خیبر مین سے جلال آباد کو واپس چلے گئے +

اس لڑای کا نتیجہ کسی طرح عظیم نہ ہوا البتہ سکھون کا نہایت جنگ آزما جنرل ضایع ہوا مگر افغان بلا اسکی کہ اپنی فتح سے کچھ فایدہ اوٹھاوین واپس چلی گئی دونو جانب سی تین تین توپین ہاتھہ سے جاتی رہین اور جو توپین افغانون سی لی گئین اون مین ایک بہت بڑی توپ غزنین والی زبرجنگ توپ کے جوڑ اتھے +

سردار نامدار کی مرتے ہی اوسکی خاندان مین اوسکے مال اور جاگیر کے بابت تکرار اور فساد شروع ہوگیا ہری سنگہ کے قبضہ مین اوسکی وفات کے وقت اتنی جایداد تھی کہ اور کسی آدمی کی پاس خاص پنجاب مین نہ تھی گوجرانوالہ کچھی - نورپور - شہہ توانہ - سموال - کلرکہار - ہزارہ - خانپور - ڈنا - خٹک - اور اور علاقی جمعی ۸۵۲۶۰۸ روپیہ سال کے اوسکے قبضہ مین تھے مگر اس جاگیر کے عوض اوسکو دو رجمٹون سوارون ایک باڑی توپخانہ اور ایک اونٹون کے زنبورون کی باڑی کے نوکری دینی پڑتی تھی روپیہ اور جواہرات بیحد اوسکے پاس بہت تھا اور اوسکی خاندان نے سمجھا کہ یہہ جایداد اتنی کثیر تھی کہ تکرار کرنا زیبا تھا جواہر سنگہ اور گوردت سنگہ سردار کی پہلی زوجہ کے بیٹے تھے اور ارجن سنگہ اور پنجاب سنگہ دوسری زوجہ کے بیٹے تھے اور ان سوتیلے بھائیون مین آپسمین کبھی اتفاق نہین تھا ارجن سنگہ اور پنجاب سنگہ نی سردار کے مستحکم مکان پر جو گوجرانوالہ مین تھا قبضہ کرلیا اب اس مکان مین صاحب بٹی کمنتز رہتی ہین اور جواہر سنگہ اور اوسکی بھای نے شہر پر قبضہ کرلیا اون مین آپسمین ایسا سخت فساد ہوا کہ مہاراجہ نے جو اپنے خزانہ کو بھرنے کی واسطے موقع پاکر خوش ہوتے تھی کل مال اور جایداد جواہر سنگہ کے ضبط کرلی سوائی اونیس ہزار چھہ سو روپیہ کی جسکو مہاراجہ نے اس طرح تقسیم کردیا پنجاب سنگہ ۵۴۰۰ ارجن سنگہ ۶۵۰۰ جواہر سنگہ ۵۵۰۰ گوردت سنگہ

۱۲۲۰۰ اور ۱۸۳۵ء مین گوجرانوالہ مہاراجہ نے مصر بیلے رام کو اور ہزارہ سردار تیج سنگھ کو عنایت کیا +

۱۸۳۲ء مین سردار جواہر سنگھ جہانگیری مین متعین ہوا تہا اور دو برس کے بعد پشاور مین خدمت پر متعین ہوا تہا اور اپریل ۱۸۳۷ء اپنی باپ کے وفات تک کئی لڑائیون مین جو افغانون کے ساتھہ ہوئین تہین جواہر سنگھ شریک تہا

اکٹوبر ۱۸۴۸ء مین سردار ارجن سنگھ مفسدون کے ساتھہ شامل ہو گیا گوجرانوالہ کی قلعہ بند مکان مین سیاڑیہ سوار ارجن سنگھ لیکر بیٹھہ گیا اور علانیہ سرکار کا مقابلہ کیا دربار سے تہوڑی سی سپاہ اوسکو لاہور کو لے آنے کے واسطے بہیجی گئی تہی مگر وہ نہ آیا مگر جب برگیڈیر کیمپبل صاحب فی کچھہ سپاہ معہ ایک دستہ سکنر صاحب کے سوارون کے بہیجے ارجن سنگھ بہاگ گیا جو بنیاد مکان کی تہین وہ مسمار کر دی گئین اور جو مال اوس مین ملا ضبط کیا گیا +

سردار جواہر سنگھ جو مفسدون کا جانب دار تہا اور اگر مفسدون کا جانب دار نہ تہا تو بہرحال راجہ تیج سنگھ کا تو دشمن ضرور تہا گرفتار ہو کر گلاب سنگھ کلال کی گہر مین لاہور مین نظر بند رکہا گیا تہا مگر اوسنے اپنے پہرہ والون کو مفسدون کی طرف توڑ لیا اور معہ چہ سپاہیون کے وہ گوجرانوالہ کو بہاگ گیا میصر لیا رام نے جو اوسوقت گوجرانوالہ کا حاکم تہا اوسکو پکڑ لینا چاہا مگر جواہر سنگھ دوسری مرتبہ گرفتار ہونے والا نہ تہا اور وہان سے بہاگ کر راجہ شیر سنگھ کے فوج مین جا ملا چیلیانوالہ اور گجرات مین وہ انگریزون سے بہت شجاعت سی لڑا اور جو حملہ کشادہ سوارون کا چیلیانوالہ مین ایسا ہوا کہ اوس روز کی لڑائی کا نتیجہ قریب بگڑ جانے کے ہو گیا تہا وہ حملہ جواہر سنگھ نے ہی کیا تہا +

ان سب بہائیون مین فقط پنجاب سنگھ ہی سرکار کا خیرخواہ رہا اور فقط اوسکی جاگیر ضبطی سے بری رہی پنجاب سنگھ ۱۸۵۴ء مین مر گیا +

ارجن سنگھ گوجرانوالہ سے بہاگنے کے بعد تہوڑے ہی عرصہ مین ۱۸۴۹ء مین مر گیا اوسکی دو فرزند جو زندہ ہین فی کس ۹۶ روپیہ گذارہ پاتے ہین +

۱۸۵۷ء مین صاحب چیف کمشنر نے سردار جواہر سنگھ کو ہندوستان مین خدمت کرنے کے واسطے انتخاب کیا اس اعتبار کے سبب سے اپنے عزت سمجہکر سب لڑائیون مین جواہر سنگھ نہایت شجاعت اور خیرخواہی سے لڑتا رہا ایسا کہ اوس سے بہتر کسی نے شجاعت یا خیرخواہی نہین کی اول سکہہ سالہ مین وہ رسالدار اور اعلے دیسی افسر تہا

لکھنو۔ بٹھور۔ کالپی۔ اور کانپور مین اور جہان جہان وہ عمدہ حمسٹ لڑی جواہر سنگہ موجود تہا ۱۸ مرتبہ غنیم کے ساتہہ مقابلہ مین رہا اور آخر ۱۸۵۹ء مین اوسکو اوسکے خدمات کی عوض ۱۲ ہزار روپیہ سال کی جاگیر انعام مین ملی پہلے اوسکو خطاب سردار بہادری ملا تہا اِس سبب سے کہ میدان جنگ مین اوس نے نمایان خدمت کی تہی ۱۸۶۲ء مین اوسکو منصب انریری مجسٹریت گوجرانوالہ مین ملا اور وہ اور اوسکا بڑا بہائی گوردت سنگہ دونو وہان رہتے ہین +

سردار نے دیسان بارجن سنگہ اور پنجاب سنگہ کے مان اور سردار نے راجکوران جواہر سنگہ اور گوردت سنگہ کی مان دونو زندہ ہین اور سردار نے دیسان کے پاس آٹھ سو روپیہ سال اور راجکوران کے پاس سات سو روپیہ کے جاگیر ہے +

خاندان نلوہ ابتدا مین مجیٹھیہ ضلع امرتسر سے آیا تہا +

وجہ تسمیہ نلوہ کی تحقیق معلوم نہین اور کئی روائتین مشہور ہین کہ اون مین سی ایک روایت عجیب ہے مگر نا ملایم اغلب یہہ بات ہے کہ راجہ نل جو زمانہ قدیم مین بہت مشہور راجا تہا اوسکے نام مین کچھہ ایزاد کرکے نہایت شجاعت کی سبب سے ہری سنگہ کو یہہ خطاب دیا گیا تہا +

سردار سروپ سنگھ ملوئی

مل سنگھ

سردار دہنا سنگھ ۱۸۴۳ء مین مرگیا

سردار رنجیت سنگھ ۱۸۴۵ء مین مرگیا
سردار تیرسنگھ جالاسوریہ کے دختر سے شادی ہوئے۔

سردار ہرپال سنگھ
سردار وزیر سنگھ گدیران آرنیے ستلج کے دختر سے شادی ہوئے

سردار سروپ سنگھ ۱۸۸۰ء مین مرگیا
سردار کرپال سنگھ سندھانوالیہ کے دختر سے شادی ہوئے۔

سردار جگت سنگھ
سردار فتح سنگھ ملوئی کے دختر سے شادی ہوئی ۱۸۴۸ء مین مرگیا

ایک دختر
سردار ہرسنگھ سیدپوریہ آہلووالیہ سے شادی ہوئے

ایک دختر
سردار نارائن سنگھ بہکنہ سے شادی ہوئے

حال خاندان

سردار سروپ سنگھ ایک معزز خاندان مان جاٹ سے ہی جو پہلے معزز ان کلان علاقہ نابہہ مین تہا مل سنگھ جو اس خاندان مین پہلے ہی سکھ ہوا تہا کہتے ہین کہ قریب ۱۷۶۰ء مین نابہہ چہوڑکر پنجاب کو آیا اور سردار چرت سنگھ سوکرچکیہ کے سوارون مین ملازم ہوا تہا اور دہنے کی لڑائی مین چند سال کے بعد مارا گیا تہا اوسکا بیٹا دہنا سنگھ قریب سال ۱۷۸۰ء کے سردار فتح سنگھ کالیانوالہ کے فوج مین سوار ہوا اور تہوڑے ہی عرصہ مین مورد عنایات سردار موصوف ہوا اور اوسکو عہدہ افسری کا ملا +

بہٹی اور قصور کی لڑائی مین کالیانوالہ کی فوج مین دہنا سنگھ لڑتا رہا جب ۱۸۰۸ء مین سردار فتح سنگھ بمقام مزائن گڈہ مارا گیا دہنا سنگھ مہاراجہ کا ملازم ہوا اور مہاراجہ نے اوسکو بلاسور متصل ترن تارن مین دو ہزار روپیہ کی جاگیر بخشی جو اہلکار مہاراجہ نے وزیر فتح خان کابل والہ کے پاس اوس ملاقات کے سبیل کرنے کیواسطے بہیجے تہے جو جہلم مین یکم دسمبر ۱۸۱۲ء کو ہوئے تہے اونمین دہنا سنگھ بہی ایک اہلکار تہا اس زمانہ مین دہنا سنگھ کو تلہ گنگ کی جاگیر جمعی ۳۳ ہزار روپیہ کی ملی تہی ۱۸۱۰ء مین جو لڑائی فتح خان سابہوالیہ سے ہوئی تہی اوسمین دہنا سنگھ زخمی ہوا تہا اور چہرہ پر زخم

اوسکو لگا تہا اور جولائی ۱۸۱۳ء مین وہ اٹک کے لڑائی مین شامل تہا جب فتح خان بارکزئی کو دیوان محکم چند نے شکست دی تہی پہلے جو کشمیر پر ناکامیاب مہم ہوے تہے اوس مین دہنا سنگہ رامدیال اور دل سنگہ نہر نہ کے سپاہ کی ساتہہ تہا اور ایک جنگ مین بازو مین تلوار کا زخم کہایا تہا ۱۸۱۸ء مین محاصرہ ملتان مین سردار دہنا سنگہ بہت شجاعت سی لڑا تہا اور جو حملہ ہوا تہا اوس مین اون سپاہیون مین تہا جو سب سے آگے تہی اوس معرکہ مین نواب مظفر خان کے مرصع تلوار اور ڈہال دہنا سنگہ کے ہاتہہ آئی تہے اوس نے دونو چیزین مہاراجہ کے پاس لاکر حاضر کین اور مہاراجہ نے اوسکو پانچہزار روپیہ کی جاگیر دی تہوڑے عرصہ کے بعد اس جاگیر کا معاوضہ علاقہ ملاگنگ مین دیا گیا +

۱۸۱۹ء مین اوسنی کشمیر کے دوسرے مہم مین خدمت کے اور ۱۸۲۱ء مین منکیرہ کے محاصرہ مین لڑا تہا جہان پہر وہ زخمی ہوا تہا اس زمانہ مین دہنا سنگہ پر مہاراجہ کی بڑی عنایت تہی اور ایسی مہربان تہوڑے تہے کہ جنکا رسوخ اوس سے زیادہ تہا یا جنکی صلاح زیادہ لحاظ ہوتا تہا جہانگیرہ جب فتح ہوا تو اوس موقع پر دہنا سنگہ موجود تہا اور ۱۸۲۳ء مین ٹہیرے کی لڑائی مین شامل تہا اور ضلع پشاور مین زیر حکم سردار بدہ سنگہ سندہانوالیہ اور شہزادہ کہرگ سنگہ کی کچہہ عرصہ تک رہا نیچہر سنگہ دہنا سنگہ کا سب سے بڑا بیٹا فوج مین ۱۸۲۷ء مین ملازم ہوا اور پہلی ہی خدمت اوس نے بہاولپور مین کی تہی جہان زر باج لینے کے واسطے وہ بہیجا گیا تہا ۱۸۲۳ء مین دہنا سنگہ اوس فوج کے ساتہہ گیا تہا جو کانگرہ کے فتح کرنیکو بہیجے گئے تہے کہ اوس موقع پر راجا زور چند ستلج کے پار اس غرض سے بہاگ گیا تہا کہ راجہ دہیان سنگہ کی ساتہہ جو لاہور مین وزیر تہا رشتہ نہ کرنا پڑے جب پشاور پر فوج سکہہ کا قبضہ ہوگیا تو نیچہر سنگہ شب قدر مین مامور ہوا تہا شبقدر مین ایک نئی چہاونی تجویز ہوئی تہے اور سردار چتر سنگہ آٹاریوالہ نے وہان ایک قلعہ بنایا تہا جب اپریل ۱۸۳۷ء مین قوم افغان نے شبقدر اور جمرود پر حملہ کیا تہا تو نیچہر سنگہ شبقدر مین موجود تہا دہنا سنگہ نے سکہون کی فوج کے شکست اور ہری سنگہ کے وفات کی خبر اوسوقت پائی جب وہ پشاور کے طرف کوچ کر رہا تہا دہنا سنگہ کو حکم ملا کہ جو فوج راجہ دہیان سنگہ کے ساتہہ فوج کے کمک کے واسطے خالی ہی اوسکے ساتہہ شامل ہوجاوے اوسوقت فوج کو افغانون نے گہیر رکہا تہا اور فوج سکہہ نہایت پریشان حالت مین تہے +

جنوری ۱۸۳۳ء مین سردار رنجہر سنگہ اور سردار حکم سنگہ اوس فوج سکہہ کے ساتہہ بہیجے گئے تہے جو شہزادہ تیمور شاہ شجاع
کے فرزند کے ساتہہ پشاور کو بہیجے گئے تہے اور چند ماہ بعد حکم سنگہ شہزادہ نونہال سنگہ کے ساتہہ لاہور کو واپس آیا
شہزادہ نونہال سنگہ اسواسطے جلدی سی واپس آیا تہا کہ اوسنے رنجیت سنگہ اپنی دادا کی وفات کی خبر سنی تہی ۔
۱۸۳۹ء مین جب مہاراجہ شیر سنگہ تخت نشین ہو چکے تہے حکم سنگہ بدہ سنگہ مہرہ کے ساتہہ کلو کو اسواسطے بہیجا گیا
تہا کہ سردار رہنا سنگہ اور کہڑک سنگہ سندہانوالیون کو قید کرکے لاہور کو لاوین چنانچہ یہہ خدمت اوسنی اچہی طرح
انجام دی اور اوسکی جاگیرات مین ۸ ہزار روپیہ کا اضافہ ہوا اور کشمیر کے دکات پر دو ہزار روپیہ کی تنخواہ ہوئی پنجہر سنگہ
۱۸۴۰ء مین مرگیا اور اوسکا باپ دہنا سنگہ مئی ۱۸۳۳ء مین مرا دہنا سنگہ کارمنا سرکار سکہہ کے طرف سے سرکار
انگریزی کی نسبت کسی قدر رنجش کا باعث ہوا تفصیل اس احوال کے یون ہی کہ دہنا سنگہ کا وطن جیسا بیان
ہو چکا ہے علاقہ نابہہ مین ہوران مین تہا ملتان کے مہم کے بعد جب دہنا سنگہ پر رنجیت سنگہ کو بہت الطاف تہا
دہنا سنگہ نے درخواست کی کہ ہوران مجہی جاگیر مین حاصل ہو جاوے چنانچہ اسپر مہاراجہ نے راجہ نابہہ کو لکہا اور مئی ۱۸۱۹ء
مین راجہ نابہہ نے مہاراجہ رنجیت سنگہ کو دیدیا اور اوس گانو کے عوض مین چند دیہات مہاراجہ رنجیت سنگہ نے رئیس
نابہہ کے بہین کو تاحین حیات اوسکی جاگیر مین دیئے جب دیہہ ہوران مہاراجہ کو مل گیا تو رنجیت سنگہ نے اوسکو سردار
دہنا سنگہ کو جاگیر مین دیدیا اور سردار موصوف اپنی وفات تک اوس گانو پر قابض رہا اور اگرچہ سردار موصوف خود دربار
مین حاضر رہتا تہا مگر اپنے کنبہ اور بہت سا مال اپنا اوس گانون مین رکہا کرتا تہا راجہ نابہہ نے کچہہ عرصہ سردار دہنا سنگہ
کی وفات سی پہلے گانو کا ضبط کر لینا چاہا تہا کیونکہ سردار مذکور راجہ موصوف کا حکم مانتا تہا کسی طرح کے اطاعت کرتا تہا
لیکن چکام انگریزی جنکو ایسے اچہے رئیس سردار کا لحاظ تہا اوسکی طرف سی ساعی رہتے تہے مگر جب دہنا سنگہ مرگیا تو ہیرا
دلیو اندر سنگہ نابہہ والے نے بہ تقویت ایک خط سر جارج کلارک صاحب کے حسن مین راجہ موصوف کا حق نسبت دیہہ مذکور
تسلیم کیا گیا تہا اور ایک خط مہاراجہ کہڑک سنگہ کے جس مین دیہہ مذکور کے ضبط کر لینے کی اجازت دی گئی تہی کچہہ
سپاہ اوس گانو پر چڑہا کر بہیجی اور بزور اوس گانو پر تصرف کر لیا اس معرکہ مین بعض ملازم سردار دہنا سنگہ
کے مارے گئے اور زخمی ہوئے اور کچہہ مال حکم سنگہ سردار متوفی کے بیٹے کا ضبط کیا گیا حکم سنگہ نے اِس سلوک کی سبب

استغاثہ کیا مگر پیش ازانکہ سرکارین مین سے کسی کے طرف سے کچھہ کارروائی اس معاملہ مین ہوئے مہاراجہ شیر سنگہ قتل ہوگئے اور لاہور مین ہر شخص اپنے اپنے فکر مین اسقدر غرق تہا کہ موضع موران کا معاملہ کسیکو یاد نہا لیکن جب پھر امن ہوگیا سرکار لاہور نے اس دیہہ کا دعوی کیا اس بنیاد پر کہ راجہ جیونت سنگہ نابہہ والے نے دیہہ مذکور مہاراجہ رنجیت سنگہ کو دیدیا تہا حکام انگریزی کو یہہ صورت معاملہ کے نئی معلوم ہوئی جنرل اوکٹرلونی صاحب سرجارج کلرک صاحب اور کرنل رچمنڈ صاحب کو کبہی یہہ بات معلوم نہ ہوئی تہی کہ گانو مذکور مہاراجہ کو دیا گیا تہا بلکہ اونکے خیال مین یہہ بات تہی کہ ریاست نابہہ کے طرف سے دیہہ مذکور دہنا سنگہ کو جاگیر مین ملا تہا حقیقت مین یہہ انتقال ناجایز تہا اسواسطے کہ ریاست مطیع الحکم کو اختیار نہ تہا کہ بلا مرضی سرکار بالادست کے کوئی گانو ایک مطلق الاختیار ریاست کو دیدے علاوہ اسکے وہ خط جو راجہ نابہہ نے مہاراجہ کہڑک سنگہ کا بیان کیا اور جس مین گانو کے ضبط کرلینے کے اجازت تہی معلوم ہوا کہ ایک نقل کے نقل تہے امکان ہے کہ مہاراجہ کہڑک سنگہ نے جو ضعیف العقل تہے ایسے خط کا مسودہ لکہا یا ہو اور راجہ نابہہ نے بطور خفیہ اوسکی نقل حاصل کرلے ہو مگر راجہ دہیان سنگہ نے جو لاہور مین وزیر تہا کبہی اوس خط کو منظور نہین کیا تہا اور اوسکی صداقت مین نہایت شبہ تہا نتیجہ یہہ ہوا کہ دیہہ موران نہ ریاست لاہور کو واپس ملا نہ حکم سنگہ کو اور راجہ نابہہ کو اس طریق کے سبب سے جو شائستہ نہ تہا بہت ستنبہ ہوئے اس معاملہ کی اسقدر تفصیل اس موقع پر ضرور نہ ہوتی اگر اس فیصلہ سرکار انگریزی کے سبب سے قوم سکہان کو نہایت رنجش نہ ہوتی اس مین تو امکانًا کچھہ شبہ نہین ہوسکتا ہے کہ سرکار انگریزے کا طریق اس معاملہ مین نہایت منصفانہ تہا اور ضرور تہا کہ ایسا ہی ہو مگر سکہہ اس زمانہ مین بگڑے ہوئے تہے جو کچھہ احتیاط سرکار انگریزی کو مجبور اس سبب سے کرنے پڑتے تہی کہ فوج سکہہ بیقید ہوگئے تہے قوم سکہان یہہ سمجہتی تہی کہ سرکار انگریزی ہماری مخالفت کے واسطے کرتے ہے اور اگرچہ انتقال اول دیہہ موران کا بطور خفیہ ہوا تہا اور ناجایز تہا لیکن جب یہہ تجویز ہوئی کہ سرکار لاہور کو واپس نہ دیا جاوے تو اس تجویز کو سکہون نے یہہ سمجہہ لیا کہ سرکار انگریزے نے عمدًا سوچ سمجہکر سرکار لاہور کے توہین کی ✦

جو جاگیر حکم سنگہ کے باپ کی اور تہی اوسپر حکم سنگہ قابض ہوا اور جو جاگیرات مہاراجہ شیر سنگہ نے خاص حکم سنگہ کو دی تہین اونکو ملاکر اوسکے جاگیرات ۷۵ ہزار روپیہ سال کے تہی جب سندہا نوالیون نے مہاراجہ شیر سنگہ کو

باغ شاہ بلاول مین قتل کیا حکم سنگھ وہان موجود تہا اور جھگڑا دیکھے ہوئے اوس مین حکم سنگھ کو شانہ مین سخت زخم آیا تہا +

دو سال آیندہ کا حکم سنگھ کا کچھہ حال معلوم نہین ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ علیحدہ گوشہ گزین رہا فروری ۱۸۴۱ء مین سبراؤن کی لڑائی مین حکم سنگھ مارا گیا تہا اور اوسکے مرنے کے بعد راجہ لعل سنگھ نے اوسکی جاگیر جو ۶ ہزار روپیہ کی تہی گہٹاکر ۵ ہزار روپیہ کے رکہے اور یہہ جاگیر بشرط دینے نوکرے ۶۰ سوارون کے سردار کرپال سنگھ کے نام مقرر ہوئی +

۱۸۴۶ء مین کرپال سنگھ ملتان مین راجہ شیر سنگھ کے ہمراہ تہا جب راجہ شیر سنگھ کی فوج مفسد ہوگئی کرپال سنگھ اوس سے علیحدہ ہوگیا اور چند سوار اپنے لیکر میجر اڈورڈس صاحب کے لشکر مین چلا گیا ان صاحب کے ساتہہ سردار موصوف نے پہلے بنون مین کام کیا تہا ضبطی ملک پر اوسکی جاگیر ات گیارہ ہزار روپیہ سال کی اوسکے حین حیات واگذا ہوئین اور ایک نئی جاگیر ۵ ہزار روپیہ کی معرکہ ملتان مین نمکحلالی کے انعام مین علی الدوام واگذار ہوئی +

اس جاگیر مین یہہ شرط تہی کہ چند کور بیوہ حکم سنگھ کو اوسمین سے ۱۵ سو روپیہ سال ملا کریگا چند کور ۱۸۶۳ء مین مرگئے سردار کرپال سنگھ نے ۱۸۵۷ء مین کچھہ سپاہی بہرتے کئے اور سرکار انگریز کے خیرخواہی ظاہر کی اور اسکو ایک خلعت پانچ سو روپیہ کا اور سند نیکنامی عطا ہوئی یہہ سردار ۱۸۵۹ء مین مرگیا اوسکا ایک بیٹا سردار سروپ سنگھ ۲۳ برس کا ہے اور لاہور مین سرکاری مدرسہ مین اوسنی تعلیم پائی ہے +

گوردت سنگھ بلوی سردار صاحب سنگھ بلوے کا بیٹا اور سردار لعل سنگھ مڑاڑیہ کا نایب جو ۱۸۴۸ء مین مفسدون کے ساتہہ فساد انگیز خط وکتابت کرنے کے علت مین ماخوذ ہوا تہا سردار حکم سنگھ کی خاندان سے کچھہ تعلق نہ رکہتا تہا +

سردار گورڈت سنگھ چھاچھی

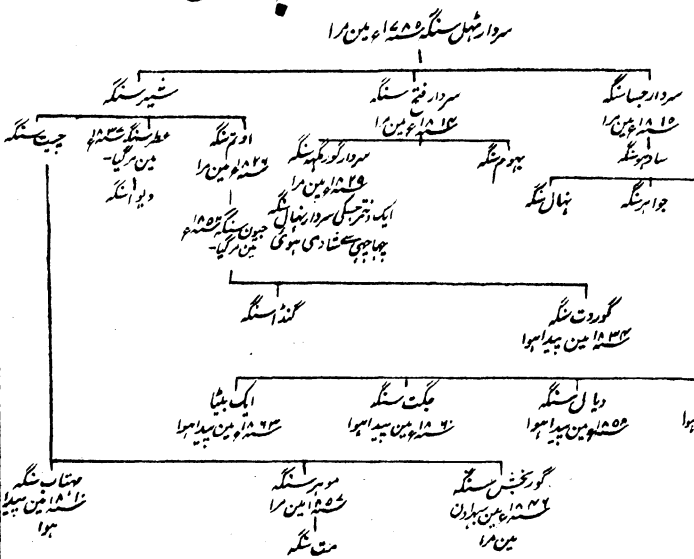

حال خاندان

اصل وطن خاندان چھاچھی کا بخوبی تحقیق معلوم نہین ہے لیکن چونکہ یہہ خاندان قوم سے کولی کہتری ہے غالب ہے کہ مورث اعلی اس خاندان کا ابتدا مین بہتیرے پنجاب مین آیا ہوگا اور پنجاب مین سالارگڈہ چھچھہ مین جس علاقہ سے خاندان کا نام چھاچھی شروع ہوا آباد ہوا۔

سردار ٹہل سنگھ پہلی سردار ان کہاٹر کا ملازم ہوا مگر جب سردار چرت سنگھ سوکرچکیہ زور پکڑنے لگا تو اوس سردار کے ساتھہ مل گیا اور ۳۶ ہزار سات سو روپیہ کی جاگیر مبانی داؤدخیل لاوا اور دلور مین اوسکو ملی یہہ معاملہ ۱۸۴۱ء مین واقع ہوا ٹہل سنگھ نے خود ملک فتح کئے اور قلعہ دیوراو پاپل پہاڑان کہنڈ سے چھینے اور ۱۸۴۶ء تک ان قلعون پر قابض رہا ٹہل سنگھ کے وفات پر اوسکے تین بیٹے اوسکے جاگیر پر قابض ہوئے جیا سنگھ اپنے باپ کے بعد تھوڑی نون

مین مرگیا مگر سردار شیر سنگھ اور فتح سنگھ کی بخیت سنگھ کے سلطنت کے اوایل مین برابر اچھی خدمت کی اور بہرت پور سیوال اور کنجاہ مین اور اور جگہہ اور جاگیرات علاوہ حاصل کین جنکی جمع ۵۳ ہزار روپیہ تہے یہہ بہائی ضلع پنڈدادنخان مین بمقام کسل جنجون سی اور پنڈی گہیب اور جہنگ مین ہے لڑے اور پہلے جونا کامیاب مہم کشمیر ۱۸۱۴ء مین سوی تہے اوسمین شریک تہے اوس مہم مین دونو مارے گئے جب وہ مرگئے اونکی جاگیرات پنڈدادنخان مین اور علاقہ ابدال ضلع گوجرانوالہ مین ضبط ہوئی گورمکہہ سنگھ اور سادہو سنگھ کلان گہوڑچڑہون مین بہرتے ہوئے اس فوج مین گورمکہہ سنگھ ۱۸۲۹ء یعنی سال وفات تک رہا اوسکی ایک دختر باقی رہی اوس کے شادی نہال سنگھ (سردار نہال سنگھ چہاچہی) کی ساتہہ ہوئی نہال سنگھ نے لقب چہاچہی اختیار کیا اور اوسکو اجازت ہوئے کہ اپنے خسر کے جاگیر چکوریے ضلع گجرات پر دخل کرلے ؛

اوتم سنگھ شیر سنگھ کا سب سی بڑا بیٹا خاندان کے جایداد واقع گجرات و گوجرانوالہ پر قابض ہوا اور اوسی سال مہاراجہ نے فرزند دوم عطر سنگھ کو علاقہ لاداجو پہلے اوس خاندان کے قبضہ مین رہا تہا عطا کیا اوتم سنگھ اپنے سوارون کو لیکر ۱۸۱۸ء مین مہم ملتان مین شامل ہوا اور بعد ازان لاوا کو چلا گیا جہان وہ ۱۸۲۶ء مین زمیندارون کے ساتہہ ایک خانہ جنگی بابت مالیہ مین مارا گیا مہاراجہ نے اوسکی کل جاگیر سوائے میان داؤدخیل اور لاوا جمعے ۱۲ ہزار دو سو روپیہ کے ضبط کرلے یہہ پہلے جاگیر اوسکے بیٹے جیون سنگھ کو ملی شاید یہہ نیا سردار مثل بعض سرداران اپنے خاندان کے جنگ کا شایق نہ تہا مگر باوجود اسکے بہت معرکون مین شریک رہا اوسکے سپاہ ۶۵ سوارون کے تہے پانچ زنبورے اور ایک ہونسہ تہا جسکی آواز مہ حد پر خوب معروف تہے بنون ٹانگ میٹہہ ٹوانہ مین اوس نے خدمت کی اور ہٹہ ٹوانہ مین وہ زخمے ہوا تہا جہان دو مین بہے وہ شریک جہان اوسکا چچا عطر سنگھ مارا گیا تہا قریب آٹہہ برس وہ ڈیرہ اسمعیل خان مین معین رہا اور بہت سے خدمت اوسکو وہان کرنے پڑی اسوسطیکہ اقوام سرحد کو سکہون سے نہایت ضد تہی اور سردار مسطور کو اونہون نے بہت دق کیا تہا ستلج کی لڑائی کے بعد وہ ہیبے کے ساتہہ کچی مین زیر حکم جنرل وین کورٹ لینڈٹ کے مامور رہا مگر تہوڑے عرصہ کے بعد وہ اپنی گہر کو واپس چلا گیا اور اپنے بیٹے گوردت سنگھ کو اپنے فوج کے ساتہہ چہوڑ گیا مگر جب لفٹنٹ آچ بے اڈورڈس صاحب بنون مین پہونچے

تو وہ پھر وہان واپس گیا اور اپنے بیٹے کے ساتھہ جو اوس زمانہ مین لڑکا ہی تھا دوسرے جنگ سکھہان کے
اختتام تک وہان خدمت دیتا رہا سردار جیون سنگہ اون چند سکھہ سردارون مین سے تہا جو دم اخیر تک خیر خواہ
رہے اور منجملہ اوسکے ۵۵ سوارون کے محاصرہ ملتان مین فقط و غنیم کے طرف چلے گئے تہے +
ضبطی ملک پنجاب پر اوسکے جاگیر نوکر سے ضبط ہوئی مگر اوسکے ذاتی جاگیر جسکے جمع سات ہزار روپیہ ہے
واقع میان داد خیل اور سالار گڈہ حین حیات اوسکے واگذار ہوئے اور اس مین سے نصف علی الدوام اگذار
ہوئے سالار گڈہ اس خاندان کے قبضہ مین ۱۸۴۱ء سے رہا تہا سردار جیون سنگہ ۲ ستمبر ۱۸۵۲ء کو
مرگیا سردار گوردت سنگہ نے ۱۸۵۷ء مین اچہی خدمت کی ۲۵ سوار اوس نے بہرتی کئے اور وزیر آباد کے
گہاٹ کے محافظت کہی اوس نے پانچ سوار اودہ مین خدمت کے واسطے بہے بہرتی کئے اور اس خیر خواہی کے
عوض خلعت تین سو روپیہ کا پایا +
چت سنگہ چہاچہی کے تین بیٹون مین سے گوربخش سنگہ جو سب سے بڑا تہا ۱۸۴۵ء مین فیروز شہر مین مارا گیا
تہا دوسرا بیٹا موہر سنگہ جو اسی رجمنٹ مین تہا جس مین اوسکا بہائی تہا ۱۸۴۵ء مین کلان گہوڑچڑہون مین
زیر حکم گنپت رائے کے بہرتی تہا موہر سنگہ سردار شیر سنگہ کے ساتہہ مولراج کے ساتہہ ملتان مین شامل ہو گیا تہا
اور سردار اٹاریوالہ سے کل جاگیر لاوا حاصل کرکے کہ جس مین جایزاد اوسکا تیسرا حصہ تہا وہ لاوا پر قبضہ کرنیکو روانہ
ہوا مگر امیر دیوی اور حکم دیوی عطر سنگہ اور گوربخش سنگہ کے بیوگان نے قلعہ لاوا مین بہادری سے مقابلہ
کیا کیونکہ چہاچہی صورتین بہے مثل مردون کے لڑسکتی ہین اور شیر محمد خان ٹوانہ جب ان سردار بہنون کے مدد کے
واسطے پہونچا موہر سنگہ مجبور شیر سنگہ کے پاس بالکل مایوس ہوکر واپس گیا اور جو اوس کا حق واجب جاگیر مین
تہا بسبب اوسکی بغاوت کے ضبط ہوا اوسنے ۱۸۵۸ء مین سرکار انگریزی کے نوکری اختیار کرکے اور ہندوستان کو
جاکر تہہیار بند مثل اکثر اشخاص اس خاندان کے مارا گیا +

خاندان رندھاوا

اول سردار جیمل سنگھ کہنڈا

دیانت رای

بچھتی رام

مجا سنگھ — گجا سنگھ — تیغ سنگھ

گجا سنگھ

بنجاب سنگھ

سردار لوزہ سنگھ بھیڑیے کے دختر شادی کی

سردار پریم سنگھ

سردار جوا ہر سنگھ — ہیرا سنگھ — سردار جیمل سنگھ — جیسونت سنگھ

شیر سنگھ سادھورہ کی دختر سے شادی ہوئی ۱۸۳۳ء میں پیدا ہوا

تارا سنگھ

۱۸۶۰ء میں پیدا ہوا

۱۸۲۰ء میں پیدا ہوا

۱۸۲۰ء میں مرگیا کمیدان فتح سنگھ چال کے دختر سے شادی ہوئی

۱۸۲۰ء میں مرگیا

کرپال سنگھ ۱۸۶۲ء میں مرگیا

سردار گوپال سنگھ سنولی کی دختر سے شادی ہوئی

حال خاندان

قوم رندھاوا ابتدا مین راجپوت تہے اور مورث اعلے اسکا سات سو برس ہوئے بیکانیر مین بستا تہا اوس سے سات خاندان نکلے ہین جو تاریخ پنجاب مین مشہور رہے ہین یعنے - دہرم کوٹ - گہنیان کے - جیسپاری دودوہا - دورانگلا - تلونڈے - کتھونگل - کہنڈا - ان پچھلے پانچ خاندانون کا کچھ ذکر اس کتاب مین کیا جاویگا لیے زمانہ خاندان کہنڈا سب سے زیادہ رتبہ کا ہے اور کتھونگل - اور دہرم کوٹ - اور گہنیان کے اس زمانہ مین کچھ قدر نہین رکہتے +

رندھاوا کا حال کچھہ کم معلوم ہے یہہ شخص جادو راجپوت تہا اور قوم کا نام اوسی سے شروع ہوا ہے کہتے ہین کہ یہہ شخص بڑا جنگ آزما تہا اور اوسکے نام سے جے رن اور دہاوا یعنے دوڑ سے مرکب ہے اوسکے بہادرے معلوم

ہوتے ہے لیکن یہہ کہین نہین لکہا کہ آیا یہہ شخص لڑنے کے واسطے دوڑکر جاتا تہا یا میدان جنگ مین سے دوڑکر بہاگ جاتا تہا بیکا یہ کہ نہ اس شخص نے چہوڑا نہ اوسکے قریب اولادنے لیکن کہل جو رندہاوا سے پانچوین پشت مین تہا پنجاب کو آیا اور متصل بٹالہ جو کچہہ عرصہ پیشتر رامدیو ایک بہٹی راجپوت نے آباد کیا تہا آباد ہوا

اِن بہائیون نے ضلع گورداسپور مین ایک اچہی علاقہ پر جس مین نوشہرہ۔ ظفروال۔ کہنڈا شاہپور اور قصبات متصلہ شامل تہے قبضہ کرلیا اور خاندان رندہاوا کے اور شاخون نے اسے زمانہ کے قریب فروغ پایا کہنڈاوالے کنہیون کے مثل سے تعلق رکہتے تہے اور جبتک سردار جی سنگہ کہنڈا ۱۸۳۳ء مین فوت ہوا اپنے کل علاقہ پر قابض رہے جسکے آمدنی قریب دو لاکہہ روپیہ کے تہے مگر سدا کور جی سنگہ کے بیوہ نے جو فرقہ نسانین ایک نہایت لایق اور نہائت بے دریغ عورت تہی اس خاندان مین کچہہ تکرار اور جہگڑہ دیکہکر اپنا قابو نکال لیا اور نوشہرہ۔ اور حیات نگر۔ کلیر پر تصرف کرلیا اور عرصہ کے بعد سردار پریم سنگہ کے زمانہ مین مہاراجہ رنجیت سنگہ نے کل علاقہ پر قبضہ کرلیا اور فقط اس گانو جمی چوبہ ہزار روپیہ کے اس خاندان کے پاس چہوڑ دئے پنجاب سنگہ پریم سنگہ کی باپ نے نودہ سنگہ مجیٹہہ کے ایک دختر سے شادی کی تہی اور اوس زمانہ مین سردار دیسا سنگہ نودہ سنگہ کی فرزند کو مہاراجہ رنجیت سنگہ کے سرکار مین بہت رسوخ اور رشد حاصل تہا سردار دیسا سنگہ نے پریم سنگہ کو معہ اوسکے دس سواروں کے اپنے تحت مین لے لیا اور یہہ جوان سردار اوسکے بعد مہاراجہ کے بہت سی مہمون مین شریک ہوکر خدمت کرتا رہا کہ ان مہمون مین مہم ملتان اور پشاور داخل تہے یہہ سردار دوسرے نومبر ۱۸۴۶ء کو جب مہاراجہ کی فوج دریائے اٹک کو پایاب اوترتے تہے اور اوسوقت دریا کو بسبب بارش کے بہت طغیانی تہے ڈوب کر مرگیا یہہ فوج مفسدان گنڈگڈہ کے تعاقب مین جاتے

کہتے ہین کہ بٹالہ ۱۵۹۶ء مین آباد ہوا تہا مگر حقیقت مین یہہ شہر بہت زیادہ پرانا ہے رامدیو نے نئے شہر کے بنیاد قریب دوسیل کے اوس موقع کے فاصلہ پر جہان اب شہر موجود ہے کہودنے شروع کی تہے لیکن کچہہ ایسا سرسبز ہوا تہا کہ جتنے دن کو بنیاد کہودے جاتے تہے قدرت غیبی سے رات کو بہر جاتے تہے اور رامدیو نے آخر کو مجبور ہوکر شہر کا موقع بدل دیا اس سبب سے بٹالہ یعنے نیا دلہ نام رکہا گیا۔

لیکن ۱۵۹۶ء تک کسی فروغ کے جگہہ نہین تہے اوس سال مین شمشیر خان جو اکبر کے زمانہ مین خوجہ تہا باجہہ اور دوابہ جالندہر کا ناظم مامور ہوا اور شہر مین بہت خوبصورت عمارتین اور ایک عالیشان تالاب بنوایا جب اوس نے دیکہا کہ ہندو اوس تالاب مین نہانے سے پرہیز کرتے ہین تو اوسنے تین سو اونٹ ہردوار کو گنگا جل لانے کو بہیجے تاکہ تالاب کو پاک کریے اور روایت یون ہے کہ اوس روز سے تالاب ہمیشہ بہرا رہتا ہے اور اوسکا پانی ہمیشہ صاف رہتا ہے ۔

تہے کہ جنہون نے ہری سنگہ نلوہ پر حملہ کرکے اوسکو شکست دی تہی پریم سنگہ کی جاگیر اوسکے چار بیٹون کو اوسی شرط پر دے گئے کہ دس سوارون کے نوکر مجیٹیہہ کے فوج مین دی ؛

۱۸۳۶ء مین سردار جیمل سنگہ نے معہ اپنے بہائی جواہر سنگہ کے مہاراجہ کے نوکر ے اختیار کی سردار لہنا سنگہ مجیٹیہہ نے جیمل سنگہ کو اوسکے خسر فتح سنگہ جاہل کے جگہہ جو کچہہ عرصہ پہلے مرگیا تہا رامگڈیہہ بریگیڈ پر افسر کردیا ۱۸۳۷ء مین جب سکہون کو جمرود مین افغانون سے شکست ہوے اور سردار لہنا سنگہ پشاور کو فوج لیکر کمک کیواسطے گیا تہا اوسکے ساتہہ یہہ دونو بہائی گئے تہے جواہر سنگہ کے ساتہہ کوہستان منڈی مین خدمت دیتا رہا اور سرداران کہنڈا ضبطی ملک پنجاب تک سرداران مجیٹیہہ کے موروثی جاگیردار تہے جیونت سنگہ ۱۸۴۴ء مین مرگیا تہا سردار جواہر سنگہ اور بہیرا سنگہ ایک مان کے بیٹے مین اور جیمل سنگہ اور جیونت سنگہ دوسری مان کے بیٹے ہین اور ان سوتیلے بہائیون مین کبہی محبت نہین رہے جب ان بہائیون نے جاگیر کے باب مین تکرار اور جہگڑا کیا تو سردار لہنا سنگہ اونکے افسر نے جاگیر اس طرح تقسیم کردی تہے جیمل سنگہ کو کہنڈا کہنڈی سجان پور بدہی پور شاہپور ملی سمرارا اور نصف جاجووال اور بندیوال دیا جنکے جمع چار ہزار روپیہ سال کے تہے اور دو ہزار روپیہ سال نقد اور چہہ سوارون کے نوکری اوسکے ذمہ کردے جواہر سنگہ کو ظفروال بلیان اور نصف ہرسیان جمعی دو ہزار چہہ سو روپیہ سال معہ گذارہ نقد بارہ سو روپیہ کے اور اوسکے ذمہ چار سوارون کے نوکری رکہے لیکن جب لہنا سنگہ دوسرے مرتبہ بنارس کو گیا اوس سے کچہہ ہی پہلے بابت حق زمینداری ان بہائیون کے مابین نزاع ہوا تہا لہنا سنگہ نے ایک پنچایت مقرر کے جس نے یہہ فیصلہ کیا کہ سردار جیمل سنگہ دیہات موروثی یعنے کہنڈا اور شاہپور کا زمیندار رہے اور سردار جواہر سنگہ نوشہرہ اور جہنڈ بہنڈ کا زمیندار رہے مگر ان دونو کے زمینداروں نے جو قوم رندہاوا سے تہی ان دیہات کے زمینداری کا دعوی کیا اور ۱۸۵۴ء مین محکمہ بندوبست سے وہ زمیندار اپنا دعوی جیت گئے جواہر سنگہ نے تب نصف کہنڈا اور شاہپور کا دعوی کیا مگر حاکم بندوبست نے اوسکا دعوے خارج کیا ؛

سردار جواہر سنگہ نے سرکار انگریزی کی نوکر ے نہین کی ہے ۱۸۴۸ء مین وہ سردار لہنا سنگہ کے

پاس بنارس کو گیا تہا مگر تہوڑے عرصہ کے بعد پنجاب کو واپس چلا آیا تہا سردار جیمل سنگہ ۱۸۴۴ء مین امرتسر مین زیر حکم سردار لہنا سنگہ مجیٹیہہ کے نائب عدالتی مقرر ہوا تہا جب ۱۸۴۸ء مین مفسدہ ہوا جیمل سنگہ مروانہ اور بلا مامل سرکار کے طرف رہا اوس نے مانجہ کے مفسدون کی نسبت چستی سے کام کیا کہ اونکے گہر دن کے ضبط کرنیکا اوسکو حکم ہوا تہا اور اپنے خیر خواہی اور عقل اور سرگرمی کے سبب سی حکام کے طرف سی بہت تعریف حاصل کی ضبطی ملک پنجاب کے بعد اوس نے تحصیلدارے بٹالہ کا عہدہ قبول کیا اور اپنے حتی المقدور اس باب مین سعی کے کہ نئی انتظام سے لوگون کو خوش رکہا اگرچہ ضابطہ سرکار نگریزی سی وہ ناواقف تہا لیکن اوس نے اپنے خدمات کو اس خوبی سے انجام دیا کہ اوسکو عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ملا اور محکمہ ٹہگی مین مامور ہوا اوس محکمہ مین کرنیل سلیمن صاحب میجر سیگنیڈرو صاحب اور بریرٹن صاحب نے اوسکے حسن خدمت کو تسلیم کیا اسکو یہہ کام سپرد تہا کہ دیہات سے خبر لیتا تہا اور حال دریافت کرتا تہا اور ٹہگون کو گرفتار کرتا تہا اور اون پر جو مقدمات دائر ہوتے تہے اونکے پیروی کرتا تہا اور بعد ازان جبلپور خانہ اور کارخانہ ٹہگون کا اوسکے اہتمام مین رہا اوس نے عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹی سے ۱۸۶۱ء مین استعفا دیا ۱۸۵۷ء مین اوس نے بہت اچہی خدمت کی اوسکے جلدو مین ایک ہزار روپیہ کا خلعت اوسکو عطا ہوا اوسکو ۵۶۰ روپیہ کے آمدنی جاگیر سے اور نقد تہے اور اوس مین سے دو ہزار روپیہ کے جاگیر نصف جمع پر اوسکی اولاد نرینہ کو علے الدوام داگذار رہنے کا حکم تہا سردار جیمل سنگہ کہنڈا ۱۸۷۱ء مین مرگیا اوسکا ایک ہی بیٹا سردار کرپال سنگہ ۱۸۷۶ء مین مرگیا اولاد نرینہ اوسکے کوئی نہین فقط ایک دختر ہے ٭

خاندان رندھاوا

نمبر ۲ سردار لعل سنگھ تلونڈی

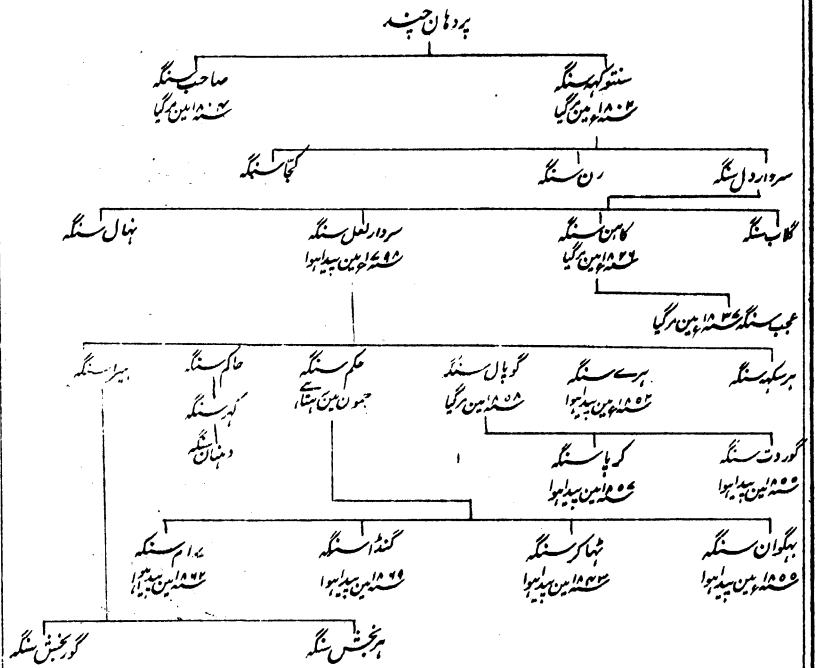

حال خاندان

تلونڈی کھنڈا وچیاری کے خاندان آپس مین قریب ہین کہ ان تینون کا مورث اعلی دہیر عرف رندھیر چند تھا اور یہہ شخص رندھاوا بانی قوم سے چودھوین پشت مین تھا یہہ شخص پنجاب کو قریب سال ۱۵۴۰ء مین آیا تھا اور بٹالہ کے متصل جہان اوسکی اور قوم کے آدمی پہلے آباد ہوئے تھے اوس نے ایک گانو اپنے فرزند اکبر کے

نام سے بنام جہنڈا آباد کیا تھا* تر گار رندھیر چند کے پوتے نے اپنے باپ کے گانو کو چھوڑ کر تلونڈی کو جہان یہہ خاندان اب رہتا ہے آباد کیا ۱۶۴۰ء کے قریب شاہجہان کے سلطنت کے زمانہ مین بہار چند تر گا کے پُروتے کوٹہ دیہا کے چودھرایت ملے یہہ منصب اس خاندان مین بہ دھان چند کے زمانہ تک رہا +

سنتو کہہ سنگھ اور صاحب سنگھ پردھان چند کے دو بیٹے سکھ ہوگئے اور کنہیون کے مثل مین شامل ہو کر جبکار مسل جی سنگھ تھا اونہون نے تلونڈی اور دورانگلہ پر قبضہ کر لیا ان دونون بھائیون کا کچھ حال معلوم نہین ہے کہ کسی طرح کا فروغ اونکو نہین تھا سنتو کہہ سنگھ ۱۸۰۲ء مین اور صاحب سنگھ دو برس بعد مر گیا سنتو کہہ سنگھ کے تین بیٹون مین سے فقط ایک دل سنگھ کو اوسکے باپ کی جاگیر مین حصہ ملا اوسکے قبضہ مین تلونڈی اور چند دیہات متصل رہے دورانگلہ اور علاقہ سیالکوٹ پر رنجیت سنگھ نے قبضہ کر لیا اور رنجیت سنگھ نے صاحب سنگھ کے علاقہ کو بھی اپنے تصرف مین کر لیا +

سردار دل سنگھ مہاراجہ کے اکثر مہمون مین لڑتا رہا اپنے حیات مین اوس نے اپنے جائیداد کا کسیقدر حصہ اپنے بیٹون مین تقسیم کر دیا تھا کاہن سنگھ کو رائی چک اور چنہی والا ملا اور لعل سنگھ کو تلونڈی سردار دل سنگھ ستلج کے لڑائی مین ۱۸۴۵ء مین مارا گیا تھا اوسکے جاگیرات ضبط ہوگئین تھین +

کاہن سنگھ اپنی باپ سی بہت پہلی مر گیا تھا وہ سیدو کی لڑائی مین جو سید احمد شاہ سی ہوئی تھی مارا گیا تھا اوسکا جو ایک ہی بیٹا تھا دس برس بعد اپریل ۱۸۳۷ء مین جمرود کی لڑائی مین مارا گیا تھا +

سردار لعل سنگھ ۱۷۹۵ء مین پیدا ہوا تھا اور بہت سے خدمتین اوس نے کی تھین ملتان اور کشمیر کے مہمون مین جو ۱۸۴۸-۹ء مین ہوئے تھین وہ لڑتا رہا اور جمرود کی لڑائی مین بھی شامل تھا جہان اوسکا بھتیجا مارا گیا تھا +

۱۸۴۸ء مین لعل سنگھ گمانی لعل پانجہ کے عدالتی کے ساتھہ مامور ہوا تھا اور پچاس سوار اوسکی زیر حکم تھے +

* یہہ ایک روایت مطبوع پر ہے کہ رندھیر چند رامدیو پہلے کے ساتھہ آیا تھا جس نے بٹالہ آباد کیا تھا اور رامدیو کے نئے شہر کا نام بٹالہ اسواسطے رکھا گیا تھا کہ جو شہر اوس نے پہلے آباد کیا تھا اوس کے مس فکلید کر جہنڈا رندھیر چند کے گانون کے جگہہ اوسکو آباد کیا تھا مگر یہہ روایت تاریخون کے تقابل سے تصدیق کو کسی طرح نہین پہونچ سکتی ہے +

۱۸۵۷ء مین سرکار کے حکم سے لعل سنگھ فی دنل سردار ہندوستان کو خدمت کے واسطے بھیجے تھے اور اونکے ساتھ اپنے دو بیٹے ہیرا سنگھ اور گوپال سنگھ بھیجے تھے دونو مردانہ کل لڑائی مین لڑتے رہے ہیرا سنگھ کو عہدہ رسالدارے ملا اور جب ۱۸۵۹ء مین اوسنے علیحدگے اختیار کے تو اوسکو ۱۰۰ سوروپیہ انعام ملا اور پچاس ایکڑ زمین ضلع کانگرہ مین نور پور کے پاس ملی تھے۔ گوپال سنگھ ہوڈسن صاحب کے سوار رسالہ مین دفعدار رہتا اور ایک جنگ مین جو کانپور کے متصل ہوئے تھے ۱۸۵۸ء مین مارا گیا تھا +

سردار لعل سنگھ نصف تلوندی کے ملکیت حاصل ہے اور شیخ بہلول کا بہے مالک ہی باقی نصف تلوندی کے زمینداری صاحب سنگھ کے اولاد کے ہے +

خاندان رندھاوا

سمت سردار گوردت سنگھ چمیاری

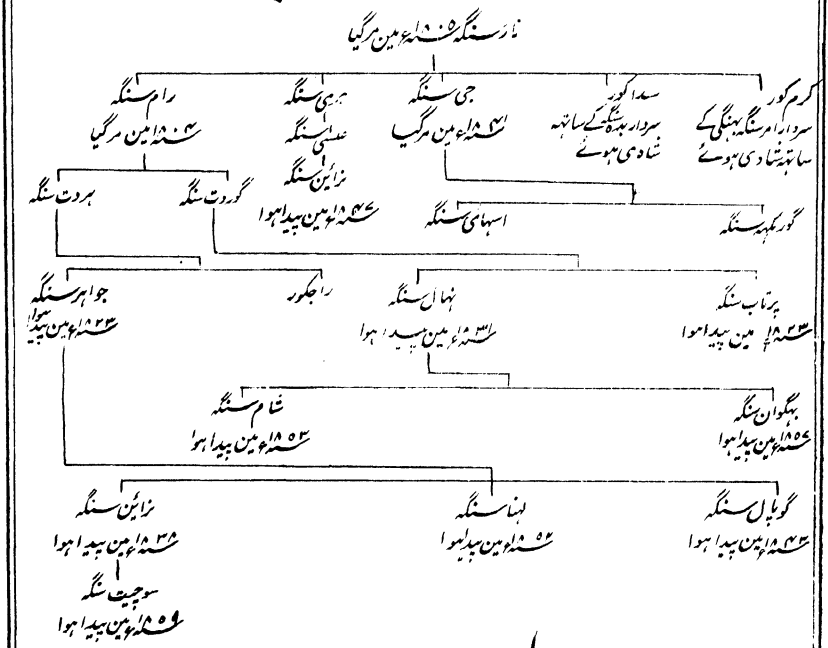

حال خاندان

خاندان چمیاری کا بانی مبانی نار سنگھ نہین تہا جو اصل مورث اعلی تہا بلکہ ساون سنگھ ایک دور کا رشتہ دار تہا اس شخص نے ۱۷۵۰ء کے قریب مذہب سکھان اختیار کیا اور بھنگی مثل مین شامل ہوگیا تہا نار سنگھ اپنے سردار کیواسطی یہہ شخص بہت لڑائیون مین لڑتا رہا مگر اپنے ذات کے نفع کو معلوم ہوتا ہے کہ اوس نے فراموش نہین کیا تہا کیونکہ چند سال کے بعد کنارہ چناب دریائے راوی تک اوسکے قبضہ مین بڑا علاقہ تہا

حسن مین اجنالہ اور چمیارے جسکو چمپاری بھی کہتی ہین شامل تہے اور اِس گانو سے اِس خاندان کا
نام چلاہی ساون سنگہ ایک لڑای مین لاولد مارا گیا تھا مگر اوسکے بیوی مائے ملکہان نے اپنا علاقہ نارسنگہ
کو جو اوسکے شوہر ستوتے کا رشتہ دار تہا دیدیا تہا نارسنگہ ساون سنگہ کا خیرخواہ ستوسل تہا اور بہت
شجاع اور اولوالعزم آدمی تہا اس انتظام کو گورمتا یعنے سکہون کے قومے پنچایت نے منظور کیا
اور نارسنگہ ساون سنگہ کے کل علاقہ کا مسلم وارث بنکر فتوحات پر آمادہ ہوا اور یا کے امرتسر کے رخ کے علاقہ
پر قانع نہ ہوکر اوس نے ضلع سیالکوٹ پر یورش کے اور بسرور اور کتنے ہی دیہات پر جو اوس کے
متصل ہین قبضہ کرلیا اوسکے بعد جو شمال کنہیون کے فروغ پاتے جاتے تہے اوس مین جا شریک ہوا
اور ضلع سیالکوٹ مین بمقام نونار اپنے پورانے رفیقون سے خوب لڑائی اوسکے ہوئی اوسکی طرف
مہان سنگہ نوجوان رئیس سوکرچکیہ کے مثل کا تہا اور اوسکے مقابلہ پر جہنڈا سنگہ اور سرداران بہنگے کے
سب سے زیادہ بہادر سردار تہے باعث اِس لڑای کا خفیف تہا نارسنگہ جہنڈا سنگہ کے کسی گانو
مین گذرتا تہا اوس نے ایک غلہ کے کہیت مین اپنے گہوڑے چرنے کو چہوڑ دئے سردار بہنگی بہت غصہ
مین پھر کر آیا اور اصرار کیا کہ گہوڑون کو ہٹالے نارسنگہ نے کہا کہ گہوڑون کو چرتے ہوئے مین دق نہین کرونگا
اِس تو مین کے جہنڈا سنگہ برداشت نہ کرسکا اور سب اپنے آدمی جمع کرکے اور جتنی دوست اکہٹے کرسکا اکہٹے
کرکے اوس نے نارسنگہ کی طرف کوچ کیا نارسنگہ بہی اوسکے مقابلہ کے واسطے تیار تہا لڑائی سے کچھ فیصلہ نہین
ہوا اور کچھ عرصہ کے بعد نارسنگہ کی سوکرچکیہ دوست اِس بات سی بہت ناراض ہوئے کہ نارسنگہ نے اپنی بیٹی
کرم کور کے امرسنگہ سردار جہنڈا سنگہ کے بہتیجے سے شادی کردی مگر سوکرچکیون سے نارسنگہ نے فاش عداوت
نہ کرے ۱۸۰۹ء مین مہان سنگہ کی بیٹے کے ساتہہ لاہور کی فتح مین وہ شریک تہا +
نارسنگہ ۱۸۱۰ء مین مرگیا اوسکا فرزند اکبر رام سنگہ اوس سے کچھہ مہینے پہلے جسونت راؤ ہولکر مرہٹہ کے لشکر
مین پیشہ کرکے مرچکا تہا اوسکے مرنے پر رنجیت سنگہ نے اِس خاندان کے بہت سے علاقہ پر قبضہ کرلیا اور دیہات
علاقہ سیالکوٹ و متعلقات سدہوان گہنے والہ اور چمیارے پر تصرف کرلیا دیہہ چمیاری اِس خاندان

کے قبضہ مین رہا اور ملکیت اس قصبہ کے اب تک اِس خاندان کے ہے ٭

چمپاری بہت پُرانا قصبہ ہے اور اوسکے ابتدا کے باب مین کئی روائتین ہین کہ وہ اِس جگہہ بیان کیجاتے ہین ٭

ایک روائیت یہہ ہی کہ راجہ سالواہن سیالکوٹ والا جو قریب سنہ ۹۰ عیسوی کے مین سلطنت کرتا تہا جب اوس طرف سے گذر اجہان اب چمپاری ہے تو اوس نے ایک لڑکے ایک کنوئین پر پانی بہرتے دیکہے اوسکے حسن و لفریب کو دیکہکر اور حیران ہوکر اوسکا نام دریافت کیا اور معلوم ہوا کہ اوسکا نام چمپا تہا اور رئیس راجپوت اوس ضلع کی دختر تہے سالواہن نے اوس سے شادی کی درخواست کی لیکن اوسکے باپ نے انکار کیا اسواسطیکہ راجہ کے نام سے لڑکیان بہی اور لڑکیون والے باپ بہی خوف کرتے تہے کیونکہ راجہ موصوف ایک جور و روز کیا کرتا تہا اور باکرہ عورتین ملک مین کم ہوتی جاتی تہین مگر راجہ اس انکار سے اپنے مطلب سے باز نہ آیا اوس نے قسم کہائے کہ اگر چمپا کے ساتہہ شادی ہنو جاوے تو آتہہ روز تک شادی نہ کرونگا اور اِس شرط معقول پر لڑکی کے باپ نے اقرار کیا مگر آتہہ دِن مین راجہ سالواہن حسین چمپا پر ایسا مفتون ہو گیا کہ اوس نے اور اپنے زوجگان کو طلاق دیدیا اور تمام عمر کے واسطے چمپا ہی کو رکہا اور اپنی عشق کے نام کیواسطے تاکہ ہمیشہ کے واسطی یادگار رہے راجہ نے اوس کنوئین کے گرد جہان اوس نے پہلے چمپا کو پانی بہرتی ہوئی دیکہا تہا اوس کے نام سے قصبہ چمپاری آباد کیا ٭

ایک اور روایت یہہ ہے کہ چمپاری یا چمپاری راجہ سالواہن کے چاہتے بے بے کی ذات کے نام سے آباد ہوا تہا جسکا نام لونا تہا جو راجہ پنیا بینکہہ والی چمپال راجپوت کی بیٹی تہی وہ رسالو کی مان تہی جسکی نام سی سیالکوٹ کا نام رسالکوٹ مشہور تہا لونا کا حسن مشہور و معروف تہا لیکن بدبخت ایسی نہ تہی چنانچہ قصہ سے معلوم ہوگا اچہران کو جو راجہ کے ایک اور رانی تہی ایک حسین لڑکا پیدا ہوا اوس لڑکے کا نام پورن رکہا گیا منجمون نے جو طفل نوزاد کا زائچہ بنانے کو قلعہ مین جمع ہوئے تہے بیان کیا کہ اگر بارہوین سالگرہ سے پہلے لڑکے کا باپ اوسکو دیکہہ لیگا تو نہایت سخت آفت اوس لڑکے پر پڑیگی اوس زمانے مین منجمون کے اقوال پر اعتقاد ہوتا تہا چنانچہ ایک اونچا بُرج بنایا گیا اور لڑکی کو

اوس بیچ مین رکھا تا وقتیکہ ملازمون نے سمجھا کہ بارہ برس پورے ہوگئے اوس لڑکے کو باپ کے پاس لے گئے اور باپ اوسکو دیکھکر بہت خوش ہوا مگر ایک روز حساب مین فراموش ہوگیا تہا بارہ برس پورے نگذر چکے تہے +

جب لونا نے اوس محبوب لڑکے کو دیکھا فورًا اوسپر عاشق ہوگئے یہہ قصور اوسکا چندان نہ تہا گرہون کا پہیل تہا اور آخرکار جب اوس سے ضبط نہ ہوسکا تو اوس نے پورن کو بغل مین پکڑلیا اور اپنا عشق جتایا مگر یہہ لڑکا برج مین عالم تنہائی مین عشق کا فن نہ سیکھا تہا اور لونا کی آہ وزاری سنکر ہنس پڑا اور وہان سے بہاگ گیا اس عورت کا یہہ حال ہوا کہ اسطرح جب پورن نے اوس پر توجہ نہ کی اوسکو بہت غضب ہوا اور بجاے عشق کے نہایت عداوت اوسکو ہوگئی اوس نے بال نوچی اور کپڑے پہاڑ ڈالے اور جب راجہ اندر آیا تو روکر کہا کہ پورن نے اوس پر ناتہہ ڈالنا چاہا تہا راجہ نے تحقیقات نہ کی بلکہ فورًا حکم دیا کہ لڑکے کو جنگل مین لیجاکر مار ڈالین اس طفل خورد سال کو جب جلاد لیچلے تو اوس نے بہت منت کی کہ جان بچا دین مگر عرصہ تک اوسکے باپ کے جلادون نے منظور نہ کیا آخرکار جلادون نے وعدہ کیا کہ نہین مارینگے مگر اونہون نے اوسکے دونو ہات کاٹ ڈالے اور اوسکو ایک کنوئین* مین پہینک دیا کہ وہان مرجاویگا مگر خدا کی قدرت سے پورن کی زندگی باقی رہے اور دو سال کے بعد جوگی گورکہنا تہہ اوس موقع پر اپنے بارہ ہزار چیلون کے ساتھہ آیا ایک نے ان چیلون مین سے جو کنوئین مین سے پانی کہینچا تو دیکہا کہ لڑکا کنوئین مین ہے اور اوسکو رکہا لکر اپنے گورو کے پاس لیگیا جوگے نے کرامات سے اوسکی دونو ہاتہہ پہر پیدا کر دیئے گورکہنا تہہ تب پورن کو قلعہ مین لیگیا اور اوسکی مان اچہران کے پاس لیگیا اچہران اپنے پسر کے غم مین اندہے ہوگئی تہی اوس کی بینائی پہر آگئی راجہ سالواہن ان عجایب واقعات سے حیران اور پریشان ہوگیا اور چاہا کہ اپنا راج اپنے فرزند کو دیدے مگر پورن نے قبول نہ کیا اور دنیا کو ترک کرکے گورکہنا تہہ کا چیلہ ہوگیا اور تادم مرگ اوسکی ساتہہ رہا +

* یہہ کنواں اب تک سیالکوٹ کے پاس موجود ہے +

* یہہ دونون روایتین الف لیلا کے کہانیون کے سی ہین مگر پنجاب مین کئے سو برس سے مشہور ہین اور غالب ہے کہ بعض کہانیان الف لیلا کے ہندوستان سے نکلے ہون +

غرضکہ چمیاری کی آبادی کے باب مین ایسی روائتین ہین اور چمیاری بلاشبہ بہت پُرانا قصبہ ہے یہہ قصبہ تقریبًا تمام وکمال بڑے طوفان مین غارت ہوگیا تہا جو ایک ہزار برس کے قریب ہوئے پنجاب مین آیا تہا کہ اوس وقت پانچون دریا پنجاب کے آپس مین مل گئے تہے مگر زمانہ شاہان اسلام مین یہہ قصبہ پھر آباد ہوگیا تہا ۱۷۲۲ء مین سکہون نے اس قصبہ کو جلادیا تہا اور جب نارسنگہ کے قبضہ مین آیا تو ویران تہا مگر اوس سردار نے اوسکو پھر آباد کیا اور قصبہ کو بہت بڑہا دیا +

نارسنگہ کے بیوہ اور اوسکی بیٹے ہری سنگہ کے وفات کی بعد اس خاندان کا جو تہوڑا سا علاقہ تہا اور بہی کم کیا گیا اور جی سنگہ کے مرنے کے بعد مہاراجہ شیر سنگہ نے ۱۸۴۱ء مین کُل علاقہ ضبط کرلیا +

سردار گوردت سنگہ کے پاس جو مہاراجہ دلیپ سنگہ کے خاص فوج کا کمیدان تہا اجنالہ کے متصل دہاریوال مین بارہ سو روپیہ کی جاگیر ہے اوسکے وفات پر اس مین سے نصف جاگیر ضبط ہوجاوےگی اوسکے دو بیٹے پرتاب سنگہ اور نہال سنگہ ۱۸۴۸ء مین مفسدہ مین شریک ہوگئے تہے اور اونکے جاگیرین ضبط ہوگئین تہین کہیم کور سردار جی سنگہ کی بیوہ کو پانچ سو روپیہ سال پنشن ملتی ہے +

خاندان رندھاوا

نمبر ۴ ہری سنگھ دودیہ

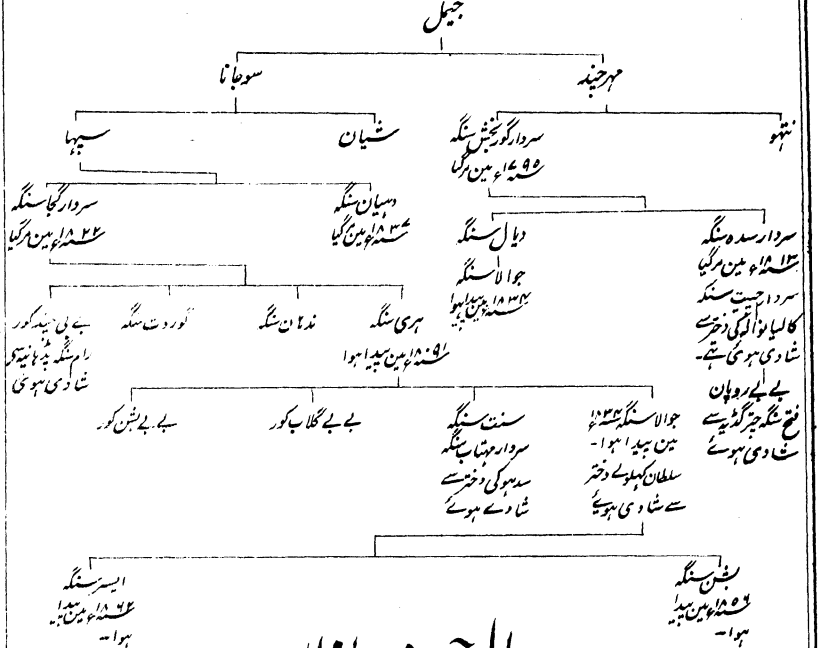

حال خاندان

موضع دودہ ضلع گورداسپور کے شکرگڈہ کے پرگنہ مین ہے اور شمال موضع جھنڈا اس گانو کو بھی دھیر رندھاوا نے آباد کیا تھا پہلے جھنڈا آباد ہوا تھا اور وہان سی آکر دودہ مین لوگ بسے تھی خاندان دودہ کے آدمی شمال عام کشتکار ونکی کئے پشت تک اپنی زمین مین خود ہل چلاتے تھے اور کشتکاری کرتے تھے تا وقتیکہ گوربخش سنگھ نے اوایل فروغ قوم سکھان مین مذہب سکھہ اختیار کیا اور سلحہ بندی شروع کی گوربخش سنگھ معہ اپنی بھائی کے

بہنگیون کی شمل مین شامل ہوا اور تھوڑے عرصہ مین کسیقدر فروغ پاگیا اپنے ہمسایونکے ساتھہ ہمیشہ لڑتا رہتا تہا اور ایک جنگ مین اپنے بھائی کے ساتھہ جو قوم پڈا سی تہا گوبخش سنگہ کا بڑا بہائی نتھو مارا گیا تہا گوبخش سنگہ نے متصل دودہ بہت سا ملک حاصل کیا معہ سادہ نوال انجور جسرا اور بہوپال والا اور علاقہ جمون مین سے بہی کچھہ ملک لیا اور شہر جمون کے پہ قریب یعنی چند میل کے فاصلہ پر ہے ایک قلعہ اوسنی تعمیر کیا یہہ شخص قریب ۱۷۹۵ء مین مرگیا اور اوس کے بعد اوسکا بیٹا سدہ سنگہ اوسکا وارث ہوا یہہ شخص بہی کسیقدر نامور رہا اور اوس نے اپنے خاندان کے مقبوضات مین ایزادی کی +

دونو سدہ سنگہ اور اوسکا باپ راجہ جمون کے سخت دشمن تہے اور اس عداوت کے سبب سے سدہ سنگہ ایک مرتبہ جان سے کہو بیٹہا تہا یعنے لال چک کو سوار ہوکر جاتا تہا جو جمون سے قریب پانچ میل کے ہے رنجیت دیو نے ایک گہات لگا رکہے تہے راجہ کی فوج نے اوسپر بندوق اپنی کے اوسکے گہوڑے کو گردن مین زخم لگا ایک گولی سدہ سنگہ کے زین تین لگ کر رہگئے ایک اوسکے تلوار کے قبضہ مین لگے اور سدہ سنگہ بہت مشکل سے جان بچا سکا سدہ سنگہ ۱۸۱۱ء مین مرگیا اور اوسکے خاندان نے جانگڑہ رنجیت سنگہ کا مقابلہ کرنیکے تاب نہین ہے گجا سنگہ بدہ سنگہ کے رشتہ دار کو جسکے اولاد نرینہ نہین تہے لاہور کو دولاکہہ روپیہ ایک ہاتہی اور بیش قیمت گہوڑے دیکر بہیجا اور اطاعت کرنیکا پیغام بہیجا مگر رنجیت سنگہ نے بدہ سنگہ کے موت کی خبر سنکر پہلے ہے گنڈا سنگہ صافی کو معہ سپاہ قلعہ جسر پر تصرف کرنیکو بہیجدیا تہا کہ یہہ قلعہ دودہی قریب پانچ میل کے فاصلہ پر تہا اس خاندان نے سارا حال بیان کیا اور درخواست کی کہ جبتک مہاراجہ کا حکم پہونچے تامل کیا جاوے مگر گنڈا سنگہ نے نہ مانا اور قلعہ پر حملہ کا فوراً حکم دیا مگر نقصان اوٹہایا اور ہزیمت پائی جب رنجیت سنگہ کو اس ہزیمت کی خبر پہونچی تو وہ ہنسے اور کہا کہ صافی کا صافہ اوتر گیا اس لطیفہ کی شرح درکار ہے گنڈا سنگہ بلیٹن کے کمیدان ہونیسے پہلے صافی تہا یعنے رومال لیکر جیسے پنجاب مین صافہ کہتے ہین لہیان ہلایا کرتا تہا اور پنجاب مین صافہ پگڑی کو بہی کہتے ہین کہ پگڑی کا اوترجانا ممالک شرقیہ مین بڑی بیحرمتی ہے رنجیت سنگہ ٹہٹہہ کے باتین کم کیا کرتے تہے اور اس لطیفہ کو کہکر وہ ایسے خوش ہوئے کہ گجا سنگہ سے وہ بلطف پیش آئے اور پچیس گانو بعوض نوکری ۸۰ سوارون کی اوسکو واگذار کئے یہہ

شخص مہم ہائی کشمیر اور ملتان مین مہاراجہ کے ساتھہ گیا تہا اور ۱۸۱۳ء مین اٹک کی لڑائی مین دیوان محکمچند کے ماتحت لڑا اور منگیرہ کے محاصرہ مین بہی موجود تہا گنجا سنگہ ۱۸۲۲ء مین اس مہم کے ایک سال کے بعد مرگیا اوسوقت اوسکی کل جاگیر مہاراجہ نے ضبط کرلے +

ہرسی سنگہ گنجا سنگہ کا فرزند اکبر اس حال مین بالکل مفلس ہوگیا اور اوس نے سردار ان سندہانوالیہ کے نوکری اختیار کی یعنے لہنا سنگہ اور شمشیر سنگہ کی کہ اونہون نے آخر کار اوسکو پچاس سوارون کا افسر کیا جمرود مین ہری سنگہ شجاعت سی لڑا جہان ہرسینگہ نلوہ مارا گیا تہا اور اس موقع پر اوسکے اچہے طریق کے سبب سے رنجیت سنگہ نے اوسکو انعام دیا +

ستلج کی لڑائی مین ہری سنگہ سردار شمشیر سنگہ سندہانوالیہ کے زیر حکم لڑا اور لاہور کے تصرف کے بعد ہری سنگہ سردار موصوف اور لفٹنٹ اڈورڈس صاحب کے ہمراہ بنون کو گیا اوسکی تنخواہ چھ سو روپیہ سال تہی جب ملتان مین فساد ہوا تو ہری سنگہ اپنی سردار کے ساتہہ وہان گیا اور راجہ شیر سنگہ کے ساتہہ شامل ہوگیا وہ تو کہتا ہی کہ اسنے معہ کپتان کرم بخش ٹہالیہ کے فوج مفسدان مین سے نکلنا چاہا تہا اور بلکہ بہاگنا شروع کردیا تہا مگر دشمن نے اونکو دیکہہ لیا کرم بخش جو آگے آگے سوار جاتا تہا گولی لگ کر مارا گیا اور ہری سنگہ اسیر ہوا یہہ بیان صحیح ہوا نہین یہہ بات تحقیق ہے کہ ہری سنگہ مفسدون کی طرف سے رام نگر اور گجرات مین لڑتا رہا اور اس سبب سی اوسکا گانوتہوال جمعی چھ سو روپیہ اور کسیقدر حصہ موضع دودہ کا ضبط ہوگیا اوسکی پنشن پانچسو روپیہ کی ہی ضبط ہوئی مگر ۱۸۵۲ء مین اوسکو سو روپیہ کی پنشن ملی کہ ابتک وہ کہاتا ہے +

مذکور سردار سدہ سنگہ کی بیوہ کا حصہ جو موضع دودہ مین تہا جب تک وہ زندہ رہے واگذار رہا اور اوسکی مرنے کے بعد ضبط ہوا +

جوالا سنگہ ہری سنگہ کا بیٹا سورج مکہی پلٹن مین انبالہ مین ملازم ہوا تہا اب وہ پولس مین نوکر ہے +

سنت سنگہ ایک اور بیٹا ہری سنگہ کا ۱۸۵۷ء مین ہاڈسن صاحب کے سوارون مین بہرتی ہوا تہا اور ہندوستان مین اوس نے اچہی خدمت کی ۱۸۶۰ء مین اوس نے بیماری کے سبب سی نوکری چہوڑ دے +

خاندان رندھاوا

نمبر ۵ نند سنگھ کتھونگلیہ

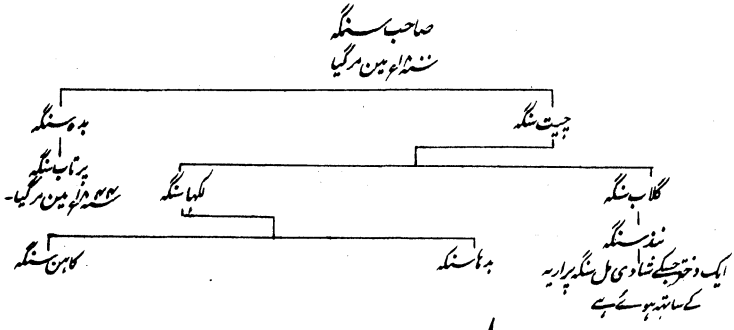

حال خاندان

چودھری ڈالا نے جو رندھاوا سے دسوین پشت مین تھا موضع چونڈہ ضلع امرتسر مین آباد کیا تھا اوس کے چار بیٹون گلو۔ چھنو۔ رام اور لکھن نے دیہات کتھونگل۔ ساہنسی والے۔ وریام نگل اور روپووالے آباد کئے ہے صاحب سنگھ جس نے پاہل اور سنہ ۱۷۷۰ء کے قریب سکھہ ہوگیا تھا گلو کا پڑپوتا تھا وہ سردار جی سنگھ کنہیہ کے ساتھہ شامل ہوا تھا اور اوس نے کتھونگل و ہرم کوٹ اور کلووال کے نواح مین تیس گاؤن پر قبضہ کرلیا تھا صاحب سنگھ بہادر آدمی تھا اور چودہ زخمون کے داغ اوسکے بدن پر تھے صاحب سنگھ سکھون کی طرف اونکے سب لڑایون مین لڑتا رہا اور آخر کار راگھڈ ہیون کی قوم کے ساتھہ لڑائی مین اٹل گڈھ کے قلعہ کے سامنی مارا گیا تھا اوسکے دو بیٹے چیت سنگھ اور بدھ سنگھ اوسکے بعد اوسکے علاقہ پر وارث ہوئے مگر ان مین سے جو بڑا تھا تھوڑے عرصہ کے بعد لودھا منڈووالے مین راگھڈ ہیون کے ساتھہ لڑائی مین جنھون نے اوس کے باپ کو مارا تھا مارا گیا۔

بدھ سنگھ اخیر سرداران کنہہ مین سے تھا جنھون نے رنجیت سنگھ کی اطاعت اختیار کی رنجیت سنگھ نے اوسکو

اور جیت سنگھ کے بیٹون کو اونکے علاقون پر قابض رکھا بدہ سنگھ فوج مین ہزارہ یوسف زئی اور کشمیر
مین ۱۸۱۳ء تک خدمت دیتا رہا اوس سال مین بیماری کے سبب سے اوس نے فوج کی نوکری چھوڑ دی
اور مہاراجہ نے اسکے کُل گانو سوائے لدھا مُنڈ اجمعی تین ہزار روپیہ اور ایک حصہ کتھونگل کے ضبط کرلئے تین
سال کے بعد بدہ سنگھ مرگیا اور اوسکا ایک ہی بیٹا جوپرتاب سنگھ تھا گھوڑچڑہ کلان مین بھرتی کیا گیا اور
پھوونڈیہ پلٹن مین آجیٹن مقرر ہوا تھا ۱۸۴۰ء مین اوس پلٹن کا کمیدان ہوا ۱۸۴۲ء مین پرتاب سنگھ کرنل
ہوا اور موضع جنابی جمعی ایک ہزار روپیہ کا اوسکو جاگیر مین ملا یہہ شخص ۱۸۴۴ء مین لاولد مرگیا ٭
اِس خاندان مین سے کوئی اور شخص کسی رشد کا آدمی نہین ہوا نند سنگھ نجواب رئیس خاندان ہے ۱۸۴۸ء
مین نوکری چھوڑ دی اور جاگیر کھو دی وہ کتھونگل مین رہتا ہے جہان نصف گانو کی زمینداری اور ایک
چاہ اوسکے قبضہ مین ہے ٭

خاندان رندھاوا

بمعہ سردار صاحب سنگھ عیسٰی پوریہ

سردار دسوندا سنگھ
|
سردار بھگت سنگھ
|
سردار رام سنگھ
سنہ ۱۸۳۶ عیسوی مین مرگیا
|
سردار صاحب سنگھ
مرگیا
|
اکواک سنگھ سنہ ۱۸۳۴ء
مین پیدا ہوا۔

حال خاندان

خاندان رندھاوا مین سے پہلا خاندان جو کسیقدر فروغ کا لایق تذکرہ کے ہے خاندان عیسٰی پوریہ ہی اسکا بانی دسوندا سنگھ سنہ ۱۷۳۳ء مین سکھہ ہوا تہا اور آدینہ بیگ کا نوکر ہوا تہا اوسکے ساتہہ وہ سنہ ۱۷۵۸ء تک رہا۔ اوسکے بعد وہ بہنگی کی مثل مین شامل ہوا اور چوہدری رامان کے رسوخ کے سبب سے جو رندھاوا راجپوت تہا اور دور کا رشتہ دار تہا اوسکو ایک جاگیر جمعی قریب بیس ہزار روپیہ سال کی ملی جس مین دیہہ عیسٰی پور شامل تہا کہ یہہ گانو تب سے برابر اس خاندان مین رہا ہے اور دسوندا سنگھ کے خاندان کا نام اسی گانو سے شروع ہوا ہے اوسکے بیٹے بہگت سنگھ نے پرانا علاقہ بہی قایم رکہا اور نئی جاگیر بہی حاصل کی اور سنہ ۱۸۰۱ء کے قریب سردار رام سنگھ بخیت سنگھ کے ساتہہ شامل ہو گیا مہاراجہ نے دیہات عیسٰی پور۔ بولاسرن اور دیہات دیگر ضلع امرتسر مین اوسکی نام بحال رکہے کئے موقعون پر اوس نے اچہی خدمات کین اور سنہ ۱۸۱۹ء مین پانچ لاکہہ روپیہ کی جاگیر اوسکو ملی اس شرط پر کہ سات سوار اور دو ہزار پیادون کے نوکری دی یہہ جاگیر خاص مہم کشمیر کے بابت

دے گئے تھے اور سنگیرہ کے فتح کے بعد ضبط ہو گئے تھے +

سنہ ۱۸۴۴ء مین رام سنگھ شہزادہ کہڑک سنگھ کے سرکار مین نوکر ہوا تھا اور اوس سرکار مین سنہ ۱۸۴۶ء تک رہا اوسکی بعد وہ راجہ سوجیت سنگھ کے فوج مین بھرتی ہوا اوس نے کلو۔ کانگڑہ اور مہاراجہ کے بہت سی مہمونمین خدمت کے اور سنہ ۱۸۳۹ء مین وفات پائے اپنے باپ کے وفات کے وقت اوسکا بیٹا صاحب سنگھ کچھ عرصہ سے سرکار کا ملازم تھا اور اس زمانہ مین راجہ سوجیت سنگھ کی خدمت مین مامور تھا اور دو ہزار روپیہ سالانہ مواجب پاتا تھا اس مواجب مین یہہ اضافہ ہوا کہ معہ عیسی پور اور چند دیگر دیہات کے اصلی جاگیر کے سات ہزار نوسو ۲۳ روپیہ کے گئے +

صاحب سنگھ سنہ ۱۸۴۸ء مین ملتان کے دوسری مہم مین اور کشمیر مین سال آئندہ مین موجود تھا اوس نے ماتحت شہزادہ کہڑک سنگھ اور راجہ سوجیت سنگھ کے منکیرہ اور بنون اور یوسف زئی اور سیدون اور ڈیرہ جات مین خدمت کے ستلج کے لڑائی کے بعد اوسکا علاقہ ۲۳۱۵ روپیہ کا گھٹکر رہ گیا اور دس سوارون کی نوکری اوسکو دینے کا حکم ہوا اور اپنے باپ کے بیوگان کو پنشن دینے پڑتے ہے +

سنہ ۱۸۴۷ء مین سو سوارون کی افسری پر مامور ہو کر صاحب سنگھ مانجہ سے معاملہ وصول کرنیکی واسطے بوآن تنخواہ ڈاڑھیوالہ کے بھائی لالہ منگل سین کو مدد دینے کے لئے بھیجا گیا اور اوسکے بعد وہ زیر حکم کپتان ایبٹ صاحب ہزارہ کو بھیجا گیا تھا سنہ ۱۸۴۸ء ۱۸۴۹ء مین وہ سرکار کا خیر خواہ رہا اور بہت سی انگریزی حکام نے اوسکے بہت تعریف کی ہے +

سنہ ۱۸۵۰ء مین منجملہ اوسکے جاگیرات کے عیسی پور یہ بولا۔ سنگل۔ اور سرن جمبی ۲۵۹۷ روپیہ کے سوائی بعض معافیات کے جو اوسکے خاندان کے اور اشخاص کے نام ہی اوسکے حین حیات کے واسطے واگذار ہوئین دیہات عیسی پور سنگل اور سرن جمبی ۱۳۸۶ روپیہ کے اوسکے اولاد نرینہ کے نام بسبیل علی الدوام واگذار ہین +

اوسکا ایک ہی بیٹا اکواک سنگھ فوج سرکار انگریزی مین پولیس کا جمعدار تھا سنہ ۱۸۵۷ء مین وہ عہدہ سالداری پر مامور ہوا اور بنون کو بھیجا گیا فساد کے ایام مین اوسکا طریق اچھا رہا اور شجاعت کے سبب سی علیحدہ تنخواہ بہادری کی اوسکو ملی اب وہ کوہاٹ مین رسالدار ہے اور ۲۸۰ روپیہ کا مشاہرہ دار ہے +

سردار صاحب سنگھ عیسی پور کا گھر ضلع امرت سر مین ہے +

جنرل ہرسکھرائے

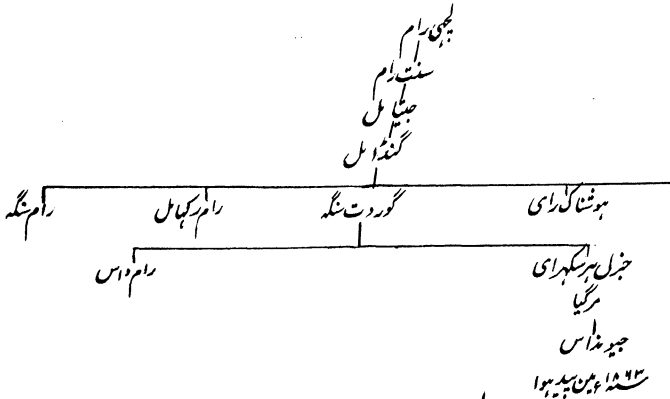

حال خاندان

سنہ ۱۸۴۰ء کی قریب لچھے رام ایک شریف آدمی قوم کپور کھتری لاہور سے حافظ آباد کو چلا گیا وہان اوس نے شادی کی اور وہین بس گیا اور اوسکی اولاد تب سے وہین رہتے ہے اس خاندان مین سے پہلے سرکار سکھان کی نوکری گوردت سنگھ نے کے یہہ شخص شاہزادہ کہڑک سنگھ کی سرکار مین دو ہزار روپیہ سالانہ جاگیر پر فوج سواری مین ملازم ہوا تہا گورت سنگھ کی شادی لالہ نانک چند دیوان ساون مل کے بڑی بہائی کی ایک دختر سے ہوئی تہی دیوان ساون مل ناظم ملتان تہا گوردت سنگھ کے دو بیٹے ہوئے ایک جنمین سے ہرسکھرای ہے گوردت سنگھ کے بھائی کسے رشد کے آدمی نہین ہوئے ہد

رام سنگھ کی شادی لالہ گورمکھہ رای دیوان ساون مل کے ایک اور بھائی کی دختر سے ہوئی تہی اور رام سنگھ دیوان ساونمل کی نوکری مین پہلے کاروائی کرتا رہا اور بعد ازان ڈیرہ غازیخان مین کمیدان رہا اسکا موجب ۱۸ سو روپیہ سال تھا ہد

رام رکہا مل یہی جو حیات ہی دیوان ساونمل کے نیچے ایک کاردار تہا۔

ہرسکھرای ۱۸۳۳ء مین ملتان کو گیا اور دیوان ساون مل نے اوسکو عدالتی مقرر کیا اور تھوڑے عرصہ کے بعد اوسکو فوج مین نوکری ملی مگر وہ وہان فقط ۲ برس رہا کہ اوسکو جب رخصت نہ مل سکی تو اوس نے دق ہوکر نوکری چھوڑ دی اور لاہور مین آیا اور لاہور مین راجہ دہیان سنگھ کے مہربانی سے اوسکو ایک فایدہ کے نوکری دربار مین ملی کہ اوس نوکری پر ۱۸۳۹ء تک قایم رہا اوسکے بعد وہ نمک کے پرمٹ مین ملازم ہوکر ملتان کو بھیجا گیا مگر یہہ نوکری اوس نے فقط چار مہینے کی مہاراجہ شیر سنگھ نے اوسکو ۱۸ سو روپیہ سالانہ مواجب پر شیخوپورہ کا کاردار مقرر کیا مگر راجہ دہیان سنگھ اپنی مربی کا معتوب ہوگیا اور ۱۸۴۱ء مین راجہ دہیان سنگھ کے نامہربانی کے سبب سے موقوف ہوگیا بعدازان وہ حویلی کا کاردار مقرر ہوا حویلی پاک پٹن کے متصل ہے مگر اوسکا انتظام ومان لوگون کو ناپسند تہا اوس نے سردار جواہر سنگھ کو جو وزیر تہا اپنا دشمن بنا لیا اس سبب سے کہ شہزادہ پشور سنگھ سے کچھہ سازکرتا رہا پشور سنگھ جولائی ۱۸۴۳ء مین اپنے بہائی کی وفات کے بعد لدہیانہ کو بہاگ گیا تہا اور ہرسکھرای فقط اپنے عہدہ سے ہی نہین برخاست ہوا بلکہ اوسکی جاگیر اور مال ضبط کئے گئے ۔

جب راجہ بنگل کو اختیار ہوا تو ہرسکھرای پہر مورد الطاف ہوا اوسکو عہدہ جنرل ملا اور اوس بریگیڈ کے افسری اوسکو ملی جو بریگیڈ راجہ لعل سنگھ نے اِس امید سے بنانی شروع کی تہے کہ اگر کوئی نیا انقلاب ہوگا تو یہہ بریگیڈ جو اوس کے اپنے بنائے ہوئے تہے اوسکا ساتہہ دینگے اور باوجودیکہ اوسکے دشمن دربار مین اوسکی مخالفت کرتے رہے اور اونکا یہہ قول تہا کہ اگر کسی علاقہ کو برباد کرنا ہو تو جنرل ہرسکھرائے کو وہان بہیجدینا کافی ہے مگر وہ پٹی کا کاردار مقرر ہوا جو ضلع لاہور کے جنوب اور مغربی گوشہ مین ہے مگر جنرل ہرسکھرای اگرچہ اوسکو نیک بد کا بہت خیال نہ تہا مگر آدمی ہمت کا تہا اور اچہا عہدہ دار رہتا تہا اوسکا بہائی رامداس اکثر کاروبار ملکی پٹی مین کرتا تہا ہرسکھرائے لاہور مین رہتا تہا آخر کار آخر سال مین راجہ لعل سنگھ معزول ہوا اور ہرسکھرائی اوسکے ساتہہ معزول ہوا نئے بریگیڈ جسکے فقط ایک رجمنٹ مسمّی رام رجمنٹ تیار ہوئے تہے ٹوٹ گئے اور اوسی زمانہ مین جنرل ہرسکھرائی کی کارواری پٹی کی جاتی رہے ۔

ملتان کے مفسدہ ۱۸۴۸ء کے تھوڑے عرصہ کے بعد ہرسکھرائی کرنل ہنری لارنس صاحب کی خواہش سے انجہہ

مین کاردار مامور ہوکر بھیجا گیا اور اوسکا مواجب ۱۰۳۴ روپیہ سال مقرر ہوا وہ ایسا زمانہ تہا کہ چستی اور ہمت اور خیرخواہی کے قدر بہت تہی اور صاحب رزیڈنٹ کے ذہن مین یہہ بات تہی کہ ہر سکھرای پر ان سب باتون کا بہروسا تہا حقیقت مین نتیجہ جو ہوا تو انتخاب جایز نکلا باوجودیکہ نکھرائے کرنیکے بہت ترغیب تہی کیونکہ ناظم ملتان جو مفسد تہا اوسکا رشتہ دار تہا اور اوسکا اپنا بہائی مفسدون کے ساتہہ تہا ہر سکھرائے نے سرکار کا کام خیرخواہی سے کیا اور اوس مشکل زمانہ مین سرگرمی سے اچہی خدمت کی ضبطی ملک پنجاب پر اوسکے جاگیر ۱۷۹ روپیہ کی اوسکی مین حیات واگذار ہوئی اور اوسکو عہدہ تحصیلداری ملا اور ۴۰۸۲ روپیہ خاص گذارہ اوسکا مقرر ہوا* ۱۸۵۳ع مین وہ امرتسر مین تہا اور وہان اوس نے بہت چستی سے خدمت کی اوس نے ۲۶ پلٹن کے مفسدونکا تعاقب کیا اور تمام علاقہ کو اونکے پیچہے اوٹہا دیا اسکے جلدو مین اوسکو سرکار سے ایک ہزار روپیہ ملا اور اوسکی تنخواہ مین اضافہ ہوا ۱۸۵۹ع مین ہرسکھرائی کی ترقی عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری پر ہوی اور ضلع شاہپور مین متعین ہوا اوس کے بعد دیہہ میانوالی۔ گورداسپور۔ اور گوجرانوالہ مین رہا ۱۸۶۱ع مین وہ گوجرانوالہ مین تہا خبر ملی ہرسکھرائے نابینا ہوگیا تہا اور بعد اوسکے مرگیا اوسکا اب فقط ایک بیٹا زندہ ہے +

سردار فتح سنگھ تھپوریہ

سردار ملکا سنگھ
سنہ ۱۸۱۴ء مین مرگیا
|
سردار جیون سنگھ
سنہ ۱۸۱۳ء مین مرگیا

سردار انند سنگھ
سنہ ۱۸۳۱ء مین مرگیا
|
سردار فتح سنگھ
سنہ ۱۸۲۳ء مین پیدا ہوا

شمشیر سنگھ
سنہ ۱۸۴۳ء مین پیدا ہوا۔
|
بے بی تہال کور
بھگوان سنگھ جاٹ سے شادی ہوئے۔

بے بی عطر کور
سردار رلیا سنگھ بھونڈیہ سے شادی ہوئے۔

مہتاب کور
لعل سنگھ دہلوں سے شادی ہوئے

سردار رام سنگھ
سنہ ۱۸۱۶ء مین مرگیا

حال خاندان

سردار ملکا سنگھ اون زبردست سکھہ سردارون مین سے ایک تہا جو پچھلے صدی کے نصف آخیر مین زندہ تہے اوسکا وطن کالے کے متصل قصور تہا مگر اوسکو چھوڑکر اوس نے دیہہ پتھور آباد کیا اور نروڑ۔ جنڈ ہیڑ۔ ڈہالکن اور دیگر دہات پر قبضہ کرلیا جو بعض ضلع لاہور مین پتھور کے متصل ہین اور بعض گوجرانوالہ اور گجرات کے ضلع مین ہین اس علاقہ پر قناعت نہ کرکے وہ شمال کی طرف گیا اور راولپنڈی پر جو اوس زمانہ مین ایک چھوٹی سی جگہہ تہی اور راول فقیر اوس مین آباد تہے اوس نے تصرف کرلیا ملکا سنگھ نے دیکھا کہ راولپنڈی نہایت اچھے موقع پر ہے اور اوسکو اپنا دارالحکومت بنایا وہان اوس نے نئے مکان بنائے اور شہر کو لڑائے کے قابل مضبوط کرلیا اس زمانہ مین راولپنڈی ایسی جگہہ تہی کہ وہان رہنا ناپسند تہا یہہ جگہہ ہندوستان کے راہ پر تہے افغانون کی زد مین تہی اور گرد و نواح مین جنگ آور قومین آباد تہین مگر ملکا سنگھ اپنی جگہہ بنا رہا اوسنے راولپنڈی

گرد تین لاکھ روپیہ کا ملک فتح کرلیا اور ہزارہ کے اقوام بہے اوسکے نام اور زور کا لحاظ کرتے تہین اوس نے اپنے گانو تہپور سے جسکو اوس نے آباد کیا تہا لقب تہپوریہ اختیار کیا تہا مگر شمال مین اوسکا نام ملکا سنگہ پنڈیوالہ مشہور تہا اور یہہ نام خاندان کا ابتک مشہور ہے ملکا سنگہ ۱۸۰۴ء مین مرگیا رنجیت سنگہ جسکی ساتہہ ملکا سنگہ کئی مہمون مین شامل رہا تہا اپنے مین اتنے طاقت نہین دیکہتا تہا کہ ملکا سنگہ کے علاقہ پر تصرف کرلے اور اوسکو بابا یعنے دادا کہا کرتا تہا اور مجبورا اوس نے جیون سنگہ ملکا سنگہ کے اکیلے بیٹے کے نام علاقہ مذکور واگذار رکہا +

اِس سردار کا حال کچہہ معلوم نہین ہے وہ مہم اول کشمیر مین ۱۸۱۴ء مین لڑا تہا اور سال آیندہ مرگیا تہا +

انند سنگہ جیون سنگہ کے تین بیٹون مین سے جو سب سے بڑا تہا اپنے باپ کی جاگیر کے کسیقدر حصہ پر قابض ہوا مہاراجہ نے ۲۹۲۰۰ روپیہ کا علاقہ ضبط کرلیا اور آٹہہ ہزار روپیہ کی جاگیر پرانے علاقہ مین سے واگذار رکہی اور ۴۲۰۰۰ روپیہ کے نئی جاگیر ضلع فیروزپور مین متصل ظفروال بشرط نوکری ایک سو سوار کی دی رام سنگہ کو جو اپنے باپ کے بعد فقط ایک برس زندہ رہا ہزارہ مین جاگیر ملے اور گورمکہہ سنگہ کو سلطانی اور کلری ۲۰۰۰ روپیہ کی جاگیر ضلع گورداسپور مین ملی جو فوج سردار ملکا سنگہ اور جیون سنگہ کے تہی وہ سرکار مین منتقل ہوگئی اور سردار عطر سنگہ سندہانوالیہ کو سپرد ہوئے اوس فوج کا نام ڈیرہ پنڈیوالہ رکہا گیا اور گورمکہہ سنگہ کو اوس مین نفری کری ملی ۱۸۳۰ء مین اوس زمانہ کے تہوڑے عرصہ کے بعد جب جنرل ونتورا نے قلعہ کملا گڈہ منڈی مین فتح کیا تہا کلو مین فساد ہوگیا اور مفسدون نے ڈیرہ پنڈی والا کاٹ ڈالا اور گورمکہہ سنگہ جو افسر ڈیرہ مذکور تہا مارا گیا انند سنگہ ۱۸۳۱ء مین مرگیا اوسکا ایک ہی بیٹا فتح سنگہ اوس زمانہ مین آٹہہ برس کا لڑکا تہا اور ۱۸۳۶ء مین مہاراجہ نے اوسکی جاگیر گہٹا کر ۱۲ ہزار روپیہ کے رکہے اور بیس سوارون کی نوکری اوسکی ذمہ مقرر کے جو دیہات اوس کے پاس رہے دس تعداد مین تہے یعنے تہپور قلعہ سردار ڈہالوکے اور کالے کے ضلع لاہور مین کہلے اور راجہ تال امرتسر مین لوٹی - لوہرے اور ردے سیالکوٹ مین اور کسوکے اور سمرالا گوجرانوالہ مین +

ضبطی ملک پنجاب پر فتح سنگہ کے اپر کے جاگیر تین ہزار روپیہ کے اوسکے حین حیات واگذار ہوئے اور حکم ہوا کہ جہارم اوس مین سے اوس کے بیٹون کے نام واگذار رہیگی +

۱۰۰ ۵ روپیہ انند سنگھ کے دو بیوگان اور گورمکھ سنگھ اور جیون سنگھ کے بیوگان کے نام واگذار رہا ہی سند کور
فتح سنگھ کے سوتیلی مان مرگئے ہے اور اسکے پنشن ۲۱۷۵ کے سرکار مین ضبط ہوگئے ہے ۔

سردار فتح سنگھ تہیور ضلع لاہور مین رہتا ہے ۔

سردار سادھو سنگھ پڈھانیہ

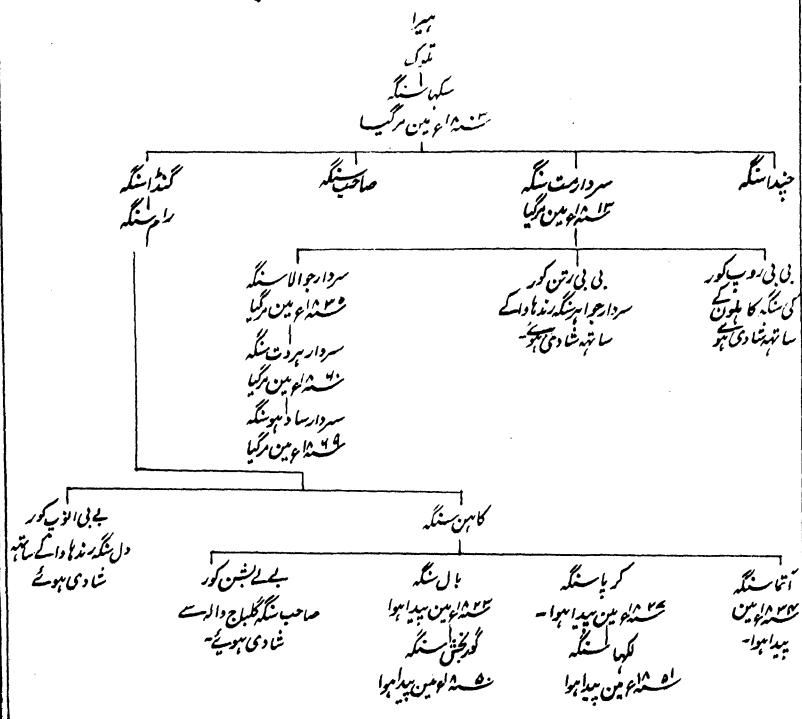

حال خاندان

انجھہ کے جٹ خاندانون مین بڑے خاندانون مین سے ایک خاندان سندھو ہی اور سردار سادھو سنگھ اس خاندان مین سے ہے معلوم ہوتا ہے کہ اوسکا پسند ہوا بتدا مین راجپوت تہا مگر تیرہوین صدے مین غزنین سے جو افغانستان مین ہے مانجھہ کو آیا اور وہان اپنا گھر بار لیکر آباد ہو گیا یہہ بات تحقیق نہین کہ اوسکے بزرگ پہلے افغانستان مین کسطرح جاکر آباد ہوئے مگر غالب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سلطان محمود جو بہت سی قیدے مہم ہندوستان سے اپنی ساتھہ

لیگیا تہا اب اس خاندان کے بزرگ بہی گئے ہونگے اور سلطان ہوصوف نے اپنے نئے اور خوبصورت دارالسلطنت مین بہت سی بہہ قیدی بسائے تہے بعض سند ہوجٹ کہتی ہین کہ اونکی بزرگ غزنین واقع ہندوستان جنوبی سے آئے تہے مگر یہہ روایت قرین قیاس نہین معلوم ہوتی ہے اور کچھ ثبوت اوسکا نہین ہے +

چنگا جو سند ہوسی تیرہوین پشت مین تہا صاحب رسوخ چودہری تہا اور اوس نے لاہور سے قریب ۱۳ میل کے جنوب اور مشرق کے گوشہ مین موضع پٹرہانہ آباد کیا تہا کہ وہان یہہ خاندان اب بہی رہتا ہے یہہ شخص اُدن تیس ۳۰ جٹ چودہریون کا افسر تہا جو شاہنشاہ اکبر کے میر ساماں دہارنیوال - دولا کانگرہ کی زمیندار کی دختر سے شادی کے بندوبست کیواسطے گئی تہے دولا کانگرہ ضلع فیروزپور مین ودنے کے متصل ہے اکبر بادشاہ نے پہلے اوس لڑکے کو اوسکے گانو مین ایک کنوئین کے پاس دیکہا تہا وہ لڑکی بہت حسین تہی اوسکے سر پر ایک گہڑا پانی کا تہا مگر ایک بچہڑا جو بہاگا جاتا تہا اوسکی رسّی پر پانو رکہدیا اور جبتک اوسکا مالک آپہونچا اوس کو ہلنے نہ دیا اکبر اس طاقت اور حکمت کے کام سے ایسا خوش ہوا کہ اوس نے اس لڑکے سے شادی کرنی چاہی مگر اوس کے باپ نے بلا رضامندی اپنے ذات کے یہہ عزت قبول نہ کی اوس نے ایک پنچایت ۱۷ معززون اور چودہریون کی جمع کی تاکہ اس معاملہ کو طی کرین اوس مین ۵ ۳ جٹ تہی اور ۳۶ راجپوت راجپوتون نے کہا کہ یہہ شادی بیجا ہمتی کی ہے مگر جٹون نے جنکا افسر چنگا تہا اوسکو پسند کیا چنانچہ شادی ہوگئی اکبر نے ان ۳۵ آدمیون کو زمین اور القاب دئے اور یہہ ہی ۳۵ آدمی پنجاب کے کل معزز جٹ خاندان کے بزرگ تہے چنانچہ اسی سبب سے اعلی جٹ خاندان پینتیس ۳۵ اور راجپوت اعلی خاندان ۳۶ آجتک کہلاتے ہین چنگا سی اُسکے عادات اور وضع سابق سے امید تہی کہ ۳۶ مین شامل ہوگا برخلاف اس امید کے جٹون مین سے پایا گیا اوسکا خاندان اتنی مدت سی کشتکار رہا تہا کہ اونکی تعصبات راجپوتون کے جاتے رہے تہے وہ شخص بہت رسوخ کا تہا اور اوسکا بیٹا اوسکی جگہہ وارث ہوا مگر اوسکا پوتا ڈاہا جہانگیر کے سلطنت کے عہد مین ایک خون کے مقدمہ مین چودہری کے منصب سے معزول ہوا تہا +

جب سکہون کو زور حاصل ہوا تو سکہا سنگہ جو اوس زمانہ مین خاندان کا رئیس تہا سعہ اپنے دو بیٹون مت سنگہ اور صاحب سنگہ کے سکہہ ہوگیا مت سنگہ سردار رہان سنگہ ہوکر چکیہ کا نوکر ہوا اور صاحب سنگہ سردار گوجر سنگہ لاہور والے کا

نوکر ہوا دھنگہ کو رئیس سوکرچکیہ نے ۱۲ ہزار روپیہ کی جاگیر دی اور جب مہان سنگہ مرگیا تو مت سنگہ رنجیت سنگہ خورد سال کے نیک وبد مین شامل رہا اور ۱۸۰۹ء مین لاہور کی فتح مین اوسکے ساتھہ شامل تھا بعد اوس زمانہ کی وہ مہم قصور مین شریک تھا اور اپنے اقا کا روز بروز مورد الطاف ہوتا گیا اور بہت سا علاقہ اوسکو ملا ۱۸۱۴ء مین جب فوج مہم کشمیر سے واپس آتے تھے وعقب سپاہ کا افسر تھا اقوام کشمیر بہت زور کرکے آپڑی اور مت سنگہ کی فوج پر بہت سختی کی اور سردار خود ایسا مجروح ہوا کہ جان برنہوا رنجیت سنگہ کو اوس کے مرنے کا بہت غم ہوا اور قسم کہائی کہ اوسکے فرزند جوالا سنگہ کے ساتھہ دوستانہ سلوک کرینگے چنانچہ اوسکے نام اوسکے باپ کا کل علاقہ واگذار رہا اور اوسکے علاوہ سوالاکھہ کے نئے جاگیر اوسکو ہری پور گلیر ضلع کانگرہ مین بخشی +

سردار جوالا سنگہ بہادر اور لایق آدمی تھا ۱۸۱۸ء مین ملتان کی فتح مین وہ شریک تھا اور منگیرہ کوٹ کپورہ ٹیرا اور کشمیر مین اوس نے شایان خدمت کی اور ایک مرتبہ جب اٹک کا قلعہ دار تھا چند صد سوارون سی کل قوم افغان کا خاطر خواہ مقابلہ کیا +

۱۸۲۹ء مین جوالا سنگہ کو فالج ہوگیا اور اگرچہ ۱۸۳۵ء تک زندہ رہا مگر نہ میدان جنگ مین خدمت کی قابل رہا تھا نہ دربار مین حاضر ہوسکتا تھا کہتے ہین کہ یہہ بیماری اوسکو اسطرح سے ہوئی تھی کہ کانگڑہ کے قلعہ کے فوج باغی ہوگئی تھی اور مہاراجہ نے جوالا سنگہ کو جسکو فوج عزیز رکھتی تھی اسواسطے بھیجا کہ اوسکو سمجھا کر راہ راست پر لاوے قلعہ بہت مضبوط تھا اور بزور مطیع نہو سکتا تھا اور جوالا سنگہ مجبور فہمایش کرتا رہا اور آخر کار سنجیدہ قرار عفو کامل کا کرکے باغیون کو مطیع کیا مگر مہاراجہ نے جوالا سنگہ کے وعدہ پر لحاظ نہین کیا اور غنون کو قتل کیا اور افسر اور باغیون کو بے عزت کیا مہاراجہ کے اس عمل سے جوالا سنگہ کو تہا غم ہوا اور اوس نے اپنی ایسے بیحرمتی سمجھی کہ اوسکے سبب سی اوسکو وہ بیماری ہوئی جس سے وہ جان برنہوا +

سکھہ سردارون مین سے ایسا کوئی نہین جسکا نام فیاضی اور بخشش کے سبب سے جوالا سنگہ کے نسبت زیادہ مشہور ہو کاہنہ سنگہ اپنے رشتہ دار کے دختر جو تنگ حال مین مرگیا تھا جوالا سنگہ نے اپنی دختر بنالی تھی اوسکو اوس نے زر کثیر جہیز مین دیا اور کہتے ہین کہ اوسکی شادی پر اوس نے ایک لاکھہ روپیہ سے زیادہ خرچ کیا اپنی بیماری اخیر کے

شروع مین بہے اوس نے فقیرون اور برہمنون کو قریب ایک لاکھہ روپیہ کے خیرایت دیا *
جب شہزادہ شیرسنگہ کا انتظام کشمیر مین نہایت ناقص ہوا اور مہاراجہ رنجیت سنگہ کو ملاش ہوئی کہ کسی شخص پر غصہ نکالے تو اور آدمیون مین دیوان بیسا کہا سنگہ جمیا ریوالہ جو شہزادہ کا اعلے کارندہ تہا لاہور مین بلایا اوسکا حساب فریبے قرار دیا گیا اور اوس پر سوا لاکھہ روپیہ جرمانہ ہوا بلا تحقیقات ثبوت کے اس مین شک نہین ہے کہ یہہ جرمانہ واجبی تہا اسواسطے کہ اوس زمانہ مین سکہون کے عہدہ دار کشمیر کو ایک خانہ گوسفند گرگون کے حمایت مین سمجہتے تہے مگر دیوان نے کہا کہ مجہے استطاعت ادائے جرمانہ کی نہین ہے مہاراجہ نے حکم دیا کہ جبتک یہہ شخص اپنے دولت کا پتا نہ بتاوے تازیانہ لگائے جاوین چنانچہ یہہ شخص دربار سے کہینچکر باہر نکالا گیا اور ڈیوڑہی سے آگے بڑہا جہان راجہ دہیان سنگہ جوالا سنگہ اور اور سردار بیٹہی تہے جب دیوان بیسا کہا سنگہ نے اونکو دیکہا تو درخواست کی کہ مہاراجہ سے سفارش کرداو اور کہا کہ مین تمہارے گنہگار ہون مجہے بچاؤ مگر کسی نے سوای سردار جوالا سنگہ کی اوسکی طرف ذرا بہی توجہ نہ کی اوس نے سب قصہ سنا اور جرات کرکے مہاراجہ کے سامنے گیا اور کہا کہ اوسکو سزا نہ دیجاوے وجرمانہ کے روپیہ مین دونگا رنجیت سنگہ راضی ہوگئی اور چونکہ اونکو فیاضی اور شرافت طبیعت کے قدر نہ تہے جوالا سنگہ سے ایک ایک روپیہ اوس جرمانہ کا بہر لیا اور جیسے توقع ہوسکتی تہے دیوان نے کبہی ایک پیسہ اوس مین سے جوالا سنگہ کو نہین دیا *
ایک اور بات فیاضی کے یہہ ہے کہ پڈہانہ کے گانو مین سے اوس نے اپنی قوم یعنے سندہوون سے کبہی معاملہ وصول نہین کیا *
جوالا سنگہ کے وفات پر مہاراجہ نے اوسکی جاگیر کا حصہ کثیر ضبط کرلیا کیونکہ سروپ سنگہ اوسکا ایک ہی بیٹا نالایق تہا اور اگرچہ وہ دربار مین حاضر ہوتا تہا مگر سر خود نوکری نہین کرسکتا تہا مگر اوسکے ۲۵۴۲۷ روپیہ کے جاگیر رہی اور سو سوارون کی نوکری اوسکے ذمہ رہی *
۱۸۴۸ء مین یہہ سیاہ سردار چتر سنگہ اٹاریوالہ کے ساتہہ ہزارہ مین تہی جب وہ سردار مفسد ہوا تہا اکثر آدمی سرکار کے خیرخواہ رہے اور ضبطی ملک پنجاب پر ہروت سنگہ اور اوسکے مان کے نام ۹ ہزار روپیہ کے جاگیر واگذار رہے *

سنہ ۱۸۶۰ع مین ہردت سنگہ مرگیا اوسکا ایک بیٹا سادہو سنگہ رہا یہہ سردار لاہور کے سرکاری کالج مین پڑہتا رہا اوسکے نام پٹہ نہ جمعی دو ہزار روپیہ سال علی الدوام واگذار ہوا اور اوسکا خاندان نہایت شریف خاندانون مین سے ہے ایسا کہ تین سو برس سے زیادہ سے یہہ خاندان متمول اور معزز رہا ہے سردار سادہو سنگہ سنہ ۱۸۶۹ عیسوی مین لاولد مرگیا کل جایداد اوس کے از روئے ڈگری عدالت دیوانی اوس کے ایک بھجدے رشتہ دار کو مل گئی ٭

سردار جسا سنگہ نوشہرہ ننگلیہ

چوہڑ سنگہ
|
سردار مرزا سنگہ

سردار جیت سنگہ
۱۸۴۶ء مین مرگیا
|
وسادا سنگہ
۱۸۴۷ء مین پیدا ہوا
|
ایک دختر خورد سال

سردار کاہنہ سنگہ
|
سردار جسا سنگہ
۱۸۰۸ء مین مرگیا
|
ہرنام سنگہ
۱۸۳۵ء مین پیدا ہوا
|
سردار اردت سنگہ
بعمر ۷ سال زندہ ہے

حال خاندان

مثل سرداران محلہ پٹہ سردار جسا سنگہ شیر گل جٹ قوم کا ہے چودہری سروانی نے جو شیر بانی قوم سے تیرہوین پشت مین تہا دیہہ نوشہرہ آباد کیا تہا اس گانو کا نام راے پور سروانی بھی ہے یہہ گانو شاہجہان کے سلطنت کے عہد مین آباد ہوا تہا سروانی کو یہہ گانو معاف ہوا اس شرط پر کہ علاقہ گرد و نواح کا معاملہ وصول کرے کئی پشت تک اس خاندان مین چودہری کا منصب رہا اور معاملہ جو وصول ہوتا تہا خزانہ شاہنشاہی مین داخل کیا جاتا تہا مگر مرزا سنگہ سردار جی سنگہ اور حقیقت سنگہ کنہیہ کے مثل مین ۱۷۵۲ء مین شامل ہوا اور جو علاقہ فتح ہوا اوس مین سے دیہات رتن گدہ - اچک بہوری - بہیکو چک - رحیم پور - سالو وال - ملکانہ اور کئی اور دیہات جمعی ۱۵ ہزار روپیہ سال کے اوس مین داخل تہے +

مرزا سنگہ ۱۷۸۷ء مین مرگیا اور سردار جیمل سنگہ حقیقت سنگہ کے فرزند نے اس بات کو فراموش کر کے کہ اوسکے باپ نے بہت سی عمدہ خدمتین کے تہین علاقہ مین سے حصہ کثیر ضبط کر لیا اور سردار فتح سنگہ کنہہ نے

اوسکو اوسسے زیادہ گھٹا دیا مگر جب مرزا سنگھ کے بیٹے عمر مین زیادہ ہوئے تو سردار نند ہا سنگھ گنہیے نے اون کو ماڈہو پورا اور ساتلوال ضلع ہوشیار پور مین جمعی پندرہ سو روپیہ کی بخشی اور مائی سدا کور مہاراجہ رنجیت سنگھ کی ساس نے کاہنہ سنگھ کو دیہات پہوگڈہ اور کوٹالہ جمعی دو ہزار روپیہ سال کا دیا جب رنجیت سنگھ نے سکھون کا علاقہ چھین لیا تو کاہنہ سنگھ کے پاس سے دیہات مندرجہ اخیر جاتے رہے مگر اوسکو فوج سواری کشادہ مین عہدہ ملا اور اپنی رجمنٹ کے ساتھہ قصور مین اور مہم کانگڑہ مین ۱۸۰۹ء مین لڑا ٭

جب سردار دیسا سنگھ مجیٹھہ علاقہ کوہستان مابین بیاس و ستلج کا ناظم مقرر ہوا تو کاہنہ سنگھ اوسکی زیر حکم مامور ہوا تہا اور اوس زمانہ مین دونو کاہنہ سنگھ اور اوسکا بیٹا جیسا سنگھ سرداران مجیٹھیہ کے ملازم رہے یہہ دونو سردار ان مجیٹھیہ کے ساتھہ میدان جنگ مین لڑا کرتے تہے اور ملکی عہدون پر اونکے تحت مین نوکری کرتی ہتی اور اونکا حال اونکے آقاؤن سے کسی بڑے بات مین مختلف نہین ہے ٭

سردار لہنا سنگھ مجیٹھیہ کے ماتحت سردار جیسا سنگھ دو سال تک دربار صاحب امرتسر کا مہتمم رہا جب لہنا سنگھ بنارس کو چلا گیا تو جیسا سنگھ دربار لاہور کی نوکری مین رہا مگر ضبطی ملک پنجاب پر اوسکے نوکری جاتی رہی اور اوسکی نقد پنشن سات سو ستر روپیہ سال کے ضبط ہوئی ٭

جیسا سنگھ کی قبضہ مین ۲۸۰۰ کی جاگیر ہے جس مین سے جزو کلان ضلع گورداسپورہ مین ہی اس جاگیر مین ملکانہ حیاتی - ساتلوال - بہرام پور - ملکاوالہ - رتن گڈہ - اور شیر گڈہ ہین اور علاوہ اسکے دو چاہات تو شہر نگل اوسکے خاص گانو مین یہہ جاگیرات علی الدوام واگذار ہوئی ہین اس شرط پر کہ جیسا سنگھ چہارم اور اوسکی وارثان نصف حصہ سرکار مین دیتے رہین ٭

ہرنام سنگھ جو سردار جیسا سنگھ کا ایک ہی بیٹا ہے پولیس کے محکمہ مین ڈپٹی انسپکٹر ہے ٭

جی سنگھ کاہن سنگھ کا بھائی کبھی سرداران مجیٹھیہ کے ماتحت نہین رہا تہا اپنے باپ کے مرنے کے تہوڑے عرصہ کے بعد اوسکو راجہ ہیرا سنگھ کے بریگیڈ کی کمیدانی ملے تہے اور اوسکے باپ کے نصف جاگیر اوسکے نام واگذار رہی ہتی ملتان بنون پشاور اور اوجگہہ وہ خدمت کرتا رہا مگر کسے فروغ کا آدمی نہین تہا ٭

جی سنگھ ۱۸۴۶ء مین مارا گیا تہا اور اوسکے بیچھے اوسکا ایک بیٹا دسا واسنگھ باقی رہا جو اوسوقت چھہ مہینی کا تہا +

دیوان رتن چند ڈاڑہیوالہ

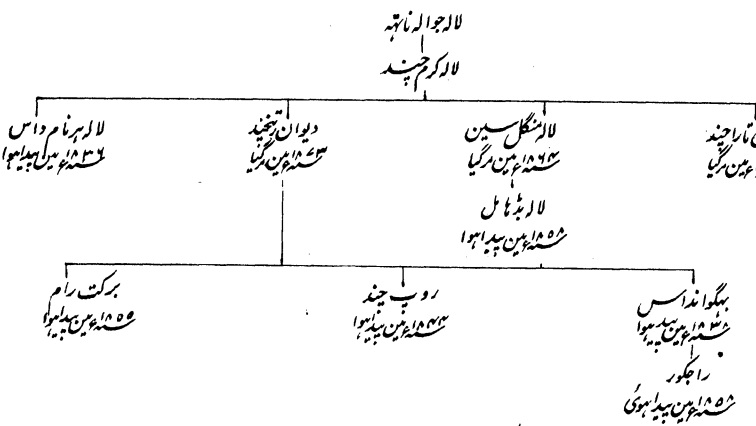

حال خاندان

رتن چند ڈاڑہیوالہ کا خاندان ابتدا مین موضع پایل سے آیا ہے جو لدہیانہ اور پٹیالہ کے بیچمین واقع ہے اِس خاندان کے آدمی مختلف منصبون پر شاہان اسلامیہ کے عہد مین مامور رہے تہے جب سکہون کو فروغ ہوا تو جوالا ناتہہ سردار جیت سنگھ سوکرچکیہ کے نوکری مین منشی ہوا اور سردار موصوف اور اوسکے فرزند مہان سنگھ کی نوکری اونکی وفات تک کرتا رہا کرم چند کو پہلے سردار بشن سنگھ کلال معتبر مہاراجہ رنجیت سنگھ نے نوکری دی تہی سردار بشن سنگھ ۱۸۱۳ء مین بنارس کو چلا گیا تہا اور وہان وہ مرگیا بعد ازان کرم چند اعتبار کی نوکری مین مہاراجہ کا نوکر رہا ۱۸۰۵ء مین جب مہاراجہ رنجیت سنگھ خفیہ طور پر ہردوار گئے تہے تو کرم چند اونکے ساتہہ گیا تہا اور سال آیندہ مین جب سرکار لاہور اور سکہہ سردارن جنوب ستلج مین دارومدار ہوئے اوس معاملہ مین کرمچند شریک تہا ۲۵-اپریل ۱۸۰۹ء مین جو عہدنامہ سرکار انگریزی کے ساتہہ ہوا تہا اوسکے تیار کرنے مین بہی

کرمچند شریک تھا اوس سے کچھ عرصہ پہلے کرم چند دفتر لاہور کا سر دفتر مقرر ہوا تھا اوس زمانہ مین حساب وکتاب قاعدہ
نہین رکھا جاتا تھا ہوانی داس نے پہلے ۱۸۰۹ء مین حساب وکتاب کا قاعدہ قایم کیا اوس وقت سے کرم چند
اوسکے ماتحت کام کرتا رہا اور ۱۸۳۶ء یعنے اپنے وفات تک اوس دفتر مین ملازم رہا *

اوسکا سب سے بڑا بیٹا تارا چند چھوٹی عمر مین سرکار کا نوکر ہوا تھا اور پہلے ہے نوکرے اوس نے ماتحت دیوان
کرپارام پشاور مین ۱۸۳۲ء مین کئی سال آیندہ وہ کانگڑہ کو بھیجا گیا تھا اور ملکی اور جنگی اختیارات اوسکو
اِس غرض سے دیگئے تھے کہ مالیہ وصول کرے اور ۱۸۳۳ء مین فیروزپور مین مامور ہوا تھا اسواسطے کہ اوس
ضلع کے شورہ پشت باشندون کا انتظام کرے اور ڈکیتی کو جو بہت عام ہوگئے تھے فرو کرے پھیپھی تارا چند
کو خطاب دیوانی ملا تھا اور ہنون ٹانک اور ڈیرہ اسمٰعیل خان مین مامور ہوا تھا یہان اوسکا انتظام بہت کامیاب نہین ہوا
رئیسان سرحد مین سے دلاسہ خان ہنون والی سے کوئی زیادہ مخالف سکھون کا نہین تھا دیوان تارا چند کے ساتھ
دلاوران سکھہ کے زبدہ سردار تھے یعنی سرداران آٹاری مجلیٹھہ نکہ اور بوٹالہ دیوان تارا چند نے اپنے آٹھہ ہزار
فوج اور بارہ توپ سے دلاسہ خان کے چھوٹے سے قلعہ پر حملہ کیا مگر تین سو آدمی اوسکے مارے گئے کہ اون مین جے سنگھ
اٹاریوالہ خورد بھی تھا اور پانچسو آدمی زخمی ہوئے اور ہزیمت فاش ہوئی جب مہاراجہ نے ہزیمت کے خبر سنے
اونکو بہت غصہ ہوا اور دیوان تارا چند پر اونہون نے سات ہزار روپیہ جریمانہ کیا تارا چند کی راجہ سوچیت سنگھ
سے بھی تکرار ہوگئی تھی اور راجہ موصوف دیرجات کا حاکم تھا اور دیوان تارا چند کے ازا دطبعی کے برداشت
اوسکو نہوتی تھی پس تارا چند نے ضرورت کو خوبی بنا کر اور بیماری کا عذر رکھکر اور یہہ خواہش جتا کر کہ اخیر عمر
سے لاگ لگا ولگاؤ ۱۸۳۸ء مین پنجاب کو چھوڑ دیا اور بنارس جارہا جہان وہ ۱۸۵۸ء مین مرگیا *

منگل سین کرم چند کا دوسرا بیٹا ایک رجمنٹ سواران مین کمیدان تھا ضبطی ملک کے بعد اوسکو ۴۸۷ روپیہ سال کے
پنشن ہوئی منگل سین نومبر ۱۸۶۴ء مین ایک بیٹا لالہ بڈھا مل چھوڑ کر مرگیا *

رنجیت پر مہاراجہ رنجیت سنگھ بہت مہربان تھے اور ہنوز لڑکا ہی تھا کہ دربار مین ہمیشہ حاضر رہتا تھا جب پہلی
ہی اوسکے سبزہ آغاز ہونے لگا رنجیت سنگھ نے اوس کا نام ڈاڑھیوالا رکھدیا اس تمیز کیواسطے کہ

رتن چند دوگل سے جو چار سال خورد تھا اور جس کے ڈار ہے نہین تھے تمیز ہو *-

۱۸۲۹ء مین دوسو روپیہ ہوار پر ڈاک کے سررشتہ مین رتن چند ملازم ہوا اور علاقہ پشاور اور ہزارہ پر کچھ متنخواہ اوس کی ہوگئی تھی رتن چند اس سررشتہ مین مہاراجہ رنجیت سنگھ اور دیگر مہاراجگان کے عہد مین رہا اور دربار کے عہد مین اوسکو ۲۶۱ روپیہ تنخواہ ملتا تھا اور ۱۳۶۰۰ روپیہ جاگیر دینا نگر خالو وال تلون ہیمنڈن یحیی نگر ہزارہ اور پشاور مین تھی جب سرداران سندھانوالہ نے قلعہ لاہور پر تصرف کیا تھا تو رتن چند اتفاق سے اوس قلعہ مین تھا اور راجہ ہیرا سنگھ نے اوسکو سندھانوالیون کا شریک سمجھکر اوس پر تیس ہزار روپیہ جرمانہ کیا مگر سردار جواہر سنگھ نے ہیرا سنگھ کے وفات کے بعد یہہ روپیہ واپس کر دیا ستلج کے لڑائی کے بعد رتن چند پنجاب کا پوسٹ ماسٹر جنرل مقرر ہوا تھا اور ۱۸۴۸-۴۹ء کے مفسدہ مین اوس نے بہت اچھی خدمت کی اس زمانہ مین اوس کے سررشتہ کی کارگذاری کے بہت سے مشکلات مارج تھین مگر اوس نے اپنی چستی اور لیاقت سے سب کو مغلوب کیا ضبطی ملک پنجاب پر اوسکی جاگیر متعدا ۶۸۰۰ روپیہ اوسکی حین حیات بلا قید نوکری واگذار ہوئی اور ایک باغ جمعی دوسو روپیہ متصل عالمی دروازہ شہر لاہور اوسکے ورثاء نرینہ کے نام بسبیل علی الدوام واگذار ہوا رتن چند ۱۸۶۲ء مین شہر لاہور مین آنریری مجسٹریٹ اور ممبر میونسپل کمیٹی مقرر ہوا تھا *

آنریری مجسٹریٹون مین دیوان رتن چند بہت چست اور عقیل تھا اور اوسکی فیاضی کے سبب سے شہر لاہور کو بہت رونق ہوئی ہے عمارات رفاہ عام مین جو رتن چند نے بنوائی ہین نہایت عمدہ ایک اچھی سرای اور تالاب شاہ عالمی دروازہ کے متصل ہے شہر لاہور کے گرد جو باغات سرکاری بنے ہین اونکے بنانے مین بھی رتن چند نے بہت کام کیا اور جب کبھی کسی کار رفاہ عام کے واسطی روپیہ کی ضرورت ہوئی تو اوسنی نہایت فیاضی کی رتن چند کو جنوری ۱۸۶۹ء مین گورنمنٹ اعلی کشور ہند کے طرف سے خطاب دیوانی عطا ہوا تھا دیوان رتن چند ۱۸۷۳ء مین مر گیا دیوان رتن چند کے وفات کے بعد گورنمنٹ ہند نے ۲۵۸۵ روپیہ سالانہ کی جاگیر اوسکی فرزند اکبر لالہ بھگوان داس کو دوام کے لئے عطا کی اس شرط سے کہ اوسکے وفات کے بعد اوسکے وارث نرینہ صلبی کو جسکو سرکار انتخاب کرے ملتی رہے گی *

* رتن چند کی بڑی عمر مانی سفید ڈاڑھی نہی ہوتی اس سبب سے یہ خیال غلط ہو گیا تھا کہ اوسکا نام ڈاڑھیوالا اوسکی ڈاڑھی کی درازی کے سبب سے ملا تھا مگر یہہ بات حقیقت مین نہین ہے *

فقیر عزیز الدین بخاری

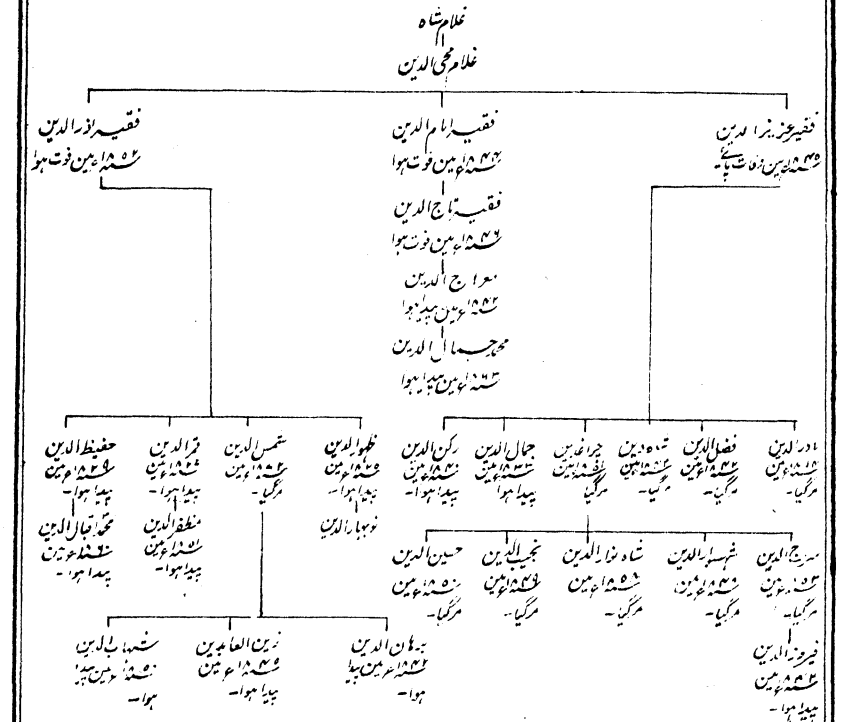

حال خاندان

سید غلام محی الدین عزیز الدین امام الدین اور نور الدین کا باپ غلام شاہ کا بیٹا تھا غلام شاہ نواب عبداللہ خان اور نواب ذکریا خان صوبہ دار لاہور کے سر رشتہ میں کسی عہدہ پر محکمت پر ملازم تھا غلام شاہ کا خاندان شریف تھا اور قریب ۱۰۵۰ھ کے چونیان ضلع لاہور میں سکونت پذیر تھا اوس سے پہلے مقام اوچ علاقہ بہاولپور میں رہتے تھے اس خاندان کے مورث اعلیٰ کا نام جلال الدین تھا جو عرب کا مستوطن تھا اور یہ شخص آخر صدی ہفتم ہجرے میں ہلاکو خان

بخارا والی کے دربار مین حاضر ہوا تہا جلال الدین کچھ عرصہ تک مکہ اور مدینہ اور نجف شریف مین مجاور رہا تہا اور بغداد مین جو مزار سلیمان اور غوث الاعظم کے ہین اونکی زیارت کی تہی اور مرتاض مشہور تہا بخارا مین اوسکے بہت سی آدمی مرید ہوئی مگر ہلاکو خان بُت پرست اور ظالم تہا بدظن ہوگیا اسواسطی جلال الدین نے دلیرانہ اُسکو تظلم شعاری اور ظلم چہوڑنے کے نصایح اور اندرزکی بادشاہ کے حکم سے اوسکو گرفتار کرکے جلتے تنور مین ڈال دیا مگر مثل تنون یہودی مزرگون کے اُوسکے جسم کو آگ سے آسیب نہ پہنچا اور آگ مین سے بلا کسی طرح کے ہرج پہونچنی کے نکل آیا اور ہلاکو خان نے جب یہہ حال دیکہا تو معتقد ہوا اور مسلمان ہوگیا اور اوسکی رعایا مین سے بہت سی مسلمان ہوگئی اور اوس نے اپنی دختر کا جلال الدین ہی سے نکاح کردیا جلال الدین کئی سال تک بخارا مین ساکن پذیر رہا اور وہان اُسکی بہت سے اولاد ابتک ہی صیف الدین کے بخارا مین رہنی سے اِس خاندان نے لقب بخاری حاصل کیا ہے بعدازان جلال الدین پہر سیاحی کو روانہ ہوا اور اپنی خورد سال پوتے بہاء الدین کو اپنے ساتھ لیگیا راستہ مین جب بچہ کو پیاس لگتی تہی تو ہرنیان خود دہکڑا کر اوسکو دودہ پلا جاتی تہین اور بہت سے صعوبتین سفر کے اُوٹھا کر وہ پنجاب مین پہونچی پنجاب مین جلال الدین نے بہت سی مرید کئے اور آخر کار اوچ مین جسی پہلے دیوگڈہ کہتے تہے سکونت اختیار کی یہہ شخص ۱۲۹۳ء جلال الدین فیروز خلجی کے سلطنت کے زمانہ مین مرگیا*۔

غلام محی الدین دریائی بیاس پر مقام رہیلا مین پیدا ہوا تہا جب وہ تین مہینے کا ہوا تو اوسکا باپ غلام شاہ مرگیا اور اوسکے بیوہ مان جو بہت مفلوک تہی لاہور مین اپنے شوہر کے دوستون سی استمداد کو آئی عبداللہ انصاری نے جو لاہور مین ایک مشہور طبیب تہا اور احمد شاہ کی سلطنت کے عہد مین کشمیر مین عدالتی رہا ہوا تہا اور جسکے باپ نے ایک کتاب علم طب مین مسمی بہ تذکرہ اسحاقیہ لکہی تہے کہ وہ اب بہی مستند ہے اوسپر رحم کیا اور اوسکے اور اوسکے

* امکان ہو کہ یہہ بیان اس خاندان کا کہ اپنی خاندان کو بخارا کی سیدون کی اولاد بتاتی ہین صحیح ہو مگر بہت سی اوسکون کا قول ہو کہ یہہ بات فقط جد بزرگ جلال الدین کو ثروت حاصل کرنے اور حصول موضع ہوا تب ہی ہوئی کہ اوسنی اپنی آپ کو سید ظاہر کیا اور ایک دل لگی کی روایت اوسکی بہجہ وانسبا بتاتے اور مشہور کرتے ہین یہہ بات تو تحقیق ہے کہ مہارجہ رنجیت سنگہ کے زمانہ تک اس خاندان کے فقیر اپنے آپ کو انصاری کہتے تہے اور سرکاری تحریرون مین بہی انصاری لکہے جاتے تہی ۱۸۴۸ء کے بعد دونون نے اپنی آپ کو بخاری قرار دیا لیکن مقابلہ مین یہہ ہو کہ فقیر عزیز الدین ایسا سچا آدمی تہا کہ یہہ بات یقین کرنے نہین کرتے وہ ایسی فریب کرنے مین شریک ورساعی ہوا ہو اور اوسکو نام اور لقب کیطرف سی بے پروائی تہی کہ اوسکو لقب سید یا انصاری یا بخاری سب برابر تہے وہ جانتا تہا کہ کتاب اور لقب فقیر مستغنی و بے نیاز دربار لاہور مین اوسکی واسطی نہایت محکم سند تہی اور مہاراجہ جو اپنے خطاب اور اعزاز بخشنا چاہتے تہے اوس نے کبہی منظور نہ کئے۔

فرزند کی پرورش کرتا رہا اوس نے غلام محی الدین کو اچھی تعلیم دی اور جب وہ بالغ ہوا تو اپنے برادر زادے یعنی اپنے بہائی خدا بخش کے دختر کے ساتھ اوسکا نکاح کر دیا ٭

غلام محی الدین طبیب تبا اور کتب فروشی اوسنے اختیار کی اور کتب فروشی کے پیشہ کے سبب سے اکثر مقامات پنجاب میں اوس نے سفر کیا وہ فقیر امانت شاہ قادری کا مرید ہوا اور اوس نے خود لقب فقیر اختیار کیا اور اوسکی مرید لاہور اور بہاولپور میں اب بھی ہین ٭

غلام محی الدین کے تین فرزند تھے عزیز الدین و امام الدین اور نور الدین ان مین سے سب سے بڑا عزیز الدین لالہ حاکم رای کا جو لاہور مین اعلی طبیب تہا شاگرد تھا رنجیت سنگہ کو بعد فتح لاہور ۱۸۰۹ء مین انکھون کا سخت مرض ہوگیا تہا لالہ حاکم رائے نے عزیز الدین کو علاج کیواسطی بہیجا عزیز الدین کے ہوشیاری اور توجہ کی سبب سے رنجیت سنگہ اوس سے بہت خوش ہوئے اور عزیز الدین کو دیہات بدوہ اور شرقپور جاگیر مین عطا ہوئے اور اوسکی سوا نقد تنخواہ دیوان حکما سنگہ مقرر ہوئی جس طرح امرتسر کے پرمٹ کا ٹہیکہ رامانند کے پاس اوس زمانی مین تھا لاہور کے پرمٹ کا ٹہیکہ حکما سنگہ کے پاس تہا رنجیت سنگہ نے عزیز الدین کو اپنا طبیب مقرر کیا اور جیسی رنجیت سنگہ کا ملک بڑہتا گیا عزیز الدین کی جاگیر مین بہی افزونی ہوتے گئی ٭

۱۸۰۸ء مین جب مسٹر مٹکاف صاحب لاہور کو اس غرض سے بہیجے گئے تہے کہ ایک عہدنامہ قرار دین جسکی رو سی رنجیت سنگہ کی حکومت ستلج کے شمال کے جانب محدود رہے اور ۱۸۰۹ء مین جب کہ انگریزی کے فوج اوس دریا تک پہنچ گئے تہے رنجیت سنگہ نے اپنی سردارون کے کہنے پر انگریزون کے ساتھ لڑنیکا تہیہ کر ہی لیا تہا مگر عزیز الدین نے رنجیت سنگہ کو بخوبی فہمائش کی کہ یہہ بات مناسب نہین ہے اور رنجیت سنگہ نے اوسکی فہمائش کو قبول کیا رنجیت سنگہ فقیر عزیز الدین کی دور اندیشی اور فراست کی قدر کرتا تہا اور جملہ معاملات مین اوس کے صلاح لیتا تہا اور اوس زمانہ سے اپنی سلطنت کے آخر تک کوئی کارستگ خلاف صلاح عزیز الدین کے نہین کیا جملہ معاملات مین جس مین اہل فرنگ اور سرکار انگریزی کا تعلق ہوتا تہا عزیز الدین سے خصوصًا کام لیا جاتا تھا اور اسکا باعث کہ اپنی درازی عرصہ سلطنت مین مہاراجہ سرکار انگریزی کے ساتھ ایسی پختہ دوستی رکہتا رہا یہی کہا جا سکتا ہے کہ فقیر عزیز الدین کے عقل اور

اوسکی رائے پر چلتا رہا مہاراجہ کو سرکار انگریزی کے ایمانداری پر اسقدر پختہ اعتماد تھا کہ اپنی کل فوج کو لیکر دور و دراز مہموں پر چلا جاتا تھا اور لاہور مین فقط عزیز الدین کو معہ چند آدمیون کے چھوڑ جاتا تھا +

عزیز الدین کئی مرتبہ جنگے خدمت پر مامور ہوا تہا ۱۸۱۸ء مین صاحب سنگہ بہنگی کے گجرات کے علاقہ کو شامل کرنیکو بھیجا گیا تہا اور ۱۸۱۳ء مین جب جہاندا دخان نے آنک مہاراج کو دیدیا تہا عزیز الدین دیوان دیومید اس اور سردار موتا سنگہ کے ساتھ قلعہ مین دخل کرنے کو اور ضلع کا انتظام کرنے کو بھیجا گیا تھا ۱۸۱۹ء مین عزیز الدین بہاولپور کو بمنصب سفارت بہیجا گیا تھا اور وہان اوسکا بہت اعزاز ہوا مہم کانگرہ پر جو فوج گئی تہی اوس کے ہمراہ بھی عزیز الدین گیا تھا اور ۱۸۲۰ء مین جب دیوان کرپا رام مورد عتاب ہوا تہا فقیر عزیز الدین اوس سے قلعہ پہلور کا دخل لینے کو گیا تہا اور اس قلعہ پر عزیز الدین تا وقتیکہ قلعہ مذکور سردار دل سنگہ مجیٹیہ کے تحت مین گیا مامور رہا اور کچھ عرصہ پہلے عزیز الدین نے کپورتہلہ جنڈیالہ اور ہوشیارپور اور دیگر علاقہ فتح سنگہ اہلووالیہ واقع آنروی ستلج پر تصرف کیا تہا جب فتح سنگہ ستلج کے پار سرکار انگریزی کی حمایت کے واسطے بہاگ گیا تہا اپریل ۱۸۳۱ء مین عزیز الدین معہ سردار ہری سنگہ نلوہ اور دیوان موتی رام کے سمالہ کو بحضور لارڈ ولیم بنٹنک صاحب گورنر جنرل کے شوقیہ ملازمت کے واسطے بھیجا گیا تھا* ان سفیرون کا بہت اعزاز ہوا اور مہاراجہ اور گورنر جنرل کی ملاقات ہونیکا انتظام ہوا چنانچہ یہہ ملاقات اکتوبر مین اوسی سال مقام روپڑ مین ہوئی تہی +

مئی ۱۸۳۵ء مین جب امیر دوست محمد خان فوج کثیر کابل سے لیکر اس ارادی پر آیا تہا کہ سکہون سی پشاور پہر لیلے فقیر عزیز الدین پشاور کے علاقہ مین موجود تہا فقیر عزیز الدین وکیل مامور ہوکر افغانون کے لشکر مین بھیجا گیا تہا اور اوس نے امیر کو یہان تک دم مین رکہا کہ جس تنار مین دارو مدار ہوتے رہے افغانون کو فوج سکہان نے بالکل گہیر لیا اور امیر کابل اپنے ملک کو بشتابی تمام تر واپس گیا مہاراجہ فقیر کے اس موقع پر ہوشیاری سے ایسے خوش ہوئی کہ جس وقت فقیر شکر کو واپس آیا خود پیشوائی سلامی کا حکم ہوا +

نومبر ۱۸۳۸ء مین جب سرکار انگریزی کی فوج کابل کے مہم کے واسطی جمع ہو رہی تہی مہاراجہ رنجیت سنگہ نے

* اس موقع پر ایک صاحب انگریز نے فقیر عزیز الدین سے دریافت کیا تہا کہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کے کونسی آنکہہ کانی ہے جسپر موصوف کو

لارڈ اوکلنڈ صاحب سے بمقام فیروزپور ملاقات کی تھی ۱۸۳۱ء مین جو ملاقات روپڑ مین ہوئی تھی اور جسکے توزک اور شان نہایت عالے تھے یہہ ملاقات اوس سی بڑھکر ہوئی تھی تھوڑے عرصہ کے بعد لارڈ اوکلنڈ صاحب مہاراجہ کی ملاقات کے واسطے لاہور اور امرتسر مین تشریف لائے تھے اور ان دونو موقعون پر فقیر عزیز الدین نہایت مصروف رہا اور اپنی اقا کے طرف سی جو بہت بیمار تھے نہایت خوش اسلوبی سے رسوم مہمانداری ادا کرتا رہا +

۲۷ جون ۱۸۳۹ء کو مہاراجہ رنجیت سنگہ نے وفات پائی عزیز الدین جو اونکے ملازمون مین سے نہایت خیرخواہ اور اونکے خیراندیشون مین نہایت جانفشان تھا دم اخیر تک اونکے پاس رہا تھا دوا اپنے ہاتھ سے اونکو دیتا تھا اور مختلف مقامات کے خبر دیتا رہتا تھا کہ مہاراجہ کو خواہش خبرون کے سُننے کے تھے مہاراجہ کھڑک سنگہ کی مسندنشینی کے بعد عزیز الدین معہ سردار لہنا سنگہ مجیٹھیہ کے واسطے تجدید عہود کے جو سرکار انگریزی اور مہاراجہ رنجیت سنگہ مین باہم منعقد تھے سملہ کو بھیجا گیا تھا ہنوز یہہ سملہ مین ہی تھی کہ سردار چیت سنگہ کے جو وزیر اور رفیق مہاراجہ کا تھا قتل کئے اور شہزادہ نونہال سنگہ کے خان سلطنت بقبضہ اقتدار خود لے لینے کی خبر پہونچی اس خبر سے سملہ مین کچھ تامل ہوا مگر عہدنامہ مجدد آخر کار قرار پایا اور سفیر لاہور کو واپس گئے +

کھڑک سنگہ کی سلطنت کے زمانہ مین عزیز الدین کا رسوخ دربار مین کچھ ایسا کم نہ ہوا جو محسوس ہوتا مئی ۱۸۴۰ء کے مہینے مین عزیز الدین فیروزپور کو مسٹر کلارک صاحب کے ملاقات کے واسطے بھیجا گیا تھا اور اوس نے وہ سبیل کی کہ کلارک صاحب اوسی مہینے مین مہاراجہ کی ملاقات کیواسطے لاہور مین آئے اوسی سال ستمبر کے مہینے مین عزیز الدین معہ رائے گوبند جسر کی بہرستر کلارک صاحب کے خدمت مین ایک کارسترگ کے بندوبست کے واسطے بھیجا گیا تھا مطلب یہہ تھا کہ غلزئی اور بارکزئی سردارون کے ساتھہ کیا بندوبست کیا جاوے اور ۱۸۳۸ء مین جو ایک عہدنامہ مین دونون مین ہوا تھا اوسکے دفعہ اول کے منشار کے تنقیح ہو جاوے کہ اوس دفعہ کی منشا رکے سوا اور یوسفزئی مین سکھون کے لئے عتدالی سی کسیقدر خلاف ورزی ہوی تھے +

فقیر عزیز الدین نے یہہ جواب دیا تھا کہ مہاراجہ کے جھوکا جلال الیسا ہے کہ مین نے کبھی ایسے نزدیکی سے آنکھہ کو نہین دیکھا جتنے یہہ امر دریافت ہو سکتے

کہڑک سنگہ اور نونہال سنگہ کی وفات کے بعد جو فریب اور کارسازیان ہوتی رہین اون مین فقیر عزیز الدین شامل اور شریک نہین رہا بیشک راجہ دہیان سنگہ تو اوس کے ساتھہ ہمیشہ صلاح اور مشورہ کرتا رہتا تھا اور یہہ انتظام جو ہوا تھا کہ صاحب کو رنونہال سنگہ کی بیوہ کے ایام حمل مین مائی چند کو مختار رہے اِس انتظام کے کرنے مین دونو دہیان سنگہ اور عزیز الدین شریک تھی عزیز الدین خوب جانتا تھا کہ یہہ انتظام کام نہ دیگا اور اوسکا میل خاطر شاہزادہ شیر سنگہ کی طرف تھا مگر اوس کا بڑا وصیغہ دول خارجہ مین تہا اور امور خانگی مین اِس زمانہ مین وہ دربار مین اپنی رائی دلیرانہ بیان نہ کرتا تہا ٭

جب شیر سنگہ تخت نشین ہوا تو وہ فقیر عزیز الدین سے نہایت الطاف سی پیش آتا رہا اور مارچ ۱۸۴۱ء مین مہاراجہ موصوف نے عزیز الدین کو کلارک صاحب کے خدمت مین لدہیانہ کو اِس غرض سے بہیجا کہ دریافت کرے کہ آیا سرکار انگریزی مہاراجہ کی فوج کو مطیع کرنے مین مدد دیگی یا نہین کلارک صاحب اِس امر کے خلاف نہ تہے ستلج کی لڑائی سے پہلے سکہہ میدان جنگ مین ایسی سمجہی جاتے تہی کہ اونسی خوف ہوا اور کلارک صاحب کا یہہ خیال تہا کہ بارہ ہزار سپاہ کی ذریعہ سے پنجاب سے کل میدان کے ملک مین فوج کو مطیع کرلینا ممکن تہا اور اگر فوج مذکور مقابلہ کرے تو اوسکو منتشر کردینا اور شیر سنگہ کو مظبوطی سی تخت پر بیٹہا دینا ممکن تہا شرط اِس امداد سرکار انگریزی کے یہہ ہوتی کہ جنوب دریا ستلج کی طرف جو ملک سکہون کا تہا وہ سرکار انگریزی کو دیدیا جاتا اور خرچ مہم کے بابت چالیس لاکہہ روپیہ سرکار انگریزی کو دیا جاتا فقیر عزیز الدین معہ اپنے شریک منشی دین محمد کے کل اختیار ایسے ایک سترگ معاملہ کو قطعی طے کرلینے کا نہین رکہتے تہے اور اوس نے اِس وجہ سی کہ کاغذ مین لکہکر بہیجنی کا کام نہ تہا لاہور کو واپس جانیکے اجازت چاہی تاکہ مہاراجہ صاحب سے مشورہ کرے اور آٹہہ یوم مین واپس آنیکا اقرار کیا مگر فقیر عزیز الدین پہر لودہیانہ واپس نہین گیا اور شاید اوسکے نیت مین بہی واپس جانا نہ تہا مہاراجہ اپنی فوج کا بہ نسبت سرکار انگریزی کے فوج کے زیادہ خوف کرتا تھا اور باوجودیکہ منڈی مین فوج سرکش ہوگئی تہی صاحب ایجنٹ کو لکہا کہ بغاوت بالکل فرو ہوچکے اور فوج سکہہ مطیع اور نمک حلال سرکار انگریزی کے دشمنون کے خلاف لڑنیکو مستعد اور تیار ہے ٭

٭ گورنمنٹ ہند نے بہت از حد بعید خیال کلارک صاحب کے منظور نہین کیے اور حکم دیدیا تہا دفعتیکہ معاملات پنجاب کی ایسے صورت نہ ہوجاوے کہ فوج سرکار انگریزی کی اعانت کے بغیر پریزیڈنسی اِس طرح کے مدافعت کرسکے سرکار کو منظور نہ ہوگا

شیر سنگہ کو یہہ خوف تھا کہ سرکار انگریزی کی فوج جب ایک مرتبہ لاہور پر دخل کر لیگی تو پھر وہان سے اُٹھکر نہ جاوینگے فقیر عزیز الدین جو سرکار انگریزی کی مصلحت سے بہ نسبت مہاراجہ شیر سنگہ کی زیادہ واقفیت رکھتا تھا ہمیشہ کہتا رہا کہ مداخلت سرکار انگریزی ہونی بہتر ہے اور اپنے فرزند شاہدین کو جو لاہور کا وکیل صاحب ایجنٹ کی پاس لوہ بہیجا یہ مین تہا عزیز الدین نے لکہا کہ کلارک صاحب سے عرض کر کے اس معاملہ کی پیرسلسلہ جنبانی کرے اور بابا بیہان سنگہ کو جو مہاراجہ کا معتبر نوکر تہا بہیجی مگر کلارک صاحب پہر اپنی طرف سی پہلے تحریک کرنی مصلحت نہین سمجہی اور دانشمندی ہوئی کہ یہہ تجویز چہوڑ دی گئی +

اِس زمانہ کے قریب فقیر عزیز الدین کو اتفاقیہ ایک صدمہ پہونچا جس سے اندیشہ اوسکی جان کا ہو گیا شاہ بلاول مین فقیر عزیز الدین دربار مین دیوان بشن سنگہ کے برابر بیٹہا ہوا تہا بشن سنگہ جو اُٹہنی لگا اوسکی تلوار سے اتفاقیہ فقیر عزیز الدین کے ٹانگ مین سخت زخم پہونچا خون بہت بہ جانے کے سبب سے اُسکو غش کی نوبت ہو گئی گزرنے کا اندیشہ تہا مگر ہفتہ عرصہ مین افاقہ ہو گیا اور اِس حادثہ کے سبب سے اوسکو دربار مین حاضری مین کمی کر دینے کا عذر میسر ہو گیا کیونکہ وہ سعہ دیگر وزرا کے فوج کے دشنام اور زیادتیون سے ڈرتا تہا +

۱۸۴۲ء مین مہاراجہ عزیز الدین کو ستلج کے جنوب کو بمقام مکہو کلارک صاحب کے استقبال کے واسطے بہیجا تہا کلارک صاحب اوسوقت لاہور مہاراجہ شیر سنگہ کی مسند نشینی کے مبارکباد اور مہاراجہ کہڑک سنگہ کی وفات کی تعزیت کے واسطی آئے تہے +

دسمبر ۱۸۴۲ء مین سردار لہنا سنگہ مجدیہ کو دربار لاہور نے لارڈ الن برا صاحب کے خدمت مین حاضر ہونی کو بہیجا اوسوقت لارڈ الن برا سرکار انگریزی کی فوج مین فیروزپور مین تشریف رکہتے تہے کسی غلط فہمی کے سبب سے سردار لہنا سنگہ کو یہہ توقع ہوئے کہ ایجنٹ گورنر جنرل آکر اوسکو فوج انگریزی کے لشکر مین لیجاوینگی اور اس خیال سے سردار موصوف اپنے خیمہ مین ہی بیٹہا رہا اور ملازمت نواب گورنر جنرل بہادر کے نہوئے لارڈ الن برا نے یہہ سمجہکر کہ سردار نے عمداً یہہ حرکت ناشایستہ کی کیفیت طلب کے چنانچہ اسپر فقیر عزیز الدین سعہ شہزادہ پرتاب سنگہ راجہ ہیرا سنگہ اور دیگر سردارون کے فیروزپور کو گیا اور وہان دربار عالی منعقد ہوا اور دو نوسکہون کے اور انگریزی فوج کے

قواعد ہوئی عزیز الدین نے اِس بے اعتدالی کا جو بحیثیت ظاہر واقع ہوئی تھی بخوبی حال بیان کرکے اطمینان کردیا اور گورنر جنرل کو ایسا خوش کیا کہ نواب محتشم الیہ نے سرور بار فقیر کو فرمایا کہ فقیر حامی دوستی سرکار مین ہی اور جیب خاص سے ایک گھڑی طلائی نکال کر فقیر کو عطا فرمائے یہہ گھڑی جنکے قدر اور سب خلعتون سی زیادہ سمجھی جاتی ہے اب فقیر حمال الدین کے پاس ہے +

مہاراجہ شیر سنگہ کے سلطنت کے پہلے سال مین فقیر عزیز الدین پر مہربانی کم ہوگئی تھی اوسکی نسبت یہہ شبہ تھا کہ راجگان جمون کا رفیق ہے اِن راجون سے مہاراجہ کو سخت نفرت تھی مگر اونکا مقابلہ نہین کرسکتا تھا حقیقت یہہ تھی کہ راجہ دہیان سنگہ جانتا تھا کہ فقیر عزیز الدین کے لیاقت کی بغیر اوسکا کام نہ چلیگا اور بلاشبہ لاہور مین جو زر یہ ہوتا عزیز الدین کے بغیر کام نہ کرسکتا سردار جیت سنگہ عزیز الدین کا بہت دوست تھا اوسکے قتل کے سبب سے بڑی مشکل سے راجہ دہیان سنگہ سے اوسکی مصالحت ہوئی تھی مگر آخر کار معلوم ہوتا ہے کہ فقیر عزیز الدین کو یقین ہوگیا تھا کہ فقط رنجیت ڈوگرہ ہی ملک کی بہبودی بجا لاسکتی تھی اور اِس یقین کے سبب سی فقیر مسطور اونکے ساتھہ شامل ہوگیا تھا +

مہاراجہ شیر سنگہ کے وفات کی بعد فقیر عزیز الدین نے معاملات ملکی مین دخل دینا کم کردیا اوسکے تندرستی مین فرق آگیا تھا بنیائی اوسکی گھٹتی جاتے تھی اور جیسی فوج کا زور بڑہتا جاتا تھا اور بیہودگے اوس مین زیادہ آتی جاتے تھے اوتنا ہی فقیر عزیز الدین کا زور کم ہوتا جاتا تھا وہ خوب دیکھتا تھا کہ اعمال بدفوج اوسکی تباہی کے طرف اوسکو لئے جاتے ہین اور جواہر سنگہ اور لعل سنگہ کے جو اعمال اور مصلحت تھے جنسے اونکو اور سلطنت کو مضرت عظیم پہونچتی نظر آتے تھے جہان تک ہوسکتا تھا اوس کے خلاف عزیز الدین اپنے رائی بیان کرتا تھا مگر افسوس ہے کہ لاحاصل ہوتے تھے سب ہی آخر کام اونسے یہہ کیا کہ جو فوج سرکار انگریزی کے خلاف ستلج کیطرف کوچ کرگئے تھے اوسکے واپس بلانے کے واسطے اصرار کرتا رہا اور سوم دسمبر ۱۸۴۵ء کو پیش ازانکہ وہ ریاست جسکے اوسنی مدت تک اور نمک حلالی سے نوکری کرے تھے تباہ ہوگئے مرگیا +

رنجیت سنگہ کے مشیرون مین فقیر عزیز الدین لایق وزرا مین سے تھا اور بالتحقیق سب سے زیادہ دیانت دار تھا رنجیت سنگہ کو اپنے وزرا کے انتخاب کرنے کے بڑی لیاقت تھی اور کل اپنے دراز عہد سلطنت مین اونکا الطاف اور عنایت

نسبت فقیر عزیز الدین کم نہ ہوئی کیونکہ فقیر کے طرف سے کبھی فریب یا بے اعتدالی نہین ہوئی تھے ایسا کم ہوتا تہا کہ کسی معاملہ خیر یا اندرونی مین مہاراجہ اوسکے صلاح نہ لیتے ہون اور سرکار انگریزی کے ساتھ جتنی معاملات تعلق رکھتے تھے وہ تو تقریبًا بالکل اوسی کے اوپر چھوڑے ہوئے تھے اور اس مین شک نہین ہے کہ یہہ بات بہت کچھہ فقیر عزیز الدین کے ہی دانائی اور تدبیر سے حاصل ہوئی کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے سلطنت کی اختتام تک سرکار انگریزی اور سرکار لاہور مین نہایت قلبی آشتی رہے ؛

فقیر عزیز الدین ایسی پسندیدہ طبیعت کا آدمی تہا اور اسکا طریق ایسے پوری درباریون کا تہا کہ اوسکا ظاہر دشمنون کو نہ تہا ہرچند کہ اوس کے رسوخ کے سبب سے بہت آدمیون کو اوسکا رشک تہا ایک وجہ اوسکے ہر دلعزیزی کی باوجودیکہ ہندو درباریون وزیر تہا یہہ تہی کہ اوسکا عقیدہ تعصب سے نیز نہ تہا فقیر عزیز الدین صوفی تہا اس فرقہ کو سچی مسلمان تو کافر جانتے ہین مگر ممالک مشرقی کے سب سے اچھے حکیم اور شاعر اسی فرقہ کے تھے قرآن کے مسایل سے اوسکو چیدگی تہے بلکہ سب مذہبون کو ایسا جانتا تہا کہ سب کے برابر ہی تعظیم کرنی چاہیے اور سب کو برابر ہے ہیچ سمجھنا چاہئے ایک مرتبہ رنجیت سنگھ نے اوس سے یہہ سوال کیا کہ تمکو ہندوؤن کا مذہب اچھا معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانون کا اوسنے جواب دیا کہ ایک دریای زخار زمین بہہ رہا ہون زمین کے طرف آنکھہ اوٹھا کر دیکھتا ہون تو نون کنارون مین فرق نہین دیکھتا ؛

فقیر عزیز الدین اپنی زمانہ مین نہایت فصیح شخص مشہور تہا اور جیسا مقرر تھا ویسا ہی منشی بہی تہا سرکار کا عذرات جو اوس نے اور اوسکے بہائی نور الدین نے تحریر کئے تہے مشرقی انداز سے اگر دیکہے جاوین تو فصاحت نشان اور مذاق خوش کے نمونہ ہین فقیر عزیز الدین جملہ فروع علوم مین جو مشرق مین مروج ہین کامل دستگاہ رکہتا تہا لاہور مین اوس نے اپنی خرچ سے ایک مدرسہ فارسی اور عربی کی تعلیم کو بڑی مقرر کیا تہا اور پنجاب کے بہت سی عربی والون نے اسی مدرسہ مین تعلیم پائے تہے ؛

* فرقہ صوفی مسلمانون مین ایک فرقہ فقرا کا ہی جیکے مسایل مخفی مین ممالک مشرقی مین ہر جگہہ کم و بیش صوفی پہیلے ہوئے ہین ایران مین کئے سو برس سے بڑا فرقہ صوفیون کا رہا ہی مگر پنجاب مین ظاہر صوفی کم پایے جاتے ہین مگر تصوف کے مسایل مستورہ ہر جگہہ ایک لیے ہین ہندؤن کے ویدانت کے مسایل اور مسایل تصوف مین فقط نام ہی کا فرق ہے اور وہ اصل جن پر گورو نانک نے مذہب سکہان کے بنیاد رکہے ہے بالکل ویسے ہین جو محمود اور حافظ یا خود فقیر عزیز الدین کے تصانیف خالص صوفیہ مین پائے جاتے ہین ؛

شعرا مین عزیز الدین کو نامی شاعر سمجھنا چاہیے اوسکے اشعار فارسی مین جو تصوف مین ہین اکثر حسن پایا جاتا ہے اور سہل اور فصاحت دن مین بہت ہی چنانچہ چند اشعار اوسکے تصنیف مین سے اِس غرض سے لکھے جاتے ہین کہ تصوف کے نظم کے کیفیت دریافت ہو **اشعار** چون سایۂ درخت ندارد جہان قرار ٭ ای دل اگر نگاہ نمائی بہ اعتبار ٭ دُر عالم خیال ترا اضطراب چیست ٭ در کارہائی خویش نداری چو اختیار ٭ بگذار کار خود بخدا وند کار خویش ٭ خود را بہ پرورندۂ خود ہم ز دل سپار ٭ تا وقت فیض می نرسد صبر پیشہ کن ٭ بر نعمتی کہ دست دہد شکر کن ہزار ٭ دستی بگوش کردہ زاندیشہ ہائی دہر ٭ آزاد باش در کرم حق امیدوار ٭ **دیگر** گویم اگر من از سر غفلت کہ من منم ٭ نزدیک اہل معرفت آید ہمین ضنم ٭ در دین سالکان طریقت بود گناہ ٭ و اندا گر کسی مثل این چنین منم ٭ آخر بنا بر آب بود گرچہ در جہان ٭ گوئی کہ زال و رستم و سہراب بزرنم ٭ بیہودہ دعوی ہست کہ چون تار عنکبوت ٭ بر خود روی ہر آنچہ خیالات بر تنم ٭ چون حملہ کار ہا متعلق بفضل اوست ٭ بہتر کہ بعد ازین دم آزادگی زنم ٭

فقیر عزیز الدین کے چھہ بیٹون مین اب فقط دو زندہ ہین شاہدین جو ۱۸۴۸ء مین مرگیا تھا لد ہیانہ مین ۱۸۳۶ء مین صاحب ایجنٹ انگریزی کے پاس بطور وکیل سرکار لاہور تقرر ہوا تھا دو سال کے بعد وہ فیروز پور مین منصب وکالت پر مامور ہوا تھا فقیر چراغدین ۱۸۳۶ء مین جسبروٹہ کا ناظم مقرر ہوا تھا اور تھوڑے عرصہ کے بعد شاہزادہ کہرک سنگہ کی خدمت مین مامور ہوا تھا ۱۸۴۲ء مین وہ اپنی بہائی کی جگہہ فیروز پور مین وکیل مقرر ہوا تھا اور بعد اوسکے آہالیان دربار کی خدمت مین وکالت پر مامور رہا ٭

فقیر جمال الدین نے سرکار انگریزی کے نوکری مین پہلے حافظ آباد کے تحصیلداری کے بعد اوسکی تبدیلی گوجرانوالہ مین ہوئی تھی اور ۱۸۶۴ء مین اوسکو عہدہ نایب میر منشی محکمہ صاحب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب مین ملا اب فقیر جمال الدین عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پر ممتاز ہے اوسکو اور اوسکے بہائی رکن الدین کو ایک ہزار روپیہ سالانہ پنشن حین حیات ملتی ہے ٭

نصیر الدین جو فقیر عزیز الدین کا سب سے بڑا بیٹا تھا ۱۸۱۴ء مین جب وہ کم عمر تھا مارا گیا تھا ایک پوربیہ سپاہی نے جسکو فقیر امام الدین نے کسی قصور کے سبب سے موقوف کردیا تھا بدلہ لینی کا تہیہ کیا اور غلام محی الدین کے

دوکان پر لاہور مین آکر اوس نے کسی بیماری کا بہانہ کرکے علاج کے درخواست کی نصیر الدین جو اپنی دادا کی دوکان کے کام مین مدد کیا کرتا تہا سپاہی کو ایک اندر کے مکان مین لے گیا وہان سپاہی نے تلوار کھینچکر اوسکو قتل کیا غلام محی الدین اپنی پوتا کا شور سنکر دوڑا مگر مکان اندر سے بند کیا ہوا تہا مگر اوس نے دروازہ کو توڑا اور قاتل کے اوپر جا پڑا اور اوسکی تلوار چھین لی اور اوسکو دریچہ مین سے نیچے بازار مین پہینک دیا جہان لوگون نے جوش مین آکر اوسکو مار ڈالا اِس کشمکش مین غلام محی الدین خود بہی سخت زخمی ہوا تہا نصیر الدین چند روز تکلیف اوٹہا کر مر گیا ٭

عزیز الدین کے بیٹون مین سے فقط چراغ الدین کے اولاد ہوئی اور چراغ الدین کی سب سے بڑے بیٹی سراج الدین کی موت بھی ایسے ہی صدمہ کے ہوئی جیسی نصیر الدین کے ٭

سراج الدین جو عمر مین جوان تہا بہاول خان نواب بہاولپور کا نوکر تہا بھاولخان کے پیچھے اوسکا عزیز بیٹا صادق محمد خان مسند نشین ہوا نئے نواب نے اپنے بھائی حاجی خان کو جو قید مین تہا قتل کرنا چاہا مگر سراج الدین اور داؤد پوترون نے حاجی خان کی طرف ہوکے ایک فساد برانگیختہ کیا اور اوسکو مسند پر بٹہایا اس احسان کے عوض مین حاجی خان نے سراج الدین کو وزیر اور اوسکے بھائی شہنواز الدین کو سپہ سالار بنایا مگر کچہہ عرصہ کے بعد سراج الدین کے آزاد خان نواب کے ماموں کے ساتہہ تکرار ہوگئے اور نواب نے اپنے رشتہ دار کی جانب داری کی سراج الدین نے بہاولپور سے علیحدہ ہوجانیکی تیاری کی مگر نواب نے کئے سیّد اوسکی پاس بہیجے اور اِن سیّدون نے قرآن پر قسم کہائی کہ نواب کے نیت مین کسی طرح کا نقصان تمکو پہونچانا نہین اسپر سراج الدین نے بہاولپور مین رہنی کے نیت کرلی مگر دو تین دنکے بعد سراج الدین کے مکان کو فوج نے گہیر لیا اور سراج الدین کو کہا گیا کہ تم قید کئے گئے ہو اور یا بجولان رہکے جاوگے اوسنے کہا کہ بدرجہ لاچاری بزور جو چاہے ہو جاوے مگر بلاجبر مین نہ نا نوکا اور آخرکار مکان پر فوج چڑہ گئی دونو بہائی خوب مردانہ لڑی مگر گولا بالکل پہیی تہے فوج کے افسر کو سراج الدین نے اپنے ہاتہہ سی قتل کیا مگر اوسکے پیچھے گولی کے ضرب سے خود مارا گیا شہنواز الدین گرفتار ہوگیا مگر سخت زخمی ہونے کے بعد اور بعد اوس کے

قید مین رکھا گیا چنانچہ آٹھ مہینے قید رہا بعد اوسکے اوس کے باپ نے ۸۰ ہزار روپیہ دیکر اوسکو چھوڑا لیا ٭

فقیر عزیز الدین کے حیات مین اوسکے بھائی کمتر درجہ پر رہے مگر بھائیون کا اس جگہہ کچھہ حال بیان کرنا ضرور ہے کیونکہ وہ بھی معزز رہے فقیر امام الدین رنجیت سنگہہ کی سلطنت کے عہد مین عرصہ تک گوبند گڈہ کا قلعہدار رہا اور جو علاقہ متصل قلعہ تہا اوسکا ناظم رہا اسکے علاوہ میگزین اور سلح خانہ اور اصطبل بادشاہی اوسکے سپرد تہا اوس کے خدمات کے سبب سے میدان جنگ مین اوسکو خدمت کرنیکے بہت مہلت نہین ملی مگر مائی سدا کور اور کہنیون کے قلعہ کے سر کرنیکے واسطی جو فوج بہیجے گئے تہے اوس مین امام الدین شامل تہا اور ایک اودا اور چھوٹے معرکون مین بہی وہ شریک رہا تہا فقیر امام الدین ۱۸۴۳ء مین مرگیا اوسکے پیچھے اسکا ایک بیٹا تاج الدین رہا جو اوس کے ساتھہ گوبند گڈہ مین قلعدار تہا تاج الدین اپنے باپ کے پیچھے فقط دو برس زندہ رہا معراج الدین جو تاج الدین کا فقط ایک بیٹا ہے پانسو روپیہ سال پنشن پاتا ہے ٭

فقیر نور الدین نے اپنی بہائی عزیز الدین کے سے لیاقت نہ جرات کہتا تہا مگر اپنے بہائی سے بہت باتون مین مشابہہ تہا ابتدا ہی عمر اوس نے عبادت مین صرف کی مگر ۱۸۰۹ء مین مہاراجہ رنجیت سنگہہ نے جو عزیز الدین پر نہایت مہربانی کرتے تہے نور الدین کو بلوایا اور دہنی کا علاقہ اوسکے سپرد کیا وہان اوس نے اچہی خدمت کی اور بعد اوس کے گجرات کو بہیجا گیا گجرات مین اوسکو چیتون کے زیر رکہنے مین کچہہ مشکل ہوئے ۱۸۱۲ء مین جالندہر کا علاقہ اوسکے تحت مین ہوا اور سال آیندہ سیالکوٹ۔ ڈسکہ۔ پاسرور۔ اور وزیر آباد کا علاقہ اوسکو ملا ۱۸۱۸ء مین وہ لاہور کو بلایا گیا اور اوس سے پیچھے اوسکے خدمت اکثر دربار سے ہی متعلق رہے یہہ خدمات کئی طرح کے تہین اور متعدد تہین اور بڑے ذمہ واری اونکی ساتھہ متعلق تہے قلعہ مین جو سلحخانہ تہا وہ اوسکے سپرد تہا اور محلات اور باغات شاہے اوسکے سپرد تہے جیب خاص کا خرچ مہاراجہ کا اوسکے سپرد تہا اور بخشش

٭ پہلا قلعدار گوبند گڈہ کا سردار شیر سنگہہ تہا متصل لاہور کا بنایا اوس نے رنجیت سنگہہ کے حکم سے قلعہ کی عمارت بہت سی از سر نو بنوائی شیر سنگہہ کے بعد فقیر امام الدین کو قلعداری ملی اور فقیر امام الدین اور اوسکا بیٹا تاج الدین مہاراجہ شیر سنگہہ کے سلطنت کے زمانہ تک قلعدار رہے اوسکے بعد صوبا سنگہہ اگر یا نوالہ قلعدار مقرر ہوا اور ۱۸۴۵ء تک اس منصب پر مامور رہا اوسکے بعد سردار کہرک سنگہہ بہادر کا ایک برہمن مقرر ہوا اس شخص نے دریا خان ایک قیدی کو بہاگ جانے دیا اس سبب سے اوسکے جگہہ شمس الدین فقیر نور الدین کا بیٹا ۱۸۴۶ء مین مقرر ہوا ٭

شاہی ہوتی تھی ایسے لوگون کو تقسیم کرتا تہا جو لایق تھی موتی مند دینے خزانہ بادشاہی کے ایک کنجی نورالدین کے پاس رہتی تھی اور باقی دو کنجیان مصر بیلی رام اور دیوان حکمان سنگہ کے پاس رہتی تھین +

۱۸۲۶ء مین فقیر نورالدین پنڈدادنخان کے گرد و نواح کے ملک کو زیر کرنے کے واسطی بھیجا گیا تھا اور ۱۸۳۱ء مین وہ سیدپور اور مکہیڈ کو گیا تھا اسواسطی کہ راجہ گلاب سنگہ کی اُس علاقہ کے انتظام مین مدد کرے +

سرکار انگریزی کے ساتھ جو معاملات ہوتے تھے اُن مین فقیر نورالدین اپنے بھائی فقیر عزیزالدین کے ساتھ شامل رہتا تھا دونو کو انگریزون کے ساتھ انس تھا اور دونو کو دلی خواہش تھی کہ دونو سرکارین یعنی سرکار انگریزی اور سرکار لاہور مین آپسمین نہایت دوستی ہمیشہ کے واسطی رہے +

۱۹ ستمبر ۱۸۴۶ء کو جب فوج مہاراجہ سرکش ہو گئی تھی اور فوج نے یہہ درخواست کی تھی کہ رانی اپنے بھائی کو اور شہزادہ دلیپ سنگہ کے قاتلون کو فوج کے حوالہ کر دیے تاکہ وہ بدلہ لے لے تو فقیر نورالدین معہ دیوان دینا ناتھ اور سردار عطر سنگہ کالیانوالہ کی فوج کی تسلے کے واسطی بھیجے گئے تھے مگر اس پیغام سے کچھ فایدہ نہین ہوا اور جو آدمی پیغام لیکر گئی تہے اُن مین فقط فقیر نورالدین ہی کو فوج نے لاہور کو واپس جانے دیا اور فقط اوسیکو بُرا بہلا نہ کہا ستلج کی لرائی کے بعد نورالدین کے گواہی اور دستخط عہدنامہ ۹ - مارچ پر ہوئی کہ اِن لوگون نے لاہور کی ریاست کی طرف سی دستخط کئے تھے اور دسمبر ۱۸۴۶ء مین جب راجہ لعل سنگہ وزیر منصب وزارت سے بسبب مفسدہ پردازی کے معزول ہوا تہا نورالدین ایک رکن اہالیان دربار مین مامور ہوا تہا کہ تا ایام بلوغت مہاراجہ دلیپ سنگہ کی کاروبار سلطنت کرتی رہین +

فقیر نورالدین اہالیان دربار مین بہت کچھ کام نہین کرتا تھا مگر اُن مین سے ایک تھا جو سب سے زیادہ بیغرض تہے اور اوسکی صلاح اکثر سلیم اور اچھی سوچکر دی جاتی تہے اوسکا یہہ حال تھا کہ درحالیکہ اپنی سرکار کے غرض وفاداری سی خیال مین اور پیش نظر رکہتا تہا صاحب رزیڈنٹ انگریزی کے واسطی معاملات مین آسانی کرتا تھا ۱۸۵۰ء مین گورنمنٹ اعلی نے اوسکی جاگیر اور نقدی ۲۰۸۸۵ روپیہ

سالانہ اوس کے جیتے حیات بحال رکھے اوسکے دو بڑے بیٹون ظہور الدین اور شمس الدین کو ایکہزار اور ۷۰۰ روپیہ سال کی پنشن عطا ہوئی اور چھوٹے بیٹون کو ہر ایک کو ۵۴۰ روپیہ سالانہ پنشن ہوئی ۱۸۵۲ء مین اونکے باپ نور الدین کے وفات پر یہہ پنشن اسطرح بڑہائی گئین کہ ۱۲۰۰ اور ۱۴۴۰ اور ایکھزار اسی روپیہ مقرر ہوئین +

فقیر ظہور الدین مہاراجہ دلیپ سنگہ کی تعلیم کے واسطی مقرر ہوا تہا فقیر بسطور مہاراجہ کے ہمراہ فتح گڈہ کو گیا تھا اور جس طریق سے اوس نے اس منصب کے خدمت کو انجام دیا قابل تعریف تہا +

۱۸۵۱ء کی اخیر مین وہ پنجاب کو واپس آیا اور ۱۸۵۵ء مین تحصیلداری چونیان پر مقرر ہوا اور بعد اوسکے اوسکی تبدیلے موگا اور لاہور کہوئے ۱۸۶۳ء مین اوسکی ترقی عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پر ہوئی اور سیالکوٹ کو گیا +

فقیر شمس الدین فقیر نور الدین کا دوسرا بیٹا دوسرے جنگ سکھان کے زمانہ مین گورنمنٹ گڈہ مین تہانہ دار تہا اس منصب مین اوسنی بہت وفاداری سی خدمت کو انجام دیا اور سرکار انگریزی کی فوج کے حوالہ قلعہ مذکور اسیے وقت مین کر دیا کہ اگر کچھ بھی وہ تامل کرتا تو کچھ دقت ہوتی ۱۸۵۰ء مین اسکو تحصیلداری شاہدرہ ملی تھی مگر سال آیندہ بسبب بیماری کے اس نے استعفا دیدیا تہا ۱۸۶۲ء مین شمس الدین شہر لاہور مین انریری مجسٹریٹ اور مینوسپل کمیٹی کا ایک ممبر مقرر ہوا شمس الدین بہت ہمت اور فیصر سان تہا اور باعلم آدمی تہا اور اپنے ملک کے آدمیون کی ترقی علم کے واسطی جو تجویز کچھ ہوئی تھی اونکی ترقی کے واسطے سب سے زیادہ پیش قدمی کرتا تھا تعلیم مستورات کی ترقی بہت کچھ اسکی سبب سی لاہور مین ہوئے ہے اور انجمن پنجاب کے تقرر مین بھی اوس نے بہت مدد کی یہہ انجمن مشہور تہوڑے عرصہ سے مقرر ہوئی ہی مگر امید ہے کہ اوسکے نتائج بہت اچھے ہونگے +

فقیر شمس الدین اکتوبر ۱۸۷۱ء مین مرگیا اونکے وفات کے بعد گورنمنٹ ہند نے ۸۹۵ ایکڑ اراضی پرگنہ واقع ضلع لاہور اوسکے فرزند اکبر کو اس شرط پر عطا فرمائی ہے کہ اوسکے

حین حیات معاف رہیگے اور اُس کے وفات کے بعد فقیر شمس الدین کے کسی وارث نرینہ صلبی کے نام واگذار رہے گی جسکو سرکار انتخاب کریگی *

فقیر قمر الدین لاہور مین انریرے مجسٹریٹ ہے اور فقیر حفیظ الدین ضلع راولپنڈی مین تحصیلدار ہے *

سردار رچھپال سنگھ سندھو سرانوالی والہ

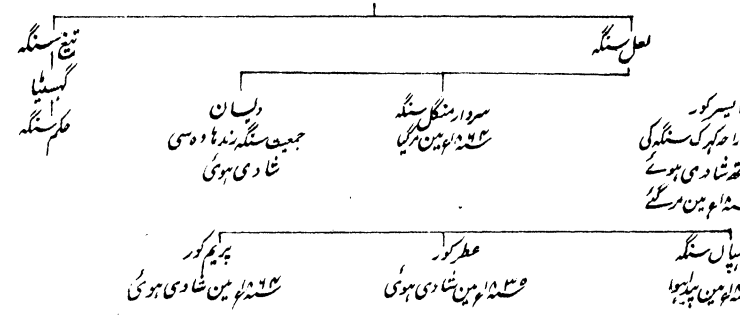

حال خاندان

اِس خاندان کا مورث اعلی ایک شخص حسن نامی بتاتی ہین جو سندھو جٹ تہا اور جسنے ۱۵۰۰ء کی قریب ضلع گوجرانوالہ میں موضع حسن والہ آباد کیا تہا موضع سرانوالی بہی جسکے معنے سردن کی جگہہ ہے کہتی ہین کہ اِسی شخص نے پرگنہ پسرور ضلع سیالکوٹ مین آباد کیا تھا جس کی قوم کریہ سے جو زور اور قوم تہی اس مقام پہ لڑائی ہوئی تہے اور اوس لڑای مین اوسکی فتح ہوئی تہی اوسنے مقتولون کے سر کٹواکر ایک ڈہیر اونکا جمع کیا اور اونکے اوپر چڑہ کر نہایا تہا مگر غالبا یہہ قصہ خون حرکت متعاقب گانو کے وجہ تسمیہ بنانیکو بنائے گئے ہوگے بہرحال سرانوالی اِس خاندان کے قبضہ سی نکل گیا اور درگاہ جو اس خاندان مین سے پہلے ہی سکہ ہوا تہا افلاس کے سبب سے ضلع سیالکوت کو چہوڑکر گورداسپور کو چلا گیا تہا اور گورداسپور مین جمیل سنگھ فتحپوریہ کے رسالہ میں سوار ہوگیا تہا اوسکا بیٹا لعل سنگھ اوسکے جگہہ مقرر ہوا تہا مگر چونکہ وہ آدمی کسیقدر لیاقت کا تہا اوسکو سو سوارون کے افسری ملی تہے ٭

ایسر کور لعل سنگھ کی دختر کے حسن کا سیالکوٹ کے ضلع مین شہرہ تہا اور ۱۸۳۱ع مین جب مہاراجہ رنجیت سنگھ اوس علاقہ مین پھر رہے تہے لعل سنگھ اپنی دختر کو اونکی روبرو لیگیا اور ایسر کور لاہور کو بہیجی گئی اور محل شاہی مین داخل ہوئی مگر دو مہینے کے بعد رنجیت سنگھ نے ایسر کور کو اپنے فرزند شاہزادہ کہرک سنگھ کی پاس بہیجدیا اور شہزادہ موصوف نے بمقام امرتسر چادر ڈالکر اوس سے شادی کرلی اس کی تھوڑے عرصہ کے بعد لعل سنگھ مرگیا مگر اوسکی فرزند منگل سنگھ نے اس رشتہ کی سبب سے فایدہ اوٹھایا جب وہ پہلے دربار مین حاضر ہوا تو نراگنوار جٹ تہا اور کہتی ہین کہ مہاراجہ نے حکم دیا کہ اوسکے پہلے پوشاک گنواری تبدیل کرکے وہ پوشاک پہنائی جاوے جو دربار مین مروج تہی منگل سنگھ نے کبھی پاجامہ نہین پہنا تھا اور پاجامہ کے ایک ہی ٹانگ مین دونو اپنی ٹانگین ڈالنے لگا کہ اس پر سب درباری بہت ہنسی مگر منگل سنگھ اگرچہ اوسکو دربار و دربار کے طریقہ معلوم نہین تہے آدمی ہوشیار تہا اور دربار مین روز بروز مورد الطاف ہوتا گیا شہزادہ کہرک سنگھ نے اوسکو پہلوار گنبہ جمعی پانچہزار روپیہ کی جاگیر دی اور ضلع لاہور مین چونیان کا علاقہ اوسکے سپرد کیا اس عہدہ پر امور کی حالت مین اوسنے ایسی خوبی اور چستی سے خدمت کی کہ شہزادہ کہرک اوس سے بہت خوش ہوا اور ۱۸۳۲ع مین مہاراجہ کی منظوری سے شہزادہ نے اپنے تمام کارخانہ مالی اور جنگی اوسکے سپرد کردیا اور ۹ ہزار روپیہ کی جاگیر اوسکو عطا کی اور خطاب سردار بخشا موضع سرائوالی جو پہلے اس خاندان کا تہا اس زمانہ مین سردار شام سنگھ اٹاریوالہ کے پاس تھا یہہ گانو منگل سنگھ نے لیا چند سال تک منگل سنگھ بہت مورد الطاف رہا اوسکی جاگیرات مین بہت ایزادی ہوتی رہی اور شہزادہ کہرک سنگھ کے ساتھ جملہ مہمون مین جاتا رہا مگر ۱۸۳۴ع مین سردار جیت سنگھ باجوہ جسکے شادی چند کور منگل سنگھ کی بہتیجی سے ہوئی تہی اور جسکو خود منگل سنگھ نے کہرک کے روبرو کیا تہا منگل سنگھ کی جگہہ شاہزادہ کے کارخانہ کا مہتمم مقرر ہوا مگر اس خدمت کے بدل جانے سے منگل سنگھ کی ثروت مین فرق نہین آیا کہرک سنگھ نے منگل سنگھ کو نئی جاگیرین دین اور اب اوسکی جاگیر معہ جاگیرات سابق ۲۶۱۲۵۰ تہی جس مین ۶۲۷۵۰ روپیہ

کی جاگیر ذات کی تہی اور باقی کی عوض نوکری مین ۸۰ سوار ۳۰ زنبورہ اور ۲ توپ کی نوکری اوسکے ذمہ تہی +

چیت سنگہ کی ترقی اوسکے غارت کے باعث ہوئی رنجیت سنگہ کی عہد سلطنت مین چیت سنگہ شہزادہ کا خاص رفیق رہا اور اوسکو زور بہی بہت حاصل تہا کیونکہ کہڑک سنگہ نرم آدمی تہا اور کوئی رفیق جسطرح چاہتا اوس پر زور کرسکتا تہا مگر رنجیت سنگہ کے وفات کی بعد جب کہڑگ سنگہ مسند نشین ہوئی سردارون نے جسکو چیت سنگہ کا بہت رشک تہا اوسکے غارت کرنیکا تہیہ کیا راجہ دہیان سنگہ اور شاہزادہ نونہال سنگہ اوس سازش کے سرغنہ تہے اور یہہ بدنصیب رفیق قلعہ مین علانیہ اور گویا اپنے آقا کی آنکہون کے سامنی قتل کیا گیا تہا +

۱۸۳۴ء مین جب چیت سنگہ پر ابتدا مین مہربانی ہوئی سردار منگل سنگہ ضلع ملتان کو قوم مزاری کو درست کہنی کے واسطے بہیجا گیا تہا لیکن اگرچہ اوسنے ایسی ہی ہمت اور جرأت کی جیسا کہ اوس سے پہلے عہدہ دارون نے کی تہی گروہ اس سرحد پر کچہہ امن نہ پیدا کرنے پایا +

نومبر ۱۸۴۰ء مین مہاراجہ کہڑک سنگہ کا انتقال ہوا اور رانی ایسر کور انکی نعش کے ساتھہ ستی ہوگئی اوسوقت یہہ بات مشہور تہی اور بوجوہ یقین ہے کہ یہہ شہرت سچ ہوگئی کہ یہہ رانی خوشی سے ستی نہین ہوئی بلکہ اوسکے ستی ہونے کے واسطے نہ فقط احتراز کیا گیا بلکہ جبرًا اوسکو ستی کرایا اور راجہ دہیان سنگہ نے یہہ جبر کیا ایسر کور اور چند کور زوجہ کلان کہڑک سنگہ مین اپس مین بہت حسد تہا اور چند کور کا زور بہی اس بات پر ڈالا گیا کہ ایسر کو ستی ہووے +

منگل سنگہ کو توقع تہی کہ اس زمانہ مین کسیقدر رسوخ اور زور اوسکو بہی حاصل ہو مہاراجہ مرحوم کا سالا ہونیکے سبب سے اور بہت سال تک نوکری مین دولت کثیر جمع کرنے کے سبب سے اوسکو کسیقدر بالوجہ یقین تہا کہ شہزادہ شیر سنگہ کے ساتھہ ملکر کچہہ بہی سلطنت قایم کرسکے مگر راجہ دہیان سنگہ نے جب چیت سنگہ کے صفائی کی تو یہہ اوسکو کب منظور تہا کہ کوئی اور شخص مقابل اختیار حاصل کرے اور منگل سنگہ رفتہ رفتہ

گرتا گیا کچھ عرصہ کے بعد مہاراجہ شیر سنگھ نے منگل سنگھ کی پہلے جاگیر مین سے سوای ۳۷ ہزار روپیہ کی سب ضبط کرلی مگر ایک لاکھ چوبیس ہزار روپیہ کی اور جاگیر ساہنیوال اور بنگل چی مین بخشی یہہ جاگیر اوسکے قبضہ مین ۱۸۴۶ء تک رہی اوس سال مین راجہ لعل سنگھ نے وہ جاگیر ضبط کرلی فقط ۸۶ ہزار روپیہ کی جاگیر پرانی جاگیر مین سے اوسکی پاس رکھی اور ۳۶ ہزار دوسری نئی جاگیر بشرط نوکری ۱۲۰ سوار کی دی اس تخفیف مین زیادہ بی انصافی اسواسطے تھی کہ منگل سنگھ نے کہڑک سنگھ کی وفات کے بعد معاملات سلطنت مین کچھ دخل نہین دیا تھا اور وجہ اس ضبطی کی عیان تہے کیونکہ لعل سنگھ نے یہہ جاگیر اپنے بھائی فقیر امیر چند کو دیدی تاکہ کسیقدر اوسکی نقصان کا عوض ہو میجر لارنس صاحب رزیڈنٹ نے دوبارہ جناب کا منگل سنگھ کو عدالتی بنوایا اس عہدہ پر اوسنے بہت اچھا کام نہین کیا منگل سنگھ اوجڈ سپاہی تہا اور عدالت کا کام اوسکی موافق طبع نہ تھا جب ۱۸۴۸ء مین فساد ہوا تو منگل سنگھ وزیرآباد مین تہا اور معابر کی نگرانی اوسکی سپرد ہوئی اوسکا اپنا بیان یہہ ہے کہ جب وہ فوج مفسدان کو عبور کرنے سے روکتا تہا راجہ شیر سنگھ نے اوسکو قید کرلیا اور رام نگر کے لڑائی سی ذرا پہلے تک قید مین رہا بعد اوسکے وہ قید سے بہاگ گیا اور میجر نکلسین صاحب کے ساتھہ جاکر شامل ہوگیا اور آخر جنگ تک اونکی ماتحت خدمت دیتا رہا حکام کو سردار منگل سنگھ کے نمکحلالی مین شبہ ہوا اور ضبطی ملک پنجاب کے بعد فقط ۱۲ ہزار روپیہ سالیانہ اوسکے واسطے پنشن حین حیات مقرر ہوئی مگر یہہ بات یاد رکھنی واجب ہے کہ اس سردار کے نسبت کبھی نمکحرامی ثابت نہین ہوئی اور حکام انگریزی کے ساتھہ وقت نازک مین شامل ہوگیا تہا اور رسد رسانی وغیرہ مین اور فوج انگریزی کے واسطے اور کام کرنے مین لڑائی کے آخر تک اوس سے کام لیا گیا سردار منگل سنگھ جون ۱۸۶۴ء مین مرگیا +

سردار منگل سنگھ کا ایک ہی بیٹا ہے جسکا نام رجہپال سنگھ ہی اوسکو دو ہزار روپیہ سال پنشن حین حیات ملتی ہے اور سرانوالی ضلع سیالکوٹ مین رہتا ہے +

دیوان شنکر ناتھہ

پنڈت رگھناتھہ کول
|
پنڈت ہرے رام
|
دیوان شنکر ناتھہ ۱۸۰۶ء مین پیدا ہوا

- پریم ناتھہ
  - دوارکا ناتھہ ۱۸۳۴ء مین پیدا ہوا۔
  - کاشی ناتھہ ۱۸۳۶ء مین پیدا ہوا۔
  - وشیشر ناتھہ ۱۸۵۰ء مین پیدا ہوا۔
- شیو ناتھہ

حال خاندان

دیوان شنکر ناتھہ کے بزرگ کشمیر کے رہنے والے تھے اِس خاندان کے بزرگون مین سے کشمیر کو پہلے لعل چند کول نے چھوڑا تھا جو شاہجہان کے عہد مین دہلی کو گیا تھا اور علی مردان خان وزیر باکمال شاہنشاہ ممدوح کی نوکری اوسکو میسر ہوئی اِس نوکری مین لعل چند کو ثروت حاصل ہوئی اور کچھہ عرصہ کے بعد وہ کشمیر کو واپس گیا اوسکے کامیابی کے سبب سی اوسکے خاندان کے اور کئے آدمی دہلی کو گئے چنانچہ اونمیں سے رگھناتھہ کول بھی گیا اور فیض آباد مین جا کر مقیم ہوا وہان ہریرام اوسکا بیٹا پیدا ہوا رگھناتھہ کول نے مہاراجہ الیار کی نوکری اختیار کی اور کرنیل لوین برکن صاحب کا جو فوج میرٹھہ مین ایک افسر تھا میر منشی ہوا اوسکا بیٹا ہریرام اپنے باپ کے ماتحت خدمت کرتا رہا تا وقتیکہ مرہٹون کے ریاست کے برہم ہونے سے دونو باپ اور بیٹا بے پر ہو گئے تھوڑے عرصہ کے بعد دیوان گنگا رام نے جو اونکا رشتہ دار تھا اور جسنے ۱۸۱۳ء مین سرکار رنجیت سنگھہ مین نوکری حاصل کی تھی اور عہدہ جات معزز اور فائدہ بخش پائی تھی ہریرام کو لاہور کو بلایا ہریرام اوسکے حسب الطلب لاہور کو چلا گیا اور چونکہ زود نویس تھا دیوان گنگا رام کا دفتر اوسکے

سپرد ہوا ۱۸۱۶ء مین ہریرام خاص مہاراجہ کی خدمت مین منشی مقرر ہوا اور ۱۸۱۸ء مین شاہزادہ کہڑک سنگھ کے پاس منشی ہوا اور انکی جاگیر کا حساب اوسکے سپرد رہا +

شنکر ناتھہ جو دہلی مین ۱۸۱۸ء مین پیدا ہوا تہا اپنی باپ کے ساتھہ ۱۸۳۲ء مین لاہور مین آیا تھا اور شاہزادہ کہڑک سنگھ کے خزانہ کے دفتر مین ملازم ہوا تھا بعد اوسکے صدر دفتر مین وہ بہرتی ہوا تہا جہان وہ ضبطی ملک پنجاب تک رہا اوسکی راجہ دینا ناتھہ کے رشتہ دار ہونے کے سبب سے کہ ہمشیرہ راجہ دینا ناتھہ کی شادی شنکر ناتھہ کے ساتھہ ہوئی تہی شنکر ناتھہ کو بہت رشد حاصل تہا اور علاوہ اوسکے اوسکی لیاقت اور دیانت داری خاص مشہور تہی رزیڈنسی کے زمانہ مین ۱۸۴۶ء سے ۱۸۴۹ء تک شنکر ناتھہ سے بورنگ صاحب کو کرصاحب ڈوبرین صاحب اور میجر بیگر صاحب اعتبار کے خدمت لیتی رہے اور سب نے تصدیق کیا ہے کہ اوسنے قدر کے لایق خدمت کی اور چال چلن اوسکا عمدہ رہا چونکہ وہ راجہ دینا ناتھہ کے دفتر کا اعلے منشی تہا مال کا بہت کام اوسکے سپرد ہوا تہا اور اوس نے بذات خود آٹھہ ہزار مقدمات سے زیادہ طی کئی تہی ۱۸۴۹ء تک شنکر ناتھہ کے قبضہ مین ۶۵۰۰ روپیہ کے جاگیر رہے اور علاوہ اسکے نقد مواجب اوسکا ۱۳۶۰ روپیہ تہا اور اوسکے سوا علہ کی بابت ۲۴۱۲ روپیہ اوسکو ملتی تہے جاگیر جو شنجو پورہ اور گجرات کے ضلع مین تہی ضبط کی گئی اور ۲۶۲۰ روپیہ سالانہ نقد پنشن تاحین حیات اوسکی مقرر ہوئی ۱۸۶۲ء مین شنکر ناتھہ شہر لاہور مین آنریری مجسٹریٹ مقرر ہوا اس منصب مین اپنی ہوشیاری اور بلا رد و رعایت فیصلہ کرنے سے حکام کو اوس نے بہت خوش رکہا دہرم شاستر مین اوسکو خوب دخل ہے اور پیچیدہ مقدمات رواج اور ترکہ اور مذہب مین اوسکے رائے حکام انگریزی لاہور کے اعتبار سے طلب کرتے ہین ۱۸۶۵ء مین گورنمنٹ اعلے نے اوسکو خطاب دیوانے عطا فرمایا +

بخشی بھگت رام

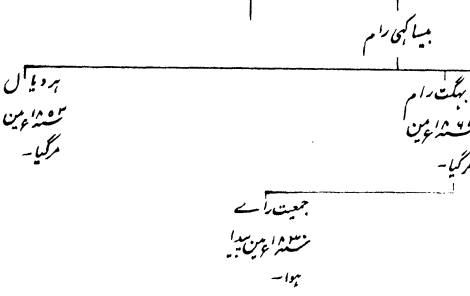

حال خاندان

بیاکھی رام بخشی بھگت رام کا باپ شہر لاہور مین ایک چھوٹا سا صراف تہا سنہ ۱۸۱۰ء مین جب بھگت رام کے عمر ۱۹ برس کے تہے اوسکو خزانہ کے دفتر مین ساٹھ روپیہ کے مشاہرہ پر مصر بیلے رام اعلی توشہ خانہ سرکار نے محرری پر نوکر رکہہ لیا تہا سنہ ۱۸۲۴ء مین بھگت رام حبیب خاص کے حساب کی تحریر کیواسطی نایب محاسب مقرر ہوا اور تنخواہ سابق کے علاوہ پچاس روپیہ ماہوار اوسکی تنخواہ مین اضافہ ہوا سنہ ۱۸۳۱ء مین بھگت رام شاہزادہ شیر سنگہ کے ساتھ علاقہ کوہستان دوآبہ جالندہر کوٹیرا اور سوجان پور کا تالیہ اور منڈی اور سکیت اور کلو سے زرباج وصول کرنیکو بہیجا گیا تہا سال آئندہ مین بھگت رام لاہور کو واپس آیا اور پچاس پیادہ پلٹنون ۸ سوارونکی رجمنٹون ۲۰ توپخانہ کے پلٹنون کا ۲۵۲۰ سالانہ مواجب پر بخشی مقرر ہوا اور مہاراجہ رنجیت سنگہ اور کہڑک سنگہ کے سلطنت کے عہد تک برابر اس عہدہ پر ممتاز رہا سنہ ۱۸۴۱ء مین مہاراجہ شیر سنگہ نے علاوہ اسکی نقد مواجب کے اجالہ اور سورا پور مین اوسکو تین ہزار روپیہ کی جاگیر عطا کے +

بخشی بھگت رام سے فوج نہایت خوش تہے اور مہاراجہ شیر سنگہ کے ماری جانیکے بعد اوسکا زور فوج مین بہت ہوگیا تہا متصدیون کے ایک فرقہ کا بھگت رام سرگروہ تہا اور دوسرے فرقہ کا جس مین ہوشیار

اور بیدرینگ کشمیرے برہمن تہے دیوان دینا ناتھ سرگروہ تہا اور ہر طرح کا زور رکہتا تہا جب ۲۱ دسمبر ۱۸۴۴ء کو راجہ ہیرا سنگہ اور پنڈت جلا مارے گئے دربار مین یہہ تجویز ہوئی کہ سلطنت کا کاروبار ایک مجلس کے تجویز سے جس مین سردار جواہر سنگہ راجہ لعل سنگہ دیوان دینا ناتہہ سردار عطر سنگہ کا لیانوالہ شام سنگہ اٹاریوالہ اور بخشی بھگت رام داخل ہوئے تہے ہوا کرے مگر تہوڑے عرصہ کے بعد اصلی اختیار فقط جواہر سنگہ اور لعل سنگہ کے ہاتہون مین آگیا +

مارچ ۱۸۴۵ء مین بخشی بہگت رام راجہ گلاب سنگہ کے اوپر جو فوج بہیجی گئی تہے اوس کے ساتہہ گیا تہا اور چونکہ بخشی بہگت رام کا فوج پر بہت زور تہا راجہ گلاب سنگہ نے اوسکو زرخطیر بطور نذرانہ دیا مگر پیچہے یہہ سب مال بخشی مسطور کے ہاتہون سے جاتے جاتے بچا کیونکہ جب فوج راجہ گلاب سنگہ کو لاہور لے آئی تو اُسنے کہا کہ مین فوج کی تنخواہ کی شرح کا اضافہ کردینے پر راضی ہون بشرطیکہ سب سردار اپنی گنجائش کے موافق روپیہ دین اور بخشی کے نام راجہ گلاب سنگہ نے پانچ لاکہہ روپیہ دینی لکہے یہہ روپیہ حقیقت مین اُس سے کم تہا جو اوسکو جمون مین ملا تہا +

جون ۱۸۴۵ء مین جب فوج جواہر سنگہ وزیر کی نالیاقتی سے بگڑ گئی تو فوج نے درخواست کی کہ وزیر موصوف معزول کیا جاوے اور اوسکی جگہہ دیوان دینا ناتہہ یا بہگت رام یا راجہ لعل سنگہ خواہ ان مین سے کوئی تنہا خواہ تینون شامل وزارت کے منصب پر مامور ہون مگر رانی نے کسی تدبیر سے اپنی بہائے جواہر سنگہ اور اپنی آشنا لعل سنگہ مین اتفاق کرادیا اور یہہ نالایق وزیر سلطنت کا کام کرتا رہا حتیکہ تین مہینے کے بعد وہ قتل کیا گیا +

مہاراجہ دلیپ سنگہ نے بخشی بہگت رام کو دنارپور دوآبہ جالندہر مین ایک نئی جاگیر ۸ ہزار روپیہ کی عطا کی تہی + جب یہہ دوآبہ بموجب عہدنامہ ۹ مارچ ۱۸۴۶ء کی سرکار انگریزی کو دیدیا گیا تو بہگت رام کی یہہ جاگیر جاتی رہی مگر اوسکے عوض مین ایک اور جاگیر اوسیقدر جمع کی پرگنہ تلونڈی ضلع امرتسر مین اوسکو ملی مگر اوسکا سوا جب نقد گہٹکر ۱۳ سو روپیہ رہ گیا اور سال آیندہ دہرم کوٹ اوسکو اور جاگیر علاوہ جاگیر سابق کی

دو ہزار روپیہ کی ملی اُس زمانہ مین اُس کا مواجب نقد اور جاگیر بقدر ۳۰۰ ۴ اسکے تھا ٭

جب قریبا اختتام ۱۸۴۶ء کے مسٹر جان لارنس صاحب قائمقام زریڈنٹ سلطنت لاہور کے انتظام مین کیطرح کی ترتیب اور قاعدہ مقرر کرنیکا ارادہ کرتے تھے تو بخشی بہگت رام کو حکم ہوا کہ فوج کا حساب دے کہ کئی سال سے اوس نے حساب نہین دیا تھا جب فہمایش سے اُسنے حساب نہین دیا تو وہ عہدہ سے معطل کیا گیا اور اوسکی جگہہ چار بخشی مقرر ہوئے اور حساب کی تحریر اور جانچنے کے واسطے ایک قاعدہ مناسب قایم کیا گیا ٭

جب اِسپر بھی اوس نے حساب نہین دیا تو بخشی بہگت رام کے جاگیر ضبط کی گئی آخر کار حساب پیش کیا گیا اور اوسکے ذمہ قریب ساڑہے پانچ لاکھہ روپیہ کے نکلا مگر اِس مین سے رقم کثیر چھوڑ دی گئی کچھہ روپیہ قواس مین مختلف افسران فوج کے ذمہ تھا اور جب باقی بہگت رام نے ادا کر دے تو دربار نے حساب کو طی کر دیا چند ماہ کے بعد دربار نے بخشی بہگت رام کے جاگیر واگذار کرنی چاہے مگر سر فریڈرک کری صاحب نے اِس درخواست کو منظور نہ کیا پس جب پنجاب ضبط ہوا تو نئی سرکار پر بخشی بہگت رام کا کچھہ دعوی نہ تھا لیکن صاحب چیف کمشنر کی شفارش پر بارہ سو روپیہ سالانہ پنشن اوسکی واسطے ۱۸۵۳ء مین مقرر ہوئی ٭

بہگت رام پر کبھی زر سرکار کی تغلب کرنیکا الزام نہین لگا اور اوسکی تہیدستی درحالیکہ اوسکو دولتمند بن جانیکا قابو بہت تھا اوسکی اپنی دیانت داری کے دلیل ہے لیکن اگرچہ اوسنے خود سرکار کا روپیہ نہین تغلب کیا اوسنے اور ونکے لوٹنے سے احتیاط نہ کی فوج کے محکمہ مین جو لوگ اوسکے ماتحت تھی نہایت حریص اور بی ایمان تھے فوج کو لوٹ لوٹ کر اونہون نے دولت جمع کی اور خاص وعام اُن لوگونسی نفرت اور دشمنی رکہتی تھے اگر بہگت رام اتنا نیک طبع نہ ہوتا اور زیادہ جرات رکہتا تو وہ قدر کے لایق نوکر سرکاری ہوتا ٭

بخشی بہگت رام بمقام لاہور مارچ ۱۸۶۵ء مین مرگیا اوسکا ایک بیٹا جمعیت رائی ضلع جالندہر مین محکمہ مال مین ملازم رہا ٭

ملک خیرالدین خان قصوریہ

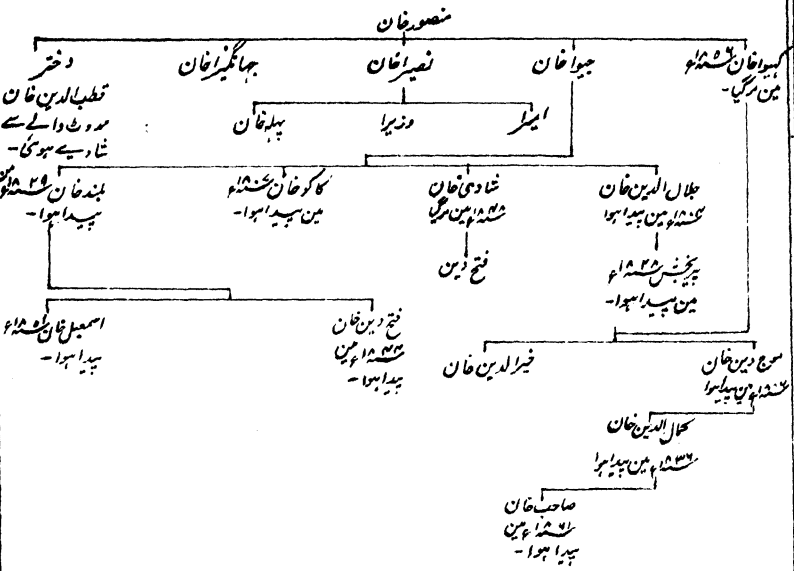

حال خاندان

ملک خیرالدین خان کے بزرگ بھٹے راجپوت تھے اور ضلع سرسہ مین رہتے تھے ۱۸۲۰ء کے قریب گلو اور نولو اس خاندان کے دو آدمیون کو ابراہیم لودی نے تیس ہزار ایکڑ اراضی افتادہ ضلع قصور مین بخشی تھے دونو بھائی اپنے عیال اور اطفال لیکر وہان چلے گئے اور کے گانون وہان آباد کئے مرکے بیٹو اور ہر دونون سترا سے عرصہ مین یہہ دونون بھائی خواہ اعتقاد سے خواہ زمین کے لالچ سے مسلمان ہوگئے جب اٹھارہوین صدی کے وسط کے قریب سکھون کو زور ہوا قصور پر جسمین اکثر پٹھان اور نومسلم آباد تھے سرداران بھنگی نے تصرف کرلیا اور اونکے قبضہ مین ۱۸۹۴ء تک رہا اوس

سال مین امام الدین رئیس پٹھان نے سکھون کو نکال دیا اور کئے سال تک باوجودیکہ اوسکا مقابلہ
بہت کیا گیا اوس نے قبضہ کہا ۱۸۳۲ء مین نظام الدین خان کو اوسکے چند رشتہ دارونے مار ڈالا
اور اوسکے بعد اوسکا بھائی قطب الدین خان قصور مین رئیس ہوا قطب الدین خان نے کہیوا خان کے ایک
دختر سے شادی کی اور اُس نے اپنے خسر کو سوائے اوسکے جدی دیہات کے دس ہزار روپیہ کی جاگیر عطا کی
۱۸۰۸ء مین رنجیت سنگھ نے قصور کو فتح کیا اور قطب الدین خان کے پاس ممدوٹ رہنے دیا جو ستلج کے جنوب
کے طرف ہے اور قطب الدین خان ممدوٹ کو چلا گیا کہیوا خان بہی اوسکے ساتھ گیا اور جنبی جاگیر اوسکے
قصور کے علاقہ مین تہی اوسکے عوض مین اوتنے ہی ممدوٹ کے علاقہ مین اوس کو اس شرط پر ملی
کہ کچھہ سوارون کے نوکری دے کہیوا خان کئے سال تک قطب الدین اور بعد قطب الدین کے جمال الدین
اوسکے جانشین کے عہد مین جنگے خدمت کرتا رہا اور جب وہ بوڈہا ہوا تو خیر الدین بسر کردگی سواران
خدمت کرتا رہا اول جنگ افغانستان مین خیر الدین ممدوٹ کے سوسوارون کا افسر بتیا درمین تہا اور جب اول
جنگ افغانستان ختم ہوئی تو دوسرے فوج جو زیر حکم جنرل پولک صاحب کے کابل کو گئے تہے ممدوٹ کی سوا
اور سوا آدمی سوکل اور آٹہ ریوالون کے سپاہ کے لیکر گیا تہا خیر الدین نے ایسی وقت مین کہ سکھون کے
فوج علانیہ مخالف تہی اور اوس نے آگے بڑہنے سے انکار کیا بہت قدر کے لائق خدمت کی اور جب خیر الدین
پنجاب کو واپس آیا تو دو نو جنرل پولک صاحب اور سنجر سگین صاحب نے مہاراجہ شیر سنگہ سے اوسکی سفارش
کی اور مہاراجہ صاحب نے اوسکی جاگیر بڑہا دینے کا وعدہ کیا مگر ہنوز کچھہ اس وعدہ کا عمل نہین ہوا تہا کہ مہاراجہ
شیر سنگہ مارے گئے اس عرصہ کے قریب جمال الدین خان رئیس ممدوٹ نے کہیوا خان کی جاگیر ضبط کر لی
اور کہیوا خان موضع پٹو کو چلا گیا جو اوسکا جدی گانو تہا اور بڑی عمر کو پہونچکر ۱۸۵۶ء مین مر گیا اس
ممدوٹ کی جاگیر کے عوض مین مہاراجہ دلیپ سنگہ نے خیر الدین خان کو ۱۸۴۴ء مین چھہ گانو قصور کے
پاس جمعی چھہ ہزار روپیہ کے دی ستلج کی لڑائی کے پچھلے وقت مین خیر الدین خان سرکار انگریزی کی
فوج کے ساتھہ ہوکر لڑا اپنے گہربار کو لیکر خیر الدین پہیرو شہر کے لڑائی کے بعد ستلج کے پار چلا گیا

اور وہان سرکار انگریزی کے لشکر مین جاکر شامل ہوگیا راجہ لعل سنگہ کے معزولی کے بعد تحقیقیون کے گئین انمین خیرالدین کے جاگیر گہٹ کر چار ہزار روپیہ کی رہگئی اور تہوڑے عرصہ کے بعد دو اور گانو اوس سے چہین لئے گئے اِس وجہسی کہ کاردارون نے یہہ عذر کیا کہ دونو گانو پٹوا ورتران جو اوسکے پاس تہی اون سے چار ہزار روپیہ پورا وصول ہوتا تہا ملتان کے مفسدہ کے وقت مین خیرالدین کپتان ٹیڈ صاحب کے تحت مین ڈیرہ اسمعیل خان مین تہا خیرالدین اوس وقت بنون کو بہیجا گیا تہا اسواسطے کہ فتح خان ٹوانہ کے جو دلیپ گڈہ مین گہرا ہوا تہا مدد کری گراوسکے وہانتک پہونچنے سے پہلے فتح خان مارا گیا تہا اور قلعہ فتح ہوچکا تہا اوسکے بعد خیرالدین خان عیسی خیل سے دوسو سوارا ور پانسو پیادہ کی جمعیت کے ساتہہ پنڈی گہیب کو گوہر سنگہ چترسنگہ مفسدہ کے کاروار کو پریشان کرنے اور اونکے قلعہ کے اندر کی سپاہ کی مدد کیواسطے بہیجا گیا تہا یہہ خدمت خیرالدین نے نہایت خاطرخواہ کے گوہر سنگہ دوتین معرکون کے بعد بہاگ گیا اور علاقہ سے چلا گیا اور درحالیکہ فوج سکہ دریای جہلم کے کنارہ چپ پر رہے خیرالدین نمک کے دہار کے شمال کی طرف قایم رہا ۱۸۵۰ء مین صاحب کمشنر کے حکم سے خیرالدین نے سوسوار بہرتے کئے اور اپنی بہتیجونکو یکہ خیرالدین کورٹلینڈٹ صاحب کے زیر حکم حصار کو گیا +

اِس مہم مین اوسکا بہتیجا اور بہتنی بیٹا کمال الدین رسالدار بنایا گیا اور اوس نے شایستہ خدمت کی خیرالدین خان نے احمد خان کہرل مفسدہ کے مقابلہ مین ضلع گوگیرہ مین بہی اچہی خدمت کی +

خیرالدین نے پانچ مہمون مین سرکار انگریزی کی اچہی خدمت کی تہی اور ایسا شخص تہا کہ اوسپر بہروسا ہوسکتا تہا اوسکے نام ۲۵۰ روپیہ کی جاگیر واگذار تہی اور اِس جاگیر کے باب مین یہہ حکم ہے کہ اوسکی وفات کے بعد کمال الدین خان اوز اوسکے وارثون کے نام ایک اور پشت تک واگذار رہیگی

پنڈت راد ہاکشن

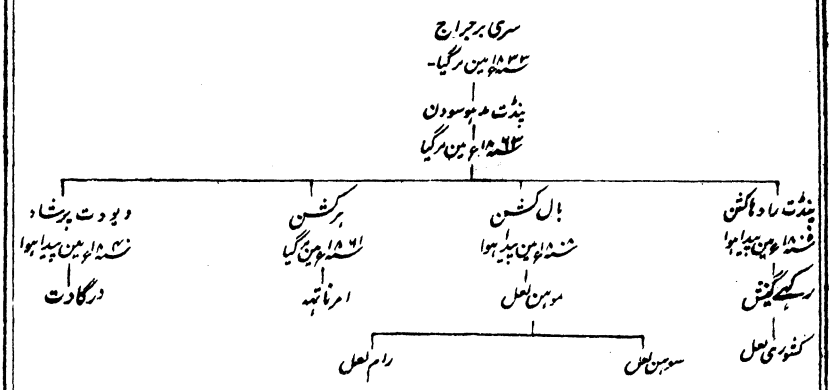

حال خاندان

اِس برہمن خاندان کا پتا سنہ ۱۳۴۳ء تک جاتا ہے جب علاوالدین مسعود دہلی کا بادشاہ تہا اِس سال مین مسلمانون کے ظلم وتشدد کے سبب سے سارا خاندان معہ اور ہندو کے متہرا سی جو تیرتہہ ہے اوچ کو چلے گئے جو ملتان کے پاس ہے تعجب ہے کہ اس جگہہ یہہ خاندان اوس زمانہ مین جاکر رہا کیونکہ متہرا نسبت وہان کچہہ زیادہ آسایش ہونی اسواسطے کہ فرشتہ لکہتا ہے کہ اوس زمانہ مین قندہار سے ایک فوج مغلون کے اوس مقام پر دوڑ آئے تہے کچہہ عرصہ کے بعد یہہ خاندان لاہور مین آبسا مگر جب زمانہ کچہہ اچہا ہوگیا تو پہر متہرا کو واپس چلا گیا راد ہاکشن کا ایک بزرگ نراین داس بزرگی اور علم کے سبب سے مشہور تہا اور بابا جی کے بہگت الا مین اوسکا ذکر ہے ایک فرمان جہانگیر بادشاہ کا جس مین کشوری لعل نراین داس کے پوتے کے نام ۲۱ بیگہہ اراضی کے اِس واسطے عطا ہے کہ جو پہول ہندون کے پوجا مین کام آتے ہین وہ اِس زمین مین پیدا کئے جاوین موجود ہے اِس کاغذ کے سچا ہونہین شک نہین معلوم ہوتا ہے اور سنہ ۱۶۱۰ء کا لکہا ہوا ہے +

برج بہوکن کشوری لعل کا بیٹا برہمنون مین وقیانوس ثانی تہا شاہجہان بادشاہ اوسکے بزرگی کا حال سُنکر

اوسکی ملاقات کی واسطے گیا بادشاہ نے اوس سے ہندو کی وجہ تسمیہ دریافت کی اور اوس نے یہہ بتایا کہ ہن۔ ہننا لفظ سنسکرت کا مخفف ہی جسکے معنے گناہ ہین اور دو سنسکرت دور کا مخفف ہی یعنے ہندو کی معنے گناہ سے دور ہے بادشاہ ایسا خوش ہوا کہ اوس سے کہا جو تمکو مانگنا ہو مانگو اور مین دونگا برج بہوکن نے جواب دیا کہ مین یہی مانگتا ہون کہ پھر آپ میرے پاس کبھی نہ آوین۔ اورنگ زیب کے عہد مین کول مین برج بہوکن کا سب سے چھوٹا بیٹا راجہ جیسنگھ اول کے طلب جیپور کو گیا وہان اوسکے سپرد ایک سندر ہوا اور اوسکی پرورش کے واسطے ایک جاگیر اوسکو ملی چنانچہ وہ جاگیر اب بھی اوسکے اولاد کے پاس ہے اوسکا پوتا بنسی دہر بہت بزرگ آدمی تہا اور اوسکے سیو کو مین سورج مل بہرت پور کا مشہور راجہ تہا ٭

برج راج یا بیسا وزیادہ مشہور رہتا برج لعل صدیے گذشتہ کے وسط مین لاہور مین آکر آباد ہوا ہنگے سرداد اوسکے بہت تعظیم کرتے تہے کہ اوس زمانہ مین لاہور کے وہ سردار حاکم تہے اور جب رنجیت سنگہ کو فروغ ہوا تو اوس نے برج لعل کو پنڈت بنایا اور وہ مہاراج کے روبرو پاٹ کیا کرتا تہا اور سنسکرت کے پاک کتابون کے مضمون سمجہاتا رہتا تہا اس منصب پر برج لعل اپنی وفات کے ایام تک یعنے ۱۸۳۳ء تک رہا اور مہاراجہ رنجیت سنگہ اوس پر نہایت مہربانی کرتے رہے مثل اپنے باپ کی پنڈت مدہوسودن سنسکرت مین بہت دخل رکہتا تہا اور لاہور مین اوسکے برابر کوئی پنڈت نہین تہا ۱۸۳۸ء مین پنڈت مدہوسودن دان دکشن اور دربار کا اعلی پنڈت مقرر ہوا اور ان دونو منصبون پر پنڈت مسطور تا وقت ضبطی ملک پنجاب ممتاز رہا مدہوسودن کے مصروٹالیہ امرتسر کے بڑے صراف کی بیٹے سے شادی ہوئی تہے پنڈت مدہوسودن پر مہاراجہ رنجیت سنگہ نہایت مہربانی کرتے تہے اور مہاراجہ نے ۱۸۲۳ء مین پنڈت رادہاکشن اوسکی بیٹے کو راجہ ہیرا سنگہ کا اوستاد مقرر کیا راجہ ہیرا سنگہ اپنی جوانی کے عمر مین کمینہ وضع اور عیاش اور جھوٹا رہا اس سے اوسکی تربیت کی کچھ تعریف نہین ہوسکتی ہے ٭

رادہاکشن جو مثل اپنے باپ کی دربار مین پنڈت تہا ۱۸۴۶ء مین مہاراجہ دلیپ سنگہ کے تربیت کی نگرانی کے واسطے مقرر ہوا ٭

سکھون کے سرکار مین پنڈت مدھوسودن کے پاس ۹۹۲۵ روپیہ کے جاگیر تہے ایک گانو قلعہ گوجر سنگہ نے بنجب سنگہ نے برج لعل اور اوسکے وارثون کو ہمیشہ کیواسطے دھرم ارتھہ دیا ہوا تہا اور دیہات جو اس جاگیر مین تہی وہ خود پنڈت مدھوسودن کے نام عطا ہوئی تہے ۱۸۵۴ء مین یہہ گانو حین حیات واگذار ہوئے اور دو باغ ایک لاہور اور دوسرا دینانگر مین علی الدوام واگذار ہوئی +

پنڈت مدھوسودن ۱۸۶۳ء مین مرگیا اپنے تینون بڑے بیٹون سے اوسکا سخت نزاع تہا اور اس سبب سے اوسنے اپنی کل جایداد معہ جاگیر دوامی کے دیودت پرشاد اپنی چوتہے بیٹے کو جو دوسرے زوجہ سے تہا دیدی اس ترکہ کی بابت عدالت مین مقدمہ دایر رہا

ہرکشن اپنے باپ کے حیات مین ۱۸۵۳ء مین مرگیا اوسکا ایک بیٹا امرناتہہ زندہ ہے اوسکے جاگیر نو سو روپیہ کے اوسکے وفات پر ضبط ہوگئی +

پنڈت رادہاکشن کے جاگیر جمعی ۵۲۷۰ روپیہ تہی ۴۷۰۰ کی جاگیر اوسکے حین حیات واگذار ہوئی اور ایک باغ سو روپیہ کا علی الدوام بحال رکہا گیا ہے +

رادہاکشن لاہور مین رہتا ہے اور اوسکے اوسجگہہ بہت عزت ہے تعلیم کے باب مین اوسکی ساعی بلیغ رہے ہین تعلیم نسا کے رواج دینے مین پنڈت رادہاکشن ابتدا سے ساعی رہا اور جب امریکا کے پادریون نے لاہور مدرسہ جاری کیا تو رادہاکشن نے اول اول اپنی بیٹون کو وہان تربیت کے واسطے بہیجا اسیطرح اوسنے اپنا بیٹا لاہور کی ڈاکٹری مدرسہ مین بہیجا جب وہ پہلے ہے شروع ہوا تہا اور اوس زمانہ مین یہان کے لوگون کو تعصب تہا اور اوس مدرسہ مین اپنے اطفال کو نہین بہیجتے تہے پنڈت رادہاکشن بڑا پنڈت ہے اور دہرم شاستر مین اوسکو خوب دخل ہے +

مصر روپ لعل

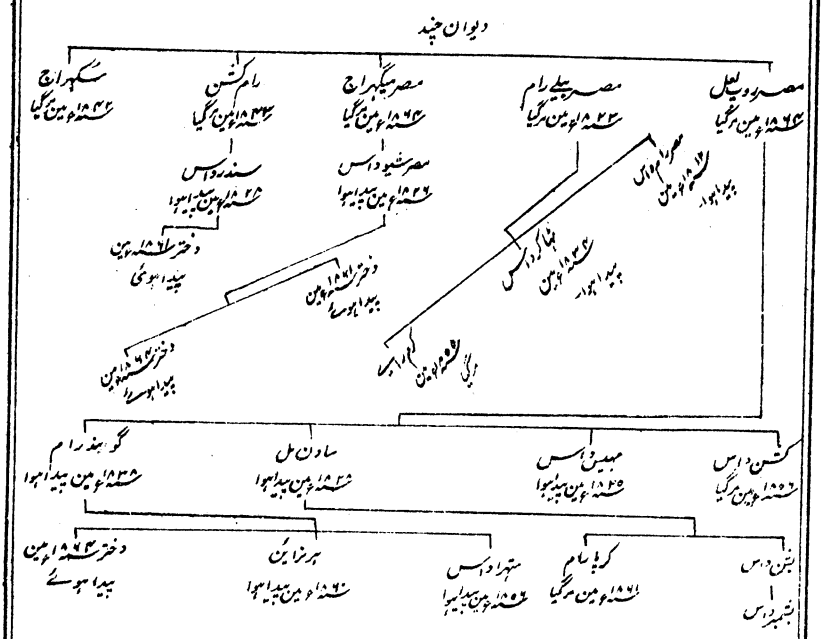

حال خاندان

مصر روپ لعل کا خاندان قوم سے برہمن ہے اور اس خاندان کا اصل وطن موضع دلوال ہے جو ضلع جہلم مین ہے دیوان چند اپنے بیٹون کو لیکر لاہور مین ۱۸۰۹ء مین آیا تہا اور اپنے چچا بستی رام کی سوخ سے جو رنجیت سنگہ کا خزانچی تہا اور جسکے مہاراجہ بہت توقیر کرتے تہے اوسکو ایک ہزار روپیہ کے جاگیر اپنے واسطے گہیون ضلع جہلم مین ملی اور اوسکے دونون بڑے بیٹون روپ لعل اور بیلے رام کے واسطے نوکریان خزانہ مین ماتحت اونکے رشتہ دار بستی رام کے ملین بیلے رام پر تہوڑے عرصہ مین مہاراجہ نہایت

مہربانی کرنے لگے اور ۱۸۰۲ء مین جب بستی رام کا انتقال ہوا تو باوجود یکہ راجہ دھیان سنگھ وزیر اوسکے برخلاف اور اوسکے تقرر کا مخالف تہا اور* جتنا مصر کیا تہا جسکا ایک فریق تہا اور لعل سنگھ جو چھوٹی راجہ ہوا اوسکا باپ تہا بیلی رام بستی رام کے جگہہ خزانچی مقرر ہوا اسی زمانہ مین مصر میگھراج کے تحویل مین گوبند گڈہ کا خزانہ ہوا اور یہہ تحویل اوسکے پاس مہاراجہ رنجیت کے وفات تک رہے رام کشن نے ۱۸۲۶ء مین نوکری اختیار کی اور مہاراجہ کے دیوڑہی اوسکو ملی اور مہاراجہ خاص مہربانی اوسپر رکہتے رہے +

۱۸۳۲ء مین روپ لعل دوابہ جالندہر کا ناظم مقرر ہوا یہہ زرخیز علاقہ ابتدائے فتح سے دیوان محکم چند اور اوسکے فرزند موتی رام اور پوتے کرپا رام کے سپرد رہا تہا ۱۸۳۱ء مین جب دیوان موتی رام وہان سے علیحدہ ہوا تو شیخ غلام محی الدین جو دیوان کرپا رام کا ایک سوسل تہا اور ظالم اور بخوڑ نیوالا آدمی تہا ہوشیارپور اور گردونواح کے اضلاع کا ناظم مقرر ہوا دوآبہ کے رعایا نے اوسکے ظلم کے ایسے سخت شکایت کی کہ شیخ غلام محی الدین ۱۸۳۲ء مین وہان سے علیحدہ کیا گیا اور مصر روپ لعل اوسکی جگہہ ناظم مقرر ہوا اس نئے ناظم کے طبیعت اور ڈہنگ شیخ غلام محی الدین سے علیحدہ تہا اوسکے پاس دولت کثیر تہی اور رعایا پر ظلم کرنیکے طمع نہ تہی اور چونکہ اوسکا جالندہر مین ایک خاندان سے رشتہ تہا اوس ضلع کی سرسبزی مین اوسکی غرض متعلق تہے تشخیص مالیہ ایسے نرم اور ایماندارہی اوس نے کی کہ ۱۸۳۳ء کے قحط کے سال مین بہی بقایائے غیروصول بہت کم رہے مصر روپ لعل نذر کے نام سے تہوڑے سے چیز ہے نہین لیتا تہا اور جو اہلکار اوسکے تحت مین تہے اونکے احتیاط سے نگرانی رکہتا تہا سکہون کے سرکار کے ناظم اکثر ایسے تہے کہ وہ یہہ سمجہتی تہے کہ رعایا اونکی خاص ذات کے نفع کے واسطے خلق ہوئی تہے جہان کثرت ایسی ناظمون کے ہو مصر روپ لعل کے سے شخص کو دیکہنے سے جو ایماندار اور عادل تہا خوشی ہوتی ہے کہ اوسکا نام آجتک وہانکے لوگ تعظیم اور محبت سے یاد رکہتے ہین روپ لعل جالندہر کا ناظم ۱۸۳۹ء تک رہا مہاراجہ رنجیت سنگہ کے وفات کے چندماہ بعد وہ وہان سے بولالیا گیا تہا اور پرانا ظالم دوآبہ کا شیخ غلام محی الدین وہان پہر ناظم مقرر ہو کر بہیجا گیا شہزادہ نونہال سنگہ نے اس بات سے غصہ کرکے کہ مصر بیلی رام شہزادہ کے باپ کے حین حیات چیت سنگہ کا

* جسمین کرپا رام نے پہلے اپنے بہتیجے دیوی پرشاد کو نوکری پر رکہا تہا رفتہ رفتہ اوسکی ترقی ہوتی گئی بعد کو وہ کشمیر کا خزانچی رانوہان سنگہ کے زمانہ سے ہوا اور سن ۱۸۴۱ء مین ڈوگرون کے فریق کا فریق ہوگیا +

حامی تہا بیلے رام اور اوسکے بہائیون کو قید کر دیا کہ وہ لوگ چہہ مہینے قید رہنے کے بعد مہاراجہ کہڑک سنگہ کے شفاعت سے وہ رہا ہوئے بیلے رام شہزادہ شیر سنگہ کا سرگرم حامی تہا اور جب مہاراجہ شیر سنگہ مسند نشین ہوے تو اُونہون نے مصر بیلے رام کو پہر توشہ خانہ بنایا روپ لعل کو مہاراجہ نے کلانور اور علاقہ لاہور واقع جنوب ستلج کا ناظم بنایا اور حکم دیا کہ جمعدار خوشحال کا قلعہ اور علاقہ بیت پو ضبط کر لی مصر میگہراج پہر گورنر گڑہ کے خزانہ کو واپس گیا بیلے رام پہر مہاراجہ شیر سنگہ کو بہت اعتبار رہتا اور اوس نے اپنے دوست بہائے گورمکہہ کے ساتہہ شامل ہو کر راجہ دہیان سنگہ ڈوگرہ وزیر کے مقابلہ مین جس سے نفرت تہی ایک فریق بنایا ان منصوبون کے سبب سے اوسکی جان ضایع گئے کیونکہ جب راجہ ہیرا سنگہ اپنی پدر متقول کے بعد وزیر ہوا تو پہلے ہے اوس نے بہائے گورمکہہ سنگہ بیلے رام اور اوسکے بہائیون کو قید کیا مصر روپ لعل اور میگہراج مصر لعل سنگہ اوسکے پرانے دشمن کے سپرد ہوئے اور بہای گورمکہہ سنگہ مصر بیلے رام اور رام کشن شیخ امام الدین کے حوالہ ہوئے جس نے اونکو اپنے طویلہ مین اپنے مکان کے متصل قید مین رکہا بہت عرصہ تک اونکا کچہہ حال نہ معلوم ہوا مگر پیچے معلوم ہوا کہ شیخ نے اونکو پوشیدہ طور پر راجہ ہیرا سنگہ کے حکم سے مروا ڈالا روپ لعل اور میگہراج بچے رہے اور دسمبر ۱۸۴۳ء مین جب راجہ ہیرا سنگہ مارا گیا تو وہ رہا ہو گئے اور روپ لعل کو جواہر سنگہ وزیر نے جسروٹہ کا ناظم مقرر کیا بیلے رام کے بیٹے اپنے باپ کے قید ہونے پر لدہیانہ کو بہاگ گئے تہے اور ۱۸۴۵ء تک وہین رہے اور اوس سال پنجاب کو واپس آئے روپ لعل ۱۸۴۶ء مین جب وہ علاقہ راجہ گلاب سنگہ کو بموجب عہدنامہ ۱۶ مارچ کے دیدیا گیا تہا جسروٹہ مین تہا راجہ گلاب سنگہ نے اوسپر مصر ہو کر یہہ الزام لگایا کہ اوس نے بموجب شرایط عہدنامہ کے پہاڑی قلعے اوسکی حوالہ نہین کردئے چنانچہ اوس سبب سے دربار نے جسروٹہ سے روپ لعل کو بلالیا اور اوسکو علاقہ دوآبہ اور جہلم پر مقرر کیا جب مفسدہ ہوا تو روپ لعل اوسی علاقہ مین تہا روپ لعل سردار چتر سنگہ کے لشکر مین شامل ہو گیا وہ خود تو کہتا ہی کہ ناچاری سے مگر حقیقت مین وہ مفسدون کا جانب دار تہا اور بوجوہ یقین ہوتا ہے کہ اوس نے مفسدون کو روپیہ کے مدد دی اس نازک وقت مین اوسکے بیٹے لاہور کو چہوڑ کر اپنے باپ کے

پاس چلے گئے اِس سبب سے اوسکی جاگیر اور مال جو لاہور مین تہا ضبط کیا گیا روپ لعل ۱۸۴۶ء مین ۸۰ برس سے زیادہ عمر مین دوال ضلع جہلم مین مرگیا اوسکا بیٹا ساون مل پہلے سکہون کے رسالہ مین رسالدار ہے ساون مل نے اودہ اور چین مین لایق تعریف خدمت کی اور ۱۸۶۱ء مین اوسکو چارسو روپیہ کے جاگیر ملی جس مین سے دوسو روپیہ کی جاگیر اوسکے وارثون کے نام ایک پشت تک واگذار رہیگی +

میگہراج ستلج کی لڑائی کے بعد دربار کا خزانچی مقرر ہوا اور جب نواب گورنر جنرل بہادر لاہور مین آئے تو نواب محتشم الیہ نے اوسکو رای بہادر کا خطاب عطا کیا ۱۸۴۹ء مین میگہراج قسمت لاہور کا خزانچی مقرر ہوا اور یکم اگست ۱۸۶۴ء تک اِس عہدہ پر مامور رہا ۱۸۶۲ء مین مصر میگہراج کو منصب آنریری مجسٹریٹ لاہور مین ملا تہا اور ایسے آدمی کم تہے جنکے واجب تعظیم اور عزت صاحبان انگریز اور دیسی آدمی زیادہ کرتے ہون جب وہ مرا تو اوسکے پاس ۳۸۲۵ روپیہ کی جاگیر تہی جس مین ۴۰۵ روپیہ کے جاگیر اوسکے ورثار کے نام علی الدوام واگذار رہیگی +

سکہراج جودیوان چند کا سب سے چہوٹا بیٹا تہا ۱۸۴۲ء مین مرگیا مہاراجہ رنجیت سنگہ نے اوسکو ۱۸۳۶ء مین خبرل کا عہدہ دیا تہا اور چار پیادہ پلٹنون اور ایک رجمنٹ سوارون کا اور دو ترب توپخانہ کا وہ کمانڈر تہا + ٹہاکرداس بیلےرام کا دوسرا بیٹا راولپنڈی کی قسمت کا خزانچی ہے اوسکے نام ۱۳۸۷ روپیہ کی جاگیر واگذار ہے اور یہہ جاگیر اوسکے بعد ایک پشت تک واگذار رہیگی +

رام داس ٹہاکرداس کے بڑے بہائی کو دو ہزار روپیہ پنشن ملتی ہے گلاب دیوی اور بیگم بیلےرام کی بہوگان کو ہر ایک کو ۱۳۸۷ روپیہ کی پنشن ملتی ہے +

مصر سندر داس کو جو مہاراجہ رنجیت سنگہ کا خاص حبیب بردار دو برس تک تہا ضبطی ملک پنجاب کے بعد ایکہزار روپیہ انعام ملا اور اوسکے جاگیر پندرہ سو روپیہ کے جو راجہ لعل سنگہ نے خیدرو نہ پیشتر ہے دی تہی ضبط ہوگئے +

رائی کشن چند

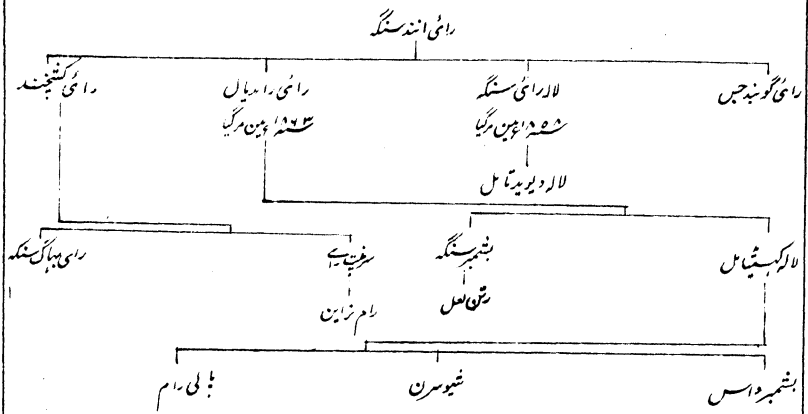

حال خاندان

قوم اور خاندان بہنڈاری کا مورث اعلی جسکے چمیاری پٹنی شاخ مین رائی کشن چند ہے رائی بھاگ مل تہا یہہ شخص ایک دل چلا بخت آزما تہا ۱۷۵۶ء مین رائی بھاگ مل بخت آزمائی کے واسطی ملتان سے غزنین کو گیا تہا وہان کسیقدر عرصہ مین اوسکے نصیب نے جہانتک اوسکو حرص تہی خوب زور کیا اور سب کچھہ اوسکو حاصل ہوا مگر فرزند پیدا نہوا غزنین سے رای بھاگ مل واپس ہندوستان کو آیا اور بابا فرید پاک پٹن والہ کی شہرت سنکر وہان اونسے دعا مانگنے کو گیا جب بھاگ مل پاک پٹن پہونچا تو اوس نے بابا فرید کو دیکہا کہ سر نیچے لٹکائے ہوئے ایک کنوئین مین لٹک رہے ہین اور اتنے عرصہ سے لٹکے ہوئے ہین کہ اونکے مرید جنکے کہانے پینے کا گذارہ اونکی کرامات سے ہوتا تہا کہانے پینے سے نہایت تنگ آگئے تہے بھاگ مل نے جو بہت دولتمند تہا بابا فرید کے مریدون کے واسطی مکان بنوا دئے اور نو برس تک اونکو کہانا دیتا رہا نو برس کے بعد

بابا فرید کنوئین مین سے نکلے اور اوپر زمین پر آئے اونکو نیا گانو دیکھکر بہت حیرت ہوئے اور اونہون نے پوچھا کہ یہہ گانو کسکے فیاضی سے بنا ہے لوگون نے رائے بہاگ مل کو نشان دیا اور کہا کہ جب تک آپ کنوئین مین ہے یہہ شخص ہمکو کہلاتا رہا ہے فقیر نے کہا کہ یہہ شخص بہت اچھا بہنڈاریے ہے اور اوس دن سے آج تک یہہ لقب خاندان کا چلا آتا ہے بہاگ مل نے تب عرض کیا کہ آپ دعا کرین کہ میرے گہر مین بیٹا پیدا ہو بابا فرید نے کہا کہ تمہارے گہر مین تین بیٹے ہونگے اور کہا کہ اون مین سے ایک بیٹا ہمکو دینا بہاگ مل نے اقرار کیا جب تین بیٹے پیدا ہوئے تو بابا فرید نے بہاگ مل کو کہہ بھیجا کہ اپنا اقرار پورا کرو مگر بہاگ مل نے اپنے بیٹون کو علیحدہ کرنا نہ چاہا اور ایک لڑکے کو تو اپنی بہن کے گہر بھیجدیا ایک کو ایک تہہ خانہ مین چھپا دیا اور سب سے چھوٹا لیکر بابا فرید سے ملا اور کہا کہ یہی ایک بیٹا ہے جا ہوا وسکو لیلو جا ہو چھوڑ دو بابا فرید نے جواب دیا کہ تمہارے تین فرزند ہین مگر یہہ جو سب سے چھوٹا ہے میرا مرید ہوگا اور یہہ کہکر لڑکے کو اپنے ہمراہ پاک پٹن کو لیگئے چنانچہ اس لڑکے کے جو اولاد ہوئے اوسکو پٹنے کہتے ہین بڑے بیٹے کے جو اولاد ہوئے اونکو ایک کو بہورا کہتے ہین کہ بہورا تہہ خانہ کو کہتے ہین اور ایک کو پیرا بالیہ یعنے جسکو بہن نے پرورش کیا ؛

رائے کشن چند کے خاندان کا حال ۱۸۰۰ء تک کہ معلوم ہے اوس سال مین دیوان محکم چند کے عنایت سے اوسکا باپ انند سنگہ لاہور کے دربار کے طرف سی لدہیانہ مین جہان چہاؤنے انگریزی ہوا عرصہ پہلے قایم ہوے تہے وکیل مقرر ہوا بعد اوسکی انند سنگہ بہ منصب کالت دہلی کو بہیجا گیا تہا اور اوسکا سب سے بڑا بیٹا گوبند جس اوس کے جگہہ لدہیانہ مین مقرر ہوا اور اسکا سب سے چہوٹا بیٹا کشن چند کرنال اور انبالہ مین وکیل ہوا انند سنگہ سر چارلس مٹکلف صاحب کے ہمراہ اوس مہم مین گیا تہا جو لارڈ لیک صاحب نے دسمبر ۱۸۰۵ء مین بہرت پور پر کے تہی اوجس مین بہرت پور فتح ہوا تہا اور وہان سے جب واپس آیا تو مہاراجہ نے اوسکو خطاب رائے کا دیا اور خلعت عطا کیا انند سنگہ ۱۸۲۷ء مین مر گیا اور اوس کے جاگیر اوسکی چار بیٹون مین تقسیم کے گئی رائے گوبند جس کو لکہووال یوودت اور لگربان ملے رائی سنگہ کو کوٹلہ اور ستارا ملا رائے کشن چند کو رہلی ردیووال اور راجپورہ ملا اور رامدیال کے حصہ مین تو لگڈہ آیا رائے گوبند جس اپنے باپ کی جگہہ دہلی مین مقرر ہوا رامدیال لدہیانہ کو

بھیجا گیا مگر تھوڑے عرصہ کے بعد اوسکی مکرار کرنیل وید صاحب پولیٹکل اجنٹ لدہیانہ سے ہوگئے اس سبب سے
وہ لاہور کو واپس بلالیا گیا اور اوسکے جگہہ رائے کشن چند مقرر ہوا اوسکو پندرہ ہزار روپیہ کی جاگیر ضلع جالندہر
مین ملی اور چھ دیہات سرکار لاہور کے ستلج کے کنارہ چپ پر تھے اوسکے اوسکو ایک دو پیسال نذرانہ لینی کے
اجازت ملے ۱۸۳۲ء مین رامدیال انند پور کو اسواسطے بھیجا گیا تہا کہ وہان کے سوڈہیون مین تکرار تہا اوسکا
تصفیہ کردے رام دیال وہان پانچ برس رہا اور لاہور مین جب واپس آیا تو اوسکو چار ہزار روپیہ کی جاگیر
ضلع لدہیانہ مین ملی عرصہ کے بعد جب راجہ ہیرا سنگہ نے فقیر چراغ الدین کو فیروز پور سے برخاست کیا تو
رامدیال اوسکے جگہہ وکیل ہوکر بھیجا گیا تہا رائے کشن چند لایق اور متدین آدمی تہا اوس نے خوب سمجھہ لیا تہا
کہ مہاراجہ کا نفع اس مین ہے کہ سرکار انگریزی کے ساتھہ صلح رکھین اور اپنی حتی المقدور اوس نے اسی
مین کوشش کی کہ دونون سرکارون مین اتفاق قوی رہے ۱۸۳۹ء مین جب کرنیل وید صاحب پشاور
کو بصیغہ پولیٹکل سفارت پر بھیجے گئے تہے تو رائے کشن چند اونکے ساتھہ گیا تہا اور جبتک وہ وہان رہا کہ
سال بہر سے کچھہ بھی کم رہا تہا اوسکا بیٹا بہاگ سنگہ اوسکی جگہہ لدہیانہ مین مامور رہا کشن چند کو رائے کا خطاب
شہزادہ نونہال سنگہ نے ۱۸۴۰ء مین دیا تہا مہاراجہ شیر سنگہ کے مرجانے کے بعد لاہور کے وکیلون کی
حیثیت جو سرکار انگریزی کے سرحد پر رہتے تہے پہلے سے بہت بدل گئے مسٹر کلارک صاحب اور اونسے
پہلے جو حاکم تہے اونکے عہد مین وکیل گویا بمنزلہ اخبار نویسون کے تہے روزمرہ کا معمولی جو کام ہوتا تہا وکیل
کرتے تہے مگر جو کام بہاری ہوتا تہا اوسکے باب مین ایجنٹ گورنر جنرل خواہ کوئی معتبر بھیجتے تہے خواہ خط
لکھتے تہے مگر شیر سنگہ کے وفات کے بعد جو تبدل ہوا اوس تبدل کے سبب سے کشن چند اور اوسکے بھائی اور
بیٹے کو جو لدہیانہ اور فیروز پور مین وکیل تہے بڑا زور حاصل ہوگیا لاہور کے وزیر اس روز کو ہمیشہ کم کرنا
چاہتے تہے اور وکیل اوس روز کو قایم رکھنا چاہتے تہے رائے کشن چند کو علاقہ محفوظہ لاہور مین کچھہ
اختیارات فوجداری اور مال اور دیوانی کے حاصل تہے اور ان اختیارات کے سبب سے اوسکو بہت روپیہ
حاصل ہوتا تہا راجہ ہیرا سنگہ کی وزارت مین یہہ اختیار اوس سے چھین لئے گئے اور نومبر ۱۸۴۴ء مین

وکیل کے ٹھیکہ اور جاگیر مین تعداد مالیہ سرکاری اوس اندازہ پر بڑہائے گئے جو اضلاع گرد و نواح سے لیجاتی تھے مگر رائے کشن چند اور اوسکے خاندان کو لاہور مین پہر بہی بہت زور حاصل رہا فقیر عزیزالدین سے اوسکو حسد تہا اور جو مصلحت فقیر کے تہے رائے کشن چند کے مصلحت اوس سے مخالف تہی رائے کشن چند کے حامی دربار مین زور آور آدمی تہی جن مین سے اعلی ایک بہائی رام سنگہ اور دوسرا دیوان دینا ناتہہ فرقہ متصدیون کا اعلی افسر تہا +

اگرچہ ۱۸۴۴ء مین رائی کشن چند نے شاید اس یقین کو کہ سرکار انگریزی سرکار لاہور کے مخالف ہی کچہہ تقویت دی تہے لیکن جب لڑائی حقیقت مین ہونیوالی ہو گئی تو اوس نے نہایت بہتہ دل سے لڑائی کرنیکے خلاف صلاح دی مگر اوسوقت لڑائی کا رکنا محال ہو گیا جب فوج سکہ ستلج کے پار جانیکی تیاری کر رہی تہے تو رائے کشن چند کو حکم ہوا کہ سرکار انگریزی کے لشکر مین سے چلا جاوے اور علاقہ لاہور مین چلا جاوے چنانچہ وہ چلا گیا لڑائے کے ختم ہونے کے بعد جب دوآبہ جالندہر سرکار انگریزی کو دیدیا گیا اس خاندان کی جو جاگیرین دریائے بیاس کے کنارہ چپ پر تہین جاتی رہی مگر رائے کشن چند کو حکم ہوا کہ لاہور مین جو ایجنٹ گورنر جنرل مقرر ہوا تہا اوسکے خدمت مین حاضر رہے اور اس عہدہ پر وہ ۱۸۴۶ء تک ماہور رہا بعد اوسکے وہ بٹالہ من جا کر خانہ نشین ہوا +

صلح کے بعد بہاگ سنگہ کنور دوآبہ جالندہر کے محکمہ کونسل مقرر ہوا تہا اور ۱۸۴۸ء مین اوسکو خطاب رائی کا مع خلعت کے ملا رائی کشن چند کو بہادر کا خطاب ملا اور ضلع دینا نگر مین اوسکو نو گانو آٹہہ ہزار روپیہ کے جمع کی جاگیر مین ملی اور چار ہزار روپیہ پنشن ملی بعوض اوسکی وفادار خدمات کے اور بعوض اوس جاگیر کے جو دوآبہ جالندہر مین جاتے رہے تہے رامدیال کو بہی اوس زمانہ مین تین ہزار روپیہ کے جاگیر اور تین ہزار روپیہ کے نقد پنشن ملے رائی بہاگ سنگہ کو دو ہزار روپیہ کے جاگیر اور ڈہائی ہزار روپیہ کے نقد پنشن ملے اور سرنپت کو اٹہارہ سو روپیہ کے جاگیر اور اٹہارہ سو روپیہ نقد پنشن ملے بہاگ سنگہ اور شرنپت کے پاس یہہ جاگیر اور پنشن کچہہ عرصہ تک نہین رہے پنجاب کے ضبط ہونے پر

اونکے جاگیر اور نقد پنشن ضبط ہو گئی اور علی ہذا القیاس رائے کشن چند اور رامدیال کے نقد پنشن ضبط ہو گئے جاگیرین ان دونو کے واگذار رہین اور رائے کشن چند کے مرنے کے بعد اوسکے دونو بیٹون کو ہر ایک کو ایک ایک ہزار روپیہ پنشن ملنے کا حکم ہوا رامدیال ۱۸۶۳ء مین مر گیا اور اوسکے جاگیر ضبط ہو گئے ہی ۱۸۵۹ء مین رائے بہاگ سنگھ کو عہدہ تحصیلداری ملا تہا اور سیالکوٹ اور ظفروال مین رہا تہا ۱۸۶۱ء مین وہ مستعفی ہو گیا اسواسطیکہ اپنے باپ کے ساتھہ بنارس کو جاوے جہان رای کشن چند رہتا تہا رائے بہاگ سنگھ ۱۸۶۴ء مین پنجاب کو واپس آگیا اور بٹالہ مین رہتا ہے

دیوان مولراج

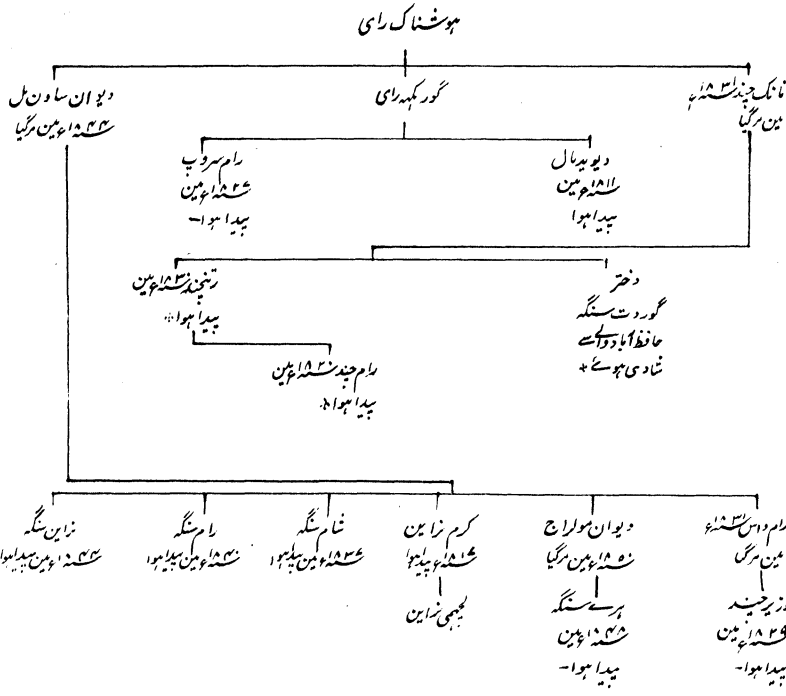

حال خاندان

ہوشناک رای جو قوم سے چوپڑہ کہتری تہا سردار دل سنگہ اکال گڈہ والی کا نوکر تہا اور اس سردار کے نوکری اوسنے ۱۸۰۸ء مین اختیار کی تہی ہوشناک رای کچہہ نامی آدمی نہ تہا اور اوسکا نام فقط اوس کے تیسرے بیٹے ساون مل کے عقل کے اور اوسکے پوتی مولراج کے بغاوت کے سبب سے یاد رہا ہے۔

نانک چند ہوشناک رای کا سب سے بڑا بیٹا سردار دل سنگہ کا ۱۸۰۸ء مین نوکر ہوا اور جب تک یعنے ۱۸۰۴ء مین وہ سردار مرا نوکر رہا اوس سال مین اکال گڈہ جسکا رئیس ہوکر چکیہ کا ذیلدار تہا ضبط ہوکر

رنجیت سنگھ کے تخت مین آگیا اوس وقت نانک چند اکال گڈہ کو چھوڑکر دیوان محکم چند کے فوج مین بھرتی ہوا دیوان موصوف کے ماتحت نانک چند کو اچھی مغزز عہدہ ملی اور اوس جنرل کے مرنے کے بعد نانک چند کشمیر اور ملتان کے الیہ کے وصول کرنے پر مامور ہوا اوسکا ایک ہی بیٹا رتن چند تہا اور وہ بہی اوس سے ایک برس پہلے مرگیا تہا پیچھے ۱۸۳۳ء مین اور اوسکے بعد اوسکا پوتا رام چند اوسکے نوکری پر مقرر ہوا اوسوقت اسچند کے عمر فقط بارہ برس کے تہے مگر مہاراجہ رنجیت سنگھ اوس پر مہربان ہوگئے تہے اور اوسکو اونہون نے اپنا مہربردار بنایا مہاراجہ کے مرنیکے زمانے سے اوس نے معاملات سرکار سے تعلق ترک کردیا اسچند اکال گڈہ مین رہتا ہے اور دو ہزار چار سو روپیہ پینشن اوسکو ملتی ہے راجچند نیک نیتی اور فیاضی کے سبب سے مشہور ہے اور لوگ اوسکے بہت عزت کرتے ہین اوس نے لاہور کے پاس اچہرہ مین اور ننکانہ مین جو گورو نانک کے نام سے تیرتہہ ہے تالاب بنائے ہین لاہور مین ایک طبیب اور ایک شفاخانہ غریبون کو مفت دوا تقسیم ہونے کے واسطے اوس نے اپنے خرچ سے رکہا ہے امرتسر مین ایک پاٹ شالا سنسکرت کے تعلیم کے واسطے بنائی ہے اور اوس مین ایک سدابرت اوسکا جارے ہے ٭

گورمکہہ راے نانک چند کا بہاے دیوان محکم چند کے ماتحت فوج کشاہ میز ایک عہدہ دار تہا یہہ شخص ۱۸۳۸ء مین مرگیا اور دو بیٹے چہوڑ مرا ان مین سے بڑا بیٹا دیویدیال ملتان کے ناظم کی طرف سے جب اوسکا چچا سانول ناظم تہا لاہور مین وکیل تہا ۱۸۴۹ء مین تمام دوآبہ جج کا وہ مجسٹریت مقرر ہوا تہا اور ضبطی ملک پنجاب تک اس عہدہ پر مامور رہا ۱۸۵۳ء مین اوسکو رام نگر کے تحصیلداری کا عہدہ ملا تہا مگر سال آیندہ اوس نے استعفا دیدیا ۱۸۶۲ء مین اکال گڈہ کا دیویدیال آنریری مجسٹریٹ مقرر ہوا اور اوسکو ۲۳۰۰ روپیہ پینشن ملتی ہے ۱۸۷۳ء مین دیویدیال کو پورے اختیارات مجسٹریٹ کے عطا کئے گئے دوسرا بیٹا گورمکہہ راے کا رام سروپ مسلمان ہوگیا ہے اور اوسکے خاندان نے اوسکو خارج کردیا ہے اوسنے اپنا مسلمانی نام غلام محی الدین رکہا ہے اور لاہور مین رہتا ہے اور کتابت کرکے گذارہ کرتا ہے

۱۸۵۷ء مین دیویدیال کو چند خیرخواہون نے یہہ خبر دی کہ اوسکے پاس بہت سامال دیوان ساورج کا دیوان موصوف کے بغاوت کی تہمت کے بعد برکار مین ضبط ہوا تہا موجود ہے چنانچہ دیویدیال کے خانہ تلاشی ہوئی اور ایک لاکہہ روپیہ کے مقدار زیادہ مال فرق ہوا اگرچہ بعد اوسنے ثابت کیا کہ یہہ بہت اوسکی نسبت چہوٹی ہے اور وہ مال کل اوسکو واپس دیا گیا ٭

ہوشناک رائے کا تیسرا بیٹا ساون مل تہا جو بہت مشہور ہے اور جو ۱۷۸۸ء مین پیدا ہوا تہا اوس نے سرکاری نوکری پہلے اپنے بہائے نانکچند کے دفتر مین کی اور ۱۸۰۲ء مین ڈہائی سو روپیہ مہینے کا نوکر ہوکر ملتان کو بہیجا گیا تہا ملتان مین بہیا بدن ہزاری* ناظم تہا اور حساب کے دفتر کا اعلے افسر ساون مل مقرر ہوا تہا سال آیندہ جب بدن ہزاری برخاست ہوا تو ساون مل جسکے لیاقت سے مہاراجہ کو خوب واقفیت تہے نصف صوبہ ملتان کا ناظم مقرر ہوا اور ۱۸۲۹ء مین کل علاقہ ملتان کا صوبہ دار مقرر ہوا اس نظامت مین جو علاقہ ساونمل کے حکومت مین آیا وسعت مین بہت تہا اور اضلاع ملتان لیہ- ڈیرہ غازیخان خانگڈہ اور کچہہ حصہ ضلع جہنگ کا اسمین شامل تہا مگر اوس زمانہ مین یہہ سب علاقہ قریب تباہ و ویران تہا بہت سال تک لڑائی اور لوٹ اس علاقہ مین ہوتی رہی تہے جان اور مال غیر محفوظ تہے اور رعایا جو پہلے متمول اور کثرت سے تہے کم رہ گئے تہے اور مفلس ہو گئے تہے مگر ساونمل کے انتظام سے بہت صورت بدل گئے دیوان ساون مل نے زمین دیکر اور حفاظت کا وعدہ کرکے اضلاع متصلہ مین سے بہت آدمیون کو اپنے علاقہ مین بسایا اوس نے نہرین کہودوائی کہ فقط ضلع ملتان مین ہی تین سو میل کے طول مین وہ نہرین ہین ہو پار کو اوس نے بہت فروغ دیا اور ہر طرح اسطرح حکومت کی جیسے دانا اور نیک نیت حاکم کرنے مین اکثر بیان کیا گیا ہے کہ دیوان ساون مل پہانونکی طرف جو پہلے حاکم ملتان کی تہے توجہ نہین رکہتا تہا اور چونکہ وہ خود بہوپاری تہا جو لوگ پرانے امیر تہے اونکی طرف اوسکو توجہ نہ تہی ہندو ہونے اوسکو اپنے رعایا مین سے مسلمانون سے محبت تہی نہ اون پر اعتبار رہتا اور ایسے خیالات سے اوس نے پہٹان زمینداروں کو نکال دیا اور جٹ زمیندار

---

* بہیا بدن ہزاری جو پہلے ملتان کا ناظم تہا اب لاہور مین اپنے بیٹے کے دوکان مین جو روئی کا بٹتا ہے رہتا ہے اور اوسکو بیس روپیہ مہینے کے پنشن ملتے ہے یہہ بات مشکل سے سمجہہ نہین آتی ہے کہ ایسے سخت جگہ مین جیسے ملتان سے مہاراجہ نے ایسا نالایق آدمی بہیا بدن ہزاری تہا ناظم کیونکر مقرر کیا تہا تہوڑی ہی عرصہ مین روپیہ کا حساب بہا ہو گیا کہ ہرگز سمجہہ مین نہین آسکتا تہا اور اس سبب سے رنجیت سنگہ ایسے بہانجہ سے ہوے تہے کہ کہانچہ بن کر جب بہیا سلطانپور لاہور مین آیا تو مہاراجہ کو اتنا غصہ ہوا کہ اوسنون نے اپنے ہاتہہ سے اوسکو مارنا چاہا ارادہ کیا اور فقیر عزیز الدین نے بہ مشکل تمام مہاراجہ کو اس حرکت سے باز رکہا+

اونکے جگہہ قایم کردیئے مگر یہہ بیان سچ نہین ہین یہہ بات تو سچ ہے کہ ساون مل ہندون سے محبت رکہتا تہا مگر اوسکو پٹہانون کے اچہے جوہرون کے قدر تہے اور اوسکے فوج مین جو مشہور اور دل چلی افسر تہے پٹہان تہے +

بڑے مہاراجہ کے سلطنت کے عہد مین ساون مل کو کسی نوع کا ہرج نہین ہوا رنجیت سنگہ کو معلوم تہا کہ ساون مل کا زور روز بروز ترقی پر ہے مگر وہ یہہ بہی جانتا تہا کہ میرے زمانہ مین وہ سرکش نہ ہوگا اور چونکہ مالیہ سرکار نہایت قاعدہ کے ساتہہ وہ بہیجتا رہتا تہا کوئی وجہ شکایت کی نہ تہی مگر مہاراجہ کے مرتے ہی ساون مل کے دشمنون نے اوسکی بہانسنی کا ارادہ کرلیا بڑے دشمن اِن مین سے راجگان جمون تہے یعنے گلاب سنگہ اور دہیان سنگہ کہ اون مین اور دیوان ساون مل مین ہمیشہ حسد اور عداوت تہی اُنہون نے یہہ تجویز کے کہ ساون مل سے پچاس لاکہہ روپیہ لیا جاوے اور اوسکو لاہور مین حساب دینے کو طلب کیا اگر وہ انکار کرتا تو دربار کا یہہ ارادہ تہا کہ فوج بہیجکر زبردستی سے اوسکو لے آوین مگر ساون مل اپنا زور جانتا تہا اور یہہ سمجہکر کہ دربار کو جرات اسقدر نہ ہوگی کہ حد کے درجہ تک نوبت پہونچا سکیگا ستمبر ۱۸۴۴ء مین لاہور مین آیا اوسوقت سب بندوبست بخوبی ہوگیا اور وہ ملتان کو واپس گیا +

مارچ ۱۸۴۱ء مین جب مہاراجہ شیر سنگہ مسند نشین ہوئے اونہون نے دونو دیوان ساون مل اور راجہ دہیان سنگہ کو حکم دیا کہ نئے سپاہ بہرتی کرین اونکا منشا یہہ تہا کہ جو پلٹن خالصہ کے ذرا فساد والے تہین اونکو برخاست کردین اِس حکم کے تعمیل مین دیوان ساون مل نے مسلمان سپاہ بہت چنتی سی بہرتی کرنے شروع کی اصل مطلب اوسکا یہہ تہا کہ راجہ دہیان سنگہ سے اپنے آپ کو بچاوے اور راجہ بہی

* یہہ بات سچ ہے کہ ۱۸۳۸ء اور ۱۸۳۹ء کے مابین بہت سی پٹہان زمیندارون کی حقیتین اونکے قبضہ سے نکل گئے تہین مگر یہہ اخراج ساون مل سے پہلے ناظمون کے وقت مین ہوئے تہے اور ایسے امیدین کم ہوسکتی تہین کہ ابتداے ایام مین اون لوگون کے دعوون پر بہت توجہ ہوتی جنکو سکہون نے مفتوح کیا تہا جب ملتان مہاراجہ رنجیت سنگہ نے فتح کیا تہا تو بہت سے پٹہان اپنی خوشی سے وہ ملک چہوڑکر چلے گئے تہے اور اوس زمانہ مین واپس لئے جب ساون مل ناظم تہا بلاشبہہ انکو اپنے اپنے حصون کے واپس ملنے مین جو مٹہون کے قبضہ مین آگئے تہے مشکل ہوئے +

کچھہ دیوان سے کم اس معاملہ مین چیست نہین تہا اس امید سے کہ نہ فقط اس نئے سپاہ سے دیوان ساون مل کو مغلوب کرلونگا بلکہ جمون کو سکہون اور انگریزون سے بچاؤنگا +

جنوری ۱۸۴۴ء مین قوم مزاری جو ہمیشہ ناظمان سکہہ کو تکلیف دیتے رہتے تہے سرکش ہوگئے اور جہانپر آپڑے اس امید سے کہ کمک کے پہونچنے سے پہلے اوسکو لوٹ لینگے مگر دیوان ساون مل اون پر اچہی جمعیت سے دوڑ پڑا اور اونکو ناچار واپس جانا پڑا +

جب سندہانوالیون نے راجہ دہیان سنگہ کو مار ڈالا تو دیوان ساون مل کا سب سے زیادہ ہوشیار دشمن جو تہا اس طرح دفع ہوگیا مگر خاندان ڈوگرہ کا ہر شخص اوس سے نفرت اور عداوت رکہتا تہا راجہ کلاب سنگہ کو تو اس سبب سے اوس سے عداوت تہی کہ دیوان ساون مل لایق اور صاحب زور برابر کے ٹکر تہا اور سرکار کا راجہ کے مقابل مین بہتر نوکر تہا اور راجہ ہیرا سنگہ کو اسواسطے اوس سے عداوت تہی کہ پنڈت جلّا اوسکا وزیر اور اوستاد دیوان سے عداوت رکہتا تہا پنڈت جلّا ایسا آدمی نہ تہا کہ جسکے بلند نظری کے کچہہ حد نہی اوسکو یہہ امید تہے کہ پہلے تو فوج خالصہ کو جمون بہیجکر راجہ گلاب سنگہ کو بگاڑ دونگا اور اوسکی بعد دیوان ساون مل کو بیس ڈالونگا اگر یہہ رقیب رفع ہوجاتے تو کل سلطنت کا اختیار بلا روک اوسکی ہاتہون مین آجاتا مگر پنڈت جلّا اوس فوج کو جس کے ذریعہ سے اوسکو اسقدر امیدین تہین قابو مین نہ رکہہ سکا اور اوسکو فوج نے دسمبر ۱۸۴۴ء مین مار ڈالا +

دیوان ساون مل کئی برس سے ملتان مین اپنا زور مضبوط کر رہا تہا بہت سے وجوہ اسبات کے یقین کرنے کے ہین کہ اوسکا یہہ ارادہ تہا کہ کسی موافق موقع پر لاہور کے سرکار کی اطاعت سے پہر جاؤنگا اور سرخود رئیس ہوجاویگا چنانچہ اوس نے اسقدر روپیہ اور محنت ملتان کے قلعہ پر اسے ارادہ سی خرچ کے تہے اور قلعہ کو ایسا بنایا تہا کہ دیسے فوج کے واسطے اوسکا سر کرنا محال تہا اوس نے جو بنایات قلعہ کے تیار کے تہین تو سکہ فوج کے مقابلہ کے واسطے بنائے تہین اور اگرچہ ساون مل سرکش اور باغی ہوکر قلعہ کو قبضہ مین رکہتا مگر شاید اوسکو برا کوئی نہ کہتا یا سلطنت جسکو ایک آدمی کے اقبال

عقل نے بتایا تہا شکستہ ہوتی جاتے تہے دیوان مذکور جا ہے کچھ ہے کرتا کسیطرح سے یہہ سلطنت بچ نہ سکتی تہے اور جیسا اور لوگون کو سلطنت کے بگڑ جانے پر لوٹنے کا حق تہا ویسا ہی اوسکو بہے تہا وفاداری کا تو اس زمانہ مین کچھ ذکر ہے نہین تہا مہاراجہ رنجیت سنگہ کا تو وہ ہمیشہ نمکحلال رہا مگر ارادت کا دعوے سو روشنی مہاراجہ دلیپ سنگہ کی طرف سے بیہودہ تہا چنانچہ جو لوگ محلات کے حال سی واقف ہین اسکو خوب سمجہتے نہین ٭

لیکن ارادی دیوان ساون مل کے جو ہون سو ہون اوسکی مقدر مین اونکا برا نہ تہا ۹ ستمبر ۱۸۴۴ء کو صبح کے دربار کیوقت ایک سپاہی جو پہلے شام کو چوریے کرتے گرفتار ہوا تہا دیوان کے روبرو تجویز کیواسطی لایا گیا تحقیقات کے بعد اوسکی نسبت یہہ حکم دیا گیا کہ ڈیوڑہی مین پہرہ پر رکہا جاوے دیوان اپنا کاروبار کرتا رہا اور شام کیوقت ڈیوڑہی مین باہر ہوا کہانے کے واسطی نکلا اوس سپاہی نے جسنی ایک پستول اپنی کمر مین چہپا رکہا تہا نکال کر پانچ قدم کے فاصلہ سی دیوان پر سر کیا چنانچہ گولی دیوان ساون مل کے پستان چپ پر لگے اور پسلیون مین سے چکر کہا کے پیٹہہ مین سی نکل گئی اور ایک عہدہ دار دیدار سنگہ نامی کو جو دیوان کی قریب کہڑا تہا بازو مین زخمی کیا صاحب سنگہ اور سر بلند خان نے قاتل کو اوسی جگہہ مار ڈالا اور دیوان کو جسکو سخت زخم پہونچا تہا مگر کچھہ اندیشہ اوس زخم سے نہ معلوم ہوتا تہا محل مین لیگئے چند روز تک اچہی طرح اوسکی نوبت رہی اور بظاہر زخم بہرتا معلوم ہوتا تہا مگر چند روز کے بعد اوسکی حالت بگڑ گئے زخم پہر کہل گیا اور ساون مل کے نوبت روز بروز پتلی ہوتی گئی اور ۲۰ ستمبر ۱۸۴۴ء کو وہ مر گیا ٭

بلوہ سرشیٹا دوبے صاحب اپنی کتاب موسوم بہ ایک سال برسر عہدہ جناب مین دیوان ساون مل کے نمک کا حال اور طرح پر لکہتے ہین وہ یون لکہتے ہین کہ قاتل ایک سپاہی تہا جس نے دیوان ساون مل کیساتہہ ناداری اور وہ فاداری سو نوکری کی تہی اور اوسنے دربار مین آکر بیہہ درخواست کی کہ میری تنخواہ بڑہا دی جاوے اوسنے مذہبی پر عرضداشت کرنے کا حوالہ دیا اوسکی درخواست کو منظور نہ کیا اوسنے بہت حکم دیا کرا اوسکی ڈہال اور تلوار جو مین بجا دی اور دربار سی نکال دیا جا دی اور سپاہی نے اس ہتک کو برا مین دیوان کو گولی کے ضرب سے قتل کیا ٭

چند روایت ہمپہ نہین ہے اور جو حال لکہا گیا اوسکی تصدیق ایک خط سی ہوتی ہے جو دیوان ساون مل کا بیٹا تہا اور دوسرے سنگہ بدیال سی جو حسب الحکم جوڈیشل کمشنر کے حکم سی مہاراجہ دلیپ سنگہ کی طرف سی ایجنٹ دربار تہا کہ سکہ بدیال جسوقت دیوان ساون مل کو گولے لگی تہے اوسکے قریب کہڑا ہوا تہا اور جسوقت سپاہی کے چہرے کی مقدمہ کے تختہ پر تہا ٭

ناظر نے کہا کہ بہت سے لوگ ہمپہ یا بہت تعظیم سے یاد کرتے تہے ایک دیوان ساون مل تہا ایک مہاراجہ سنگہ کشمیر مین اور مصر مین رویت لعل ناظم دوابہ حالانکہ ہندوستان مین سے دیوان ساون مل سب مین دانا اور سب سی اچہا تہا مصر مین رویت لعل کے تشخص کا پتہ لگی تہے اور ملک اوسکی نظامت مین سرسبز ہا مگر ہا کو یہہ خیال تہا کہ وہ لوگون کے جور و ظلم و زیادتیون کیطرف بہت مشغول رکہتا تہا اور مرتے دم تک اوسکے شانہ چپ پر ایک زخم ایک کہنجری کی تلوار کا تہا جسنے اوسکو اپنی گہر مین بہت رات گئی پکڑا تہا ٭

جملہ ناظمان سرکار سکھان مین دیوان ساون مل سب سے اچھا تہا مہاراجہ رنجیت سنگہ کے سلطنت کی پچھلے زمانہ مین اور اونکے جانشینون کے سلطنت کی عہد مین دیوان موصوف حقیقت مین گویا سرخود مختار رہتا مگر اس بڑے اختیار کو وہ کسی طرح بُرے طور پر کام مین نہین لایا یہہ تو سچ ہے کہ اوس نے دولت خطیر جمع کی تہی اور اوسکے مرنیکے بعد اوسکے ورثا مین ایک کڑور روپیہ تقسیم ہوا تہا مگر یہہ روپیہ اوسنے ظلم یا تشدد سے لوگون مین سے نچوڑا نہین تہا سرکار کا مطالبہ دیوان ساون مل اور نیز اوسکے فرزند دیوان مولراج کے عہد مین کل پیداوار خام کے تیسرے حصہ سے زیادہ نہ تہا اور عموماً پانچوان یا چہٹا حصہ لیا جاتا تہا مگر لوگون کو جو اوس سے محبت تہی تو اس سبب سے تہے کہ اوسکو رعایت کسی کے نہ تھے کہتے ہین کہ ایک روز ایک کسان نے اوس سے شکایت کی کہ کسی سردار نے میری کہیت مین گہوڑے چرنے کو چہوڑ دئے ہین ساون مل نے اوس سے پوچہا کہ بتا دربار مین کوئی شخص تو نہین بیٹہا ہے جس نے یہہ حرکت کی ہے اوس کسان نے رامداس دیوان کے سب سے بڑے بیٹے کو نشان دیا اور دیوان کے بیٹے نے فریاد کا سچا ہونا قبول کیا اور ساون مل نے اوسکو قید کا حکم دیا کسان نے درخواست کی کہ رامداس کا قصور معاف کیا جاوے مگر کئے روز تک رامداس قید مین رہا اور اس سزا سے اوسکا دل ایسا ٹوٹ گیا کہ وہ بیمار ہوگیا اور رہا ہی کی چند روز کے بعد مر گیا +

دیوان ساون مل کے بعد اوسکا بیٹا دیوان مولراج ناظم ملتان ہوا راجہ ہیرا سنگہ اور دربار کی یہہ خواہش تہی کہ کوئی اور شخص خود مقرر کرکے بہیجین مگر ملتان کا خاندان بہت قوی تہا حقیقت مین بہی اور نام کو بہی اسواسطے اوسکو علیحدہ نہ کرسکے مولراج کی عمر اس زمانہ مین قریب تیئس ۲۳ سال کے تہی اوس نے اپنے باپ کی ماتحت پہلے کاردارہی شجاع آباد اور پیچہے جہنگ کے ضلع کے کاردارہی کی ہوئی تہی ان دونون ضلعون مین اوسکے طمع اور ظلم کے سبب سے لوگ اوس سے نہایت ناراض تہے اور اگرچہ نظامت کے منصب پر پہونچکر اوسکی طبیعت بہت اچہی ہوگئی تہی مگر لوگ اوس سے ہمیشہ ہی ناراض رہے *

* اس ملک مین یہہ ایک مثل مشہور ہے کہ ملتان مین ساون بہادون مین ساون کی برکت ہوتی ہے یعنی مہربانی ہوتی ہے مگر جہنگ مین مولا نے ملک کو تباہ کردیا ہے مولا پانچا ب مین ایک کیڑا ہوتا ہے جو غلہ کو کہا جاتا ہے — ظاہر ہے کہ اشارہ ان تینون باتون کے طرف ظلم ناظم ملتان کے طرف کم توجہی ساون مل ناظم ملتان کے کاردار لیہ کے طرف اور مولراج کاردار جہنگ کے طرف تہا +

ہنوز مولراج اچھی طرح جم کر بیٹھا بھی نہین تہا کہ دربار نے دیوان ساون مل کے بہت دولت چھوڑ جانے کی خبر سنکر اوس سے ایک کرور روپیہ نذرانہ طلب کیا فوج کیحالت کے سبب سے مولراج کو بہت فکر اور تشویش تہی اگرچہ نام کو وہ فوج ایک خرد فوج لاہور کے تہے مگر وہ سپاہ ملازم رکہے ہوئے ناظم کے تہے اور ناظم فوج مین سے جسکو چاہتا تہا بحال و برطرف یا ترقی کر دیتا تہا فقط اتنی اوس کے واسطے ذمہ داری تہی کہ ایک خاص تعداد سپاہ کی رکہتا تہا اس زمانہ مین جو دس پلٹنین ملتان کی تہین اون مین آٹھ مسلمان تہین اور دو سکہون کی پلٹنین تہین یہہ دونون پلٹنین کہتے ہین کہ دربار کی تحریک سے ۴ نومبر ۱۸۴۴ء کو باغی ہوگئین اور اونہون نے درخواست کی کہ ہمارے طلب بڑہائی جاوے اونکو لاہور کی فوج کا حسد تہا کہ لاہور مین پیادہ سپاہی کو ساڑہے گیارہ روپیہ مہینا ملتا تہا اور ملتان مین ساڑہے سات روپیہ مہینا ملتا تہا دیوان مولراج اور اوس کے بہائے کرم نرائن نے فورًا پلٹنون کے باغی ہوتی ہے اون پر حملہ کیا اور اون کو بالکل منتشر کر دیا اس فتح سے دربار بہت گہبرا گیا اور دیوان مولراج قوی ہوگیا اور اوس نے لاہور کو پیام بہیجا کہ جتنا روپیہ طلب کیا جاتا ہی وہ نہ لیا جاوے اور ایک رقم دینے کے جو رقم مطلوبہ سے بہت ہے کم تہے مگر اس معاملہ مین گفتگو کچہہ عرصہ تک ہوتی رہے آخر کار جب مولراج کو یقین ہوا کہ فوج سکہہ جون سے واپس آکر میرے اوپر چڑہائے جاوے گی اوسنے اٹہارہ لاکہہ روپیہ دینے کا اقرار کیا مگر اوسی مہینے مین جب یہہ اقرار ہوا سردار جواہر سنگہ وزیر مارا گیا ملک مین بے انتظامی اور بدنظمی ہوگئے اور فوج خالصہ ستلج کے پار سرکار انگریز کے اوپر چڑہ کر چلے گے +

لڑائی کے زمانہ مین مولراج نے نذرانہ دینے کے واسطے کچہہ بہی کوشش نہ کی اور جب صلح ہوگئی تو دربار نے اپنی زر مطلوبہ کے لینے کو تہیہ مصمم کیا اٹہارہ لاکہہ روپیہ بموجب اقرار کے طلب کیا گیا اور سات لاکہہ روپیہ بقایا معاملہ اوس سے علاوہ مانگا گیا راجہ لعل سنگہ پرانا دشمن مولراج کا لاہور مین اس زمانہ مین وزیر تہا اوسکو دیوان مولراج کے تباہ کرنیکے بہت خواہش تہے اور اپنے بہائے

بھگوان سنگھ کو دیوان کا ناظم بنانے کے امید رکھتا تہا اِس عرض سے اوس نے مطالبہ کے وصول کرنیکے لئے ملتان کو فوج بھیجنے پر نہایت اصرار کیا مولراج کو اِس زمانہ مین سرکار کے مقابلہ کرنیکی ہرگز خواہش نہین تہی اور جیسا مصر لیا رام فوج لیکر بڑہتا گیا مولراج بہت سا اپنے فوج ملتان کی طرف واپس ہٹاتا گیا مگر لیّہ سے تین میل کے فاصلہ پر دیوان کے کشادہ سپاہ مین اور لاہور کی فوج کے آگے پڑے ہوئے دستہ مین کچھہ معرکہ ہوگیا جس مین لاہور کے فوج کو ہزیمت ہوئے اور خزان سنگھ چالیہ اِسکا سردار قید ہوگیا +

مگر مولراج دربار کے ساتھہ صلح کرنیکا خواہشمند تہا اور جانکر کہ راجہ لعل سنگھ سے رحم کی امید نہین ہے اوسنے میجر ہنری لارنس صاحب کی خدمت مین جو سرکار انگریزی کی طرف سے لاہور مین رزیڈنٹ تہے درخواست کی چنانچہ صاحب رزیڈنٹ کے ذریعہ سے ناظم مسطور کو اجازت ہوکہ بلا اندیشہ لاہور مین چلا آوے اور مولراج ۹- اکتوبر ۱۸۴۶ء کو دیوان دینا ناتھہ کے ساتھہ جو اوسکو ملتان سے لانے کے واسطے بھیجا گیا تہا لاہور مین پہونچا مولراج نے اس امر مین بہت کوشش کیے کہ جو روپیہ پہلے طلب کیا گیا تہا اوس سے کم لیا جاوے اور آخر ماہ نومبر مین ایک عہد ہوا جس کے رو سے یہہ بات ٹہیری کہ دیوان مسطور آٹھہ لاکھہ روپیہ بلا توقف دیدے اور باقی بذریعہ اقساط دی جن اضلاع پر یعنے جہنگ اور لیہ کے کچھہ حصہ پر لاہور کی فوج نے دخل کر لیا تہا دربار کے ماتحت رکھے گئے اور باقی علاقہ کے بابت اوس سے ۱۹۶۰۰۰ روپیہ سالانہ معاملہ لینا ٹہیرا +

دونو فریق اس انتظام سے راضی معلوم ہوئی اور نومبر ۱۸۴۶ء مین مولراج ملتان کو واپس گیا جہان چند ماہ تک ہر طرح درستی رہے اٹہارہ لاکھہ روپیہ جو مقرر ہوا تہا ادا ہوا اور دربار کو کسی طرح واجبی شکایت مولراج سے نہین رہے مگر ناظم عرصہ تک راضی نہین رہا اوس کے صوبہ کا ایک حصہ اوسکی ہاتہون سے جاتا رہا تہا اور نئے پرمٹ کے محصول کے شرح نے اگرچہ ہنوز ملتان مین جاری نہین ہوئے تہے اوسکی آمدنی گہٹانے شروع کے تہی اوسکا اختیار بہی اب پورا اور آزادانہ نرہا کیونکہ لاہور مین ایک قوے

انتظام ہوا تہا جس کا یہہ مقولہ تہا کہ انتظام سلطنت کا سب سے اوّل جوہر معدلت ہے اور مستغیثون تہا جنون سوداگرون اور امیدوارون کو معلوم ہو گیا تہا کہ حقرسی لاہور مین ہی ہو سکتے ہے یہہ امور دیوان کے برداشت سی زیادہ تہی اوسکا باپ گو نام مین نہین مگر حقیقت مین بادشاہ رہا تہا اور اونکا غرور اور اسکی بلند نظری اوسکے بیٹے کو ارث مین آئی تہی پس دیوان نومبر ۱۸۴۴ء مین لاہور کو واپس آیا تا کہ جو اوسکے ساتہہ عہد ہوا تہا اوسکے شرایط مین کچہہ تغیر ہو جاوے اور اوسکا منشا یہہ تہا کہ یہہ اقرار کر لیا جاوے کہ اوسکی نسبت شکایت دربار مین نہین سُنے جاوینگی اگر یہہ درخواستین منظور نہ ہوئین تو اوسنے استعفا دینے یعنے ملک سی دست بردار ہونیکا ارادہ پختہ کر لیا تہا مسٹر جان لارنس صاحب اوس زمانہ مین مقام رزیدنٹ لاہور تہے اون سے دیوان مولراج نے اپنے ساری تکلیفین بیان کین اور اپنی خواہش علاقہ سے دست بردار ہونیکی بیان کی جان لارنس صاحب نے اوسکو سمجہایا کہ دست بردار نہو مگر یہہ بہی کہہ دیا کہ جیسا تم مناسب سمجہو کرو فقط اتنی بات ہے کہ استعفا ایسی وقت دو کہ جب تمہاری سرکار کو استعفا منظور کر لینے مین ہرج نہو مگر مولراج نے دست بردار ہونے پر احتراز کیا کیونکہ اوسکو خوب معلوم ہو گیا کہ جن مطلبون کے واسطے وہ لاہور مین آیا تہا وہ حاصل ہونیوالی نہین ہین اور یہہ بندوبست ٹہیرا کہ اپریل ۱۸۴۵ء مین وہ دست بردار ہو جاویگا یہہ تجویز ٹہیرے کہ بالفعل دربار کو اوسکے ارادے کی اطلاع نہ کیجاوے اور اوسکے استعفا دینے سے دو تین مہینے پیشتر دو عہدہ دار انگریز ملتان کو بہیجے جاوینگے تا کہ وہان کے حالات سے دیوان اونکو آگاہ کر دے اور آخر کار وہ عہدہ دار صوبہ پر مقرر ہو جاوینگے اِس تجویز کے چند روز کے بعد دیوان مولراج ملتان کو واپس چلا گیا جب شروع اپریل مین مسٹر فریڈرکی صاحب جو لاہور مین رزیڈنٹ مقرر ہوے تہے لاہور مین پہونچے اونہون نے دربار کو مولراج کے ارادے سی کہ وہ علاقہ چہوڑنا چاہتا ہے اطلاع دینی مناسب سمجہی چنانچہ اونہون نے اطلاع کر دی اور مولراج کو دونون دربار کے طرف سے اور صاحب رزیڈنٹ کے طرف سے لکہا گیا کہ تمکو اختیار ہے کہ اگر چاہو تو علاقہ رکہو مگر اوس نے استعفا دینے کے خواہش مکرر بیان کی اس سبب سے کہ طبیعت اچہی

نہین رہتے ہے اور گہرمین آپسمین تکرار ہے چنانچہ اوسکا استعفا لاہور کے دربار نے منظور کر لیا اور شیر سنگھ
سندھانوالیہ کو صوبہ دار ملتان کے دی گئی مگر اوسنے قبول نہین کے اوسکے بعد یہہ منصب سردار کاہن سنگھ
مان کو دیا گیا جو فہیم آدمی تہا اور تجویز ہوئی کہ مسٹر ونیر اجینہ صاحب جو پولٹیکل ایجنٹ مقرر ہوئے تہی
اور لفٹنٹ اندرسن صاحب بہی کے فوج کے جو اونکے اسسٹنٹ تجویز ہوئے تہے ان دونونکے
مشورہ سے کام کریگا یہہ دونو صاحب ملتان کے طرف روانہ ہوئے اور ۱۷-اپریل کو وہان پہونچے
اور دوسرے دن اونکے اردلے کے سپاہ جو زیر حکم سردار کاہن سنگھ کے تہے اونکے ساتہہ شامل
ہوگئے دیوان مولراج نے اونکے بہت خاطرداری کے اور یہہ تجویز ہوئے کہ صبح کو دوسرے دن
دیوان مولراج قلعہ مین اونکے ساتہہ پہر کر سب کچہہ ملاحظہ کرادیگا چنانچہ ۱۹ تاریخ کے صبح کو یہہ دونو
صاحب دیوان کے ساتہہ اور دو کمپنیان گورکہون کے لیکر معاینہ کرنے کے واسطے گئے مسٹر ونیر الگیو صاحب
نے گورکہون کو ایک دروازی پر چہوڑ دیا اور دیوان کے ہمراہ قلعہ کے اندر گشت کیا اور دیوان نے
قلعہ اونکو حوالہ کر دیا مگر جب دروازی سے نکلنے لگے تو دیوان کے ایک سپاہی نے مسٹر ونیر یکتو صاحب
کو گہوڑے پہ سے برچہی کے ضرب سے گرا دیا اور اوسکے بعد تلوار سے اون پر حربہ کیا اور سخت زخمی
کیا لفٹنٹ اندرسن صاحب کو بہی سخت زخمی کیا اور زمین پر یہہ سمجہکر کہ مر گئے ہین اونکو چہوڑ دیا جب
گورکہہ سپاہیون نے اونکو پڑا ہوا دیکہا تو اونکو اوٹہا کر عیدگاہ کو لے گئے یہہ ایک مضبوط مکان
قلعہ کے نزدیک تہا جہان یہہ دونو صاحب فروکش ہوئے تہے اور ایکٹو صاحب وہان اندرسن
صاحب سے پہلے پونچہ گئے تہے جب یہہ حملہ ایکٹو صاحب پر ہوا تو دیوان سوآہو کر اپنے مکان کو چلا گیا
اور اگرچہ دن مین ایکٹو صاحب نے اوسکو بلایا اور کہہ بہیجا کہ اپنے افعال سے اپنے بیگناہی ثابت
کرو دیوان اونکے پاس نہین گیا اور کہہ بہیجا کہ میرے سپاہی مجہے آنے نہین دیتے ہین بیسوین کے
صبح کو قلعہ سے عیدگاہ پر توپ چلنے شروع ہوئے اور جو توپخانہ سکہون کا ان صاحبون کے اردلی
مین تہا اوس نے جواب مین بہی توپ مارنے شروع کے مگر رات کے وقت کرنیل ایسر سنگھ جو توپخانہ کا

افسر تنہا اپنے سب آدمی لیکر دشمن کے طرف چلا گیا پہر دشمن نے عیدگاہ پر حملہ کیا کچھ مقابلہ نہ ہوسکتا تہا کیونکہ بیچارہ صاحبان انگریز سخت مجروح تہے اور جن لوگون نے اونکے محافظت کے قسم کہائی تہے وہ اونکو چہوڑ کر چلے گئے تہے دونو صاحب بڑے بہادری سے مری مفسد اونکا سر کاٹکر دیوان کے پاس بطور نشان فتح لیگئے دیوان نے قاتلون کے تعریف کے اور اونکو روپیہ دیا دم واپسین مین جو الفاظ رنکیٹو صاحب نے سردار کا ہنسنگہ سے کہے تہے جو دم اخیر تک وفادار رہا یہان لکہنے چاہئین کیونکہ وہ کلام شریفانہ اور بطور پیش گوئے تہا اور ان الفاظ کو انگلستان اور پنجاب کو کسیکو کبہے نہ بہولنا چاہئے صاحب نے کہا کہ ہم دونو کو اونکو اختیار ہے کہ مار ڈالین کیونکہ ہم مجروح ہین اور آدمی کے مدد کے ہمکو اب امید نہیں ہے ہم دونو کو وہ مار ڈالین مگر انگریزون مین سے ہم دونو ہی نہین رہ گئے ہین جب ہم مرجاوینگے تو ہزارون انگریز آوینگے اور مولراج اور اوسکے سپاہیون اور اوسکے قلعہ کو سب کو نیست و نابود کردینگے +

اور اس طرح گویا پاسا پہک گیا اب مولراج سمجہتا تہا کہ اب پہرنا نہین ہوسکتا ہے اور اوس نے اب ہمت اور جرات سے لڑائے کا سامان کیا اوس نے قلعہ کے مضبوطی کے اور محاصرہ کے امید مین ذخیرہ جمع کیا جو لوگ سرکار انگریزی سے ناراض تہے اون سب کو اوس نے بلایا اور جو بڑے بڑے سردار تہے اون سے کہا کہ اب وہ موقع ہے جسکو تم مدت سے چاہتے تہے کہ اپنے ملک کو انگریزون کے قبضہ سے نکال لو جو قابل نفرت ہین +

ایک خاندان کے حال کے بیان کرنے مین لڑای کا جو ہوئے اور جسکا نتیجہ ضبطی ملک پنجاب ہوا اب حال بیان کرنا ناممکن ہے +

کچھہ عرصہ تک ملتان مین جو سرکش تہے وہ سزا سے بچی رہے موسم نہایت سخت تہا اور ملتان بدنام تہا کہ بیمارے وہان بہت ہوتی ہے اور سپہ سالار انگریزی نے مناسب نہ سمجہا کہ جبتک کہ موسم نرم نہو جاوے سپاہ گورہ وہان بہیجے اسواسطی صاحب رزیڈنٹ نے فوج سکہہ نا چار ہو کر بہیجی اگرچہ اس فوج کے

نمک حرامی اوسکی سردار خود تسلیم کرتے تہے اور اسی سبب سے جب یہہ فوج زیر حکم اپنے جنرل راجہ شیر سنگہ اٹاریوالہ کے باغی ہوگئے تو تعجب نہین ہوا مگر سرکش دیوان مولراج اس عرصہ مین مصرت پہونچنے سے خالی نہ رہا گرمی کے مہینون مین لفٹنٹ اچ نے اور ردیس صاحب نے ایک تھوڑے سی جمعیت دیسی سپاہ کے ساتھہ مولراج کو قابو میر رکھا اور نواب بہاولخان بہاول پور کے نواب کی فوج کی مدد سے کئے بار اونکو فتح حاصل ہوئی نواب صاحب کے فوج پر لفٹنٹ ایڈیکل صاحب کمانڈر تہے شیخ امام الدین سکھہ جنرل نے جو رحالت عام بغاوت کے نمک حلال رہا تہا تعریف کے قابل خدمت کی اور جب ۱۸۴۸ء مین فوج انگریزی ملتان کے سامنی آپہونچی تو مولراج سوائے ملتان کے قلعہ کے دیوارون کے اور کچھہ نہ رکھتا تہا۔

محاصرہ کے تئین ملتان کے سامنی ۴ ستمبر کو پہونچین اور چٹھی تاریخ تک قلعہ پر توپ رانی شروع ہوگئی مگر ساون مل نے جو قلعہ پر اتنی محنت کی تہی بیفایدہ نہین کے تہے اور قلعہ کا سر ہونا کچھہ نرم کام نہتا محاصرہ کرنے والی فوج تھوڑی تہے اور اکثر اوس فوج مین فوج کشادہ تہی اگرچہ میدان مین یہہ فوج بہت بہادر تہی مگر محاصرہ کے کام مین گویا نکمی تہے ۲۴ دسمبر کو راجہ شیر سنگہ معہ اپنی تمام فوج کے باغی ہوگیا اس سبب سے جنرل ونش صاحب نے محاصرہ چھوڑ دیا اور جنرل صاحب موصوف نی کمک کا انتظار کیا مگر مولراج ایسا شکی آدمی تہا کہ راجہ شیر سنگہ کے باغی ہوجانے سے بہی اوسکو کچھہ فایدہ نہین ہوا مولراج کی طبیعت مین راجہ شیر سنگہ کے نیت کے طرف سے کہ وہ کیون اوسکے ساتھہ مل گیا بالکل بے اعتباری رہی راجہ شیر سنگہ مشتبہ ہونے سبب سی نفرت کہا کر اپنے باپ سردار چتر سنگہ کے پاس جو پنجاب کے شمال اور مغرب مین علانیہ باغی ہوگیا تہا چلا گیا اور مولراج اوسکے چلے جانے سے بہت خوش ہوا +

مولراج کے کمبختے نے کچھہ عرصہ نہین کیا آخر کار فوج انگریزی کے کمک پہونچی اور ۲۷ دسمبر کو محاصرہ پہر شروع ہوا اس اثنا مین مولراج نے مدد اور کمک کے ہر طرف تلاش کی تہی دوست محمد خان

وعدہ کرنے مین خوب مستعد تہا مگر ملتان کا فاصلہ بہت تہا اور حقیقت مین اوس سے مدد ہو نہ سکتی تہی سکھ جن کا دیوان مسطور اعتبار نہ کرتا تھا اوسسے ملے نہین اور اونکو اپنا کام بہت تہا برطرف بہادران سبراؤن اور علی وال وہ لوگ جو بڑی مہاراجہ اور ہری سنگہ نلوہ کے زیر حکم لڑے تہے اکہٹے ہوتے جاتے تہے اور چاہتی تہی کہ ایک مرتبہ اور لڑکر بخت آزمائی کرین چنانچہ لڑائی چیلیانوالہ اور گجرات مین ہوئی جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ خالصہ جی ہمیشہ کے واسطے پٹہ گئے اور سلطنت جاتی رہی ٭

ملتان کے سامنے کچہہ سخت لڑائی کے بعد سرکار انگریزی کی فوج کو فتح نصیب ہوئی دوسری جنوری ۱۸۴۹ء کو شہر پر حملہ ہوا اور فتح ہوگیا اور ۲۲ تاریخ کو مولراج نے جس نے اپنے آپکو قلعہ مین بند کر رکہا تہا اطاعت کرنے مناسب سمجہی ٭

چنانچہ وہ لاہور کو بہیجا گیا اور وہان مسٹر وینز اگنیو صاحب اور لفٹنٹ انڈرسن صاحب کے قتل کرنیکے الزام مین ماہ جون مین اوسکے نسبت تقدمہ تجویز ہوا کپتان ہیملٹن صاحب نے اوسکی طرف وکیل ہوکر اوسکی طرف سے جو ابدہی مین کچہہ فرق نہین رکہا مگر وہ سپر جرم ثابت ہوا اور حکم سزائے موت کا ہوا مگر حاکمون نے سفارش رحم کی کی تہی اور لارڈ ڈلہوسی صاحب گورنر جنرل نے جنکے اختیار مین تجویز کا منظور کرنا تہا اس سفارش کو منظور کیا اور بجائے سزائے موت کے حکم جلاوطنی کا دوام الحیات دیا چنانچہ مولراج کلکتہ کو قید کرکے بہیجا گیا اور وہان سال آئندہ مرگیا ٭

ایک ایسی باغی کے تعریف کرنے جو اپنے بغاوت مین کامیاب نہین ہوا سورخ کا کام نہین مگر غور سے اگر دیکہا جاوے تو مولراج کے زیادہ کم نصیبی تہی اور جرم کم تہا یہہ بات تو تحقیق ہے کہ جب اگنیو صاحب پہلی ملتان مین پہونچے تو مولراج کا ارادہ باغی ہونیکا نہین تہا اگر اوسکا یہہ ارادہ ہوتا تو اپنے کام سے دست بردار نہ ہوتا نہ قلعہ حوالہ کر دیتا یہہ بہی ایسا ہے تحقیق ہے کہ جو حملہ پہلی ہی صاحبان انگریز پر ہوا اوسمین دیوان کی مرضی یا رازداری نہ تہی وہ حملہ یا تو اس سبب سے ہوا تہا کہ مسلمان سپاہیون مین سے کسی نے براہ تعصب جو بش مین آکر حملہ کر دیا تہا کہ اونہون نے دیکہا کہ قلعہ بیگانہ حاکمون کے ہاتہہ مین جاتا ہے اور قلعہ بہی ایسا کہ جسکے اونکو تنخہی تہے یا دیوان کے اہلکارون مین سے کسی نے اوس حملہ کے اشتعالک کی ہوگی جنکا یہہ منشا تہا کہ مجبور کرکے اوسکو باغی کر دین غالب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب

عیدگاہ پر حملہ ہوا اور صاحبان انگریزی ہاری گئی تو سپاہی اوسکے اختیار مین نہین رہے تھے اوس کنجبت دن سے پیچھے ملتان کے سامنے فوج انگریزی پہونچنے کے دن تک کسی وقت مولراج اسطرح کہ وہ خود بچ رہے عفو کے درخواست نہ کرسکتا تہا نہ اطاعت قبول کرسکتا تہا اوسکے رشتہ دار متوسل دوست اور فوج سب اوسکی اوپر پڑے ہوئے تھے کہ دولت اور عہدہ اوسکے سبب سی اونکو مل سکتی تہے اور یہہ لوگ جانتے تھے کہ نیا ناظم اگر کوئی اور ہوگا تو وہ تباہ ہوجاوینگے پس اونہون نے ارادہ کرلیا کہ دیوان مولراج کو ناچار کرکے باغی کرادین کیونکہ اگر فتح اوسکی ہوگی تو اونکو ثروت ہوگی اور اگر وہ شکست کہاویگا تو جتنا نقصان اوسکے استعفا دینے سے اونکا ہوتا اوس سے زیادہ نہ ہوگا دیوان مولراج اچہی طبیعت کا آدمی نہ تہا اوسکے مزاج مین کینہ پن اور طمع اور لوث اور شک بہت تہا مگر جرم قتل اور عمدًا بغاوت کا اوسکے ذمہ نہین لگایا جاسکتا ہے +

دیوان ایک بیٹا ہری سنگہ چہوڑ مراجو ۱۸۴۸ء مین پیدا ہوا تہا ہری سنگہ سرکار کا ملازم ہے اور اوسکو پنشن بہی ملتی ہے +

کرم نرائن دیوان ساون مل کا تیسرا بیٹا اپنے باپ کا لیہ مین کاردار رہتا اور شہر قلعہ منگیرہ مین وہ قلعدار رہتا مہربانی اور بے عائیتی کے سبب سی لوگ اوس سے بہت محبت رکہتی تہے ساون مل کے مرنیکے بعد کرم نرائن اور اوسکے بھائی مولراج مین بہت اچہا سلوک نہین رہا مولراج نے ۱۸۴۸ء مین اوسکو اپنے مکان مین قید کرلیا تہا دو مہینے تک وہ قید رہا اور اوسکی بعد مولراج نے دس لاکہہ روپیہ جو ساون مل کے ترکہ مین سے اوسکو پہونچا تہا دیکر رخصت کردیا وہ جاکر اکال گڈہ مین ٹہاکہر اب بہی وہین رہتا ہے اور اپنی بہائی کے بغاوت کا کسیطرح شریک نہین ہوا اوسکو چارسو روپیہ پنشن ملتی ہے رام سنگہ اور نرائن سنگہ اپنے باپ کے مرنیکے وقت طفل تہے اونکو ہر ایک کو چارسو روپیہ سال کی پنشن ملتی ہے +

* اوس وقت یہہ بات مشہور رہی کہ رام نرائن نے اپنے بہائی پر فریاد کرانے کے واسطے بہت سا روپیہ خرچ کیا اور لوگون کو روپیہ دیکر لاہور اپیل کرنے کو بہیجوایا کرتا تہا +

دیوان حکم چند

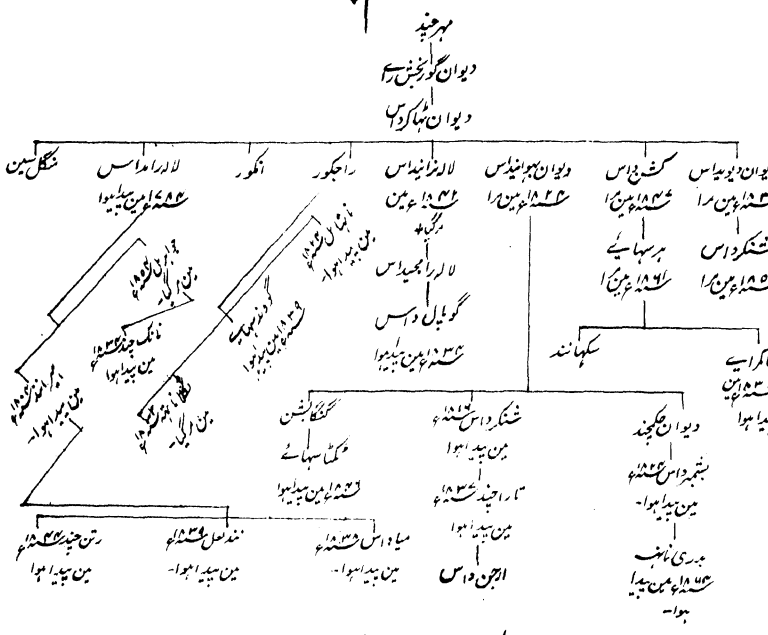

حال خاندان

اِس خاندان مین سے سب سے پہلے گوربخش رائے کو کسی قدر فروغ ہوا تہا وہ نواب ناصر خان کابل اور پشاور کے حاکم کا دیوان تہا اور نواب کی سرکار مین رشد رکہتا تہا اوسکا بیٹا ٹہاکر داس حاجی عطا خان شاہ ولی خان احمد شاہ دُرّانی کے وزیر اعظم کے داماد کا دیوان تہا حاجی موصوف کے وفات کے بعد ٹہاکر داس احمد شاہ کا نوکر ہوا اور اوس بادشاہ نے اوس کو اپنا دیوان خاص بنایا اور مُہر سلطنت اوسکی تفویض کی ٹہاکر داس کے پاس دولت بہت تہی اور اوسکو اختیار بہی بہت تہا اور اوسکا ٹہاٹ بادشاہون کا سا تہا احمد شاہ نے جو ۱۷۴۷ء مین اوّل یورس ہندوستان پر کے اوسمین ٹہاکر داس بادشاہ کے ہمراہ آیا تہا اور متہرا کی فتح اور لوٹ کے

بعد اوسکو دوآبہ جالندہر مین بہاری جاگیر ملی ۱۸۰۳ء مین تیمور شاہ اپنے باپ احمد شاہ کی جگہہ تخت نشین ہوا اور تیمور شاہ کی سلطنت کے زمانہ مین جو بیس سال رہے ٹہاکرداس برابر دیوان رہا شاہ زمان کی سلطنت مین جس مین صعوبتین بہت رہین سال اول ٹہاکرداس نوکر رہا اور ۱۸۹۴ء مین بڑی عمر کو پہونچکر مرگیا +

ہیوانی داس ٹہاکرداس کا دوسرا بیٹا محکمہ مال مین شاہ شجاع کے سرکار مین معزز عہدہ دار تہا اوسکا خاص کام یہہ تہا کہ ملتان اور ڈیرہ جات کا مالیہ وصول کرتا تہا اور ۱۸۰۹ء مین دربار کابل کی بدسلوکی سے نفرت کہاکر اوس نے رنجیت سنگہ کے سرکار مین نوکری کرنیکا ارادہ کیا اور لاہور کو چلا آیا کہتے ہین کہ جو مالیہ اوس نے وصول کیا تہا اوس کو خزانہ سرکار کابل مین چلتے وقت دیتا بہول گیا مہاراجہ نے بہی اوسکی خاطر اجہی کے اوس زمانہ مین رنجیت سنگہ کے پاس فقط جاہل سپاہی ہی نوکر تہے اور انکو اچہے محاسب کی بڑی ضرورت تہی کہ لایق ہو اور مال کا کام اوسنی کیا ہوتا کہ حساب سرکار رکہی اوس زمانہ مین خزانہ سرکاری کوئی نہ تہا نہ کوئی باقاعدہ نظام حساب کا تہا مالیہ کا جو قریب بیس لاکہہ روپیہ کے تہا یہہ حال تہا کہ ساہوکار مانند اوسکا انتظام کرتا تہا ارتسر کی چونگی اوسکے سپرد تہی اور پنڈ دادنخان کے نمک کے کانون کا اوسکی پاس ٹہیکہ تہا ہیوانیداس نے تہوڑی عرصہ مین بڑی ترقی اس معاملہ مین کی اوسنی فوج کے واسطے بخشی خانہ قایم کیا اور خزانہ کا دفتر علیحدہ مقرر کیا اور دونون کا افسر اعلی وہ مقرر ہوا +

دیویداس اوسکا بڑا بہائی لاہور مین اوسکی پاس ۱۸۰۹ء مین آکر شامل ہوا دیویداس وزیر شیر محمد فرزند وزیر شاہ ولیخان احمد شاہ کے وزیر کی نوکری مین تہا جب اوسکا آقا مارا گیا وہ کچہہ عرصہ تک اسقدر خوف سی کہ مین بہی نہ مارا جاؤن چہپا رہا مگر آخر کار روہانسی نکلکر لکہنو کو جانیکا ارادہ کیا کہ وہان اوسکی خاندان کو پناہ دینی کا وعدہ ملا تہا مگر راہ مین لاہور رہا اور وہان پہونچکر مہاراجہ رنجیت سنگہ کی فہمایش سے اور اپنے بہائی کی توقیر دیکہکر وہ لاہور مین ہی رہ گیا دیویداس خزانہ کی محکمہ مین اپنے بہائی ہیوانیداس کے ساتہہ شامل ہوا اسطرح پر کہ دونون مین کوئی کسیکا ماتحت نہین تہا اور دونون آپس مین اچہا سلوک رہا دیویداس ہیوانیداس جیسا لایق تہا بلکہ دیانت مین اوس سی بڑہکر تہا مگر وہ اپنی بہائی کے طرح سی نامور نہین ہوا اسواسطے کہ اوسکی طبیعت مین گوشہ گزینی تہے +

۱۸۱۰ء مین جب بسنا رچند نے قلعہ کانگڑہ رنجیت سنگہ کو دیدیا اور رئیسان کوہستانی زیر ہوئی اوسکی بعد ہیوانی داس

راجگان سندھ سے ملکیت سی باج لینی کو بھیجا گیا تہا ۱۸۰۲ء مین وہ شہزادہ کہڑک سنگہ کا بڑا دیوان اور امرتسر اور گورداسپور کی گرد و نواح کے علاقہ کے زیر کرنیکی واسطی جو انگلیڈ بیرداروں کے قبضہ مین تہا مامور ہوا دو سرسال وہ جیون کو سوا سطی بہیجا گیا کہ اوس علاقہ کا انتظام کرکے گلاب سنگہ کو حوالہ کردی جسکو اوسے زانہ مین اجگی کا خطاب ملا تہا ملتان کی محاصرہ مین وہ موجود تہا اور رشنا اور یوسفئی کی مہمون مین شامل تہا لیکن اگرچہ ہوانی داس بہت سی عہدون پر مامور ہوا اور اوسکو فایدہ بہی بہت ہوا اوسکے اصل خدمت یہہ تہی کہ خزانہ کے دفتر کا افسر تہا ایک مرتبہ اوسکے بہت ہتک ہوئی اوسکے مصر بیلی رام کے ساتھ تکرار ہوگئی تہی اور بیلی رام نے مہاراجہ سے بیان کیا کہ ہوانی داس نے تغلب کیا ہے یہہ جرم ثابت سمجہا گیا اور رنجیت سنگہ نے غصہ مین آکر میان سمیت دربار عام مین تلوار اوسپر ماری اور لاکہہ روپیہ جرمانہ کیا اوسکے بعد دیوان ہوا ایندا اس پہاڑہ مین کسی خدمت پر بہیجا گیا مگر اوسکے خدمتین ایسی نہین کہ بے اوسکے چارہ نہین تہا اور تہوڑے عرصہ کے بعد وہ لاہور کو واپس بلایا گیا وہ اپنی وفات تک یعنی ۱۸۳۴ء تک خزانہ کا دیوان رہا اوسکے بعد لالہ دینا ناتہہ اوس منصب پر مقرر ہوا دیوید اس چار برس پہلے ۱۸۳۰ء مین مرگیا تہا +

جگیند ۱۸۳۶ء مین شاہزادہ کہڑک سنگہ کی سرکار مین دفتری مقرر ہوا تہا اور سال آیندہ ستگہرہ کا کاردار سو روپیہ ماہوار پر مقرر ہوا اور اوس علاقہ کا کام اوس نے کسیقدر لیاقت سی کیا ۱۸۴۱ء مین جگیند راجہ جیت سنگہ کی ماتحت بنون کو بہیجا گیا تہا راجہ جیت سنگہ فوج لیکر الیہ وصول کرنیکو گیا تہا چنانچہ ایسی مہمین اکثر ہوتی تہین مہاراجہ شیر سنگہ نے اوسکو خطاب دیوان کا دیا ۱۸۴۳ء-۴۴ء مین جگیند کو لفٹنٹ آرورڈس صاحب کے ساتہہ بنوں جانیکا حکم ہوا اور وہان صاحب صوف کے ماتحت رہا جبتک کہ ملتان کا مفسدہ شروع ہوا اور اوس نے علاقہ امیر وئی دریائی سندہ کے بندوبست مین قابل قدر مدد دی سرکار انگریزی کے فوج کے ساتہہ وہ ملتان کو گیا اور وہان اوسکا طریق بہت اچہا رہا ضبطی ملک پنجاب سی بیشتر اوسکی آمدنی چہہ ہزار سات سو روپیہ سال کی تہی اور ۱۸۵۰ء مین ۲۳۰۰ کے جاگیر ضلع پاک پٹن مین اوسکے نام داگذار رہی اور سوا اوسکی تیرہ سو روپیہ کے پنشن اسکو ملی ۱۸۵۰ء مین وہ پسرور کا جو ضلع سیالکوٹ مین ہے تحصیلدار مقرر ہوا تہا مگر حکام اوس سی راضی نہین رہے اور ۱۸۵۲ء مین استعفا دینی کے اجازت ہوئی +

شنکر داس دیوان جگیند کا بہائی اپنے باپ کے دفتر مین منشی تہا اوسکو اور اوسکی بہای گنگا بشن کو دو سو چالیس روپیہ سال کے پنشن ملتے ہے +

عموماً مشہور ہے کہ فقیر سید نور الدین پٹیالہ نے جو ہوانیداس کا دوست تہا یہہ جبانہ کار پیدا کیا تہا مگر دیوان جگیند اسکو نہین مانتا تہا +

نارائن داس ٹھاکر داس کا چوتھا بیٹا امرتسر کانگڑہ جموں اور چنبہ کا کاردار نوبت بنوبت رہا ۱۸۲۹ء عیسوی مین
موتی سنگھ کے خزانہ کا مصریلی رام کے ماتحت منشی مقرر ہوا اور اوسکی بیپی لاہور کے کاردار اوسکو ملی کہ وہ عہدہ ۱۸۳۳ء تک رہا
۱۸۳۸ء مین وہ کابل کو چلا گیا اور وہان اوس نے فوج مین نوکری کرلی اور تھوڑے عرصہ کے بعد مرگیا اوسکا بیٹا اور
پوتا اب بھی افغانستان مین رہتے ہین گوپال داس قندہار کی فوج مین منشی ہے +

راجکور اپنے بھائی دیوی داس کے ساتھ لاہور مین آیا تھا اور سنگھ کی فتح کے بعد اوس علاقہ کا کاردار ہوا فوج کا
افسر سردار فتحسنگھ مان تھا جب اوسکا بھائی بھوانی داس ۱۸۱۹ء مین کشمیر کو خاص خدمت کیواسطے مامور ہوا تھا تو راجکور
اوسکی جگھہ لاہور مین کام دیتا رہا +

دیوان جیکیند ۱۸۶۹ء مین مرگیا +

سردار جودہ سنگھ امرتسریہ

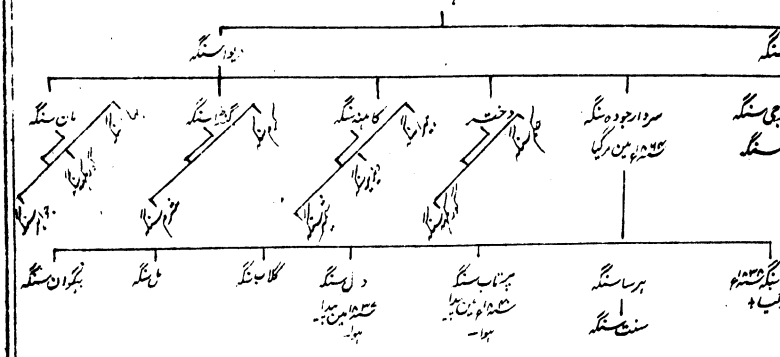

حال خاندان

کہتی ہین کہ موضع رُوڑیالہ واقع ضلع گوجرانوالہ جو ہے تل جنے جو سردار جودہ سنگھ کا ایک بزرگ تہا آباد کیا تہا یہہ بات تحقیق ہی کہ یہہ خاندان مدت مدید تک اس گانون مین آباد رہا اور کچہہ عرصہ تک اوس گانون کے چودہراٹ اِس خاندان مین سے رہے ہے ۱۸۵۹ء کے قریب بہگت سنگھ سکہہ ہوگیا اور اپنی دختر دیوی کی شادی جب اوس نے صاحب اقتدار سردار گوجر سنگھ بہنگی سے کر دی تو سردار نے اوسکو موضع رُوڑیالہ بلاشرط نوکری عطا کیا گوجر سنگھ نے سیوا سنگھ اور دیوا سنگھ بہگت سنگھ کے بیٹون کو بہی نوکر کہہ لیا اور ضلع گجرات مین اونکو نوشہرہ کا جاگیر مین دیا اور اس گانو پر دونو بہائی بالاشتراک قابض رہے تہا وقتیکہ سیوا سنگھ ایک لڑائی مین مارا گیا اور صاحب سنگھ گوجر سنگھ کے فرزند نے جو اپنی باپ کے بعد بہنگی لعل کا سردار ہوا تہا ضبط کر لیا مگر جاگیر مین سے دو گانو دیوا سنگھ کے پاس رہے اور بزرگون کے گانون رُوڑیالہ کے جودہ سنگھ ۱۸۳۱ء مین سردار جودہ سنگھ سوڑیان والہ کا نوکر ہوا کہ سردار موصوف کے جودہ سنگھ کا ایک رشتہ کے بہنوئی سے شادی ہوئی تہی اوس زمانہ مین جودہ سنگھ کے عمر بیس برس کی تہی اور جودہ سنگھ سردار موصوف کے پورا معتمد ہو گیا ۱۸۳۲ء تک نوکری کرتا رہا اوس سال مین بعد وفات سردار ہیر سنگھ کے مہاراجہ نے جاگیر سوڑیان ضبط کر لی اور کشادہ فوج پر شہزادہ شیر سنگھ افسر بنایا گیا ۱۸۳۳ء مین جب شہزادہ شیر سنگھ سید احمد خان پر چڑہ کر گیا تہا اور اوس معرکہ مین کامیاب ہوا تہا جودہ سنگھ اوس مہم مین شہزادہ کے ساتہہ تہا ۱۸۳۴ء مین جودہ سنگھ راجہ ہیرا سنگھ کے ڈیوڑہی مین سوار عہدہ پر بہرتی ہوا اور ۱۸۴۸ء تک اوس

ڈیرہ مین رہا ۱۸۳۶ء مین اوسکی عہدہ کیدانی پر ترقی ہوئی روڑیالہ کی جاگیر جسپہ ۱۲۰۴ روپیہ ہمیشہ اوسکے قبضہ مین رہی تھے اور جودہ سنگھ دوسوار رکھکے نوکری دیا کرتا تھا مگر ۱۸۳۹ء مین یہ جاگیر تھوڑے عرصہ کیواسطے ضبط ہوگئی تھی اور ۱۸۴۸ء مین اوسکو موضع کوٹلی ضلع گوجرانوالہ مین علاوہ ملاان برسون مین سردار جودہ سنگھ نی سرکار کی اچھی خدمتین کی تھین اوسنے دیوان حاکرائی کے ماتحت نوکری دی تھی جسکے سپرد علاقہ معدوٹ اور مکتسر رہا تھا اور بعد ازان علاقہ ہازخہ کو بھیجا گیا تھا جہان اوسنے بہادری اور چستی سے خدمت کی اور تھوڑے عرصہ مین اوس علاقہ کے سارقون کو صاف کردیا شیر سنگھ کے سلطنت کے عہد مین جودہ سنگھ تین سو سوار کے جمعیت سے پہرا بجوکو بھیجا گیا تھا اور وہان چھ مہینے تک رہا اور سمجھ سر نو جہا انتظام کیا اور عدالت کا کام کرتا رہا ستلج کی لڑائی کے بعد جودہ سنگھ امرتسر مین عدالتی مقرر ہوا تھا اور معہ جاگیر اوسکو تین ہزار روپیہ واجب ملتا تھا اور ۱۸۴۹ء مین ضبطی ملک پنجاب کے بعد اوسکو عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر امرتسر مین ملا اور سردار مسطور اس عہدہ پر دسمبر ۱۸۶۲ء تک رہا اوس سال اوس نے نوکری سرکار کی ترک کردی ٭

۱۸۴۸ء ۴۹ کی مفسدہ مین سردار جودہ سنگھ خیرخواہ اور نمک حلال رہا اور شہر امرتسر مین امن کہنی مین سرکار انگریزی کی فوج کو رسد پہونچانیکے بہت اچھی خدمت کی ۱۸۵۷ء مین جودہ سنگھ مسٹر اف کو پر صاحب سی بی کے ہمراہ میانمیر کے مفسدون کے تعاقب مین گیا اور ایسی چستی سے اور سرگرمی سی اس معاملہ مین خدمت کی کہ اوسکو سرکار سی ایک ہزار روپیہ اور ایک بندوق عزت کی گھڑی عطا ہوئی ضبطی ملک پنجاب سی ۱۸۶۲ء تک جودہ سنگھ کے سپرد دربار صاحب و قلعہ امرتسر کا اہتمام رہا اور اس کام کیواسطی سرداران قوم سکھ اور پوجاریان دربار مذکور نے اوسکو انتخاب کیا تھا کام اہتمام کا بہت بڑا تھا اوس مین بہت محنت عملی اور ایمانداری اور تالیف قلوب درکار تھا یہہ اوصاف سردار مسطور بدرجہ کثیر رکھتا تھا چند سال گذشتہ مین خاص امور ایسی رہے ہین کہ جس سے انتظام دربار صاحب کا اچھا نہین رہا ہے مگر جودہ سنگھ کا اہتمام فایدہ مند ہی رہا اور جب انتظام وہان کا مشکل تھا اچھا انتظام کرتا رہا اور ۱۸۵۸ء مین بھی ایسا اہتمام رہا کہ اوس سال مین اوسکی خیرخواہی نسبت سرکار کئی مرتبہ مذکور ہوئے اور عدالتی کی منصب مین اپنی انصاف اور خالص دیانت کے سبب سے شہر امرتسر کے باشندون کی تعظیم حاصل کی کہ سردار بلالحاظ اور رعایت مذہب یا قوم کے انصاف بخوبی کرتا رہا ٭

جب جودہ سنگھ ۱۸۶۲ء مین نوکری سی دست بردار ہوا تو سرکار نے بلحاظ اوسکی حسن خدمات کے اوسکی حین حیات اوسکے پوری تنخواہ چار سو

روپیہ یا ہوار اوسکی نام مقرر کردے رُوڑیالہ اور کوٹلی بلا اخذ نذرانہ اوسکے حین حیات معاف ہوئی اور کوٹلی سعد و چانات کے رُوڑیالہ مین اوسکے ورثار کے نام دو پشت تک گذار ہوئی اور پچاس ایکڑ زمین اونکو رکھہ سکار کا ۵ مین اسکے علاوہ عطا ہوئے سردار جودھ سنگھ امرتسر مین ۱۸۶۴ء مین مرگیا +

سردار مان سنگھ جو سردار جودھ سنگھ کا سب سے چھوٹا بھائی ہے فوج مین نہایت لایق افسرون مین سے ہے پچیس برس کے عمر مین وہ راجہ سوچیت سنگھ کی فوج مین ملازم ہوا تھا اور پشاور کے فتح اور مہم آزدوی دریائی اٹک مین موجود تھا بعد اوسکی وہ ہیرا سنگھ کے ڈیرہ مین مقرر ہوا اور رومان فوج سواران کا افسر ہوا +

مدکے پھیرو شہر اور سبراون مین مان سنگھ سرکار انگریزی کے مقابلہ پر لڑا تھا اور لڑائی کے بعد ہوین ۵۰ سوارون کا افسر مقرر ہوکر یا مور ہوا تھا ۱۸۴۶ء مین وہ امرتسر کو بھیجا گیا تھا اور لڑائی کے زمانہ مین اپنے بھائی کے ساتھہ رہا اور بہت اچھی خدمت کرتا رہا جب لڑائی ختم ہوگئے تو اون کا ترپ توڑا گیا اور اوسکی واسطی پنشن مقرر ہوئی مگر مان سنگھ کو گھر مین خاموش ہوکر بیٹھہ رہنا پسند نہین ہوا ۱۸۵۲ء مین اوس نے کرنیل رچرڈ لارنس صاحب کے تحت مین پولس مین نوکری اختیار کی اور اوس پولس مین ۱۸۵۷ء تک جب مفسدہ شروع ہوا تو وہ دہلی کو میجر ہاڈسن صاحب کے پاس بھیجا گیا تین رسالہ سوارون کے لیکر جنمین سے ایک نواب امام الدینخان دوسرا رجیبخہ نے اور تیسرا بہت کچھہ خود مان سنگھ نے بھرتی کیا تھا اس رسالہ کا نام پہلے شمشیری صاحب کا سا رکھا گیا تھا اور ۱۱ دسمبر صاحب کے رسالہ ان لوگون سے دہلی کی محاصرہ اور فتح کی کل ایام مین مت حد دیتا تھا شاہ دہلی کی گرفتاری مین اور تینون شاہزادونکے قتل مین شنے اور دو اور مین روز مان سنگھ تہیڈی شجاعت ایسی ہی نمایان تھی جیسی اوسکے بھائی کمانڈر کے بعد اوسکے کرنیل شوز صاحب کے فوج کے ساتھہ وہ ضلع میرٹھ کو بھیجا گیا اور جب اخیر اکتوبر تک وہ دہلی مین واپس آیا تو میجر ہاڈسن صاحب نے اوسکو لاہور کو یا نسو نئے سوار بھرتی کرکے لانیکے واسطی بھیجا یہ کام اوس نے تخمیناً چار مہینے کے عرصہ مین کیا اور اس خدمت کے انجام دینی مین اوس نے نہایت کوشش کی اور اپنے اعتبار پر اس کام کے انجام دینی کے واسطی جو روپیہ درکار تھا قرض لیکر کام چلایا اوسکے بعد وہ شتابی تمام لکھنو کو گیا اور شہر کے فتح مین شریک ہونیکے وقت پہونچا مگر میجر ہاڈسن صاحب کی خوشنودی کے اظہار کے حاصل نہوے کیونکہ وقت تک نہ پہونچا کیونکہ اوسکے پہونچنے سے ایک روز پہلے میجر ہاڈسن صاحب مارے گئے تھے +

مان سنگھ موسم گرمای سال ۱۸۵۸ء کی کل مہم مین لڑتا رہا اور جو چٹھیات بابت جنگ نواب گنج ۱۳ جون لکھی گئی تھین انمین

اوسکی شجاعت کی تعریف ہوئی مان سنگہ بڑی جرأت اور چستی سے لفٹنٹ میلر صاحب کے بچانیکے واسطے دوڑا کہ صاحب موصوف دشمن کے فوج مین گھر گئے تہے اس موقع پر مان سنگہ دو جگہہ سخت زخمی ہوا تہا اور اوسکا گھوڑا تلوارون کے زخمون مین سی لہ گیا تہا اس لڑائی مین شجاعت کی واسطی اوسکو دوسرے درجہ کا تمغہ ملا اوہ کی مہم مین جو ۱۸۵۸ء اور ۱۸۵۹ء مین رہے برابر مان سنگہ خدمت کرتا رہا اور جو جو بہاری معرکہ ہوتے ہے اون مین اکثرون مین شامل رہا مانند گنج مین تین توپون کے چہین لینے کے بعد دشمن کے فوج مین سے ایک شخص نے جان پر کہیل کر باروت کو آگ لگا دئی تہی اوسمین مان سنگہ کو زخم شدید پہونچا اس زخم کے صدمہ سے کئی مہینے تک مان سنگہ جایز ہ سرکار نے مان سنگہ کی خدمات کے جلد مین اوسکو پنجاب اور اودہ مین چہہ سو روپیہ اور چار سو روپیہ کے جاگیر عطا کی ہے اب بہی وہ اوسی ترپ کا افسر ہے جسکا وہ ۱۸۵۸ء مین لاہور مین افسر تہا اور وہ ترپ نوین رجمنٹ رسالہ بنگالہ مین شامل ہو گیا ہے +

مہتاب سنگہ سردار جو وہ سنگہ کا سب سے بڑا بیٹا ۱۸۳۸ء مین جکہو وال مین ایک فساد کے فرو کرنے مین مارا گیا تہا +

ہری سنگہ دوسرا بیٹا سردار جو وہ سنگہ مثل اپنی چچا مان سنگہ کی نوین رسالہ بنگالہ مین رسالدار ہے مان سنگہ نے جو ترپ نومبر ۱۸۵۵ء مین بہرتی کئی تہی اون مین سے ہر سنگہ ایک رسالہ رسالدار مقرر ہوا تہا وسط ۱۸۵۸ء مین وہ اپنی رسالہ کو لیکر اودہ کو گیا تہا اوڈسن صاحب کے رسالہ مین جسکے کمانڈر اوس وقت کرنیل ٹولی صاحب تہے جا کر شامل ہوا تہا اودہ کی مہم مین جو بڑی بڑی لڑایان پچہلے وقت مین مثل سلطان پور فیض آباد وغیرہ کی ہوئین اون مین ہری سنگہ شریک تہا +

پرتاب سنگہ ۱۸۶۱ء مین پولیس مین میوہ بار مقرر ہوا تہا اب وہ امرتسر کے شہر کے پولیس مین ڈپٹی انسپکٹر ہے اس خاندان کے اور کئی شخصون نے سرکار کے بہت اچہی خدمت کی +

دل سنگہ اٹہارہوین رسالہ بنگالہ مین جمعدار ہے جوالا سنگہ جے سنگہ کا بیٹا ۱۲ ہندوستانی رجمنٹ مین صوبہ دار ہے ہیرا سنگہ کا نہہ سنگہ کا بیٹا ۴۲ رجمنٹ ہندوستانی پیادگان مین صوبہ دار ہے +

پولیس مین ایک کرم سنگہ ہے جو فتح گڈہ مین متعین ہے گورمکہہ سنگہ مان سنگہ کا بیٹا سیتا پور مین ڈپٹی انسپکٹر ہے اور گورمکہہ سنگہ ہمیشہ زادہ مان سنگہ کا رائے بریلی مین انسپکٹر ہے +

حکم سنگہ اس گورمکہہ سنگہ کا بہائی نوین رسالہ بنگالہ مین نایب رسالدار ہے - اکثر ان عہدہ دارونسے کل ایام مفسدہ مین قابل تعریف خدمت کرتے ہے

دیوان حاکمرای

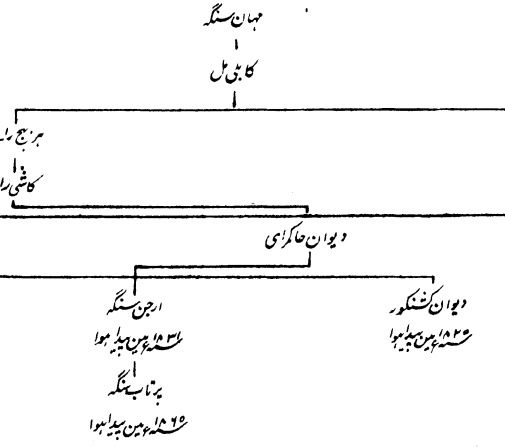

حال خاندان

دیوان حاکمرای کی بزرگ سرداران کہنیہ کے نوکر تھے فرا حقیقت سنگھ کے علاقہ مین جو کچھ تہوڑا بہت ملکی انتظام تہا سردار مذکور جنگ آور اور گنوار تہا وہ کام مہان سنگھ اور کابلی مل نے اوٹھایا ہوا تہا یہہ دونو شخص اوس سردار کا مالیہ وصول کرتے تہے اور اوسکا حساب بناتے تہے اور دیوان دہنپت رائی اور ہرہجرای بہی جیمل سنگھ حقیقت سنگھ کے فرزند کے نوکری مین یہے خدمت کرتے رہے دہنپت رائی بہت لایق آدمی تہا اور اوسکو عہدہ دیوان اور خطاب دیوان ملا ہوا تہا اور یہہ شخص بالکل ملکی کام کرتا تہا مگر ہرہجرا کئی طرح کی خدمت کرتا تہا جب ۱۸۱۲ء مین جیمل سنگھ کی وفات پر نجیت سنگھ نے اوس سردار کے علاقہ پر تصرف کر لیا تو ہرج رائی اپنے بہتیجے متہرداس کے ساتھ مہاراجہ کا نوکر ہو گیا عدالت کے دفتر مین اوسکو اچھا عہدہ ملا اور اوسکا بیٹا کاشی رام اوسکے ماتحت مقرر ہوا۔ ۱۸۲۴ء مین اوسکے بیٹی حاکمرای کو چار یکے فوج مین نوکری ملی حاکمرائی لایق آدمی تہا اور تہوڑے عرصہ مین اسقدر فروغ اوسکو ہوا کہ ۱۸۲۶ء مین شہزادہ نونہال سنگھ کا اتالیق اور شہزادہ موصوف کے سرکار کا دیوان مقرر ہوا اور جتنا علاقہ اوسکے سپرد تہا اوس سے ایک روپیہ سیکڑہ اوسکو نذرانہ ملنے کا حکم ہوا

اِس زمانہ مین اوسکو خطاب دیوانی عطا ہوا ۱۸۳۴ء مین حاکمرائی شہزادہ نونہال سنگہ اور ہری سنگہ نلوہ کے ساتھ اٹک کے پار گیا اور جب سُلطان محمد خان کے خلاف پشاور کے مہم ہوئی جو کامیاب ہوئے تھے اوسکے بعد حاکمرائی علاقہ مفتوحہ اور بنون اور یوسف زئی کا ناظم مقرر ہوا اور مہاراجہ نے اوسکو پوٹھوہار مین پانچہزار روپیہ کی جاگیر بہی بخشی اوسکے بعد شہزادہ نونہال سنگہ سرحد پر کوچ کرتا ہوا چلا گیا اور وہان بہت بندوبستی و بحیثی اور دیوان حاکمرائی کو ڈیرہ اسمٰعیل خان ٹانک بنون اور عیسیٰ خیل کا ناظم مقرر کیا *

جب رنجیت سنگہ کی وفات کے بعد نونہال سنگہ نے کل اختیار اپنے ہاتہون مین لیا تو اوسنے دیوان حاکمرائی کو جنہون اوسکی ایسی اچھی خدمت کی تہی ضلع سیالکوٹ مین دس ہزار روپیہ کی جاگیر عطا کی اور حاکمرائی نے خدمات سرحد جسمین اوسکو آسایش بہی چہوڑکر دربار مین حاضر رہنا اختیار کیا مہاراجہ شیر سنگہ کی سلطنت کے عہد مین اوسکا اعزاز بڑہا اور مہاراجہ دلیپ سنگہ کے عہد مین شہر لاہور مین اعلیٰ عدالتی مقرر ہوا ۱۸۴۵ء مین جو لڑائی سرکار انگریزی کے ساتھ ہوئی دیوان حاکمرائی اوسکے برخلاف تہا مگر برخلافی کی وجہ یہہ تہی کہ وہ جانتا تہا کہ اوسکا انجام بخیر ہوگا کچہہ سرکار انگریزی سے اوسکو محبت نہ تہی کیونکہ ۱۸۴۴-۴۵ء عیسوی مین یہی شخص تہا جو دو سو سوار لیکر پہلے بحکم راجہ ہیرا سنگہ اور بارہ توپ کے بحکم شہزادہ جواہر سنگہ کے ستلج کے پار گیا وعہدنامہ کے شرایط کو اسی نے توڑا سرکش زمینداروں اور ڈکیتون کی سرزنش کیواسطے انے مین فسخ کیا ۱۸۴۶ء مین دیوان حاکمرائی بحکم دربار کشمیر کیواسطے بہیجا گیا تہا کہ شیخ امام الدین کو جو اُس وقت سرکش تہا فہمایش کرکے پادشاہ سے لاوے وہ کشمیر کو گیا تو آہستہ آہستہ بہیر کے لبنی راہ سے گیا اور اگرچہ کوئی ثبوت شافی ایسا نہین ہے جس سے اوس کی نسبت نمکحرامی ثابت ہو مگر اوسوقت کے اوسکی اپنی ہی بیان سے اور وزیر آتمنو اور کرنیل متہراداس کے بیان سے غالب معلوم ہوتا ہے کہ وہ لعل سنگہ نمکحرام کے ساتھہ ہمدرد کرتا تہا اگرچہ اوسنے چیتی سے مدد کی اوس وقت جہارت نہین کی *

اپریل ۱۸۴۸ء مین دیوان حاکمرائی صاحب رزیڈنٹ کی سفارش سے پشاور کو منصب عدالتی اعلیٰ اور ناظم پر مقرر ہو کر بجاے سردار چترسنگہ اٹاریوالہ کے بہیجا گیا تہا کل عدالت اور تحصیل مالیہ اوسکے سپرد ہوئی مگر میجر جی لارنس صاحب پولٹیکل اجنٹ کا مشورہ ہوتا تہا مگر فوج کا حکم جنرل گلاسپی بہوونڈیہ کو تہا اِس منصب پر دیوان حاکمرائی زیادہ عرصہ تک نہین رہا دربار مین اوسکے بہت دشمن تہے جو اوسکے تخریب کے فکر مین تہے اِن مین سے سب سے زیادہ سردار چترسنگہ تہا جو اہالیان دربار مین کن اعلیٰ تہا حاکمرائے دیوان مینا تہا تہا

بنا یا ہوا تھا اور اتنی بات ہی راجہ تیجہ سنگھ کے دشمنی کے واسطے کافی تھے ڈیڑھ برس کے عرصہ مین علاقہ پشاور کا انتظام گلاب سنگھ کو سپرد ہوا اور حاکرائی کے پاس فقط عدالت کا کام رہا اس اختیار کے جاتے رہنے سے دیوان حاکرائی کو بہت رنج ہوا اوس نے عدالت کے کام مین غفلت کرنی شروع کی اور اگست ۱۸۴۳ء مین صاحب لیفٹیننٹ نے اوسکے پشاور سے واپس بلا لینے کی سفارش کی +

لاہور مین جب وہ واپس گیا تو دیوان حاکرائی کو اور کوئی عہدہ نہین ملا اور سال آیندہ مفسدون مین ایک نمایان مفسد ہوا اوسکے ناخوشی کے وجوہ بطور مختصر یہہ ہین +

پہلے یہہ بات لکھی گئی ہے کہ سردار تیجہ سنگھ دیوان حاکرائی کا دشمن تہا اوسی سال جب دیوان حاکرائی پشاور سے برخاست کیا گیا تیجہ سنگھ کو خطاب راجگی کا ملا اور اوسکو سیالکوٹ مین ۲۸ ہزار روپیہ کے جاگیر ملی اس شہر مین دیوان حاکرائی رہتا تہا اور یہان جاگیر دس ہزار روپیہ کی تہی جو اوسکو نونہال سنگھ نے نسلاً بعد نسلٍ دی تہی تیجہ سنگھ نے پہلے دو باغ اور باغیچہ* کہ جو بہت برسون سے حاکرائی کے خاندان کے قبضہ مین تہے باغ تو دیوان دینا ناتہ کی فہمایش سے واگذار کر دیئے گئے تہے مگر اوسکے بعد راجہ نے جاگیر ضبط کرا دی دیوان دینا ناتہ اوسکی دوسرے بیٹے کے پنشن ہی مقرر ہوگئی اور جب مفسدہ ہوا تو حق بجانب حاکرائی ایک مایوس اور ناخوش آدمی تہا بعضون کو یقین ہے کہ راجہ تیجہ سنگھ کی جسکو تحقیق معلوم تہا کہ پنجاب پر ایک طوفان آنیوالا ہے یہہ خواہش تہی کہ دیوان حاکرائی ناچار ہوکر مفسد ہوجاوے تاکہ دیوان کی جاگیر جو سیالکوٹ مین تہی راجہ کو ملجاوے اگر تیجہ سنگھ کی یہہ نیت تہی تو حقیقت مین اوسکی مراد بخوبی برآئی ۱۸۴۸ء مین دو پلٹنین مفسدون کی سردار اوتار سنگھ اٹاریوالہ نے قلعہ بہو پال والہ پر حملہ کرنیکو بھیجین جو سیالکوٹ سے تہوڑے فاصلہ پر تہا اور یہہ قلعہ راجہ تیجہ سنگھ کے تصرف مین تہا یہہ فوج پکار کر کہتے تہے کہ قلعہ لے لینگے تو دیوان حاکرائی کے مکانات تباہ کر دینگے کیونکہ اوسکے بیٹے کشنا ورنے گورو پر مین اونکے مکانات ضبط اور تباہ کر دیئے تہے حاکرائی نے قلعہ سیالکوٹ سے مدد طلب کی مگر راجہ تیجہ سنگھ کے نوکرون نے اوسکو یا اوسکے خاندان کے آدمیون کو پناہ دینے سے انکار کیا اسکے تہوڑے عرصہ کے بعد دیوان حاکرائی نے اپنے بیٹے کو لکھا کہ نوکری چہوڑ کر چلا آوے اور دونو باپ اور بیٹے راجہ شیر سنگھ اٹاریوالہ کے ساتہ جا کر شامل ہوئے +

* میجر جی لارنس صاحب جو دیوان کے کام کو بخوبی سمجہ سکتے تہے اوسکے ثنا خوان تہے ایک خط مین دربار لاہور والون صاحب راجہ تیجہ سنگہ کو ۱۲ اگست ۱۸۴۷ء کو لکہا تہا صاحب موصوف اسطرح لکہتے ہین دیوان حاکرائی کے طلب کے باب مین پرواند کچہ عرصہ ہوا آیا تہا گورنمنٹ کے لحاظ سے مین نے سمجہا کہ حق رہا ہے یہان رہنا بہتر ہے چانچہ اوسکو یہان سے جانے نہ دیا اب دوسرا پروانہ اوسی مضمون کا آیا ہے جب سے دیوان پشاور مین آیا ہوا اس سبب سے کہ وہ اپنے کام کو بہت توجہ سے کرتا رہا ہے اور اوس نے انتظام بہت اچہا کیا ہے مین اوس سے ہر طرح راضی رہا ہون +

* نونہال سنگھ کے وفات کے وقت دیوان حاکرائی کی اندرنی جاگیر و نقد ۷۳ ہزار روپیہ تہے شکنور کو ۳۹ ہزار روپیہ جاگیر و نقد سالانہ ۱۳۰۰۰ روپیہ ملتا تہا

دیوان حاکراي کے بلجانے سے مفسدون کو بہت تقویت ہوئی اگرچہ وہ اپنے ہمراہ جمعیت ۱۰۰۰ روپیہ لیگیا تہا مگر وہ نہایت ہے لائق آدمی تہا اور جو کاغذ صاحب رزیڈنٹ کے پاس بشرح تکالیف سرداران اور وجوہ مفسدہ بہیجا گیا وہ دیوان حاکراي کے ماتحہ کا لکہا ہوا تہا +

مگر لڑاي کے انجام مین جو آفت اوسپر آئی اوسکی ہوشیاري سے رفع ہوسکی لڑائی کے بعد اوسکی جاگیر مواجب اور مال غیرمنقولہ سب ضبط ہوا اور حاکراي معہ اپنے بیٹون کے قید ہوکر قلعہ چنار کو بہیجا گیا اوسکے لیاقت کے سبب سے اوس سے اندیشہ تہا اور اوسکا پنجاب سے علیحدہ کیا جانا ضرور تہا اور لڑائی کے اختتام کے بعد کچھ خطوط اوسکے فسادانگیز نام سرداران مفسد پکڑے گئے تہے مگر بہت سے آدمی جنکا حاکراي سے زیادہ تعلق تہا پنجاب مین ہی رہے +

کشنگر ایام طفولیت سے شہزادہ نونہال کے ساتہہ کہیلتا رہتا تہا اور شاہزادہ موصوف کو اوسکی نسبت عنایت اور محبت تہی اسکو خطاب دیوانی ملا اور ہر طرح سے اوسپر مہربانی ہوتی رہی ۱۸۳۷ء مین جب شاہزادہ پشاور مین تہا اوسنے کشنگر کو چار پیادہ پلٹنون اور ایک رجمنٹ سوارون کا افسر بنایا اور معمولی توپخانہ بہی جو اتنی فوج کے ساتہہ رہتا تہا اوسکے سپرد کیا اور اوس کا مواجب پندرہ سو روپیہ ہوا مقرر کیا +

۱۸۴۱ء مین کشنگر راولپنڈی کا کاردار مقرر ہوا تہا اور فیروزپور کی لڑائی تک اس عہدہ پر کشنگر مامور رہا تہا افغانستان کی لڑاي کے ایام مین کشنگر حتی المقدور عہدہ داران اور فوج سرکار انگریزی کو رسد رسانی کے بخوبی مدد دیتا رہا جب ۱۸۴۵ء مین سردار رنہا سنگہ مجتمع ہوکر راوی اور ستلج کے بیچ کے علاقہ کا ناظم تہا بنارس کو دیا گیا کشنگر کو علاقہ جالندہر دوآبہ اور کلانور سپرد ہوا یہان اپنی حسن خدمت سے اوسنے حکام کو راضی کیا اور جب مفسدہ شروع ہوا اوسنے اوایل مین مفسدون کے مال کے ضبط کرنے مین بہت سرگرمی کی مگر اوسکے باپ نے جو اوسکو تلقین کے اوسکے خلاف کرنے کی ہمت اوسکو نہ ہوئی اور جیسا اوپر لکہا گیا دونو شامل مفسد ہوگئے +

ارجن سنگہ دوسرا بیٹا خوردسال تہا اسواسطے مفسدہ مین شریک نہ ہوسکتا تہا مگر وہ بہی اپنی باپ کے ساتہہ چنار کو بہیجا گیا تہا لیکن ۱۸۵۲ء مین چہوڑ دیا گیا اور پنجاب مین واپس آنیکی اوسکو اجازت ہوگئی اور جو جایداد سیالکوٹ مین مفسدہ سے پہلے اس خاندان کی قبضہ مین تہی اوسکو اوسمین سے کسیقدر واپس مل گئی تہی +

دیوان حاکراے اپنے بیٹون کے ساتھہ چار سال تک قلعہ مین قید رہا تہا جہان لعل سنگہ اور بہتا بسنگہ مدار یہ بہی قید تہے جولائی ۱۸۴۳ء مین وہ قید سے رہا ہوا اور بنارس مین رہنے کی اوسکو اجازت ہوگئی اوسکی پنشن کا اضافہ ہوکر بارہ سو روپیہ سال اوسکے واسطے مقرر ہوا کشنکور کے نام بہی چھہ سو روپیہ سال مقرر ہوا ۱۸۴۳ء مین اوسنے اچھی خدمت کی اور لکھنو مین ایک مکان اور کچھہ زمینداری اوسکو ملی اور دیوان حاکراے اور کشنکور وہان رہتے رہے دونو باپ اور بیٹے کی خوش مزاجی اور سوجھہ برس تک جلاوطنی کے ایام مین طریق نیک رکھنے کے سبب سے ممالک مغربی مغربی شمالی کے حکام کے رائی اونکی نسبت اچھی رہے اور حکام اونکی توقیر کرتے رہے +

تارا چند دیوان حاکراے کا سب سے چھوٹا بیٹا کئی سال سے سرکار کا نوکر ہے پہلے وہ ضلع سیالکوٹ مین ڈسکہ کا پیشکار تہا بعد اسکے وہ سیالکوٹ مین نایب سررشتہ دار ہوا اور ۱۸۶۲ء مین گورداسپور مین دیوانی فوجداری کا سررشتہ دار ہوا اب تحصیلدار کے عہدہ پر مامور ہے دیوان حاکراے اپریل ۱۸۷۲ء مین بمقام بنارس مرگیا +

دیوان کرمچند امین آبادیہ

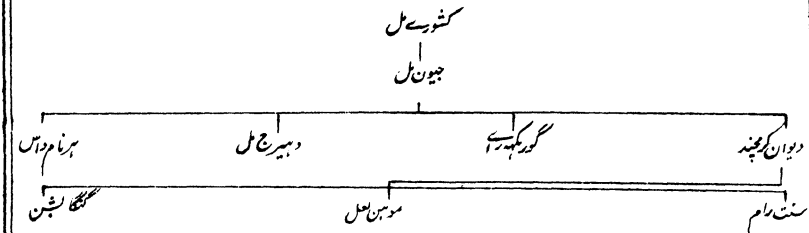

حال خاندان

دیوان کرمچند نند اکہتری ہے اور اوسکا خاندان پُرانا ہے اوگرسین جسکا اول ہے اِس خاندان مین کچھہ ذکر ملتا ہی بابر بادشاہ کے عہد مین تہا اور گوجرانوالہ کے علاقہ مین امین آباد مین ایک متمول عہدہ دار کے گہر مین اوسکی شادی ہوئیکے سبب سے اوسنے اپنے خاندان کو فروغ دیا یہہ تخص بابر بادشاہ کے ساتھہ امین آباد کو گیا تہا اوسکے فرزند لکھو اوس کے نانا نے متبنی کر لیا تہا اور اپنے نانا کے مرنیکے بعد عہدہ قانونگوی جو اوس زمانہ مین کسیقدر معزز عہدہ تہا اوس کو ملا چنانچہ یہہ عہدہ اوس خاندان مین عرصہ تک ہا سردار چڑت سنگہ کے زمانہ مین سکہون نے اوس علاقہ کو تاراج کیا اور اِس خاندان کی دولت بہت کچھہ جاتے رہے مگر سردار نے اونکو کوٹلی دیانت۔ رائے پور۔ اور رفیع پور مین کچھہ حصے دیئے اور جب مہاراجہ رنجیت سنگہ مسند نشین ہوئے تو اس خاندان کے کئی آدمی اونکی سرکار مین نوکر ہوئے مگر ان مین سے فقط ایک ہے کرمچند کو کسیقدر فروغ ہوا پہلے وہ گوجرانوالہ کو گیا تہا جہان اوسنے امین آباد کے مالیہ کا ٹہیکہ لیا اور اوسکے بعد وہ سرگوبند پور کو تحصیلدار ہوکر گیا اوس زمانہ مین سرگوبند پور کے علاقہ مین ٹیکچند ناظم تھا یہان کی خدمات کے لحاظ سے اوسکو تین گانون کوٹلی مذہیان۔ کوٹ کرمچند۔ اور سلیمان۔ گوجرانوالہ کے علاقہ مین ملی +

جب ہیرسنگہ مسند نشین ہوئے تو ٹیکچند جوت ہزارہ نونہال سنگہ کا آدمی تہا نکال دیا گیا کرمچند جو اوسکے ماتحت تہا اوسکے ساتھہ موقوف ہوا مگر راجہ دہیان سنگہ نے اوسکو نوکر رکھہ لیا اور بہمبر کو اپنے علاقہ کے انتظام کے واسطے بہیجا راجہ دہیان سنگہ کے

مرنے کے بعد کرمچند راجہ گلاب سنگھ کا نوکر ہزارہ مین رہا اور جب راجہ گلاب سنگھ نے اوس علاقہ کو چھوڑ کر پشاور کا علاقہ لیا تو کرمچند پشاور کو چلا گیا ۱۸۴۶ء مین جب اوس نے لاہور مین آنے سے انکار کیا تو اوسکے دو گاؤن سلیمان خیل ضبط ہو گئے تھے اور ۱۸۵۰ء مین کرمچند کے پاس فقط تین چاہ امین آباد مین تھے جنکی جمع دو سو روپیہ سال تھی یہہ چاہ اوسکی حین حیات واگذار ہوئی تھے

علاقہ کشمیر مین کرمچند کے کچھہ چاہے نہ تھی کیونکہ دربار مین اوسکا ایک دشمن دیوان جوالا سہائے تھا جوالا سہائے اور کرمچند کی مائین آپسمین بہنین تھین اور مدت سی دونو بہنون مین آپسمین رنج تھا جوالا سہائے اپنے مان کے ساتھہ ہو کر عداوت کرنے لگا اور کرمچند کے نسبت تغلب کا الزام لگا کر اوسکو اوس نے قید کروا دیا اب اسقدر عرصہ کے گذر جانیکے بعد بہنین تحقیق ہو سکتا ہے کہ یہہ الزام سچا تھا یا کیا مگر یہہ بات تحقیق ہے کہ راجہ جواہر سنگھ جو مہاراجہ کا بھتیجا تھا اس بات سی کہ اوسکے باپ کے خیر خواہ نوکر کے ساتھہ ایسی بدسلوکی ہوئی بہت رنجیدہ ہوا اور اوسنے بہت مشکل سے اوسکو قید سے چھوڑایا اور بمقابلہ مہاراجہ کے اوسکو اپنا نوکر رکھہ لیا جب راجہ جواہر سنگھ لاہور کو آیا تو مہاراجہ نے اوسکی قلعہ منگلان پر جو راجہ جمون پر ہے حملہ کیا کئی مہینے تک سنت رام دیوان کرمچند کا بیٹا نہایت شجاعت سے لڑتا رہا مگر آخر کار مہاراجہ نے قلعہ کو سر کر لیا کہتے ہین کہ گلاب سنگھ سنت رام کو فہمایش کرتا رہا کہ ہماری نوکری کر لو مگر اوس نے انکار کیا اور مہاراجہ نے اوسکو قید کر دیا جب ۱۸۵۸ء کا مفسدہ ہوا کرمچند لاہور مین کچھہ سپاہ کا افسر تھا جو راجہ جواہر سنگھ کے ملازم تھی اوسکو حکم ہوا کہ خبرل دین کورٹ لینڈٹ صاحب کے ساتھہ جا کر شریک ہو چنانچہ وہ گیا اور راجہ جواہر سنگھ کی سپاہ کے افسر سے پر جملہ لڑائیون مین شریک رہا جو فیروز پور اور رہتک کے بیچ مین ہوئین بعد اوسکے وہ حصار مین رہا تا وقتیکہ راجہ جواہر سنگھ کی سپاہ پولس کے ساتھہ مخلوط ہو گئی اوس وقت کرمچند دسوین پولس ملٹین کا کمیدان مقرر ہوا اور مثل سابق اوسکے تنخواہ پانچسو روپیہ ماہوار مقرر ہوئی مگر جب ۱۸۶۱ء مین پولس کا نیا انتظام ہوا تو کرمچند کی نوکری کی ضرورت نہین سمجھی گئی اور اوسکے خیر خواہی اور بہادرے کی لحاظ سے اوسکو تین ہزار روپیہ کی جاگیر عطا ہوئی جو امین آباد مین ہے یا اوسکے متصل ہے اور اوس مین سے بارہ سو روپیہ کی اوسکے بیٹے کے نام واگذار رہیگی ۱۲

کرمچند نے ایسی اچھی خدمت کی کہ سرکار نے اپنے طور پر سنت رام اوسکے فرزند کو قید سے رہا کرا دیا ۱۸۵۸ء
مین سنت رام حصار کے پولیس مین رسالدار مقرر ہوا تہا اور اوس عہدہ پر تین برس تک رہا ۔

سردار مہیان سنگھ بہاگووالیہ

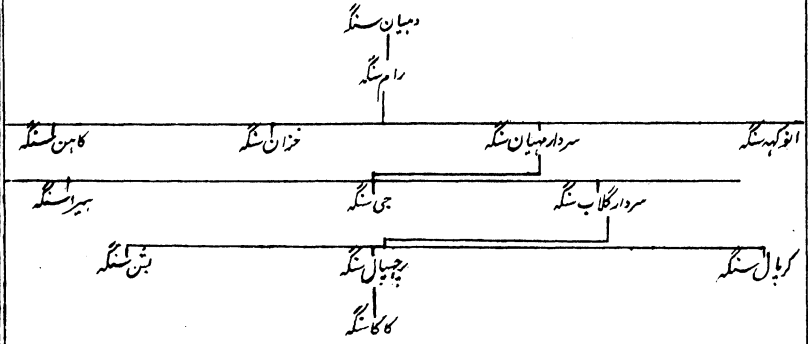

حال خاندان

خاندان بہاگووالیہ جو قوم سے کاہلون جٹ ہے اپنا نکاس پوارا جیوتان اوجین سے بتاتے ہین خاندان جٹ ایک بزرگ سے جسکا نام کاہلون تہا شروع ہوا اور بہاگو جو کاہلون سے گیارہوین پشت مین تہا پنجاب مین آیا اور موضع بہاگووالہ پرگنہ بٹالہ ضلع امرتسر مین اوس نے آباد کیا کہ خاندان حال اوس گانو کے نام سے مشہور ہے رام سنگھ سردار مہیان سنگھ کا باپ سردار بہاگ سنگھ بگّا کے متوسلون مین سے تہا سردار بہاگ سنگھ نے اوسکو ۱۸۹۵ء مین دوگانو نگہداوری کہتب عطا کئے بہاگ سنگھ کی وفات کے بعد رام سنگھ اوسکا بہائی سردار بدھ سنگھ بگا کی نوکری کرتا رہا ۱۸۰۹ء مین رنجیت سنگھ نے علاقہ بگا کے حصہ کلان پر تصرف کرلیا اور دیگر علاقون مین بہاگووالہ پر بہی تصرف کرلیا اور اوس گانو کو سردار دیسا سنگھ مجیٹہیہ کو دیدیا رام سنگھ ۱۸۰۹ء مین مہاراجہ کے ساتہہ کانگرہ کو سردار دیسا سنگھ کے فوج کے ساتہہ گیا تہا اور پہلے ہی جو لڑائے گورکہیون سے ہوئی اوسمین مارا گیا تہا اوسکا بیٹا مہیان سنگھ اوس زمانہ مین نابالغ تہا مگر دیسا سنگھ نے اوسکو فراموش نہین کیا اور جب وہ ہتیار باندہنے کے قابل ہوا اوسکو

چند جاگیرات بہاگووالہ مین واگذار کردیئے اور اپنے فرزند سردار لہنا سنگہ کے تحت مین اوسکو مامور کیا جب سردار لہنا سنگہ پہاڑ کے علاقہ کا ناظم مقرر ہوا تو منڈی کلوسکیت کا ٹکڑہ بلاسپور اور ناوون کے خراج مین سے دو ہزار دوسو روپیہ سال اوسکے واسطے مقرر ہوا مہیان سنگہ لہنا سنگہ اور جمعدار خوشحال سنگہ کے ساتہہ چوکے کٹلہر کے مہم پر ۱۸۰۵ء مین گیا تہا اور اوسکے ساتہہ جو اوس علاقہ کے راجہ کو پہلے سے محبت تہی اس سبب سی اوسنے راجہ کو سمجہا کر قلعہ چہوڑا لیا وہ قلعہ مضبوط تہا اور راجہ کو سمجہایا کہ جاگیر اوسکی عوض مین قبول کرلے اور جمعدار نے وعدہ جاگیر دلادینیکا کیا بعد وفات سردار دیسا سنگہ کے اوسکے بیٹے نے مہیان سنگہ کے پاس اوسکی جاگیر بحال رکہی اور جب وہ خود مہم پشاور پر گیا تو مہیان سنگہ کو اپنی طرف سے امرتسر مین تیاہ دار بناکر چہوڑ گیا اور علاوہ پہلے گذارہ کے اوسکو بارہ سو روپیہ سال پنشن اور ۱۵۰ کے جاگیر عطا کی +

گلاب سنگہ مہیان سنگہ کا بیٹا لہنا سنگہ مجیٹہیہ کے سپاہ مین گولہ انداز ۱۸۲۸ء مین مقرر ہوا اور ۱۸۳۵ء مین کمیدان کے عہدہ پر ترقی ہوئی مہاراجہ رنجیت سنگہ کے وفات تک سرداران بہاگووالہ فقط سرداران مجیٹہیہ کے ملازم تہے مہاراجہ شیر سنگہ کے مسندنشینی پر گلاب سنگہ فوج آمین مین بہرتی ہوا اور توپخانہ کا کرنیل ہوا گیارہ توپ اوسکے تحت مین ہوئین اور مواجب نقد اور ۲۱۱۶ روپیہ کی جاگیر اوسکے نام مقرر ہوئے راجہ ہیرا سنگہ کے عہد مین گلاب سنگہ خیرل ہوا اور اوسکا مواجب ۳۴۵۸ روپیہ مقرر ہوا جسمین سے ایک ہزار روپیہ نقد اور ۲۴۵۸ روپیہ کی جاگیر مین موضعات خیرآباد اور لہیکا ملی جواہر سنگہ کے عہد مین اوسکا مواجب وہی رہا مگر بارہ توپ اوسکے تحت مین ہوئین جب سردار لہنا سنگہ مجیٹہیہ دوسرے جنگ سکہان سے پہلے پنجاب سی کنارہ کش ہوگیا گلاب سنگہ نے اوسکے ہمراہ جانا چاہا تہا مگر اوسکو اجازت نہین ہوئے اور گوگیرہ مین مجسٹریٹ مقرر ہوا اور جب ملتان کا مفسدہ شروع ہوا تو گلاب سنگہ گوگیرہ ہی مین تہا اوس معرکہ مین گلاب سنگہ نمکحلال رہا +

۱۸۵۳ء مین گلاب سنگہ سردار لہنا سنگہ مجیٹہیہ کے ساتہہ بنارس اور اور تیرتہون کو گیا سال آیندہ وہ پنجاب کو واپس آیا اور اب اوسکے قبضہ مین ۲۵۰۰ روپیہ کی جاگیر ہے سردار مہیان سنگہ کے پاس تین ہزار روپیہ کے جاگیر ہے +

سردار پھوپ سنگھ بگا

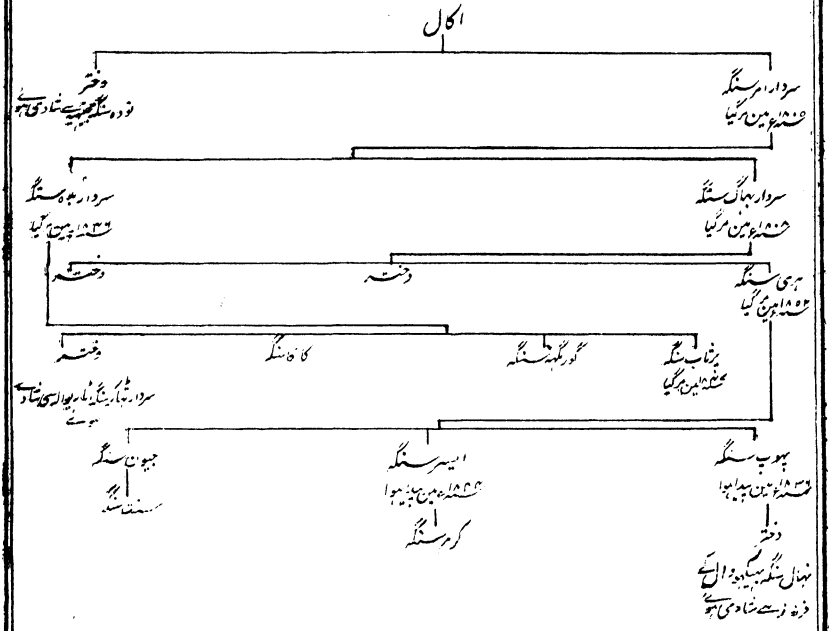

حالِ خاندان

خاندان بگا اگرچہ زمانہ حال مین کچھ فروغ نہین رکھتا پہلے متمول اور مقتدر رہتا اس خاندان کا بانی امر سنگھ تہا جو ایک مان جٹ زمیندار موضع بگا واقع ضلع امرتسر کا بیٹا تہا امر سنگھ ۱۷۵۹ء کے قریب اپنے گانو کو چھوڑ کر بخت آزمائی کے واسطے باہر گیا اوس نے مذہب سکھان اختیار کیا کنہیون کے مثل مین شامل ہوا اور قزاقی شروع کی اس پیشہ مین وہ ایسا کامیاب ہوا کہ بہت سے آدمی اوسکے ساتھہ شامل ہوگئے اور ان ہمراہیون مین سب سے بڑا شخص ایک آدمی تہا جسکا نام کرم سنگھ تہا امر سنگھ ضلع گورداسپور مین بہت سی علاقہ پر تاخت و تاراج کیا معہ سجان پور سوکھانی

دہرم کوٹ۔ اور بہرام پور کے اوس نے سوکا لگڈہ مین ایک قلعہ بنایا کہ اکثر وہ اُسے قلعہ مین رہتا تہا اور اُسی قلعہ مین ۱۸۰۸ء بعد کاٹمنی اپنے عمر کے جولڑائی اور جنگ مین بسر ہوئے تہی اپنے بستر پر مر گیا اوسکے بعد اوسکا تمام علاقہ جسمین کچہہ کمی نہین ہوئی تہی اوسکے فرزند اکبر بہاگ سنگہ کے قبضہ مین آیا یہہ سردار اپنے باپ جیسا جنگ آور نہ تہا اور اوسنے اپنے ملک کے بڑہانے کے فکر نہین کی مگر تاہم وہ کم مشہور نہ تہا سکہہ سردارون مین ایسے سردار کم تہے جو گرنتہہ کے ایک صفحہ کو سمجہکر پڑہا سکتی تہے یا کسی کاغذ پر دستخط کر سکتے تہے مگر بہاگ سنگہ بہت مستعد تہا سنسکرت اور فارسی مین اوسکو کمال دخل تہا مصوری مین اوسکو خوب دسترس تہی اور توپ ڈہالنے کا کام بہی اوسکو آتا تہا وہ اپنے باپ کے بعد فقط تین سال زندہ رہا اور اوسکے مرنے کے بعد اوسکے جانشینی کی بابت تکرار ہوا ویسا سنگہ مجیٹہیہ جو امر سنگہ کی ہمشیرہ کا بیٹا تہا ہمیشہ بہاگ سنگہ سے محبت بہت رکہتا تہا اور اوس نے ہری سنگہ کا جانشین ہونا چاہا جو بہاگ سنگہ کا بیٹا تہا مگر اور آدمی اکثر بدھ سنگہ کے حامی تہے جو بہاگ سنگہ کا بہای تہا اور اونہون نے کہا کہ ہری سنگہ لطفہ حلال نہین تہا اور بدھ سنگہ نے علاقہ پر قبضہ کر لیا مگر بدھ سنگہ کسی عرصہ تک قابض نہ رہا ۱۸۰۹ء مین رنجیت سنگہ نے مہم کانگڑہ کے واسطے سامان رسد وغیرہ اوس سے طلب کیا مگر سردار بگا اپنے آپ کو سردار لاہور کے برابر خوبی اور زور مین سمجہتا تہا اور ایک آدمی یا ایک روپیہ دینی سے بہی اوسنے انکار کیا اس سبب سے رنجیت سنگہ نے اوسپر حملہ کیا اور سخت جنگ کے بعد اوسکو شکست دی اور کل علاقہ بگا پر تصرف کر لیا یہہ نتیجہ بہت کچہہ ویسا سنگہ کے علیحدہ ہو جانے سے ہوا اور سکو بدھ سنگہ سی کینہ جو اس سبب سے تہا کہ ہری سنگہ پر اوسنے غلبہ پایا تہا نہین گیا تہا اور رنجیت سنگہ کی طرف ہو گیا اور رنجیت سنگہ کو ویسا سنگہ کی واقفیت کے سبب سے جو اوسکو زور اور سامان معرفت بگا سے حاصل تہے بہت مدد دی چنانچہ لڑائی کے بعد رنجیت سنگہ نے ویسا سنگہ کو یہہ انعام دیا کہ بہاگوال اور سوکا لگڈہ علاقہ بگا مین سے اوسکو عطا کئے سوکا لگڈہ ۱۸۵۹ء تک خاندان مجیٹہیہ مین رہا اوس سال مین بعد وفات سردار لہنا سنگہ کے سرکار مین ضبط ہو گیا۔

رنجیت سنگہ نے بدھ سنگہ کو بائیس ہزار روپیہ کے جاگیر موضع دہرم کوٹ مین دی اور یہہ جاگیر بدھ سنگہ کے وفات یعنے ۱۸۴۶ء عیسوی تک اوسکے تصرف مین رہی اوسکے بعد راجہ لعل سنگہ نے یہہ جاگیر ضبط کر لی مگر سردار

لہنا سنگہ کے سفارش سے پانچ ہزار روپیہ کی جاگیر پرتاب سنگہ کو جو بن سنگہ کا اکیلا بیٹا بقید حیات تہا اور اوسکے تین بیوگان کو ملی مگر ہنوز حکم جاری نہین ہوا تہا کہ پرتاب سنگہ لاولد مرگیا اور دربار سے اوس وقت ۳۸۰۰ روپیہ کے جاگیر ہری سنگہ اور ستورات خاندان کو ملی +

اس خاندان مین اب فقط تین پوتے بہاگ سنگہ کے زندہ ہین اونکا باپ ہری سنگہ ۱۸۰۸ مین مرگیا +

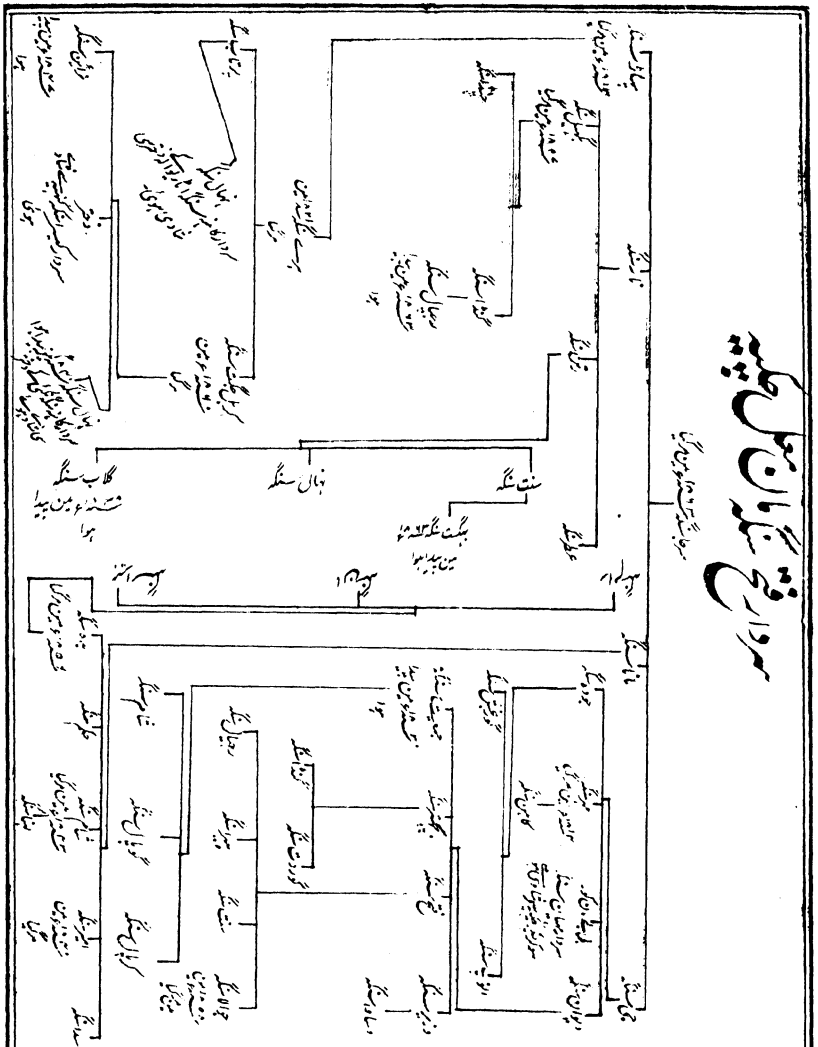

حال خاندان

پنجاب کے جٹون کے قریب ترانوے قومون کے ہین اور اون قومون مین ذاتین بشمار ہین ان مین سے سب سے پرانے اور جن مین سے بہت سے اور نکلتے ہین مان - سہیرا اور بھلّر مین یہہ بات تحقیق نہین معلوم ہے کہ مان جٹون کے

بزرگ پنجاب مین کب آئے تہے ابتدا مین وہ راجپوت تہے اور دہلی کے گرد و نواح مین بستے تہے اور آج تک جیپور کے متصل ٹہاکر مان راجپوت ہین +

اِس قوم اور ذات کے بہت سی مشہور خاندان پنجاب مین ہین ایک خاندان مانوالہ ضلع امرتسر مین ہے گوجرانوالہ مین خاندان مغل چک ہے اور ایک اور شلاخ مین کا ہنہ سنگہ مان جو ملتان کے سبب سے مشہور ہوا اور اُنکا بہادر چچازاد بہائی بہاگ سنگہ تہے رام نگر کی شاخ کا رئیس دیسا سنگہ مان تہا جو پرگنہ رام نگر کا کاردار تہا اور جبکا پڑپوتا گنڈا سنگہ جو اپنے خاندان مین سے فقط اکیلا بچا ہوا ہے اب بہت افلاس مین امرتسر مین رہتا ہے خاندان نکا اور مالوجو ایک مدت بہت معتقد ہی نسل مان سے ہی ہین اون خاندانون مین اب سردار بہوپ سنگہ ڈیانوالہ اور ایک سردار سروپ سنگہ کہوے باقی ہین +

اول مغل چک کی خاندان کا بزرگ دہلی کو خشک سالی اور قحط مین چہوڑ آیا تہا اور گوجرانوالے کی متصل جو جنگل ویران پڑا ہوا تہا اوس مین آکر آباد ہوا تہا اور وہان اوس نے ایک چہوٹا سا گانو نام مان آباد کیا اور ۲۲ گانو کا چودہری مقرر ہوا یہہ منصب چودہراہٹ کا اس خاندان مین کئی پشت تک تا وقت زوال سلطنت مسلمانان رہا نکلنے جولاہی چوتہی پشت مین تہا موضع نکا مان آباد کیا مگر مہرکا مالیہ جو وہ نہین دے سکا تو یہہ گانو اوسکے قبضہ سے جلد جاتا رہا اور میر غمرہ ناظم امین آباد نے یہہ گانو مرزا کالی اپنے بہائی کو دیدیا اوس نے اوس گانو کو مسمار کر دیا اور ایک گانو اور پُر متصل موقع دیہہ سابق کی بنایا جسکا نام اوس نے مغل چک رکہا اِس گانو کو خاندان مان نے کچہہ عرصہ کے بعد مرزا کالی کی اولاد سی خرید لیا اور اب یہہ خاندان دین مسکن گزین ہے کہتے ہین کہ سرجا سنگہ سردار چڑت سنگہ سوکرچکیہ کے متوسلون مین تہا مگر اوسکا حال بجز معلوم نہین ہے سرجا سنگہ ۱۷۶۳ء مین مرگیا اور چار فرزند چہوڑ مرا - جی سنگہ - مان سنگہ - نار سنگہ اور بہاڑ سنگہ +

اول بہاڑ سنگہ اگرچہ سب بہائیون مین سے چہوٹا تہا مگر اوسکا ذکر سب سی اول کرنے مین آسایش ہے کیونکہ وہ سب بہائیون مین زیادہ نام آور تہا اور اوسکے بہائیون کو جو فروغ ہوا بہت کچہہ اوسکے مدد سی ہوا بہاڑ سنگہ چڑت سنگہ کی سوارون مین نوکر ہوا تہا مگر بہادری اور ہمت کے سبب سے اوسکو جلد فروغ ہو گیا چار گانون جو گیا آن - کالرہ - سل - اور مکوآن جمعی ۳۲۷۷ روپیہ کی اوسکو ملے اور اوسنی لقب سردار اختیار کیا سردار مہیان سنگہ سوکرچکیہ کے عہد مین اوسکو بہت فروغ ہو گیا

اور اوسکو رام نگر کے پاس گیارہ ہزار روپیہ کی اور جاگیر علاوہ جاگیر سابق کی ملے جنون پر جو مہین اکثر ہوتی رہین اوسمین اوس نے بہت شجاعت کی اور رنجیت سنگھ کے عہد مین اوسنی اٹک - پلسیہ اور دیگر مقامات مین خدمت کی ۱۸۱۳ء مین جب پہاڑ سنگھ مرا تو اوسکی پانچ لاکھ روپیہ سے زیادہ جاگیر تھی پانسو سوار و توپون اور سات زنبورون کی وہ نوکری دیتا تھا +

پہاڑ سنگھ ایک بیٹا ہری سنگھ چھوڑ مرا تھا جو نابالغ تھا اور سردار حکمان سنگھ چینی اوسکا سرپرست مقرر ہوا اوسکی باپ کے جاگیر مین سے ۴۷ ہزار روپیہ کی جاگیر بشرط خدمت ۱۲۵ سوار کے دی گئی اور جب وہ فوج مین نوکری کرنے کے قابل ہوا تو مصر دیوان چند کے ماتحت مور ہوا اور اسکی ماتحت اوس نے ملتون اور ملتان مین خدمت کی ہری سنگھ مفلوج ہو کر ۱۸۲۱ء مین مرگیا مرنے کے وقت اوسکی عمر فقط ۲۲ برس کی تھی اوسکی دو بیٹی جگت سنگھ اور پرتاب سنگھ اپنی باپ کی وفات کی وقت خورد سال تھے اس سبب سی اونکی جاگیرین ضبط ہوگئین سوائے ۵۲۰۰ روپیہ کے جاگیر کے جو بعوض نوکری ۱۲ سوار کے اونکی نام واگذار رہے ۱۸۴۳ء مین جگت سنگھ راجہ ہیرا سنگھ کا اردلی افسر مقرر ہوا اور پرتاب سنگھ سیوا والی رجمنٹ مین کمیدان مقرر ہوا اور بابا کی عہد مین جگت سنگھ ایک رجمنٹ سوارون کا کرنیل تھا جو مہاراجہ دلیپ سنگھ کی خاص فوج مین شامل تھے اور ۱۸۴۸-۴۹ء مین جگت سنگھ اپنی سپاہ کی ساتھہ نمک حلال رہا +

جگت سنگھ ۱۸۶۰ء مین مرگیا اور دو فرزند نہال سنگھ اور زاین سنگھ چھوڑ مرا جو اپنی باپ کے مرنیکے وقت ۲۲ - اور ۱۲ برس کی عمر تھے جگت سنگھ کے پاس چار ہزار روپیہ کی جاگیر تھی اوس مین سی کچھہ ضبط ہوگئی ہے اور اوسکے بیٹون کے نام بسبیل علے الدوام ۱۶۲۷ روپیہ کی جاگیر یعنی موضع کارہ اور ایک حصہ مغلیک کا ضلع گوجرانوالہ مین ہے +

دوم نار سنگھ سوکرچکیہ مثل مین ایک ذیلدار تھا اور منجھا اور اکال گڈھ مین وہ لڑائی مین مہان سنگھ کے تحت حکم خدمت دیتا رہا وہ جوان مرگیا اور اوسکی تین فرزندون کو ۳۵ سو روپیہ کا گذارہ ملا جب رتن سنگھ بالغ ہوا تو اوسکو میوا والی رجمنٹ مین عہدہ یعنی ملا اور اضلاع گوجرانوالہ اور گورداسپور مین اسکو بارہ سو روپیہ کی جاگیر ملی رتن سنگھ سردار ہری سنگھ نلوہ کے ساتھہ کشمیر کو گیا اور ۱۸۴۲ء مین کوہستان کشمیر مین جہان ہری سنگھ ایک مضبوط قلعہ پہاڑیون سے چھوڑ رہا تھا جنگل مین سخت مجروح ہوا تھا اس موقع پر جو اوس نے خدمت کی تو اوسکے جلد وہ مین اوسکو گوجرانوالہ مین موضع کہرک ملا اور ایک رجمنٹ کی کمیدانی بھی ملی اور اوسکا بھائی بگھیل سنگھ دھونکل سنگھ کی پلٹن مین اجیٹن مقرر ہوا مہاراجہ

+ پہاڑ میراثی کہتی ہین کہ پہلے ڈھائی ذات راجپوتون کی پنجاب مین آئی تھے ایک سان ایک میراد اور آوہی پیلر فی زمانہ پہلے کے قوم کے نہین ہے اس قوم کے دسات اکثر قصہ اور بیانکہ کے گروہ نواح مین پائی جاتے ہین ان کی قوم کا قصبہ مرسگوجرانوالہ اور فی الحقیقت انجو مین جاگیر پیر جاتون کی آبادی خصوصاً

کہڑک سنگھ کے عہد مین رتن سنگھ سردار شام سنگھ کی فوج مین کلوا ور منڈی کو بھیجا گیا تہا وہان پہاڑ کی قوموں کے زیر کرنے مین دو برس تک مصروف رہا سردار جواہر سنگھ نے اوسکو خبر دل بنایا اور قلعہ دیسا سنگھ اور نوشہرہ اوسکو جاگیر مین ملے تہے بہگت سنگھ ۱۸۴۳ء مین اپنی پرانی پلٹن کا کپتان مقرر ہوا رتن سنگھ ستلج کی لڑائی مین برابر لڑتا رہا اور اوسکی اختتام کے بعد اوسکا تنزل ہوکر عہدہ کرنیلے اوسکو ملا اور اوسکی جاگیر پانچہزار روپیہ کی رہگئی جسمین سے ایک ہزار روپیہ کے جاگیر بلا شرط نوکری رہی ۱۸۴۸ء مین جب پشاور کے سیاہ باغی ہوئی رتن سنگھ پشاور مین نوکر تہا میجر جی لارنس صاحب نی اوسکے تعریف کی اور معلوم ہوتا ہے کہ اوس نے اپنی حتی المقدور باغیون کو سمجہانی مین کوشش کے آخر کار بغاوت کا زور ایسا ہوا کہ وہ خود بہی اوس آدمین بہگیا اوسکا بیٹا سنت سنگھ بہی جسکی عمر اوس وقت تیس برس کی تہی مفسدون کے ساتہہ شامل ہوگیا اور ۱۸۴۹ء مین جبتک لڑائی رہی مفسدون کے ساتہہ شامل ہوکر لڑتا رہا گہیل سنگھ جو میجر اج بی اوڈ س صاحب کی ساتہہ ملتان گیا تہا نمکحلال رہا مگر مند ضلع ڈیرہ اسمعیلخان مین اوایل ۱۸۴۹ء مین مرگیا ضبطی ملک پنجاب کے بعد رتن سنگھ کی جاگیر ضبط ہوئی مگر اسکو ۵۰۰ روپیہ سالیانہ کی پنشن ملی جب رتن سنگھ ۱۸۵۶ء مین گیا تو یہہ پنشن اوسکی ضبط ہوگئی سنت سنگھ کو ۷۲ روپیہ پنشن ملتی ہے اور اوسکو منلیک مین بہی کچہ حصہ ملتا ہے گلاب سنگھ تیسرا بیٹا رتن سنگھ کا مسلمان ہوگیا ہے اور اوسکی خاندان نے اوسکو نکال دیا ہے ۔

ستوم جی سنگھ نے اپنی دختر مائی مان کی شادی میہان سنگھ سوکر چکیہ سی کی تہی اور اگرچہ اس زوجہ سی میہان سنگھ کو کچہہ بولا وہ نہین ہوئی لیکن اس رشتہ داری کی سبب سی اس خاندان کی ثروت اور اقتدار مین بہت مدد ہوئی رنجیت سنگھ کے عہد مین اس خاندان کو بہت اقتدار رہا اور ایک وقت اس خاندان کے ۲۲ آدمی فوج مین عزت اور اعتبار کے عہدی رکہتی تہی سردار جی سنگھ تہوڑی عمر مین مرگیا تہا مگر اوسکے بیٹون کو اوسکی جاگیرین واگذار ہین دیوان سنگھ اپنی باپ کے مرنی کی بعد عرصہ تک زندہ نہین رہا اور مہر سنگھ اوسکا دوسرا بیٹا کشمیر مین ۱۸۴۱ء مین لڑائی مین مارا گیا تہا جو وہ سنگھ مہاراجہ کے ہمراہ بہت سی مہمون مین جاتا رہا ۱۸۴۸ء مین جو وہ سنگھ جو کرنیل تہا اور جسکے پاس ۵۰۰ روپیہ کی جاگیر تہی اپنی بہتیجے جمعیت سنگھ کی ہمراہ مفسدون مین شامل ہوگیا مگر لڑائے کے ختم ہونے سے پہلے لاہور کو واپس آگیا تہا اس خاندان کی اس شاخ کے جاگیرین ضبطی ملک کے بعد ضبط ہوگئین جو وہ سنگھ کو ۷۲ روپیہ کی پنشن ملی تہی جو اوسکو اب بہی ملتی ہے ۔

فتح سنگھ سردار دیوان سنگھ کا بیٹا ابتدا مین مہاراجہ رنجیت سنگھ کے اردلیون مین تہا وہ توپخانہ کا اجیٹن تہا اور سردار جواہر سنگھ کے عہد مین کمیدان ہوگیا تہا ستلج کی لڑائی کے بعد راجہ لعل سنگھ فی اوسکو اوسکی چچازاد بہائی بدھ سنگھ کی رجمنٹ مین کمیدان اٹہارہ سو روپیہ ماہوار کے مواجب بنا دیا تہا ۱۸۴۸ء کی مفسدہ مین وہ اپنی چچازاد بہائی بدھ سنگھ کے ساتھہ تہا اور اوسکی ہمراہ کپتان نکلسین صاحب کے ساتھہ جاکر شامل ہوگیا تہا اوسکے مواجب مین سے جو اٹہارہ سو روپیہ تہا ایک ثلث اوس کے نام تاحین حیات اوسکے واگذار ہوا ۱۸۶۲ء مین اوسکو منصب ازیری مجسٹریٹ گوجرانوالہ مین ملا +

انوپ سنگھ جو وہ سنگھ کا سب سی بڑا بیٹا ہ اگست ۱۸۵۷ء مین پہلی سکھہ رجمنٹ سوارون مین جو بحکم سرجان لارنس صاحب بہرتے ہوا تہا اوجکا نام بعد ازان پرونن صاحب کا رسالہ رکہا گیا تہا ملازم ہوا دہلی کی فتح کے بعد انوپ سنگھ اس رجمنٹ کے ساتھہ اودہ کو گیا تہا اور مارچ ۱۸۵۸ء مین جب لکھنو فتح ہوا تو اوس معرکہ مین موجود تہا پسوارہ کی مہم مین برابر انوپ سنگھ خدمت دیتا رہا موسم گرما ۱۸۵۸ء مین اور ۱۸۵۹ء کی موسم بہار مین دریاگہاگرہ کے پار جو مہمین ہوئین اونمین بہی شامل رہا پہلا رسالہ سکہون کا جہان لڑائی سخت تہی برابر لڑتا رہا اور بہت شجاعت دکہائی اونمین انوپ سنگھ شہید اور ستعد بہادرون مین نامایان ہندوستان کے مہم مین انوپ سنگھ چار دفعہ زخمی ہوا تہا اوسکے نیچے تین گہوڑے زخمی ہوئے + جنوری ۱۸۶۰ء مین انوپ سنگھ خود درخواست کرکے اپنی رجمنٹ کے ساتھہ چین کو گیا اور جبتک چین مین لڑائی رہی بہت تعریف کے قابل وہان خدمت کی وہان وہ پہر زخمی ہوا اور اوسکا گہوڑا بہی اوسکے نیچے زخمی ہوا +

حال مین جو فساد سرحد شرقی و شمالی پر ہوا اوس مین یہ رجمنٹ بسرکار انگریزی کی اور فوج کے ساتہہ شامل تہی اور ایک مرتبہ جب فوج بونیر والون سی ابتدا مین لڑ رہی تہی انوپ سنگھ نے خاص نمایان خدمت کی اور غنیم کی ایک آدمی کے ساتہہ دو بدو لڑنمین سخت مجروح ہوا سیمان جنگ مین بہادری کے لحاظ سی اسکو دو مرتبہ درجہ شجاعت مل چکا ہی اور پانچ سو روپیہ سال کے جاگیر ہی اوسکو ملی ہے انوپ سنگھ کی خدمتین خاص کر کی لایق ہین وہ سی فوج مین جو جید افسر تہے انوپ سنگھ اون مین سے ہے اوسکی نمک حلالی مین شک نہین ہے اوسکی بہادری نمایان ہی اور اس پرانی بہادر خاندان کی لایق آدمی گورنجش سنگھ اوسکے چہوٹے بہائی کو جناب کمیشنر ایچیسن صاحب بہادر نے انوپ سنگھ کے لحاظ سے اوسکی بہائی کی رجمنٹ مین فقط دس برس کی عمر مین بہرتی کر لیا گنڈا سنگھ شیر سنگھ کا بیٹا بہی اس رجمنٹ مین ۱۸۵۷ء مین بہرتی ہوا اور جب تک یہہ رجمنٹ ۱۸۶۱ء مین چین سے واپس آئی اوس رجمنٹ مین نوکر رہا اور خدمت دیتا رہا اوسکے بعد اوس نے نوکری چہوڑ دی اور اب سیول نوکر مین

گوجرانوالہ مین ہی جوالا سنگھ فتح سنگھ کا بیٹا توپ سنگھ کی ساتھ اس رجمنٹ مین بھرتی ہوا تہا یہہ شخص ایسا سپاہی تہا کہ اوس سے بڑی امید ایسی خدمت کی ہوسکتی تہی مگر نواب گنگا کی لڑائی مین مارا گیا تہا +

چہار مہا نامنگہ مثل اپنی اور بہائیون کے سردار مہان سنگھ سوکرچکیہ کے متوسلون مین تہا اور اوسکو سردار موصوف نے پنڈوری کلان اور پنڈوری خورد اور جاگیرین دین ۱۸۰۰ء مین اوسکی مرنے کے بعد سدا سنگھ اوسکا سب سے بڑا بیٹا اوسکے کل جاگیر پر قابض ہوا اور جو اوسکی سپاہ تہی اُسکا افسر ہوا اس جوان آدمی نے مہم کشمیر مین نمایان خدمت کی اور چار مرتبہ اوس مہم مین زخمی ہوا اور اپنی خدمتون کے جلد مین علاقہ مناور مین بارہ ہزار روپیہ کی جاگیر حاصل کی سدا سنگھ لاولد مرگیا اور مناور معہ دیگر جاگیر کی ضبط ہوگئی مگر اوسکا بہائی امیر سنگھ جو فوج خالصہ مین سب سی زیادہ حسین آدمی تہا خبرل مقرر ہوا اور جاگیر کنیرا اوسکو ملی تیسرا بیٹا شام سنگھ کرنیل ہوا اور پانچہزار روپیہ سال اوسکا مواجب مقرر ہوا اور جہنڈا سنگھ کمیدان ہوا ۱۸۴۱ء مین امیر سنگھ لاولد مرگیا اور اُسکی جاگیر گیارہ ہزار روپیہ کی اوسکی بہائی بُدہ سنگھ کو ملی اور بدہ سنگھ کو عُہدہ جرنیلی ملا امیر سنگھ کی پلٹن جس مین چار پیادہ رجمنٹین ایک سردارون کی رجمنٹ اور دو ترپ توپخانہ کے تہی اوسکے زیر حکم ہوئی بدہ سنگھ اس زمانہ مین سکہون کی فوج مین ۲۴ برس نوکر رہ چکا تہا پہلے وہ اس فوج مین ۱۸۰۶ء مین بہرتی ہوتہا اور مہاراجہ کا اردلی مقرر ہوا تہا تین ہزار آٹھسو روپیہ سال مواجب پر اور اس عُہدہ پر وہ پانچ برس رہا تہا بعد اوسکے اپنی بہائی سدا سنگھ کے مرنے پر اوسکو تیس سوارون کی افسری ملی اور ۷ ہزار کی جاگیر ملی اور اوسکی بعد جنرل کورٹ صاحب کے بریگیڈ مین چار ہزار پندرہ روپیہ کے مواجب پر کمیدان اور کرنیل ہوا مہاراجہ شیر سنگھ کے عہد مین اوسکا مواجب گہٹ گیا کیونکہ وہ سردار عطر سنگھ سندہانوالہ کا حلیف تہا اور شیر سنگھ کی مصلحت ابتدائی سلطنت مین یہہ ہے کہ سندہانوالیون کے خاندان کا زور توڑ آجاوے۔

بُدہ سنگھ ستلج کی لڑائی مین برابر لڑتا رہا اور اوسکی ختم ہونیکی بعد اُسکا درجہ گہٹکر مان پلٹن مین کرنیل رہ گیا اور شیر سنگھ کی بریگیڈ کے ساتھہ مہاراجہ گلاب سنگھ کی مدد کو بہیجا گیا اسواسطے کہ جو سرکشی اوس علاقہ مین ہوئی تہی اوسکو فرو کرے اسموقع پر اوس نے قابل تعریف خدمت کی اور ۱۸۴۷ء مین میجر لکلسین صاحب کے خدمت مین رہکر اوسنی گنڈگڈہ مین بہت کام کیا اور بعد اوسکی میجر ایبٹ صاحب کے کوہستان ڈہونڈ مین بہت خدمت کے

جہان بدھ سنگھ اور اوسکی سپاہی برف مین بہت دن تک خیمہ زن رہے اور کچھہ تکایت نہین کی جب ملتان کا فساد شروع ہوا اوسوقت بدھ سنگھ اپنی پلٹن کے ساتھہ جسمین بدال مین تہا مفسدون نے ہر طرح اوسکو بہکانے مین کوشش کی اوسکو جھوٹ کہتی رہے کہ تیرے جاگیر ضبط ہوگئی ہے اور اوسکی ساتھہ وعدے کرتے رہے اور دھمکانی بہی رہی مگر وہ پکا رہا اور جب اوسکی آدمی باوجودیکہ وہ بہت کوشش کرتا رہا سردار چتر سنگھ کے طرف جا ملے اوس نے اونکو چھوڑ دیا اور خود مسجرہ نکلسین صاحب کے ساتھہ اپنی گھوڑے پر سوار ہوکر اور تلوار لیکر جا کر شامل ہوگیا اوس صاحب کے ماتحت اوسنی لڑائی کا کام شجاعت سے دیا درہ مارگلا مین دشمن سے لڑتا رہا وہان اسکے سر مین سخت زخم آیا اور اوسکو پشاور کو بہیجدینا ضرور ہوا جہان اوسکو بعد ازان سکھون نے قید کر لیا اور گجرات کی لڑائی تک اوسکو قید رکھا گجرات کی لڑای کے بعد وہ رہا ہوا بدھ سنگھ شاید فقط ایک ہی سردار سکھون کا تہا جو ایسے نازک وقت مین دل سی سرکار انگریزی کا خیر خواہ رہا بعض لایق آدمی تہے جو سرکار انگریزی کی ساتھہ رہے اسواسطے کہ اونکو نظر آیا تہا کہ آخر کار سرکار انگریزی کی فتح ہوگے بعض سرکار انگریزی کے اسواسطے خیر خواہ رہے کہ اونکو خاندان اٹاری سے ضد اور نفرت تہی مگر بدھ سنگھ کی ایمانداری ملکی خیالات کے سبب سے نہین تہی پنجاب مین ضرب المثل ہے کہ مان سردار بہادر اور سیہی مین اور بدھ سنگھ نے اپنی خاندان کے نام کو بنایا فوج اوسکو گویا پوجتی تہی اور جیسی اوسکی قدر تہی اسباب سے معلوم ہوتی ہے کہ اوسکو مفسدون نے اپنی طرف کر لینی مین بہت کوشش کی تہی لیکن اگرچہ اوسکی دوست اور رشتہ دار مفسدون کے ساتھہ شامل تہے اگرچہ نمکحلال رہنے سے اوسنے اپنی جان کو خطر مین ڈال دیا تہا اور اپنی دولت اور نام کو خطرہ مین ڈال دیا تہا تاہم آخر وقت تک وہ نمکحلال رہا۔

جب امن ہوگیا تو اوسکے جاگیر ۶۳۴۰ روپیہ کی جین حیات اوسکے واگذار ہوگئے اور حکم ہوا کہ اس جاگیر مین سے ۱۱۰۰ روپیہ کی جاگیر علے الدوام اوسکے ورثا نرینہ کے نام واگذار رہیگی یہہ بہادر سردار ماہ اکتوبر ۱۸۵۶ء مین مرگیا اور مرنے کی وقت تین فرزند چہوڑ گیا جو مانانوالہ ضلع امرتسر مین رہتے ہین اور اونکی جاگیر کا کچھ حصہ اوس گانو مین ہے +

شام سنگہ بدہ سنگہ کا بہائی ۱۸۴۳ء مین مرگیا تہا اور ایک بیٹا اہنا سنگہ چہوڑ مرا تہا اور یہہ بیٹا اوسکا اوسکی
جگہہ اوسکے رجمٹ کا کمیدان ہوا اہنا سنگہ ۱۸۴۸ء مین مفسدون کے ساتہہ شامل ہوگیا اور اس سبب سے
اوسکی جاگیر ضبط ہوگئی تہی اوسکو سرکار سے ساٹہہ روپیہ ماہوار پنشن ملتی ہے ٭

خاندان کنہیہ

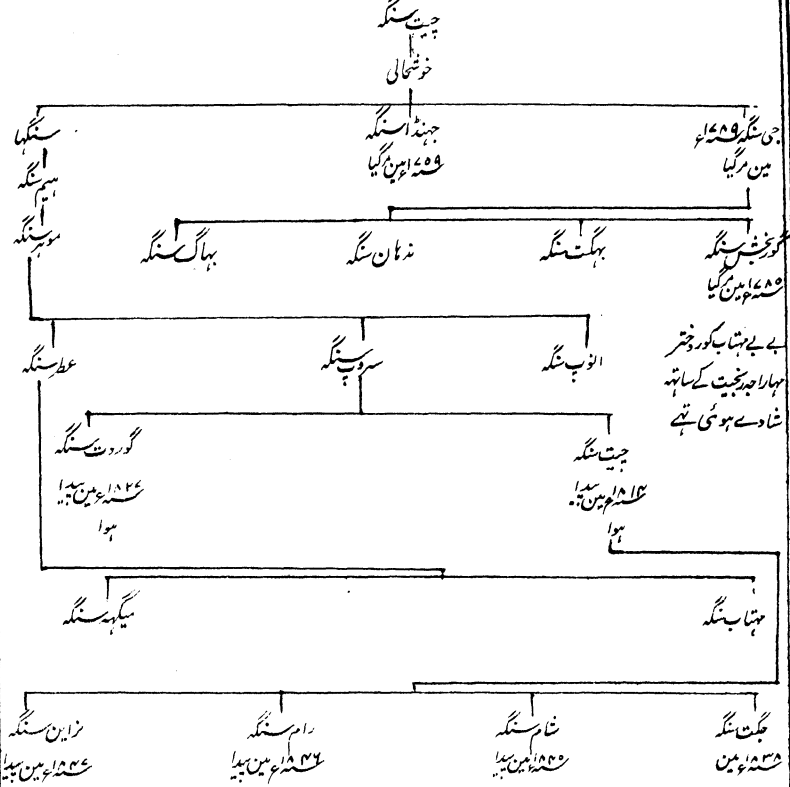

حال خاندان

ستلج کے شمال کیطرف کنہیون کے مثل ایک زمانہ مین تمام سکھون کے مثلون مین سب سے زیادہ زور آور تہے اوسکا پہلا سردار جی سنگھ تہا جو ایک سندہو جٹ زمیندار خوشحالی نامے کا بیٹا تہا خوشحالی موضع کانہا مین بستا تہا

جسکو ایک شخص نے اوسکی قوم مین سے آباد کیا تہا اور یہہ گانو لاہوسی قریب بیاس رویل کے فاصلہ پر ہے اپنی سردار کے گانو کے نام سی اس خاندان کا نام مشہور ہے *

جی سنگہ اور اوسکا بہائی جہنڈا سنگہ ۱۷۴۹ء مین کپور سنگہ کے مثل مین جسکو فیض اللہیہ یا فیضا سنگہیہ بہی کہتے تہے جا کر شامل ہوئی تہی اس سردار کی مرنی کے بعد دونو بہائی سوہیان کو چلے گئے جو جی سنگہ کے ننہال کا گانو تہا - اور امرتسر سے قریب نو میل کے فاصلہ پر ہے وہان اونہون نے چار سو سوار اکٹہی کر لئے اور گرد و نواح کے علاقہ پر قبضہ کر لیا جہنڈا سنگہ اس سے پانچ برس بعد روال کوٹلی مین نذہان سنگہ رنڈاوہ کے ساتہہ ایک لڑائی مین مارا گیا تہا اور اوسکا بہائی علاقہ کے اوسکی حصہ پر قابض ہو گیا اور جو اوسکی بیوہ تہی اوسکی ساتہہ چادر ڈالکر شادی کر لی جی سنگہ تہوڑی عرصہ کے بعد زور آور سردار بن گیا اور باگ - موکریان - حاجی - کروٹ - اوتہیان اور اور دیہات اوان پر اوسنے تصرف کر لیا اور جو لوگ اوسکے زیر دست اور رفیق تہی اونہون نے علیحدہ علیحدہ اپنی اپنے واسطی جاگیرین پیدا کر لین جے سنگہ کے ہمراہیون مین بہت سے مشہور آدمی تہے - امر سنگہ اور جہنڈا سنگہ گلہا سنگہ کالہو والہ - امر سنگہ کنکرہ - بدہ سنگہ دہرم کوٹیہ - جہنڈا سنگہ کروہ وغیرہ +

۱۷۵۹ء مین جہنڈا سنگہ کی بیوہ اور جی سنگہ کی زوجہ کو ایک بیٹا پیدا ہوا جسکا نام گوبخش رکہا گیا اور نو برس کے عمر مین اوسکی شادی سدا کور دسوندا سنگہ الکول والی کے دختر سے ہوئی +

مثل کنہیہ کے ایک بڑی شاخ کا سردار حقیقت سنگہ سنگت پوریہ تہا جو جی سنگہ کا رقیب تہا لیکن باوجود رقابت کے اوسکا دوست تہا اور اوسکی ساتہہ بہت مہمون مین شریک رہا تہا ۱۷۶۳ء مین جب احمد شاہ متصل لدہیانہ پہونچکر سخت دیکہا دیمعبد بیگ واقع امرتسر کو تباہ کر کے پنجاب سے واپس چلا گیا ان سردارون نے جسا سنگہ اہلووالیہ - ہری سنگہ بہنگی اور جسا سنگہ رامگڈیہ کے ساتہہ شامل ہو کر قصور پر جو پٹہانون کا شہر تہا حملہ کیا اوسکو اونہون نے ایک مہینے کے محاصرہ کے بعد فتح کیا اور لوٹا اسکے تہوڑے عرصہ کے بعد جی سنگہ ہری سنگہ بہنگی سے لڑ پڑا اور ایمن آباد کے پاس اوس سے جنگ کی دونون مین سے کسی فریق کو فتح کا دعوی نہین ہو سکتا تہا اور جی سنگہ اوسکے بعد سرہند کو کوچ کر گیا راستہ مین ملک کو تباہ کرتا چلا گیا اور جنگ عظیم مین موجود تہا جسمین زین خان کو شکست ہوئی تہی

* بعض بہاٹ اس ملک کی ایک اور روایت بیان کرتے ہین یہہ کہ جب جی سنگہ چھوٹی عمر مین امرتسر کو سکہنے کی باہل لینے کو گیا تو جو برادر وہان جمع ہوئے تہے ایسی سکی خوبصورتی کو دیکہکر دنگ ہوئی کہ اونہون نے اوس سے پوچہا کہ تم کس کا نو سی ہو اوس نے کہا کہ میرا گانو کا نہا ہوا اونہون نے کہا کہ ضرور تمہاری گانو کا نام کا نہا واجبی ہو کہ تم خود کنہیا ہو کنہیا حسین کرشن کا نام مجدد سکہون کا اوتار تہا +

اور زین خان مارا گیا تہا اور جس لڑای سی سکہون کی قوم کا فروغ شروع ہوا *

۱۷۸۳ء مین راجہ رنجیت دیو جموں والے کا جو جہنڈا سنگہ بہنگی کا باج گذار تہا اپنی بیٹی برج راج دیو سی تنازع ہو گیا جسکو وہ ملک کے ورثہ سی خارج کرنا چاہتا تہا اور اوسکی عوض اپنے سے چہوٹی بیٹی میان لیل سنگہ کو راج دینا چاہتا تہا برج راج دیو نی اپنی مدد کے واسطی جی سنگہ اور حقیقت سنگہ کہنیہ وچرت سنگہ سوکرچکیہ کو ملایا اور راجا نی جہنڈا سنگہ اور جملہ بہنگی سردارون کو بلایا دونو طرف کی فوج بسنتی کے دونون کنارون پر آجمی اور کئی مہینی تک لڑتی رہی کبہی فتح کسی طرف اور کبہی کسی طرف ہوتی رہی مگر چرت سنگہ جو ایک توپ کے پہٹ جانے سی مارا گیا تو بہنگی سردار زور پا گئی اور کنہیہ سردارون نے اوس وقت جہنڈا سنگہ کو قتل کرنیکی نیت کرلی اونہون نے ایک ہیجڑا کروب کو بہت سا روپیہ دینی کی لالچ دی اور جب جہنڈا سنگہ لشکر مین سی فقط تین سوارون کے ساتہہ گذرتا تہا اوس خاکروب نی اوسکو گولی کی ضرب سی مار دیا جہنڈا سنگہ کے مرنیسی تنازع ختم ہو گیا دونو فوجین جمون سی ہٹ گئین اور جمون کا راجہ حقیقت سنگہ کا باج گذار ہو گیا *

سال آیندہ جی سنگہ اور حقیقت سنگہ نی وہ مقام امرتسر مین بنایا جو اب تک بنام کٹڑہ کنہیان مشہور ہے اور اسکی تہوڑی عرصہ کے بعد جی سنگہ ایک فوج کثیر لیکر نوجوان مہاسنگہ چرت سنگہ کے بیٹے کے ساتہہ بدر کہان گیا جہان اوسکی گجپت سنگہ جیند والے کی دختر سے شادی ہوئی *

۱۷۸۷ء مین نواب سیف علیخان مسلمان ناظم کانگڑہ کے وفات پر راجہ سنسار چند کٹوچ نے اوس مشہور قلعہ کا محاصرہ کیا مگر اوسکو فتح نہ کرسکا اوس نے تب سردار جی سنگہ کے مدد مانگی اور گوربخش سنگہ کو جی سنگہ فی سردار گبہیل سنگہ کے ساتہہ ایک فوج کو دیکر بہیجا مگر گوربخش سنگہ نے تہوڑی ہی عرصہ مین دیکہہ لیا کہ جس شخص کے پاس کانگڑہ کا قلعہ ہوگا اوسکے تحت مین سب کوہستان کا علاقہ رہیگا اور اوس نے اوس قلعہ کو اپنی واسطی فتح کرنا چاہا اوس نے راجہ کو فہمایش کی کہ محصورین کو رعایتی شرایط پیش کری قصور اونکا معاف کری اور روپیہ اور زمین دینی کری اور محصورین کو یہہ اشارہ کرکے کہ راجہ دغا بازی کریگا اوس نے محصورین کو یہہ ترغیب دی کہ گوربخش سنگہ کے فوج قلعہ کے اندر تصرف کرلی تاکہ راجہ کو یقینًا اپنا وعدہ پورا کرنا پڑے اسطرح دونو فریق احمق بنائے گئی گوربخش سنگہ نے قلعہ پر تصرف کرلیا اور اوسکو اپنی قبضہ مین رکہا اور سنسار چند نا چار وہان سے ہٹ گیا اس سے

پہلی بعض علاقہ کوہستان کی سردار حقیقت سنگھ کو باج دیتی تہی مگر اب جی سنگھ سب سی زیادہ ہوگیا اور جسمل سردار ان کو ہستان نے اوسکے ساتھہ مصالحت چاہئے +

پہلے زمانہ مین رامگڈیہ اور کنہیہ سردارون مین بہت دوستی تہی مگر جی سنگھ اور جسا سنگھ مین بابت لوٹ قصور کے تکرار ہوگئی تہی اور جی سنگھ اہلو والیہ اور بہنگی سردارون سی جسا سنگھ کو پنجاب سی نکالنی کے واسطی مل گیا - راجہ رنجیت دیو ۱۸۰۸ء مین گیا اور اوسکا بیٹا برج راج دیو اوسکے بعد جمون کا راجہ ہوا نئی راجہ نے سرداران بہنگے سی کچہہ علاقہ اپنی موروثی ملک کا واپس چہین لینا چاہا اور حقیقت سنگھ سے مدد مانگی نہ تو حقیقت سنگھ اور نہ جی سنگھ اس کام کو بہت پسند کرتے تہے کیونکہ بہنگے سردارا اونکی دوست تہی اور جی سنگھ نی اوسی عرصہ مین بہاگ سنگھ اہلو والیہ سردار بہنگے کی دختر سے شادی کی تہی گردہ کڑیانوالہ کو کوچ کرکے گئے اور اوس پر تہوڑی سی لڑای کی بعد اوہ نے تصرف کرلیا مگر سرداران کنہیہ نی اپنی نئی دوست کو چہوڑ دیا اور سرداران بہنگے کی طرف ہوگئی اور حقیقت سنگھ نی گوجر سنگھ اور بہاگ سنگھ اہلو والیہ کے ساتھہ اتفاق کرکے کڑیانوالہ پر پھر قبضہ کرلیا اور جمون پر حملہ کیا سردار مہان سنگھ سوکرچکیہ جو اپنی آپ کو مہاراج دیو کا بڑا دوست ظاہر کرتا تہا اور جسکے ساتھہ اوسنی دستار بدلے ہوئی تہی رامگر مین چتھون سے لڑ رہا تہا وہ اوس جگہہ سے بشتابی تمام چہوڑ دوڑا اور حقیقت سنگھ کے لشکر پر اوسنی حملہ کیا مگر شکست کہائی اور نقصان اوٹہایا بعد اوسکے اوسنی راجہ کے ساتھہ اتفاق کرکے جی سنگھ اور جسا سنگھ اہلو والیہ کو مدد کی واسطی بلایا یہہ سردار آئی اور اونہون نے کچہہ بندوبست کرنا چاہا مگر جب بندوبست کرنی کے کچہہ امید نہ رہی وہ امرتسر کو واپس چلے گئی اب مہان سنگھ کو ہار ماننی پڑی اور راجہ نے تیس ہزار روپیہ باج حقیقت سنگھ کو دینا کرلیا چہہ مہینے کے بعد جب حقیقت سنگھ نے دیکہا کہ راجہ باج کی دینے مین لیت ولعل کرتا ہے اوسنی مہان سنگھ سے درخواست کی کہ اتفاق کرکے جمون پر حملہ کرین اور جو لوٹ ملی اس مین نصف نصف تقسیم کرلینگی اسبات کو سردار سوکرچکیہ نی پرانی محبت اور بدل دستار کو فراموش کرکے فوراً قبول کرلیا وہ چیرال کو کوچ کرکے گیا اور حقیقت سنگھ طرفوال کے راہ سی گیا مگر مہان سنگھ کسی اپنی دوست کے ساتھہ سچا نہ رہا یہہ دیکہکر کہ راجہ بہاگ گیا اور اپنی مین یہہ قوت دیکہکر کہ بلا امداد لڑسکتا ہون اوسنی شہر جمون لوٹا

* دیکھو ذکر خاندان منکل سنگھ رامگڈیہ

اور قلعہ کو جلا دیا اور میلوں ملک مین بہت لوٹ لیکر آگیا حقیقت سنگھ نے اس دغا بازی کا عوض لینے کا عزم کیا مگر تھوڑے عرصہ کے بعد بیمار ہو کر مر گیا ٭

جب جی سنگھ نے حمبون کے لٹنے اور حقیقت سنگھ کی وفات کا حال سنا اوسکو بہت غصہ اور رنج ہوا اور نے جیمل سنگھ حقیقت سنگھ کے فرزند کو گوجرانوالہ جانے سے روکا جہان اوسکو مہان سنگھ نے بلایا تھا اور سردار سوکرچکیہ کو تخویف انتقام کے دی اور ۱۷۸۳ء مین جنڈیالہ کے اوپر کوچ کیا اور رسول پور اور منڈیالہ کو لوٹا اوسکے بعد وزیر سنگھ اور بھگوان سنگھ سرداران نکئی کی جو مہان سنگھ کے رشتہ دار تھی علاقہ کو فرق کر لیا اور اونکو زیر کر لیا ۱۷۸۴ء کی دیوالی مین مہان سنگھ امرتسر کو گیا اور جی سنگھ سی صلح کرنی چاہی مگر نہوئی جی سنگھ نے اوسکو دہمکایا کہ اگر حمبون کی لوٹ واپس نہ کر دیگا تو قید کر دونگا اور ایسی کچ آدائی سی اوسکی ساتھہ پیش آیا کہ وہ امرتسر سے بھاگ گیا اور بدلہ لینی کا تہیہ کر لیا اوسکی ساتھہ بہت سردار کنہیہ پر حملہ کرنیکو اتفاق کرنیکی واسطی مستعد تھی ان مین سے اعلے شخص یہ تھی سنسار چند کٹوچ اور جسا سنگھ رامگڈیہ جو کئی سال سی ہریانہ کے جنگلون مین جلا وطنی مین آوارہ پھرتا تھا یہہ سب دوست ملکر بٹالہ کو کوچ کر کے گئے اور اوس قصبہ سی قریب آٹھہ میل کے فاصلہ پر گورنجش سنگھ انسی مقابل ہوا اور لڑائی ہوئی چھہ گھنٹی تک لڑائی رہی چھہ گھنٹی کے بعد ایک تیر گورنجش سنگھ کے ایک آدمی کے ہات سی گورنجش سنگھ کے سینہ مین جا کر لگا اور اوسکو ایسا مجروح کیا کہ وہ جان برنہ ہوا اور سپاہ کنہیہ کا جب سردار مارا گیا تو بالکل پریشان ہو کر بھاگ گئے ٭

جی سنگھ کو اپنی فرزند کے مرنیکا اتنا غم ہوا کہ اوس نے پھر مقابلہ نہ کیا کانگڑہ اوس نے سنسار چند کو دیدیا اور جسا سنگھ رامگڈیہ کو اوسکا پرانا علاقہ واپس دیدیا اور مہان سنگھ کے ساتھہ محبت جمانی کی غرض سے اوسنی مہتاب کور اپنے مری ہوئی فرزند کی دختر کے نسبت رنجیت سنگھ سی جو بھنگی مہاراجہ پنجاب ہوا کردی بنسبت ۱۷۸۵ء مین ہوئے اور سال آیندہ مین شادی ہو گئی ٭

جی سنگھ کو پھر اوسکی پہلی سی طاقت حاصل نہین ہوئی اور ۱۷۸۹ء مین مر گیا اوسوقت اوسکی بیوہ سدا کور مثل کنہیہ کی رئیسہ ہوئی اس عورت کی لیاقت اور بے دریغ مزاج اور اقتدار پر دازی کا حال اور مقام مین لکھا گیا ہے

رنجیت سنگھ کو ملک پنجاب کے سلطنت بہت کچھ اس عورت کی مدد سی حاصل ہوئی اور علاقہ کنہیہ کا حصہ کلان سدا کور کے
قبضہ مین ۱۸۰۶ء تک رہا اوس سال مین اوسکی حریص دامادنی ایک بہانہ سے سب پر تصرف کرلیا +
ہیم سنگھ سردار جی سنگھ کی بیٹی کو فتح قصور کے بعد علاقہ کہانوالہ جمعی چالیس ہزار روپیہ کا ملا تہا اور رنجیت سنگھ
کی عہد مین یہہ علاقہ اوسکی باس رہا رنجیت سنگھ کے ہمراہی یعنی ۱۸۰۷ء کی مہم قصور مین لڑتا رہا اور کہڈیان مین اوسے
اور جاگیر دس ہزار روپیہ کے ملی ہیم سنگھ ۱۸۳۰ء مین مرگیا اوسکا بیٹا موہر سنگھ ملتان اور کشمیر مین لڑتا رہا اور ۱۸۴۱ء مین
وہ مقام پل کنجری اور ونیکی مین حفاظت گذر کی واسطے متعین رہا موہر سنگھ ۱۸۴۳ء مین ونیکی کے مقام مین مرگیا
اوسکی بیٹون کو جو اپنی باپ کی خدمت پیا مور تہی تیس ہزار روپیہ کی جاگیر ملی سروپ سنگھ ۱۸۴۳ء مین مرگیا اور اوسکی
جاگیر مہاراجہ نے کانہہ سنگھ بانکی کو دیدی اس خاندان کی قبضہ مین فقط موضع کہانوالہ رہا مگر سال آیندہ موضع کالے
عطر سنگھ کے سات بیوگان کو ملا اور رہیگا نواب بہی اونکی قبضہ مین ہی عطر سنگھ کی بیٹون نے مہاراجہ شیر سنگھ
کی خدمت مین آئی مین علاقہ کے داگذاری کیواسطے بہت سی درخواستین کین مگر بے سود رہین دونو اپنی چچازاد بہائی
ہیکھہ سنگھ کے ساتہہ ۱۸۴۶ء ایک گھوڑچڑہون مین نوکر رہی بعد اوسکی ستلج کی لڑائی کی بعد تخفیف عام ہوگئی +
موضع کہانوالہ اس خاندان کی نام بسبیل علی الدوام واگذار ہے موضع کالی صبیہ قابضان حال مرتی جاوینگی
ضبط ہوتا جاویگا +

خاندان کنہیہ

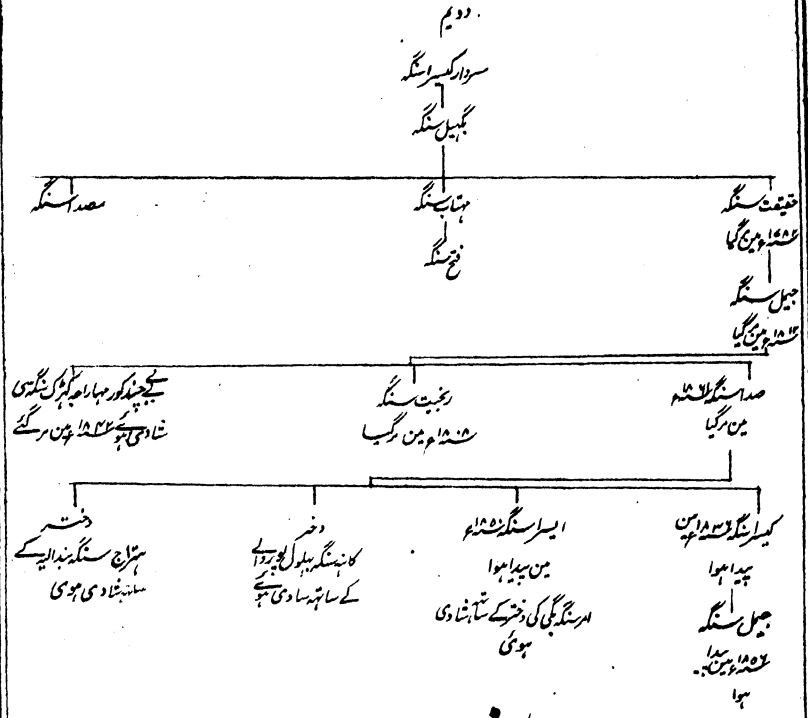

حال خاندان

مثل کنہیا اور سردار حقیقت سنگھ کا مفصل حال ذکر سابق مین (یعنی جیت سنگھ کی ذکر مین) لکھا گیا ہے اور اس جگہہ اوسکی تکرار کرنی کی ضرورت نہین ہے حقیقت سنگھ ایک سندھو جٹ زمیندار موضع جلکا کا بیٹا تھا جلکا کاہنا سی جہان جی سنگھ پیدا ہوا تھا فقط چند میل کے فاصلہ پر ہے دونو جینگا اور حقیقت سنگھ کپور سنگھ سنگھپوریہ کے نوکر تہی اور اوس سردار کی مرنی پر وہ نوسر خود سردار بن بیٹہی حقیقت سنگھ کی قبضہ مین - کلانور - بورا - دلبوہ - کاہنہ گڈہ - عدالت گڈہ -

پٹھان کوٹ - مٹو - اور بہت سی اور دیہات آئی اوسکی زیر حکم سردار ان سنگت پوریہ صاحب سنگہ نانکی - دیال سنگہ اور سنت سنگہ داد دپوریہ دیسا سنگہ موہل جیت سنگہ بنوڑ - صاحب سنگہ تارا گڈھیہ اور بہت اور سردار اڑتے رہے ۱۷۹۶ء مین حقیقت سنگ نے چوڑیا نوالہ کو مسمار کردیا اور ویران کرکے سنگت پورہ اور قلعہ فتحگڈہ بنایا اس قلعہ کا نام اوسنی فتح گڈہ اپنی برادر زادہ فتح سنگہ کے نام پر رکھا مہتاب سنگہ نے جو اپنی بھائی کے علاقہ مین بڑا حصہ کہتا تہا پر متصل فتح گڈہ کے ایک قلعہ بنایا جسکا نام اوسنی چیتوڑ گڈہ رکھا +

سردار حقیقت سنگہ ۱۷۹۲ء مین مرگیا اوسکا اکیلا بیٹا جیمل سنگہ جو گیارہ برس کی عمر کا تہا اوسکے بعد اُسکی علاقہ قابض ہوا اس سردار نے علاقہ کنہیہ کی توسیع کیواسطی بہت کچھ نہ کیا مگر جو علاقہ اوسکی قبضہ مین تہا وہ قایم رکھا اور کیہ اوس مین سے کہو یا نہین جیمل سنگہ ۱۸۱۲ء مین مرگیا اور کوئی فرزند نرینہ نہین چہوڑا اور رنجیت سنگہ نے فتحگڈہ کی اندر جو دولت کثیر اوسکے زعم مین تہی اوس پر قبضہ کرلینی کا تہیہ کرلیا رنجیت سنگہ نے ایک شخص رام سنگہ جیمل سنگہ کے بیوہا پاس بہیجا مگر جب اس شخص کو قلعہ مین دخل ہوا اوس نے مہاراجہ کے نام سی قبضہ کرلیا +

تین مہینی کے بعد جیمل سنگہ کے بیوہ کو ایک لڑکا پیدا ہوا اور اس طفل کیواسطی جسکا نام چند سنگہ رکہا گیا تہا مہاراجہ نے کچہہ علاقہ جمبی ۱۵ ہزار روپیہ سال کا واگذار کردیا

اپنی مرنیسے چند مہینی پہلی جیمل سنگہ نے اپنی اکیلی دختر چند کور کے شادی جسکی عمر دس برس کی تہی کہڑک سنگہ مہاراجہ کی فرزند اور وارث تخت پنجاب کیساتہہ کردی تہی یہہ شادی بہت دہوم اور شان کے ساتہہ فتحگڈہ مین چہٹی فروری ۱۸۱۸ء مین ہوئی تہی اوس مین رئیسان کیتہل نابہ اور جیند اور کرنیل اوکٹرلونی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل شریک جلسہ تہے +

فروری ۱۸۲۱ء مین چند کور کو ایک لڑکا پیدا ہوا جسکا نام نونہال سنگہ رکہا گیا اور جب مہاراجہ اعظم جون ۱۸۳۹ء مین فوت ہوئی تو چند کور کا شوہر کہڑک سنگہ تخت نشین ہوا +

کہڑک سنگہ ایک ایسا شخص تہا کہ اوسکے جذبات سخت تہی اور عقل ضعیف تہی پوجا پاٹ مین اوسکو خوب قاعدہ کیساتہہ عادت تہی مگر وہمی تہا مگر باوجود اسکی بہت سی عیب جو انسان کے تنزل کے باعث ہین اوس مین تہی عفو کرنا اوسکو

نہین آتا تہا اور بدولینی مین سے رہتا تہا اور جو وقت پر مورد التفات ہوا اوسکے ہاتہون مین بالکل پڑجاتا تہا اور نکا تخت بلا وقت بیٹہہ جانا بہت کچہہ راجہ دہیان سنگہ کی مدد کی سبب سے ہوا راجہ دہیان سنگہ نی مشہور کیا کہ رنجیت سنگہ مرتے وقت کہہ گئے تہی کہ ہماری بعد کہڑک سنگہ تخت نشین ہوگا اور مہاراجہ نی خود دہیان سنگہ کو وزیر منتخب کیا تہا + رنجیت سنگہ کی حیات کی پچہلی چند سال مین دہیان سنگہ گویا مختار مطلق تہا اور اوسنی جو تہیہ کر لیا تہا کہ اب میرا زور کم نہو پس یہہ بات ضرور تہی کہ تخت پر ایک ایسا بادشاہ ہی جو بالکل اپنی وزیر کی ہاتہون مین رہی اور جو خود حکومت کرنیکی خواہش نہ رکہی اسکی سوا ایک اور بہی بلند نظری زیادہ عزیز دہیان سنگہ کو تہی اوسکا سب سے بڑا بیٹا ہیرا سنگہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کو نہایت عزیز تہا مہاراجہ کی حضور مین اوسکو کرسی نشینی کا منصب تہا حالانکہ اور سب سوا دو تین بہائیون کی مہاراجہ کی سامہنی کہڑی رہتی تہی ہیرا سنگہ کی بغیر مہاراجہ کو چین نہ آتی تہی بغیر ہیرا سنگہ کی مہاراجہ کبہی باہر ہوا کہانی نہ جاتی تہی غرضکہ ہیرا سنگہ کی پرورش اسطرح ہوئی تہی کہ گویا خاص مہاراجہ کا فرزند تہا اور فوج خالصہ اوسکو اسی نظر سی دیکہتی تہی پس کیا یہہ بلند نظری کہ کسی دن ہیرا سنگہ پنجاب کا بادشاہ ہوجاوے کچہہ زیادہ حوصلہ سی بلند نظری تہی اور دہیان سنگہ اوسکا وزیر اعظم ہو کر حقیقت مین مختار کل رہی اور ایک چچا ہہا در مگر عیاش راجہ سوچیت سنگہ سپہ سالار رہے اور دوسرا چچا گلاب سنگہ تمام علاقہ کوہستان کا راجہ رہے اور امیر کابل اور راجہ نیپال سی محبت بخوبی ہوجاوے تو جموں کا خاندان ڈوگرہ تمام ہندوستان مین نہایت قوی ہوجاتا اور ایک خاندان شاہی بن جاتا۔

مگر جیسا دہیان سنگہ نی سمجہا تہا وہ نہوا مہاراجہ کہڑک سنگہ کو قابو مین رکہنا نہایت دشوار تہا کہڑک سنگہ دہیان سنگہ سی نفرت تمام رکہتا تہا اور سردار چیت سنگہ باجوہ پر بہت اعتبار رکہتا تہا یہہ سردار جانتا تہا کہ جبتک دہیان سنگہ زندہ رہیگا مین ملحوظ نہ رہونگا اور اوسنی فرانسیسن خیرخواہون کے ساتہہ اتفاق کر کے جو خاندان ڈوگرہ کی نہایت مخالف تہی دہیان سنگہ کی جڑ ڈالنی کے لئی سازش کی مگر دہیان سنگہ اقتدار مین جو اسکا اپنا کام تہا شکست کہانیوالا نہ تہا اوس نی رانی چند کور اور نونہال سنگہ کو سمجہایا کہ چیت سنگہ کو علیحدہ کرنا نہایت ضرور ہی کیونکہ اگر اوسکی سازش چل جاوے گی تو کل اختیار اونکی اور فرانسیسن خیرخواہون کے ہات پڑجاویگا اور اس فہمایش پر یہہ صلاح ٹہیری کہ اوسی شب چیت سنگہ کو قتل کر ڈالنا چاہئی راجہ دہیان سنگہ نے قلعہ کی پہرہ والون کو اپنی طرف پہیر لیا اور پہیا یالوا

دروازہ سی قلعہ مین داخل ہوکر صبح ہونی سے ایک گھنٹہ پہلے شہزادہ نونہال سنگہ نی گلاب سنگہ سوجیت سنگہ عطر سنگہ سندھانوالیہ فتحسنگہ باں اور چند اور سردارون کو ساتھہ لیکر خود مہاراجہ کی خوابگاہ مین جیت سنگہ کو قتل کیا +

اس فعل کے بعد جو نہم اکتوبر ۱۸۳۹ء کو ہوا کھڑک سنگہ کی سلطنت حقیقت مین ہوچکی اوسکا فرزند نام کیواسطی یہہ طریق رکھتا رہا کہ مہاراجہ جیسی حکم احکام لیتا رہا مگر اون احکام کی تعمیل فقط اوس حالت مین ہوتی تہے کہ جب شہزادہ اور وزیر اوس حکم کی مصلحت مین اتفاق کرتے تہے ورنہ اون احکام پر لحاظ نہ کرتے تہے عظم وشان اور نام بادشاہت کا مہاراجہ کے واسطی رہے اور مئی ۱۸۳۸ء مین مسٹر کلارک صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کے جب ملاقات ہوئی تو بہت شان اوتوزک کے ساتھہ ہوئی جواہرات سی اوس دربار مین مہاراجہ لدی ہوئی تہی اور مشہور کوہ نور ہیرا پہنی ہوئی تہی مگر اختیار اونکی ہات سی جاتا رہا تہا اور مرنی سی پہلی چار مہینی کے عرصہ مین کسی معاملہ سلطنت مین اوسنی کچھہ صلاح نہ لیجاتی تہے اور قلعہ مین بطور قیدی کی رہا کرتے تہے +

اب راجہ دہیان سنگہ کو نیا خوف اپنی اختیار کی زوال کا شہزادہ نونہال سنگہ کیطرف سی ہوا یہہ جوان شہزادہ اولعزم اور دلیر تہا اگرچہ سردار اوسکو پسند نہین کرتے تہے لیکن فوج اوس سی محبت کرتی تہی اور فوج کو امید تہی کہ جو جو جنگ آزمائی کی کام اوسکی دادانی کئی تہی ویسی ہی یہہ بہی کریگا اور شہزادہ کی اپنی نیت بہی ایسی ہی تہی کوئی خاص قابلیت تو اوس سی ظاہر ہوئی معلوم نہین ہوتی ہے مگر وہ ضدی تہا اور کسی کی دخل کی برداشت نہین رکہتا تہا اور دہیان سنگہ کا سوخ روز بروز کم ہوتا گیا اور راجہ کو یہہ خوف شروع ہوا کہ جب نونہال سنگہ تخت نشین ہوگا تو کوئی اور نیا وزیر بنالیگا اور جیت سنگہ کی علیحدہ کرنے کے نسبت اوس وزیر کا ٹالنا نہایت مشکل ہوگا تمبر کے شروع سی کہڑک سنگہ کے زندگی کی جو ہمیشہ ضعیف تہی طبیعت کو یاس ہوگئی تہی اکتوبر مین کہڑک سنگہ کی حالت بہت بری ہوگئی اور ۵ نومبر کو ۳۸ برس کی عمر مین مرگیا عموماً یہہ یقین ہے کہ کہڑک سنگہ کی موت اس طرح ہوئی کہ راجہ دہیان سنگہ کی حکم سے اور نونہال سنگہ کی واقفیت سی اوسکو زہر دیا گیا لیکن اگر نونہال سنگہ نی زہر نہین دلایا تب بہی ضرور اوسکی اپنی ظلم شعاری اور ناخلفی سی موت جلد واقع ہوتی دم اخیر تک شاہ مرنی والا اپنی فرزند سے محبت کہتا رہا اور اوسکو اپنی پاس آنے کے لئی پیغام پر پیغام بہیجا مگر نونہال سنگہ گیا نہین وہ اسکا مشتاق تہا

کہ اوسکا باپ مجاوی جس سے اوسکو نفرت تہی تو مین ملک کا مطلق السنان بادشاہ بن جاؤن اور جب وہ شاہ بلاول مین
شکار کہیل رہا تہا اور اوسکو اپنی باپ کے مرنیکی خبر پہونچے تو یہہ بہی انسانیت اوس مین نہ تہی کہ اپنی خوشی کو مخفی رکہتا
دوسری دن پانچوین نومبر کو کہڑک سنگہ کی نعش دہشنای دروازہ کی پری میدان مین قلعہ کی سامنی جلائی گئی
نعش کے ساتہہ حسین اشیر کور سردار منگل سنگہ سندہو کی ہمشیرہ اور تین کنیز کین ستی ہوئین - نونہال سنگہ نعش کے
جلائی جانی کیوقت موجود تہا مگر ہنوز بالکل نعش جل نہ چکی تہی کہ گرمی آفتاب کے شدت کی سبب سے ناچار ہوکر راوی کی
نالہ پر جو قلعہ کے نیچے بہتا تہا وہ نہانی کی واسطی آیا قلعہ کے طرف وہ پیادہ پا چلا اور تمام دربار کے لوگ پیچہی آتی تہی
اور میان اودہم سنگہ راجہ گلاب کی بڑی بیٹی کا نات جسکی جدائی مین اوسکو ایکدم چین نہ تہا اوسکی ہاتہہ مین تہا
جب وہ دروازہ کی پاس آیا تو اوس نی پینی کیواسطی پانی مانگا مگر اوس جگہہ پانی موجود نہین تہا اور سب گنگا جمیان
جن مین گنگا جل بہرا ہوا تہا اور جسپر چڑکنی کے واسطی لایا گیا تہا خالی ہوگئی تہین وہی سردارون نی سرگوشی کی کہ
یہہ شگون بد ہی مگر شہزادہ ہنسکر آگی بڑہ گیا دروازہ کی اندر جیسا ہی اوس نے قدم رکہا دیوار مندیر کڑیان شہتیر اور
اینٹین سب نیچی گر پڑین اور ایک لحہ مین سب کچہہ طی ہوگیا میان اودہم سنگہ ڈہیر مین سے اسطرح نکالا گیا کہ
اوسکی گردن ٹوٹ گئی تہی اور مرچکا تہا نونہال سنگہ کا بازو چپ ٹوٹ گیا اور اوسکی کہوپری پہٹ گئی تہی اوسکا
سانس چرہتا تہا مگر نہ اوسنے حرکت کی نہ موہنہ سی بولا راجہ دہیان سنگہ جو قریب ہے پہنچی تہا جب یہہ حادثہ ہوا
اور جسکو اسٹریہیر کے کرنی سے گرٹے لگے تہی ایک پالکی طلب کیگئے پالکیان وہان موجود تہین اور پالکی مین ڈال کر
شہزادہ کو سنگ مرمر کی بارہ دری مین جہان بخیت سنگہ صبح کی وقت دربار کیا کرتے تہے لیگیا حضوری باغ کی دونو
بڑی دروازی بند کردئی اور سوائی فقیر عزیز الدین اور نور الدین اور بہائی رام سنگہ اور گوونڈ رام کے کسیکو وہان
دخل نہوا ایک گہنٹہ کے بعد نونہال سنگہ مرگیا +

مگر راجہ دہیان سنگہ کو اس معاملہ سی پریشانی اس بات کی نہین ہوئی کہ کیا کیا جاوے اوسنی شہزادہ شیر سنگہ کو جو کاہنوان
مین شکار کہیل رہا تہا بلانیکو پیغام بہیجا کاہنوان لاہور سی قریب ۸۰ میل کے ہی اور راہ مین نسیل گہوڑی کے
جابجا لگا دئی تاکہ شہزادہ نہایت جلد پہونچ جاوی اوسنی ملتان پشاور سندی اور اور مقامات کو خبر بہیجی

کہ شہزادہ کو بہت خفیف چوٹ فقط آئی ہے اور اوسنی ایک خط صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کی نام شہزادہ کے نام سی اسطرح بہیجا کہ گویا خود شہزادہ نے لکہوایا تہا اور جسکا یہ مضمون تہا کہ مجہی ضرب بہت پہونچی ہے مگر امید ہی کہ کراچہا ہو جاؤنگا اور چتہی تاریخ کو راجہ نے امرتسر کو ایک سردار یہہ خبر کرنیکی واسطی بہیجا کہ شاہزادہ کو پہلی سی آرام ہے کچہہ عرصہ تک شہزادہ کی نعش ایک پشمینہ کی خیمہ مین باغ کی مکان مین پڑے رہی مگر رات کو قلعہ کی اندر لیگئے اور اندر ایک مکان مین کہی گئی دہیان سنگہ نی قلعہ لاہور اور قلعہ گوونڈگڈہ کے حفاظت کی سب تدبیرین کرلین آخرکار نوین تاریخ کو دوپہر کیوقت شہزادہ شیر سنگہ آپہونچا اب نونہال سنگہ کی موت کی حال کے چہپانی کچہہ ضرورت نہین رہی اور یہہ خبر مشہور کردی کہ نونہال سنگہ مرگیا *

نونہال سنگہ کے مرنی سی دو شخص خالی تخت کی دعویدار ہوئی اول شہزادہ شیر سنگہ جو مہاراجہ رنجیت سنگہ کا بیٹا کہلاتا تہا مگر حقیقت مین ایک شخص نہالا سوکیریان کی ایک چہینبی کا بیٹا تہا اور مائی سدا کور نے اوسکو اوسکی

* یہہ حال نونہال سنگہ کی وفات کا لکہا گیا۔ رانی سول سنگہ کرنیل چیت سنگہ بہائی فتح سنگہ دیوان تیجسنگہ ڈاڑہالہ اور اور شخصون کی بیان سی لکہا گیا کہ جو حادثہ کی وقت موجود تہے اور نیز اون پوٹون سی جو سرشتہ کی رسی ہوئی تہین کرنیل چیت سنگہ اوس موقع پر پہرہ پر موجود تہا جہان یہہ حادثہ ہوا تہا۔ بہائی فتح سنگہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کی سادات سے بڑا بوجاری سنہ فقیر نورالدین کی اوس چیت پر بیٹہا ہوا تہا جس پری اوس دروازہ پر چھت کی گرنے سی یہہ حادثہ ہوا نظر آئی اوسنی سنڈیر کو گرتی ہوئی دیکہا شہزادہ اور میان پر پہہ دہیر گرتی دیکہا اور اونے دہیان سنگہ کو بہی جو دو قدم پیچہی تہا دیکہا کہ اینٹین اوسکی بازو پر گرین دیوان تیجسنگہ ڈاڑہوالہ فقط چند قدم شاہزادہ کی پیچہی چلتا رہا جسوقت یہہ حادثہ ہوا وہ فوراً شہزادہ کی قریب آیا اور اوسنے دیکہا کہ شہزادہ کا سر بالکل کچلا گیا اور زخم مین سی اور کانون مین سی بہیجا نکلا ہوا دیکہا اوس وقت شاہزادہ بیہوش تہا اور مرنے کے قریب تہا *

بعض لایق آدمی جو اچہی عقل رکہتے ہین اور جو اوسنی زمانہ کی منصوبون اور فریبون سی بخوبی واقف ہین صاف کہتی ہین کہ راجہ دہیان سنگہ شہزادہ نونہال سنگہ کا قاتل تہا وہ کہتی ہین کہ دروازہ اوسکی حکم سی گرایا گیا تہا اور اوسکو دہیم سنگہ بہی پہنچی کو اوسنی بہیجا تہا ہی اسواسطی ضائع کرادیا کہ اس حادثہ کا اغفا ہو جاوے ظاہر زیادہ تر معلوم ہوتا ہے کہتی ہین کہ بالکی خاص سواسطی وہان بہیجو دیکہی گئی تہی کہ نرمی یا بقول شہزادہ اوسکی اندر ڈال دیا جاوی اور بلکہ یہانتک کہتی ہین کہ راجہ یہ سنگہ جو بالکی کی دروازہ کی اوپر بیٹہا تہا اوسنے دروازہ کی گرادینی کا ضرور اشارہ کیا ہوگا وہ یہہ ہی کہتی ہین کہ شہزادہ کو فقط خفیف ضرب دروازہ کی گرنی سی پہونچی تہی اور چوٹ لگنی کے بعد شہزادہ نے بالکی سی نکلکر اوسکو جلدی سی بالکی کی اندر ڈال کر قلعہ کی اندر لیگئی اور ایک اندر کی مکان مین اوسکو بند کردیا جہان فقط ہیبت راجہ کو دخل ہوا اور حقیقت مین شاہزادہ اوس مکان مین مارا گیا۔

یہہ روایت ایسی ہے کہ نام کو بہی اسکا ثبوت نہین اور جتنا زیادہ اوس پر غور کیا جاتا ہے اوتنا ہی اوسکا جہوٹا ہونا معلوم ہوتا ہے یہہ بات تو کچہہ تعجب نہین ہے کہ دفعتاً ایسی موت کا واقع ہونا اس سبب سے تبلایا گیا کہ سازش اور دغا سی ہوا ہی ہندوستانی ریاستون مین اکثر اتفاقاً نہین مرتی ہین مگر راجہ دہیان سنگہ پر اوسنی ۴

باپ سی خریدلیا تہا اور بختیت سنگہ کو کہدیا تہا کہ یہ لڑکا مہتاب کور اوسکی عقیمہ دختر کو پیدا ہوا ہے مگر تیرسنگہ کو مہاراجہ بچہ سنگہ ہمیشہ اپنا بیٹا کہتے تہے اور تیرسنگہ کے دعوی کر تخت نشینی کے بابت ایک فریق کثیر حمایت کرنیکو مستعد تہا اس زمانہ مین تیرسنگہ کے عمر ۳۳ برس کے تہی تیرسنگہ آدمی حسین اور سجوڑ تہا میدان جنگ مین شجاع اور دل صلابہ سردار تہا اور فوج اوس سی خوس تہی مگر عیاش بکثرت تہا ارادہ اوسکا ضعیف تہا اور متلون تہا اور وہ لیاقت اور ہمت اوس مین نہ تہی جو ایک ایسی شخص کی واسطی ضرور تہی جو ایسی قوم پر جیسی سکہہ تہی کہ ایک دم مین تہرک جانیوالے سی بادشاہت کرے +

دوسری دعویدار اختیار کی مائی چندکور تہی جو مہاراجہ کہڑک سنگہ کی بیوی تہی جب مائی چندکور کا بیٹا مرا تو مائی اپنے بزرگون کے گانو فتح گڈہ مین تہی وہ لاہور مین چٹہی نویسکو واپس آئی اور فقط اوسکو یہہ پیغام بہیجکر یہہ معلوم ہوا کہ راجہ دہیان سنگہ نے چالاکی کرلی تہی اور بعض سردارون کو اپنی طرف اس باب مین کرلیا تہا کہ شاہزادہ شیرسنگہ

ہم ثابت نہونی کی وجہ سی کچہہ بہی ثابت نہین ہے راجہ دہیان سنگہ کی گردن پر اور خون بہت ہین اور تمنی مین کہ جہوٹی تہمت خون کے اوس پر لگانی کی کچہہ ضرورت نہین ہی بیانات تو تسلیم کیجاسکتی ہی کہ جب راجہ دہیان سنگہ کی منصوبون مین کسی طرح کا ہرج ہوتا تہا تو اوسکو دغا یا دست بازی کا خیال اور عذاب و ثواب پر نظر نہین رہتی تہی اور بیانات کا کہ اوسکا نتیجا ہی شاہزادہ کے ساتہہ ہی مارجاویگا اوسکو کچہہ غم نہوتا مگر اسبات کا یقین نہین ہوسکتا کہ ایسا اوستاد مکاری اور دغابازی کا جیسا راجہ دہیان سنگہ تہا ایسی اگہڑ اور جہوٹہ بات کی تدبیر کرتا کہ کل دربار کی لوگون کی نظرون مین شہزادہ پر دروازہ گرا دیتا کہ اوس وقت جو لوگ تحت اوسکی حکم کے کام کرتی ہے پکڑی جاتی اور حقیقت مین فوراً تلاش ہوئی ہی اور راجہ کی سازش معلوم ہوجاتی کیا اور ہزارون موقع شہزادہ کی مارڈالنی کے نہتی جس مین اوسکی سازش ہونی نہ پکڑی جاتی اور جنمین راجہ کو اندیشہ اس بات کا نہ ہوتا کہ رازدار درکارندون کے سبب سی رازافشا ہوجاویگا وہ موقع ایسی ہوتی کہ یقیناً اوسکا مطلب حاصل ہوجاتا دروازہ کا گرنا ایسا نہین تہا جس مین یقینی مطلب حاصل ہوتا ممکن تہا کہ اشارہ ایسی وقت ہوجاتا کہ راجہ وقت سی پہلے یا پیچہے اگر شاہزادہ کا ایک قدم آگے پیچہے ہوتا مطلب ضایع ہوجاتا رہا پالکی کی موجود ہوجانیکا حال ہوا وسکے یہہ بات ہی کہ جہان بادشاہ کہین جاتی تہے تو ہاتہی اور کوتل گہوڑی اور پالکیان ہمیشہ ساتہہ رہتی ہین اور راجہ نے جو پالکی منگائی تو اون مین سی ہی منگائی جو جلوس مین ساتہہ تہین شہزادہ نے پانی حادثہ کے ہونی سے پہلی مانگا تہا اور ایسی پریشانی اور گہبراہٹ کی وقت مین اسباب یہہ اوسیسر ہوگیا کہ شہزادہ نی پانی ضرور کے پیونجنی کے بعد مانگا تہا +

وہ لوگ جو یہہ کہتی ہین کہ شہزادہ کو پہلے ضرب فقط خفیف لگی تہی اور بعد ازان وہ قلعہ کی اندر لایا گیا ضرور سہو کرتی ہونگی کہ وہ فقیر نورالدین کو اس جرم کا شریک بتاتی ہین فقیر نورالدین شہزادہ کی پاس سی اوس وقت سی کہ جب دیوار گری اور جب تک اوسمین دم رہا ایک دم علیحدہ نہین ہوا مگر وہ لوگ جو فقیر نورالدین کی نرم دلی اور نیکنیتی سی واقف ہین وہ جانتی ہین کہ خاندان مہاراجہ کا وہ نمکحلال نوکر تہا شہزادہ نونہال سنگہ کی ساتہہ ان تارہ سی ساتہہ الفت تہی ایسا خیال کرنا کہ فقیر نورالدین اوس کے قتل مین شریک تہا آدمیت سی خالی ہے نیز اس زمانہ مین فقیر نورالدین اور راجہ مین رنج تہا چیت سنگہ جب کہ راجہ ہوا تہا فقیر نورالدین اور فقیر عزیزالدین کا دوست تہا تمام

کرنیکا قصد کیا پہلے تدبیر جو اُسنے اور اُسکی شیر بہائی رام سنگھ نے کرنی چاہی یہہ تھی کہ وہ راجہ ہیرا سنگھ کو متبنی کرلے جو راجہ دھیان سنگھ کا بیٹا تہا اور اُسکو مسند نشین کردی فریق ثانی نے اسبات کو نہ مانا اور اُنہون نے یہہ بات کہی کہ چند کور شیر سنگھ کے ساتھ شادی کرلے مگر رانی نے اسبات کو یہ بنفر تمام قبول نہ کیا اور اُسنی کہا کہ مین سردار عطر سنگھ سندانوالیہ کو اپنا وارث بنالونگی مگر جیسی امید تھی اس امر کی نسبت فریق مخالف نے اور بھی زیادہ کم التفاتی کی اور رانی نے اُسوقت یہہ بات مشہور کی کہ صاحب کور گلوالی نونہال سنگھ کی بیوہ حاملہ ہے اور تین مہینے کا اُسکو پیٹ ہے اسبات کی مشہور ہونے سے صورت معاملہ کی بدل گئی اب یہہ بات تجویز کرنے ہوئی کہ تب تک بادشاہ اور کارندہ کون رہے اور یہ بات مشتبہ رہی کہ آیا رانی چند کور کامیاب ہوگی یا شاہزادہ شیر سنگھ ٭

اور اُس زمانہ سے پیچھے ان دونونے راجہ دھیان سنگھ کا یہ جرم فراموش نہین اور کبھی اُسپر اعتبار نہ کیا پس فقیر نورالدین شہزادہ کو جسکے ساتھ اُسکو دلی الفت تہی ایسی راجہ کو خوش کرنیکو کیون مارڈالتا جس سے اُسکو نصرت تمام تھی فقیر عزیزالدین کے سوا اور آدمی جو حضوری باغ مین اُس عرصہ مین دخل پاتے ہوئی یہہ تھے بہائی رام سنگھ بہائی گوندرام اور فقیر عزیزالدین بہائی رام سنگھ اور گوندرام بہائی تھے اور رام سنگھ اعتباری وزیر شاہزادہ کا تہا جسکے مرنے سے اُسکا اقتدار اور رسوخ جاتا رہتا بہائی رام سنگھ کی مصلحت راجہ دھیان سنگھ کے بالکل مخالف تہی علی ہذا القیاس بہائی گوندرام کا بہی یہی حال تہا لیکن اگر شاہزادہ قلعہ مین مارا گیا ہوتا تو ضرور یہی شخص اُسکے قاتل ہوتی اور راجہ دھیان سنگھ کے شریک ہوتے ٭

شہزادہ کے مزیکا وقت پوشیدہ رکھنی کی وجہ یہہ تھی کہ راجہ دھیان سنگھ کو موت کے حال کے افشا کرنیکے اُسوقت تک ضرورت تہی جبتک شاہزادہ شیر سنگھ لاہور مین آپہونچا اگر سازش پہلی سے کی ہوئی ہوتی تو راجہ دھیان سنگھ نے پہلے سے ہی یہہ تدبیر کرلی ہوتی کہ حادثہ کے وقت شہزادہ شیر سنگھ لاہور مین موجود ہوتا شیر سنگھ کے نہ موجود ہونے سے راجہ دھیان سنگھ کے اس معاملہ مین بے جرمی ثابت ہوتی ہے ٭

سازش کی روایت کی ابتدا یہہ ہے کہ لوگون کو یقین ہے کہ نونہال سنگھ کا ماراجانا ڈوگرے راجگان کے منصوبون کے کامیابی کے واسطے ضرور تہا لیکن اگرچہ ہیرا سنگھ کو جبتک کہ نونہال سنگھ زندہ رہتا تخت کے نصیب ہونے کی امید نہ تھی مگر اُسوقت مین نونہال سنگھ کے مرنے کے راجہ دھیان سنگھ کے خواہش نہ تھی ہیرا سنگھ تخت نشینی کے واسطے منوز وقت نہین تہا اور تین آٹھ مہینون مین جو سازش وغیرہ ہوتے رہی تو اُسکا نام فقط اُس فریق نے جو راجہ کا مخالف تہا سطح لیا کہ شاید رسکتا ہیرا سنگھ دعوی رکھتا ہو راجہ کو نونہال سنگھ کے سامنے کچھہ رسوخ نہا گو شیر سنگھ کے سامنے اُس زمانہ مین کچھہ بہی رسوخ نہ تہا جو فوج کا ایک سردار تہا اور جسکو فوج چاہتی تھی اور جسکی بابت یہہ امید ہوسکتی تھی کہ بغیر راجہ کے امداد کے وہ اپنا کام بھال لے علاوہ اسکے یہہ بہی التفاق برابر کہا کہ رانی چند کور کا فریق زور حاصل کرلے اُسوقت تین

مائی یعنی رانی چند کور کیطرف بھائی رام سنگھ اور گوونددام اور سردار عطر سنگھ اور لہنا سنگھ اور اجیت سنگھ سندھانوالیہ فتح سنگھ مان جنرل گلاب سنگھ پھوندیہ شیخ غلام محی الدین جمعدار خوشحال سنگھ اور جنرل تیج سنگھ تھے شہزادہ شیر سنگھ کے حامی سردار فتح سنگھ اہلووالیہ سردار دھنا سنگھ ملوئی سردار شام سنگھ اٹاریوالے تینون راجگان جمون دھیان سنگھ گلاب سنگھ اور سوچیت سنگھ بھائی گورمکھ سنگھ فقیر عزیز الدین اور فرانسیس جنرل ونتورا اور کورٹ صاحب اجدنیا ناتھ زیرک اور ڈرپوک سردار لہنا سنگھ مجیٹھیہ دونون مین سے کسی طرف نہ تھی اور جن سردارون کے نام اوپر لکھے گئے اُنکے مصلحتین قائم نہ تھین راجگان جمون اگرچہ اُنکی مصلحت اور اُنکے فوائد حقیقت مین ایک ہی تھی کبھی ایک طرف کبھی دوسرے طرف نظر ہو جاتی تھے اور خوشحال سنگھ اور تیج سنگھ فوراً اُس طرف ہو جانیکو مستعد رہتی تھی جس سے اُنکو دولت حاصل ہونیکی زیادہ امید ہوتی حقیقت مین ایسی سردار کم تھے جنکو ان دونو دعویدارون مین سے کسی کے ساتھ بہت غرض متعلق تھے مائی چند کور سے لوگ راضی نہ تھے اسواسطے کہ اُسکا بڑا شیر بھائی رام سنگھ تھا جس سے نونہال سنگھ کے زمانہ مین سردار نہایت ناراض تھے اسواطیکہ اُسنے اُنکی جاگیرین گھٹوائین تھین اور نوکری اُنکی سپاہ کی زیادہ کرائی تھے جو لوگ اُسکے حامی تھے اس غرض سے تھی کہ جب زمانہ سلطنت ضعیف ہوگی تو اُنکو اختیار سرخود رہیگا اور سرخود اختیار رہنی کی الفت اور شیخی سکھون کو بہت تھی جیسا کہ اختیار رنجیت سنگھ کی سلطنت کے سال اخیر مین اُنکو رہا تھا سرداران سندھانوالیہ جو چند کور کی نہایت مضبوط حامی تھے نومبر کے شروع مین لاہور مین موجود نہ تھی اجیت سنگھ جسکے ساتھ چند کور کی آشنائی ہونی مشہور ہے کلوار سنڈھی کی لڑائی مین مصروف تھا اور عطر سنگھ ہردوار مین تھا عطر سنگھ تھوڑے عرصہ کے بعد اپنی بھتیجی کے ساتھ لاہور مین ۱۴ تاریخ کو آگیا تھا اُسوقت کی تھوڑی بہت پیچھے

اور راجہ تباہ ہو جاتا یہہ بات کہنی کہ راجہ نے شیر سنگھ کو مسند نشین اسواسطے کیا کہ آئندہ اسکو مارڈالے فقط ایک کہنہ کی سی بات ہے دھیان سنگھ مشکلات خود اسواسطے بڑھا نہ کرتا تھا کہ اُن مشکلات کو حل اور مغلوب کرنیکی اُسکو بعد ازان خوشی حاصل ہو اور شیر سنگھ کو آخر کار سندھانوالیون نے اور راجہ دھیان سنگھ سے قلبی عداوت رکھتے تھے نونہال سنگھ کی موت نہایت سخت آفت تھی جو اسکا تاراجہ دھیان سنگھ پر پڑسکتی تھی اُسنے اپنے آپ کو اپنی نہایت تیزی عقل اور ہوشیاری کی رو سے اُس بلا مین سے ہنسی ہونیکو نکالا مگر باوجود اسکے کہ وہ اُس بلا مین سے نکل گیا یہہ حادثہ اُسکے واسطے بلا ہی تھا +

بعض آدمی ایسے ہین کہ اُنکو یقین ہوکر بڑا جرم کے پیچھے پیچھے خدا کی طرف سے انتقام آیا ہوتا ہے یہہ لوگ خاموش نہ رہینگے کہ یہہ بات کہ نونہال سنگھ کو یہہ حادثہ ہوا اور قت ہوا کہ جب وہ اپنے باپ کے چندے ساتھ وہ ایسی بدسلوکی سے پیش آیا تھا اور جس کے موت اُسنے ایسی جلدی پیدا کی تھی اور جسکی موت کا وہ ایسا خواہان تھا واقع ہوا درحالیکہ دولت اور زور اور پنجاب کی بادشاہت اُسکے قبضہ اقتدار مین تھے +

کہ جب مائی نے دونو فریق کے تفرقہ کر لینے کیواسطے ایک اور تجویز یہہ کی تھی کہ وہ پرتاب سنگھ شیر سنگھ کے سب سے بڑی بیٹی کو گود لے تاکہ شہزادہ اُسکی سلطنت سے راضی ہوجاوے اور جو عذر شیر سنگھ کی نسب کے باب مین تھا وہ اسطرح سے رفع ہوجاویگا مگر یہہ تجویز بھی مثل اور سب تجویزون کے بن نہ آئے اور لاہور مین لوگون کو یہہ خیال پختہ ہوگیا کہ نونہال سنگھ کے بیوہ کے حاملہ ہونیکے ایام مین شاہزادہ اور مائی دونو شامل ہوکر سلطنت کا کاروبار اختیار کر لین تو فقط یہی صورت اتفاق کے پیدا ہونے کی ہوگی اور دونو مختاران سلطنت کے کاروبار پر نگرانی ایک کونسل سرداران قوم کے رہے ٭

یہہ تجویز بھی کسیقدر بدلی گئی اور ۱۰ تاریخ کو یہہ تجویز ٹھہری کہ مائی چند کور رئیسہ رہے شیر سنگھ کونسل سرداران کا میر مجلس رہے فوج کا اختیار اُسکو رہے اور راجہ دھیان سنگھ وزیر رہے یہہ ناکارہ انتظام ضرور ٹوٹنی والا ہی تھا اور ہر کسی کو اُسکے ٹوٹنی کی امید تھی مگر ایک ہفتہ کے بعد یہہ بھی انتظام متروک ہوا اُسکا عمل درامد ہونا ناممکن معلوم ہوا اور روزانہ آپسمین تنازع اور فساد کا خوف بڑھتا رہا دونو فریق کا قلعہ مین دخل تھا مائی کے پاس زنانہ مکانات رہی شہزادہ کے اختیار مین حضوری باغ اور اور مقامات قلعہ کے رہے کبھی کبھی شیر سنگھ جلوس شاہانہ سے باہر جاتا تھا اور مائی چند کور نے کئی مرتبہ اُسکے آنے کے وقت دروازے بند کر لینی کا عزم کیا کاروبار کے کرنیکا طریق بھی ایسا ہے بیقاعدہ رہا صبح کا دربار شیر سنگھ حضوری باغ مین سنگمرمر کے بارہ دری مین کرتے تھے بعد اُسکے وزرا شیش محل مین کاروبار کرنے جاتے تھے اور پچھلے وقت ثمن برج مین مائی کی خدمت مین حاضر ہوتے تھے ٭

اب راجہ دھیان سنگھ بظاہر رکھتے ہین کہ راجہ گلاب سنگھ کی سفارش سے مائی چند کور کی جانب پھرا ہوا معلوم ہوا راجہ گلاب سنگھ سے مائی چند کور نے مناور کے واپس دینے کا اقرار کیا تھا مگر وزیر دونو فریقون کو دکھانا چاہتا تھا کہ میرے مدد کے بغیر کوئی فریق بھی کچھہ نہ کرسکیگا آخر کار ۱۰ نومبر کو تجویز اخیر یہہ ہوئی کہ شیر سنگھ آٹھہ مہینے کے واسطے اپنی جاگیر کوٹلہ مین چلا جاے اور اپنی فرزند پرتاب سنگھ کو بطور رکن کونسل چھوڑ جاوے مائی چند کور جنک صاحب کور کو کچھہ اولاد پیدا ہو مختار رہے اور اُس وقت اور انتظام کیا جاوے اس اقرار نامہ پر راجہ

دھیان سنگھ اور گلاب سنگھ سردار رلھنا سنگھ مجیٹھیہ عطر سنگھ سندھانوالیہ فتحسنگھ مان سنگھ سندھو تیج سنگھ شام سنگھ اٹاریوالہ دھنا سنگھ ملوی جمعدار خوشحال سنگھ بھائی رام سنگھ اور گورکھ سنگھ فقیر عزیز الدین دیوان دینا ناتھ اور شیخ غلام محی الدین کے دستخط ہوے دونو فریق کے دستخط اقرار نامہ پر ہوئے کہ راجہ دھیان سنگھ نے انکو بھکایا اور شہزادہ شیر سنگھ نے جب دیکھا کہ اس تجویز سے مخالفت کرنیسے فائدہ کچھ نہین ہے اور راجہ دھیان سنگھ کے منصوبہ کو نہ سمجھا بٹالہ کو چلا گیا اور وہان قابو کا منتظر رہا کہ جب موقع ملے تو ہاتھ پانو ہلاوے +

مائی کے شیر دن کو تھوڑے ہی عرصہ مین اپنا ضعف معلوم ہو گیا راجہ گویا کبھی دربار مین حاضر ہی نہین ہوتا تھا بلکہ شکار مین مصروف رہتا تھا اور روز بروز ملک کے امن مین فرق آتا گیا سرکین غیر محفوظ ہو گئین توجہ امن و نسق سے ہو گئی اور سرحد کی جو اضلاع دور دست تھے اُن مین بغاوت کی تیاری ہونے لگی اب دھیان سنگھ کو اطمینان ہو گیا کہ سلطنت کا کام اُسکے بغیر نہو سکیگا مگر وہ مائی کے شیر دن کو بھی اسبات کا یقین کروانا چاہتا تھا چنانچہ اس غرض سے دوم جنوری ۱۸۴۱ء کو وہ جمون چلا گیا اب سلطنت پر پہلی تباہی آئی فوج باغی ہونے لگے جرنلون نے حکم نہ ماننا شروع کیا اور راجہ کے چلے جانے کے بعد ایک ہفتہ مین مائی چند کور اور بھائی رام سنگھ نے ضروری پیام بھیجکر اسکو بلایا کہ بلا توقف لاہور کو واپس آجاوے ۱۳- جنوری ۱۸۴۱ء کو اجیت سنگھ سندھانوالیہ لاہور سے یہ بہانہ کرکے روانہ ہوا کہ راجہ دھیان سنگھ کے واپس آنے سے پہلے اپنے گانو راجہ سانسے کو چلا جاوے مگر بجائے اُسکے وہ لودھیانہ کو چند کور کیطرف سے ایک پیغام صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کے پاس لیکر گیا مگر صاحب موصوف سے اُسکی ملاقات نہو سکے +

۱۴- مارچ کو لاہور مین حیرانی ہوئی کہ شیر سنگھ شالامار مین آپہونچا جو شہر سے چھ میل ہے شہزادہ فوج کے بیت ٹوٹنا تہا اور اُسکو فوج اپنی ساتھ موافق معلوم ہوئی فرانسیسی جنرلون نے تو اِس سے مدد کا وعدہ کر لیا تھا اور اُسنے اِس سبب سے اپنی بخت آزمائی در ایام غیر حاضری راجہ دھیان سنگھ کے جمون مین کرنی چاہئے جب وہ شالامار مین پہونچا تو ایک عہدہ دار جنرل گلاب سنگھ کی پلٹنونکا اُسکی خدمت مین حاضر ہوا اور درخواست کی کہ ہماری چہاونی مین تشریف لے چلئے شہزادہ نے درخواست کو منظور کیا اور بیگم پورہ کے ڈیرہ مین چلا گیا اور وہان جنرل گلاب سنگھ پہونچکے

پلٹنون مین خیمہ زن ہوا اور شلک سلامی چارون طرف سے سر ہوئی ۔

قلعہ مین جو فوج تھی وہ غافل نہین رہی قلعہ کے اندر مائی کے ساتھ راجہ گلاب سنگھ اور ہیرا سنگھ اور سردار عطر سنگھ سندھانوالیہ اور منگل سنگھ سندھو اور غلام محی الدین تھے امیر سنگھ کی تین پلٹنین اور لھنا سنگھ مجیٹھیہ کا توپخانہ بلایا گیا شہر کے سب دروازون پر توپین چڑھائی گئین اور راجہ سوچیت سنگھ کی فوج اور چار یاری رسالہ شاہدرہ سے کوچ کر کے قلعہ کے سامنے آجما اور راجہ دھیان سنگھ کو بہت جلد بلانیکو شتر سوار بھیجے گئے پندرھوین تاریخ کو دن بھر مین بہت سے فوج شہزادہ کی طرف چلی گئی اور سولھوین تاریخ کے صبح کو شہزادہ کے پاس ۲۶ ہزار پیادہ فوج اور ۸ ہزار سواری فوج اور ۴۵ توپین ہوگئین اُس روز شہزادہ نے بہت تزک اور شان اور تجمل کے ساتھ لاہور کی طرف کوچ کیا اور شہر مین ٹکسالی دروازہ سے داخل ہوا جنرل ونتورا اور کورٹ اور بہت سے سکھ سردار شہزادہ کے ساتھ تھے شہر مین داخل ہونیکے وقت شہزادہ کے مقابلہ پر کوئی نہین آیا بادشاہی مسجد مین جو میگزین تھا کرنیل دھونکل سنگھ نے شہزادہ کو حوالہ کر دیا اور تھوڑے سے دیر مین شہزادہ کا دخل اور تصرف کُل شہر پر ہوگیا شہزادہ نے تب پیام بھیجا کہ قلعہ کو چھوڑ دین مگر گلاب سنگھ نے لڑنے کا ارادہ کر لیا تھا قلعہ مین تین ہزار فوج تھی اور اُسمین زیادہ تر راجہ گلاب سنگھ کی پہاڑی سپاہ تھی رانی چند کور نے بے دریغ خزانہ سپاہیونکو دیا گلاب سنگھ نے پہرہ ہر موقع کو اور ہر مورچے کو ملاحظہ کیا اور سپاہیون کو انعام اور وعدے دیکر اُنکی دل افزائی کی حملہ یون شروع ہوا کہ قلعہ کے حضوری باغ دروازہ پر چودہ توپین جن مین دو ہرے گولے بھرے ہوئے تھے سر ہوئین دروازہ اوڑا دیا گیا اور گر پڑا اور محاصرین جنکے آگے آگے متعصب اور جوش کے بھرے ہوئے اکالی تھے ٹوٹے ہوئے دروازہ مین سے فتح کا شور کرتے ہوئے گھس گئے مگر محصورین کے پاس دروازہ کے پیچھے ہی دو توپین گراپ کی بھری ہوئی لگی ہوئی تھین ان توپون کے ایسے مارے ہوئے کہ غنیم پریشان اور سراسیمہ اور بہت سا نقصان اوٹھا کر پیچھے ہٹ گئے اسکے پیچھے دروازے کو محصورین نے آنٹ دیا اور پھر قلعہ سے حضوری باغ پر توپ رانی شروع ہوئی ۔

ڈوگرے سپاہی قادر انداز نشانچی تھے اور شیر سنگھ کے اتنے آدمی ضائع ہوئے کہ، ۱۷ تاریخ کو وہ حضوری باغ سے بادشاہی مسجد مین چلا گیا سولہ تاریخ کی رات کو حملہ آور ونے پچاس توپ اور زنبورون سے برابر آتشباری جاری رکھی اور چھوٹی دیوار بہت سے توڑ ڈالی تھی مائی کا فریق اب اپنے حفاظت اور عافیت کا خیال کرنے لگا بھائی رام سنگھ شہزادہ کے حضور مین حاضر ہوا اور شہزادہ اُس سے اچھے طرح پیش آیا اور دوسرے دن جمعدار خوشحال سنگھ اور اُسکا بھتیجا تیج سنگھ جو مبالغہ کے ساتھ اپنے آپ کو مائی کا جان نثار ظاہر کرتے تھے شیر سنگھ کی خدمت مین حاضر ہوئے اور اطاعت قبول کی +

راجہ گلاب سنگھ کو پھر پیام بھیجا گیا کہ اطاعت قبول کرے اور قلعہ چھوڑ دے راجہ نے جواب بھیجا کہ میرا بھائی لاہور کو جلد آتا ہے اُسکے پہونچنے تک لڑائی بند رہے یہ درخواست اُسکی نہ مانی گئی اور اُسنے قسم کھائی کہ مین راجپوت ہون جب تک دم مین دم رہیگا قلعہ کو نہ چھوڑونگا توپ رانی پھر شروع ہوئی اور دن بھر برابر ہوتی رہی شام کو راجہ دھیان سنگھ اور سوچیت سنگھ جمون سے آپہنچے اور شہر کے باہر انہون نے ڈیرہ کیا سوچیت سنگھ شیر سنگھ کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ راجہ دھیان سنگھ کل حاضر ہوگا چنانچہ راجہ دھیان سنگھ ۱۸ تاریخ صبح کو شہزادہ کے حضور مین حاضر ہوا راجہ نے افسوس ظاہر کیا کہ شہزادہ نے تعجیل کی اور صلاح دی کہ قلعہ والونسے فوراً طرح پیام ڈالنی چاہئے راجہ گلاب سنگھ نے بہت خوشی سے صلح کرنی چاہی اور اُسکے بھائی نے اُسکے واسطے موافق شرائط حاصل کردین محصورین قلعہ کو اجازت ہوئی کہ اپنے سلاح لیکر باعزت قلعہ سے نکل جاوین مائی چند کو رنے نیابت سلطنت کا دعوی چھوڑ دیا اور اُسکو ایک جاگیر کلان کڈیالی مین متصل جمون ملی جب یہہ عہد و پیمان ہو چکے راجہ گلاب سنگھ ۱۹ تاریخ کو آدھی رات کے وقت قلعہ سے کوچ کر گیا اور قلعہ کے سامنے جو میدان ہے اُس مین خیمہ زن ہوا سردار عطر سنگھ سندانوالیہ راجہ گلاب سنگھ کے پیچھے قلعہ سے نکلا اور شاہ بلاول مین جاکر خیمہ کیا دوسرے روز صبح کو شہزادہ تجمل اور جلوس کے ساتھ توپخانہ کے ملاحظہ کے واسطے سوار ہوا اور جو خدمت توپخانہ کے سپاہیون نے کی تھی اُس سے اپنی خوشنودی ظاہر کی اور وہانسے قلعہ کو گیا اور تخت پر جلوس کیا سب توپخانون سے شلک سلامی ہوئی

مائی چند کور اُس وقت مثمن برج مین کنور بکرمان سنگھ کے تفویض مین تھی +

شہر لاہور مین اب غدر مچ گیا سپاہ ضبط مین نہ رہ سکے اور اُنہے دوستون اور دشمنون کے گھر بلا امتیاز لوٹنے شروع کئے جمعدار خوشحال سنگھ فوج کی زیادتی اور بدعتون سے نہایت مشکل سے بچا خصوصاً فوج راجہ گلاب سنگھ اور جنرل کورٹ صاحب اور سردار سلطان محمد خان اور سردار لہنا سنگھ مجیٹھیہ پر دانت تیز کرتے تھے اور پیتے تھے فوج نے سردار لہنا سنگھ مجیٹھیہ کے خیمہ کو لوٹ لیا اور راجہ گلاب سنگھ کے لشکر پر حملہ کرنا چاہا مگر راجہ گلاب سنگھ کے پاس کمک پہونچ گئی تھے اور راجہ موصوف خزانہ کثیر لیکر جمون کو روانہ ہوگیا جمعدار خوشحال سنگھ نے لاہور مین رہنا محفوظانہ جانا اور راجہ گلاب سنگھ کے ساتھ جمون کو چلا گیا جنرل کورٹ صاحب کے مکان پر اُنکی اپنی فوج کے تین رجمنٹون نے حملہ کیا اور صاحب موصوف جنرل ونتورا صاحب کے پاس امن اور عافیت کے واسطے بھاگ کر چلے گئے ونتورا صاحب کو اپنے اور اپنے دوست کی حفاظت کے واسطے اپنے توپین کام مین لانی پڑین منشیون اور محررون سے فوج کو بسبب اُنکی دغابازی اور زیادہ ستانی کے بہت کینہ تھا اور فوج نے ان لوگون کو جابجا ڈھونڈکر مارڈالا جو کوئی شخص یہ بات مانتا تھا کہ مجھے لکھنا آتا ہے یا جسکے انگلیون سے معلوم ہوتا تھا کہ قلم پکڑنیکا اسکو ڈھب ہے اُسکے جان محفوظانہ تھی ان خطرناک ایام مین ہر آدمی اپنے ذاتی بخششون کا بدلہ لیکر اپنے دل کے پھپھولے پھوڑتا تھا افسرون کو اُنکی سپاہ سے اور قرضدار دوکاندارون کو مارڈالتے تھے غرضکہ اس کمبخت شہر پر جاردن طرف سے آفت آگری تھی سپاہ کتنے دنون کے بعد ٹھنڈی ہوئی اور جو مطلق العنانی اُنکو ان ایام مین حاصل ہوئی سپاہ اُسکو کبھی بھولی نہین اُس وقت سے فوج روز بروز سرکش اور بے محابا ہوتی گئی اور یہان تک نوبت پہونچی کہ نہ بادشاہ نہ وزیر اُسکو قابو مین رکھ سکا +

جشن جلوس شیر سنگھ کا منہ مہاراجگے پر ۷ تاریخ تک نہین ہوا ۷ تاریخ کو شاہی کا ٹیکہ مہاراجہ کی پیشانی پر بابا بکرماسنگھ نے لگایا اور بابا موصوف نے مہاراجہ کی خدمت مین خلعت مسند نشینی مہاراجگی اور شہزادہ پرتاب سنگھ کو خلعت ولیعہدی پیش کیا سب سردار اور رئیس حاضر تھے سب نے نئے بادشاہ کی اطاعت قبول کی اور رانے اچند کور کا کھیل بگڑ گیا +

ان واقعات کے ایام مین راجہ دھیان سنگھ اور راجہ گلاب سنگھ بظاہر متقابل جانب تھے لیکن اس امر کے یقین کرنیکی ہر طرح سے

وجہ ہے کہ واقع مین اُس مین نہایت اتفاق تہا ایک بہائی شیر سنگہ کا اور دوسرا بہائی رانی کا جانب دار اسواسطے
ہوا کہ دونو مین سے کونسی کامیاب ہوا اُنکا اعتبار اور اختیار قائم اور برقرار رہے راجہ دھیان سنگہ کا طریق ایسا تہا کہ اُسکو
نہایت جان نثار متوسلون کو بہی شبہہ رہتا تہا کہ راجہ کس سے فی الحقیقت موافق ہے لیکن اگرچہ راجہ کے تدبیر ایسی تھی کہ
جو افتاد ہو اُسکے واسطے وہ طیار رہتا تہا تاہم تدبیر اور مصلحت اُسکے معین تھی راجہ لاہور سے جمون کو اس امید مین چلا گیا
کہ اسکی غیر حاضری مین شیر سنگہ تخت کے حاصل کرنے کے واسطے عزم کریگا راجہ کی خواہش تو یہہ تھی کہ شیر سنگہ کامیاب ہو
مگر خود اُسکے ہاتہ سے نہ ہو اسطے حاضر رہنا ہوا تہا کہ اگر شیر سنگہ کامیاب ہو تو راجہ پرسات آویگی اور علانیہ اس حیثیت مین کہ وہ دیان سنگہ چندکو کا وزیر تہا شیر سنگہ کے ساتھ
شامل ہو جاتا نا نہ یا ہوتا لیکن اگر بالفرض شیر سنگہ کی طرف سے کم حوصلگی اور کم ہمتی ہوتی اور وہ تخت کے
حاصل کرنے کے واسطے ہمت نہ کرتا تب بہی دھیان سنگہ کا لاہور مین نہ ہونا اُسکے واسطے مفید ہوتا چندکور
کے ضعیف ارکان سلطنت کو قطعے یقین ہو جاتا کہ راجہ کے مدد اُنکی قیام کے واسطے ضرور تھے اور اُسکو پورے
پورے اختیارات دئیے جاتے اور لاہور کو بُلایا جاتا اور اُسوقت راجہ کو اپنے مطالب بلند نظری کے
واسطے شیر سنگہ کے ضرورت نہ ہوتی اور وہ شیر سنگہ کو ٹال دیتا فوج بہی راجہ دھیان سنگہ کے گرویدہ تھی
اور بغیر فوج کے مدد کے شیر سنگہ کو سلطنت کرنیکے امید کبھی نہین ہوسکتی تھے مگر بہ تدبیر شیر سنگہ کی تعجیل سے تقریباً
بگڑ گئے شیر سنگہ راجہ دھیان سنگہ کو سقدر خوب جانتا تہا کہ اُس سے خوف بہی کرتا تہا اور اُسکا اعتبار بہی اُسکو
نہ تہا اور شیر سنگہ نے امید کے کہ اُسکے کچہہ بہی مدد نہ لی اور حکومت حاصل کرلے اس وجہ سے جب فوج
اُسکے ساتہہ شامل ہو گئی اُسنے قلعہ پر بلا توقف حملہ کیا راجہ دھیان سنگہ کو جو جمون مین تہا اور راجہ گلاب سنگہ کو
جو قلعہ مین تہا اس بات کے امید نہ تھی دونو جانتے تھے کہ اگر شہزادہ اُنکی امداد کے بغیر کامیاب ہو جاویگا
تو اُنکا اقتدار اور اعتبار جاتا رہیگا اور اس وجہ سے راجہ گلاب سنگہ نے لڑائی مین وقفہ حاصل کرنیکے کوشش کی
تا وقتیکہ اُسکا بہائے پہونچ جائے اور جب وقفہ نہ دیا گیا تو اُسنے پختہ تصیہ کرلیا کہ دم اخیر تک لڑتا رہے نیز راجہ
گلاب سنگہ خطرا اور اندیشہ کے مقابلہ مین شیر کے شامل بہادر تہا اور اگرچہ راجہ موصوف تدبیر کو خبگ پر ہمیشہ
فوق دیتا تہا مگر جب تدبیر پیش نہ جاتی تھی تو اُس سے زیادہ ہوشیار اور بہادر خبگ آزما کوئی نہین تہا اور اُسنے

سمجھ لیا کہ لڑائی کے بغیر قلعہ کو چھوڑنے مین نام کو بٹہ لگتا تھا قلعہ کے بچانے کو لڑنے کے واسطے ایک اور بھی وجہ تھی وجہ یہہ تھی کہ قلعہ مین خزانہ کثیر تھا اور جب وجیون کو روانہ ہوا تو بہت سا روپیہ اور جواہرات لیگیا[۱] - مگر گلاب سنگھ اور اوسکی شجاعت اور اوسکی تدبیر اور اوسکی طمع سے قطع نظر کرکے یہہ بات کہ قلعہ راجہ دہیان سنگھ کے واسطے اور رانی چندکور کے واسطے بچایا جاتا تھا اس امر سے ظاہر ہے کہ راجہ ہیرا سنگھ قلعہ مین موجود تھا اور اوسمین ایک نہایت لایق لڑنیوالا سلطان محمد خان نامکی تھا جو راجہ دہیان سنگھ کا جان نثار متوسل تھا اب اور رانی چندکور کا بہت زیادہ حال لکھنے کے لایق نہین ہے راجہ گلاب سنگھ نے درخواست کی کہ دونو چندکور اور رانی صاحب کور کو جمون لیجانے کی اجازت ہوجاوے مگر شیر سنگھ نے اجازت نہین دی اوسکو منظور نہ ہوا کہ اپنے دشمن کے ہات مین ہتیار دیوے چندکور کو حکم ہوا کہ شمن برج کو چھوڑ دے اور اپنے مکان مین شہر مین چلی جاوے اوس مکان مین رہکر سردارون اور فوج کے ساتھ ملکر وہ منصوبے کرتی رہی سردار جیت سنگھ سندھانوالیہ کو اوسنے کلکتہ کو نواب گورنر جنرل بہادر کے حضور مین اپنے مقدمہ کی پیروی کے واسطے بھیجا اور اوسکی طرف سے جابجا ملک مین آدمی پھیلے رہے -

۱۸۴۱ء مین سردار عطر سنگھ تھانیسر سے حسب الطلب اوسکی فیروزپور مین آیا اور وہان اچھے موقع کا پنجاب مین آنیکے واسطے منتظر رہا مائی کیطرف اوس وقت قریب بارہ ہزار فوج کے تھی اور بعض مقتدر سردار بھی تھے مگر جون جون شیر سنگھ سے لوگ اس سبب سے ناراض ہوتے گئے کہ فوج کے دعوون کو نہ مان سکا مائی کا زور بڑھتا گیا اور اپریل ۱۸۴۲ء مین عموماً فوج مائی کی جانب دار ہوگئی تھی -

اب مہاراجہ شیر سنگھ کو یقین ہوگیا کہ جنبک یہ تفنی اور بلند نظر رانی جیتی رہیگی مین محفوظ نہ ہونگا اور اوس نے چندکور کے مارڈالنے کا ارادہ کرلیا راجہ دہیان سنگھ بھی اوسکی موت چاہتا تھا یہ تو سچ ہے کہ چندکور ایک ایسے فریق کے سر پر تھی کہ راجہ دہیان سنگھ کے ساتھ ہونے سے کسیوقت اگر شیر سنگھ راجہ کو علیحدہ کرنا چاہتا تو فریق خوفناک ہوجاتا مگر اوسنے دیکھا کہ اسموقع کا احتمال کمتر تھا اور یہ کہ مہاراجہ کو خوب یقین تھا کہ میرے بغیر اوسکی سلطنت کا کام نہین چلیگا گو مہاراجہ اوسسے ناخوش تھا

---

[۱] بیان کیا گیا ہے کہ جب شیر سنگھ قلعہ مین داخل ہوا تو راجہ گلاب سنگھ نے کوہ نور ہیرا پیش کیا یہہ کہکر کہ آپ کیواسطے بچا رکھا ہے یہہ بیان صحیح نہین ہے جب مہاراجہ نے قلعہ لیا تو اوسکو بہت پریشانی اس بات کی ہوئی کہ یہہ مشہور جواہر نہین ملا اور خود مہاراجہ اور اوسکی وزیر کو یقین ہوا کہ راجہ گلاب سنگھ لیگیا اور شک نہین ہے کہ اگر گلاب سنگھ کو ہاتھ لگتا تو وہ لیجاتا مگر دو ہفتہ کے بعد مصطفیٰ رام نے اوسکو مٹھڈہ مین پایا جو رانی چندکور کا جدی گانو تھا اور جمعدار چندکور نے اوسکو بھیجدیا جواہرات شاہی کے بھیجنے تک -

اس سبب سے راجہ دھیان سنگھ نے رانی کے قتل کرنیمین اتفاق کرگیا اور اوسکو یقین ہوا کہ رانی کے مرجانے سے سندھانوالیون کا جن سے اُسکو تنفر تھا خوف جاتا رہیگا۔

اوایل جون ۱۸۴۳ء مین شیر سنگھ اکثر سردارون کو اور بڑی فوج لیکر ذیرآباد کو کوچ کرگیا راجہ دھیان سنگھ بھیجے لاہور مین رہا چندکور کو حکم ہوا تھا کہ یہ قلعہ مین آرہے اور قلعہ میہان سنگھ کے تفویض مین تھا اور ۱۲ جون کو اُسکی کنیزون نے جنکو حکم ملا تھا اُسکو اسطرح مار ڈالنے کا عزم کیا کہ کسی پینے کی چیز مین زہر ملاکر اُسکو دیا اُسنے اوسکو چکھا اور پھینک دیا اور کنیزون نے بتا اس خوف سے کہ ہمارا ارادہ اُسکو معلوم ہوگیا مگر پتہ نہ پاکر اوسکا سر کچل ڈالا اور یہ سمجھکر کہ مرگئی ہے چھوڑ دیا راجہ دھیان سنگھ فوراً آموجود ہوا اور اوسکے زخمون کی مرہم پٹی کرائی فقیر نورالدین کو ایک وقت مین یہہ خیال ہوا کہ کچھ امید رانی کی زیست کی ہے مگر ہوش مین نہین آئے اور دو دن کے اندر مرگئی قاتلون کو پانچ لان سخت قید مین رکھا گیا اور کہتے ہین کہ جب اُنکے ہاتھ پانو کاٹنے کی دھمکی دی تو اونہون نے صاف دھیان سنگھ کو کہدیا کہ تمہارے ہی کہنے سے ہمنے یہہ حرکت کی ہے اور بلکہ تمنے ہمکو بہت انعام اکرام کیوعدے دیا تھا اور کہا حال معلوم نہین ہے کہ کیا اونکو دا سطے ہوا مگر کہتے ہین کہ راجہ کے حکم سے قتل کی گئین +

چندا سنگھ رانی چندکور کے بھائی کے قبضہ مین علاقہ کھیون کا شیر سنگھ کی تخت نشینی تک رہا اُس علاقہ کو دھیان سنگھ نے خوب بنایا تھا اور اوسنے بہت سا اپنا خزانہ فتح گڈھ کو بھیجا تھا یہہ خزانہ معہ اُس دولت کے جو چندکور نے جمع کی تھی شیر سنگھ نے فروری ۱۸۴۳ء مین اپنے قبضہ مین کرلیا کیسر سنگھ اور اُسکی ماں لاہور مین لائی گئی اور فقط چندکور کی سفارش پر چھوڑی گئی تھی کہ جب شیر سنگھ کو اسکے ساتھ شادی کرنیکے اسوقت امید تھی چندا سنگھ کے پاس ساٹھ ہزار روپیہ کی جاگیر چھوڑی گئی تھی اسمین سے ۴۵ ہزار کی جاگیر رانی کے مارے جانیکے بعد ضبط کی گئی اور جو علاقہ کلان اُسکا جمون کے متصل تھا وہ راجہ گلاب سنگھ کے قبضہ مین آیا +

مگر اس خاندان کی آفتین ابھی ختم نہین ہوئین جب ہیرا سنگھ کو زور ہوا تو اُسنے چندا سنگھ کی باقی جاگیر بھی ضبط کرلی اور وجہ اوسکی یہہ بتائی کہ جب راجہ دھیان سنگھ کے مرنے کی اوسنے خبر سنی تھی تو اوسنے اپنے گھر مین روشنی چراغان کی تھی خواہ یہ روایت سچ ہے خواہ جھوٹ یہہ تو سچ ہے کہ راجہ دھیان سنگھ کے مرنیسے چندا سنگھ کو ہر طرح خوشی تھی +

جب سردار جواہر سنگھ وزیر ہوا تو اوسنے اس خاندان کو ۳۰۰۰ روپیہ کی جاگیر دی اور اب یہہ جاگیر تلونڈی اور کوٹلی مین کیسر سنگھ کے قبضہ مین ہے

سردار چندا سنگھ ۱۸۶۱ء مین مرگیا دو بیٹے اوسکے ہین +

خاندان کنہیہ

سوم

ارجیل سنگھ سنگت پوریہ

جیا سنگھ

چڑت سنگھ

سردول سنگھ

رن سنگھ
سنہ ۱۸۶۱ء مین مر گیا
جیا سنگھ
سنہ ۱۸۶۱ء مین پیدا ہوا

گوربکش سنگھ
نہال سنگھ
سنہ ۱۸۲۴ء مین پیدا ہوا

نار سنگھ
سردار سادھو سنگھ کوٹلی کی
دختر سے شادی
ہوئی

دیدار سنگھ
سنہ ۱۸۵۱ء مین مر گیا

رام سنگھ
سنہ ۱۸۵۱ء مین مر گیا
سردار رام سنگھ بالا کی
دختر سے شادی
ہوئی

شام سنگھ
سنہ ۱۸۰۹ء مین
پیدا ہوا

کاہن سنگھ

ارجیل سنگھ

عیسی سنگھ
اجا سنگھ

سنت سنگھ
سنہ ۱۸۵۴ء مین پیدا
ہوا

اوتم سنگھ
سنہ ۱۸۶۰ء مین پیدا
ہوا۔

بلونت سنگھ

حال خاندان

خاندان کنہیہ کے سنگت پوریہ شاخ کا بہت کچھ ذکر اس کتاب مین کرنیکی ضرورت نہین ہے جیا سنگھ بگھیل سنگھ کا بھائی اور حقیقت سنگھ

چچا تہا وہ اور اوسکا بیٹا چڑت سنگہ کنھیون کی مثل کے ساتہہ شامل ہوکر لڑتے رہے اور اوس مثل کے نیک و بد مین شامل رہے
چڑت سنگہ کے قبضہ مین امرتسر اور گورداسپور کے ضلع مین قریب ۲۰ گانو کے آئے جنکی جمع قریب چالیس ہزار روپیہ کی تہی اور
اس علاقہ پر اوسکا اوسکی وفات تک قبضہ رہا اور یہہ علاقہ اپنے تین بیٹون کو بانٹ گیا مگر اوسکے بیٹے مثل اپنے باپ کی خوش نصیب
نہ رہے کیونکہ رنجیت سنگہ نے جب ۱۸۰۷ء مین امرتسر کو فتح کیا تو اوس نے اونکا علاقہ اپنے قبضہ مین کرلیا مگر رنجیت سنگہ نے اونکو
اور جاگیر دی سردل سنگہ کو دمودر سنگہ کو کوٹلہ شیخانوالہ اور کوٹلہ محاکی اور ایکہزار روپیہ سال نقد اوسکے واسطے مقرر کیا اور
دیدار سنگہ کو اردلیون کے بیڑے مین ساڑہے روپیہ ہوار کی نوکری دی یہہ بہادر مہاراجہ کی اکثر مہمون مین ۱۸۱۶ء تک لڑتے رہے اوس سال
مین دیدار سنگہ مرگیا اوسکی جاگیر اوسکے بیٹون کے نام واگذار رہی کہ وہ لڑکے اپنے باپ کے مرنے کیوقت سب نابالغ تہے اور تین سال
کے بعد رام سنگہ کنہیہ گہوڑچڑہون مین بھرتی ہوا بعد اوسکے فرانسیس پلٹن مین وہ کمیدان ہوا دونو اوسکے چھوٹے بہائی فوج سوار کشمیر
مین نوکر ہوئے ٭

راجہ ہیرا سنگہ کی تکلیف کے زمانہ مین جب چھوٹے سردار لوٹ سی بچے ہوئے تہے رام سنگہ مقتدر سردار شام سنگہ اٹاریوالہ کے پٹہونیز
ہوگیا کہ وہ سردار اونکا خبرگیران رہا اور اونکو لاہور چک مین جاگیر دی شاید رام سنگہ کو ۱۸۴۵ء مین اسی سبب سے یہہ خیال ہوا
کہ اوسکو اٹاری کے خاندان کے ساتہہ رہنا ضرور ہے خواہ برائی نکلی خواہ بھلائی کیونکہ اوسوقت ایک نئی بھرتی کی ہوئی
سلمان پلٹن کا کمیدان تہا اور دشمن کے ساتہہ جاملا اس سے پہلے وہ مال کے صیغہ مین پشاور مین جنرل گلاب سنگہ پہوندیہ
کے ماتحت ملازم تہا ضبطی ملک پنجاب کے بعد رام سنگہ کی جاگیر ۲۵۲ روپیہ کی ضبط ہوئی اور اوسکے عین حیات تین سو ساٹہہ
روپیہ کی پنشن اوسکے واسطے مقرر ہوئی مگر وہ دوسرے ہی برس مرگیا اور اوسکے بیٹون کیواسطے ۱۵ روپیہ ہوار مقرر ہوا۔
شام سنگہ ۱۸۵۷ء مین جمعدار مقرر رہا مگر تخفیف سپاہ کے وقت برخاست ہوگیا اوسکے پاس کڑیال مین چالیس ۴۰
گہمانو زمین ہے ٭

خاندان روسہ

اول

عطر سنگھ
ٹہاکر سنگھ

لکھیر سنگھ
۱۷۶۲ء مین مرگیا

جواہر سنگھ
۱۸۱۹ء مین مرگیا

دیا سنگھ
۱۸۳۵ء مین مرگیا

دیوان سنگھ
۱۸۴۶ء مین مرگیا

جواہر سنگھ

بہگوان سنگھ
۱۸۴۶ء مین مرگیا

میگھ سنگھ
۱۸۲۱ء مین مرگیا

تیغ سنگھ
۱۸۵۶ء مین مرگیا

کبیر سنگھ

خزان سنگھ
مہتاب سنگھ

مردان سنگھ
۱۸۴۶ء مین مرگیا

شیر سنگھ

بگھیل سنگھ

عطر سنگھ
۱۷۹۲ء مین پیدا ہوا

سنت سنگھ
۱۸۳۴ء مین مرگیا

امیر سنگھ
۱۸۴۴ء مین پیدا ہوا

لہنا سنگھ
۱۸۳۲ء مین پیدا ہوا

لعل سنگھ
۱۸۳۴ء مین پیدا ہوا

خوشحال سنگھ
۱۸۳۸ء مین پیدا ہوا

گوردت سنگھ
۱۸۶۲ء مین پیدا ہوا

ہردت سنگھ
۱۸۶۲ء مین پیدا ہوا

حال خاندان

ایک روایت ہے کہ روسہ ایک سد ہوجٹ اور اس خاندان کا ایک بزرگ دہلی سے سفر کرکے کئی سو برس ہوئے آیا اور جو پنیان کے پاس ضلع لاہور مین اس نے ایک گاؤں آباد کیا جسکا نام اوس نے اپنے نام پر رکھا تھا کرینگہ مشہور ادینہ بیگ خان سابق ناظم

دوآبہ جالندہر اور بعدازان صوبہ دار پنجاب کے سرکار مین سالدار تہا جب اوسکا آقا ۱۸۰۵ء مین مرا تو اٹھا کر سنگہ سرخود ہوگیا اور اضلاع گوگیرہ اور گوجرانوالہ مین اوس نے ایک بڑے علاقہ پر قبضہ کرلیا ۱۸۰۶ء مین وہ ہری سنگہ بہنگی اور جے سنگہ گنھیہ کے ساتھ ہوکر قصور کی مہم پر گیا جہان وہ ایک بندوق کی ضرب سے مارا گیا اوسکا سب سے بڑا بیٹا لکھبیر سنگہ اوسکے بعد فقط ایک سال جیا اور جودہ سنگہ کل علاقہ پر متصرف ہوگیا اسکے کچھ عرصہ کے بعد جودہ سنگہ کی سردار سوبہا سنگہ لاہور والے سے لڑائی ہوگئی اور اوسکے دشمنی سے بچنے کو گوجرانوالہ مین چلا گیا جہان سردار چڑت سنگہ نے اوسکو تہانہ دار کردیا اوس نے پرگنہ چونیان مین پرانے گانو روسہ کو پہر آباد کیا اور ایک اور گانو اوسی نام کا شیخوپورہ مین آباد کیا یہہ دونو گانو اب بھی اس خاندان کی زمیندارے مین ہین چڑت سنگہ کی وفات کے بعد سردار سوبہا سنگہ نے جسنے ٹہاکر سنگہ کی وراثت کا دعوے کیا علاقہ روسہ مین سے نصف پر قبضہ کرلیا اور جودہ سنگہ نے کچھ مقابلہ اوسکا نہین کیا اور جودہ سنگہ مہان سنگہ اور رنجیت سنگہ کے ماتحت گوجرانوالہ مین نوکر رہے کرتار ہا اور ۱۸۱۹ء مین جودہ سنگہ کو یہہ خوشی ہوئی کہ رنجیت سنگہ کے ہمراہ لاہور مین آیا جب شہر فتح ہوا اور اوسکے پرانے دشمن کا بیٹا اسیر ہوا +

جودہ سنگہ رنجیت سنگہ کی نوکری قصور پٹہی پہلیان اور جہنگ کی مہم مین کرتا رہا اور جہنگ کی مہم مین اپنی شجاعت کے جلد دین اوس نے جاگیر موہل اور راج خاہل کی جو ضلع جہنگ مین ہین تہوڑے عرصہ کے بعد چینوٹ کے محاصرہ مین وہ مجروح ہوا دوسرے کشمیر کی مہم مین ایک معرکہ مین وہ راجوڑی مین مارا گیا اوسکے تین بیٹے بہگوان سنگہ میگہ سنگہ اور تیج سنگہ اوسکی وفات سے کچھ دن پہلے مہاراجہ کی سرکار مین نوکر ہوگئے تہے مگر دیا سنگہ پہلے ہی پہلے کشمیر کی مہم مین لڑا تہا اوسکے باپ کا علاقہ اوسکے نام داگذار ہوا مگر جب مہاراجہ لاہور کو واپس آیا تو یہہ سب علاقہ ضبط ہوگیا اور اور جاگیر دس ہزار روپیہ کی اوسکو دی گئی بعوض نوکری تیس سواروں کے بہگوان سنگہ کو علیحدہ جاگیر ملی میگہ سنگہ ۱۸۴۱ء مین منگلے مین مارا گیا جب وہ سردار ہرسنگہ نلوہ کے ماتحت خدمت کرتا تہا ۱۸۳۲ء مین عطر سنگہ دمونگل سنگہ کی بریگیڈ مین اور بعدازان شیر سنگہ والی بریگیڈ مین جب وہ کشمیر سے واپس آئے جیٹن مقرر ہوا ۱۸۳۳ء مین دیا سنگہ کی جاگیر معہ اوسکے سردار کے جاگیر کی ضبط ہوئی یعنے سردار عطر سنگہ کا لیا نوالا کی جاگیر کے ساتہہ سردار عطر سنگہ سے مہاراجہ اس سبب سے ناراض ہوگئے تہے کہ اوس نے بنون جانے سے انکار کیا تہا مگر اوسکے پاس چار گانو جمعے تین ہزار کی داگذار رہی مگر جیسی

پہلے منزلت اور ثروت اِس خاندان کو حاصل نہی پھر نہ ہوئی +

عطر سنگہ سردار اجیت سنگہ سندھانوالیہ کے ساتھہ کلو کو داسو والہ ڈیرہ مین زیر حکم بہادر سنگہ کے گیا اور تمام لاہور کے انقلابون مین وہان رہا اور اون انقلابون مین اوسکا خبر ل اجیت سنگہ مارا گیا ستلج کی لڑائی خاندان سندھانوالیہ سے ملک ہوئی کیونکہ ایکدن مین فیروز شہر مین دیا سنگہ دیوان سنگہ اور مردان سنگہ مارے گئے جب سردار چتر سنگہ اٹاریوالہ ہزارہ کا ناظم مقرر ہوا تو عطر سنگہ کو اوسکے ماتحت نوکری ملی تھی اور ۱۸۴۸ء مین اوسکے ساتھہ مفسد ہو گیا پشاور سے کوچ کر کے جب اوس نے اٹک کو عبور کیا سردار چتر سنگہ نے میجر لارنس صاحب اور اونکے عیال کو اوسکے سپرد کر دیا کہ اونکو سردار نے قید کر لیا تھا اور حکم دیا کہ اونکو پوٹھوار کو لیجاوے چنانچہ عطر سنگہ اونکو اوس علاقہ مین لیگیا اور بعد اوسکے مہالا اور راولپنڈی مین لیگیا اور وہان گجرات کی لڑائی کے بعد صاحب موصوف حکام انگریزی کے حوالہ کر دئے گئے عطر سنگہ اِن قیدیون کے ساتھہ مہربانی اور لحاظ سے پیش آتا رہا اور ضبطی ملک کے بعد اوسکو چھہ سو روپیہ سال کی پنشن ملی جو اوسکو اب بہی ملتی ہے اوسکے سوتیلے بہائیون سنت سنگہ اور امیر سنگہ اور اونکی مان کو تین سو روپیہ پنشن ملتی ہے شیخوپورہ کے علاقہ مین جو دیہہ روسہ ہے وہ حسب حصص آبائے واجدادی اِس خاندان کے لوگون کے قبضہ مین ہے قابضان حال یہہ ہین - جواہر سنگہ - مہتاب سنگہ - عطر سنگہ - کیسر سنگہ - اور شیر سنگہ +

خاندان رؤسا

دوم

ہردت سنگہ

ٹیک سنگہ

سکہا سنگہ — صاحب سنگہ

کاہن سنگہ

سادل سنگہ — بیسکہا سنگہ — پہلا سنگہ — ہری سنگہ — ہرے سنگہ — ہردت سنگہ — گوردت سنگہ

سیرا سنگہ

حال خاندان

ٹیک سنگہ سرداران بہنگی کا ملازم تہا اور اون سرداروں سے اوسکو دیہہ ویران نودہ پور ملا تہا ۱۷۹۴ء مین جب نظام الدینخان نے سکہون کو قصور سے نکال دیا تہا سکہا سنگہ ۲۸ سوار کا افسر اوسکے ملازمت مین ہوا اور ۱۸۰۰ء مین لڑای مین مارا گیا اوسی عرصہ کے قریب صاحب سنگہ زمینداران ہلبیر کے ساتہہ ایک تنازع مین مارا گیا +

۱۸۲۲ء مین ایلارڈ صاحب پنجاب مین آئے اور مہاراجہ کی سرکار مین نوکر ہوئے اونکو حکم ہوا کہ ایک پلٹن ڈراگون کے بھرتی کرے اور کاہن سنگہ روسہ جنرل کے ماتحت تیس روپیہ ماہوار پر جمعدار مقرر ہوا دوسرے سال کاہن سنگہ اوسی رسالہ مین رسالدار مقرر ہوا اور سات برس اس عہدہ پر رہا ۱۸۲۹ء مین اوس نے ایسی اچھی خدمت سرحد پر کی کہ جنرل ونتورا صاحب کے سفارش سے کاہن سنگہ کو خاص پلٹن مین ایک ہزار روپیہ سالیانہ مواجب پر کمیدانی کا عہدہ ملا یعنے ۲۸۰ روپیہ نقد اور ۷۲۰ کی جاگیر موضع بلندی مین اپنے پلٹن کے ساتہہ ٹکلوا اور رہتے اور اور مقامات مین کام دیتا رہا اور مہاراجہ شیر سنگہ نے اوس کا نقد مواجب آٹہہ سو روپیہ کر دیا اور بلندی کے علاوہ اوسکو موضع جودہ پور

اور چند جاہات رام پور مین جمعی ایکہزار روپیہ سالگی بخشی ماچ ۱۸۴۴ء مین جب راجہ سوجیت سنگہ پر حملہ ہوا کانہ سنگہ کو سخت زخم
بندوق سی چھاتی مین لگا اور ہیرا سنگہ جو اُس زمانہ مین وزیر تہا اُسکو کرنیل بنایا اور اُسکا مواجب ۶۱۲۰ روپیہ مقرر کیا۔
جب ہیرا سنگہ کو فوج نے مار ڈالا تو کرنیل کانہ سنگہ کو جو راجہ ہیرا سنگہ کا آدمی سمجہا جاتا تہا اُسکے اپنی ہی سپاہ نے پلٹن مین سے
نکالدیا اور وہ اُسکے بعد سردار شام سنگہ اٹاریوالہ کی سپاہ مین داخل ہوگیا جب وہ پلٹن دشمن کے مقابلہ پر سپہ اون مین تہے
سپاہیون نے دیکہکر کہ اپنے پُرانے کرنیل کے بغیر ہم نہین لڑسکتے یہ اصرار کیا کہ وہ آکر ہماری افسری کرے چنانچہ وہ گیا اور
تمام لڑائی مین کارہای نمایان کئے فیروزشہر کی لڑائی کے بعد فوج کی پنچایت نے اُسکو راجہ گلاب سنگہ کے پاس سوا لطے
بہیجا تہا کہ راجہ موصوف بلا توقف چلا آوے مگر راجہ کے منصوبے اور تہے اوسنے زبانی بہت خواہش سے اظہار کیا کہ مین سکہون
کی فتح کی دعا کرتا ہون اُسنی بظاہر بہانہ رسد بہیجنے کا کیا مگر خود منتظر اس بات کا رہا کہ دیکہئے انگریزون کی فتح ہوتی
ہے یا سکہون کی اُسکی نہایت دلی یہہ خواہش تہی کہ سکہہ غارت ہوجاوین اور جب وہ بلا اندیشہ خاموش نرہ سکا تو وہ
جمون سے سکہون کے ساتہہ شامل ہونی کی نیت ظاہری سی روانہ ہوا مگر شاہدرہ مین جو قریب تین میل کے لاہور سے ہی وہ بڑی لڑائی
کی خبر کا منتظر رہا اور جب وہ خبر پہونچی تو اوسنے لاہور پر قبضہ کرلیا اور مہاراجہ کو اپنی قابو مین کرلیا اور بعد اُسکے بطور دوست سرکار
انگریزی کے قصور کو معاف کرگیا اور وہان اپنی زمانہ مین نہایت زیرک اور سیانہ آدمی ہونیکا انعام یہہ پایا کہ پادشاہت کشمیر کی اوسکو ملی
۱۸۴۶ء مین راجہ لال سنگہ نے کانہ سنگہ کے نئی جاگیر ضبط کرلی مگر آما لیان دربار کے عہد مین اوسکا مواجب بڑہایا گیا اور ۲۸۰۰ روپیہ مقرر
ہوا اور یہہ مواجب اوسکا ۱۸۴۸ء تک تہا کہ جب مفسدہ شروع ہوا۔
اس زمانہ مین کانہ سنگہ پشاور مین دراگون سپاہ کا کرنیل تہا اور اوایل مین اُسنے یہہ فوج کو تہی شامل ہوگیا یہہ شخص نہایت بہادر تہا
اور سواری فوج کا نہایت تعریف کے لایق عہدہ دار تہا اور فوج مین اُسکا زور بہت تہا تمام مہم ۱۸۴۸-۴۹ء مین وہ نہایت بجاعت
سے لڑتا رہا اور اوسکا سردار جواہر سنگہ ملوہ شاید وہی سردار نہایت دل جلی سکہون کی فوج مین تہے چیلیانوالہ کے لڑائی
کے بعد ایک بڑا مشورہ سکہہ سردارون کا ہوا اور کانہ سنگہ نے یہہ صلاح دی کہ سرکار انگریزی کی فوج پر کل فوج سکہان
کے ساتہہ شبخون مارا جاوے مگر اور سردارون نے اُسکو نہ مانا اور کانہ سنگہ نے یہہ صلاح دی کہ دوسرے روز صبحکو حملہ کیا جاوے
سردار چتر سنگہ نے اُسکو نہ مانا اور یہہ بات بہتر سمجہی کہ گجرات کو کوچ کرین اور بعد اوسکے لاہور کیطرف جاوین کرنیل کانہ سنگہ نے

اُسکو کہا کہ تم فقط اسواسطے نہین لڑتے کہ تم کو تنخواہ ملتی ہے تم ایک لمحہ مین تلوار مین سے نکل پڑین گے سردار ان دیگر نے بیچ بچاؤ کردیا اور کانہ سنگہ جیتر سنگہ کو یہہ کہکر کہ تم نطفہ حرام اور بزدل ہو خیمہ کو چھوڑکر باہر چلا گیا اور اُسکے ساتھ جواہر سنگہ نلوہ بھی چلا گیا کہ فقط اس سردار نے کانہ سنگہ کی بات کو بڑہایا تھا +

ضبطی ملک پنجاب کے بعد کرنیل کانہ سنگہ کی جاگیر جاتی رہی مگر اوسکو چھ سو روپیہ سال پنشن ملی اُسکا سب سے بڑا بیٹا پلٹن گاڈکور مین جمعدار ہوا یہہ ایک ہوشیار جوان آدمی تھا مگر وہ ۱۸۵۶ء مین بسبب تپ کی جو پشاور مین ہوا مر گیا +

جب ۱۸۵۷ء مین مفسدہ شروع ہوا کانہ سنگہ کو اول ہی اول جب جیف کمشنر نے دہلی کے سامنی لڑائی کے واسطے منتخب کیا اوس زمانہ مین کانہ سنگہ بہت بیمار تھا اور پُرانا زخم جو راجہ ہیرا سنگہ کے زمانہ مین کھایا تھا کھُل گیا تھا مگر اوسکو خواہش تھی کہ جس سرکار انگریزی کے مقابلہ مین وہ ایسی شجاعت سے لڑا تھا اب اُسکی طرف سے لڑے چنانچہ وہ فوراً دہلی کو ۱۳ اور اٹھارہ آدمی پیادہ لیکر گیا اور گائیڈ پلٹن کے ساتھ جا شامل ہوا اور شہر کے فتح ہونے تک اوس پلٹن کے ہمراہ خدمت کرتا رہا جب ایکدفعہ دشمن شہر سے باہر نکلے اُسکو شانہ مین زخم سخت پہونچا اور اس زخم کے اذیت سی اوسکو کبھی بالکل شفا نہین ہوئی +

کانہ سنگہ ۱۸۵۸ء مین دل وجان سے خدمت دیتا رہا جب زخم کے سبب سے وہ اس لایق نہ رہا کہ لڑائی مین شامل رہے تو اوسنے خبر حاصل کرنیمین مصروفیت کہی اور جو سکہ غنیم کے ساتھ تھے اونکو سرکار انگریزی کی طرف پھیرنے مین کوشش کرتا رہا چنانچہ چالیس سکھونسی زیادہ دشمن کی طرف سے پھر کر سرکار کیطرف آگئے ۱۸۵۸ء مین سرکار نے اوسکو علاوہ پنشن چھسو روپیہ سال کے اسکا پُرانا گانو بلند جمعی سات سو روپیہ سال کا اوسکی حین حیات واگذار کیا اور ٹوڈی پور سات سو روپیہ کی جمع کا دوسرا گانو اس شرط پر دیا کہ حین حیات اوسکے اور اوسکی بعد ایک اور پشت تک رہی اور گانو ملکی بسبیل علی الدوام واگذار کیا اور دہلی مین محبوب علیخان کا ضبط کیا ہوا مکان بھی قیمتی ۴ ہزار روپیہ کا اوسکو ملا سردار کانہ سنگہ جون ۱۸۶۴ء مین مر گیا اور اُسکے دو بیٹے ہردت سنگہ اور گوردت سنگہ ہین +

خاندان روسہ

تیغ سنگھ

تیغ سنگھ کرم سنگھ کا بیٹا چار برس تک اضلاع مغربی وشمالی کے پولیس جنگلی مین دوسرے ترپ مین رسالدار رہا مفسدہ کے زمانی مین اوس نے قابل تعریف خدمت کی اور اپریل ۱۸۵۹ء مین مزاپور کے جنگل مین مفسدونکے ساتھ ایک لڑائی مین وہ سخت زخمی ہوا۔ اکتوبر ۱۸۶۱ء مین جب نئے پولیس کا انتظام ہوا تو تیغ سنگھ برطرف ہوا یہہ شخص فقط میدان جنگ مین ہی نامی نہ تھا بلکہ چیدہ افسرون مین تھا اور اوسکی سپاہی اوسکا لحاظ رکھتے تھے اور اوسکو مانتے تھے اگرچہ تیغ سنگھ خاندان روسہ مین سے ہے اوسکا رشتہ اون شاخون سے جنکے رئیس اب ہردت سنگھ اور عطر سنگھ ہین دور کا ہے ٭

خاندان فتح سنگہ سردار بھادر مراکھی والہ

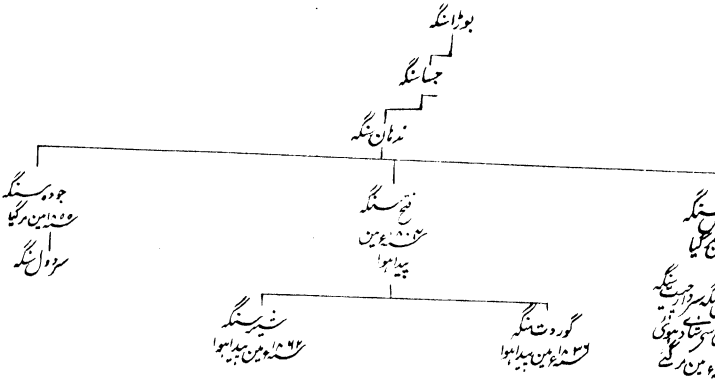

حال خاندان

چھوٹی سی گانو مراکھا کو جو لاہور سے کچھ میل نیچے کی طرف راوی پر واقع ہے فتح سنگہ کے ایک بزرگ نے آباد کیا اور اُنکے اولاد کے پشت سے وہان آباد ہے جب احمد شاہ دُرانی نے ۱۷۵۲ء مین تیسری دفعہ پنجاب پر حملہ کیا تو بوڑ سنگہ مراکھا اور دیہات متصلہ کا چودہری تہا مگر لاہور مین خبر پہونچی کہ مراکھا گویا آشیانہ قزاقون کا ہے اور احمد شاہ نے ایک دستہ فوج کا ادن گل نو کے مسمار کرنیکو بہیجا یہہ کام اچھی طرح کیا گیا مرد عورت اور بچے قتل کئے گئے اور بوڑ سنگہ اور اُسکا بیٹا جہا سنگہ جو اوس وقت گانو مین موجود نہ تہے فقط شاید وہی شخص زندہ باقی رہے خواہ بوڑ سنگہ کو گانو کا نام صحیح یا غلط بدنام تہا یہہ بات تحقیق ہے کہ اوسکی مسماری کے بعد وہ قزاقون کی ایک گروہ کے ساتھ شامل ہو گیا اور ایک معرکہ مین مارا گیا جہا سنگہ اپنے باپ کا پیشہ قزاقی کرتا رہا اور اُسکو بہانسرے ایک گروہ سوار قزاقون کے کچھ فروغ حاصل ہوا اوسنی ڈسکہ پرجو ضلع سیالکوٹ مین ہے تصرف کرلیا اور وہان جاکر آباد ہو گیا سردار چڑت سنگہ سوکرچکیہ کے ساتھ وہ ہمیشہ لڑتا رہتا تہا اور قصبہ امین آباد کے ہتہیون کے ساتہہ بہی جو قریب تہا لڑتا رہتا تہا ایک دفعہ امین آباد کے لوگ گروہ کثیر مین جمع ہوئی اور

اور انہوں نے قصبۂ ڈسکہ پر ناگاہ حملہ کرکے بہت سا مال لوٹ لیا جسا سنگھ نے سوار لیکر اونکا تعاقب کیا اور سخت لڑائی کے بعد لوٹ واپس لی مگر جسا سنگھ مارا گیا اوسکا بیٹا مہان سنگھ بہادر اور اولوالعزم تھا اور اوس نے اپنے علاقہ کو بہت بڑھایا گردنواح کے سردار مہان سنگھ کو جرانوالہ والا اور صاحب سنگھ گجرات والہ پنجاب سنگھ سیالکوٹ والہ اور جودھ سنگھ وزیرآبادوالہ اوسکی طاقت پر رشک لے گئے اور اوسکے ساتھ ایسا برابر لڑتے رہے کہ مہان سنگھ کہا کرتا تھا کہ ایک کنال زمین اوسکے علاقہ مین ایسی نہین جہان آدمی اور گھوڑی مارے نہین گئے +

۱۷۹۵ء مین جب شاہ زمان نے پنجاب پر حملہ کیا چند سردارون مین سے جو اوسکی آنے سے خوش ہوئے سردار مہان سنگھ تھا جسکو ایک فوج اور عامی کی مدد کی ضرورت تھی وہ کابل کے بادشاہ سے کنارہ دریاے چناب پر جا ملا اور بادشاہ اوسکے ساتھ اچھی طرح سے پیش آیا تمام علاقہ اوسکا اوسکے پاس چھوڑ آگیا اور لاہور اور وزیرآباد کا راہ کھلا رکھنے کیواسطے اموہ کیا گیا اسکے تھوڑے عرصہ کے بعد جب رنجیت سنگھ کو فروغ ہوا تو اوس نے مہان سنگھ کو اپنے حضور مین طلب کیا مگر اس بہادر سردار نے انکار کیا اور فقط ۱۸۱۰ء مین یہہ سردار ڈھائی سو سوار لیکر ملتان کی مہم مین مہاراجہ کے ساتھہ جانے کو راضی ہوا مہم کے ختم ہونیکے بعد مہان سنگھ بخلاف حکم رنجیت سنگھ ڈسکہ کو واپس چلا گیا اور مہاراجہ نے اس سرکش سردار کو سزا دینے کا عزم کیا مہاراجہ نے قلعہ ڈسکہ کا محاصرہ کیا بڑی بہنگی توپ اوسکے اوپر آنکلی یہہ توپ فقط بڑے مارکے وقت کام مین لائی جاتی تھی ایک مہینہ کے محاصرہ کے بعد مہان سنگھ نے مجبوراً اطاعت قبول کی اور مہاراجہ نے جب اسکی حفاظت و جان بخشی کا معرفت بابا ملکہ راج اور بیدی جمعیت سنگھ کے وعدہ کیا تو وہ لشکر مین آیا مگر خلاف وعدہ اوسکو گرفتار کرکے مہاراجہ نے پابجولان قید کیا گو رواسی وعدہ کے سبب سے نہایت ناراض ہوئے اور رنجیت سنگھ پر دھرنا بیٹھی تا وقتیکہ مہاراجہ نے مہان سنگھ کو رہا کردیا مہان سنگھ فوراً کشمیر کو بھاگ گیا اور عطا محمد خان کے پاس جاکر نوکری کرلی مگر مہاراجہ نے اوسکو تھوڑے ہی عرصہ کے بعد واپس طلب کرلیا اور حصہ کلانور اوسکے علاقہ کا بعوض خدمت سو سوارون کے اوسکو واپس دیا ۱۸۲۲ء مین منگیرہ کے فتح کے بعد اوسکو بہاولپور متصل ڈیرہ اسمٰعیل خان جمعی نو ہزار روپیہ کا مگر یہہ علاقہ تھوڑے عرصہ کے بعد نواب کو واپس مل گیا اور مہان سنگھ کو اوسکے عوض مین بڑے جاگیر ہزارہ مین ملی جہانداد کچھ عرصہ تک رہا پائندہ خان کے ساتھہ ایک لڑائی کے بعد جسمین وہ سخت زخمی ہوا تھا مہان سنگھ نے درخواست کی کہ ایسی تکلیف کی نوکری سے مین معاف ہون چنانچہ ۱۸۲۴ء مین

وہ ماتحت شاہزادہ کھڑک سنگھ کے ماموں ہوا اور ۱۸۳۶ء مین ۱۷ سو روپیہ ماہوار مواجب پر گھوڑچڑھون مین بھرتی ہو گیا اس فوج مین وہ ۱۸۴۵ء تک رہا اوسکے بعد رنکہا کو چلا گیا جہان وہ پانچ سال کے بعد مر گیا +

مدن سنگھ بلقب مٹو یا اٹو کا مشہور تھا اور وجہ تسمیہ دو بتائی جاتی ہین ایک یہ کہ مٹو پنجابی ہٹ سے مشتق ہے جس کے معنی بہادری ہے دوسری وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ پنجاب مین اٹھ آٹھ کو کہتے ہین اور روایت یہہ ہے کہ ایک عورت اس خاندان مین ایسی خوش نصیب تھی کہ اوسکی آٹھ بیٹے تھے مگر اس دوسری وجہ تسمیہ کے واسطے کچھ سند اچھی نہین ہے +

سردار فتح سنگھ نے فوج کی نوکری اپنے باپ کی سپاہ مین شروع کی جسمین وہ ۱۸۳۵ء تک رہا اوسکے بعد وہ گھوڑچڑھون کلان مین بھرتی ہوا اور دو سال کے بعد دھنی کے بریگیڈ مین کھراج کے ماتحت مقرر ہوا اوسمین اوسکا مشاہرہ نوّی روپیہ تھا ۱۸۳۵ء مین فتح سنگھ مہاراج کے ساتھ پشاور مین گیا جب دوست محمد خان کو مہاراجہ نے حکمت عملی سے زیر کیا اور ۱۸۳۷ء مین ارجن سنگھ رنگڑہ بنگلیہ کے ماتحت کلو کو بھیجا گیا جہان اوقت کچھ فساد تھا امام الدین خان کے ساتھ وہ کشمیر کو گیا تھا اور راجہ ہیرا سنگھ کی وفات کے بعد راجوڑی اور پنچھ کو ایک فساد کے فرو کرنیکو بھیجا گیا تھا ستلج کی لڑائی مین فتح سنگھ جنرل گلاب سنگھ پھوندیہ کے ماتحت مہاراجہ اور شہر لاہور کی حفاظت کیواسطے لاہور مین رہا اور جب لڑائی ہو چکی تو وہ سورج کھنی نئی پلٹن کا کمیدان ہوا ۱۸۴۷ء مین وہ لفٹنٹ ڈورڈس صاحب کے ساتھ بنون کو بھیجا گیا اور ملتان کی تمام لڑائیون مین خدمتگذار رہا کینیری اور سدوسم کی لڑائیون مین وہ اپنی پلٹن کے ساتھ خدمت کرتا رہا اور ملتان کے دونون محاصرون مین اوسکا اپنا اور اوسکے سپاہیون کا طریق نہایت اچھا رہا ۱۸۵۶ء مین وہ انبالہ مین پولیس پلٹن کا کمیدان تھا اور انبالہ اور دہلی مین اوس نے قابل تعریف خدمت کی ۱۸۶۲ء مین وہ برطرف ہوا اور ڈھائی سو روپیہ کی پنشن پاتا ہوا اور چھ سو ایکڑ زمین افتادہ اوسکو لکھنو وال مین ملی اسکے علاوہ اوسکے پاس مراکہی مین تین سو روپیہ کی جاگیر ہے جہان وہ رہتا ہے اور حقیقت مین زمینداری بھی اوس کا نوکی اوسکی ہے +

گوردت سنگھ فتح سنگھ کا بیٹا پہلے سورج کھنی پلٹن مین تیس روپیہ کے مشاہرہ پر جمعدار مقرر ہوا تھا اوسکے بعد وہ صوبہ دار ہوا اور پانچوین پولیس پلٹن مین ڈیڑھ سو روپیہ کے مشاہرہ پر اجیٹن ہوا مگر ۱۸۶۲ء مین جب عموماً پولیس کی تخفیف ہوئی وہ ۱۵ سو روپیہ انعام پاکر برطرف ہوا اور اب سرکار کا نوکر نہین ہے +

جودہ سنگہ فتح سنگہ کے سوتیلے بھائی نے اپنا مذہب اس سبب سے بدل ڈالا کہ اوسکے ذمہ کچھ قرض تہا جسکے ادا کرنیکی اوسکو گنجایش نہ تہی اوس نے راولپنڈی مین ایک سوداگر سے ایک خوبصورت اور بیش قیمت گہوڑا خریدا تہا اور اسکی قیمت وہ ادا نکر سکا اوس نے اپنے باپ سے مدد طلب کی مگر رنجان سنگہ کے پاس روپیہ دینے کو نہ تہا آخر کار جب اوسنے دیکہا کہ روپیہ قیمت کا مین نہین دے سکتا ہون اور گہوڑے کو بہی واپس دینا نہ چاہا تو وہ کابل کو سوار ہوکر چلا گیا اور وہان مسلمان ہوگیا اور وہان ۱۸۵۸ء مین مرگیا اوسکا ایک بیٹا رنجدول سنگہ ہے جو فوج سرحد مین صوبہ دار ہے

خاندان سردار دیوا سنگھ بہادر

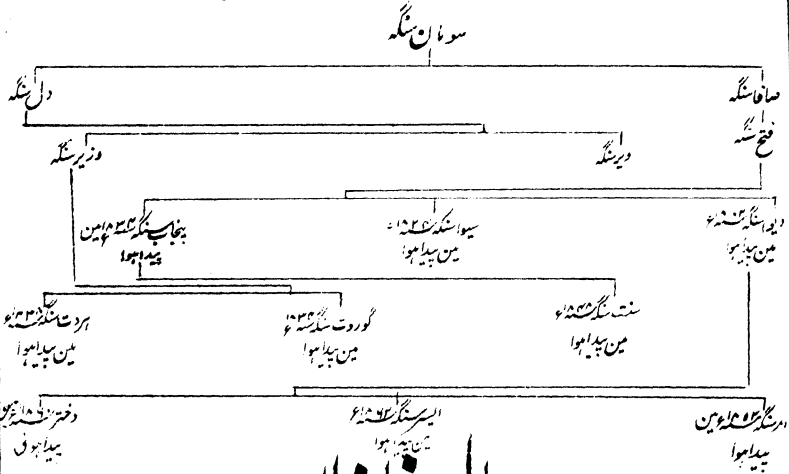

حال خاندان

قریب پانچسو برس کے ہوئے فیروزپور کے ضلع مین ایک جٹ زمیندار گل نامی رہتا تہا جو گہومنسی راجپوت نسل سے تہا یہہ شخص صرف درمیسقدر متمول ہوگا کیونکہ وہ ایسا خوش نصیب تہا کہ دو جورو ان اوسکی تہین اور سات کنیزین لیکن اگرچہ بڑی عمر کا ہوگیا تہا اوسکی اولاد کچھ نہ تہی آخر کار اوسکی ایک زوجہ حاملہ ہوئی اور زوجگان اوسکی تنگ ہوئین کہ اونہون نے یہہ خیال کیا کہ اور کاشتوہر اوس عورت سے محبت کریگا جسکو بچہ اور شاید فرزند نرینہ اور وارث پیدا ہوگا چنانچہ جب لڑکا پیدا ہوا وہ اوسکو چورا کر جنگل مین لے گئین اور وہان چہوڑ آئین اس نیت سے کہ مرجاویگا اور اوسکی ماں کے بستر پر ایک پتہر رکہدیا اور کہا کہ اوسکو یہہ پتہر پیدا ہوا ہے دوسرے دن خاندان کا بہاٹ جو جنگل مین پہرتا تہا یہہ دیکہکر کہ ایک شیر جوان دنون مین ستلج کے جنوب کیطرف کثرت سے تہے ایک نوزادہ بچہ کو چاٹ رہا ہے وہ یہہ چیز نادر دیکہنے کو گہر کو واپس گیا اور بہت سے آدمی ساتہہ لاکر شیر کو بہگا دیا اور بچے کو گل کے پاس لے آیا گل نے قریب اپنی عورتون کا دریافت کرلیا اور لڑکا جسکا نام شیر گل رکہا گیا وارث قرار دیا گیا اوسکے بعد اپنی کنیزون سے گل کو گیارہ لڑکے

اور پیدا ہوئے کہ اونکی اولاد اب ہی پنجاب کے اکثر مقامات مین ہے شیر گل کے چار فرزند تھے دو چھوٹے لاولد مر گئے مگر سب سے بڑے بیٹے سے جسکا نام رانا دھار تھا متہو خاندان مجیٹھیہ پیدا ہوا ہے اور جو بل دوسرے بیٹے کی اولاد مین دیوا سنگھ بنیسویں پشت مین ہے اور نشان والی مثل کے بزرگ اوس سے پیدا ہوئے ہین اقوام جٹ مین گل اور شیر گل کے ابتدا کی یہہ روایت ہے +

ساون سنگھ دیوا سنگھ کا پڑدادا سنگت سنگھ نشان والہ مثل کے رئیس کا تیسرے درجہ مین چچازاد بھائی تھا اور نشان والی مثل مین سانون سنگھ خود بھی تھا اگرچہ معلوم نہین ہوتا ہے کہ سانون سنگھ جنگ کا شوق رکھتا ہو صاف سنگھ ایک اون سردار وہین سے تھا جنہون نے راجہ ناہر جسونت سنگھ کے مقابلہ مین سو منٹے مین بہت شجاعت سے جنگ کی تھی اور بعد ازان اوسکے اپنے قلعہ جہانگیر کو مہاراجہ رنجیت سنگھ کے مقابلہ مین ۱۸۱۶ء مین جب مہاراجہ نے اوسکا محاصرہ کیا تھا تھا نبا تھا قلعہ فتح ہو جاتا مگر بیدی صاحب نے جسکو صاف سنگھ نے اپنے جاگیر مین سے دسنوان حصہ دیا تھا استادگی کی اور صاحب سنگھ نے رنجیت سنگھ سے محاصرہ اٹھوا دیا صاف سنگھ مہاراجہ کی نوکری منظور نہ کرتا تھا مگر اوسکے بیٹے فتح سنگھ نے مہاراجہ کی نوکری کر لی اور دیوان محکم چند کے زیر حکم بہت نامی سپاہی ہوا اوسکو جہانگیر برج اور بھرام پور جاگیر مین ملی اور علاوہ اس جاگیر کے مواجب پیش قرار نقد علاوہ دیوان کرپارام کے ساتھہ کشمیر کو گیا تھا اور جبتک کرپارام وہان رہا اوسکے رشید متوسلون مین رہا جبتک کرپارام کشمیر سے واپس بلایا گیا سردار فتح سنگھ کی جاگیر جو ستلج سے شمال کیطرف تھی ضبط ہو گئی اور وہ علاقہ سونٹی کو جو آنروئے ستلج تھا چلا گیا اور اپنی وفات تک وہین رہا اگرچہ مہاراجہ نے کئے بار اوسکو لاہور مین واپس آنیکو بلایا +

دیوا سنگھ بہت کم عمر مین مہاراجہ کا نوکر ۱۸۱۶ء مین ہوا تھا وہ اپنے باپ کے ساتھہ کشمیر کو گیا تھا اور جب اوسکا باپ ستلج کے پار چلا گیا تو اوسکو ڈھائی سو سوارون کی افسری ملی اور علاقہ دریانہ اوسکے سپرد ہوا ڈیڑھ سال کے بعد وہ تحت سردار لہنا سنگھ مجیٹھیہ کے مامور ہوا اور سردار نے اوسکو اپنے بھائی گوجر سنگھ کی پلٹن کا کمیدان بنایا جو خاندان مجیٹھیہ کا ناقص آدمی تھا ۱۸۳۲ء مین دیوا سنگھ گوجر سنگھ کے ساتھہ کلکتہ کو گیا جو بطور سفارت سوقیہ وہ معاملہ بھیجا گیا تھا جب وہان سے واپس آیا تو وہ دھونکل سنگھ والی رجمنٹ مین بدل کر کمیدان ہوا مگر وہ اپنی نئی پلٹن مین گیا نہین بلکہ سردار

لہنا سنگھ کے ساتھہ رہا ۱۸۴۲ء مین وہ گورکھپور پلٹن مین بدل گیا اور ہزارہ مین اوس پلٹن کے ساتھہ نوکری کرتا رہا دربار کے عہد مین وہ ڈیرہ اسمٰعیلخان مین سورج مکھی پلٹن کا کپتان رہا اور جب ملتان کا مفسدہ ہوا تو وہ اپنی پلٹن کو ساتھہ لیکر لفٹنٹ اڈورڈس صاحب اور جنرل وین کورٹ لینڈٹ صاحب کے ساتھہ شامل ہونیکو چلا گیا اور اسکے ساتھہ تمام مہم مین نوکری دیتا رہا کنیاری کی لڑائی مین وہ موجود تھا جو ۱۸ جون ۱۸۴۸ء کو ہوئی تھی اور یکم جولائی کے سدوسم کی لڑائی مین بھی موجود تھا اور ملتان کے پہلے محاصرہ مین بھی موجود تھا جب کٹار مکھی رجمنٹ نارائن تھی اور مفسدون کے ساتھہ شامل ہونیکو مستعد تھے دیوا سنگھ اوس پلٹن مین بدلا گیا اسواسطے کہ اوسکو بغاوت سے باز رکھے اور اوسکے بندوبست کو درست کرے ملتان کی فتح کے بعد وہ اپنی پلٹن کے ساتھہ عیسیٰ خیل کو گیا اور وہان کئی معرکے وزیریون سے ہوئے جسمین اوسکی مشہور بہادری اور ہمت نمایان ہوئی ✦

۱۸۵۳ء مین جب پنجاب مین جنگی پولیس بنا دیوا سنگھ ساتوین پولیس پلٹن امرتسر مین بھرتی کرنیکو اور اسکے کپتانی کیواسطے منتخب ہوا جب ۱۸۵۷ء کے مفسدہ ہونے پر ہندوستانی پلٹن کے امرتسر مین ہتیار لئے گئے اوس نازک مقام مین فقط دیوا سنگھ کی ہی پلٹن ہتیار بند رہی دو ہندوستانی پلٹنون کی حفاظت کیواسطے جنکی ہتیار لئے گئے تھے شہر مین بندوبست رکھنے کو خزانہ کا پہرہ دینے کو اور حکام سیول کی مدد کو اور یہہ کام بہت اچھی طرح اس سبب سے ہوا کہ دیوا سنگھ ہمت والا لایق اور حقیقت مین نمکحلال رہا دہلی مین نوکری کیواسطے اوس نے فوج بھرتی کرنے مین بہت مدد دی اور ۱۸۵۸ء مین اوسنے نئے آدمی بہت بھرتی کئے اور ہندوستان کو نوکری کے واسطے بھیجے اپنی خدمات کے عوض مین دیوا سنگھ کو خطاب سردار بہادر کا ملا اور تنخواہ ذات بارہ سو روپیہ سال مقرر ہوئی ✦

یکم جنوری ۱۸۶۱ء کو جب پولیس کا نیا انتظام ہوا اور پرانا پولیس برطرف ہوا دیوا سنگھ سرکار کی نوکری سے بعدایک دراز اور معزز نوکری فوج کے علیحدہ ہو گیا اوسکے واسطے خاص پنشن برطرفی تین ہزار روپیہ سال کی ملی اور چہہ سو ایکڑ افتادہ زمین اوسکو ملی کہ حق زمینداری اوسکا اوسکے خاندان مین بسبیل علے الدوام رہیگا ✦

خاندان کمیدان موتا سنگہ سردار بھادر

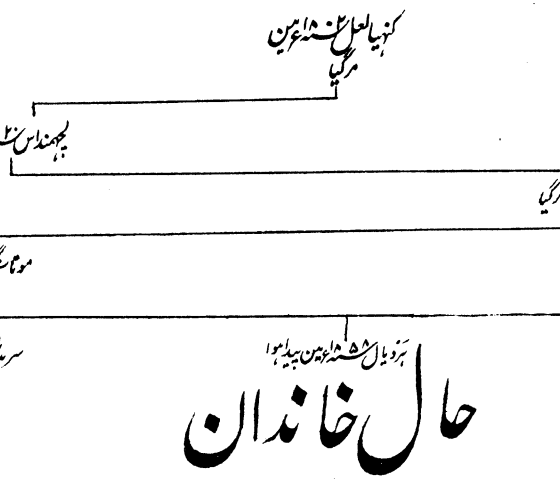

حال خاندان

کنہیالال موتا سنگہ کا پردادا سردار سوبھا سنگہ کنہیہ کا نوکر تہا جو ایک تین سردارون مین سے تہا جنہون نے سلمان ناظم سے لاہور چھینا تہا یہ شخص چھوٹی سی حیثیت کا آدمی تہا اور جب رنجیت سنگہ نے شہر پر تصرف کرلیا تو اوس نے نوکری چھوڑدی اور تہوڑے عرصہ کے بعد مرگیا اوسکے فرزند لچھمنداس نے جب پنجاب مین نوکری نہین دیکھی تو وہ کابل کو چلا گیا اور وہان معلم بن بیٹہا مگر اپنے مرنے سے تین برس پہلے وہ اپنے وطن کو واپس آیا اور مقام تیجا مین مفلوج ہوکر ۱۸۰۲ء مین مرگیا اوسکا بیٹا مولراج اوس سے ایکسال پہلے مرچکا تہا +

موتا سنگہ مہاراجہ کا ۱۸۳۲ء مین نوکر ہوا اور کرنیل وین کورٹ لینڈٹ صاحب کی پلٹن مین بہرتی ہوا تہا ۱۸۳۷ء مین اوسکو کلکتہ والی پلٹن کی افسری ملی مگر ۱۸۴۲ء مین پہر کرنیل وین کورٹ لینڈٹ صاحب کے ماتحت مامور ہوا ۱۸۴۴ء مین اوسکو اجنٹن کا عہدہ ملا ستلج کی لڑائی کے بعد اوسکی تبدیلی سورج مکہی پلٹن مین ہوئی اور جب ملتان کا فساد ہوا تو اوس پلٹن مین اجنٹن تہا اور ڈیرہ اسمعیلخان مین مامور تہا تمام لڑای مین اور ملتان کے دونون محاصرون مین وہ کام دیتا رہا اور پنجاب کی ضبطی پر وہ ساتوین پولیس پلٹن کا اجیٹن ہوا جسکے بہرتی کرنیمین اوس نے مدد کی تہی +

بہادر کرنیل سبحان خان کی وفات پر جو کمانیر کم پنجاب پولیس پلٹن کا تہا اور لاہور مین تھا موتا سنگہ اوسکی جگہہ مقرر ہوا یہہ تقرر ماہ ستمبر ۱۸۵۸ء مین پیش از فتح دہلی کے ہوا تہا اور موتا سنگہ کی نمکحلالی اور رسوخ کے ضرور بہت قدر ہوگئی کہ اوسکو انتخاب کرکے فقط ایک مسلح پلٹن پر حاکم کیا جو دارالسلطنت پنجاب مین تہی اور میانمیر کی چھاونی مین قریب ہے چار ہزار سپاہی ایسے تہے جو باغی ہوگئے تہے اور جنکے ہتہیار چھین لئے گئے تہے موتا سنگہ نے اپنی مشکل خدمتین باسطرح ادا کین کہ حکام اوس سے راضی رہے اوسکی پلٹن جیلخانہ کی حفاظت کرتے تہے اور خزانون اور سول کچہریون کی محافظت کرتی تہی اور شہر لاہور مین بندوبست اس پلٹن نے رکہا گوگیرہ کی ضلع مین جہان فساد ہوا تہا اوسکی پلٹن کے ایک ڈٹاجمنٹ نے اچھی طرح خدمت کی یکم جولائی ۱۸۶۱ء کو جنگی پولیس توڑدیا گیا اور موتا سنگہ کی پلٹن کے آدمی سول پولیس مین منتقل ہوگئے پس کمیدان کی خدمتون کی ضرورت نہین رہی اور چونکہ وہ عمر رسیدہ آدمی تہا اوس نے نوکری چھوڑدینی چاہے اور نوکری چہوڑدی +

موتا سنگہ کو خطاب سردار بہادر کا ملا اور بحکم گورنمنٹ اعلی کشور ہند مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۸۶۱ء اوسکو تین ہزار روپیہ سالیانہ حین حیات پنشن ملی جس مین الونس بہادری شامل تہے اور علاوہ اسکے اوسکو چہہ سو ایکڑ افتادہ اراضی ضلع لاہور مین ملی حق زمینداری اس اراضی کا اوسکے خاندان مین ہمیشہ کو رہیگا بعد وفات موتا سنگہ کے جمع مالگذاری اوس اراضی کی بابت سرکار مین لیجاویگی موتا سنگہ ایک چاہ کا جو مستی دروازہ کے باہر ہے مالک تہا کہ یہہ چاہ اوسکو پہلے سرکار انگریزی نے عطا کیا تہا موتا سنگہ ۱۸۶۲ء مین مرگیا +

خاندان شمس الدین خان قصوریہ

محمد حیات خان
|
عثمان خان
|
مدو خان — عبدالرحمن خان — سلیمان خان
|
برہان خان — سبحان خان — سلطان خان
|
شمس الدین خان — قادر بخش خان
دختر جسکی شادی عثمان خان سے ہوئی۔
|
عثمان خان
|
سردار خان

حال خاندان

قریب ڈیڑھ سو برس کے ہوئے محمد حیات خان بھٹی راجپوت کی نسل مین سے ٹھٹھے کوٹھا مین جو اب قصور کے پاس ایک ویران گانو ہی آباد ہوا اور کچھ بیوپار کرنے لگا قصور مین قریب دو سو برس اس سے پہلے پٹھان آکر آباد ہوے تھے اور پٹھان سردار نظام الدین خان کی نوکری مین تینون بیٹے محمد حیات خان کے داخل ہوئے اوس سردار کے نوکری مین یہہ شخص بہت لڑائیون مین لڑتے رہے اور چوبیان مین جو بڑی لڑائی بادشاہی فوج اور قصور کے پٹھانون مین ہوئی سبحان خان مارا گیا لڑائی اسواسطے ہوئی تہی کہ پٹھانون نے باجگذاری سے انحراف کیا تہا۔

نظام الدین خان کے مارے جانے کے بعد سلطان خان اوسکے بہائی قطب الدین خان کی نوکری مین رہا اور اسکے ساتھہ محمد وٹ کو چلا گیا جب قصور کو ۱۷۶۸ء مین سنگھ نے فتح کر لیا اور اوسپر قبضہ کر لیا شمس الدین خان ہی بہت سال تک محمد وٹ کے رئیس کا نوکر تھا اور لاہور کے دربار مین رئیس محمد وٹ کی طرف سے وکیل رہتا تہا

تا وقتیکہ کسی قصور کے سبب سے اوسکو سرسے طور پر موقوف کر دیا گیا اور وہ راجہ لعل سنگہ کا معتمد ہو گیا اس عہدہ پر ستلج کی لڑائی کے وقت تہا اور راجہ لعل سنگہ اور انگریزی عہدہ داروں کے پاس پیغام وغیرہ لیجایا کرتا تہا +

چونکہ ۱۸۴۵ء مین جیسا طریق سکہہ سردارون کا تہا اوسکی نسبت مختلف روائتین مین یہہ بات لکہنے کے لایق ہے کہ حقیقت مین راجہ لعل سنگہ نے کسقدر خبر حکام انگریزی کو دی تہی اور سکہون کے سرکارسی اوسنے کسقدر دغا کی تہی +

۱۲ دسمبر ۱۸۴۵ء کو جب فوج سکہہ ستلج کو عبور کرتی تہی راجہ لعل سنگہ نے شمس الدین خان کو کپتان نکلسین صاحب کے پاس فیروز پور مین بہیجا اور لکہہ بہیجا کہ آپ یقین رکہین کہ مین ہی اور مہارانی بھی سرکار انگریزی کے دوست ہین اور دونون کی اس سے زیادہ اور کچھ خواہش نہین ہے کہ سکہہ غارت ہو جاوین راجہ نے کہہ بہیجا کہ مین اپنی فوج کو دو دن تک فوج آئین سے ملنے نہ دونگا کہ مین آج اسل کو واپس کوچ کر چلا ہون اور دوسرے روز ہریکے جاونگا کپتان نکلسین صاحب نے اسکا یہہ جواب دیا کہ ہم اسکی رپورٹ کرینگے مگر اسبات کی کچھ پروا نہین کہ راجہ لعل سنگہ کی فوج سوارے فوج اپنے سے ملے یا نہین کیونکہ ایک کو یا دونو کو برابر ہی آسانی سے مار کر ہٹا دینگے دوسرے روز راجہ لعل سنگہ نے یہہ پیغام بہیجا کہ مین فوج کو روک رکہونگا اس بہانہ سے کہ ہریکے مین پل تیار کر گئی اور دیکہینگے کہ دریا پایاب کہان کہان ہے +

۱۶ دسمبر کو کپتان نکلسین صاحب نے یہہ خبر سنکر کہ گورنر جنرل اور کمانڈر انچیف مدکی کے راہ سے آتے ہین شمس الدین خان کو بلایا اور شمس الدین خان نے مثل سابق بیان کیا کہ میرا قرار راجہ لعل سنگہ سرکار انگریزی کا خیر خواہ ہے راجہ کا بعض برگدون پر زور چلتا ہے اور اس بریگیڈ کو مین گورنر جنرل کے اوپر حملہ نہ کرنے کے واسطے کوچ کرونگا اگر فوج انگریزی باقی فوج پر حملہ کریگی کپتان نکلسین صاحب نے کہا کہ اگر راجہ کو اسقدر زور حقیقت مین حاصل ہے جیسا کہ وہ کہتا ہے تو وہ کام کرتا اور فقط موہنہ سے باتین نہ کرتا اور اوسکی خیر خواہی دیکہی جاویگی کہ آیا حسب بیان آپ کوچ کرتا ہے نہین +

۱۸ تاریخ کو شمس الدین خان آیا اور اوسنے بیان کیا کہ راجہ فیروز شہر کو چلا گیا اور کپتان نکلسین صاحب نے اوسکو ایک خط بیجر براڈفٹ صاحب کے نام دیا اور یقین کیا جاتا ہے کہ وہ خط صاحب موصوف کو دیا گیا تہا اوس وقت کہ جب فوج بعد دو پہر کے

فیروزشہر مین ۱۲ تاریخ کو لڑائی پر جاتی تہی کیونکہ وہ خط صاحب کی جیب مین سے ۲۲ تاریخ کو جب اونکی لاش آئی ملا تہا *

۱۹ دسمبر کو موضع مُدکی کی لڑائی کے ایکدن پیچھے راجہ لعل سنگہ نے ایک قاصد میجر براڈفٹ صاحب کے پاس یہہ پیغام دیکر بہیجا کہ جو کام میرے لایق ہو وہ کیا جاوے مگر میجر براڈفٹ صاحب یہہ سمجھتے تہے کہ راجہ کا فقط یہہ مطلب تہا کہ دریافت کرے کہ پہلے دن جو لڑای ہوئی تہی اوسکا اثر کیا ہوا تہا چنانچہ صاحب نے راجہ کے قاصد کو ایک گارد کے ساتہہ پکٹ سے باہر نکالدیا بعد اوسکے سبھراؤن کی لڑائی کے دو دن پیچھے تک راجہ کا کچھہ حال نہین سنا گیا فیروزشہر کی لڑائی مین وہ ایک خشک خندق مین چھپا ہوا تہا مگر اوس نے یہہ مشہور کیا کہ مین مجروح ہوا ہون اور امرتسر کو چلا گیا اور لوگون کے زبان زد یہہ بات ہے کہ امرتسر مین وہ ایک تنور مین اسواسطے چھپا رہا کہ فوج کی اذیت سے بچ رہون کیونکہ فوج نے اوسکے مار ڈالنے کی قسم کہائی تہی مگر مہارانی نے جب بہت اصرار کیا تو لعل سنگہ وسط جنوری مین فوج مین جاکر شامل ہوا

* سکہون کی فوج کی تعداد کی جو مندرجہ ذیل مین لڑای ہوئی مختلف اندازہ کیا گیا ہے لارڈ گوف صاحب نے اپنی چٹھی مورخہ ۱۹ دسمبر مین اوسکی تعداد کا اندازہ ۱۵ یا ۲۰ ہزار سے زیادہ کیے لکھا ہے اور سیفدر فوج سوای اور چالیس توپین مگر جو فوج لڑی تہی حقیقت مین اوسکی تعداد دو توپون اور کشادہ ملاکر ۱۸ ہزار سے زیادہ نہ تہی جو فوج فیروزپور سے لعل سنگہ کے ساتہہ کوچ کرکے گئی تہی اور جس مین سے کسیقدر مُدکی مین اور باقی کل فیروزشہر مین لڑی تہی اوسکی تعداد یہہ تہی *

		پلٹن	سوار	توپ
فوج ایُن	بریگیڈ فرانسیسی	۴	۲	۲۶
	بریگیڈ ہادرسنگہ	۴	۱	۱۶
	بریگیڈ مہتاب سنگہ	۴	۱	۱۸
	کل	۱۲	۴	۶۰

فوج کشادہ سواری

چہاریاری فوج کشادہ سواری	۲۵۰۰
اردلیان	۳۵۰۰
راجہ لعل سنگہ	۱۸۰۰
راجہ ہیرا سنگہ	۳۳۵۰
پنڈی والہ	۹۰۰
مولراج	۵۵۰
وطہ سنگہ	۱۷۰۰
بیلا سنگہ وکل	۲۰۰
رام سنگہ	۵۰
ڈوگرے	۱۰۰
ہنگ	۱۰۰۰
گنڈا سنگہ	۱۶۲
	۱۷۸۱۲
میزان	
جنسی توپین	۲۸
زنبورے	۲۵۰

یہہ تعداد سوای مزارچ سنگہ کی فوج کے ہے جو پس انداز فوج کا حاکم تہا راجہ لعل سنگہ اپنے پیچھے فیروزپور مین ۵۶۰۰ آدمی پیادہ اور سوار چہوڑ گیا تہا *

اور ۱۸ فروری کو اوس نے شمس الدین خان کو میجر ہنری لارنس صاحب کیخدمت مین بھیجا اور ایک نقشہ سکھونکے مورچونکا بھیجا اور فوج سکھہ کی تعداد اور موقع کا مفصل حال لکھہ بھیجا یہہ حال جو لکھا تہا وہ صحیح تہا اگرچہ اتنی دیر مین پہونچا کہ اُس سے کچھہ فایدہ نہین ہوا فقط اتنی بات حاصل ہوئی کہ جو حال پہلے دریافت کیا گیا تھا اوسکی تصدیق ہوئی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ راجہ لعل سنگہ اگرچہ دل سے نمکحرام تہا مگر سرکار انگریزی کی اوسکی طرف سے کچھہ خدمت بن آئی یہہ تو شاید ہوا ہو کہ سکھہ کی فوج کیطرف سے اوس نے فیروزپور پر حملہ روکا ہو مگر اوسکے سوا کہ یہہ بہی تحقیق نہین ہے اوس نے کچھہ خدمت بہی نہین کی +

جب میجر لارنس صاحب رزیڈنٹ لاہور مین مقرر ہوے شمس الدین خان دربار کیطرف سے وکیل مقرر ہوا اس غرض سے کہ جو خواہش اور تجویزین دربار کی ہون وہ صاحب رزیڈنٹ سے کہتا رہے ۱۸۴۶ء مین اوس نے اچھی خدمت کی اور چلیانوالہ کی لڑائی مین موجود تہا +

جولائی ۱۸۴۶ء مین اوسکو پانچہزار روپیہ انعام ملا اور ضبطی ملک پنجاب کے بعد جب اوسکی جاگیر ضبط ہوئی تو اوسکے ڈہائی ہزار روپیہ سال کی پنشن مقرر ہوئی شمس الدین خان قصور مین رہتا ہے اور اوسکا بڑا دوست ملک خیرالدین خان بہی اوسی جگہہ رہتا تہا دونون خاندان رئیس ممدوٹ کے نوکر تہے دونونکے علاقے نواب جمال الدین خان نے چھین لئے تہے اور دونو اوس زمانہ سے جانی دشمن اوس خاندان کے تہے جب جمال الدین خان حیات تہا ان دونون نے اپنے حتی المقدور اوسکو مضرت پہونچانیکو بہت کوشش کی اور اوسکے بیٹون کے فریق مین شامل ہوگئے کہ اوسکے بیٹے علانیہ اوسکے ساتہہ لڑ بیٹہے تہے +

عثمان خان شمس الدین خان کا بہتیجا بہادر آدمی اور اچہا سپاہی ہے ۱۸۵۸ء مین اوسکو ایک ترپ سواری کا کمانڈر تہا جو اوسکے چچا نے بہرتی کیا تہا اوسکے بعد وہ پولیس مین نوکری کرتا رہا پرانے انتظام مین وہ رسالدار تہا اور نئے انتظام مین وہ انسپکٹر ہوا ۱۸۶۲ء مین وہ برخاست ہوا جب جماعہ پولیس کی تخفیف ہوئی اور ایماندارے اور ہمت کیواسطے نہایت تعریف حاصل کی +

سردار سُرجن سنگھ موکل

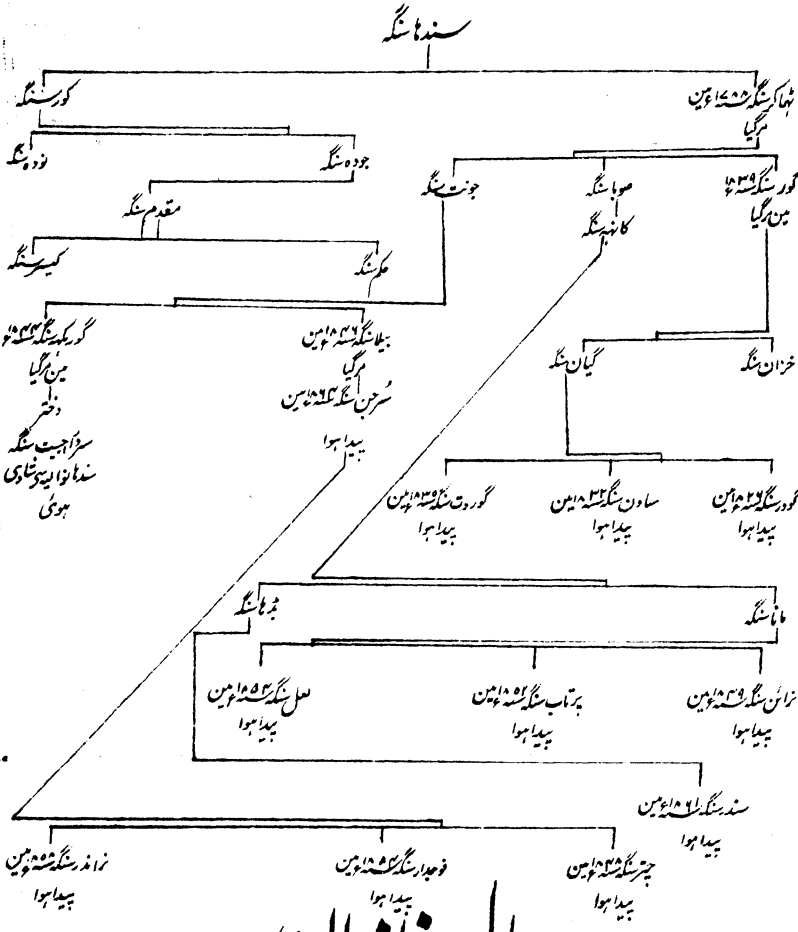

حال خاندان

خاندان موکل کو جو سندھو جٹ کی قوم مین سے ہے مہاراجہ رنجیت سنگھ کی سلطنت مین بہت اقتدار حاصل ہوا

سکھہ سردارون مین سے یہہ خاندان نیا گنا جاتا ہے اور یہہ بات کہ اونکو زمین اور دولت حاصل ہوئی زیادہ تر اس سبب سے حاصل ہوئی کہ اونکو لڑائی مین بہت قوت اور زور تھا نہ ہوشیاری کے باعث سے +

سندھانسنگہ ایک جٹ گنوار تہا اور سات بیٹون کا باپ تہا ان مین سے فقط دو بیٹون کی اولاد کا شجرہ لکہا گیا ہے اسواسطے کہ اون بیٹون مین سے فقط دو ہی نامی ہوئے تہے اوسکی ایک ہی بیٹی کوران نامی تہی جسکی شادی اوسنے سردار لعل سنگہ سے کی تہی جو پاکپٹن مین ایک جاگیردار تہا اوس نے اپنے سالون کو نوکر رکہہ لیا اور وہ سب اسکے پیچہے قزاقی کی مہمون مین سوار ہوکر جاتے تہے جبتک کہ اونکی بہین نے اپنے شوہر کے زور کا رشک کہا کر اونکو نکلوا دیا جونت سنگہ اپنے چچازاد بہائیون کے ساتہہ لاہور مین آیا اور رنجیت سنگہ کا نوکر ہوگیا کچہہ عرصہ تک اونکو فروغ نہین ہوا مگر بسیہ کی خونریز لڑائی مین جو جولائی ۱۸۱۳ء مین اٹک کے پاس ہوئی تہی اور جس مین دیوان محکمچند افغان وزیر کے ساتہہ لڑا تہا یہہ سب بہائی جن مین سے چہہ لڑائی مین شریک تہے ایسے نمایان کام کرتے رہے اور ایسی بہادری اور طاقت اون سے عیان ہوئی کہ مہاراجہ نے اونکو رنگیل پور کی جاگیر جمعی ڈہائی ہزار روپیہ کی دی اور جونت سنگہ کو جسنے خصوصًا نمایان خدمت کی تہی پانچ گانو ضلع گجرات مین تیئس ہزار روپیہ کی ۱۵۰ سوار کی نوکری کی شرط پر دئے اور اوسکے بہائی اوسکے تحت حکم مامور کئے گئے ۱۸۱۸ء مین وہ ملتان مین نوکری دیتا رہا اور اوسکے سال کشمیر مین جہان برچھی سے پہلو مین اوسکو سخت زخم پہونچا اس زخم کے عوض مین اوسکو کشمیر کے محاصل مین سے اڈہائی ہزار روپیہ کی تنخواہ ہوگئی ایک دفعہ اس خاندان کی جاگیر ایک لاکہہ ۲۳۵ روپیہ کی ہوگئی سعد دو ہزار روپیہ کے سردار لعل سنگہ کے علاقہ مین سے جو اونکا نامہربان رشتہ دار تہا +

مہاراجہ رنجیت سنگہ کی وفات کے بعد جو ۱۸۳۹ء مین واقع ہوئے اور جونت سنگہ کی وفات کے بعد جو ۱۸۴۰ء مین ہوئے خاندان موکل کی جاگیر برابر قایم رہی جو جاگیر خاص جونت سنگہ کی تہی وہ اوسکے دو بیٹون بیلا سنگہ اور گوکہہ سنگہ کے نام واگذار رہی کیونکہ ۱۸۳۹ء مین علاوہ اسپسین تقسیم ہوگیا تہا مگر اون سے اڈہائی سو سوارون کے عوض مین سو سوارون کے نوکری بجانی مقرر ہوئی اور دونو بہائی شہزادہ نونہال سنگہ کے ماتحت ہوئے اون مین اسپسین اتفاق اچہا نہ تہا بڑے بہائی کو چہوٹے کی نسبت یہہ شبہہ ہوا کہ وہ فقط جاگیر مین سے ہی کلان حصہ نہین چاہتا ہے بلکہ سرداری بہی آپ لینی چاہتا ہے

راجہ ہیرا سنگھ اوس زمانی مین وزیر تہا اور سردار بیلا سنگھ نے جب تیس ہزار روپیہ نذرانہ دیا تو راجہ نے اوسکو سردار بہو جاگیر پر قایم رکہا اور گوربخش سنگھ کو ایسا غم اس سبب سے ہوا کہ ۱۸۴۵ء مین تہوڑے ہی عرصہ کے بعد اوسکے غم کے سبب سے مرگیا جب پہلے پنجاب کی لڑائی ہوی تو سردار جون سنگھ اور بیلا سنگھ دو سو سوار لیکر فوج کے ساتہہ شامل ہوئے اور جو فوج موضع مدکی اور فیروز شہر کی طرف آگے بڑہے اوسکے ساتہہ موجود تہے دونون بہراؤن مین موجود تہے اور بیلا سنگھ جسکو سخت زخم پہونچا ستلج مین ڈوب گیا اس ہیبو دہ غرم مین کہ جب کشتیون کا پل ٹوٹ گیا تو دریا سے پایاب اوتر جاوے کئی دن تک اوسکے نوکر اوسکی لاش کو ڈہونڈتے رہے مگر اوسکی لاش ملی نہین جب راجہ لعل سنگھ لاہور مین پکا وزیر ہوگیا تو قریب نصف بیلا سنگھ کی جاگیر ضبط ہوئی مگر پہر بہی سورجن سنگھ کے پاس ۳۸۰۰ ہزار روپیہ کی جاگیر رہی جسمین ۴۹۸۰۰ کی جاگیر کے ساتہہ ۱۶۳ سوارون کی نوکری کی شرط لگی ہوئی تہی سورجن سنگھ کے قبضہ مین یہہ جاگیر ۱۸۴۹ء تک رہی اس سال مین جب وہ اپنے چچازاد بہائی خزان سنگھ کے ساتہہ مفسدون کے ساتہہ شامل ہوگیا تو اوسکی جاگیر ضبط ہوگئی و سوائے رنگیل پور جمعی ایکہزار روپیہ کے جو سردار گوربخش سنگھ کے مرنے پر اوسکی بیوہ اور دختر کے گذارہ کیواسطے مقرر ہوئی تہی یہہ جاگیر بیوہ یعنے اندر کور کے نام واگذار ہوئی خزان سنگھ کو ۴۵۰ روپیہ کی پنشن ملی اور نقدم سنگھ کو ۲۷۰ روپیہ کی کہ یہہ پنشن وہ ابتک کہاتے ہین سردار سورجن سنگھ کی پنشن ۱۲ سو روپیہ ماہ ۱۸۶۴ء مین جب وہ مراضبط سرکار ہوئی جونت سنگھ کے خاندان کی دونون شاخون مین آپسمین بہت عداوت ہے کیونکہ ایسا یقین اس خاندان کے لوگون کو ہے کہ سردار گوربخش سنگھ کی جان اوسکے بڑے بہائی کی جادو کرانے کے سبب سے گئی +

۱۸۵۸ء مین مانا سنگھ پانچوین بانڈہ کے پولیس جنگی مین رسالدار مقرر ہوا اوس رسالہ مین وہ ۱۸۶۱ء تک رہا ستمبر ۱۸۵۹ء مین اوسنے فروغ اسواسطے پایا کہ اپنے ترپ کو اپنے غنیم کے اوپر چڑہا کر بہت خوش اسلوبی سے لیگیا حالانکہ تعداد مین دشمن کی سپاہ بہت تہی اور اس موقع پر اوسکے سر مین زخم آیا تہا اور اوسکا گہوڑا اوسکے نیچے زخمی ہوا مگر وہ ایک اور گہوڑے پر سوار ہوکر سب سے آگے تعاقب مین دشمن کے دوڑا ۱۸۶۱ء مین جب تخفیف پولیس کے وقت وہ برطرف کیا گیا تو وہ موکل کے گرد نواح کے ۲۸ دیہات کا ذیلدار یعنے افسر پولیس بلا تنخواہ مقرر ہوا اور ۱۸۶۲ء مین اوسکو ۲۷ ایکڑ زمین رکہہ مود کے مین چونیان کے متصل ملی گوردیال سنگھ ماڈسن صاحب کے رسالہ کے چوتہے ترپ کا رسالدار

تہا اور دو برس سے زیادہ اوس رسالہ مین قابل تعریف خدمت دیتا رہا جب مارچ ۱۸۴۶ء مین اوسکا تبدیل کرکے بر طرف کردیا گیا تو وہ بہی برخاست ہوا جب پنجین کی لڑائی شروع ہوئی تو گوردیال سنگہ نے درخواست خدمتگذاری کی لیکن اُس وقت مین صاحب کے رسالہ مین کوئی جگہہ خالی نہ تہی اور اُسکو نوکری نہین ملی اوسکو موضع کی رکہہ مین ۴ ایکڑ اراضی اوسوقت ملی جب اوسکی چچازاد بہائی مانا سنگہ کو ملی تہی مقدم سنگہ بہی سرکار انگریزی کی نوکری مین ۱۸۴۸ء مین رسالدار تہا اور جب وہ نوکری سے علیحدہ ہوا تو اوسکو بہی سوا ایکڑ زمین ملی بڈہا سنگہ مانا سنگہ کا بہائی باندہ کے پولیس مین دفعدار تہا جب پولیس کی تخفیف ۱۸۶۱ء مین ہوئی تو برطرف ہوگیا یہہ خاندان موکل مین جو ضلع لاہور مین ہے رہتا ہے نصف گانون کی اونکی زمینداری ہے اور علاوہ اسکے تین پٹیان اونکی قلعہ جونت سنگہ مین اور تین سوا ایکڑ زمین سلطان کی مین ہے +

سردار نارسنگھ ائیمہ والیہ

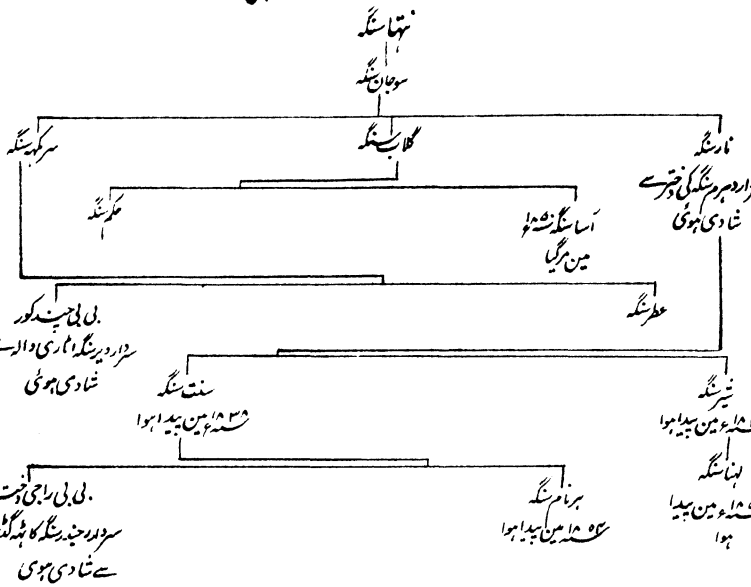

حال خاندان

۱۸۳۵ء کے قریب تہا سنگھ اوپل جٹ نے اپنے گہر لکہر کے واقع ضلع گورداسپور کو چہوڑکر امرتسر مین آکر ایک ویران گانو بہر آباد کیا جسکا نام اوس نے بمقابلہ حقوق پرانے باشندون کے اپنے رکھا جسکے مفت حق زمینداری مین اوسکے بیٹے سوجان سنگھ کو ورثہ مین فقط یہی گانو نہین بلکہ اوس کے چچا دل سنگھ کی جاگیر بہی ملی کرداسنگھ سردار سیوا سنگھ اولکہہ والے سے ایک تنازع مین مارا گیا تہا یہ علاقہ کلان تہا اوس مین کئی گانو ڈسکہ پسرور۔ اور آجنالہ کے پرگنہ مین شامل تھے ؛

سنہ ۱۷۹۹ء کے قحط کے سال مین سوجان سنگھ نے چھمار راجوہ واقع ضلع سیالکوٹ پر بیج راج دیو راجہ رنجیت دیو کے فرزند سے چھین کر قبضہ کر لیا وہ بہنگی کی مثل کے ساتھہ متعلق تہا اور سردار کرم سنگھ کے ماتحت لڑتا رہا تھا سوجان سنگھ ۱۷۹۹ء مین مر گیا اور اوسکا بڑا بیٹا نار سنگھ جو اوسوقت ہنوز کم عمر تہا سردار گلاب سنگھ بہنگی کے ساتھہ شامل ہو گیا جو اس مثل کا رئیس تھا جو بعد فتح لاہور کے رنجیت سنگھ کے مخالف تہے رنجیت سنگھ کے اوپر ایک مہم کی تیاری ہوئی اور اوسمین نار سنگھ شریک ہوا مگر سردار گلاب سنگھ کثرت عیاشی سے کوہالی مین مر گیا اور مہم ٹوٹ گئی +

اسکے تہوڑے عرصہ کے بعد ۱۸۰۲ء مین نار سنگھ رنجیت سنگھ کے متفق ہو گیا اور پنڈی پہٹیان کی مہم مین اوسکے ہمراہ گیا اور پہر پیچھے پٹھان کوٹ کے اوپر جو مہم ہوئی اور قلعہ کلر کے اوپر جو چڑہائی ہوئی اوسمین شامل ہوا اس قلعہ مین جو وہ سنگھ اٹاریوالہ بہت بہادری سے لڑا تھا ۱۸۰۴ء مین نار سنگھ رنجیت سنگھ کے ساتھہ راجہ سنسار چند کٹوچ کی لڑائی مین گیا سنسار چند نے دوآبہ جالندہر کے کسی حلقہ پر تصرف کر لینا چاہا تہا مگر ہوشیار پور کے متصل اوسکو شکست ہوئی تہی اور وہ مجبور پہاڑ کو واپس چلا گیا دوسری مہم جسمین نار سنگھ شریک رہا حافظ احمد خان جہنگ والے کے اوپر ہوئی تہی جس مین حافظ احمد خان اسیر ہوا اور اوسکا علاقہ ضبط ہوا۔ ملتان پر جو پہلے مہم ہوئی وہ ناکامیاب رہی اوس مین نار سنگھ شریک تہا اور دونو کشمیر کی مہمون مین دیوان رام دیال کے ماتحت شہزادہ کہڑک سنگھ کے ڈیرہ مین اور کشمیر کی فتح پر اوسکو چودہ ہزار روپیہ کی جاگیر سانبا علاقہ جموں مین ملی تھی ۱۸۳۳ء مین وہ ٹہیری کی لڑائی مین لڑتا رہا اور سردار ہری سنگھ نلوہ کے زیر حکم بمقام ناڑہ لڑا ۱۸۳۵-۳۶ء مین سکہہ کی فوج کے ساتہہ زیر حکم شہزادہ کہڑک سنگھ اوس مہم مین شریک ہوا جو مٹہن کوٹ کے مزاریون کی اوپر ہوئی تہی +

جب جواہر سنگھ وزیر ہوا نار سنگھ پر بڑی مہربانی رہی کیونکہ نار سنگھ کی دوسری شادی مہارانی جندان کی ایک خالہ سے ہوئی تہی اور مہارانی جندان جواہر سنگھ کی بہن تھی اوسکو ایک ہاتہی معہ ساز طلا ملا مولراجہ کی حرمت کا کمیدان ہوا اور سانبا کے سردار کے ساتہہ سرکشون کے اوپر بہیجا گیا جنہون نے علاقہ پہالیہ گجرات مین لوٹنا شروع

---

* ۱۷۹۸ء کا ایسا سخت قحط تہا کہ پنجاب مین اور ویسا قحط کسیکی یاد مین نہین ہے تین ناقص سالون مین سے یہہ سال اخیر تہا ہزارون آدمی فاقہ سے مر گئے اور بہت سے کشمیر اور ہندوستان کو چلے گئے لوگون مین یہہ سال چھپی شہور ہے کہ وہ سال سمت ۱۸۵۴ تہا +

کیا تھا اور کیر صاحب کو جو ایک تیرتھہ کی جگہہ ہے جہان گورو نانک کیر یعنے چوہون کی اوکھاڑی ہوئی مٹی پر سوئے ہتے لوٹ لیا تھا سرکشی جلدی فرو ہوی اور جو لوٹ اونہون نے کی تہی بہت سی اوسمین سے واپس لے گئے +

ستلج کی لڑائی مین نارسنگہ سردار رنجودہ سنگہ مجیٹھیہ کے ماتحت نوکری دیتا رہا ملتان کے فسادمین وہ سرکار کا نمکحلال رہا اور اوسکے سوار ہی نمکحلال رہے اور مصر لیارام کے ماتحت پنڈدادنخان کو بہیجا گیا مصر لیارام کان نمک کا مہیم تہا وہ راجہ دینا ناتھ کے ساتھ لاہور کو واپس آیا جب راجہ دینا ناتہہ چیتر سنگہ کو فہمائش کرنیکو گیا تہا اور بے نیل مرام واپس آیا تہا ۱۸۴۸ء سے جب سردار نارسنگہ کی کلان جاگیر ضبط ہوئی تہی اوسکے پاس جاگیر فقط ۲۲۰۰ دو ہزار دو سو روپیہ اور نقد مواجب اور کا ۳۷۶۱ روپیہ رہا تہا یعنے کل ۵۹۶۱ روپیہ اوسکی جاگیر ۱۸۴۹ء مین تاحین حیات اوسکی واگذار ہوئی +

گلاب سنگہ نارسنگہ کا بھائی مولراجیہ رجمنٹ مین پانسو روپیہ سال کے مواجب پر نوکر تہا اوسکی دختر کی شادی سردار رلہنا سنگہ مجیٹھیہ سے ہوئی تھی مگر شادی کے بعد چہہ مہینے کے اندر مرگئی تہی تیسرا بہائی سرکھہ سنگہ تھوڑے عمر مین مرگیا تہا +

چنداسنگہ کلال والہ

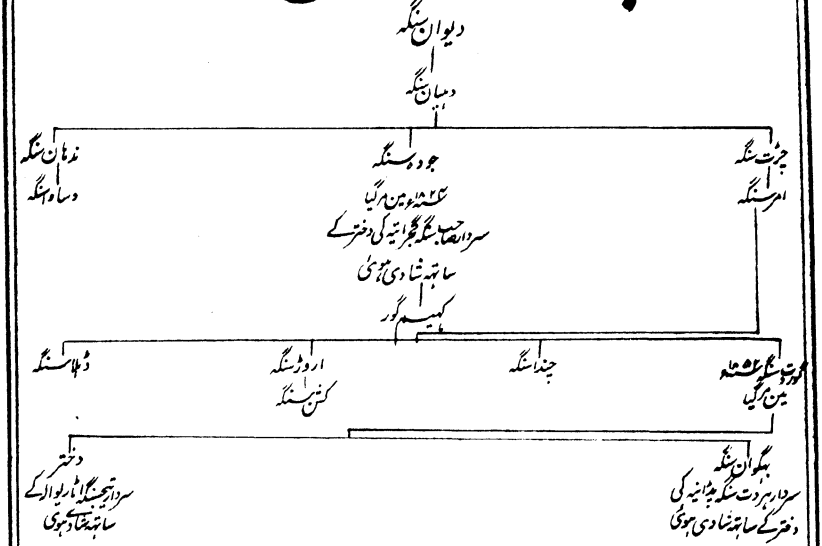

حال خاندان

ہری سنگہ بڑے سردار مثل بھنگی کا کوئی بیٹا نہین تہا اوس نے دیوان سنگہ کو متبنی کر لیا اور سنہ ۱۸۰۶ء کے قریب اوس نے دیوان سنگہ کو اپنے کلال علاقہ کے نصف حصہ کا وارث بنایا ہری سنگہ کے علاقہ مین کلال والہ۔ آلر۔ پان والہ۔ چک اداس۔ چوبارہ اور دیگر تعلقات اضلاع سیالکوٹ و امرتسر مین تہے دیوان سنگہ ہی لاولد مرا۔ ۲۵ برس وہ سردار رہا اور گورمتہ یعنے خالصہ کے اعلی پنچایت نے دہنا سنگہ کو جودہ کا رشتہ دار تہا اوسکا جانشین کیا دہنا سنگہ ۱۸۹۲ء تک قابض رہا اور اوسکے وفات کے بعد اوسکا بیٹا سردار جودہ سنگہ علاقہ پر متصرف ہوا جودہ سنگہ کی شادی سردار صاحب سنگہ گجراتیہ کی دختر سے ہوئی تہی جو رقیب اور دشمن بخیت سنگہ کا تہا اور اس رشتہ داری کے سبب سے اور نیز اپنے ملک کے بڑہانیکی خواہش سے مہاراجہ بخیت سنگہ نے جودہ سنگہ سے لڑکر اوسکے علاقہ کا کچھ حصہ اپنے ملک مین ملالیا جمعی قریب ڈیڑہ لاکہہ روپیہ کا جسمین تہرد

چک رامداس اور قلعہ راجو سنگھ شامل تھے سردار صاحب سنگھ نے اپنے داماد کو اس نقصان کی بابت تسلی دینے کو اوسکو علاقہ کڑیانو الا ضلع گجرات مین دیدیا مگر ۱۸۰۱ء مین رنجیت سنگھ نے پہر کلال والا پر حملہ کیا اور جودھ سنگھ نے تہوڑے سے مقابلہ کے بعد مجبور ہوکر اطاعت قبول کی اور پانچہزار روپیہ نذرانہ دیا اس اطاعت سے مہاراجہ راضی ہوگیا اور اوسکے پاس مہاراجہ نے ساٹھ ہزار روپیہ کی جاگیر رکہی +

۱۸۰۲ء مین مہاراجہ نے اپنے فرزند شہزادہ کہڑک سنگھ کی شادی کہیم کور کے ساتھہ کردی جو فقط ایک ہی اولاد جودھ سنگھ کی تہی باوجودیکہ صاحب سنگھ گورو نے اصرار کرتا رہا اور کہتا رہا کہ یہ شادی خلاف رسم جٹون کے ہوگئی کیونکہ صاحب سنگھ کی شادی مہان سنگھ کی ہمشیرہ سے جو مہاراجہ کا باپ تہا ہوئی تہی جودھ سنگھ اوسی سال مین مرگیا اور اوسکی بیوہ نے نذہان سنگھ جودھ سنگھ کے بہائی سے درخواست کی کہ اوسکی اوپر چادر ڈال لے جو جٹون مین ایک عام رسم شادی کی ہے مگر اوسنے انکار کیا اور عورت نے رنج کہا کر دربار مین جو اوسکو زور تہا اوسکے ذریعہ سے اپنے شوہر کے چچازاد بہائی کو کل اضلاع علاقہ کے اہتمام کا دلوا دیا +

امرسنگھ شام سونٹار جمٹ مین صوبہ دار رہا تہا اور کہیم کور کی جاگیر کے اہتمام مین اوسکی جگہہ اوسکا بیٹا گوردت سنگھ مقرر ہوا جو اس طرح سے حقیقت مین جاگیردار بنگیا جب ۱۸۴۵ء کا فسدہ ہوا چنداسنگھ ڈیڑہ اسمعیل خان مین زیر حکم جنرل کورٹلنڈٹ کے نائب عدالتی تہا چنداسنگھ فوراً کلال والا کو چلا گیا اور وہان اپنی بہائی گوردت سنگھ کے ساتھہ اوسنے قلعہ کو جو بہت مضبوط تہا لڑنے کے قابل بنانا شروع کیا کہ جالندہر کے جنگ کی فوج زیر حکم جنرل ویلر صاحب کے اوس قلعہ کے اوپر بہیجی گئی اور ۲۳ نومبر کو وہ قلعہ سر ہوا اور سرکشون کے قریب تین سو آدمی ضائع ہوئے چنداسنگھ یا گوردت سنگھ کو کسیکو پنشن نہین ملی رانی کہیم کور اگرچہ اس فساد مین بالکل شریک تہے مگر اسکے رتبہ اور جائمہ نسوانیت کی سبب سے اوسکا لحاظ کیا گیا اوسکی جاگیر ضبط ہوئی مگر اوسکو ۲۴۰۰ روپیہ کی پنشن مقرر ہوکر ملی کہ اب ہی وہ پنشن کہاتی ہے اوسکے خواصین جو تہین اونکو بہی بارہ سو روپیہ سال گذارہ اونکے مین حیات ملا +

گوردت سنگھ ۱۸۵۲ء مین مرگیا چنداسنگھ کلال والہ مین جو بیسور واقع ضلع سیالکوٹ سے چار میل جنوب کیطرف ہے مرگیا اوسکا بیٹا بہگوان سنگھ اب قایم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہے +

سردار گلاب سنگھ پونڈیہ

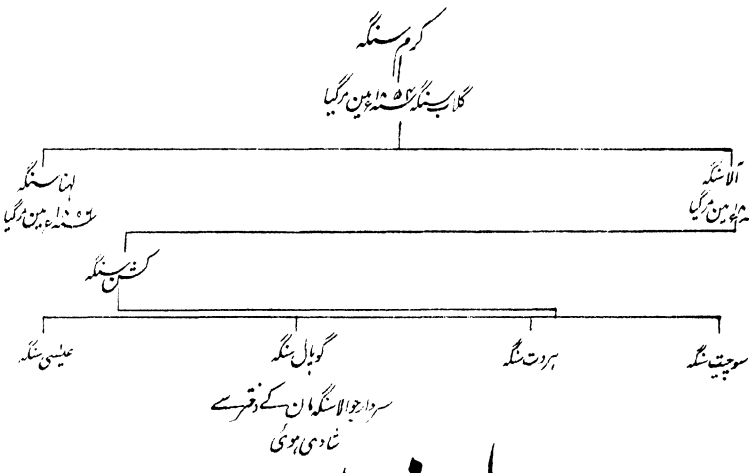

حال خاندان

کرم سنگھ اور اوسکے تین بھائی اون سکھون مین سے تھے جنھون نے ۱۸ صدی کے نصف آخر مین دوآبہ جالندہر پر تاخت کرکے اس پر تصرف کرلیا تھا اونھون نے سرہند مین کچھ علاقہ ہزار روپیہ کا اپنے قبضہ مین کرلیا تھا اور اوسپر اپنی جین حیات تک قابض رہے تھے سب بھائی سوائے کرم سنگھ کے لاولد مرگئے اور ۱۸۰۳ء مین گلاب سنگھ جب علاقہ پر قابض ہوا رنجیت سنگھ نے دوآبہ جالندہر کے میدان کی ملک کو فتح کرلیا تھا اور گلاب سنگھ اپنے خاندانی دیہہ پونڈہ کو چلا گیا اوسکے بعد اوس نے رنجیت سنگھ کی نوکری اختیار کی اور موضع مذکور اوسکو جاگیر مین ملا اور عہدہ اجیٹن ملا مصر دیوان چند کے ماتحت وہ تعریف کے ساتھ کشمیر اور نوشہرہ مین نوکری دیتا رہا اور کشمیر کی فتح ہونیکے بعد اوسکو عہدہ کیدانی ملا اور موضع سدھوا اوسکو جاگیر مین ملا ۱۸۱۹ء مین ملتان کے فتح ہونیکے بعد اوسکی ترقی عہدہ کرنیلی پر ہوئے اور سال آئندہ منکیرہ مین اوس نے ایسی اچھی خدمت کی کہ اوسکو موضع اکبرپور جمبی پانسو روپیہ معہ ایک ہاتھی اور بیش قیمت خلعت کے ملا

گلاب سنگہ چندسال پشاور مین مامور رہا تہا اور علی اکبر خان اور دوست محمد خان کے مقابلہ مین وہ اکثر لڑائیون مین قرار رہا تہا پہلے پشاور کی مہم مین اوس نے ایک جگہہ پایاب اوترنے کی پائی اور اپنی فوج کو اوس جگہہ سے سب فوج سے آگے اوتار دیا کہ اس سبب سے مہاراجہ رنجیت سنگہ کو نہایت خوشنودی ہوئی +

۱۸۲۶ء مین اوسکو تین پیادہ اور دو سوارون کے رجمنٹون کے سمیت ایک ترپ اپسی توپخانہ کی کمیدانی ملی اور اوسی سال الا سنگہ نوکر ہوا اور اپنے باپ کے نیچے کمیدان ہوا اور جاگیر بہی اوسکے باپ سے اوسکو علیحدہ ملی ۱۸۳۹ء مین جب پہلے ہی فوج آئین بریگیڈون مین بنائی گئی گلاب سنگہ کو عہدہ کرنیلی ملا اور اسی بریگیڈ و عہدہ پر مہاراجہ کہڑک سنگہ کی سلطنت کے تمام عہد مین قائم رہا +

۱۸۳۷ء مین گلاب سنگہ گوجرانوالہ کو اس حکم سے بہیجا گیا تہا کہ سردار ہری سنگہ نلوہ کی جایداد کو ضبط کرے کہ سردار موصوف پشاور مین مارا گیا تہا اور اوسکے چار بیٹے ترکہ کی بابت لڑتے تہے گلاب سنگہ نے ارجن سنگہ اور پنجاب سنگہ کو اونکی مورچہ بندی کئی ہوئی مکان مین سے نکال لیا اور دہوکا یا کہ ارجن سنگہ کو پہانسی دیدونگا اور کل مال اور علاقہ پر تصرف کرلیا ارجن سنگہ نے بدلہ لینے کا تہیہ کرلیا اور جب شیر سنگہ بادشاہ ہوا اور ہر ایک کو گویا کہلے چہوٹ تہی کہ اپنے واقعے یا فرضیے مضرتون کے اصلاح کرلی ارجن سنگہ نے پونڈہ پرجہان گلاب سنگہ رہتا تہا حملہ کیا اور اوسکو بہونک دیا خبر ل گلاب سنگہ اپنی جان کا اندیشہ کرکے جمون کو بہاگ گیا اور وہان کچہہ عرصہ تک زیر حمایت راجہ گلاب سنگہ کے رہا تا وقتیکہ مہاراجہ نے راجہ دہیان سنگہ کی صلاح سے اوسکو واپس بلالیا اور اوس سپاہ کا کمیدان بنایا جو کابل کی مہم مین سرکار انگریزی کی مدد کیواسطے امور ہوے تہے گلاب سنگہ کرنیل لارنس صاحب کے ساتہہ کابل کو گیا تہا اور اوسکی خدمتون اور واقفیت ملک سے بہت فایدہ ہوا راجہ ہیرا سنگہ نے جسکا خاندان ہمیشہ گلاب سنگہ کے ساتہہ منسلک رہا تہا مہاراجہ شیر سنگہ کی وفات کے بعد گلاب سنگہ کو نئی جاگیر جمعی ۷۲۵ روپیہ کی دی اور کرنیل الا سنگہ کو سوا جب نقد و جاگیر بقدر دو ہزار روپیہ کی ملی +

گلاب سنگہ ستلج کی لڑائی مین شریک نہین ہوا اوسکی فوج لاہور مین مہاراجہ کی حفاظت کیواسطے رہی تہی اور اپریل ۱۸۴۶ء مین صاحب رزیڈنٹ کی سفارش سے گلاب سنگہ ناظم پشاور مقرر ہوا اور چونکہ اسوقت وہ اعلے خبرل تہا جتنی فوج اوس چہاؤنی مین

تہی اوس سب پر حاکم ہوا گلاب سنگہ کے اس بڑی منزلت پر ترقی ہونیکے سبب سے فوج خالصہ بہت راضی ہوئی ہو یعنیکہ
اس بہادر پیر مرد سے فوج کو بہت محبت تہی اور فوج اوسکا بہت ادب کرتی تہی بعد اسکے اوسکو خطاب سرداری کا ملا اور
۲۶ دسمبر ۱۸۴۳ء کو لاہور مین جو ایک دربار ہوا اوس مین اوسکو بہادری کا خطاب ملا سردار گلاب سنگہ نے اپنے نئے عہدہ کے
خدمتون کو لیاقت اور عقل کے ساتھہ انجام دیا اور جب ملتان کا مفسدہ ہوا اوس نے میجر جی لارنس صاحب کو جو اوسوقت
پشاور کے حاکم تہے ضلع مین بندوبست قایم رکھنے مین دل سے مدد دی چھہ مہینے تک درحالیکہ بغاوت ملک مین
زیادہ ہی زیادہ پہیلتی جاتی تہی گلاب سنگہ کے زور سے اور اوسکے بیٹے اور نائب آلا سنگہ کے زور سی فوج سکہہ
جو بہڑک گئی تہی مطیع رہی مگر جب سردار چتر سنگہ پشاور کے قریب پہونچا تو فوج پھسنے تہم سکی اور علانیہ
سرکش ہوگئی میجر لارنس صاحب پشاور مین اوس وقت تک رہے کہ جبتک امید کسیطرح کی نرہی اور بعد اوسکے
کوہاٹ کو چلے گئے گلاب سنگہ اور آلا سنگہ اونکے ساتہہ جاتے مگر جنرل گلاب سنگہ ایسا ضعیف تہا کہ اوس سے جلدی
سفر نہین کیا جاتا تہا اور آخر کار یہہ فیصلہ ہوا کہ شاہمیر گڈہ کے قلعہ مین وہ چلا جاوے اور سرکشون سے کچہہ بندوبست
کرے مگر اس بہادر سردار نے کوئی ایسی شرط نہین مانی جس سے اوسکی عزت مین فرق آتا دونو گلاب سنگہ اور اوسکا
بیٹا نمکحلال رہے اور فوج سکہہ نے یہہ دیکہکر کہ یہہ دونو نہ روپیہ کے طمع سے بہکانے مین آتے ہین نہ دہمکی سے
خوف کہاتے ہین لڑائی کی کے فتح ہونے تک اونکو قید رکہا اوسوقت جو سرکار انگریزی کی فتح ہوئی تو وہ رہا ہوئے
ضبطی ملک پنجاب کے بعد کل جاگیر سردار گلاب سنگہ کی بقدر ۷۵۰۰ روپیہ کے اوسکی حیات واگذار ہوئی علی ہذالقیاس اوسکے دونو
بیٹون آلا سنگہ اور رہنا سنگہ کی جاگیرین بقدر تین ہزار روپیہ اور ۱۲۵۰ روپیہ کی واگذار ہوئین گلاب سنگہ اور اسکے بیٹے اب مر گئے ہین
گلاب سنگہ اور آلا سنگہ ۱۸۵۴ء مین مرے اور رہنا سنگہ ۱۸۵۶ء مین مرا آلا سنگہ کے بیٹے جو تین ہین نہ اونکو جاگیر ملتی ہے نہ پنشن +
۱۸۵۷ء مین ہرسنگہ نے جو سردار گلاب سنگہ کا نوکر تہا سرکار مین عرض کی کہ ۵ ہزار روپیہ ایک مکان کے اندر جو گلاب سنگہ
کا تہا مدفون ملیگا اور جب تلاشی ہوئی تو روپیہ ملا اور خزانہ سرکار مین رکہا گیا اس روپیہ کا نسبت کور گلاب سنگہ کی بیوہ اور
رہنا سنگہ کے بیوگان نے دعوی کیا اور اونکے حق مین بابت سود اوس روپیہ کے برابر حصص مین ڈگری ہوئی یہہ روپیہ
قابضان حال کی وفات پر کشن سنگہ کو ملیگا +

جے سنگھ چھینہ

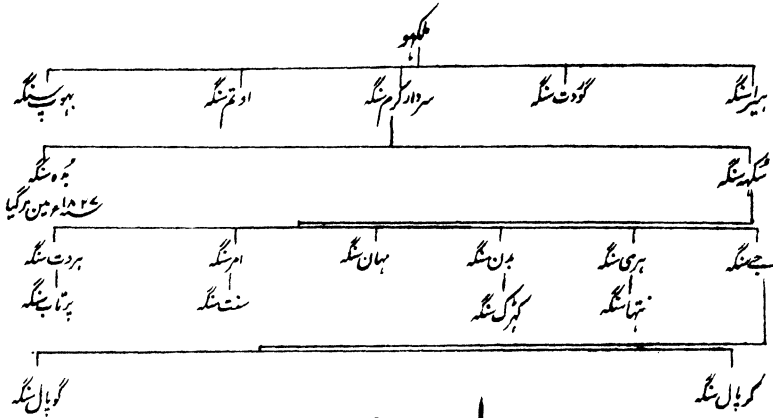

حال خاندان

ایک بزرگ اس خاندان کا میرو جو قوم کا گل جٹ تہا اوس نے موضع چھینہ راجہ ساہنسی سے جو ضلع امرتسر مین ہے، قریب پانچ میل کے فاصلہ پر قریب سال ۱۶۰۰ء کے آباد کیا تہا اوسکے سب سے بڑے بیٹے دادو نے ایک دوسرا گانوا دسی نام سے جتہ وال کے پاس آباد کیا اور بھان اوسکی اولاد آجتک آباد ہے اس خاندان کے آدمی ملکھو کے زمانہ تک سیدہے کرسان تہے، ملکھو تارا سنگھ شہید کی مثل کے ساتھہ شامل ہوا تہا ملکھو کے پانچ بیٹون مین سے سب مین زیادہ نامی کرم سنگھ ہوا جسکو تارا سنگھ نے جسکی اولاد کچھہ تھی تہنی کر لیا تہا تارا سنگھ کے مرنے کے بعد کرم سنگھ بہنگی مثل کے ساتھہ شامل ہو گیا اور فیروز کے۔ کالی کے۔ روڑ کی اور باجرا پر جو ضلع سیالکوٹ مین ہین قبضہ کر لیا اسکے علاوہ اوسکو قبضہ مین چھینہ اور دیہات متصلہ رہے رنجیت سنگھ کے مقابلہ مین جملہ بہنگی سردار ایک ایک کر کے مفقود ہو گئے اور جیسنگھ بہی اونکے ساتھ سب کچھہ کہو بیٹھا اور سب علاقہ اوسکے ہاتھہ سے جاتا رہا مگر تھوڑے عرصہ کے بعد اوسکو چھینہ۔ نگرن اور فیروز کے

جمعی صہ ۔۔ ہزار روپیہ کی واپس مل گئی بعوض نوکری ۱۰۰ سواروں کی جیسنگہ اپنے دو بیٹون سکھہ سنگہ اور بدھ سنگہ کو ساتھہ لیکر بہت لڑائیون مین لڑا تارٹا ملتان کشمیر پشاور مین اور اوسکی وفات کے بعد اوسکی جاگیر اوسکے بیٹون کو برابر حصون مین ملی ٭

جو انقلاب مہاراجہ رنجیت سنگہ کی وفات کے بعد ہوئی اون مین انکی جاگیر سالم نہی رہی مگر ۱۸۴۶ء مین راجہ لعل سنگہ نے اوسکو گھٹا کر ۲ ہزار روپیہ کی رکھی اور ۲۵ سوارون کی نوکری جاگیردارون کے ذمہ لگائی دو سال کے بعد اکثر سردار اس خاندان کے مفسدون مین شامل ہو گئے جو راجہ شیر سنگہ کے ماتحت تھے اور مفسدون کے ہمراہ تمام لڑائی مین لڑتے رہے اس سبب سے ضبطی ملک پنجاب کے بعد جیسنگہ۔ موہر سنگہ۔ ہری سنگہ۔ ہردت سنگہ۔ عطر سنگہ۔ اور فتح سنگہ کے حصے ضبط ہو گئے اور ہر ایک کو ۴۰۰ روپیہ ہر ایک کے جین حیات مقرر ہوئے جو حصے ضبط ہوئے ۵ ہزار سات سو پچیس روپیہ کی تہے اور فقط بدن سنگہ اور مہتاب سنگہ کے پاس جو نمک حلال ہے۔ تہے اونکے حصہ داگذار رہے جنکی جمع ۵۸۷۵ روپیہ تہے جس مین ۱۷۵۰ ذات کے تہے اور ۴۱۲۵ کی روپیہ نوکری کے عوض ٭

۱۸۵۷ء کے مفسدہ مین جیسنگہ۔ ہردت سنگہ اور امر سنگہ ہاڈسن صاحب کے رسالہ مین بھرتی ہوئے جیسنگہ رسالدار ہردت سنگہ جمعدار ہوا اور فروری ۱۸۵۹ء تک اوس نامی رسالہ مین نوکری کرتے رہے اوس وقت بتخفیف کے امر سنگہ اور جیسنگہ برطرف ہو گئے جے سنگہ کو تین سو روپیہ کی جاگہ جین حیات ملی اور امر سنگہ کو چالیس گہما نوار اضی بلا اخذ نذرانہ معاف ہوئی ہردت سنگہ اب ہی اوسی رجمنٹ مین ہے جسکا نام اب دسوان بنگالہ کا رسالہ ہے اور اوس مین رسالدار ہے ٭

دیدار سنگھ ویگلیہ

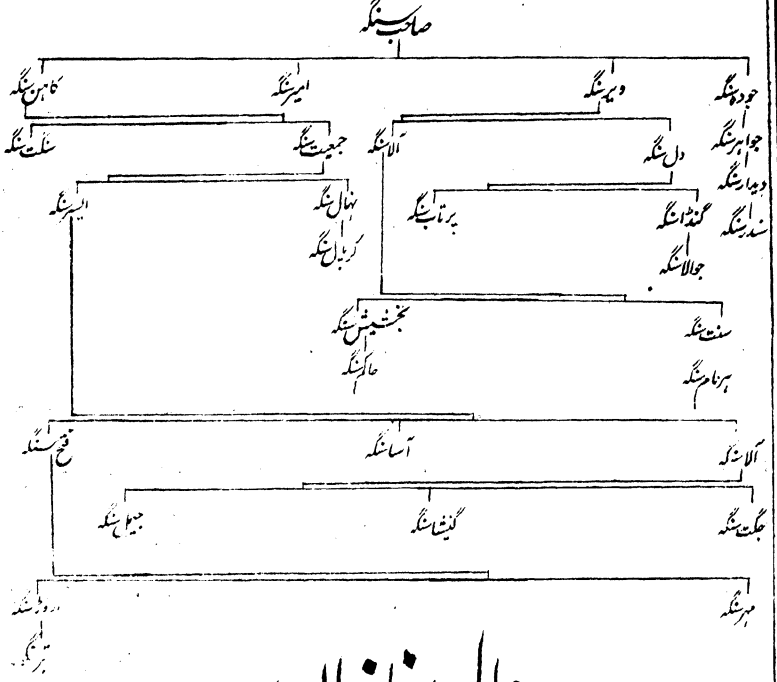

حال خاندان

صاحب سنگھ کنہیہ کی مثل کے ساتھہ قریب ۱۷۶۰ء کے شامل ہوا اور دونو جیسنگھ اور حقیقت سنگھ کے ماتحت لڑتا رہا اوسنے تارا گڈہ پر ضلع گورداسپور کے پٹھان کوٹ کے پرگنہ مین قبضہ کرلیا اور جب مہان سنگھ نے وہ یورش جمون پر کی جس مین وہ کامیاب ہوا تہا صاحب سنگھ کو جو اوس مہم مین شریک تہا سید گڈہ کا علاقہ جمعی ۳۰۰ ہزار روپیہ سالیانہ جسنگھ نے موضع وچھوایا آباد کیا تہا اور ۱۸۰۳ء تک جبتک وہ جیتا رہا اوس گانو مین رہتا رہا اوسکا علاقہ وچھوایا تارا گڈہ اور سید گڈہ مین نوّے ہزار روپیہ کا تہا اور ۱۸۱۲ء تک اوسکے چار بیٹون کے پاس رہا اوس سالمین مہاراجہ

رنجیت سنگھ نے تاراگڈھ پر چڑھائی کی اور تھوڑے سے محاصرہ کے بعد قلعہ کو فتح کیا اور علاقہ کا حصہ کلان ضبط کرلیا بارہ گانو مع موضع وچھوا جمعی ۱۰۰ ہزار روپیہ کے ملا شرط نوکری اس خاندان کے پاس چھوڑی گئی مگر ضبطی کے بعد دس برس تک چاروں بھائی سب مر گئے اور سردار جواہر سنگھ علاقہ پر قابض ہوا معہ اپنے چچازاد بھائیوں جمعیت سنگھ اور سنگت سنگھ اور رن سنگھ کے یہہ سب مہاراجہ کی بہت مہموں مین لڑتے رہے اگرچہ اونکی جاگیر گذارہ واسطے تھی اور اونکو سپاہ دینے کی شرط نہین تھی سردار دیسا سنگھ مجیٹھیہ نے جو وآیہ جالندہر پر ناظم تھا جواہر سنگھ سے کہا کہ ہر سردار کو اگر نام باقی رکھنا چاہیے تو سرکار کی خدمت کے واسطے سپاہ دینی چاہیے اور سردار موصوف نے ۱۵ سوار تعداد مناسب مقرر کی دیگلیون کی جاگیر کے ساتھ ۱۸۴۶ء تک مزاحمت نہین ہوئی اوس وقت راجہ لعل سنگھ نے جو سردار لہنا سنگھ سے جو اوس خاندان کا مربی تھا کچھ محبت نہین رکھتا تھا سردار کے بنارس کو چلے جانیکا موقع دیکھکر کل جاگیر اس خاندان کی ضبط کرلی مگر ایک سال کے بعد صاحب رزیڈنٹ کی منظوری سے اہالیان دربار جاگیر کو تشخیص فرمودہ ۱۲ ہزار روپیہ کے کرکے اور ۳۰۰ سوار ونکی نوکری کی شرط لگاکر واگذار کردی ۱۸۴۸-۴۹ء کے فسادون مین خاندان دیگلیہ نمک حلال رہا دیدار سنگھ اپنے سپاہی لیکر کپتان ہاڈسن صاحب کے ساتھ شامل ہوگیا اور رنگر ننگل پر مانند اور دیگر مقامات مین اچھی خدمت دیتا رہا ضبطی ملک پنجاب کے بعد تمام ذاتی جاگیر اس خاندان کی جمعی ۸۶۰۸ روپیہ کی واگذار رہی اور ہر حصہ دار کے حصہ کی نسبت یہہ حکم ہوا کہ ایک ثلث اوسکے وارث کے نام بسبیل علے الدوام واگذار رہیگا دیدار سنگھ پولیس جنگی مین رسالدار ہوا اور جب عموماً تخفیف ہوئی تو برطرف ہوگیا سنت سنگھ رن سنگھ کا بیٹا دہلی کو اوس رسالہ مین جو میجر آرلانس صاحب نے جولای ۱۸۵۷ء مین بھرتی کیا تھا جمعدار ہوکر بھیجا گیا اور محاصرہ مین گائڈ کور کے سواروں کے ساتھ خدمت دیتا رہا ایک حصہ اس رسالہ کا بطور مستقل گائڈ کور کو منتقل ہوگیا باقی دہلی کے پولیس سواری مین شامل ہوگیا اور اوس مین سنت سنگھ کی ترقی رسالداری پر ہوئی پولیس جنگی کی تخفیف تک سنت سنگھ لیاقت اور سرگرمی سے کام دیتا رہا اور جب تخفیف ہوئی تو وہ برطرف ہوگیا ۔

لھنا سنگھ چمنی

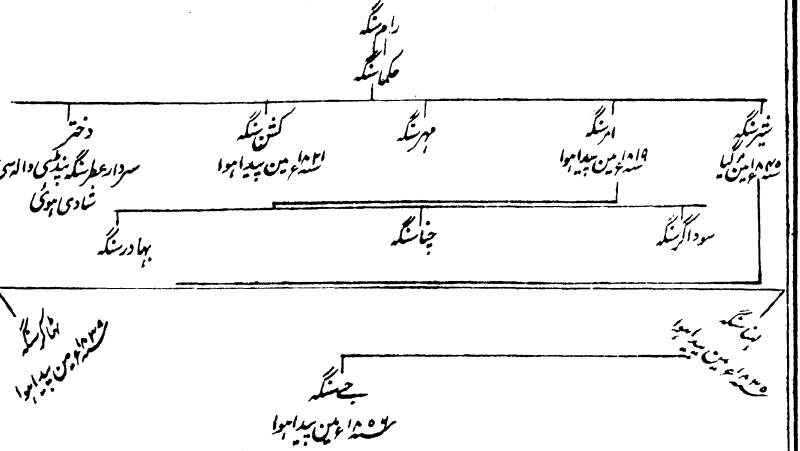

حال خاندان

اس خاندان مین سے رام سنگھ جسکی ذات گنڈی بھونچائی کہتری تہی سب سے پہلے سکہہ ہوا تہا وہ بہیرہ ضلع شاہپور سے آکر گوجرانوالہ مین آباد ہوا تہا اور گوجرانوالہ مین سردار چڑت سنگھ سوکرچکیہ کی سرکار مین سوارون مین نوکر ہوا تہا اور سردار موصوف نے اوسکو ایک چاہ گوجرانوالہ مین دیا تہا کہ وہ چاہ اب بہی اس خاندان مین ہے رام سنگھ بہلا گڑیا مین ایک جنگ مین مارا گیا تہا اور اوسکے پیچہے اوسکا بیٹا حکمان سنگھ رہا تہا جو نابالغ تہا جب بہی ہتہیار باندہنے کے قابل ہوا تو اوس نے رنجیت سنگھ کی فوج مین نوکری کی ۱۸۱۸ء مین جو قصور مین مہم ہوئی اوسمین حکمان سنگھ نے فروغ پایا اور اس لڑائی مین وہ سخت زخمی ہوا جب ہرسنگھ نلوہ کو سردار کا خطاب ملا حکمان سنگھ کو بہی اوسوقت سردار کا منصب ملا اور رامنگر کے علاقہ کی کاردار اور پرگنہ اور نمک کے محاصل کی کاردار اوسکو ۲۴ ہزار روپیہ سال ہوا جب پرملی اور وڑئچ کے جاگیردارونکی سپاہ کا کمانڈ اوسکو ملا پہانکوٹ اور سیالکوٹ پر جو مہم مہاراجہ نے کی اوسمین حکمان سنگھ

ساتھہ تھا اور سیالکوٹ مین حکما سنگہ نے ایسی ہمت اور بہادری کی کہ رنجیت سنگہ نے اوسکو گلے لگایا اور کہا کہ بر بالعجب ہے کہ ایسی چنبا سے آدمی نے اور آدمیون سے جو اوس سے دوگنے قد مین ہین اتنی زیادہ بھادری کی پنجابی زبان مین چنبا پست قد آدمی کو بہی کہتے ہین اور ایک چھوٹی سی چڑیا کو بھی کہتے ہین جو بہت تیز پرہوتی ہے اور حکما سنگہ نے جو کچھ پست قد تہا دیکہا کہ یہہ نام جو اوسکو ملا ہمیشہ کے واسطے اوسکا نام پڑگیا یہانتک کہ اوسکے خاندان کا لقب ہوگیا + حکما سنگہ کو اوسکے خدمتون کے جلد وہین ساتھہ ہزار روپیہ کی جاگیر رگوکے - اور ۱۸۱۲ء مین ملی اور ۱۸۱۳ء مین شہزادہ کہڑک سنگہ کی شادی پر اوسکو سیدگڈہ مین چالیس ہزار روپیہ کی جاگیر ملی اور جاگیر سیالکوٹ مین سے جو سردار گنڈا سنگہ صاحب سے چہینی گئی تہی اوسمین سے بہی کچھہ جاگیر ملی جو اوسکے قبضہ مین سات برس رہی اوسکی سپاہ کے سوار ان کشادہ دہوے رشتہ دار گورودت سنگہ کے تحت حکم تھے تہوڑے عرصہ کے بعد سرکش ہوگئے اور ۲۴ ہزار روپیہ کا جو مواجب اوسکا تہا اور جو وہ اوس سپاہ کے گذارہ کیواسطے رام نگر کے پرست مین سے پاتا رہا تہا موقوف ہوگیا ۱۸۱۴ء مین یار محمد نے خیرآباد کے لوگون کی مدد سے سکہون کو اٹک مین سے نکال دیا تھا حکما سنگہ نے شام سنگہ بہنڈاری اور دو ہزار کشادہ سوارون کے ساتھہ اوسپر حملہ کیا اور اوسکو ضرر پہونچایا اور دریاے اٹک کے پار بہگا دیا اور جو لوٹ فوج افغان نے کی تہی وہ چہین لی اس مقابلہ مین جو خیرآباد کے لوگ یار محمد کے ساتھہ ہوگئے تہے اس سبب سے اونکی سخت سرزنش ہوئی +

۱۸۱۷ء مین حکما سنگہ اضلاع اٹک اور ہزارہ کا ناظم مقرر ہوا تہا اور اوس نے بھائی کہن سنگہ کو اپنا نائب بنایا تھا کہن سنگہ ذرا تیز مزاج تہا اور اوس نے جو ایک گستاخ خط محمد خان ترین کو لکہا جو معتقد آدمی تھا اس حکم سے کہ مالیہ سرکار بلا توقف ادا کردے اس سبب سے سارا ہزارہ کا علاقہ باغی ہوگیا کیونکہ محمد خان نے اپنی قوم کو جمع کرکے سکہون کی فوج پر حملہ کیا اور اوسپر غالب آیا اور اوسکو کاٹ ڈالا اور کہن سنگہ مارا گیا جو تہوڑے سے آدمی بچے وہ یہہ خبر حکما سنگہ کے پاس لائے اور حکما سنگہ اپنے دوست کی موت کا بدلہ لینے کو ہزارہ پر چڑہا سلطان پور مین محمد خان سے مقابلہ ہوا اور سخت لڑای ہوئی کسی فریق کو دعوے فتح کا نہین ہوسکتا تہا مگر محمد خان کیطرف فتح استقدر رہی کہ حکما سنگہ اٹک کو واپس آیا اور دوسرے لڑائی لڑنے کی جرات اوس نے نہین کی اس موقع پر حکما سنگہ کے طریق سے مہاراجہ بہت ناراض ہوا اور علاوہ اسکے ایک وجہ ناراضگی کی یہہ تہی کہ حکما سنگہ نے اپنا ذاتی بدلہ لینے کو ایک شخص سید خان کوٹ حسن علے

والے کو پھانسی دیدیا تھا حالانکہ وہ سرکار کا خیرخواہ تھا حکما سنگھ پر ایک لاکھ پچیس ہزار روپیہ جرمانہ ہوا اور ہزارہ سے
برطرف کیا گیا اور ۱۸۱۹ء مین اوسکی جگہہ دیوان رام دیال ہزارہ کا ناظم مقرر ہوا +
حکما سنگھ اچھا سپاہی تہا اور ایسی مہمین مہاراجہ نے کم کی تہین جس مین وہ شریک نہین رہا اور اوسکی ہوشیاری اور بہادری
کا ایسا انعام ملا تہا کہ ایک مرتبہ اوسکے پاس تین لاکھ روپیہ سے زیادہ جاگیر تہی اوسکی وفات پر اوسکے خاندان مین
تنازع ہونیکے سبب سے اوسکی کل جاگیر ضبط ہوگئی تہی اوسکے سب سے بڑے بیٹے کو جسکی شادی سردار جہنڈا سنگھ بوتالیہ کی
ہمشیرہ کے ساتھہ ہوی تہی سوارون کی افسری ملی اور پانسو روپیہ مواجب اوسکا ہوا رہا امرسنگھ اور مہرسنگھ کو کمیدانی
ملی تہی امرسنگھ کو ۷۵ روپیہ اور مہرسنگھ کو ۴۴ روپیہ سیال ملتا تہا +
شیرسنگھ سبھراون مین مارا گیا اور اوسکے بیٹے لہنا سنگھ کو مہاراجہ دلیپ سنگھ کی خدمت مین نوکری ملی تہی اور اوسکو ۹۴ روپیہ کے
جاگیر بہی سیالکوٹ کے ضلع مین ملی تہی جو بعد ازان ضبط ہوگئی تہی گجرات کی لڑائی مین لہنا سنگھ اور اوسکے چچا
لاہور مین تہے اور مفسدون مین شامل نہین ہوے تہے ۱۸۵۷ء مین امرسنگھ کو کرنیل وائل صاحب کے رسالہ مین
نوکری ملی تہی اور اوہ مین اوس نے قابل تعریف خدمت کی تہی اوسکو ایک چاہ جمعی ۷۷ روپیہ سیال کا ملا تہا
اوسکا بیٹا بہادر سنگھ بہی مفسدہ مین دفعداری کی نوکری کرتا رہا جین کو جاتے ہوے جہان وہ لڑائی گذشتہ
مین اسی پلٹن کے ساتھہ جاتا ہوا وہ مرگیا لہنا سنگھ جنہی کو جرانوالہ مین انریری مجسٹریٹ ہے +

مرزا غلام مرتضی

فیض محمد
گل محمد
سنہ ۱۸۱۶ء مین مرگیا +

عطا محمد | غلام محی الدین

غلام حیدر، غلام حسین | غلام محمد | غلام محی الدین | غلام مرتضی، غلام قادر

حال خاندان

سنہ ۱۵۳۰ء سال آخر سلطنت شاہنشاہ بابر مین ہادی بیگ سمرقند کا ایک مغل پنجاب مین آکر ضلع گورداسپور مین آباد ہوا تھا یہ شخص کچھ علم رکھتا تھا اور شترگانو کا قاضی متصل قادیان ہوا تھا کہتے ہین کہ اوس نے اس قصبہ کو آباد کیا تھا اور نام اوسنے اسلام پور قاضی کہا تھا کہ اوسکا نام ہوتے ہوتے قادیان ہوگیا کئی پشت تک اس خاندان کے آدمی بادشاہون کی سلطنت مین معزز عہدون پر مامور رہے تھے اور افلاس اس خاندان پر تب آیا جب سکھون کو فروغ ہوا گل محمد اور اوسکا بیٹا عطا محمد کنہیون اور رامگڈیہون کی مثل کے ساتھ ہمیشہ لڑتے رہے اون مثلون کے سردارون کے پاس قادیان کے گردونواح کا علاقہ تھا اور آخر کار سب علاقہ اپنا ہاتھ سے کھوکر بٹالہ کو چلا گیا وہان سردار فتح سنگھ اہلووالیہ کی حمایت مین عطا محمد خاموش آرام سے بیس برس تک بیٹھا رہا اوسکی وفات پر رنجیت سنگھ نے جس نے رامگڈیہون کی مثل کے علاقہ پر تصرف کرلیا تھا غلام مرتضی کو قادیان کو واپس بلایا اور اوسکے بزرگون کا علاقہ بہت کچھ اوسکو واپس دیا اوسوقت معہ اپنے بھائیون کے فوج مین نوکر ہوا مہاراجہ کی کشمیر کی سرحد پر اور اور مقامون مین اوس نے اچھی خدمت کی +

+ پنجاب کی زبان مین ض یا ظ نہین ہے اور ز کی جگہہ اکثر د مستعمل ہوتی ہے چنانچہ گنبد اور اوستاد کی جگہہ اوستاد +

نونہال سنگھ اور شیر سنگھ اور دربار کے عہد مین غلام مرتضی ہمیشہ خدمت پر مامور رہا ۱۸۴۱ء مین وہ جنرل ونتورا صاحب کے ساتھہ منڈی اور کلو کو گیا اور ۱۸۴۲ء مین ایک پیادہ رجمنٹ کی افسری پر وہ پشاور کو بھیجا گیا ہزارہ مین جب مفسدہ ہوا تو اوس نے کارنمایان کیا اور جب ۱۸۴۸ء کا مفسدہ ہوا تو وہ سرکار کا مکمحلال رہا اور سرکار کیطرف ہو کر لڑا اُس زمانہ مین اوسکے بھائی غلام محی الدین نے بھی اچھی خدمت کی جب بھائی مہاراج سنگھ اپنی سپاہ لیکر دیوان مولراج کی مدد کے واسطے ملتان کو جاتا تہا غلام محی الدین نے معہ دیگر جاگیرداران لنگر خان ساہیوال والے اور صاحب خان ٹوانہ کے مسلمانون کو بہا دیا اور حضرت صاحب دیال کے سپاہ کے ساتھہ اوس نے مفسدون پر حملہ کیا اور اونکو کامل شکست دی اور چناب کے اندر اونکو ڈال دیا جسمین تہہ سو آدمی سے زیادہ ڈوب کر مر گئے غلام قادر غلام مرتضے کا بیٹا فوج مین جنرل نکلسن صاحب کے ماتحت نوکر تہا جب صاحب موصوف نے ۴۶ ہندستانی پلٹن کے مفسدون کو جو سیالکوٹ سے بہاگے تہے بمقام تر موگہاٹ غارت کیا غلام مرتضی قادیان ضلع گورداسپور مین رہتا ہے وہان اوسکو رسوخ بہت ہے اگرچہ اوسکے خاندان کی جاگیر ضبطی ملک پنجاب پر ضبط ہو گئی تہی اوسکو اور اوسکے بھائیون کو سات سو روپیہ پنشن ملی اور سات گانو مین اوسکی زمینداری ہے غلام مرتضی نامی طبیب تھا +

سردار جودہ سنگھ چھاپہ والہ

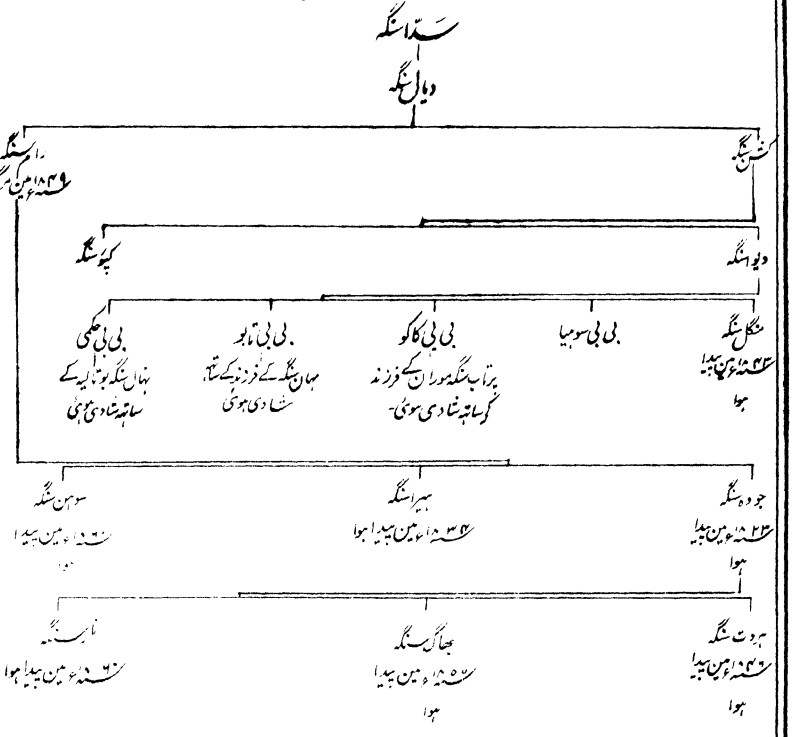

حال خاندان

دیال سنگھ داد و باجوہ ضلع سیالکوٹ کا ایک غریب زمیندار نارائن سنگھ کی فوج مین سواروں مین نوکر ہوا تھا گئی لڑائیون مین وہ اپنے آقا کی نوکری دیتا رہا اور پانچہزار روپیہ کی جاگیر اوسکو علاقہ سیالکوٹ مین ملی نارائن سنگھ کی وفات پر اوسکی بیٹیون مین بابت تقسیم ترکہ کے بہت تنازع ہوا اور ایک لڑائی مین جو واقع ہوئی دیال سنگھ مارا گیا اور اوسکے

علاقہ پر اوس شخص نے قبضہ کرلیا جسکو فتح ہوئی اوسکے دو بیٹے کشن سنگھ اور رام سنگھ اس سبب سے ایسی ہی مفلس ہوگئے جیسا اونکا باپ اپنی ابتدائے عمر مین مفلس تھا وہ ضلع امرتسر مین دیہہ چھاپہ کو گئے جہان اونکا باپ اپنا گھر چھوڑ کر پہلے ہی آباد ہوا تہا اور جہان ایک اونچی جگہہ پر اوس نے ایک چھاپہ یعنے لکڑی کی باڑ اپنے گھر کے گرد بنائی تہی کہ اوسکے سبب سے اِس خاندان کا اور اوس گانو کا نام مشہور ہوا +

مہاراجہ رنجیت سنگھ نے ان بھائیون کو نوکر رکھہ لیا اور پانسو سوارون کی افسری دنکو دی اور شہزادہ کہڑک سنگھ کے زیر حکم اونکو مامور کیا کشن سنگھ ۱۸۲۶ء مین لڑائی مین مارا گیا اور اوسکے بھائی کو جس نے نمایان خدمت کی تھی اوسے لڑائی مین سات گانو ضلع امرتسر مین ملے جب چیت سنگھ کہڑک کا رفیق مارا گیا مہاراجہ نے جو ہمیشہ رام سنگھ پر عنایت کرتے تہے اوسکو اپنی مُٹھ دی اور ضلع امرتسر اور شاہپور مین جاگیر دی تو ہفال سنگھ کہڑک سنگھ کے بیٹے کو اپنے باپ کے متوسلون سے محبت نہ تہی اور رام سنگھ کو قید کرنے کی دھمکی دی اور غالب ہے کہ وہ قید کر ہی دیتا اگر اُس روز کہ جب اوسکے باپ کی نعش جلائی گئی تہی وہ خود زندہ جاتا شیر سنگھ کے عہد مین رام سنگھ کو فوج مین کئی نوکریان ملین اور اوسکی ذات کی جاگیر ۱۵ ہزار روپیہ سال راجہ دہیان سنگھ کی سفارش سے مقرر ہوئی کہ راجہ کو رام سنگھ مہاراجہ کہڑک سنگھ کے باب مین خبرین دیتا رہتا تھا ۱۸۴۶ء مین سردار رام سنگھ بافسری سواران کشادہ ماتحت سردار شمشیر سنگھ سندہانوالیہ ہنون کو بہیجا گیا تھا سردار شمشیر سنگھ اوس سکہہ کی فوج کا افسر تہا جو لفٹنٹ ایڈورڈس صاحب کی مدد کیواسطے اوس ضلع کے انتظام اور نبد وبست اور امن کے واسطے بہیجے گئے تہے ۱۸۴۸ء مین جو سکہون کی سپاہ قلعہ دلیپ گڈہ مین باغی ہوئے اوسکا بڑا بہکانے والا رام سنگھ تھا فتح خان ٹوانہ رام سنگھ کا دشمن قلعہ دار تہا اور اوس قلعہ کا سکہون نے محاصرہ کرلیا فتح خان بہادری سے لڑتا رہا مگر محصورین کو پانی نہ ملا اور قلعہ کو تہام نہ سکے فتح خان مارا گیا اور قلعہ چہوٹ گیا پٹہ مدن مین ایک ملک میر عالم خان تھا جسکے ساتہہ رام سنگھ کو بہت محبت ہوگئی تہی اور اوسکو رام سنگھ نے زر مالگذاری سرکار دینے کیواسطے روپیہ اپنے پاس سے قرض دیا تہا قلعہ بہت کچھہ اِس آدمی کی مدد کے سبب سے سر ہوا اور اوسکے سپرد ہوا جب رام سنگھ سکہون کی فوج لیکر راجہ شیر سنگھ کے ساتھہ ملنے کو روانہ ہوگیا +

سردار رام سنگھ سکہون کی فوج کی نہایت شجاع سردارون مین سے تہا رام نگر اور چیلیانوالہ مین وہ بہت شجاعت سے

لڑا اور گجرات کی لڑائی مین جو چند مشہور آدمی مارے گئے اون مین سے وہ بھی ایک تھا +
کل جاگیر اس خاندان کے مفسدے کے سبب سے ضبط ہوئی مگر ۱۸۵۸ء مین دیوا سنگہ سرکار کی فوج مین رسالدار
مقرر ہوا اور اوسکے مکانات اور اوسکے چچازاد بھائی جودہ سنگہ کے مکانات واگذار ہوئے +

سردارانِ بھنگی

اوّل

گوجر سنگھ بھنگی

نتھا

گوجر سنگھ
۱۸۰۸ء میں مرگیا

گرجا سنگھ
جیت سنگھ
رام سنگھ

فتح سنگھ
۱۸۳۲ء میں مرگیا

صاحب سنگھ
سردار چڑت سنگھ سوکرچکیہ کی دختر سے
شادی ہوئی

گلاب سنگھ
سردار جاگ سنگھ بگہ کی دختر سے شادی
ہوئی
۱۸۳۲ء میں مرگیا

سکھا سنگھ
سردار ٹہا کر سنگھ بلووالیہ کی
دختر سے شادی ہوئی

دوم

لہنا سنگھ

درگا ہا

لہنا سنگھ
۱۸۰۹ء میں مرگیا

بھگت سنگھ

جیت سنگھ
عطر سنگھ
۱۸۱۸ء میں پیدا ہوا

حال مثل

بھما سنگھ ایک باشندہ قصور کا مقتدر مثل بھنگی کا بانی سمجھا جاسکتا ہے مگر یہ شخص قزاق سے کچھ ہی بہتر تھا اور اس کے

ہمراہی تین سو سے تعداد مین زیادہ نہ تھے اوسکی جگہہ اوسکا بھتیجا ہری سنگہ ہوا جو بھوپ سنگہ کا بیٹا تھا اور بھوپ سنگہ پٹو کا زمیندار تہا جو دوآبے کے متصل ہے اور یہہ آدمی بہت لایق تھا اوس نے ایک گروہ قزاقون کو ایک فوج بنا لیا اور پنجاب کے بہت علاقہ پر اوس نے تاخت کی اوسکو جو بہنگ پینے کا شوق تھا اس سبب سے اوسکی شکل کا نام بہنگی مشہور ہو گیا بعضے کہتے ہین کہ اس کا نام بہما سنگہ سے نکلا جو ایسا مدمغ تہا کہ اوسکو سکہہ بالا باش (اوچنا سر) کہتے تھے یہہ خطاب کی تھا اور وہ اتنا دق ہوا کہ اوس نے رفیقون سے کہا کہ کچھ اور خطاب میرا بناؤ چنانچہ جب امرتسر کے دربار صاحب مین جاتا تہا تو اوسکو خالصہ کے واسطے بہنگ کڑنے کا کام دیا جاتا تہا اور اوسکو بہنگی کہتے تھے پہلے وجہ تسمیہ جو بیان کی گئی وہ عموماً مانی جاتی ہی +

ہری سنگہ نے جسکی دارالریاست گلوالی ضلع امرتسر مین تہی بہت علاقہ گردونواح پر قبضہ کر لیا اور سیالکوٹ۔ کرتایل اور نارووال پر بہی اوس نے چھیوٹ اور جھنگ سیال کو لوٹا اور جھون پر یورش کی اور جھون سے باج لینا ٹہیرایا اور ملتان پر بہی حملہ کیا مگر کامیاب نہوا ۱۷۶۲ء مین اوس نے خواجہ سعید کے کوٹ پر جو لاہور سے دو میل کے فاصلہ پر ہے حملہ کیا جہان جو عابد افغان ناظم کا سلح خانہ تہا اور وہان سے بہت کچھ لوٹ معہ سلحہ اور سامان جنگ اوسکے ہاتہہ آئے ۱۷۶۳ء مین وہ کنہیون اور رام گڈہیون کے ساتہہ ہو کر قصور کے حملہ پر چڑہا اور سال آیندہ مین ایک لڑائی مین جو امرسنگہ پٹیالہ والے سے ہوئی وہ مارا گیا اور جہنڈا سنگہ اور گنڈا سنگہ دو بھائی جو اوسکے نوکر تھے ایک شاخ شکل کے افسر ہوئے یہہ بہائی بنجوار کے جو ترتاران کے پاس ہے ڈہلون جٹ تھے اور اون کے عہد مین اس شکل کو بہت زور حاصل ہوا اون کے ساتہہ بہت مشہور سردار رفاقت مین تھے بھاگ سنگہ ہلو والیہ تارا سنگہ۔ شیر سنگہ اور رام سنگہ بوڑیہ والے۔ نند سنگہ دودیہ صاحب سنگہ سیالکوٹیہ۔ نذان سنگہ ہلو اور نیز اونکے ساتہہ دونو بھنگی سردار گوجر سنگہ اور لہنا سنگہ تھے جنکا حال ذیل مین لکہا جاتا ہے یہہ دونو سردار اگرچہ اونکے ساتہہ تھے مگر درجہ مین کچھ کمتر نہ تھے +

۱۷۶۷ء مین جہنڈا سنگہ اور گنڈا سنگہ نے ملتان پر سپاہ کثیر سے حملہ کیا شجاع خان ناظم ملتان اور مبارک خان بہاولپور والے نے کنارہ دریا ستلج پر اونکا مقابلہ کیا فتح کا دعوے دونو طرف مین سے کیسکو نہ ہو سکا مگر ایک عہدنامہ اس مضمون کا لکہا گیا کہ افغان اور سکہون کی ریاست مین پاکپٹن حد رہی اسکے بعد جہنڈا سنگہ امرتسر کو واپس آیا اور وہان اوس نے

بہنگی قلعہ کی تیاری مین مصروفیت رکھی جسکو ہری سنگہ نے شروع کیا تہا اور لون منڈی بازار کے نیچے اوس قلعہ کے ٹوٹے نشان اب بہی دیکہے جاتے ہین مگر جہنڈا سنگہ نے تہوڑے ہی عرصہ مین رئیس ملتان سے جو عہد نامہ کیا تہا اوسکو توڑ دیا تہا اور ۱۸۰۷ء مین اوسکے علاقہ پر یورش کی ڈیڑہ مہینے تک اوس نے قلعہ کا محاصرہ کیا اوس عرصہ کے بعد جہان خان کے زیر حکم جو ایک فوج افغان متصل ملتان کے آئی اوس نے محاصرہ چہوڑ دیا +

سال آیندہ ۱۸۰۸ء مین جہنڈا سنگہ کو زیادہ کامیابی ہوئی شجاع خان۔ شرف خان سدوزئی اور شریف خان اور شریف بیگ نگلو جو پے در پے ناظم ملتان کے مقرر ہوئے تہے اونہون مین آپسمین جہگڑا ہو گیا تہا اور شریف خان نگلو نے جہنڈا سنگہ اور گنڈا سنگہ کو اپنی مدد کے واسطے بلایا یہہ سردار ایسے دعوت کے قبول کرنیکو مستعد ہی بیٹہے تہے اور ایک سپاہ کثیر لیکر روانہ ہوئے شجاع خان کو اور نیز اوسکے دوستون ہبا ولیہ کے داؤد پوترون کو شکست دی اور ملتان پر اونہون نے قبضہ کر لیا شریف بیگ نے جب ایسا دہوکا کہایا اوس نے پہلے تو لئیہ مین پناہ لی اور بعد اوسکے خیر پور تنوین مین اور پہلے مقام مین تہوڑے عرصہ کے بعد مر گیا۔ اوسکے بعد جہنڈا سنگہ نے شمال کیطرف کوچ کیا اور دیوان سنگہ چاچو الیہ کو ایک کثیر سپاہ دیکر ملتان کی حفاظت کیواسطے چہوڑا جہنڈا سنگہ پہلے رامنگر کو گیا جہان اوس نے زمزمہ معروف بہنگی توپ جٹون سے واپس لی اور وہانسے وہ جمون کیطرف گیا جہان اوس کا دوست اور باجگذار راجہ رنجیت دیو اپنے فرزند برج راج دیو اور سرداران کہنیہ اور سوکر چکیہ سے لڑ رہا تہا +

کچہہ عرصہ تک جانبین کی فوج لڑتی رہی اور کبہی کوئی ایک پر غالب ہا کبہی دوسرا مگر اتفاقاً سردار چرت سنگہ مارا گیا اور بہنگیون کیطرف فتح ہوئی مگر یہہ فتح سردار کنہیہ نے جہنڈا سنگہ کو قتل کر کے اپنی طرف پھیر لی یعنی درحالیکہ جہنڈا سنگہ لشکر کی راہ سے گذرتا تہا اوسکو بندوق کی ضرب سے مروا ڈالا یہہ حال ۱۸۰۷ء مین واقع ہوا +

---

* اِس توپ کا حال کسیقدر ذکر کے قابل ہے یہہ توپ سعہ ایک اور توپ کے جو اوسکے برابر کی تہی لاہور مین ۱۸۱۱ء مین شاہ ظفر نے بحکم شاہ ولی خان وزیر اعظم احمد شاہ کے ڈہالی تہی اِس توپ پر بیس ۲۰ شعر کندہ ہین اور تاریخ اسکی مصرع اخیر مین سے ۱۱۷۰ھ بحساب ابجد نکلتی ہے مصرع اخیر یہہ ہے مظفر عزم پیکری اژدہا ئی آتشبار + یہہ توپ تانبا اور پیتل ڈہال کر بنائی تہی جو جزیہ مین لی گئی تہی یعنی لاہور مین ایک برہمن لیا گیا تہا ۱۸۱۱ء مین جب احمد شاہ مرہٹون پر پانی پت مین فتح پا کر کابل کو واپس جانا تہا زمزمہ توپ لاہور مین چہوڑ گیا کہ اوسکے واسطے سامان ساتھہ لیجانیکا تیار نہا اور یہہ توپ خواجہ عابد کے پاس چہوڑ گیا جسکو اوس نے ناظم مقرر کیا تہا دوسری توپ وہ اپنی ساتھہ لیگیا اور وہ توپ چناب کو عبور کرنے مین جاتی رہی یہہ زمزمہ توپ باقی ہی۔ کہتے ہین کہ جب یہہ توپ بنائی گئی

گنڈا سنگھ شمل کا رئیس ہوا اور دیکھا کہ اب جموں مین کچھ فایدہ نہوگا وہ امرتسر کو چلا گیا جہان اوس نے بہنگیون کے کڑے کو بڑہانا اور مضبوط کرنا شروع کیا اور سرداران کنہیہ کے خلاف جنہون نے اوسکے بھائی کو مروا ڈالا تہا منصوبہ باندہتا رہا اپنی عداوت کے دکہانیکا فوراہی اوسکو قابو ہی ملگیا جہنڈا سنگہ نے بہانکوٹ اپنے ایک شملدار کو دیدیا تہا جسکا نام نند سنگہ تہا اور جو بنام سنا سنگہ معروف تہا شیخ خواص اوسی عرصہ کے قریب مرا جب اوسکا سردار مارا گیا تہا اور اوسکی بیوہ نے اپنی دختر اور جاگیر بہانکوٹ تارا سنگہ کو دی جو حقیقت سنگہ کنہیہ کا قریب رشتہ دار تہا گنڈا سنگہ اس امر کے واقع ہونیسے نہایت غصہ مین آیا اوس نے اصرار کیا کہ تارا سنگہ جاگیر واپس دیدی مگر کنہیون نے نہ مانا اور گنڈا سنگہ نے ایک جمعیت کثیر جمع کرکے اور بہنگی توپ لیکر اور بہت سے راگڈیہ سردار بطور اپنے دوستون کے لیکر پٹھان کوٹ کے اوپر چڑہائی کی حقیقت سنگہ اور گوبخش سنگہ کنہیہ اور امر سنگہ بگّا اوسکے مقابلہ کیواسطے دینا نگر کو کوچ کرگئے اور اسمقام پر ایک لڑائی ایسی ویسی ہوئی مگر دہالیکہ وہ دینا نگر مین خیمہ زن تہا وہ بیمار ہوکر دس روز مین مرگیا اوسکا ایک ہی بیٹا دیسو سنگہ نابالغ تہا اسواسطے فوج نے چرت سنگہ اوسکے نتیجے کو اوسکی جگہ پر رئیس بنایا مگر اول ہی لڑائی کنہیونسے ہوئی اوسمین چرت سنگہ مارا گیا اور بہنگیون کی فوج جسکا افسر کوئی نہین رہا امرتسر کو واپس چلے گئے ۔

اب دیسو سنگہ شمل کا رئیس ہوا اور ایک شخص گوجر سنگہ نامی اوسکا وزیر تہا مگر بڑے مقتدر شمل بہنگیون کے دن اب ختم ہونے پر آگئے تہے اور طاقت اور عقل ایک لڑکے کی بہت سے سرکش سردارون کو روکنے کے برابر نہ تہے چنکو اس بات کا غرور تہا کہ وہ ہری سنگہ اور جہنڈا سنگہ کے زیر حکم لڑے تہے پہلے بہاگ سنگہ ہلوالیہ سرخود ہوگیا بعد اسکے جہنگ نے باج دینے سے انکار کیا اور ۱۷۶۷ء مین ملتان اوسکے قبضہ سے جاتا رہا ۔

یہہ بات ذہن مین ہوگی کہ سردار جہنڈا سنگہ نے دیوان سنگہ کو ملتان کا ناظم بناکر چہوڑا تہا کئی سال تک تو دیوان سنگہ

خواجہ عابد خان سے جانا توپ ہی اوس نے اپنے قابو مین کرلی تہی اور وہ اوسنے سرین لیگیا تہا مگر یہہ بات سچ نہین کیونکہ یہہ بات تحقیق ہے کہ تب تک ۱۷۶۳ء مین خواجہ عابد خان ناظم ملتان توپ ہمیون سے اوتری ہوئی شاہ برج لاہور مین پڑی ہوئی تہی ۱۷۶۶ء مین جب لہنا سنگہ اور گوجر سنگہ نے راجہ کو قید کیا تو انہون نے اس توپ پر قبضہ کرلیا دو دن کے بعد سردار چرت سنگہ سوکر چلیجانیکی سرداروں کو مبارکباد دینے آیا اور اشارہ کیا کہ مجھے بھی کچھ حصہ لوٹ مین دو اسے بہنگیون نے جواب دیا تہا کہ چرت سنگہ مبارکباد کیواسطے نہین آیا تہا بلکہ شمال ایک گدی کی تہا جسکو لاش کی بو آئی تہی خیال کیا کہ اوسنے چالاکی کرکے توپ اور چوکی دیکھنیکو بہیجا ہے یہ سنکر سردار کو اپنا جانشین بنالیں اور ہونہار نے نہایت دلجوئی سے اوسسے کہا کہ یہہ زنبرم توپ جو تم لوٹ لائے

سنبھلا رہا اور اوسنے ۱۷۵۸ء مین مُلتان ولپور اور مظفرخان شجاع خان کے بیٹے کے حملہ کو مٹایا اگرچہ خود بھی نقصان اوٹھایا مگر ۱۷۵۹ء مین تیمورشاہ احمدشاہ کا بیٹا بہت فوج لیکر ملتان پر چڑہ آیا اور دیوان سنگھ ایک مہینے سے زیادہ اوسسے لڑتا رہا مگر بعد ازان ہارمانی اور وہان سے بلا مضرت چلے جانے کی اجازت ہوئی دیسو سنگھ کا ایک بڑا دشمن سردار مہان سنگھ بھی تہا جو سوکرچکیہ قبیل کا رئیس تہا اب اِس مثل کو بہت اقتدار اور زور حاصل ہوتا جاتا تہا اور ۱۷۶۲ء مین آٹھ سال سرداری کرکے سردار دیسو سنگھ لڑائی مین مارا گیا تہا مگر یہہ بات تحقیق نہین ہے کہ آیا یہہ سردار چھنیوٹ کے سامنے مارا گیا جیسا اوسنے یورش کی تہی یا مہان سنگھ کے ساتھہ لڑائی مین قتل ہوا دیسو سنگھ کے بعد گلاب سنگھ اوسکا بیٹا اوسکا جانشین ہوا اور اِس سردار کا حال کچھہ لایق لکھنے کے نہین ہے یہہ شخص ہمت مین ضعیف تہا اور عیاش تہا اور اوسمین ہمت کا فی نہین تہی جو ملک اوسکا باپ چھوڑ گیا تہا اوسکو سنبھال رکھتا سال بسال اوسکا علاقہ گہٹتا گیا اور آخر کار فقط شہر امرتسر و کہیہ دیہات مانجھے مین باقی رہ گئے ؛

۱۸۰۵ء مین کئی سردار رنجیت سنگھ کے مقابلہ کے واسطے جمع ہوگئے جنسے لاہور پر جو لای پوستہ مین قبضہ کرلیا تہا اور جس کے فتوحات کے سبب سے پنجاب مین تہلکہ پڑگیا تہا اِس سازش مین بڑے سردار تہے سردار جیا سنگھ رامگڈیہ صاحب سنگھ اور گلاب سنگھ بہنگی اور نظام الدین خان قصوریا اور اونہون نے آپسمین یہہ صلاح کی کہ رنجیت سنگھ کو دوستانہ بہسین مین ملاوین اور وہان اوسکو مار ڈالین مگر یہہ جوان شرارت بہت شورزار تہا اور وہان جو گیا تو بڑی فوج اپنے ہمراہ لیگیا تاکہ کچھہ اوسکی جان کو خطرہ ہو اور دو مہینے کے بعد جس مین خوب عیش ہوتی رہی وہ لاہور کو واپس آیا لیکن اگرچہ رنجیت سنگھ جان سلامت لیکر بچ آیا گلاب سنگھ کا ایسا نصیب برو دست تہا وہ کوئی موقع بہت شراب پینے کا ہاتھہ سے نہ دیتا تہا اور جب شراب پیتا تہا ہر رات کو عیاشی کرتا تہا چنانچہ ان ضیافتون مین اوسنے شراب ایسی کثرت سے پی کہ وہ اوسکے صدمہ سے مرگیا بعض لوگ کہتے ہین

سب سے اچھی چیز ہے لیجاؤ مگر اونکو امید تہی اور یقین تہا کہ چرت سنگھ اوسکو لے نہ جاسکیگا مگر چرت سنگھ نے جب دیکہا کہ اونسے ہاتھہ نہ آویگا اوسنے اپنے آدمیون کو جمع کیا اور بہت محنت سے اپنے لشکر مین توپ لیگیا اور بعد اوسکے گوجرانوالہ کو اپنے قلعہ مین لیگیا گوجرانوالہ مین احمد خان چڑہ فروں توپ کو چھین لیا اور اپنے نئے قلعہ کو جو احمد نگر مین تہا اوسے لیگیا مگر اوسکا بہائی پیر محمد بہت ناراض ہوا کہ وہ بہی اپنا وہ سے اِس توپ پر سمجہتا تہا اور دونون بہائیون مین آپسمین اِس توپ پر لڑائی ہوئی اور اون لڑائیون مین ایک بیٹا پیر محمد خان کا اور دو بیٹے احمد خان کے مارے گئے آخر کار پیر محمد نے گوجر سنگھ بہنگی کو اپنی مدد کیواسطے بلایا اوس نے احمد خان کو قابو کرلیا اور ایک رات اوسکو کہانا پینا نہ دیا اسوقت احمد خان نے

کہ اوسکو زہر دیا گیا تہا مگر اس بیان کا کچھ بہی ثبوت نہین ہے اور یہہ شخص ایسا نالایق تہا کہ کوئی شخص اسکا کچھ فایدہ اسکے مارڈالنے مین نہ سمجھ سکتا تہا گلاب سنگہ کا ایک بیٹا گوردت سنگہ اوسکے پیچہے رہا جو دس برس کا عمر مین تہا اور اوسکے شادی سردار صاحب سنگہ بہنگی اور فتح سنگہ کنہیہ کی دختر سے ہوی تہی مگر رنجیت سنگہ کے مقابلہ مین ایسے مقتدر رشتہ داری کسی کام کی نہین تہی اور رنجیت سنگہ نے پختہ تہیہ کرلیا تہا کہ امرتسر پر قبضہ کرلے رنجیت سنگہ نے ۱۸۰۲ء مین بہنگیون سے فساد کرنیکے ارادہ سے زمزمہ توپ گوردت سنگہ سے مانگ بہیجی مگر اس مثل کے شان اور نام بہت کچہہ اس توپ کے قبضہ کے سبب سے حاصل ہوا تہا اور اگرچہ گوردت سنگہ کی ماں سکہان کو اوسکے صلاح کارون نے سمجہایا کہ توپ دیدے مگر اوس نے اوسکے دیدینے سے انکار کیا اور لڑنے کی تیاری کی مگر یہہ تیاریان بے سود ہوئین رنجیت سنگہ فتح سنگہ اہلووالیہ کے ساتہہ امرتسر پر چڑہ گیا بہنگیون کے قلعہ پر حملہ کیا اور پانچ گہنٹہ مین اوسکو فتح کرلیا سکہان اور اوسکے بیٹے نے سردار جودہ سنگہ رامگڑیہ کے پاس پناہ لی اور رنجیت سنگہ نے کل بہنگیون کے علاقہ پر تصرف کرلیا گوردت سنگہ کا اور کچہہ زیادہ حال معلوم نہین ہے وہ اپنے بزرگون کے گانو امرتسر کے ضلع مین ترتارن کے پرگنہ مین مرگیا جہان اوسکی اولاد اب غریب سے کسان ہین +

اب ذرا اور زیادہ مقتدر سردارون مثل بہنگی کا ذکر نا چاہیے یعنے سردار لہنا سنگہ اور گوجر سنگہ یہہ سردار اگرچہ جہنڈا سنگہ اور گنڈا سنگہ کے ساتہہ بعض لڑائیون مین شریک رہے مگر وہ کا اپنا حال بالکل علیحدہ ہے لہنا سنگہ کا دادا فاضلون جٹ کی قوم کا زمیندار تہا جو قحط سالی مین اپنے گانو سدا والی سے جو ضلع امرتسر مین تہا مستا پور دوآبہ جالندہر مین متصل کرتارپور چلا گیا یہان اسکو ایک شخص نے گود لیا جو بڑہئی اور محاصل کے اکٹہا کرنیکا پیشہ رکہتا تہا اور یہان اوسکے گہر مین ایک بیٹا درگا نامی پیدا ہوا لہنا سنگہ درگا نامی بیٹا الوالعزم تہا اور ایک مرتبہ جو اوسکے باپ نے

توپ کے دینے کا وعدہ کیا گوجر سنگہ نے اپنے دوستون سے دغا کرکے اپنی توپ کو گجرات لیجاکر اپنے پاس رکہہ لیا گجرات مین یہہ توپ دو برس رہی دو برس کے بعد بہنگی سردار اوسکو اوانکی شامت جو انہی سردار چڑت سنگہ سوکرچکیہ کے مقابلہ پر لے گئے بہنگیون کو شکست ہوئی اور یہہ توپ جو جلدی ہاتہ نہ جاسکتی تہی پہر سوکرچکیہ سردار کے ہاتہہ آگئی ۱۸۰۷ء مین جبسے جو ہمیشہ سردار چڑت سنگہ سے لڑتے رہتے تہے پہر اوس توپ پر قابض ہوئے اور اوسکو اونہون نے قلعہ گجرانوالہ مین رکہا اور تہوڑے عرصہ کے بعد اوسکو رسول نگر مین لے گئے جسکا نام اب رام نگر ہے یہان جب سردار جہنڈا سنگہ سالانہ ملتان سے واپس آیا اوس نے اس توپ کو لیا اور اوس نے اوس توپ کو امرتسر مین بہیجدیا اور امرتسر مین یہہ توپ بہنگیون کے قلعہ مین ۱۸۰۹ء تک رہی اوس سال رنجیت سنگہ نے جبکہ اس توپ کے قبضہ

اسواسطے اوسکو مارا کہ کہیت مین اوسکے مویشی آوارہ ہوگئے تہے لہنا سنگہ گہر سے بہاگ گیا اور کچہہ عرصہ تک آوارہ پہرتا رہا بعد اوسکے وہ موضع روڑانوالہ مین پہونچا جو اٹاری سے ایک میل دور ہے اوجہان گورنبخش سنگہ ہنگی رہتا تہا یہہ شخص سردار ہری سنگہ کے ماتحت نہایت عمدہ لڑنیوالون مین تہا گورنبخش سنگہ کے قبضہ مین قریب چالیس گانو کے تہے اور تمام ملک مین سوار لیکر تاخت کرتا پہرتا تہا اور دور و نزدیک لوٹتا تہا اوسکو خوردسال لہنا سنگہ سے محبت ہوگئی اور اوس نے اوسکو اپنے رسالہ مین بہرتی کرلیا اور عرصہ کے بعد چونکہ اوسکا کوئی بیٹا نہین تہا اوس نے لہنا سنگہ کو متبنّی کرلیا گورنبخش سنگہ ۱۸۰۲ء مین مرگیا اور فوراً گوجر سنگہ گورنبخش سنگہ کے نواسہ اور لہنا سنگہ مین آپسمین فساد ہوا کہ ہر ایک ترکہ کا دعوی کرتا تہا جہنڈا سنگہ اور گنڈا سنگہ ہنگی دونون کی تکرار کے رفع کرنیکو عزم سے آئے مگر گوجر سنگہ کوئی بات نہ مانتا تہا اور اپنے ہمراہیون کو لیکر روڑانوالہ کو چلا گیا لہنا سنگہ نے تعاقب کیا اور آپہونچا اور ایک لڑائی ہوئی چند آدمی دونو طرف کے مارے گئے آخر کار یہہ بندوبست ہوا کہ لہنا سنگہ اور گوجر سنگہ نے علاقہ کو آپسمین تقسیم کرلیا لہنا سنگہ نے روڑانوالہ لیا اور گوجر سنگہ نے ایمناباد گانورانی دال اور بہروال کے بیچمین آباد کیا جسکا نام اوس نے رنگڑہ رکہا اس سبب سے کہ اوسکا بہائی لہنا سنگہ کے ساتہہ لڑائی ہوئی تہی اور اب اوسکا نہایت پکا دوست ہوگیا ٭

دونو سردارون نے بعد اوسکے لاہور پر قبضہ کرنیکی تدبیر کی جس پر کابلی مل کا احمد شاہ کیطرف سے قبضہ تہا ناظم ڈپوک اور ظالم بہی تہا اور چونکہ سکہون کے سوار روز بروز زیادہ طاقت اور جرات پاکر شہر کے دیوارون تک لوٹ جاتے تہے کابلی مل کو اپنے جان کا اندیشہ ہوا اور جب اوسکو ہنگی سردارون کے منصوبہ کی خبر خفیہ ملی وہ لاہور سے بہاگ گیا اور اپنے برادرزادہ میر سنگہ کو چہوڑ گیا کابلی مل جمون کی راہ پر گیا مگر بعض شخصون نے جو اوسکی ظلم کے

کرنے کی خواہش تہی ہنگیون کو امرتسر سے نکال دیا اور توپ پر قبضہ کرلیا رنجیت سنگہ کی سلطنت کے عہد مین یہہ توپ بڑے شان سے پانچ موقعون پر بھیجائی گئی تہی ایک ڈسکہ پر دوسرے قصور پر تیسری سُجان پور اور چوتہی اور پانچوین وزیرآباد اور ملتان پر ۱۸۱۸ء مین ملتان کے محاصرہ مین اس توپ کو سخت آسیب پہونچا تہا اور چونکہ یہہ خیال ہوا کہ اب توپ کسی کام کی نہین رہی ہے لاہور مین لاکر دہلی دروازہ کے باہر رکہی گئی تہی اور ۱۸۶۰ء تک وہان رہی اوسال مین لاہور کے عجائب خانہ کے سامنے یہہ توپ لیجاکر رکہی گئی اور اب وہان موجود ہے ٭

سب سے لاہو چھوڑکر چلے گئے تہے اوسپر اتنی بدعت کی کہ اگر کچہہ سپاہ جو راجہ رنجیت دیو جموں والے نے اوسکی رسالہ کیواسطے بہیجی تہی نہ پہونچ جاتی تو وہ غالبًا مارا جاتا مگر اوس سپاہ نے اوسکو چہوڑا لیا راجہ نے اوسکو راولپنڈی سے بہیجدیا جہان احمد شاہ کی پس انداز سپاہ ٹہیری ہوئی تہی اور اوس مقام مین کابلی مل تہوڑے عرصہ کے بعد مرگیا ٭ ایک اندہیری رات کو لہنا سنگہ اور گوجر سنگہ نے دو سو آدمی لیکر لاہور پر ناگاہ قبضہ کر لینے کا ارادہ کیا اونہون نے دروازے سب بند پائے مگر ایک شخص دیال سنگہ نے اونکو ایک بدرو کا پتہ بتایا جسکی راہ سے سمٹ سمٹا کر اندر پہونچ جانا ممکن تہا گوجر سنگہ آگے آگے چلا لہنا سنگہ اور اوسکے پیچہے پیچہے چلے قلعہ کو ناگاہ اونہون نے جا مارا امیر سنگہ نائب ناظم تاج دیکہہ رہا تہا اوسکو اونہون نے پکڑ لیا اور پایجولان بند کر دیا اور صبح ہونے سے پہلے تمام شہر پر ان سرداروں کا تصرف ہو گیا دوسرے روز صبحکو سوہا سنگہ گنہیہ جے سنگہ کا بہتیجا آپہونچا پہلے افغانون کی یورش کے زمانے سے وہ اپنے گانو کا نہ مین پوشیدہ رہا ہوا تہا وہ ان سرداروں کے دوستون مین سے تہا اور اگرچہ اس فتح کی مدد دینے کے وقت وہ نہ آیا اور دیر مین پہونچا مگر اوسکو دونو سرداروں نے اس فتح مین حصہ دیا اوسکے بعد اور بہنگی اور گنہیہ سردار آئے اور سب سے پیچہے چیت سنگہ سوکرچکیہ آیا جسکا خوش کرنا بہت مشکل تہا اور وہان سے وہ نہ گیا جبتک کہ بہنگیون نے اوسکو زمزمہ توپ نہ دیدی چنانچہ یہہ توپ گوجرانوالہ کو لے گیا بعد ازان تینون سردارونے لاہور کو آپسمین بانٹ لیا لہنا سنگہ نے قلعہ لیا اور علاقہ دسنی اور خضری اور کشمیری اور رشنائی دروازہ گوجر سنگہ نے شہر پناہ کے باہر آپنے واسطے ایک قلعہ بنایا جسکا نام اوس نے قلعہ گوجر سنگہ رکہا اور ۱۸۰۶ء مین وہ شمال کیطرف اوسنے ملک فتح کرنیکو چلا ٭

لہنا سنگہ اور سوہا سنگہ آپسمین سلوک کے ساتہہ لاہور مین رہے تا وقتیکہ احمد شاہ نوبت اخیر ۱۸۶۲ء مین پنجاب مین چڑہکر آیا اوسوقت وہ بیجوڑہ کو چلے گئے مگر اس بڑے درانی شاہ نے عمر اور ضعف اپنے اوپر آتے دیکہا اور چونکہ کوئی شخص ہوشیار مثل آدینہ بیگ خان کی نہ تہا جسکو وہ صوبہ چہوڑتا اوس نے سکہہ سردارون کے ساتہہ اتفاق کرنیکا عزم کر لیا اوس نے لہنا سنگہ کے پاس کچہہ میوہ بہیجا مگر اوس سردار نے وہ میوہ یہہ کہکر واپس کر دیا کہ ہم گنوار آدمی ہین ہمکو غلہ ہی میوہ ہے میوہ ایک جنس بادشاہون کیواسطے ہے اس انکسار کے جواب سے خوش ہوکر بادشاہ نے لہنا سنگہ

کو لاہور پر قابض رہا اور کابل کو واپس روانہ ہوا جہان وہ ۱۸۴۳ء مین مر گیا اسکے بعد تیس برس تک لاہور کے سر آرام سے ۱۸۷۳ء تک حکومت کرتے رہے اوس سال مین شاہ زمان نے جو کابل کے تخت پر بیٹھا تہا پنجاب پر حملہ کیا اور لہنا سنگہ لاہور سے چلا گیا اور جب بادشاہ چلا گیا پھر لاہور کو واپس آیا مگر اوسی سال مین مر گیا سوہا سنگہ بہی اوسی عرصہ کے قریب مر گیا اور اوسکے بعد اوسکا بیٹا موہر سنگہ جانشین ہوا اور لہنا سنگہ کی جگہہ چیت سنگہ مسند نشین ہوا +

۱۸۰۹ء مین شاہ زمان پھر پنجاب مین آیا مگر لاہور مین تہوڑے ہی مہینے رہا کیونکہ ایران سے ایسی خبر آئی کہ اوسکو کابل کو واپس جانا ضرور ہوا سردار رنجیت سنگہ سو کر چکیے نے اپنی خدمتون کے عوض مین شاہ زمان سے لاہور پایا پر اسے خدمت اوسکی یہہ تہی کہ اوسنے آہلہ توپین جو راوی مین ڈوب گئی تہین نکلوا کر بہیجدین مگر شہر لاہور کے عطا نام کیوا سلے ہی تہی اور رنجیت سنگہ کو شہر لاہور پر بزور خود قبضہ کرنا پڑا تہا مگر یہہ امر مشکل نہ تہا ان متفرق حاکمون مین فقط ایک شخص صاحب سنگہ گوجر سنگہ کا بیٹا کچہہ ہمت والا تہا اور وہ بہی گجرات مین تہا چیت سنگہ بہت کم ہمت تہا اور موہر سنگہ نہ کسی جرات کا آدمی تہا نہ کچہہ حوصلہ رکہتا تہا رعایا کو اونکی حکومت سے تنفر کمال تہا اور اونکے اپنے متوسل بہائی گورنبخش سنگہ حکیم جام کمرائے اور عاشق محمد رنجیت سنگہ کے جانبدار تہے اور اونہون نے رنجیت سنگہ کو لکہہ بہیجا کہ لاہور کا لے لینا آسان ہے رنجیت سنگہ ایک بڑی فوج لیکر راوی کی مین آیا اور چیت سنگہ جس نے اوسکے مقابلہ کے واسطے کوچ کرنیکا خیال کیا تہا محکم دین چودہری کوٹ لونی جسکے سپرد دروازہ لوہاری تہا سمجہا یا کہ بیوفائی ہے اور اوسنے دشمن کو دروازہ کہولدیا رنجیت سنگہ نے بلا دقت قبضہ کر لیا اور چیت سنگہ اور موہر سنگہ بہاگ گیا +

رنجیت سنگہ نے کچہہ عرصہ کے بعد چیت سنگہ کو ساٹہہ ہزار روپیہ کی جاگیر موضع دینکی مین دی جس پر وہ ۱۸۱۵ء تک اپنی وفات تک قابض رہا اوسکی آٹہہ جورو ان تہین کسی سے اوسکو کوئی بیٹا نہین پیدا ہوا مگر اوسکی وفات کے چار مہینے کے بعد بی بی حکم کور کو ایک بیٹا پیدا ہوا جسکا نام عطر سنگہ رکہا اور رنجیت سنگہ نے اوسکے نام دینکی مین چہہ ہزار روپیہ کی جاگیر واگذار کر دی یہہ جاگیر بعد ازان بہت گہٹا ہی گئی اور اوسکے عوض لدی مین دی گئی اور ۱۸۴۹ء مین پہر اوسکے عوض چک ڈیڈو دیا گیا جو لہنا سنگہ کے پرانے علاقہ مین سے تہا ضبطی ملک پنجاب کے بعد یہہ گانو عطر سنگہ اور اوسکی والدہ کے نام اونکے عین حیات واگذار ہوا اس شرط پر جب ان اوسکی مرجاویگی نصف گانو سرکار مین

ضبط ہوجاویگا اور باقی عطر سنگھ کی اولاد نرینہ صلبی کو جو بطن زوجہ منکوحہ سے ہونگے علی الدوام داگذار ہیگا عطر سنگھ چک ڈیڑھ مین رہتا ہے اوسکی تین بیٹیان ہین جنکی شادیان ہوگئین مگر اوسکو بیٹا کوئی نہین پیدا ہوا +

سردار گوجر سنگھ جو لاہور سے شمال کیطرف ملک فتح کرنیکو مہم پر گیا تہا بخوبی کامیاب ہوا اور وہ تہوڑے عرصہ مین لہنا سنگھ اور سوبہا سنگھ کی نسبت زیادہ مقتدر ہوا اور اوس نے پہلے گجرات پر حملہ کیا جو سلطان مقرب ایک گکھڑ رئیس کے قبصہ مین تہا اور دیوار دوہری با ہر اوسکو شکست دیکر اوس نے شہر اور گرد و نواح کے ملک پر قبضہ کرلیا اب اوس نے گجرات کو اپنا دار الریاست بنایا اور ۱۷۶۶ء یعنی سال آیندہ مین اوس نے جہون کیطرف کوچ کیا جیسرا وس نے تاخت کی اور جہنڈا سنگھ بہنگی کے ساتہہ اوس سے باج لیتا رہا اوسکے بعد اوس نے پنجہہ سہلا گکہڑہ اور دیوا ٹبالہ کو زیر کرلیا ۱۷۶۷ء مین احمد شاہ نوبت اخیر پنجاب پر چڑہ کر آیا نئے سکہہ سردارون کو سب کو بہگتا ہوا چلا آیا کیونکہ سکہون کو اون دنون مین افغان فوج کا ایسا خوف تہا کہ کہلے میدان مین اوسکے ساتہہ مقابلہ کرنیکا کسیکو خیال ہی نہین گذرتا تہا اور پنجاب مین مثل مشہور تہی کہ کہادا پیتا اساڈا - رہندا احمد شاہ دا - جو کچہہ کہایا پیا ہمارا - باقی احمد شاہ کا +

جو سردار رہا گے اون مین گوجر سنگھ بہی بہاگا وہ لاہور کو چلا آیا اور جیسا احمد شاہ آگے بڑہتا گیا وہ فیروزپور کو چلا گیا جب درانی بادشاہ نے پنجاب پر پیٹہہ موڑی گوجر سنگھ نے پہر لاہور کے اپنے حصہ پر قبضہ کرلیا اور اوسکو اپنے ایک قریبی رشتہ دار تحت سنگھ کے سپرد کرگیا اوسکے بعد وہ امرتسر کو گیا اور اس متبرک شہر کی حفاظت کیواسطے اوسنے قلعہ گوجر سنگھ کی بنیاد رکہی جس موقع پر اوسکے بعد قلعہ گوبندگڈہ بنایا گیا جو اب موجود ہے چڑت سنگھ سوکرچکیہ نے بہی ایک قلعہ دربار صاحب یعنے طلائی شوالہ کے شمال کیطرف بنایا جسا سنگھ رام گڈیہ کا قلعہ مشرق کیطرف تہا اور بہنگیون کا جنوب کیطرف بعد اوسکے اوس نے اپنے گانورن گڈہ مین اپنے سب سے بڑے فرزند کی شادی بہاگ سنگھ ملووالیہ کی دختر سے کی اور جب شادی ہوچکی اپنی کل فوج لیکر گجرات کو چلا گیا اور جتنے پرانے فتح کئے ہوئے علاقے اوسکے تہے بلا دقت اونپر پہر تصرف کرلیا بعد اوسکے سردار چڑت سنگھ سوکرچکیہ کے ساتہہ اتفاق کرکے اوس نے مشہور قلعہ روتاس کا جو گکہڑون کے قبضہ مین تہا محاصرہ کیا کئے مہینے کے محاصرہ کے بعد قلعہ فتح ہوا اور کل علاقہ

گرد و نواح کارا و پنڈی تک تھے اوسکے عمدہ ٹرنیوالی قومون جنجوہون۔ گکھڑ۔ اور آوان کے ان دوستون کے مطیع ہوگئے
بعد اوسکے اوس نے اپنے دوسرے فرزند صاحب سنگھ کی شادی سردار چڑت سنگھ کی ایک دختر کے ساتھ کردی
اور کچھ عرصہ کے بعد ہمیر سنگھ جنیدوالے کی ایک دختر کے ساتھ کردی +

گوجر سنگھ نے اپنے علاقہ کو اپنے دو نو بڑے بیٹون سکھا سنگھ اور صاحب سنگھ مین تقسیم کردیا تھا ان مین آپسمین تنازع ہوا
اور چھوٹے نے سردار مہان سنگھ سوکرچکیہ کے بہکانے سے جو اردن کی بیوقوفی سے اپنا فایدہ ہمیشہ نکالا چاہتا
کرتا تھا اپنے بھائی پر حملہ کیا جو لڑائی مین مارا گیا گوجر سنگھ نے جب یہ سُنا تو اوسکو نہایت شدت سے غضب آیا اور جو علاقہ
صاحب سنگھ کے قبضہ مین تھا سب اوس سے چھین لینا چاہا وہ گجرات پر کوچ کرکے آیا اور کسی نے مقابلہ اوسکا نہین
کیا اور صاحب سنگھ جو علالیہ سرکش ہوگیا تھا اسلام گڈھ مین قلعہ بند ہوگیا مگر گوجر سنگھ کو درجہ جیتر تک نوبت پہونچانے
خواہش نہین تھی اوسوقت اوسکے فرزند نے عفو چاہا اوسیوقت معاف کردیا اور اوسکے پُرانی علاقہ پر اوسکو بحال
کرکے اوس علاقہ کو جو سکھا سنگھ کے قبضہ مین تھا اپنے سب سے چھوٹے فرزند فتح سنگھ کو دیدیا مگر ایک اور باعث اتفاق
کا پیدا ہوگیا سردار مہان سنگھ رسول نگر کا محاصرہ کررہا تھا جو اوسکے دشمنون چٹھون کا دارالریاست تھا اور ایک بڑا عہدہ دار
شہر مین سے بھاگ کر سردار گوجر سنگھ کے لشکر مین پناہ گزین ہوا مہان سنگھ نے اپنے قیدی کو مانگا مگر گوجر سنگھ
نے دینے سے انکار کیا لیکن صاحب سنگھ نے جو اپنے سالے کو خوش کرنا چاہتا تھا اوس آدمی کو اوسکے حوالہ کردیا
اور مہان سنگھ نے اوسکو قتل کردیا گوجر سنگھ اپنے بیٹے کی نافرمانی سے بہت ناراض ہوا اوس نے اوسکو بددعا
دی کہ جیسی تو نے اپنے باپ کی بیحرمتی کی ویسی ہی تیرا بیٹا بھی تیری بیحرمتی کرے صاحب سنگھ کی اس حرکت سے
گوجر سنگھ کو اتنا غم ہوا کہ وہ بیمار ہوگیا اور اپنا کل ملک اپنے سب سے چھوٹے بیٹے فتح سنگھ کو دیکر لاہور کو چلا گیا جہان
وہ ۱۷۸۸ء مین مرگیا اوسکی سمادھ شمن بُرج کے پاس ہے +

اگرچہ گوجر سنگھ کی نہایت ہی خواہش اپنے بڑے بیٹے کو ملک سے خارج کرنیکی تھی مگر سرداران خالصہ اوسکے استحقاق
کو منظور نہ رکھا اور صاحب سنگھ نے بلامقابلہ فتح سنگھ کی اپنے باپ کے علاقہ پر قبضہ کرلیا اور فتح سنگھ گوجرانوالہ مین مہان سنگھ
کے پاس جارہا کچھ عرصہ سالے بہنوئی کی دوستی رہی یعنی مہان سنگھ اور صاحب سنگھ مین مگر ۱۷۸۹ء مین دونین آپسمین تنازع

ہوگیا اور دونو مین اُسمین علانیہ جنگ دو برس تک ہوتی رہی آخرکار ۱۷۹۱ء مین مہان سنگہ نے صاحب سنگہ کو قلعہ سودہرہ مین بند کر رکھا اور اوسکو نہایت تنگ کیا بھنگی سردار نے لہنا سنگہ لاہور والے اور کرم سنگہ دونو کو مدد کیواسطے بلایا لہنا سنگہ تو نہ آیا مگر کرم سنگہ بڑی فوج لیکر آیا تاکہ مہان سنگہ سے محاصرہ چھوڑا دیوے اور اوسمین اور مہان سنگہ مین لڑائی ہوئی سردار سوکر جکیہ اس زمانی مین بہت بیمار تہا اور لڑائی کیوقت اوسکو ہاتہی کے اوپر غش آگیا تہا مہاوت ہاتہی کو موڑ کر میدان سے مہان سنگہ کو لے گیا اوسکی فوج نے جب اپنے سردار کو نہ دیکہا تو بہاگ گئے محاصرہ چھوٹ گیا اور مہان سنگہ گوجرانوالہ کو چلا گیا جہان وہ تین دنکے بعد مرگیا مہان سنگہ کی موت اس سبب سے اور بہی جلدی ہوگئی کہ اوسکا دوست جودہ سنگہ وزیرآبادیہ اوسکو دغا دیگیا اور چلا گیا *

۱۷۹۲ء مین شاہ زمان نے پنجاب پر یورش کی اور صاحب سنگہ پہاڑ مین چلا گیا شاہ زمان فقط چند روز لاہور مین رہا اور بعد اوسکے افغانستان کو واپس چلا گیا اوس نے پنڈدادنخان مین ایک افسر تہنیچی معہ سات ہزار افغان فوج کے چہوڑا صاحب سنگہ گجرات مین واپس آیا تو یہہ افسر اور سپہ جمادر ہوا اور ضلع جہلم کے مسلمان قومین اوسکی شریک ہوئین صاحب سنگہ نے معہ نہال سنگہ اور وزیر سنگہ اٹاریوالہ جودہ سنگہ وزیرآبادیہ اور کرم سنگہ دولو کے اوسکے ساتہہ لڑائی کی اور اوسکو شکست دی یہہ امر ۱۷۹۳ء مین واقع ہوا اور یہہ نوبت اول تہی کہ سکہون نے میدان جنگ مین بخوبی افغانون کو شکست دی چند ماہ بعد اس شکست تہنیچی کے شاہ زمان نے پہر پنجاب پر یورش کی مگر وہ تہوڑے دن پنجاب مین رہا اور رنجیت سنگہ کو لاہور دیگیا جسکو رنجیت نے فتح کر لیا جیسا کہ اوپر لکہا گیا فتح سنگہ بہنگی اب رنجیت سنگہ کے ساتہہ متفق ہوگیا اور رنجیت سنگہ نے اوس سے اوسکے بہائی کے نصف علاقہ کے دیدینے کا وعدہ کیا اور اس مدد سے اوس نے فتحگڈہ کو جسکا نام اب کوٹ باریکان ہے اور سودہرہ کو لے لیا جب صاحب سنگہ نے لاہور کی فتح کا حال سنا وہ بڑی فوج لیکر رنجیت سنگہ کے مقابلہ کیواسطے آیا اور رامگڈیہ اور قصور کی فوج بہی اوس طرف مشرق اور جنوب سے آئی مگر ہمیں مین جو ملاقات ہوئی اوسمین لڑائی نہین ہوئی مگر اوسی سال مین کچہہ عرصہ کے بعد لڑائی ہوئی اور کچہہ عرصہ تک رہی فتح سنگہ اپنے بہائی سے متفق ہوگیا مگر یہہ اتفاق عرصہ تک نہین رہا کیونکہ فتح سنگہ نے جب بہائی صاحب کو صاحب سنگہ کی زوجہ سے سلوک کہا جو اپنے خاوند کی تیسری شادی سے ناراض ہو کر قلعہ جلال پور مین اوسنے

* دیکہو حال ہیرا سنگہ وزیرآبادیہ +

لڑتی رہی فتح سنگھ کا مال اور جو علاقہ تھا وہ سکو ملا تھا صاحب سنگھ نے ضبط کر لیا فتح سنگھ پھر رنجیت سنگھ پاس چلا آیا اور رنجیت سنگھ نے یہہ یاد کر کے کہ ہمین لڑائی کے اندر وہ چھوڑ کر چلا آیا تھا کچھہ اوسکے واسطے کرنا چاہا اور لاہور مین ایک برس بہت افلاس مین رہکر وہ مجبور اپنے بھائی کے پاس گجرات کو چلا گیا اور اوسکے بھائی نے اوسکو دولت دیکر اور علاقہ دیا +

صاحب سنگھ اب وہ بہت جوا دس مین بہت نمایان تھی کھونے لگا اور شراب نوشی اور عیاشی مین پڑ گیا اوس نے سردار نہال سنگھ اٹاریوالے سے نزاع کر لیا اور اپنی دیوان محکم چند سے بھی جو بعد ازان بہت مشہور ہوا بہت دور رنجیت سنگھ کے پاس چلے گئے ۱۸۰۱ء مین صاحب سنگھ سردار لاہور کے ساتھہ پٹیالہ کی مہم مین گیا اور جب وہ لڑائی ختم ہوئی تو گجرات کو واپس چلا گیا ۱۸۰۲ء مین رنجیت سنگھ صاحب سنگھ کے ملک کو لینے کا ارادہ کیا اور حکم سنگھ اٹاریوالا اور سیوا سنگھ کو اسکام کیواسطے بھیجا صاحب سنگھ مقابلہ کر نا بینا ئیدہ دیکھکر بچاس سوار لیکر گجرات سے بھاگ گیا اور دیوا وٹالے کے قلعہ مین اوس نے پناہ لی رنجیت سنگھ نے اوسکی کل جاگیر ضبط کر لی اور پچیس ہزار روپیہ کا علاقہ گلاب سنگھ کے پاس چھوڑا جس نے اپنے باپ کے خلاف فریب کیا تھا ۱۸۰۳ء مین جب مہاراجہ ملتان کے محاصرہ مین مصروف تھا ہاتھی بھیجے صاحب سنگھ کی ماں وہان گئی اور اپنے فرزند کی شفاعت ایسے اثر سے کی کہ علاقہ گجرات ایک لاکھہ روپیہ کا اوسکے نام داگدا رہوا یہہ اوسکے پاس اوسکی وفات تک رہا جو سال آئندہ مین واقع ہوئی اوسوقت رنجیت سنگھ نے اوسکی بیوگان دیا کور اور رتن کور کے ساتھہ چادر ڈالکر اپنے محل مین داخل کر لیا دیا کور دیوان سنگھ ورگ کی بیٹی اور بشورا سنگھ اور کشمیرا سنگھ کی ماں مشہور تھی رتن کور ملتا سنگھ کی ماں مشہور تھی سردار فتح سنگھ گجراتیہ اپنے بھائی کے مرنیکے بعد اور اوسکا ملک ضبط ہو جانیکے بعد کپورتھلہ کو چلا گیا اور وہان اہلوالیہ سردار کا دو برس تک نوکر رہا جب اوسکی ماں پچھے مر گئی تو اوسکو ضلع امرتسر مین رن گڈھ اور چند اور دیہات ملے اور وہ سردار شام سنگھ اٹاریوالہ کا نوکر ہوا اور کئی سال تک اوسکی فوج مین نوکری کرتا رہا یہہ سردار بنون مین ملک دلاسا خان کے قلعہ کے محاصرہ مین مارا گیا قریب اوسی عرصہ کے ۱۸۳۳ء مین گلاب سنگھ مر گیا اور اوسکی جاگیر سب ضبط ہو گئی +

جیمل سنگھ جو فتح سنگھ کا ایک ہی بیٹا تھا کچھہ عرصہ تک سردار رام سنگھ کی فوج مین نوکر رہا اور سرحد پرا ور پشاور مین نوکری کرتا رہا مگر اوس نے اپنے سردار سے لڑائی کر لی اور اس سبب سے اوس پر بہت سی آفتین آئین کہ جسکا ذکر اس مختصر جگہہ مین طول

ہوگا شاہ سنگھ کی دشمنی کے سبب سے اوسکی جاگیر ضبط ہوگئی اور جب سرکار انگریزی نے ملک کو فتح کیا وہ نہایت افلاس مین تھا
وہ اب بھی الاگڈہ مین رہتا ہے نہ کچھ اوسکی پنشن ہے نہ کچھ جاگیر ہے اور یہہ حال اسکا ہے جو بڑے بہنگی خاندان کا
آدمی ہے جو بہ نسبت کسی اور خاندان کے ستلج اور دریائے اٹک کے اندر سب سے زیادہ زور اور علاقہ رکھتا تھا ۔

سردار بلونت سنگھ رنگڈہ منگلیہ

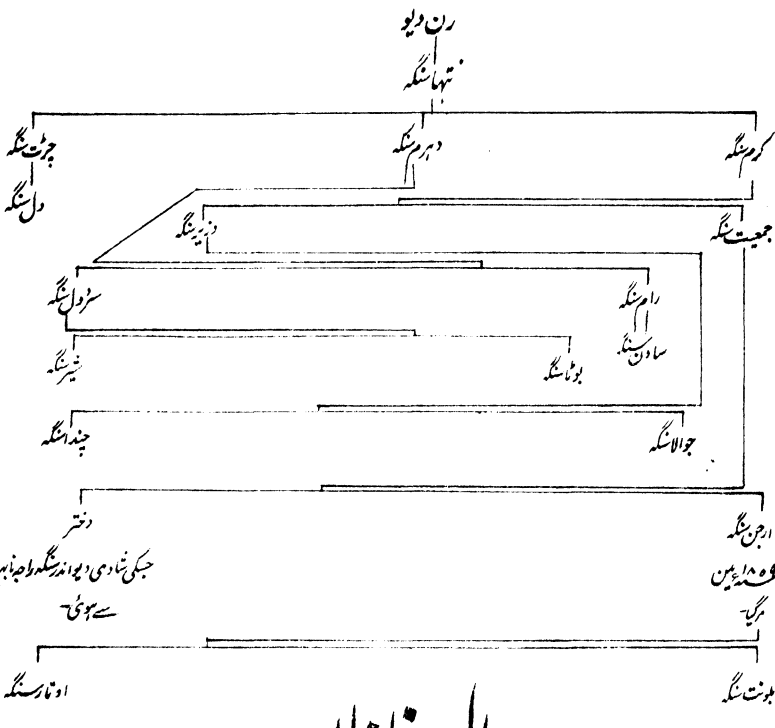

حال خاندان

یہہ خاندان ابتدا مین بیکانیر سے جو راجپوتانہ مین ہے آیا تہا اور آخر علاقہ گورداسپور مین آکر آباد ہوا جہان شہر بٹالہ کے پاس اوس نے گانو رنگڈہ منگل آباد کیا رانگڑہ راجپوت گوت کا نام ہے جس مین راجہ جگت اس خاندان کا بزرگ تہا اور منگل سنسکرت لفظ منگل خوش آیند کے معنے رکہتا ہے جس سے غرض یہہ ہے کہ یہہ مسافر بہت پہرتے پہرتے خوش ہوئے کہ ایسی اچہی جگہہ آکر آباد ہوئے ۔

بہت برسون کے بعد تہارن دیو کا بیٹا سکھ ہوگیا اور کنہیون کی مثل کے ساتھہ شریک ہوا جسکا رئیس جیسیگھ تھا اور رنگڈہ منگل کے گرد کے ملک لوٹا اور وہان مضبوط قلعہ اوس نے بنایا اوسکے بعد اوسکا بیٹا کرم سنگھ اوسکا جانشین ہوا اور اپنے خاندان کے اوس نے اور اور علاقہ کو بہت بڑہایا اوس نے قلعہ رنگڈہ منگل کو سر نو تعمیر کیا اور مضبوط کیا اور امرتسر من سکونت اختیار کی جہان اوس نے کٹڑہ کرم سنگھ بنایا کہ اوسکا نام کٹڑہ رنگڈہ منگلیہ بھی معروف ہے جب رنجیت سنگھ کو زور حاصل ہوا اور اوس نے لاہور اور ترسر پر قبضہ کرلیا کرم سنگھ اوسکا مطیع ہوگیا اور ہمیشہ مہاراجہ کا خیر خواہ ملازم رہا ایکمرتبہ اون مین رنجش ہوگئی تہی کرم سنگھ رنجیت سنگھ کی کشادہ سپاہ کا کپتان تہا اور چونکہ اس اوائل کے زمانہ مین مہاراجہ کے پاس بہت روپیہ نہ تہا فوج کا موجب باقی رہ گیا کرم سنگھ نے اونکی طرف ہوکر مہاراجہ سے طلب مانگی اور مہاراجہ نے فساد کے خوف سے اپنی زوجہ مہتاب کور کا زیور رہن کہکر فوج کو تنخواہ دی مہاراجہ نے کرم سنگھ کی اس حرکت کے کہ اوس نے فوج کے ساتھہ ہوکر مہاراجہ کو تنگ کیا تہا یہہ سزا دی کہ اوسکا گہر امرتسر مین لوٹ لیا اور مسمار کردیا مگر بعد ازان پھر سلوک ہوگیا اور یہہ سردار مہاراجہ کے ساتھہ بہت سی مہمون مین جاتا رہا اور پشاور کی مہم مین جہان وہ سخت زخمی ہوا تہا اوس نے خصوصًا نمایان خدمت کی اور اپنی خدمت کے عوض مین دوآبہ جالندہر مین نئی جاگیر پائی ایک زمانہ مین اوسکی پاس کئی لاکھہ روپیہ کی جاگیر تہی اور اکثر یہہ جاگیر ضلع گورداسپور مین تہی اوسکے بعد اوسکا بیٹا جیمیت سنگھ اوسکا جانشین ہوا جو مدت سے فوج مین رہا تہا اور جسکی بہادری کا رنجیت سنگھ کو اچھا خیال تہا اوسکے چھوٹے بہائی وزیر سنگھ کو بہمبر مین جاگیر ملی جیمیت سنگھ اپنے چچازاد بہائی رام سنگھ کے ساتھہ ہزارہ مین درینہ کی لڑائی مین مارا گیا تہا ۱۸۴۸ء مین اور اوسکی وفات کے بعد نصف جاگیر سے زیادہ ضبط ہوگئی +

مگر ارجن سنگھ پہر بہی مقتدر سردار رہا اور جب تک مہاراجہ رنجیت سنگھ اور نونہال سنگھ زندہ رہے مورد الطاف تہا مگر جب شیر سنگھ تخت نشین ہوا تو اوسکی جاگیر گہٹ گئی اور فقط ۲۸ ہزار روپیہ کی جاگیر اوسکے پاس رہی جس مین سے ۵ ہزار ذات کی تہی اور ۱۳ ہزار کے عوض تیس سوار کی نوکری دیتا رہا ارجن سنگھ کی مان رانی چند کور کھڑک سنگھ کی بیوہ اور نونہال سنگھ کی مان کی ماسی تہی اور اس رشتہ داری کے سبب سے مہاراجہ شیر سنگھ کی عداوت ظاہر ہے +

۱۸۴۵ء مین ستلج کی لڑائی سے پہلے ارجن سنگھ کو راجہ لعل سنگھ فرہم پیادہ پلٹنون کی افسری دی تہی ایک حرب

سوارون کے اور ایک توپخانہ کے اور اس فوج کے ساتھہ وہ بہراؤن کی لڑای مین نوکری دیتا رہا ۱۸۴۶ء مین اوس نے کشمیر کی مہم مین قابل تعریف نوکری دی اور اگست ۱۸۴۷ء مین اوسکو خطاب میجر لارنس صاحب رزیڈنٹ لاہور کی سفارش سے ملا ۱۸۴۸ء مین وہ راجہ شیر سنگھ اٹاریوالہ کے ساتھہ ملتان کو گیا تہا اور وہان مفسدون مین شامل ہوگیا اوسکے ہمراہی سردار کے مفسدے کا حال سنکر اوسکے ساتھہ ہوگئے اور دربار کی فوج جو رنگڈہ منگل پر دو کمپنیان بہیجی گئین اوسکے ساتھہ کامیابی سے لڑتے رہے مگر ۱۵- اکتوبر کو بریگیڈیر دیلر صاحب قلعہ پر چڑہ گئے اور فورًا اوسکو فتح کرلیا لڑای کی ختم ہونیکے بعد کُل جاگیر ارجن سنگھ کی ضبط ہوگئی اور رنگڈہ منگل کا علاقہ ہزار منگل سنگھ رگھبنسی کو ملا جس نے ہری سنگھ ایک مشہور لوٹیرے کی گرفتاری مین بہت جرات کی تہی اس ہری سنگھ نے زمانہ سابق مین بٹالہ مین بڑا تہلکہ ڈال رکہا تہا +

ارجن سنگھ کو سرکار سے ۱۵ سو روپیہ کی پنشن ملی مگر وہ اوسکی ذات کیواسطے تہی اور جب وہ ۱۸۵۹ء مین مرگیا ضبط ہوگئی راجہ نابہہ کی درخواست پر سرکار انگریزی نے ارجن سنگھ کی ہر ایک بیوہ کو ۱۲۰ روپیہ کی پنشن دی اور اس خاندان کو نابہہ سے بہی مدد ملتی تہی مگر افلاس کی حالت مین ہے +

راجہ نابہہ ہرڈلبونت سنگھ کی پہوپہی کا بیٹا ہے جمعیت سنگھ کی دختر کے دیوا ندر سنگھ نابہہ والے سے شادی ہوئی تہی یہہ شادی مہاراجہ رنجیت سنگھ نے کردی تہی اور جمعیت سنگھ اس سے کبہی خوش نہین تہا دیوا ندر سنگھ کو اس زوجہ سے دو بیٹے پیدا ہوئے راجہ بہرو سنگھ جو ۱۸۶۳ء مین مرگیا اور راجہ بہگوان سنگھ جو ۱۸۶۱ء مین لاولد مرگیا ریاست نابہہ اسکے بعد راجہ ہیرا سنگھ کو ملی جو بڈہ کہان علاقہ جیند مین جاگیردار تہا +

مہتاب کور ارجن سنگھ کی بیوہ رنگڈہ منگل مین ۱۸۶۲ء کے اوائل مین اپنے گہر کے صحن مین مارے گئے ایک قاتل جو نابہہ کا رہنے والا تہا اوس پر جرم ثابت ہوا اور اوسکو سزاے حبس دوام ملی سردار گوبنجش سنگھ وزیر اعظم ریاست نابہہ اس شبہہ مین کہ وہ اس جرم مین شریک تہا ماخوذ ہوا لیکن بری ہوگیا +

گوجرانوالہ کے چھٹے

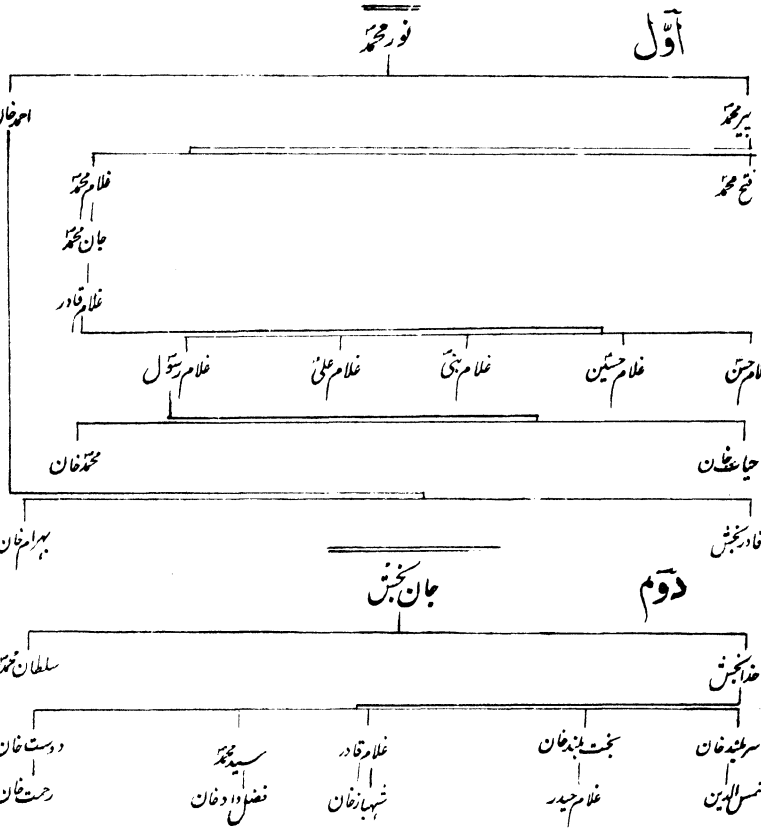

حال خاندان

چھٹہوں کی بڑی قوم ہے اور اکثر حافظ آباد اور وزیر آباد کے پرگنوں میں ضلع گوجرانوالہ میں آباد ہے اور اوس علاقہ میں

اونکے ۷۰ گانو ہین وہ کہتے ہین کہ اصل مین وہ چوہان راجپوت تہے اور ضلع دہلی سے پنجاب مین آئے تہے یہہ اچھی طرح معلوم نہین کہ کب آئے تہے مگر غالبًا تین سو برس ہوئے تہوڑے عرصہ مین اونکی تعداد کثیر ہوگئی اور دریاے چناب کے کنارہ کنارہ وہ پہیل گئے اور اونہون نے نڈالہ - منیجر - سنگالے - پنڈوریان اور آوگانوآباد کئے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے پہل اون کا ایک بزرگ قریب ۱۶۰۰ء کے مسلمان ہوا تہا اور باقی اور قوم اوسکی تقلید مین مسلمان ہوگئے نور محمد ۱۷۰۰ء مین پیدا ہوا تہا جب وہ بالغ ہوا تو راجہ رنجیت دیو جموں والے اور رئیسان ملتان نے اوسکی دوستی چاہی کیونکہ چٹہو اب قوی ہوگئے تہے اور نور محمد اونکا مقبولہ رئیس تہا جب نور محمد ضعیف ہوگیا تو احمد خان اوسکا چہوٹا بہائی جو ہوشیار اور بہادر سردار تہا چٹہون کو لڑاتا رہا اس قوم کے بڑے دشمن سردار سوکرچکیہ گوجرانوالہ کے تہے جو ہمیشہ اپنے علاقہ کو بڑہانے مین کوشش کرتے تہے سردار چڑت سنگہ کے عہد مین چٹہے اپنے علاقہ کو سنبہالی رہے اور احمد خان نے ۱۸۰۹ء مین مشہور توپ ہنگی لے لی جو چڑت سنگہ نے گوجرانوالہ مین لائے ہوئے تہے اس کے تہوڑے عرصہ کے بعد احمد خان اور اوسکے بہائی پیر محمد خان مین فساد ہوا اور آپسمین مختلف نتائج سے لڑتے رہے اور بہرام خان اور قادر بخش احمد خان کے بیٹے اور فتح محمد خان اوسکا بہتیجا مارے گئے آخر کار پیر محمد نے گوجر سنگہ اور صاحب سنگہ ہنگی سے مدد چاہی ان سردارون نے احمد خان کو بات کرنیکو بلایا اوسکو قید کرلیا اور باقی دینے کے بغیر اوسکو بند کر رکہا تا وقتیکہ اوس نے بڑی توپ کے دیدینے کا اقرار کیا اور یہہ توپ قلعہ گجرات کو بہیجی گئی +

میر سنو احمد شاہ درانی کے صوبہ نے قلعہ منیجر کا محاصرہ چند ماہ تک لا حاصل کیا مگر جب احمد شاہ نے خود پنجاب پر لوٹ کی اوس نے سردار ان چٹہہ کے ساتہہ مہربانی کی اور اونکا علاقہ اونکے پاس چہوڑ دیا سردار چڑت سنگہ چٹہون کا دشمن ۱۷۶۱ء مین مرگیا اوسکے بعد قریب ہی عرصہ مین نور محمد اور اونکا بیٹا پیر محمد مرگئے +

چٹہون نے جو گوجرانوالہ کے ضلع مین جو گانوآباد کئے تہوڑے ہین نور محمد نے احمد نگر - گڑہی محمد اور رسول نگر جسکا نام سکہون نے رام نگر رکہا تہا آباد کئے اور پیر محمد نے تین قلعہ بنائے جنکا نام اوس نے اپنے نام پر رکہا اور کوٹ میان خان جسکا نام سکہون نے اکال گڑہ رکہا - علی پور جسکا نام سکہون نے ماہی والہ رکہا کوٹ سلیم

کوٹ علی محمد اور فتح پور غلام محمد جو علاقہ پر قابض ہوا وہ مثل اپنے بزرگون کی سوکر چکہ سردارون سے دشمنی اونفرت رکہتا تہا دونون سردار رہان سنگہ چرت سنگہ کا بیٹا اور غلام محمد لایق اور بہادر آدمی تہے اور یہہ بات عیان تہی کہ امن تب ہے ہوسکتا تہا کہ جب دونون مین سے ایک مرجاوے ایک عرصہ تک چہٹے فتحیاب رہتے رہے اور رہان سنگہ کو کئی دفعہ تبکست ہوئی ایک دفعہ اوس نے جہوکیان کا محاصرہ کیا جس پر میان خان غلام محمد کا چچا قابض تہا اور غلام محمد خان اوسکی مدد کو نہایت شتاب آیا بعد کچہہ سخت لڑائی کے صلح کا اقرار ہوا مگر دہوکا دیکر دغاباز سکہ سردار نے میان خان کو پکڑ لیا اور اور قید کرکے لیگیا اور اوسکو توپ سے اوڑا دیا آخر کار ۱۷۹۵ء مین رہان سنگہ کو جب زور حاصل ہوا اوسنے اپنی فوج جمع کی اور منچر کا محاصرہ کیا چہ مہینے سے زیادہ تک محاصرہ قایم رہا اور سکہون کے بہت آدمی تلف ہوئے رنجیت سنگہ خود جو خوردسال تہا بہت اندیشہ مین تہا کیونکہ حشمت خان ملازم غلام محمد خان کے چچا نے رنجیت سنگہ کے ساتہہ کے سیاہ پر چند سوارون سے حملہ کیا اور اوسکے ہاتہی پر چڑہ کر اس بچے کو مارڈالنے کو تہا کہ رنجیت سنگہ کے سوارون نے اوسکو مارڈالا غلام محمد نے دیکہکر کہ مین قلعہ اب بچا نہین سکتا ہون اطاعت قبول کی بشرطیکہ کہ کو امن سے چلے جانے کی اجازت ہو اس بات کو رہان سنگہ نے قسم کہا کر مان لیا مگر اوسنے قسم کہا ہی تہی کہ اوسکے ایک آدمی نے اوسکے حکم سے یا اغماض سے بہادر چہٹہ سردار کو سر مین گولی ماردی رہان سنگہ نے تب منچر کے لوٹنے کا حکم دیا اور بہت سا علاقہ چہٹون کا اپنے قبضہ مین کرلیا +

جان محمد غلام محمد کا بیٹا کابل کو بہاگ گیا اور وہان سے ۱۷۹۷ء مین شاہ زمان کے ساتہہ واپس آیا اور افغانون کے مدد سے دریاے چناب پر جو اوسکا علاقہ تہا اوسکو پہر حاصل کیا مگر جب اوسکا حامی افغانستان کو واپس چلا گیا رنجیت سنگہ نے رسول نگر پر حملہ کیا اور ہمیشہ کے واسطے چہٹون کا زور توڑ ڈالنے کا پختہ عزم کرلیا محصورین نے بہت شجاعت سے مقابلہ کیا مگر روز بروز اونکی جمعیت اور طاقت کہٹتی گئی مسلمان پیرونی نے اپنے مریدون کو چہوڑ دیا کیونکہ روایت یہہ ہے کہ چہٹون نے ایک مشہور فقیر سے جو رسول نگر مین رہتا تہا مدد مانگی اوس نے کہا کہ مین تمہاری کسطرح مدد کرون مین دیکہتا ہون کہ محبوب سبحانی (عبدالقادر گیلانی جنکا مزار بغداد مین ہے) شیر کا لباس پہنے ہوئے رنجیت سنگہ کیطرف لڑرہا ہے آخر کار جان محمد توپ کے گولے سے مارا گیا اور قلعہ فتح ہوگیا +

رستول نگر کے فتح کے بعد اس خاندان کا حال لایق ذکر کے نہین ہے رنجیت سنگہ نے جان محمد کے بیٹونکو پہوٹی سی جاگیر دی اور فوج سوار کشادہ مین اوسکو نوکری ملی سرکار انگریزی کے نوکری اس خاندان کی کتنی ہی آدمیون نے دونو ۱۸۴۹ء اور ۱۸۴۸ء مین کی ہے +

نے زمانہ فقط جان بخش کی اولاد کے پاس جاگیر ہے یہہ ایک چھوٹا سا سردار تہا جو مولتی کو لوٹنی مین مشہور تہا وہ ۱۷۹۱ء مین اپنی قوم کے دشمن سردار مہان سنگہ کے ساتہہ لڑائی مین مارا گیا تہا مہان سنگہ اوسکے کالو گجر گولہ پر چڑہہ دوڑا اور رہیت سے دولت اوس نے زمان سے لوٹی جان بخش کے خاندان کے آدمی پنڈی سیدان کو بہاگ گئے رنجیت سنگہ اپنے باپ کا جانشین ہوا خدا بخش اور اوسکے بہائی اوسکی خدمت مین حاضر ہوے اور رنجیت سنگہ نے اونکو گہوڑچڑہون مین بہرتی کر لیا اور ۱۲ ہزار روپیہ کے جاگیر اونکو دی خدا بخش مہاراجہ کی نوکری مین سب لڑائی مہمون مین لڑتا رہا قصور۔ ملتان۔ سنگیرہ۔ کشمیر اور پشاور مین اور بہادری کی سبب سے مشہور رہا وہ کئی مرتبہ زخمی ہوا اور پنڈی کی لڑائی مین اگرچہ خود بڑی طرح سے مجروح تہا اوس نے ایک افغان کا سر ایک ٹت مین کاٹ ڈالا اس خاندان کے دیسا سنگہ قادیان آباد کے کاردار سے دشمنی تہی اور اونکی جاگیر سوائے کوٹ بخش گجر گولا اور دو اور دیہات جمعی ڈہائی ہزار روپیہ کے ضبط ہو گئی نقد گذارہ ڈہائی ہزار روپیہ کا اونکو ملتا رہا +

۱۸۴۸-۴۹ء کے فساد مین خدا بخش نمک حلال اور اوسکے دو بیٹے غلام حیدر اور شمس الدین قادیان آباد مین تہانہ دار مقرر ہوئے ضبطی ملک پنجاب کے بعد گجر گولہ جمعی ۱۵۰ روپیہ کا خدا بخش کے مین حیات داگذار ہوا اور ۱۸۵۹ء مین مر گیا اور دو ثلث اوس کی جاگیر ضبط ہو گئی ہے باقی ایک ثلث اوسکے وارثون کے نام علے الدوام داگذار ہوئے +

شیر سنگھ کملاسردار بھاد

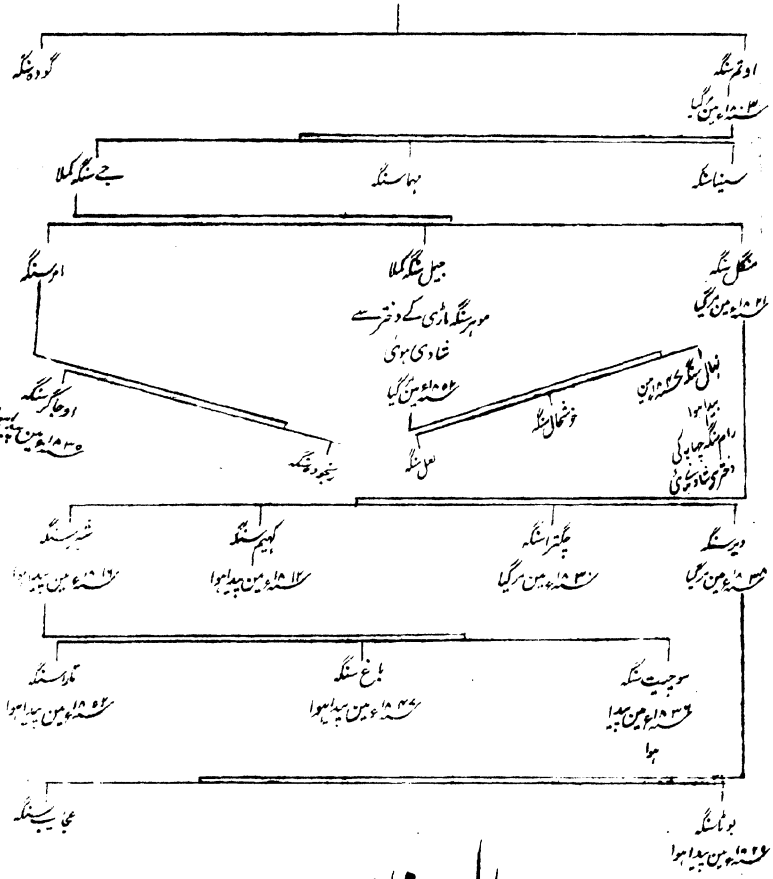

حال خاندان

گودڑ سنگھ ایک چودھری منصا لہ کا بیٹا سردار ہری سنگھ بھنگی کا نوکر ہوا اور اسکے پاس چالیس ہزار روپیہ کا علاقہ

آگیا ایکبار اوسکو اور اوسکے بھائی اوتم سنگھ کو ایک چھوٹے قصبہ مین متصل سیالکوٹ تین سو کشادہ سوار ان راجہ رنجیت دیو جموں والے نے گھیر لیا محصورین کے جو گھوڑے تھے وہ قلعہ کے باہر اصطبل مین بندھے ہوئے تھے اور گودہ سنگھ نے اس اندیشہ سے کہ گھوڑے دشمن کے ہات نہ آوین باہر نکلکر اونکی کوچی کاٹ ڈالے راجہ تون نے یہہ خیال کرکے کہ اب ہمارے اوپر حملہ ہوگا اور محصورین کی یہہ جرات دیکھکر بھاگ گئے اور سردار ہرسنگھ نے حبا ناحق گھوڑون کے ضائع کئے جانیکا حال سنا تو یہہ کہا کہ یہہ گودہ سنگھ بالکل کلاہی ہے بیوقوف ہے اور یہہ بیہودہ لقب اوسکا پڑگیا اور اب تک اوس خاندان مین چلا آتا ہے +

گودہ سنگھ اور اوسکا بھائی اوتمت سردار ان بھنگی رنجیت دیو سنسار چند کٹوچ اور سوکر چکیون سے لڑتے ہے اور جب گودہ سنگھ لاولد مرگیا تو اوتم سنگھ علاقہ پر قابض ہوا مگر دو نوہ اور اوسکے دو بڑے بیٹے تھوڑے عرصہ کے بعد مرگئے اور جیسنگھ خاندان کا رئیس ہوا سردار گلاب سنگھ بھنگی نے اوسکی جاگیر بڑہا کر پچاس ہزار روپیہ کی کردی اور جب گلاب سنگھ ۱۸۰۰ء مین مرگیا تو جیسنگھ رنجیت سنگھ کی ساتھہ ہوگیا جس نے چند عرصہ پہلے لاہور کو فتح کر لیا تہا جیسنگھ اچھا سپاہی تہا اور کئی مہمون مین بہادری سے لڑتا رہا اور اوسکو اپنی پرانی جاگیر کے علاوہ چالیس ہزار روپیہ کی جاگیر شیخوپورہ سدھنی اور رہاڈوال مین ملی +

۱۸۱۷ء مین جب وہ بہت ضعیف ہوگیا اور نوکری کے قابل نہین رہا مہاراجہ نے اوسکو امرتسر مین عدالتی کردیا اور ۱۶ ہزار روپیہ کی اور جاگیر اوسکی ضبط کرلی اور آٹھہ ہزار روپیہ نقد مواجب ہی اوسکا مقرر کیا جے سنگھ ۱۸۳۶ء مین مرگیا اوسکے بیٹون مین سے مثقل سنگھ نکیرہ مین ۱۸۲۱ء مین مارا گیا تہا اور اوسکے جاگیر ۹ ہزار روپیہ کی اوسکے بیٹے ویر سنگھ کو ملی تہی جیمل سنگھ دوسرے بیٹے کو ایک علیحدہ جاگیر آٹھہ ہزار روپیہ کی ملی تہی مگر اوسکے باپ کے مرنے پر دونو یہہ جاگیر اور اوسکے بھتیجے کی جاگیر ضبط ہوگئی اور اوسکے عوض مین مہاراجہ جیسنگھ والی جاگیر سوائے موضع رسول پور انروے ستلج کے جو تین ہزار روپیہ کا تہا اوسکو دی امر سنگھ جیسنگھ کے تیسرے بیٹے کو آٹھہ سو روپیہ سال ملتا تہا اور نگل سنگھ کے تین چھوٹے بیٹون کیواسطے یہہ تجویز ہوئی کہ چنگر سنگھ خبرل ونتورا صاحب کے بریگیڈ مین رسالدار ہوا کہیم سنگھ اور شیر سنگھ کو موضع ٹبی سیالکوٹ کے علاقہ مین ملا اور نقد مواجب علاوہ جب ویر سنگھ ۱۸۳۹ء مین مرگیا نصف

جاگیر اوسکی ضبط ہوگئی اور باقی اوسکے بہائی اور بیٹے بوٹا سنگہ مین تقسیم ہوگئی جیمل سنگہ چاریاری سوار دن مین
کیدان تہا اور سرحد پر اور جگہہ راجہ سوچیت سنگہ کے ماتحت لڑتا رہا ضبطی ملک پنجاب کے بعد دو ہزار روپیہ کی جاگیر
اوسکے نام مین حیات و اگذار ہوئی شیر سنگہ اور بوٹا سنگہ ۱۸۴۸ء مین مفسدون کے ساتہہ شامل ہوگئے اور کہیم سنگہ
کی جاگیر چار ہزار روپیہ کی جسکے طریق کی نسبت شبہہ تہا گہٹکر ایک ہزار روپیہ کی رہ گئی جیمل سنگہ کے مرنیکے بعد اوسکے
بیٹون کو چہہ سو روپیہ کی پنشن ملی +

۱۸۵۷ء مین شیر سنگہ سرکار انگریزی کا نوکر کرنل ووئل صاحب کے رسالہ مین ہوا اودہ کے تمام مفسدہ مین اوس نے
بہت بہادری سے نوکری دی اور اوسکو عہدہ رسالداری اور خطاب بہادری ملا اوسکو ضلع ہزارہ مین تین ہزار روپیہ
کی جاگیر بہی ملی جب امن ہوگیا تو اوس نے نوکری چہوڑدی اور انگلستان کے
سیر کیواسطے گیا +

ہیرا سنگھ وزیرآبادیہ

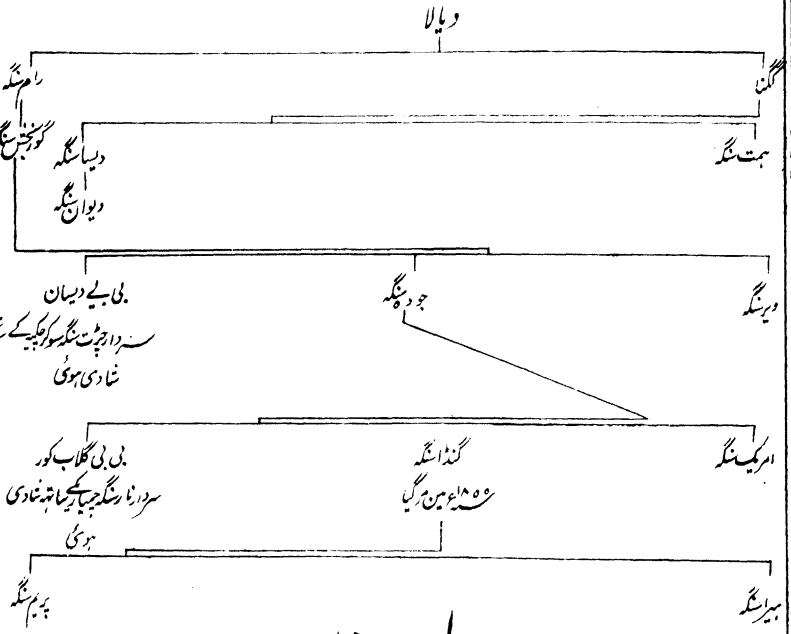

حال خاندان

ہیرا سنگھ وزیرآبادیہ قوم وراچ کا رئیس ہے جو گجرات اور گوجرانوالہ کے ضلع مین کثرت سے ہے پہلے وراچ جٹ ہندو تھے مگر بیان سو برس ہوئے وہ مسلمان ہو گئے اور ہندو جٹ وراچ بہت کم ہین گجرات کے ضلع مین جو آدمی اس قوم کے ہین وہ وجہ تسمیہ وراچ کی اس طرح بتاتے ہین کہ راجہ جیپال لاہور والا جٹ تھا نیر کے نواح مین شکار کھیل رہا تھا اوس نے ایک نوزاد طفل اپنی مری ہوئی ماں کے ساتھ لیٹا ہوا دیکھا دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اس عورت کا شوہر لڑائی مین مارا گیا تھا اور وہ عورت غم اور فاقہ کے سبب سے مر گئی تھی راجہ نے رحم کھا کر لڑکے کو اوٹھا لیا اور اسکو

مثل اپنے فرزند کی پرورش کرتا رہا اور اوسکا نام بڑا چھر رکھا اسواسطے کہ اوسکو ایک بڑہ کے درخت کے نیچے پایا تھا جب بڑا چھ یا وڑا چھ بالغ ہوا تو اوکی شادی راجہ جیپال کی دختر کے ساتھ ہوئی اور جب راجہ اودمرا تو وڑا چھ تخت نشین ہوا اور تین پشت تک اوسکی اولاد تخت نشین رہی کئی پشت کے بعد وہ قوم جسکا بانی مبانی وراج تھا پنجاب مین آکر اور مسلمان ہوگئی اور گجرات کے ضلع مین آباد ہوئے ٭

میراثی یعنے بہاٹ ایک روایت کرتے ہین اور غالبًا یہہ روایت زیادہ صحیح ہے اوسکا یہہ بیان ہے کہ اس قوم کا بزرگ بڑس تھا جو منہد وجٹ تھا اور اوس نے غزنین کے متصل دسویں صدی کے وسط مین ایک گانو بارہو والی آباد کیا تھا شاہ بڑس کی اولاد مین سے ایک شخص مسمی شاہ سلطان محمود کی فوج مین ایک سپاہی تھا اور اوس بادشاہ کے ساتھ ۱۰۰۱ء مین وہ ہندوستان کو آیا تھا جیپال راجہ لاہور والا کو شکست ہوئی اور فوج غزنین کو واپس گئے مگر شاہ گجرات کے علاقہ کی زرخیزی دیکھکر وہین رہ گیا اور کلر جو پر مین آباد ہوگیا جو جرون کا گانو تھا اور ۱۳۵۵ء تک اوسکی اولاد وہان زراعت کرتی رہی وراج مٹو کا بیٹا مشہور ہوگیا اور دیہات گرد ونواح کا چودہری ہوا اوس نے گوجرون کو کلر جوپر مین سے نکالدیا اور اُسکے پانچ فرزند تھے تیجو۔ کیلا۔ سیجر۔ لیلے۔ اور دوا اونہون نے جیسی قوم بڑہتی گئی اور زور پاتی گئی بہت گانو گجرات مین اور اور علاقون مین آباد کئے تیجونی کالا خطائی اور چارا اور گانو آباد کئے جس مین اب ہی وراج جٹ ضلع مرتسر مین آباد ہین کیلا کے اولاد سہارنپور تک گئی اور اوس علاقہ مین پانچ وراج گانو ہین ضلع گوجرانوالہ مین سب سے پہلے موضع لدھا آباد کیا گیا تھا اور اس قوم کے اب ہی اوس علاقہ مین ۴۵ گانو ہین اور گجرات مین منجملہ تین سو دیہات کے جو وراج جٹون نے آباد کئے تھے ۱۹۲ گانو مین وراج آباد ہین ٭

وڑیا باد کے خاندان مین پہلا ہی شخص جسکا کچھ حال معلوم ہے گنگا تھا جو بادشاہون کے وقت بوٹالہ مین کچھہ عہدہ رکھتا تھا اور کہتے ہین کہ کسیقدر صاحب دولت تھا اوسکا بیٹا دل سنگھ اور اوسکا بیٹا گوبخش سنگھ سردار چترٹ سنگھ سوکرچکیہ کے ستھ ہوگئے جسکو اوس زمانہ مین فروغ ہوتا جاتا تھا اور مرتسر پر جو حملہ ہوا اوسمین شریک تھے جب رام باغ اور چاٹی وندروازون کے بیچمین جو بُرج بہنگیون کا تھا وہ سر ہوا اور چترٹ سنگھ کے فرزند کے نام سے مہان سنگھ والا اوسکا نام رکھا گیا ٭

ہندو یہہ بیان سنیکر بالکل جھوٹ ہے راجہ جیپال خاص پنجاب کا راجہ تھا تاریخ سے ولہند سے ثابت ہے کہ وہ ۱۰۰۱ء تک گرتا رہا ہمسے جھان وسکی نسبت لفظ کا بانا بیان کیا گیا ہمارا راجہ گلچند سے مہابن اور دہلی والے کے پاس تھا راجہ جیپال ۱۰۰۱ء تک حاکم رہا تھا اوس سال مین سلطان محمود نے اوسکو شکست دی اوس نے اپنے آپ کو چتہ پر جلا دیا اسواسطے کہ اوس نے اپنے تئین ہندؤن مین یہہ بہت بڑی شرم تھی کہ جو راجہ دو دفعہ باپر شکست کہا تا ہا وہ لاچار ہو کے نہین گن جاتا تھا اسکی جگہہ بڑا چھ نہین بلکہ اوس کا بیٹا انند پال راجہ ہوا تھا ٭

انند پال ۱۰۰۱ء مین کیا اور اوسکے بعد جیپال ثانی راجہ ہوا مگر یہہ وجیپال نہین ہے جسکو تو مورخ کہتے ہے اور اوسکے بعد موسکا خاندان چلا کیونکہ معونے جب جے پس کی تو وہ بہادون کے

جب چڑت سنگھ نے شمالی حصہ ضلع گوجرانوالہ کا فتح کیا وزیرآباد دیسا سنگھ اور گوربخش سنگھ کے حصہ مین آیا یہہ جاگیر ہوے عرصہ کے بعد تقسیم ہوگئی گوربخش سنگھ کے پاس وزیرآباد رہا اور دیسا سنگھ کنجاہ اور کلرا۔ بڈھا لیا گوربخش سنگھ نے اپنی دختر کی شادی سردار چڑت سنگھ کے ساتھہ کردی تہی اور اس رشتہ داری کے سبب سے اور کار سوخ بہت ہوگیا احمد شاہ دُرّانی کے تاختون مین سردار ان وزیرآباد مجبور ہوکر دشمن کے سامنے سے بھاگ جاتے تہے مگر جب یہہ طوفان بند ہوجاتا تہا وہ اپنے گہرون کو واپس چلے آتے تہے ؛

گوربخش سنگھ ۱۸۰۶ء مین مرگیا اور اوسکا بیٹا جودہ سنگھ اوسکے علاقہ پر جو ڈیڑہ لاکھہ روپیہ کا تہا قابض ہوا جودہ سنگھ اور مہان سنگھ آپس مین بڑے دوست تہے اور دونو ہمیشہ صاحب سنگھ بہنگی گجرات والے سے لڑتے رہتے تہے جسکی شادی سردار سوکرچکیہ کے ہمشیرہ سے ہوئی تہی گجرات اور گوجرانوالہ مین جو امن بعد وفات سردار گوجر سنگھ کے رہا تہا اوسکو صاحب سنگھ نے اسطرح توڑا مہان سنگھ اور جودہ سنگھ سردار صاحب سنگھ کی ملاقات کو دوستانہ گئے صاحب سنگھ اونکے ساتھہ ضدار سے پیش آیا مگر جب وہ قلعہ کے اندر اچھی طرح چلے گئے اوس نے دونو کو پکڑلیا اور اپنے خوش نصیبی کے مسرت مین کہانا کہانیکو بیٹہا مگر ان جوان سردارون نے صاحب سنگھ کے کہانا کہانے تک وہان بیٹہنا نہ چاہا وہ تلوارین سوت کر پہرہ والون پر حملہ آور ہوے اور اونکو کاٹ ڈالا اور اپنے گہر مین چلے گئے اوسکے بعد آپسمین لڑائی خوب تیزی سے ہوتی رہی من کل الوجوہ مہان سنگھ غالب رہا اور اپنے بہنوئی کے ملک مین سے اوس نے بڑا حصہ لے لیا ؛

کہتے ہین کہ سوہدرہ کے محاصرہ مین جودہ سنگھ نے اپنے دوست سے دغا کیے صاحب سنگھ جو قلعہ مین گہرا ہوا تہا اوسکے پاس بارود کم ہوگئی تہی اور اوسکا مطیع ہوجانا تحقیق تہا مگر جودہ سنگھ جسکو یہہ خوف ہوا کہ اگر صاحب سنگھ بگڑ جاویگا تو مہان سنگھ کا زور بہت بڑہ جاویگا صاحب سنگھ کو سامان بارود وغیرہ دیتا رہا اس محاصرہ کے زمانہ مین مہان سنگھ بہت بیمار تہا اور اس دغابازی کے سبب سے اوسکی موت جلد آگئی کہ وہ چند روز کے بعد مرگیا کہتے ہین کہ اس حرکت سے جودہ سنگھ کے ساتھہ رنجیت سنگھ کو دشمنی رہی مگر مہاراجہ کے طریق کا سبب اور کچھہ سوا اوسکے بلند نظری کے نہین تہا اوس نے کئی سال تک دیکہا کہ سردار وزیرآباد یہہ بہت زور آور رہتا اور اوسپر وار نہو سکتا تہا اور ایک مرتبہ اوس نے فریب سے وہ بات حاصل کرنی چاہے جو وہ زور سے نہ کرسکتا تہا اور اوس نے جودہ سنگھ کو لاہور مین بلایا مگر وہ مہاراجہ بہت کہنڈے

سمجھکر اپنے ساتھ بہت فوج لایا رنجیت سنگھ نے اوس سے کہا کہ یہہ فوج واپس بھیجدو اور جودہ سنگھ نے اس شرمیں
اگرچہ خوف کا اظہار کسقدر شان ہی ایسا ہی کیا اور لاہور مین فقط دوسو چیدہ آدمی لیکر آیا دوسرے روز وہ لاہور مین
پچیس آدمی لیکر آیا جن کو اوس نے باہر چھوڑا اور مہاراجہ نے اوسکی بہت خاطرداری اور مہربانی اوسپر کی دفعتًا
رنجیت سنگھ اوٹھہ کھڑا ہوا اور اپنے نوکرون کو اشارہ کیا کہ سردار کو پکڑلین جودہ سنگھ نے اپنے آپ کو اندیشہ مین
دیکھکر تلوار سوت لی اور رنجیت سنگھ کے نوکرون سے کہا کہ میرے اوپر وار کرو کیونکہ مجھے بھاگنا نہین آتا ہے
رنجیت سنگھ بہادر آدمی کی قدر کرتا تھا اور جودہ سنگھ کی بہادری اوسکا بچاؤ ہوگئی مہاراجہ نے اوسکے بہت عزت کی اور
بہت کچھہ اوسکو دیا اور مہدی آباد کا علاقہ اوسکو بخشا اسکے بعد سردار جودہ سنگھ وزیرآباد مین بہت تزک اور شان
سے رہتا رہا اور سرداران گرد و نواح اوسکی بہت عزت کرتے رہے اس خاندان کے کاغذون مین ایک فرنگی مسافر کا
ذکر ہے جسکی ایک ٹانگ چاندی کی تھی اور جسکی ملاقات جودہ سنگھ سے ۱۸۰۸ء کے قریب ہوئی تھی نام اوس
صاحب کا جو ایک ایسی قیمتی ٹانگ سے چلتا تھا اور جسکے سبب سے قزاقون کا اندیشہ تھا افسوس ہے کہ نہین لکھا ہے +
جودہ سنگھ ۱۸۱۰ء مین مر گیا اور چونکہ اوسکے بیٹے نابالغ تھے مہاراجہ نے یہہ موقع اوسکے علاقہ پر تصرف کرنیکا خوب پایا
بڑی فوج لیکر مہاراجہ وزیرآباد کو گیا مگر جھوٹے سردار نے جب اوسکو بہت سا روپیہ نذرانہ دیا اوس وقت مہاراجہ
نے علاقہ پر قبضہ کرنیکی نیت چھوڑ دی اور گنڈا سنگھ کو معمولی خلعت دیا مگر تھوڑے ہی عرصہ کے بعد مہاراجہ نے وزیرآباد کو
فوج بھیجی اور علاقہ ضبط کرلیا مہاراجہ نے ضرور یہہ اقرار کیا کہ جب گنڈا سنگھ اور امریک سنگھ بالغ ہونگے تو وزیرآباد انکو
واپس دیا جاویگا مگر اس وعدہ کو پورا کرنیکی اوسکی نیت نہین تھی مگر بدلے مین جاگیر دس ہزار روپیہ کی بھائیون کے گذارہ کے
واسطے مقرر ہوئی چند سال کے بعد امریک سنگھ مر گیا اور اوسکا حصہ جاگیر کا ضبط ہوگیا گنڈا سنگھ کو کلان گھوڑچڑھ ہونیکا
عہدہ ملا مگر راجہ دھیان سنگھ کی عداوت کے سبب سے تھوڑے عرصہ کے بعد باقی جاگیر بھی جاتی رہی تھوڑے عرصہ کے
بعد مہاراجہ نے اوسکو سنگرانین وڈائنڈ اور چھہ اور گانو دیئے جنکی جمع پانچہزار روپیہ کی تھی بعد ازان اس جاگیر مین
کمی کی گئی اور شیر سنگھ کے عہد مین اس سردار کے پاس فقط آدم دراز اور کٹھور جمعی دو ہزار روپیہ کی
رہی +

ضبطی ملک پنجاب کے بعد یہ جاگیر تاحین حیات باخذ ششم جمع نذرانہ واگذار ہوئی اور جب سردار گنڈا سنگھ ۲۲ اگست ۱۸۵۲ء
کو مرگیا تو یہہ جاگیر ہیرا سنگھ اور اوسکی اولاد کے نام بسبیل علے الدوام باخذ نصف جمع نذرانہ واگذار ہوی
مگر بندوبست مین اس جاگیر کے جمع بہت کم ہوگئی اور ہیرا سنگھ کو اب
چھ سو روپیہ سال سے زیادہ نہین ملتا ہے ٭

سردار نرمان سنگھ پنجھتہ

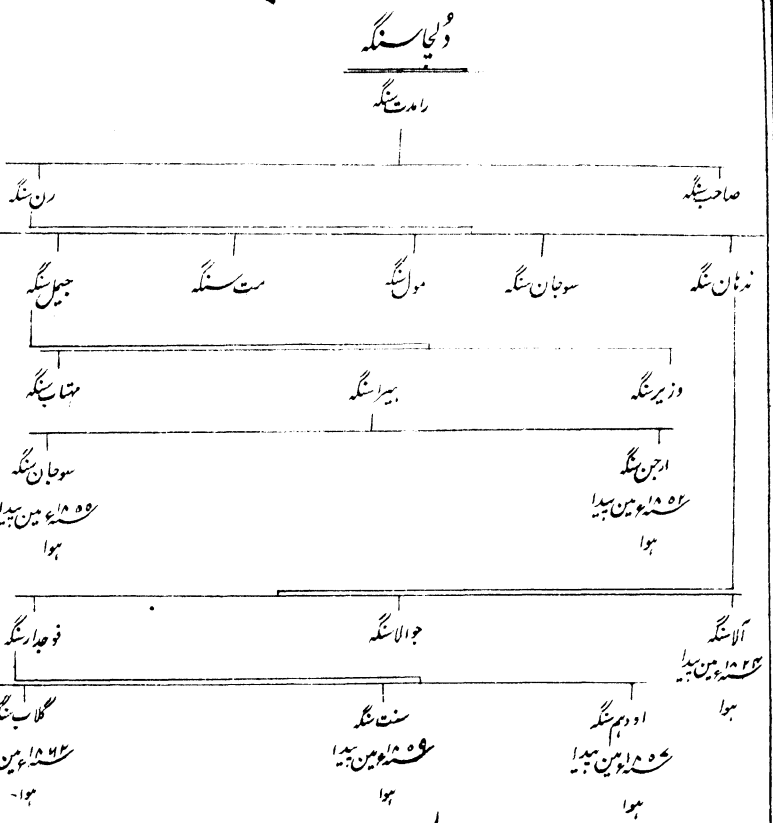

حال خاندان

خاندان پنجھتہ جنکی اصل توار راجپوت ہے دعوی کرتا ہے کہ ہمارے ابتدا راجہ دلیپ معروف دہلو سے تھے جو اناور منصف راجہ سکندر کے یورش کے زمانہ سے پہلے اور بکراجیت کے مالوہ مین سلطنت کرنیکے زمانہ سے پہلے شہر دہلی پر

حکومت کرتا تھا * اورنگ زیب کی سلطنت کے عہد مین رائے سہجران سردار ندمان سنگہ کا ایک بزرگ پنجاب مین آیا اور چاوہ چھدا مین ضلع جہلم مین آباد ہوا اوسجگہہ وہ پندرہ برس رہا اور بعد اوسکے امرتسر کو چلا گیا جہان اوسکے بیٹے رائے تہن وڈا نے ایک گانوآباد کیا جو اب بہی اوسکے نام سے مشہور ہے ٭

اِس خاندان مین سب سے پہلے دلچا سنگہ سکہہ ہوا تہا اور اوس نے راجہ رنجیت دیو جموں والی کی نوکری اختیار کی جس نے اوسکو جاگیر دی اور کچہ پیادہ اوسکو دیکر سرحد کی حفاظت کیواسطے مامور کیا جہان وہ ایک لڑائی مین مارا گیا اوسکا بیٹا رامدت سنگہ سوکر جکیہ پیشل مین شامل ہوا جسکا رئیس سردار مہان سنگہ تہا اور مہان سنگہ نے اوسکو دو سو سوارون کا افسر بنایا یہہ شخص منجہ کی لڑائی مین متصل مہان سنگہ مارا گیا تہا جب مہان سنگہ کو چٹہون نے زیر کیا تو غلام محمد کی شکست دی تہی اوسکا سب سے بڑا بیٹا صاحب سنگہ اوسی قوم کے ساتہہ لڑائی مین چند سال کے بعد مارا گیا تہا رن سنگہ رنجیت سنگہ کی نوکری مین قریب ۱۸۰۵ء کے حاضر ہوا اور اوسکو جاگیر چہیروال ضلع سیالکوٹ مین ملی تہی ۱۸۱۸ء مین جب نرائن گڈہ پر حملہ ہوا تو رن سنگہ اون لوگون مین تہا جو سب سے آگے تہے اور چار زخم اوسکو آئے تہے تہوڑے عرصہ کے بعد اوسپر عتاب ہوا اور اوسکے جاگیر سوائے موروثی گانو تہن وڈا کے ضبط ہوئی ٭

سردار ندمان سنگہ گہوڑچڑہون مین چار روپیہ روز پر نوکر ہوا تہا اور کئی مہمون مین اوس نے خدمت کی ۱۸۲۳ء مین جو لڑائی بہت سخت ٹہیری مین ہوئی تہی اوسمنے بہت جوہر دکہائے کئی دفعہ وہ زخمی ہوا اور اوسکا گہوڑا اوسکی سوار ے مین مارا گیا اور مہاراجہ نے اوسکو یہہ انعام دیا کہ ضلع گورداسپور مین اوسکو ۴ گانو دئے جنکی جمع قریب ۴ ہزار روپیہ تہی مول سنگہ اور گوجر سنگہ کو بہی جنرل کورٹ صاحب کے بریگیڈ مین عہدے ملے ۱۸۳۱ء مین جو سرکار لاہور نے لارڈ ولیم بینٹنک کیخدمت مین بمقام شملہ سفیر بہیجے تہے اونمین ندمان سنگہ بہی تہا اور تین سال کے بعد وہ سردار

* اندرپست جو کہتے ہین کہ آج کل کے دہلی کے نہر کے موقع پر تہا پانڈون کا دارالریاست تہا اور مہابہارت مین لکہا ہے کہ جرجودہن اور اوسکے کورو چچازاد بہائی نے راجہ جودہشٹر کو دیدیا تہا دلبو جسے کہتے ہین کہ شہر دہلی کو آباد کیا تہا اور جس نے دہان چاہ سال ۳۴۴ء سے لیکر سلطنت کی تہی اوسکو ۳۴ برس پیشتر حضرت مسیح کے راجہ کاون نے جسکا نام فورتہا شکست دیکر سر کیا تہا اور ہندو اوسکو بتاتے ہین کہ سکندر کا جس نے مقابلہ کیا تہا یعنے فورہندی وہی تہا ٭

ہری سنگہ نلوہ اور شہزادہ نونہال سنگہ کو پشاور کی مہم مین گیا تہا اوس تمام لڑائی مین ۱۸۳۷ء تک وہ نوکری دیتا رہا جب ہری سنگہ کی وفات اور افغانون کے واپس چلے جانیکے سبب سے لڑائی ختم ہوئی اور دو سال کے بعد مدہان سنگہ خود وقت سے پہلے ضعیف ہوکر مر گیا مدہان سنگہ کا نام پنج ہتہ یعنے پنج ہاتہہ والا اوسکی شجاعت کے سبب سے مشہور ہوا ہر لڑائی مین مارتے وقت وہ سب سے آگے ہوتا تہا اور پیچہے ہٹنے مین سب سے پیچہے اور اوسکے جسم پر اوسکی بہادری کے اتنے نشان تہے کہ کہتے تہے کہ تمام جسم مین ایسی جگہہ بے زخم کے نہین تہی کہ جہان آدمی کے ہاتہہ کے برابر جگہہ خالی ہو ٭

مہاراجہ رنجیت سنگہ اوسی سال مرے جس سال مدہان سنگہ مرا تہا اور نئے بادشاہ کہڑک سنگہ نے مدہان سنگہ کی جاگیر اوسکی بیٹے جوالا سنگہ کے نام واگذار رکہی اور آلا سنگہ کو توپخانہ مین کمیدانی ملی جوالا سنگہ ۱۸۴۶ء عیسوی مین سبھراون مین مارا گیا اور اوسکی جاگیر فوجدار سنگہ کو ملی مگر ایک سال کے بعد راجہ لعل سنگہ نے کل جاگیر سوائے تین گانو کے جو ضلع گورداسپور مین جمعی ڈہائی ہزار روپیہ کی واگذار رہی ضبط کرلی دونو فوجدار سنگہ اور اسکا بہائی ۱۸۴۸ء مین مفسدون مین شامل ہوگئے اور اس سبب سے جو جاگیر اونکی پاس باقی تہی وہ ضبط ہوئی ٭

فوجدار سنگہ کا ہنوان مین تہانہ دار مقرر ہوا مگر جب پولیس کی جمعیت کی تخفیف عام ہوئی اوس مین اوسوقت برطرف ہوگیا اب وہ ۲۸ گانو کا ذیلدار ضلع گورداسپور مین ہے ۱۸۵۹ء مین اوس نے صاحب کمشنر امرتسر کو تحقیق جزوی جس سے معلوم ہوا کہ مہاراجی جندان جو اوس زمانہ مین نیپال مین تہی اور بعض مایوس آدمیون کے مابین ضلع امرتسر اور لاہور مین خط و کتابت فساد انگیز رہتی تہی اور اس نمک حلالی کے کام کے سبب سے اوسکو سرکار سے پانچسو روپیہ کی پنشن ملی ٭

سوجان سنگہ ۱۸۴۶ء مین مر گیا ۱۸۴۹ء مین جب سردار چتر سنگہ نے بیچ چارج لارنس صاحب اونکی میم صاحبہ کو روک رکہا سوجان سنگہ نے اونکی خاطرداری اپنی حتی المقدور بہت کی اور جب امن ہوا تو اس خدمت کے جلد دین اوسکو ۱۴۴ روپیہ کی پنشن ملی جوالا سنگہ کی بیوہ کو سرکار سے ایکسو بیس ۱۲۰ روپیہ کی پنشن ملتی ہے اور اس خاندان کی پنجو چوہان مین زمینداری ہے ٭

قوم سندہو

اوّل

جوالا سنگھ سندہو وڈالہ والا

دیوان سنگھ

مہتاب سنگھ

شام سنگھ

تیغ سنگھ

جوالا سنگھ

نہال سنگھ

حال خاندان

قوم سندہو جسکو کنہیہ سردار اور سردار ساد ہونگے پڈیانہ کا خاندان بڑے رئیس ہے اصل مین راجپوت ہے اور اگرچہ ایک روایت ہے کہ سندہو اور سکا بانی سبانی غزنین سے جو افغانستان مین ہے آیا تہا اس مین شک نہین کہ اصل گہر اس قوم کا راجپوتانہ کے مغرب اور شمال کیطرف تہا آجکل اونکی بڑی بستیان لاہنجہ مین ہین لاہور اور امرتسر کے ضلاع مین بہت سے سندہو گا نو ہین گورداسپور مین بہت ہین نوّے گوجرانوالہ مین پچاس سیالکوٹ مین اور تہوڑے گجرات مین ہین اس سے زیادہ شمال کیطرف یہہ قوم نہین ہے* سندہو پہلے ترتارن کے پرگنہ ضلع امرتسر مین آباد ہوا تہا بہت سے بس

* کرنل ٹوڈ صاحب اور ڈاکٹر مارٹن صاحب کے خیالات مذہب اسکے کہ جسطرح جٹون کی نسل مین بہت سی بدیسی قومین ہین اگر پنجاب کے جٹون کی روایتین یہہ ہین کہ وہ اپنے اصل ہمسایہ راجپوت بتاتے ہین اور ہندوستان متوسط سے آیا بتاتے ہین سندہو اور ڈالیچ جٹ بہی جو دریائے سندہ کے پار کے اپنے ابتدا بتاتی ہین اس امر مین متفق الفظ نہین ہین اور اس قوم کی بعض شاخین راجپوتانہ کو اپنا گہر بتاتی ہین اور کسی صورت مین کسی قوم کا دریائے سندہ کی مغرب کیطرف سے آنا لکہا نہین سندہو اور ڈالیچ کو کوئی نسبانی بہی اکیلی ہی اوچی آتا ہین اور پنجاب کے جٹون کی طریق مین بہی ایسی کوئی بات نہین ہے جس سے اونکی نسل بدیسی معلوم ہو

اوسکی وفات کے بعد اوسکی اولاد مین سے ایک شخص موکل نامی سیالکوٹ کو گیا جہان ڈس میل ڈسکہ سے جنوب کیطرف
اوس نے ایک گانو آباد کیا جسکا نام اوس نے اپنے نام سے رکھا کئی پشت کے بعد گجو نے تین میل موکل سے پورب مین ایک
اور گانو آباد کیا جسکا نام اس سبب سے کہ وہ اپنے گہر مین سب سے بڑا تھا اوس نے وڈالا رکھا کہ پنجابی مین وڈا بڑے کو
کہتے ہین دیوان سنگہ سلطنت خالصہ کی آخر زمانہ مین گرد و نواح کے دیہات کا چودہری مقرر ہوا اور اوسکی زمینداری تین
گانو مین تھی کوٹلی کیول رام چکرحی اور پہاڑی پور اوسکا بیٹا مہتاب سنگہ بھنگی سردارون کا متوسل تھا اور اون سردارون
نے اوسکو کئی گانو ڈسکہ کے قریب دیئے تھے جب سردار گوجر سنگہ بھنگی ۱۸۰۰ء مین مرگیا مہتاب سنگہ کو سردار مہان سنگہ
سوکرچکیہ نے گوجرانوالہ مین بلالیا جب وہان پہونچا اوسکو گرفتار کرلیا اور کچھہ سپاہ قلعہ وڈالہ مین تصرف کرنیکو بھیجی
گئی مہتاب سنگہ کے بیٹون نے حملہ آورون کو پسپا کردیا اور اونکا باپ آخر کار چھوڑدیا گیا اس وعدہ پر کہ بھاری
جرمانہ دیگا اور اوس وعدہ کے پورا کرنیکی واسطے سلطان سنگہ بطور یرغمال رکھا گیا مگر جرمانہ کے ادا کئے جانے سے پہلے مہان سنگہ
مرگیا اور سلطان سنگہ گوجرانوالہ سے بھاگ گیا مہتاب سنگہ کی وفات پر اوسکے دو بڑے بیٹون شام سنگہ اور مذہان سنگہ مین
آپسمین تنازع بابت ترکہ کے ہوا اور آخر کار اونہون نے آپسمین ترکہ تقسیم کرلیا بھائیون مین آپسمین فساد کرنیکی
ضرورت نہ تھی کیونکہ ہمسایہ بہت سردار ایسے تھے جو اونسے لڑنیکو اور اونکا ملک چھین لینے کو مستعد بیٹھے تھے ان
سردارون مین سے مذہان سنگہ مٹھو ڈسکہ والا اور بھاگ سنگہ ملھو والیہ سب سے زیادہ اس بات پر طیار رہتے ۱۸۱۱ء
مین مہاراجہ رنجیت سنگہ نے ضلع سیالکوٹ کے بڑے حصہ پر تصرف کرلیا مذہان سنگہ مٹھو ڈسکہ مین سے نکالا گیا
اور ٹیک سنگہ شام سنگہ کا سب سے بڑا بیٹا کشمیر مین پناہ گزین ہوا اور وہان کے ناظم عطا محمد خان کا نوکر ہوگیا اور وہان ان
دونو بھائیون مین سرنو تکرار ہوا ۱۸۱۳ء مین جب وزیر فتح خان اور دیوان مکھمچند نے عطا محمد خان کو کشمیر سے نکالدیا
ٹیک سنگہ سکھون کے ساتھہ شامل ہوگیا اور دیوان کے ساتھہ لاہور مین آیا جہان مہاراجہ نے اوسکو کمیدان بنایا
اور ضلع ہوشیارپور مین اوسکو تین گانو دیئے اوسی سال کے جولائی مہینے مین اٹک کی لڑائی مین ٹیک سنگہ
مکھمچند کے ماتحت لڑتا رہا اور ۱۸۱۹ء کے کشمیر کی مہم مین ساتھہ گیا اور وہان ملک کے واقف ہونیکے سبب اوسکی
واقفیت مہاراجہ کے بہت کام آئی ہری سنگہ نلوہ کے ماتحت ہی وہ لڑتا رہا غلام علی لگہ اور ذوالفقار علی بمبہ کے

مقابلہ مین ہزارہ اور پشاور اور دیگر مقامات مین بہی لڑتا رہا اور کشمیر کے علاقہ مین دوپٹہ مین ۱۸۴۲ء مین مرگیا جوالا سنگہ
جب ہنوز لڑکا ہی تہا اوسکے واسطے مہان سنگہ ناظم کشمیر نے کچہہ گذارہ مقرر کردیا تہا مہان سنگہ کو اپریل ۱۸۴۱ء مین
اوسکے سرکش سپاہ نے مار ڈالا اور اوس وقت جوالا سنگہ کی جان بہت مشکل سے بچی جب غلام محی الدین پیرام
کرنیکو گیا جوالا سنگہ اوسکے ساتہہ ہوگیا اور اگست ۱۸۴۲ء مین جب سرکشون سے لڑائی ہوئی جسمین سرکشون
کو شکست ہوئی اور راجہ حبیب اللہ خان پہلی والہ مارا گیا وہ فوج مین افسر تہا دوسری پنجاب
کی لڑائی تک وہ اپنی جاگیر پر قابض رہا اوس لڑائی مین
مفسدون کے شامل ہونیکے سبب سے اوسکی جاگیر
ضبط ہوگئی *

قوم سندھو

دوم

کرپال سنگھ چیچہ والا

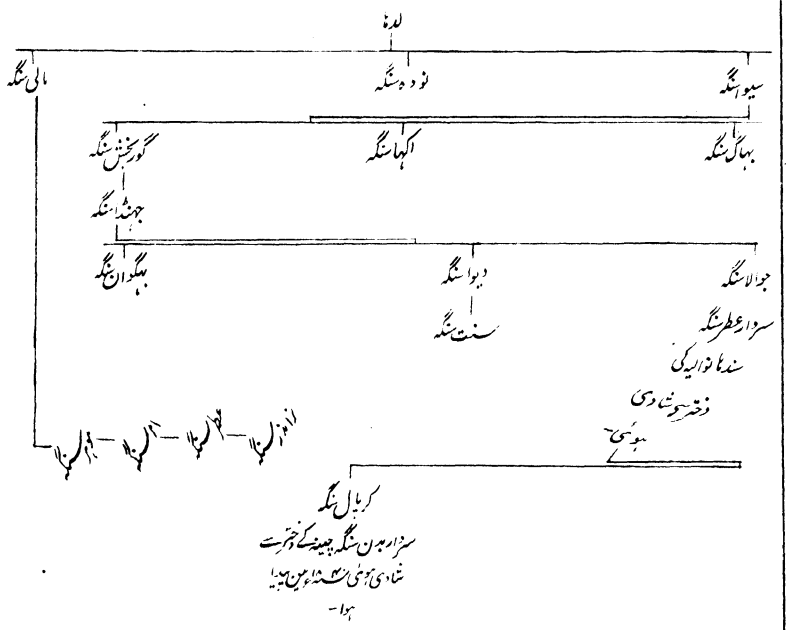

حال خاندان

لدھا موضع چیچہ کا ایک معزز سردار تھا جس کا نوکو ایک سندھو جٹ چیچا نامی نے لدھا سے بہت پشت پہلے آباد کیا تھا سیوا لدھا کے بیٹے نے ۱۷۶۰ء کے قریب سکھمان اختیار کیا نئے سکھون کے واسطے وہ زمانہ بہت نازک اور آزمایش کا تھا بندا گورو گوبند کا چیلہ جو خون کا پیاسا تھا تھوڑا عرصہ پہلے دہلی مین قتل کیا گیا تھا اور سکھون کے اوپر نہایت

درشتی سے ظلم ہوتا تھا اور جہان سکھ ملتے تھے قتل کئے جاتے تھے سیوا سنگھ چند رفیقون کے ساتھہ دریائے راوی کے اوپر کیطرف کے علاقہ کو بھاگ گیا اور کئی سال تک اوسکو اپنے گانو مین واپس آنیکا موقع اچھا نہین ملا اوس وقت کے اکثر سکھون کی مانند وہ لوٹیرا بن بیٹھا اور ایک قزاقی مین لاہور کیطرف مارا گیا اوسکا بھائی نودہ سنگھ سردار گوجر سنگھ بھنگی کے سپاہ مین شامل ہوگیا اور ۱۷۶۲ء مین اوس نے ڈسکہ کے پرگنہ مین کیطرح چھ دیہات کو لیکر اون پر قبضہ کرلیا ان دیہات مین سے دو کا نام بلکا والا تھا اور باقیون کا نام جلال سہران گل والا کلروال تھا جب گوجر سنگھ نے گجرات پر قبضہ کرلیا نودہ سنگھ کو چھوڑ گیا اور گوجر سنگھ کے ساتھ اوس شہر کے پاس ملی مگر سلطان مقرب احمد شاہ دُرانی کے ایک عہدہ دار کے ساتھہ ایک لڑائی مین نودہ سنگھ تھوڑے عرصہ کے بعد مارا گیا اوسکے بعد اکہا سنگھ اوسکے ترکہ پر قابض ہوا مگر کچھہ مویشی کے واپس لینے کے قصد مین جنکو غلام محمد جاٹی دشمن بھنگیون کی شکل کا پکڑنے لگا تھا ۱۷۶۸ء کے قریب اکہا سنگھ مارا گیا +

اکہا سنگھ کوئی بیٹا نہین چھوڑ مرا تھا اور اُسکے بھائی باگھ سنگھ نے جو بہادر سپاہی تھا اپنے خاندان کے علاقہ کو بہت بڑہایا باگھ سنگھ سردارے کے رتبہ کو پہونچا اور گوجر سنگھ کے ماتحت اوسکے پاس چالیس ہزار روپیہ کی جاگیر تھی جب وہ لاولد مرگیا تو اوسکا بھتیجا جھنڈا سنگھ صاحب سنگھ گوجر سنگھ کے بیٹے کا نوکر رہا جب رنجیت سنگھ نے امرتسر پر تصرف کرلیا اور بھنگیون کا زور گھٹتا گیا تو جھنڈا سنگھ رنجیت سنگھ کی نوکری مین آگیا اور اوسکو گیارہ گانو ضلع امرتسر مین ملی اگرچہ گجرات اور سیالکوٹ مین جو اوسکے پرانے جاگیر تھی وہ سب جاتی رہی جھنڈا سنگھ رنجیت سنگھ کی بہت سے مہمون مین لڑتا رہا کشمیر اور کانگڑہ مین بھی ۱۸۳۳ء مین ایک شخص جیت سنگھ نامی کیدان سے ایک خانہ جنگی مین جھنڈا سنگھ مارا گیا جیت سنگھ بھی اون خصمون کے سبب سے جو اس خانہ جنگی مین اُسے پہونچے تھے مرگیا معلوم ہوتا ہے کہ اس خانہ جنگی مین پہلے زیادتی جھنڈا سنگھ کیطرف سے ہوئی تھی کیونکہ جیت سنگھ کے گھر والون نے فریاد کی تو جھنڈا سنگھ کی جاگیر سوائے جیچہ کے ضبط کی گئی جو الا سنگھ اوسکا بیٹا دو سال کے بعد مورد الطاف ہوا اور دس سواروں کی نوکری کے عوض مین اوسکو اپنے باپ کی جاگیر مین سے کسیقدر مل گئی جوالا سنگھ کسیقدر عرصہ تک سرحد پر بنون اور کوہات مین نوکری دیتا رہا +

جوالا سنگہ کے شادی سردار عطر سنگہ سندھانوالیہ کی دختر سے ہوئی تھی اور اس رشتہ داری کے سبب سے اوسپر بہت
آفت آئی کیونکہ جب مہاراجہ شیر سنگہ مسند نشین ہوئے تو جوالا سنگہ کی کُل جاگیر منبط ہو گئی جب سندھانوالیون پر
پھر مہربانی ہوئی تو جوالا سنگہ کی جاگیر واگذار ہوئی مگر پھر راجہ ہیرا سنگہ نے ضبط کرلی کہ سندھانوالیون نے
اوسکے باپ کو قتل کیا تھا +

جوالا سنگہ ۱۸۴۳ء مین مرگیا اوسکا بیٹا کرپال سنگہ اوس زمانہ مین فقط سات برس کا تھا اور مہاراجہ دلیپ سنگہ
نے اوسکو جاگیر موضع ہڑا جمعی سات سو روپیہ کا ایک حصہ جمعی تین سو روپیہ کا تیجو مین
اور پانچ چاہ جمعی پانسو روپیہ سال چیچہ مین عنایت کئی یہہ جاگیر کرپال سنگہ
کے نام حین حیات واگذار رہی فقط چاہات چیچہ
علی الدوام واگذار ہین +

قوم سندہو

سوم

وچن سنگھ ٹھیٹر

چوہڑ سنگھ

پریم سنگھ

- لکھا سنگھ — ۱۸۰۷ء مین مرگیا
  - کیسا سنگھ — ۱۸۶۳ء مین مرگیا
  - وچن سنگھ — ۱۸۰۷ء مین پیدا ہوا
    - ہری سنگھ — ۱۸۵۲ء مین پیدا ہوا
      - موہر سنگھ
        - جیون سنگھ — ۱۸۴۲ء مین مرگیا
        - دلیپ سنگھ — ۱۸۴۲ء مین پیدا ہوا
      - سردول سنگھ
        - ملکیا سنگھ
      - تیج سنگھ
        - مرسنگھ
    - جسونت سنگھ — ۱۸۵۲ء مین پیدا ہوا
  - بلونت سنگھ — ۱۸۴۲ء مین مرگیا
- شمیر سنگھ — ۱۸۲۲ء مین مرگیا
  - جوالا سنگھ — ۱۸۳۰ء مین پیدا ہوا
  - رجندر سنگھ — ۱۸۳۶ء مین پیدا ہوا
    - بختیس سنگھ — ۱۸۵۳ء مین پیدا ہوا
    - تیجا سنگھ — ۱۸۵۹ء مین پیدا ہوا
  - اندر سنگھ — ۱۸۳۷ء مین پیدا ہوا
  - خوشحال سنگھ — ۱۸۶۲ء مین پیدا ہوا
  - لعل سنگھ — ۱۸۶۲ء مین پیدا ہوا
- امر سنگھ — ۱۸۰۷ء مین مرگیا
  - گلاب سنگھ
    - گوردت سنگھ — ۱۸۴۰ء مین پیدا ہوا
- صاحب سنگھ — ۱۸۰۷ء مین مرگیا
  - تیر سنگھ — ۱۸۶۱ء مین مرگیا

حال خاندان

چوہڑ سنگھ سندھو جٹ موضع ٹھیٹر کا چوہدری جو متصل لاہور ہے اس خاندان مین سے ۱۸۴۰ء کے قریب پہلے ہی سکھہ

بنا تہا اوسکا پوتا لکہاسنگہ سردار چڑت سنگہ سوکرچکیہ کے سرکار مین سوار وان مین ملازم ہوا تہا اور اوسکو علاقہ رسنجیت گڈہ معہ چار دیہات علاقہ گوجرانوالہ مین جاگیر ملی تہی سردار چڑت سنگہ کے جو عرصہ تک بہنگی مثل سے لڑائی رہی اس مین لکہاسنگہ معہ اپنے تین بھائیون کے اپنے آقا کی نوکری مین لڑتا رہا دہرم سنگہ پرتشا کے ساتہہ لڑائی مین اوس نے خدمت نمایان کی کہ چڑت سنگہ کے وفات کے بعد دہرم سنگہ نے اوسکی جانشین کے کم عمری اور ناتوانی پر گمان کرکے سوکرچکیہ مثل مین اختیار اعلی حاصل کرنیکا قصد کرلیا تہا شمیر سنگہ کا پہلے پہل چٹہون کے ساتہہ ایک لڑائی مین نام ہوا تہا کہ چٹہون کو مہان سنگہ نے رام نگر سے نکال دیا تہا اور چٹہون نے بمقام منجہر شہر کے متصل رنجیت سنگہ کو تقریبا شکست دی تہی مہاراجہ کے خیال مین یہہ بات تہی کہ لڑائی مین اسلحہ آتشبار کی نسبت تلوار زیادہ کارگر ہوتی ہے اور اپنے فوج کو حکم دیا کہ لڑائی مین فقط تلوار سے لڑین شمیر سنگہ نے اپنے بندوق رکہہ چہوڑی تہی اور بہت نازک وقت جبکہ مہاراجہ کے فوج نعرش کہا گئے تہے اوس نے چٹہون کے سردار کو بضرب گولی مار دیا شمیر سنگہ نے گولچلا تہا مگر وہ کمان کو بندوق پر فوق دیتا تہا اور اوسکے ہات مین کمان اور نیزہ حقیقت مین مہلک ہتیار رہتا ۱۸۱۰ء مین اوس نے مہاراجہ کے حکم سے امرتسر مین قلعہ گوبندگڈہ کے تعمیر کیا اوسے جگہہ ایک قلعہ پہلے تہا جسکو سردار گوجر سنگہ بہنگی نے بنایا تہا مگر وہ قلعہ کچہہ بہت مضبوط نہ تہا شمیر سنگہ اس نئے قلعہ کا تہانہ دار مقرر ہوا اور کئی سال تک اوس عہدہ پر رہا اوسکے بعد فقیر امام الدین تہانہ دار ہوا شمیر سنگہ نے کئی مہمون مین خدمت کی اور کوٹ بڈہی خان مین قصور کے پٹہانون سے جہان لڑائی ہوئی تہی غنیم کے ایک نیزہ بردار نے اوسکو مارہی ڈالا تہا درحالیکہ شمیر سنگہ اپنے کمان لیکر لڑ رہا تہا اس نیزہ والے نے پشت کیطرف سے اوسپر حملہ کیا شمیر سنگہ کو معلوم ہوا کہ کمان اور نیزہ پاس کی لڑائی مین بہت مفید نہین اس قصور کی مہم مین لکہاسنگہ مارا گیا اور پہر اوسی سال مین دونو اور بہائی امرسنگہ اور صاحب سنگہ مارے گئے امرسنگہ کو ہستان کانگڑہ مین اور صاحب سنگہ سوجان پور کے متصل ۱۸۱۹ء مین شمیر سنگہ کی تبدیلی نورپور کو بعہدہ تہانہ داری ہوئی وہ ۱۸۲۲ء مین مرگیا اور اوسکے فرزند اکبر کو اوسکی جاگیر ملی وجن سنگہ نے پشاور کشمیر پنڈی اور بہت سے اور مقامون مین تعریف کے لایق خدمت کیے ۱۸۴۶ء مین وہ معہ اپنے سوارون کے زیر حکم سردار لعل سنگہ کا لیا نوالہ ملتان کو بہیجا گیا تہا مگر وہ مفسدون کے ساتہہ شامل ہوگیا اور انگریزون کے

خلاف رام سنگھ اور گجرات مین لڑا ضبطی ملک پنجاب کے بعد اوسکی جاگیر ضبط کی گئی اور اوسکو پنشن نقد سو روپیہ کی ملی
جو اب تک اوسکو ملتی ہے نصف موضع ٹھیٹھر واقع ضلع لاہور کا وہ مالک بھی ہے اوسکا بھائی کیسر سنگھ جسکو ایکسو
بیس روپیہ کی پنشن ملتی تھی ۱۸۶۳ء مین مر گیا اس خاندان کے کئے آدمیون نے ۱۸۴۸ء مین نوکری اختیار
کی رجندر سنگھ ہاڈسن صاحب کے رسالہ مین دفعدار اور اندر سنگھ اوسکا بھائی اب نواب گورنر بہاولپور
پنجاب کے اردلی کے سوارون کا جمعدار رہے شمیر سنگھ اور ملکیا سنگھ رسالدار گائڈ
مین بھرتی ہوئی شمیر سنگھ بعہدہ جمعدار اور ملکیا سنگھ بعہدہ دفعدار
بشن سنگھ گودت سنگھ کے بیٹے نے جو اسی خاندان مین سے ہے مگر اس کیفیت مین
شامل نہین ہے چین مین اچھی خدمت کی ایک چھوٹے بھائی گودت سنگھ کا
جسکا نام رام سنگھ ہے چند عرصہ سے دنیا مین نہین رہا کے
رسالہ مین جسمین اوسکا رشتہ دار جندر سنگھ
ملازم ہی بھرتی ہوا ہی +

قوم سندھو

چھارم

بھاگ سنگھ کونتل

دیسا سنگھ بھاگ سنگھ کونتل کا دادا سردار جیسگھ نامے سردار مثل کنہیہ کا ایک شریف دار تھا اوسکا حال مثل جیسکے کے ہی کیونکہ وہ اوس سردار کے ماتحت تھا اور اوسکی بہت سی مہموں مین او سکے ہمراہ رہا تھا اوس نے قلعہ معروف دیسا سنگھ والا ضلع امرتسر مین تعمیر کیا اور پٹھانکوٹ کے پاس کونتل پور آباد کیا اُسکا بیٹا ٹیک سنگھ اوسکے بعد اوسکی املاک پر قابض ہوا اور بائی سدا کور رئیسہ مثل کنہیہ کے زیر حکم راگڈیہون سے لڑتا رہا ٹیک سنگھ کے مرنیکے بعد علاقہ اس خاندان کا گھٹکر دس ہزار روپیہ کا رہ گیا اور جب شیر سنگھ اوسکا فرزند اکبر مر گیا تو علاقہ دو ہزار روپیہ کا رہ گیا یعنے کونتل بن کندوالے اور منگلیان کا علاقہ ضبطی ملک پنجاب تک اسیطرح رہا بعد اوسکے موضع کونتل پور جمعی ایک ہزار روپیہ کا تینون بھائیون بھاگ سنگھ بدھ سنگھ اور نہال سنگھ کے نام واگذار ہوا ان بھائیون کے اپنے اپنے حصص اونکی اولاد نرینہ کے نام علے الدوام واگذار ہینگے +

قوم سندھو

پنجم

رتن سنگھ کوٹ دیوان سنگھ والا

دیوان سنگھ سردار چڑت سنگھ سوکرچکیہ کا متوسل تھا اور چٹھہون کے ساتھ اوسکے زیر حکم لڑتا رہا تھا اوس نے موضع قلعہ دیوان سنگھ ضلع گورداسپور مین بنایا اور اوسکا علاقہ تھا موضع بدن گل چک چٹھہ اور کوٹ گڈہ جنکی جمع قریب تین ہزار روپیہ کے تھے نور محمد چٹھہ سے جو لڑای کالگڈہ مین ہوئی تھی اوسمین دیوان سنگھ مارا گیا تھا اوسکا ایک ہی بیٹا حکم سنگھ سردار مہان سنگھ کے فوج مین ملازم ہوا اور مہان سنگھ کی وفات کے بعد رنجیت سنگھ کی فوج مین رہا اور قصور اور کانگڑہ اور جج اور ملتان اور یوسف زئی کی مہمون مین خدمت کرتا رہا حکم سنگھ یوسف زیون کے ساتھہ ایک لڑای مین جو دریاے لنڈہ کے کنارہ پر ہوئی تھی مارا گیا دیوان سنگھ کی وفات کے بعد موضع قلعہ دیوان سنگھ اور کوٹ گڈہ اوسکے فرزند سوہا سنگھ کے نام واگذار ہوئے سوہا سنگھ نے زیر حکم مصر دیوان چند اور رہوانی سہاے کشمیر مین خدمت کی تھی سرحد مغربی وشمالی پر جتنی لڑائیان ہوئے تھین اون مین حکم سنگھ سب مین شامل رہا تھا یعنی کلگہ بمبہ سیدو بنڈی اور پشاور ۱۸۴۸ء مین وہ نمک حلال رہا اور سردار بوڑہ سنگھ کمپیلان والہ کے ساتھہ فوج انگریزی کو رسد پہونچاتا رہا ضبطی ملک پنجاب کے بعد اوسکو دو نوگانو بشرط اخذ چہارم جمع کے اوسکے نام واگذار رہی اوسکا فرزند اکبر رتن سنگھ کے پاس کوٹ جودہ جمعی سورو کلیے ہین ہردت سنگھ اوسکا دوسرا بیٹا سبھراون کی لڑائی مین مارا گیا تھا +

قوم سندھو

ششم

جھنڈا سنگھ پہلو والیہ

یہ سندھو خاندان ایسا نہین کہ جسکا ذکر خاص ضرور ہو امیر سنگھ جو ایک اچھا سپاہی تہا منجرین مارا گیا تہا اور سکا بہائی کرم سنگھ ڈسکہ مین ۱۸۱۹ء مین ۱۔ اگیا تہا چار بیٹے کرم سنگھ کے ارد لیون مین اور راجہ ہیرا سنگھ کے بریگیڈ مین نوکری کرتے رہے تین شخص اس خاندان کے یعنے امیر سنگھ دل سنگھ اور گنڈا سنگھ پشاور مین مفسدون کے ساتھ ۱۸۴۸ء مین شامل ہوگئے اور اونکی جاگیرین ضبط کی گئین ہری سنگھ کے بیٹے جھنڈا سنگھ ۱۸۵۶ء مین مرگیا تہا اور جسکی جاگیر ۱۸۴۹ء مین نمک حلال رہنے کے سبب سے واگذار رہی تہی جاگیر رکہتے ہین جسکی جمع نام کو پانچ سو روپیہ کی ہے مگر بندوبست گذشتہ مین اوسکے جمع بہت کم ہوگئی ہے +

قوم سِدّھو

اوّل

کرم سنگھ اوٹھیا نوالہ

کپور سنگھ

لکھا سنگھ — سکھا سنگھ — جودھ سنگھ امیر سنگھ

دانا سنگھ — باگھ سنگھ — دیال سنگھ کرم سنگھ — دل سنگھ — فتح سنگھ بڈھا سنگھ

حال خاندان

گہومن قوم سدھو جٹ کا مورث اعلی ابتدا مین بھٹنا سے جو مالوہ مین ہے تمن سو برس کے قریب ہوا ایام سلطنت شہنشاہ اکبر مین حسب الطلب مشہور چودھری چھانگا کے جسکی دختر کے ساتھ اوس نے شادی کی آیا تھا اور ترن تارن کے متصل جو ضلع امرتسر مین ہے آباد ہوا وہان اوس نے ایک گانو آباد کیا جسکا نام سدھو کہا اور اس خاندان کا ایک جزو اب بھی اوس گانو مین آباد ہے اس خاندان کی جو چار شاخین بڑی اس وقت ہین اونکا حال ترتیب وار لکھا جاویگا لیکن اگرچہ ایک زمانہ مین یہ خاندان بہت مقتدر تھا اور بڑی جاگیرین اوسکے قبضہ مین تھین اب خاندان سدھو کلا متنزل ہوگیا ہے اور کچھ بھی زمینداری نہین رکھتا ہے +

کپور سنگھ جو گہومن سدھو کے بانی سے ساتوین پشت مین تھا محمد شاہ کی سلطنت کے عہد مین تھا اور پہلے ہی پہل اوس نے

شہرت سطرح حاصل کی کہ ایک کاروان شاہی دہلی سے مکہ کو بہت قیمتی نذر لیکر جاتا تہا اوسکو کپور سنگہ نے لوٹ لیا مگر اس کاروان کو بالکل مذہبی عقاید کو کپور سنگہ نے لوٹا تہا اور فقرئی دروازے جو دربار صاحب امرتسر کی درشنی دروازہ ہین لگر ہین آجتک اس لوٹیرے کے اعتقاد کے شاہد ہین اس مہم سے کپور سنگہ نے دولت بہی اور نام بہی پیدا کیا اوسکی زوجہ اور مقتدر سردار گوجر سنگہ کی زوجہ دونو بار دار تہین اونہون آپسمین اقرار ہوگیا کہ اگر ایک کو دختر اور دوسرے کو لڑکا پیدا ہو تو پیدا ہوتی ہی اونکی نسبت آپسمین کرلینگی کپور سنگہ کی زوجہ کو لڑکا پیدا ہوا جسکا نام جودہ سنگہ رکہا گیا اور جو بعد ازان نہایت مشہور ہوا اور سردار گوجر سنگہ کی زوجہ کو ایک دختر پیدا ہوائی دونو بچون کی نسبت ہوئی اور جب وہ بالغ ہوئے تو اونکی شادی ہوئی کپور سنگہ کے تینون بیٹون نے علیحدہ علیحدہ جائیداد حاصل کی سکہا سنگہ نے اوٹہیان پر تصرف کیا لکہا سنگہ نے آوان کو لیا اور جودہ سنگہ نے مختلف اوقات مین پرگنہ سوڑیان کا جزو کثیر معہ علاقجات جگدیو۔ گہنے والا۔ کڑیال اور سوڑیان جمعی ڈیڈہ لاکہ روپیہ کے لیلیا سکہا سنگہ اور لکہا سنگہ کی جائیداد ہر ایک کے قریب بتیس ہزار روپیہ کے ہوگئی جودہ سنگہ کا نام شجاعت کے سبب سے مشہور تہا رنجیت سنگہ نے ۱۸۰۹ء مین لاہور پر عزم کیا تہا اوس سے کچہہ ہی پہلی جودہ سنگہ مہاراجہ ممدوح کی پاس جا ملا اور کہتے ہین کہ رنجیت سنگہ نے اوس وقت یہہ کہا تہا کہ جودہ سنگہ کے۔ میری طرف ہوجانے سے جتہرا اور سب ہنگی ہین اونکی سب کے عداوت کے کچہہ حقیقت نہین یہہ بات تحقیق ہے کہ جودہ سنگہ کو جو سوچ چیت سنگہ لاہور والے کے پاس تہا اس سبب سے زیادہ تر یہہ بات ہوئی کہ رنجیت سنگہ کو آسانی سے اوس شہر کا قبضہ مل گیا +

سردار جودہ سنگہ بہت عمر تک جیا اور تمام عمر لڑائی اور جہگڑہ اور فساد مین اوسکے گذرے اوسکا بیٹا امیر سنگہ بہی ایسا ہے خوش نصیب تہا اور مہاراجہ رنجیت سنگہ اوسکے ساتہہ بہت مہربانی رکہتے تہے لیکن جب امیر سنگہ ۱۸۲۵ء مین مرگیا تو تہوڑے ہی عرصہ کے بعد کل علاقہ اوسکا ضبط کیا گیا بلکہ اس خاندان کے اور لوگون کے پاس جو جاگیرین تہین وہ بہی ضبط کی گئین اور جو سپاہ تہی آئین یعنے کشادہ اس سردار کی تہی وہ شاہزادہ شیر سنگہ کے تحت کردی گئی سکہا سنگہ کے پانچ بیٹون کو علاوہ اونکے تنخواہون کے جو فوج مین عہدہ دار کی ملتی تہی پانچہزار روپیہ سال ملتا تہا +

کرم سنگھ جو اس خاندان کا اب سب مین اعلیٰ آدمی ہے بہت سے مہمون مین خدمت دیتا رہا اور ٹھیر ہے پشاور اور
ہزارہ کی مہمون مین بھی وہ شامل تہا دربار کے عہد مین اوسکو اٹہارہ سو روپیہ سالانہ ملتا تہا اور وہ تین سو اردن کے
نوکر بھی دیتا تہا ۱۸۴۶ء مین وہ معہ دیگر اشخاص اپنے خاندان کے مفسدون کے ساتھہ شامل ہوگیا اور اس
سبب سے اوسکی جاگیر اور سوا جب ضبط کئے گئے لیکن اوسکو دو سو چالیس ۲۴۰ روپیہ سال
کی پنشن دی گئی اور نصف موضع اوٹہیان اوسکی مسکن کی زمینداری اوسکی
ہے اوسکا عموزاد بھائی بڈہا سنگھ ۱۸۵۷ء مین سرکار کا نوکر ہوا اور
ایک دیسی جمنٹ مین صوبدار ہوا +

قوم سدھو

دوم

دیوا سنگھ سدھو والا

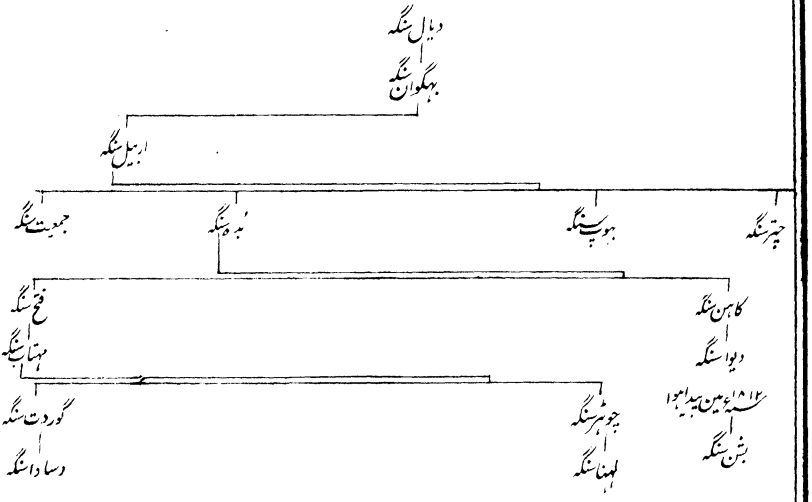

حال خاندان

سدھو کے خاندان کے اس شاخ مین سے سب سے پہلے دیال سنگھ سکہہ ہوا تھا اور ۱۶۹۹ء مین انند پور کے متصل لڑائی مین مارا گیا تھا اوسکا فرزند بھگوان سنگھ کچھ کہتی کرکے اور کچھ قزاقی کرکے اپنی شکم پروری کرتا رہا اور اوسکے پوتے ارجیل سنگھ سدھو نے ایک قلعہ بنا کر اور قریب دو سو سوار کے جمع کرکے گرد و نواح کے چالیس گانو پر حکمت عملی سے قبضہ کرلیا ارجیل سنگھ نے کئی معتقد سرداران قریب سے رشتہ داری پیدا کرلی تھی ایک فرزند کی شادی اوس نے سردار گوجر سنگھ لاہوروالہ کے دختر سے کی تھی اور ایک کے سردار سُدہ سنگھ دودیہ کی دختر سے اس سبب سے اوسکے قبضہ مین

جو تھوڑا سا علاقہ تہا اوسکے ساتہہ کسی نے مزاحمت نہ کی اوسکا بیٹا بدہ سنگہ جو اوسکے بعد علاقہ کا مالک ہوا تہا وہ کم نصیب تھا سردار امیر سنگہ سوڑیان والہ اوسکے رشتہ دار نے اوسکے اوپر حملہ کیا اور بہت سا مال لوٹ کر لے گیا بدہ سنگہ نے اوسکا تعاقب کیا مگر دشمن اوسکے گہات مین لگے ہوئے تہے اونکے ہاتہہ سے مارا گیا تھوڑے عرصہ کے بعد رنجیت سنگہ نے علاقہ سدہ کے خبر و کثیر پر قبضہ کر لیا اور کاہن سنگہ کے قبضہ مین فقط قریب پندرہ دیہات کے بشرط دینے نوکری ۵۰ سوار کے چہوڑے کاہن سنگہ کو جمعدار سواری مین عہدہ کیدانی بہی ملا اور فتح سنگہ کو بہی ایک عہدہ کیدانی سے ملا فتح سنگہ مہم کانگڑہ مین ۱۸۰۵ء مین مارا گیا تہا اور اوسکی جاگیر اوسکے بہائی کاہن سنگہ کو دی گئی مگر کاہن سنگہ نے عرصہ تک اس جاگیر سے فائدہ نہین اوٹہایا کیونکہ کاہن سنگہ معہ جمعیت سنگہ اور دیگر اشخاص اپنے خاندان کے ۱۸۱۸ء کے کشمیر کی مہم نا کامیاب مین مارے گئے +

دیوا سنگہ کو جو اوسکے باپ کے مرنیکے وقت خورد سال تہا چار دیہات جمعی تین ہزار روپیہ کے گذارہ کیواسطے بشرط دینے نوکری چار سوار کی ملی اور ۱۸۳۱ء مین دیوا سنگہ شہزادہ کہڑک سنگہ کی فوج مین داخل ہوا ۱۸۴۸ء مین دیوا سنگہ سرکار کا خیر خواہ رہا اور دہارا سنگہ مفسد گوگیرہ والے کے مقابلہ مین اوس نے اچھی خدمت کی اوسکے دیہات بہوڈن بہٹیان والہ۔ دہارا اور ڈلو کی جمعی دو ہزار پانسو روپیہ سالانہ اوسکی حین حیات باخذ دو پانچ حصہ جمع بطور نذرانہ واگذار ہوئی اور اوسکی وفات پر بہوڈن۔ بہٹیانوالہ اوسکے ورثا کو علی الدوام باخذ سوم حصہ جمع نذرانہ واگذار رہینگے +

دیوا سنگہ سدہوان عرف سدہو ضلع لاہور مین رہتا ہے جس گانو کو اوسکے بزرگ گہومن نے آباد کیا تہا +

قوم سدھو

سوم

کنتن سنگھ بھیلووال والہ

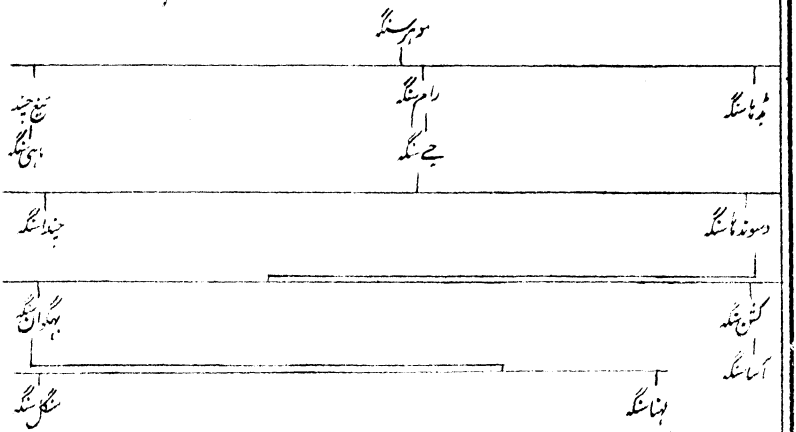

حال خاندان

سدھو کے خاندان کے بھیلووال والی شاخ مین کوئی رئیس نامی نہین ہے بڈھا سنگھ نے ضلع امرتسر مین کئے دیہات پر تصرف کرلیا تہا اور احمد شاہ کی مہمون مین سے ایک مہم مین مارا گیا تہا اوسکا بہائی رام سنگھ اوسکے علاقہ پر اوسکے بعد متصرف ہوا مگر تاریخ سکھان کے اوائل ایام مین تہوڑے ہی سردار ایسے تہے جو قدرتی موت سے مرے تہے اور چند سال کے بعد وہ بہی لڑای مین مارا گیا اوسکا بیٹا جے سنگھ اپنے باپ کے مرنیکے وقت بہت خورد سال تہا اور ماہی سنگھ نے علاقہ پر قبضہ کرلیا جسکو اوسنے بہت بڑہایا اور مضبوطی اور دانشمندی سے اوس کا

اہتمام کرتا رہا تا وقتیکہ جے سنگہ مارا گیا اور اوس نے اپنی حقیت کا دعوی کیا جے سنگہ نے اپنے چچازاد بھائی سے
دو دیہات بہیلو وال اور کہوچک وال لیکر قناعت کی اور اس انتظام کے دو برس کے بعد مرگیا اور ایک لڑکا خورد سال
دسوندھا سنگہ چھوڑ مرا اوس سے ماہی سنگہ نے کہوچک وال واپس لے لیا کہ اوس نے اوس کا نوکر جے سنگہ کو بہت اکراہ کے
ساتھہ دیا تھا مگر مہاراجہ رنجیت سنگہ نے دونو کے علاقون پر نہایت درجہ کی بے رعایتی سے تصرف کر لیا
دسوندھا سنگہ کو تین ہزار روپیہ سال کی جاگیر عنایت کی جسکے عوض مین اوسکو سوڑیان والہ ڈیرہ مین پانچ سوار کے
نوکری دینے کا حکم ہوا یہہ ڈیرہ پہلے شاہزادہ شیر سنگہ کے ماتحت اور متعاقب جمعدار خوشحال سنگہ کے ماتحت تہا
اپنے باپ کے مرنیکے بعد کشن سنگہ نے اوسکی جگہہ جھنٹ مین جگہہ پائے مگر پانچسو کی
نوکری دینے کا حکم ہوا اور تا ضبطی ملک پنجاب اسقدر سوارون کی وہ
نوکری دیتا رہا ضبطی ملک کے وقت اوسکی جاگیر ضبط کی گئی
کیونکہ وہ راجہ شیر سنگہ سے جا ملا تہا ؛

قوم سِدّھو

چہارم

ایشر سنگھ سوڑیان والہ

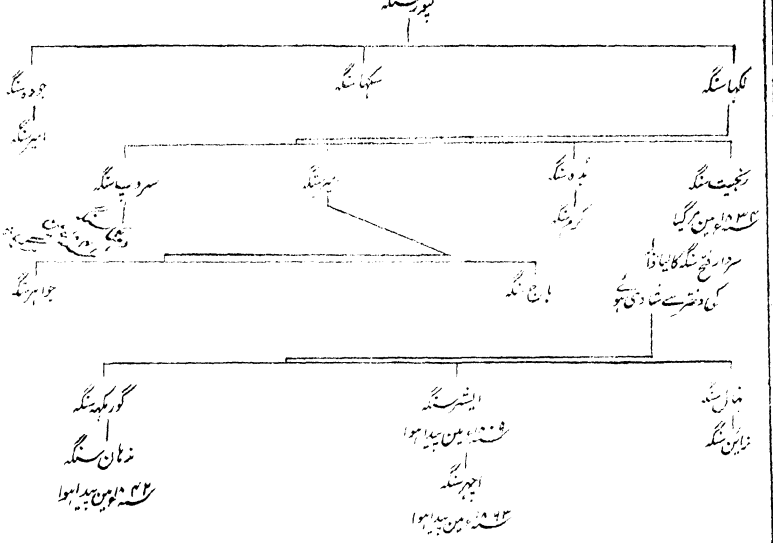

حال خاندان

کپور سنگھ اور اوسکے نام آور فرزند جودھ سنگھ کا حال کرم سنگھ وغیان والہ کی کیفیت مین درج کیا گیا ہے اِس خاندان کی ایک اور شاخ کا مختصر حال اس جگہہ لکھا جاتا ہے لکھا سنگھ کے قبضہ مین اوان بڑا علاقہ تہا جسپر اوسکے وفات کے بعد اوسکا بڑا بیٹا رنجیت سنگھ متصرف ہوا رنجیت سنگھ کی شادی سردار نام آور فتح سنگھ کالیانوالہ کی دختر سے ہوئی تہی

اوجب وہ سردار ۱۸۱۸ء مین قلعہ نرائن گڈہ کے فتح کے وقت مارا گیا رنجیت سنگہ سد ہو کو اوسکی جاگیر کا جزو کثیر ملا باقی جاگیر سردار فتح سنگہ کنہیا سنگہ نہرہ کو ملی تہی نیز جب امیر سنگہ پسر جودہ سنگہ لاولد مر گیا رنجیت سنگہ کو جاگیر سوڑیان جمعی ڈیرہ لاکھہ روپیہ کی بشرط دینے نوکری تین سو سوار کی ملی یہہ جاگیر اوسکے قبضہ مین دو سال رہی اوسکے بعد شہزادہ شیر سنگہ کو وہ جاگیر ملی اوسنے ملتان ٹہری اور کچہی مین خدمت کی اوجہیب کمریال مین ۱۸۳۶ء مین مارا گیا اوسکی وفات کے بعد اوسکی کل جاگیر سوائے پندرہ ہزار روپیہ کے جو خصوصًا سردار فتح سنگہ کی جاگیر مین سے تہی ضبط کی گئی یہہ پندرہ ہزار روپیہ کی جاگیر ایشر سنگہ اور گورمکہہ سنگہ کے نام واگذار رہی +

ایشر سنگہ نے ڈیرہ اسمعیل خان اور پشاور مین اچھی خدمت کی اور ۱۸۳۴ء مین شاہزادہ کہڑک سنگہ کے ساتہہ ٹانک اور ٹھن کوٹ کی مہم پر گیا ۱۸۳۵ء مین کیطرح حکام مقیم لاہور اوس سے ناراض ہو گئے اور اوسکی کل جاگیر اوس سے چھین لی گئی سوائے موضع سلیم پور مگر اوسکو آٹھ سو سوارون کی کمیدانی آٹھ سو روپیہ ماہوار پر ملی اور زیر حکم سردار رنہا سنگہ سندہانوالیہ کے تعینات ہوا سروپ سنگہ ایشر سنگہ کے چچا کی جاگیر اوسکے قبضہ مین رہی مگر اوسکی وفات کے بعد جب اوسکا بیٹا دہنا سنگہ بہراؤن مین مارا گیا اوسکی جاگیر ضبط ہو گئی +

۱۸۴۷ء مین کشن سنگہ کو پندرہ سواروں کی نوکری دینے کا حکم ہوا اور ان سواروں کو لاہور مین چھوڑ کر لفٹنٹ اوڈورڈس صاحب کے ساتہہ پہلے بنون اور پہر ملتان کو گیا کشن سنگہ سردار عطر سنگہ کالیانوالہ کے ہمراہ لاہور کو واپس آیا مفسدون کی فوج سے وہ بمشکل نکل کر آیا اور پچاس سوار جو لیگیا تہا اونمین سے فقط تین سوار واپس کر آیا اوسکے بعد وہ زیر حکم سردار شیر سنگہ سندہانوالیہ کے دینانگر کو اور بعد ازان پنڈ دادنخان کو گیا ضبطی ملک پنجاب پر اوسکو تین سو ساٹہہ روپیہ کی پنشن ملی +

ارجن سنگھ چاہل

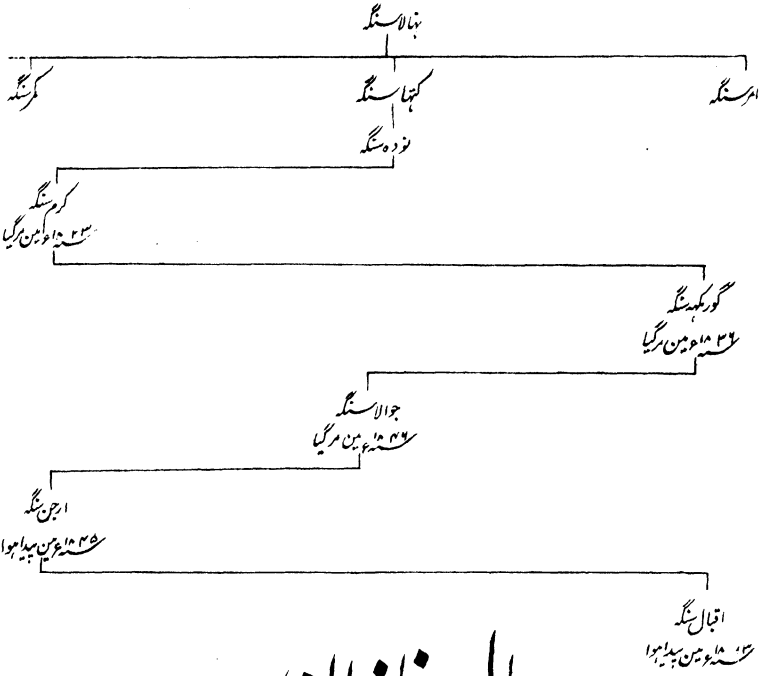

حال خاندان

کہتا سنگھ چاہل جب معہ اپنے بہائیون کے سردار ان لہنا سنگھ اور گوجر سنگھ بہنگیون کا نوکر تہا جنہون نے ۱۸۴۶ء مین لاہور پر تصرف کرلیا تہا اِن شخصون مین سے کوئی عظمت کو نہین پہونچا مگر چھوٹی چھوٹی جاگیرین بعوض نوکری کے اونکو ملتی تہین کہتا سنگھ بہا ولپور کی سرحد پر ایک معرکہ مین مارا گیا تہا اور اوسکا بیٹا کرم سنگھ اوسکی جاگیر پر جو پانچہزار روپیہ کی تہی قابض ہوا چند سال تک کرم سنگھ بہنگیون کی مثل مین شامل ہوکر لڑائیون لڑتا رہا اور شجاعت اور

لیاقت کے سبب سے اوس نے نام پیدا کیا ۱۷۹۹ء مین رنجیت سنگھ نے چیت سنگھ سردار لہنا سنگھ کے بیٹے سے لاہور چھین لیا
کرم سنگھ پہلے پہلے اپنے قدیم آقا کے نیک بد کا شریک رہا جسکو رنجیت سنگھ نے ساٹھ ہزار روپیہ کی جاگیر دی
تہی لیکن جب اوس نے دیکھا کہ ایسے شخص کے ساتھ رہنا بیفایدہ ہے جس سے کچھ حاصل نہین ہوسکتا تہا کرم سنگھ نے
مہاراجہ کی نوکری اختیار کری اور مہاراجہ نے اوسکو کئی گانو اجالہ مین عنایت کئے تہوڑے عرصہ مین کرم سنگھ
مورد الطاف ہوگیا مقتدر سردار بن گیا پنڈی پہٹیان اور جہنگ کے مہمون کے بعد کرم سنگھ کو کئی نئے دیہات جاگیر مین ملے اور
قصور کے مہم کے بعد جس مین کرم سنگھ نے خصوصًا نمایان کام کیا تہا رنجیت سنگھ نے اوسکو علاقہ دودہ اور خانوال بخشے
آخر کار کرم سنگھ کی جاگیر ڈیڑہ لاکھ روپیہ تک پہونچی اور ڈہائی سو سوارون کی وہ نوکری دیتا رہا اور اوس جاگیر مین
وہ دیہات داخل تہے جو اب تک ارجن سنگھ کے قبضہ مین ہین سردار کرم سنگھ ٹہیری کی لڑائی مین ۱۸۲۳ء مین جس لڑائی مین
یوسف زئی کے غازیون نے سکہون کو تقریبًا شکست دی تہی ایسا شدید مجروح ہوا کہ جانبر نہین ہوسکا بعد زخمی ہونے
کے سردار مسطور کو اوسکے خیمہ مین لیگئے مگر دوسرے دن دم گیا اور اوسکی موت کا مہاراجہ کو اور فوج کو بہت افسوس ہوا یہہ سردار
پلٹن گورکہہ کا کمیدان تہا سردار کرم سنگھ کا فقط ایک بیٹا گورکہہ سنگھ اوسکے بعد اندہ تھا اور یہہ بیٹا اوسکی کل
جاگیر پر متصرف ہوا یہہ جوان آدمی پہلے سے کئی سال اپنے باپ کے تحت حکم خدمت کرتا رہا تہا اور ٹہیری کی لڑائی
مین لڑا تہا جب دیوان مولی رام دوسری مرتبہ کشمیر سے واپس بلایا گیا اور دیوان چنی لعل ناظم کشمیر مقرر ہوا
گورکہہ سنگھ اوسکی مدد کیواسطے کشمیر کو بہیجا گیا تھا اور وہان وہ دو سال رہا ۱۸۳۶ء مین گورکہہ سنگھ کوٹ کو
بہیجا گیا تہا جہان اوس نے شجاعت اور خوبی خدمت انجام دے مگر اوس سال کے ستمبر کے مہینے مین مبتلا
سے اوس نے وفات پائی جوالا سنگھ اپنے باپ کے مرنیکے وقت فقط چار سال عمر مین تھا اور مہاراج نے کل جاگیر سوائے
تین ہزار روپیہ کے ضبط کرلی اور یہہ جاگیر تین ہزار روپیہ کی راجہ ہیرا سنگھ کے اہتمام مین رکہی گئی جوالا سنگھ خود ۱۸۴۳ء
مین ۲۴ سال کی عمر مین مرگیا اور ایک بیٹا ارجن سنگھ سات برس کی عمر کا چہوڑ مرا اوسکے گذارہ کیواسطے اور خاندان کے لحاظ
سے مہاراجہ دلیپ سنگھ نے دو دیہات گہری اور لالہیان جمعی ایکہزار روپیہ کے ارجن سنگھ کے نام واگذار کئے اور ضبطی ملک پنجاب کے وقت یہہ دونو دیہات ارجن سنگھ
کے حین حیات واگذار رہے اور علاوہ اسکے ڈہائی چاہ واقع چاہل پرگنہ ترن تارن ضلع امرتسر مین بسبیل علی الدوام واگذار کئے گئے ہین

صاحب سنگھ کریال والہ

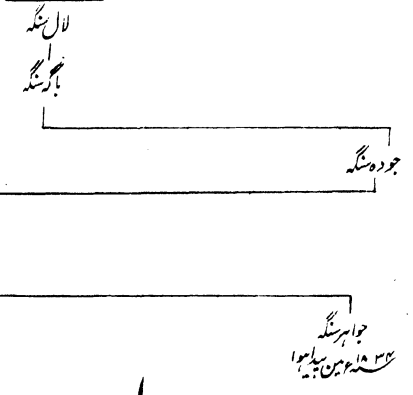

حال خاندان

گوجرانوالہ ضلع کے جنوبی حصہ مین قوم ورک جٹ کی آبادی اس کثرت سے ہے کہ شیخوپورہ سے مرالی والہ تک کُل علاقہ کا نام مدت سے ورکیات پڑہ مشہور ہے اس علاقہ پر سکھون کی مثلون کے اوائل ایام مین لال سنگھ کا قبضہ تہا جو ایک ورک راجپوت تہا اور جمون سے آیا تہا اوسکے بیٹے سردار باگہ سنگھ نے چڑت سنگھ اور مہان سنگھ کے ماتحت بہت زور حاصل کیا اور گوجرانوالہ اور شیخوپورہ کے پرگنون کا بڑا حصہ اوسکے قبضہ مین تہا جب رنجیت سنگھ نے لاہور پر تصرف کیا باگہ سنگھ اوس شہر کے متصل بہت زور آور سردارون مین سے تہا مگر تہوڑے عرصہ کے بعد اوسکو ناچار اطاعت اختیار کرنی پڑی اور افسری ورکیات سوارون کے اوسکو ملی اس سردار کو ڈیڑہ لاکھ روپیہ کی جاگیر جس مین ۸۴ دیہات کریال کلان اور مرالی والہ کے متصل شامل تہے ملی باگہ سنگھ ۱۸۰۶ء مین مرگیا اور اوسکا ایک ہی بیٹا جودہ سنگھ اوسکی جاگیر پر قابض ہوا اور سواران ورک کی افسری اوسکو ملی جودہ سنگھ

مہاراجہ کے اکثر مہموں مین خدمت دیتا رہا آخر کار ۱۸۴۶ء مین پہلی مہم مین کامیاب کشمیر مین مارا گیا اوسکا بیٹا صاحبسنگھ
اوسوقت فقط پانچ برس کا تہا اور اس خاندان کی جاگیر پنجہزار سیصد روپیہ کے ضبط ہوئی جب صاحب سنگھ بالغ ہوا اوسکو
اپنے باپ کی رجمنٹ کی افسری سمیت جاگیر ساڈہے تین ہزار روپیہ کی ملی اور بعد ازان تن سنگہان کی پلٹن مین
اوسکو عہدہ کمیدانی ملا اوسکی جاگیر اُس وقت فقط اتنی تہی کہ ضلع گوجرانوالہ مین موضع بڈہا گوراہیہ اوسکے قبضہ
مین تہا اور علاوہ اوسکے اوسکو تین سو روپیہ نقد ملتا تہا یہ شخص کس قدر ۱۸۴۸ء کے
مفسدہ مین شریک تہا اور اوسکی جاگیر ضبط کی گئی اب اوسکو دو سو چالیس
روپیہ پنشن ملتی ہے اوسکا ایک بیٹا جواہر سنگہ نامی ایک
ہندوستانی پلٹن مین صوبہ دار ہے +

جیون سنگھ بکھے

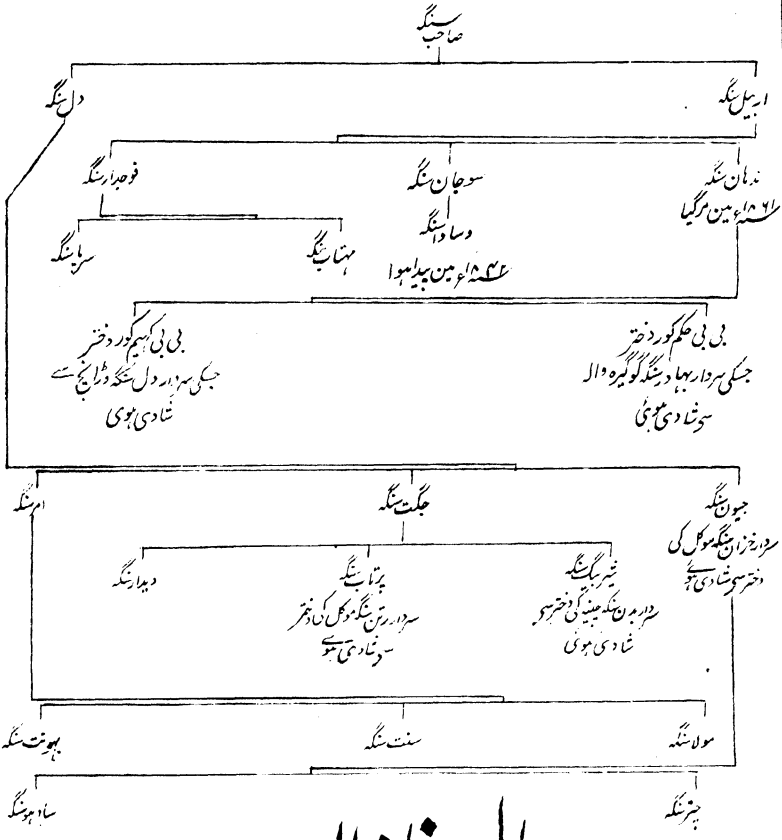

حال خاندان

یہ خاندان شاہنشاہ اکبر کے عہد مین بسیقدر معزز تہا اوس بادشاہ کے عہد مین ایک شخص اس خاندان کا لالو نامی تپہ گل نو کا چودہری مقرر ہوا تہا یہ منصب اس خاندان مین چار پشت تک رہا بعد ان صاحب سنگھ اور اوسکا بہائی

سہاسی امرتسر کو گئی اور وہان وہ پاہل سنگہ ہوگئے چونکہ انکی پاس کسیقدر ثروت تہی ان لوگون کو اوس زمانہ
کے رواج عام کے اختیار کرنے مین کچہہ وقت نہین ہوئی یعنے اونہون نے کچہہ سوار اکٹہے کرلئے اور گرد و نواح کے
علاقہ کو لوٹنا شروع کردیا سب سے زیادہ کامیابی جسم اونکی یہہ ہوئی کہ انہون نے شیخوپورہ پر حملہ کرکے اوسپر تصرف
کرلیا اور قوم لبانہ سے اونکا علاقہ چہین کر اونکو نکالکر شیخوپورہ کو اپنا دارالحکومت بنالیا اونکے بڑے قریب
اور دشمن کہرل تہے اور اس قوم کے ساتہہ ایک معرکہ مین سہاسی سنگہ مارا گیا اور تہوڑے عرصہ کے بعد صاحب سنگہ اونہین
لبانون کی لڑائی مین مارا گیا جنکو اوس نے شیخوپورہ سے نکالدیا تہا اور جنکے نئے بستی واقع میانمیر پر وہ تصرف
کرنیکا عزم کرچکا تہا صاحب سنگہ اور سہاسنگہ کے بیٹے بالاجمال اپنے والدین کے علاقون پر متصرف ہوئے اور ۱۸۰۰ء
تک امن و امان سے اوسپر قابض رہے اوس سال مین مہاراجہ رنجیت سنگہ نے اونپر وار کیا کچہہ عرصہ تک یہہ دونو
سردار شیخوپورہ کے قلعہ کو بچاتے رہے اور کامیاب رہے مگر آخر کار رت سنگہ پڈہانیہ اور نہال سنگہ کی ترغیب سے اونہون
نے اس شرط پر اطاعت قبول کی کہ اونکی واسطے علاقہ دلادینگے مہاراجہ نے اونکو چالیس ہزار روپیہ کی جاگیر
لاہور اور گوگیرہ کے ضلع مین دے امیر سنگہ کو امرسنگہ مجیٹہیہ کی فوج مین عہدہ کمیدانی ملا اور اٹک کو بہیجا گیا
جہان پہاڑی اقوام کے ساتہہ ایک معرکہ مین یہہ شخص متصل برج راجہ ہوڈی کے مارا گیا مگر اوسکی جاگیر اوسکے
خاندان کے پس ماندون مین تقسیم کی گئی شیر سنگہ اور باگہہ سنگہ کو چارپاری* اور کہوڑ چڑہون مین عہدے ملے
رنجیت سنگہ کی سلطنت کے زمانہ مین اس خاندان کے لوگ متصل خدمت چستی سے کرتے رہے اور مہاراجہ
موصوف کے وفات تک اپنے کل جاگیر پر قابض رہی بگہیل سنگہ مہاراجہ سے چند سال پہلے مرگیا اور اوسکا
ہیرا سنگہ اور ہری سنگہ ۱۸۳۹ء مین کچہہ عرصہ بعد مہاراجہ کے مرگئے کشن سنگہ اور فوجدار سنگہ دونو ستلج کی لڑائی مین

---

* چارپاری کی وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ سردار ہوپ سنگہ سد ہوجیت سنگہ اور رام سنگہ سد وزیری اور ہر داس سنگہ نہایا چار یار تہے یہ چہار
آدمی خوبصورت اور خوش لباس ہمیشہ یکجا رہتے تہے اور مہاراجہ اونکی وضع سے ایسے خوش ہوئے کہ اونہون نے ایک
ذیرہ سوارون کا نام چارپاری رکہدیا +

رہتے رہے مگر جیون سنگھ اور بدھا سنگھ لاہور مین اوس فوج کے ساتھہ رہے جو شہر کی حفاظت کیواسطے شہر
مین رہے تھے تقریبًا کل اشخاص اس خاندان کے ۱۸۴۹ء کے مفسدے مین شریک ہوگئے اور اوس فوج مین
شامل تھے جس نے اپنے ہتھیار راولپنڈی مین حوالہ کردئے تھے اونکی جاگیر جسکی جمع نقد آٹھہ ہزار روپیہ
کی تھی ضبط کی گئی ہیرا سنگھ اور ہری سنگھ کی بیوگان کو دو سو روپیہ سال کی پنشن ملے اور اربیل سنگھ کو تین
سو روپیہ کی پنشن ملے جو اوسکو اب بھی ملتی ہے نہان سنگھ جسکو ساٹھہ روپیہ
کی پنشن ملتی تھی ۱۸۶۱ء مین مرگیا یہہ خاندان قوم سے ورک
جٹ ہے اور ابتدا مین جیون سے آیا تھا +

باگہ سنگہ حسن والیہ

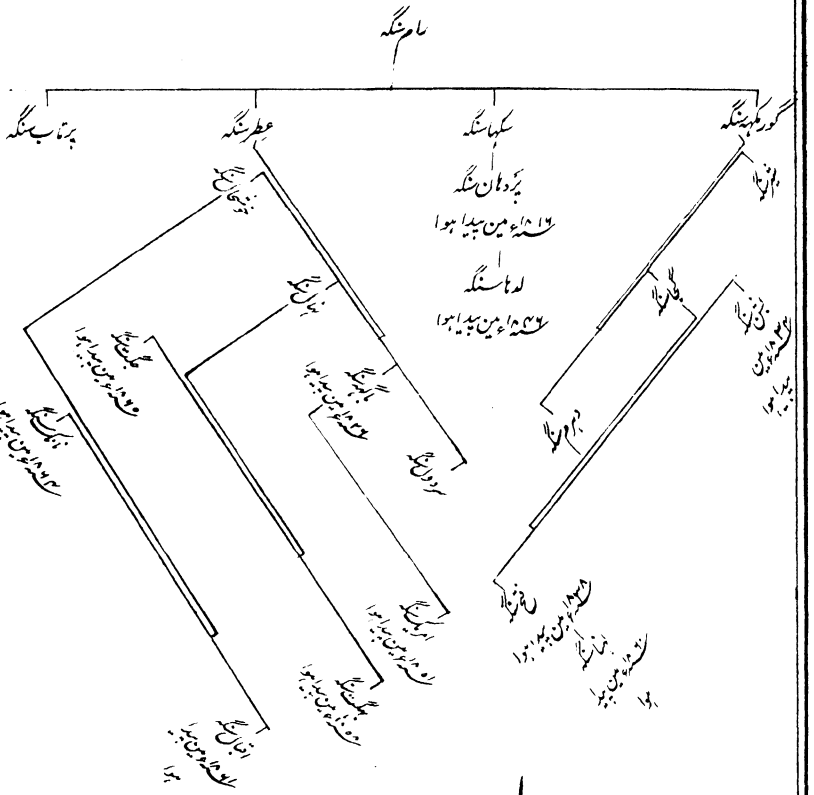

حال خاندان

رام سنگہ جو ضلع گوجرانوالہ کے موضع حسن والہ کے ایک کہتری کا بیٹا تہا لڑکا ہی تہا اوس زمانہ مین جب وہ سردار چڑت سنگہ سوکرچکیہ کے گہر مین ملازم ہوا تہا اور جب وہ بالغ ہوا تو اوس سردار کے سوارون مین بہرتی ہوا مہان سنگہ چڑت سنگہ

بیٹا اوسکا پوتر لہنا یعنے اوس نے مہان سنگھ کو پال دی تہی اور اپنے تہوڑے سی زندگی مین مہان سنگھ اوسکے ساتھہ بہت عزت سے پیش آتا رہا اور اوس نے اوسکو بڑے جاگیر دی ۱۸۱۳ء مین رام سنگھ نے اپنے دو بڑے بیٹے مہاراجہ رنجیت سنگھ کی سرکار مین نوکر کرائے اور چند سال کے بعد دو نوچھوٹے بیٹے عطر سنگھ اور پرتاب سنگھ گہوڑچڑہون کلان مین بہرتی کرائے سردار رام سنگھ اچھا پرانا سپاہی تہا اور اپنے بیٹون کے ساتھہ کشمیر اور ملتان مکیرہ اور پشاور اور بنون کی مہمون مین خدمت کرتا رہا ۱۸۲۴ء مین شیر سنگھ گورکھہ سنگھ کا سب سے بڑا بیٹا کمیدان ہوا اور ۱۸۲۹ء مین اوسکا بھائی گجا سنگھ گہوڑچڑہون مین بہرتی ہوا رام سنگھ کے پاس ۱۱ ہزار روپیہ کی جاگیر تہی رام سنگھ رنجیت سنگھ کی سلطنت کے اختتام تک زندہ رہا اور ۱۸۳۹ء مین دادا باپ اور بیٹے کے نوکر کرکے ۹۰ برس کی عمر مین مرگیا +

رام سنگھ کی وفات کے بعد حصہ کلان اوسکی جاگیر کا ضبط ہوا مگر اوسکے تین بیٹون کو جو زندہ تہے گورکھہ سنگھ سکھا سنگھ اور عطر سنگھ ۲۲ سو ۱۵ سو اور ہزار روپیہ کے جاگیر متفرق ملی ۱۸۴۸ء کے مفسدہ مین اس خاندان کے اکثر اشخاص مفسدون مین شامل ہوگئے اور گجا سنگھ اور سردول سنگھ چلیانوالہ مین مارے گئے اس سبب سے اس خاندان کی جاگیر ضبط ہوگئی سکھا سنگھ کا مفسدون مین شامل ہونا نہین معلوم ہوتا ہے اوس زمانہ مین وہ اپاہج تہا اور چارپائی سے نہین اٹھہ سکتا تہا اور اگر وہ ۱۸۴۹ء مین مرنہ جاتا تو اوسکی جاگیر واگذار رہتی +

۱۸۴۹ء مین گہہ سنگھ عطر سنگھ کا بیٹا سرکار کی نوکری مین عہدہ جمعداری پر بہرتی ہوا اور ہندوستان کو بہیجا گیا تہا جہان اوس نے تا وقتیکہ مفسدہ ختم ہوا تہا اور فوج مین تخفیف ہوئی اچہی خدمت کی اوسکو رام نگر مین دو چاہ جاگیر مین حین حیات عطا ہوئے اور مکانات مملوکہ خاندان کے جو ۱۸۴۹ء مین ضبط ہوئی تہے

واگذار ہوگئی بشن سنگھ سوار دن کے کسی حالہ مین سوار

مقرر ہوا +

ایسر سنگہ بھکہا

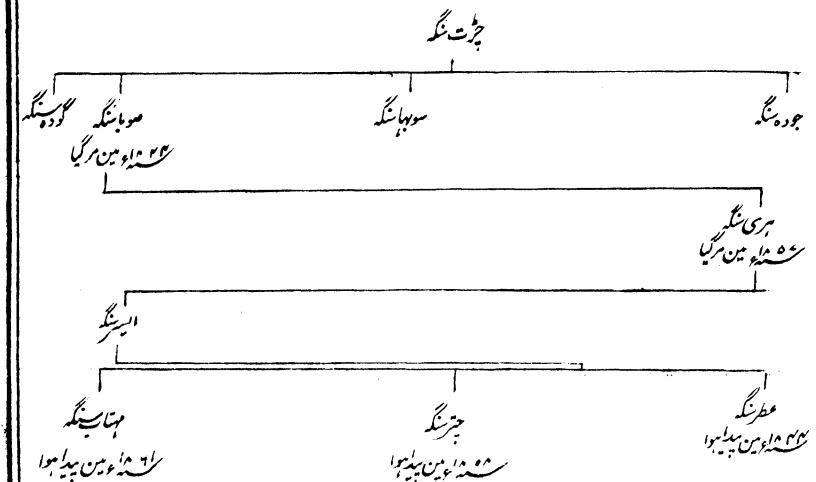

حال خاندان

چڑت سنگہ کے بزرگ پنجاب مین سترہوین صدی کے شروع کے قریب مالوہ سے آئی تہے اور چونیان واقع ضلع لاہور کے متصل آباد ہوے سنہ ۱۷۳۸ء مین وہ بہکہا واقع ضلع امرتسر مین جاکر آباد ہوے اور اس خاندان کا نام اس گانو سے نکلا ہے سردار چڑت سنگہ سردار سادل سنگہ الکہوالا ایک زورآور بہنگی رئیس کے ایک ہمشیرہ کا بیٹا تہا جب سادل سنگہ لاولد مرگیا تو سکہہ گورمتہ نے اوسکے علاقہ کو مابین نارسنگہ چمیاری اوسکی پوتریلیہ اور چڑت سنگہ اوسکے ہمشیرہ زادہ کے تقسیم کردیا نارسنگہ کا حصہ زیادہ بڑا تہا لیکن چڑت سنگہ کی جاگیر بھی وسیع اور اچھی آمدنی کی تہی اور وہ اوس جاگیر پر اپنی وفات تک قابض رہا اوسکے بیٹے صوبا سنگہ کے

پاس چالیس ہزار روپیہ کی جاگیر عطیہ سردار حقیقت سنگھ کنہیہ بشرط نوکری ڈیڑھ سو سوار کی تھی مگر مہاراجہ رنجیت سنگھ نے باستثنا سات ہزار روپیہ کے اور سب جاگیر پر تصرف کر لیا اور یہہ جاگیر پانچ سوار دن کی نوکری کی شرط پر دی صوبا سنگھ اپنے سوار دن سمیت کلان گھوڑچڑھون مین بھرتی کیا گیا تھوڑے عرصہ کے بعد یہہ جاگیر اور بھی گھٹائی گئی اور فقط گورایہ اور بہکہا مین باقی رہے کیونکہ مہاراجہ صوبا سنگھ سے اس سبب سے ناخوش ہو گئے تھے کہ اوسنے اپنی دختر کی شادی مہاراجہ کے ساتھ کر دینے سے انکار کر دیا تھا +

صوبا سنگھ ۱۸۲۶ء مین مر گیا اور جاگیر گورایہ ضبط کی گئی اور موضع بہکہا جمعی چھ سو روپیہ سالانہ ہری سنگھ کے پاس چھوڑا گیا +

۱۸۴۸ء مین ہری سنگھ زیر حکم کپتان ہوڈسن صاحب بہادر گنڈہ سنگل اور دیگر مقامات مین خدمت کرتا رہا اور ایام مفسدہ مین تحصیلدار پنجاب کی ضبطی پر اوسکی جاگیر اوسکے نام واگذار ہوئی ہری سنگھ ۱۸۶۰ء مین مر گیا اور نصف موضع بہکہا واقع پرگنہ سوڑیان اوسکے فرزند ایسر سنگھ کے نام علی الدوام واگذار ہوا ہے ہری سنگھ موضع بہکہا مین رہتا ہے +

رتن چند دوگل

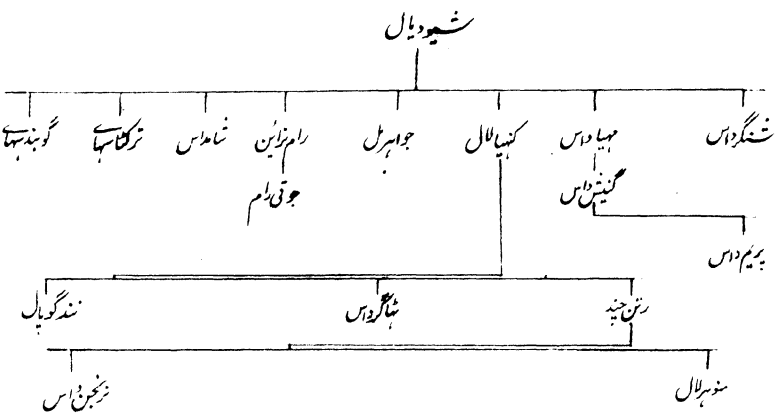

حال خاندان

۱۶۳۵ء کے قریب شاہنشاہ شاہجہان کی سلطنت کے زمانے مین بابا ہریا رام وزیرآباد مین آباد ہوا تہا وزیرآباد تہوڑے دنون پہلے وزیر خان بادشاہی صوبے نے اپنے نام سے آباد کیا تہا ہریا رام نامی موصوف کا کئے سال ملازم رہا اور جب اوسکے پسران بالغ ہوئے اوس نے ترک دنیا کیا اور ایک منتہہ بنایا جو اب ہے ہرلالپی کے نام سے معروف ہے *

* یہ پنت بہ نسبت دیگر فرقہ پنجاب کے جہان سنگہہ زیادہ مین پنجاب کے سرحد پر زیادہ مشہور ہے رام کشن سوامی مہتن گرگا چیلا و جانشین اٹہا ہوین صدی کی شروع مین وزیرآباد آیا اور اوسنے ہریا رام کو چیلہ بنایا بالا والا ایک جزیرہ اسمعیل خان کا وزیرآباد مین آیا اور اوسکی دل پر یہ بات کے پاکیزہ ہے اور دانائی سے ایسا اثر ہوا کہ وہ اوسکا چیلہ ہوگیا اور اپنی تمام نذرات دی آیا اور فرد دستون کے نام سے مشہور ہوا اور اب ہرلالپی کہلاتا ہے اس پنت کا صدر مقام ڈیرہ اسمعیل خان مین ہے اور دہان کا مہنت رام پیارا ہے ایک مٹہا کردوارہ منیوٹ مین ہے اور ایک چکو وال مین ہے چیلہ مختلف ذاتون کے ہین بعضون نے دنیا ترک کردی ہے بعض ہویا کرتے ہین جو نارکہین وہ گیروے کپڑے پہنتے ہین +

ہرڈ کی اولاد مین سے سب سے پہلے کشنگور نے سکھون سے دوستی اختیار کی کشن کور دختر گورنجیش سنگھ وزیر آبادیہ
کا نوکر ہوا جو سردار چڑت سنگھ کا دوست تہا اور شیو دیال کشن گور کا بیٹا سردار سوکر چکیہ کا نوکر ہوا اون اوائل
ایام مین سکھون کا انتظام سررشتہ مال کا بقاعدہ تہا اور سرداران سوکر چکیہ کی جاگیرون کا جو اہتمام شیو دیال نے
کیا اوسکی نسبت کوئی بات قابل تحریر کے نہین ہے جب رنجیت سنگھ نے علاقہ دہنی فتح کیا مہاراجہ نے شیو دیال
کو وہان کا کاردار مقرر کیا اور اوسکو نور پور مین بشرط خدمت علاقہ دیا جب شیو دیال بوڈہا ہوا اوس نے دربار مین
اپنے پسران تنکر داس اور کنہیا لال کو پیش کیا اور وہ دونون بہی اوسکو چہوڑ گیا اور وہان مرگیا دونو بہای شہزادہ
کھڑک سنگھ کی سرکار مین ماموز ہوے تنکر داس چند عرصہ تک شہزادہ کی جاگیرات کا اہتمام کرتا رہا اور کنہیا لال سیالوال
کا کاردار مقرر ہوا جو اوس وقت شہزادہ کی جاگیرات کا ایک جزو تہا جب دیوان موتی رام کشمیر کا صوبہ مقرر ہوا تنکر داس
مال کے سررشتہ کا دفتری مقرر ہوا اور جب دیوان موتی رام دوسری بار نظم کشمیر کا مقرر ہوا تو کنہیا لال اوسی عہدہ پر
مامور ہوا جسپر مشیترا اوسکا بھائی تہا +

تنکر داس ۱۸۳۲ء مین مرگیا جب پنڈا دونخان کی کانہائی نمک راجہ گلاب سنگھ جموں والے کو ملین کنہیا لال زیر حکم
راجہ موصوف کاردار مقرر ہوا اور ۱۸۳۶ء تک اوس کام پر رہا اور اوسکو اور اوسکے بڑے بیٹے رتنچند کو دو ہزار روپیہ
ماہوار تنخواہ ملتی رہی اور اوسکا بیٹا رتنچند دربار مین ۱۸۳۱ء سے ۱۸۴۹ء مین خشی رہا رتن چند معہ اپنے بہائی ٹہاکر داس کے دربار مین معزز رہے
اور اونکو جاگیرین ملین جنکے مقدار ۱۸۴۵ء مین دس ہزار تین سو دو روپیہ تہے رتنچند کو چہوٹی ہی عمر مین مہاراجہ کی چہوٹی
مہرلی اور کتنے سال تک وہ مہر اوسکے پاس رہی اور مواجب متعلقہ پاتا رہا بعد ازان رتن چند گہوڑچڑہون خاص
کا کپتان مقرر ہوا اور تہوڑے عرصہ تک ٹہاکر داس کے پاس رہی جب کنور نونہال سنگھ کو زور ہوا ٹہاکر داس

* رتن چند کے پاس جو مہر تہی وہ مہاراجہ کے چہوٹی مہر تہی اکثر ڈاک پر بہیجے اور چہوٹی مہرین دو نوکا گائی جاتی تہین مہاراجہ جو خلعت بالمقدر روپیہ بخشتے
تہے مہر دار یعنی چہوٹی مہر والی کو دو روپیہ سیکڑہ ملتا تہا اور جو نئی جاگیرین دی جاتی تہین اون پر پانچ روپیہ سیکڑہ ملتا تہا لیکن جو آمدنی ہوتی تہی اوسمین
سے کسیقدر سرکار رہی لیتی تہی رتن چند دو گل کے علاوہ مختلف اوقات مین یہ چہوٹی مہر تمام چند دیوان ساون مل کے رشتہ دار اور ہرسکہ اے عم
بہیجے جنرل بنا تہا اور رتن چند ڈاڈہیالا اور آدیسون کے پاس رہی تہی +

دھنی - کلار کہار اور روپچہ وال کا کاروار چار ہزار تین سو بیس کی سالانہ مواجب پر مقرر ہوا مہاراجہ شیر سنگہ کی سلطنت کے زمانہ مین دونو بھائی لاہور مین مختلف عہدون پر مامور رہے اور رتن چند کو بہت سوخ اور رشد حاصل ہوا پنڈت جلا نے اوسکو ۱۸۴۳ء مین جانیس ہزار روپیہ جریمانہ کیا مگر بھائی رام سنگہ کی سفارش سے یہہ جریمانہ معاف ہوگیا تہا ۱۸۴۴ء مین ماہ فروری مین رتن چند راجہ لال سنگہ کے ہمرکاب جمون کو گیا تہا اور جب سردار فتح سنگہ مانک وزیر بھنبا کے جمون مین راجہ گلاب سنگہ کے حکم سے مارے گئے تہے رتن چند و گوکل سردار مسطوی کے ہمراہ تہا اور چند روز تک فوج کے روپیہ کیواسطے بطور یرغمال روک رکہا گیا تہا +

۱۸۴۶-۴۹ء مین رتن چند کا رویہ شتبہ رہا تہا اور اوسکی جاگیرات باستثنا دو باغون واقع لاہور اور وزیرآباد کے جنپر اوس نے بہت روپیہ صرف کیا تہا ضبط کی گئین دونو باغ بسبیل علی الدوام داگذار کی گئی تہے رتن چند کو تین ہزار چھ سو روپیہ کی پنشن حین حیات ملی تہی اوسکے چچا گوبند سہای اور اوسکو عموزاد بہائیون جوتی رام و گنگا رام کو سو روپیہ کی اور گنیش داس کو تین سو پچہتر روپیہ اور ٹہاکر داس کو تین سو ساٹہ روپیہ کی پنشن ملی تہی نند گوپال رتن چند کا سب سے چہوٹا بہائی ۱۸۴۰ء مین پنشنیون مین دربار مین ملازم ہوا تہا اور ۱۸۴۵ء مین سردار کرم سنگہ کوہاریہ کے سپاہ کا جو راجہ لال سنگہ کا سالہ تہا بخشی مقرر ہوا اور اوسکو جاگیر پٹہانوالی اور ٹہٹہ وغیرہ جمعی دو ہزار پانچسو بیس روپیہ کی ملی تہی ۱۸۴۸ء مین وہ راجہ شیر سنگہ کی فوج کے ساتہہ ملتان کو گیا تہا اور اوسکے نسبت گمان تہا کہ مفسدون کے ساتہہ شامل ہوگیا تہا مگر اوس نے بیان کیا کہ چونکہ مین نمک حلال رہا تہا اس سبب سے شیر سنگہ نے مجہے گرفتار کرکے قید کردیا تہا اور فقط حاکمرائے کی سفارش سے جسکے بہائی متصدی کو نند گوپال کے بہن بیاہی تہے قید سے مخلصی ہوئی تہے یہہ بات تحقیق ہے کہ نند گوپال گجرات کے آخری لڑائی سے پہلے حاضر ہوگیا اور اوسکے عذرات قبول کرلئے گئے تہے ضبطی ملک کے پیچہے وہ سرکار کی ملازمت مین بعہدہ کوتوالی و تحصیلداری و اسسٹنٹ پولیس کے رہا نند گوپال اپنا کام بہت کام چستی اور لیاقت سے کرتا رہا رتن چند دو بیٹے منوہر لال اور نرنجنداس چہوڑکر ۱۸۵۶ء مین مرگیا +

فتح سنگھ کھرجا کبیہ

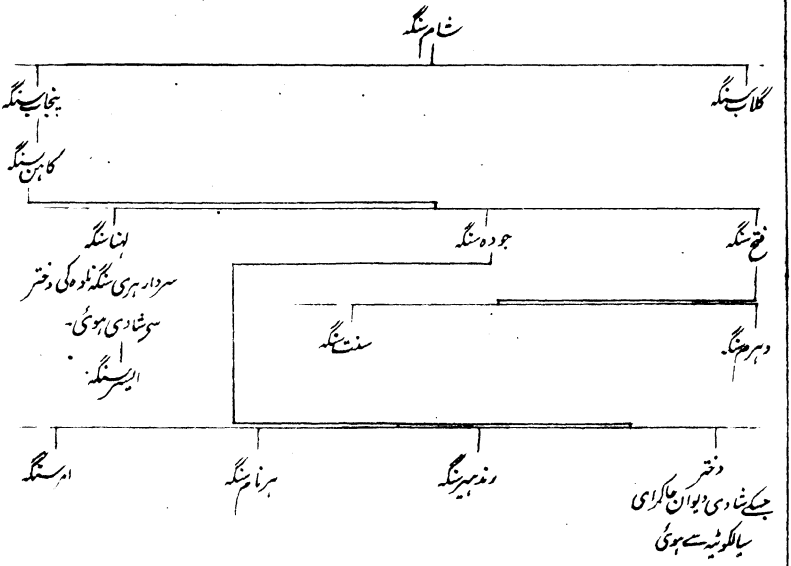

حال خاندان

شام سنگھ گھرجا کبیہ متصل گوجرانوالہ مین ساہوکار تہا اوسکی دو بیٹے تہے بڑے بیٹے گلاب سنگھ نے اپنے باپ کا کام اختیار کیا مگر اوسکا چہوٹا بیٹا پنجاب سنگھ سردار فتح سنگھ کالیا نوالہ کی سپاہ مین تیس روپیہ ماہوار پر سوارون مین بہرتی ہوا مثل بہت سے سوارون کی جو فوج سکہان مین بہرتی تہے پنجاب سنگھ نے اپنی بہادری سے افسری پائی اور جب اوسکا مربی سردار فتح سنگھ مرگیا اور پنجاب سنگھ کو اوسکا جانشین دل سنگھ نہرنہ لینے ناخن تراش

پسند نہ ہوا وہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے حضور مین چلا گیا اور مہاراجہ نے اوسکو ایک رجمنٹ مین بھرتی کر دیا اور دیہات
ایمہ و فتح پور واقع ضلع امرتسر جمعی دو ہزار پانچ سو روپیہ کے اوسکو جاگیر مین دیئے اور ۱۸۱۸ء مین بعد مہم دوم ملتان
کے پنجاب سنگھ کو پچاس ہزار روپیہ جاگیر بشرط نوکری ایک سو پچیس سوارون کے ملی جب پنجاب سنگھ مرگیا تو اوسکے
جاگیرات سرکار مین ضبط ہوئین کیونکہ اوسکا ایک بیٹا کاہن سنگھ نام فقط پندرہ برس کا عمر مین تہا لیکن جب کاہن سنگھ
بالغ ہوا مہاراجہ نے اوسکو بافسری پانچ سو سوار کے لیکھڈا اور گھیب کو بھیجا اور اوسکو پندرہ ہزار روپیہ کی جاگیر
عطا کی اوس علاقہ مین وہ نو برس رہا بعد ازان سرکار کی باقی اوسکی طرف بہت رہی اور حساب جو اوس سے لیا گیا
وہ پورا نہین ہوا اس سبب سے وہ برخاست کیا گیا بعد اوسکے اوس نے سردار ہری سنگھ نلوہ کا توسل حاصل کیا اور اپنے
نئے آقا کے ہمرکاب اوسکے بہت سے مہمون مین رہا ۱۸۳۱ء مین یوسفزئی کے غازیون کے لڑائی مین وہ لڑا لیکن تھوڑے
عرصہ کے بعد اس سبب سے کہ دیگر افسران ہمسر کے ساتھہ اوسکی بنتی نہ تہی وہ سردار عطر سنگھ سندہانوالیہ کے پاس چلا گیا
اور سردار موصوف نے اوسکو ایک عہدہ ماتحت معہ جاگیر سات ہزار روپیہ کی دی پھر وہ خرل مہان سنگھ کے ساتھہ
جو کشمیر کا صوبہ تہا کشمیر کو گیا اور تین سال کے بعد لاہور کو بہت کچھہ پیدا کر کے واپس آیا اوسکے فرزند لہنا سنگھ نے اوسکے
سابق آقا سردار ہری سنگھ نلوہ کی دختر کے ساتھہ شادی ہوئی سردار ہری سنگھ اپنے داماد کو اپنے ہمراہ پشاور کو مہم خیبر
مین لے گیا جس مین وہ بڑا خرل مارا گیا تہا تو نہال سنگھ کی حیات مین اور مہاراجہ شیر سنگھ کی سلطنت مین لہنا سنگھ
اور اوسکے تین فرزند مورد الطاف رہے اور فوج مین اونکو نوکریان ملین مگر جب راجہ ہیرا سنگھ کو زور ہوا اس
خاندان پر مصیبت آئی لہنا سنگھ سردار اجیت سنگھ سندہانوالیہ کی نوکری مین تہا اور نئے وزیر نے جو سردار ان
سندہانوالیہ اور اونکی متوسلون کے ساتھہ عداوت اور نفرت رکہتا تہا کاہن سنگھ کی جاگیر ضبط کر لی اور اوسکو اور فتح سنگھ
کو قید کر دیا لہنا سنگھ کسی حکمت سے قید مین سے نکل گیا اور اوس نے بابا بیر سنگھ سکھون کے بڑے گورو کے پاس پناہ لی
جب جواہر سنگھ وزیر ہوا اس خاندان کے آدمی قید سے آزاد ہوئے اور اپنے سابق حیثیت اونکو پھر حاصل ہوئی دیوان آتما سنگھ
۱۸۴۶ء مین ستلج کی لڑائی مین ایک بندوق کی گولی سے مارا گیا اور دربار سے اس خاندان کو بہ شرط نوکری
گہر جاگہہ اور دو ہولن دار مین دو ہزار نو سو دس روپیہ کے جاگیر ملی ضبطی ملک پنجاب کے بعد جاگیر ضبط ہوگئی اور جاگیر کے

عوض فتح سنگھ اور لہنا سنگھ کو چھ سو روپیہ اور تین سو ساٹھ روپیہ کی پنشن ملی کانہہ سنگھ کی بیوہ کو بھی تین سو روپیہ
کی پنشن ملی یہہ خاندان قوم سے کھتری ہے اور موضع گھرجاکھہ مین رہتا ہے جس موضع کو
وڑائچ جٹون نے ضلع گوجرانوالہ مین آباد کیا تھا +

سردار شمشیر سنگھ ماڑی

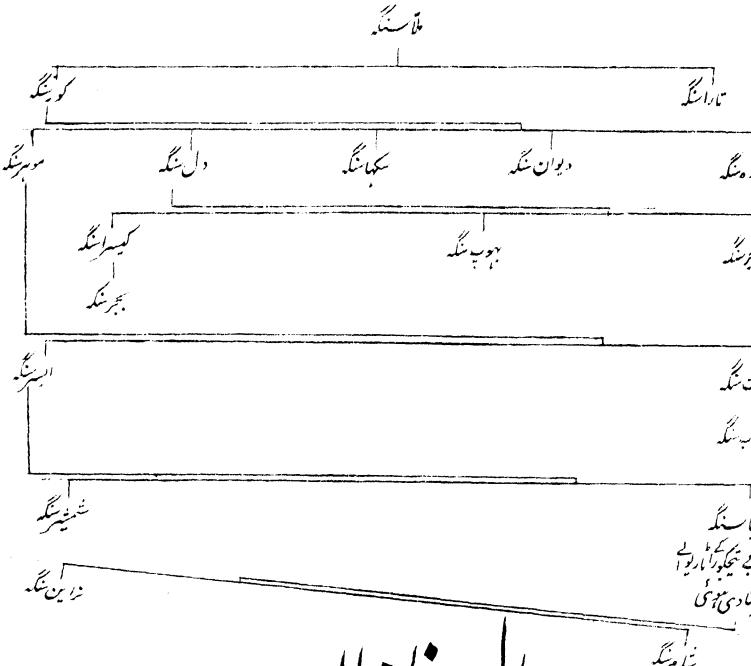

حال خاندان

خاندان ماڑی شیر گل قوم سے ہے جسکے اصل کا حال اور جگہہ لکھا گیا ہے اس قوم نے ضلاع لاہور امرتسر مین کئے دیہات آباد کئے تہے جنا سنجا دن مین سے ملا نوالہ - دیوا - دیوا سمور اور ماڑی مین شمشیر سنگھ کا خاندان درانی مہم کے

* دیکھو حال خاندان کسیدان دیوا سنگھ کا قوم گل جس قوم مین کوئی بڑا سردار نہین ہے لاہور امرتسر گوجرانوالا اور فیروزپور کے ضلاع مین آباد ہے جیسا افسام شیر گل فرزند گل کی نسبت ہے ویسا ہی گل کی نسبت ہی ہے گل ایک راجپوت سردار پرتہی پت یا پرتھی پال کا بیٹا ایک جٹنی عورت سوتہا اور نتھل پیشہ گل کی اسکے ہی جٹ وہ پیدا ہوا تہا ایک دن گل یعنی گل مین پہینگ دیا تہا اور اس سبب سے اوسکا نام گل رکہا گیا +

زمانہ تک ملانوالہ مین رہتا تھا اوس مہم مین افغانون نے اوس گانو کو غارت کر دیا اور ملا سنگہ دیوا سو کر بھاگ گیا اور وہان جا بیٹھا اور وہان قزاقی کرتا رہا بعد ازان بادشاہی سپاہ کے ساتھ ایک معرکہ مین وہ مارا گیا اوسکے پیچھے اوسکے دو بیٹے رہے کورسنگہ اور تارا سنگہ کورسنگہ پیچھے زبردست سردار ہوا کورسنگہ سردار ان بھنگی اور خوشحال سنگہ اور بدھ سنگہ فیض اللہ پوریہ کے ساتھہ جالندہر مین اور دوآبہ جالندہر مین اور دریاے ستلج کے جنوب کیطرف اوس نے ایک علاقہ پر تصرف کر لیا اوس نے اپنے فرزندان جودھ سنگہ دیوان سنگہ اور سکھا سنگہ کو اوس علاقہ مین چھوڑا اور خود اپنے جدی موضع ماڑی کو واپس چلا گیا جو امرتسر اور فیروزپور کے بیچمین نصف مسافت پر واقع ہے اوس گانو مین اوس نے ایک کچا قلعہ بنایا کہ اوسکے آثار اب بہی موجود ہین اور اوسکا نام اوس گانو کے سبب سے ہمیشہ کیواسطے باقی ہے کیونکہ اوسکا نام ماڑی کورسنگہ والا ہے +

جب رنجیت سنگہ نے لاہور کے جنوب کیطرف علاقہ پر تصرف کیا مہاراجہ نے قلعہ ماڑی کا محاصرہ کیا جسمین اوس وقت موہر سنگہ کورسنگہ کا سب سے چھوٹا بیٹا تہا مقابلہ کرنے سے دست تہا اور موہر سنگہ نے قلعہ اور علاقہ چھوڑ دیا مہاراجہ نے اوسکے ساتھہ اچھا سلوک کیا اور پیروچک - اور بجھرہ اور ٹہمرہ اور مانا پور مین اوسکو جاگیر دی +

اسکے بعد تہوڑے عرصہ مین سردار کورسنگہ مر گیا اور اوسکے علاقہ آنروی ستلج پر مہاراجہ بیٹیالہ اور بہاگ سنگہ اہلوالیہ اور جودہ سنگہ کلیہ نے تصرف کر لیا جودہ سنگہ اور سکھا سنگہ اور دیوان سنگہ کے اولاد اب بہی ضلع انبالہ مین آباد ہین جہان اونکے قبضہ مین چند دیہات ہین +

موہر سنگہ معہ اپنے بہائی دل سنگہ کے چند سال تک جاگیر پر متصرف رہا اور کچھہ نوکری وہ نہ دیتے تہے لیکن پیچھے اونہے سو سوار دن کی نوکری لی گئی موہر سنگہ کشمیر کی مہم مین خدمت کرتا رہا اور وہان وہ زخمی ہوا تہا ۱۸۳۲ء مین اوس نے ٹہیری کے جنگ مین اچھی خدمت کی اور بعد ازان اوسکو پانچسو سوار دن کی افسری ملی ۱۸۳۷ء مین موہر سنگہ جنرل وینتورا صاحب کے ساتہہ ستلج کے شمال کیطرف رئیس تہا ول پور کے علاقہ کو شامل اور متصرف کرنے مین شامل رہا اوس کے

بہائی دل خان کی وفات کے بعد بیٹنگ نے رئیس بہاول پور سے بابت علاقہ دواب شمال دریاے ستلج کے باج انگلستان محمد خان کسی نوکچھہ بہی نہین دیتا تہا اور دیہنیتا دفتگلہ اوسکو عایت نہین ہوتی تہی مقابلہ کرتا رہتا تہا پہلے پچاس ہزار روپیہ انگلستان گیا تہا پہر لاکہہ روپیہ اور بعد ازان اسی دن محمد کی وفات پر پانچ لاکہہ روپیہ طلب کیا گیا علاوہ اوس علاقہ مین سوہاول خان سوم جو پسر دوم محمد کے مسند نشین ہوا تہا اس سے زیادہ روپیہ اوس علاقہ سے محول نہین کر سکتا تہا ہاول خان کو نو تو اسقدر روپیہ دینا منظور رہتا ہو وہ دی سکتا تہا اور

۱۸۳۷ء مین جنرل وینتورا صاحب نے اوس علاقہ پر تصرف کر لیا اور اپنی سرکار کو سال اول کے تیس لاکہہ روپیہ دینا کر لیا +

دوسرے سال وہ مر گیا اور اوسکے وفات کے پیچھے اوسکے نصف جاگیر سیالکوٹ اور دینا نگر اور قصور مین اوسکے فرزند ایسر سنگھ کے نام واگذار رہین اس سردار کا کچھ بہت حال لکھنے کے قابل نہین ہے سردار مسطور اپنی سپاہ کے ساتھہ کلّوا و سکیت اور ہزارہ اور پشاور مین خدمت دیتا رہا ایسر سنگھ ۱۸۴۳ء مین مرض سنجار سے پشاور مین مر گیا +

شمشیر سنگھ کل ایام وزارت ہیرا سنگھ اور جواہر سنگھ اور لال سنگھ مین اپنی جاگیرات پر قابض رہا ۱۸۴۵ء مین وہ راجہ شیر سنگھ اٹاریوالہ کے ساتھہ ملتان کو گیا اور اوسکے ساتھہ مفسد ہو گیا اگرچہ شمشیر سنگھ کم عمر تھا لیکن لایق آدمی تھا اور زور رکھتا تھا اور اوسکے کل جاگیرات جمع ستائیس ہزار روپیہ کی ضبط کی گئین اور ۱۸۴۶ء مین سات سو بیس روپیہ کی پنشن اوسکی حین حیات ملی اوسکے چھوٹے بھائی جنبھیجا سنگھ کو تین سو ساٹھہ روپیہ کی پنشن ملی جنبھیجا سنگھ کے ساتھہ بے بے تیجکور دختر سردار چتر سنگھ اٹاریوالہ کے شادی ہوئی تھی جو پیشتر مہاراجہ دلیپ سنگھ کو منسوب ہوئی تھی ۱۸۴۶ء مین شمشیر سنگھ کو ایک معافی دو سو روپیہ کی ملی اوسکی زمینداری کسیقدر ماڑی کورسنگھ والا اور قاضی چک مین ہے +

گوجر سنگھ بھوپ سنگھ اور کیسر سنگھ بہت اچھے افسر فوج سواری کے زیر حکم جنرل آویطا بیلہ صاحب کے تھے وہ سب گئے ہین اونکی بیوگان کو سرکار سے سات سو بیس کے پنشن ملی تھی +

سردار گنڈا سنگھ مٹو

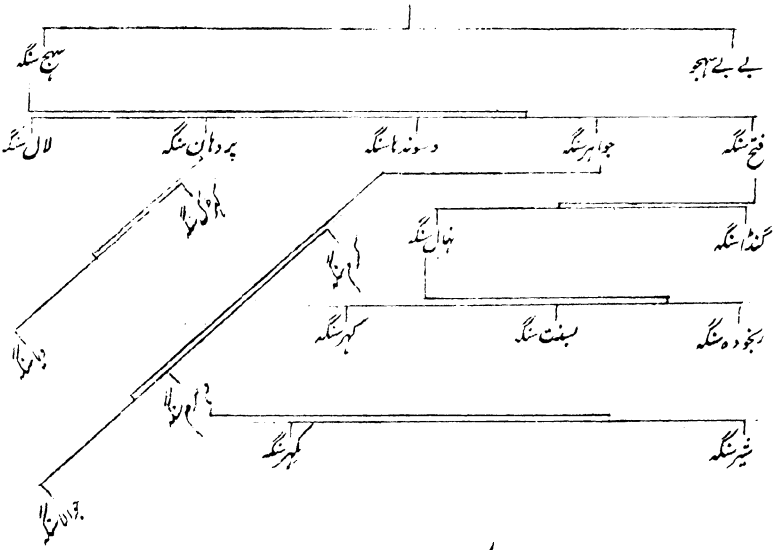

حال خاندان

گوریا سنگھ جو اس خاندان کا بانی تھا سردار چڑت سنگھ سوکرچکیہ کا مثلدار تھا گوریا سنگھ کا تعلق سردار چڑت سنگھ سے اور بھی زیادہ اس سبب سے ہوگیا کہ گوریا سنگھ اپنی دختر سبھجو کی شادی سردار دل سنگھ اگا لگڈھ والے سے کردی تھی جو سردار چڑت سنگھ کا سالا تھا جب بخت سنگھ اپنے باپ کا جانشین ہوا تو اول اول اونکو دل سنگھ پر بہت اعتماد تھا اور ہر معاملہ مین اوسکی نصیحت اور مشورہ سے کام کرتے تھے لیکن تھوڑے ہی عرصہ مین ناموافقت ہوگئی اور

۱۸۰۷ء مین رنجیت سنگہ نے دل سنگہ کو قید کر دیا اور اکالگڈہ پر ناگاہ حملہ کر کے اوسپر تصرف کر لینے کو رنجیت سنگہ نے عزم کیا مگر سھجو بہادر عورت تھی اور اپنے بھائی سھج سنگہ کی مدد سے تین مہینے تک بخوبی مقابلہ کرتے رہے تین مہینے کے بعد محاصرہ اوٹھالیا گیا بعد ازان ۱۸۰۸ء مین دل سنگہ کے مرنے پر رنجیت سنگہ نے اس قلعہ پر قبضہ کر لیا اور بعد ازان احمد آباد پر حملہ کیا جسکو چند عرصہ تک سھج سنگہ بچاتا رہا لیکن آخر کار مجبور ہو کر قلعہ چھوڑ دیا دل سنگہ کے وفات کے بعد سھج سنگہ جھنگل اور بہریال مین جاگیر ملی اوس کے فرزند سردار فتح سنگہ نے فتح خان وزیر کابل اور کشمیر اور ملتان کی مہمون مین تعریف کی قابل خدمت کی ۱۸۳۴ء مین مہاراجہ نے علاقہ بہریال جمعدار خوشحال سنگہ کو دیدیا اور اوسکے عوض مین سردار گنڈا سنگہ مٹو کو اور جاگیر دی گنڈا سنگہ ماتحت سردار ہری سنگہ نلوہ کے ایک عہدہ دار تھا اور بہت لڑائیون اور معرکون مین سرحد پر لڑتا رہا ۱۸۴۵ء مین وہ اور اوسکے عموزاد بھائی مفسدون مین شامل ہو گئے اور اس خاندان کی جاگیرات جمعی اونیس ہزار روپیہ ضبط کی گئین گنڈا سنگہ کو بارہ سو روپیہ اور دسوندا سنگہ اور نہال سنگہ کو ہر ایک کو ایکسو بیس روپیہ کی پنشن ملی یہہ خاندان مٹو جٹ ہے اور موضع مٹو ضلع گوجرانوالہ مین اس خاندان کی سکونت ہے ٭

کاہن چند

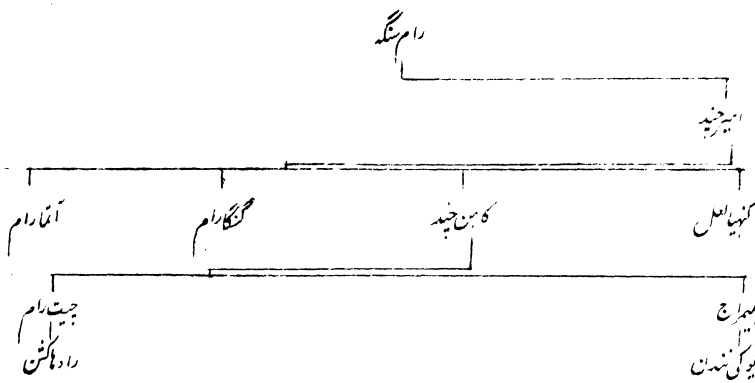

حال خاندان

یہہ خاندان ابتدا مین ملتان سے آیا تہا اور کئی آدمی اس خاندان کے سرکار رشاہی کی خدمت مین لاہور مین اور جگہ ملازم رہے تہے دونو امیر چند باپ اور رام سنگہ دادا کاہن چند کے سردار صاحب سنگہ دیگلہ کے نوکر رہے تہے جب سلطنت سکہان قایم ہوئی امیر چند زیر حکم مصر دیوان چند کے سررشتہ مال مین ملازم ہوا اور بعد وفات مصر دیوان چند کے سردار ہری سنگہ نلوہ کے تحت مین فوج مین اوسکو عہدہ ملا امیر چند بڑی عمر کو پہونچکر وزیر آباد مین ۱۸۳۰ء مین مرگیا +

کاہن چند کو سرکار سکہہ مین ۱۸۳۲ء مین نوکری ملی اور ٹہیری کی لڑائی کے بعد حضور نویس ہوا کاہن چند کو دیانت اور لیاقت کے سبب سے ۱۸۳۷ء مین دوجاہ بوٹالہ مین اور موضع کلاسیا لکوٹ مین کل جمعی چہہ سو روپیہ سالتہام لے اور ۱۸۳۸ء مین اوسکو موضع مانگٹ جمعی پانچسو روپیہ کا ملا اوس سال کاہن چند کو عہدہ مراسلہ نویسی ملا یہہ

خدمت ایسی تھی کہ اوسمین کسیقدر لیاقت اور قابلیت ضروری تھی اور یہہ خدمت فقط ایسے منشی کو ملسکتی تھی جسکی دیانت پر پورا پورا اعتماد ہوتا یہہ خط وکتابت خفیہ زیرنگرانی خود مہاراجہ کے فقیر عزیزالدین کے ذریعہ سے ہوتی تھی اور پیچھے پیچھے فقیر عزیزالدین کے ساتھ بھائی رام سنگھ اور بھائی گوبند رام شامل کئے گئے تھے ٭

ڈیرہ خاص جس مین اکثر جوان سکھ سردار اور فوج سکھان کے چیدہ آدمی تھے پہلے کاہن چند نے بہرتی کیا تھا کاہن چند کو نہ تو اوسکی افسری کی لیاقت تھی نہ اوسکو صحت جسمانی اوس افسری کے قابل حاصل تھی اور تھوڑے عرصہ تک اوسکی افسری اوسکے بھائی گنگا رام کے پاس رہی تا وقتیکہ یہہ ڈیرہ راجہ ہیرا سنگھ کے تحت مین کیا گیا بڑے مہاراجہ کی وفات کے بعد جو انقلاب ہوتے رہے اونسے کاہن چند کی حیثیت مین کچھ فرق نہین آیا اوسکا عہدہ اور اوسکا مواجب پورا بنا رہا اور بعض دیہات جو اوسکے پاس قتان مین تھے اونکے عوض مین اوسکو اوسیقدر جمع کے دیہات جمعی چودہ سو روپیہ منگلی - لکڑا - منگلی کلان - اور منگلی گوجران ملے ستلج کی لڑائی کے بعد اوسکی جاگیر واقع دوآبہ جالندہر جو سرکار انگریزی کو دیدیا گیا تھا اوسکے پاس سے جاتی رہی اور اوسکے عوض اوسکو کلاوزیرآباد مین جمعی تین ہزار روپیہ کا ملا ضبطی ملک پنجاب کے بعد اوسکی جاگیر ضبط ہوئی اور اوسکو بارہ سو روپیہ کی پنشن جین حیات ملی ٭

ہیمراج کاہن چند کا بڑا بیٹا ۱۸۴۰ء مین دربار مین تیس روپیہ کے مشاہرہ پر منشی مقرر ہوا تھا تھوڑے عرصہ مین اوسکے ترقی ہوگئی اور وہ سند نویس مقرر ہوا اور پھر بعہد رنجیت سنگھ کے دربار کا سررشتہ دار ہوا اور پھر رزیڈنسی مین اول منشی ہوا ۱۸۴۹ء مین اوسکی جاگیرات اور مواجب سات ہزار تین سو اٹھتالیس روپیہ سالانہ تھے چونکہ یہہ جاگیرات نئی تھین اور ہیمراج فقط آٹھ سال کا ملازم تھا اسواسطے جاگیرین ضبط ہوئین اور اوسکو تین سو روپیہ جین حیات پنشن ملی ٭

کہر سنگہ چشمہ والہ

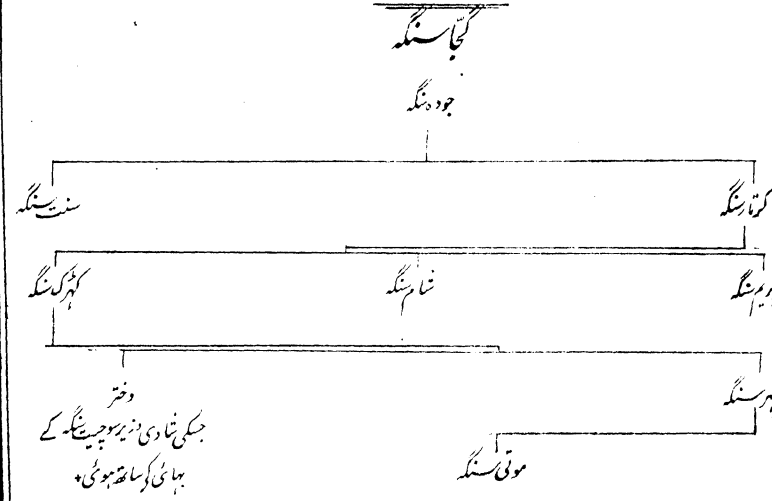

حال خاندان

گجا سنگہ قریب ۱۸۰۵ء کے کنہیون کی مثل مین جسکا رئیس اوس وقت سردار جے سنگہ تہا شامل ہوا اور چونکہ خدمت اوس نے اچھی کی اسواسطے اوسکے سردار نے اوسکو آٹہ گانو جمعی چار ہزار روپیہ جاگیر مین دیئے جب گجا سنگہ مرا جودہ سنگہ اوسکا بیٹا بچہ تہا مگر سردار جیسنگہ نے اوسکے ساتہہ فیاضی سے سلوک کیا اور جب وہ بالغ ہوا اوسکے باپ کا علاقہ اوسکو عطا کیا جب سردار جیسنگہ مر گیا اوسکی بیوہ سدا کور مثل کی رئیسہ ہوئی اور جودہ سنگہ اوسکا مطیع الحکم ہوا اور اوس زمانہ تک کہ جب رنجیت سنگہ نے سدا کور کو ۱۸۱۲ء مین قید کر دیا اوسکی نوکری مین رہا سدا کور کے وسیع اور منتشر علاقہ کا اہتمام اور انتظام کرتا رہا مہاراجہ نے سدا کور کو جو قید کر دیا اور اوسکا علاقہ ضبط کر لیا یہہ صدمہ ایسا

ناگاہ پہونچا کہ سردار ان کنہیہ کچھ بھی مقابلہ نہ کرسکے قلعہ اٹل گڈہ ضرور چند عرصہ تک لڑتا رہا جس مین ایک عورت رانی سداکور کی ایک کنیز لڑتی رہی اور جودہ سنگھ مہاراجہ کا طعنہ جو کہلے دربار مین ہوا تہا ایسا شاق گذرا کہ وہ جمون کے متصل چھوٹے سے قلعہ ننگا مین چلا گیا مگر آخر کار اوس نے مجبور ہوکر قلعہ مذکور چھوڑ دیا اور اوسپر بہت بہاری جرمانہ ہوا اور وہ قید کیا گیا قید کیحالت مین وہ مکان سنگھ چمنی کی تفویض مین ۱۰ سال آیندہ یعنے ۱۸۲۲ء مین وہ اٹک کو تہانہ دار ہوکر بہیجا گیا اور چار سال تک وہان قلعدار رہا بعدازان وہ لاہور کو واپس طلب کیا گیا اور اوسکو شکرگڈہ کے علاقہ مین ایک جاگیر ملی اور موضع چشمہ کا تیسرا حصہ ملا یہہ جاگیرات بشرط دینے نوکری ۳۵ سوارون کی اوسکو ملی تہین جودہ سنگھ سردار عطر سنگھ سندہانوالیہ کے تحت مین کہا گیا تہا اور جب تک کہ اوس خاندان کو تنزل ہوا اوس سردار کے تحت نوکری دیتا رہا جب بہیرا سنگھ وزیر ہوا سردار جودہ سنگھ ڈیرہ خاص مین مامور ہوا اس زمانہ کے بیچہے انقلابات ضبطی ملک پنجاب تک ہوتی رہی جودہ سنگھ کی چہوٹی سی جاگیر مین کسی نے دست اندازی نہین کی اگرچہ سردار جودہ سنگھ بوڈہ تہا لیکن وہ اپنی سپاہ کے ساتھ سردار رنجودہ سنگھ مجیٹہیہ کے ساتھہ ستلج کی لڑائی مین کام دیتا رہا اور جب ستلج کی لڑائی ختم ہوئی تو وہ چشمہ کو چلا گیا اس امید مین کہ آرام سے باقی عمر کاٹ دونگا مگر ملتان کا مفسدہ شروع ہوگیا اور اوسکا پوتا کہڑک سنگھ جس نے عرصہ تک راجہ شیر سنگھ اٹاریوالہ کے تحت نوکری کی تہی اور جو مفسدہ کے شروع ہونیکے وقت سردار چتر سنگھ کے ساتھ ہزارہ مین تہا مفسدون مین شامل ہوگیا اور راجہ شیر سنگھ کے پاس اپنے سوارون کو لیکر چلا گیا اور برابر لڑتا رہا جودہ سنگھ اس خوف سے کہ میری جاگیر ضبط ہوجاویگی اور غالبًا لڑائی کے ختم ہوتے تک قید مین رکہا جاؤنگا جمون کو بہاگ گیا اور گجرات کی لڑائی کے بیچہے تک وہین رہا کہڑک سنگھ کے مفسدہ کے سبب سے اس خاندان کی جاگیرات واقع ضلع گورداسپور جمعی پندرہ ہزار روپیہ کی ضبط ہوئین مگر چونکہ جودہ سنگھ اپنے پوتے کے مفسدہ مین کسیطرح شریک نہین تہا اوسکو سات سو بیس روپیہ کی پنشن ملی جو ۱۸۵۹ء یعنے اپنی وفات تک وہ پاتا رہا اب اس خاندان نے زراعت کا کام اختیار کرلیا ہے جو اونہون نے سو برس سے چہوڑ دیا تہا اب اس خاندان کے پاس نہ جاگیر ہے

زیبش ہے جب جودہ سنگھ مرا اوسوقت اوسکی عمر بہت تہی اپنی سو برس کی عمر مین اوسنے سلطنت سکھان فتی اور
قایم ہوتے اور اوس سلطنت کی عظمت اور زوال دیکھہ لیا خاندان چشمہ والا اصل مین ہرخید راجپوت ہے اور
پنجاب مین اودہ سے آیا تہا +

پرتاب سنگھ سادھو گورایا والہ

سکے تحیند

چھنچل داس

ہرسنگھ — سروپ سنگھ

دھنا سنگھ

کاہن سنگھ

پرتاب سنگھ — کشن سنگھ — چیت سنگھ — شرم سنگھ

پریم سنگھ — تارا سنگھ — مول سنگھ

سردول سنگھ — گنڈا سنگھ

حال خاندان

ہرسنگھ اور سروپ سنگھ فرزندان چھنچل داس جو قوم سے کہتری تھے سوکر چکیہ مثل مین شامل ہوئے اور سردار چوٹ سنگھ اور مہان سنگھ کے تحت حکم بحیثیت عہدہ داران سوار ان کشادہ لڑتے رہے ہرسنگھ نے شادی نہین کی تھی مگر سروپ سنگھ کے بعد اوسکا ایک بیٹا دھنا سنگھ رہا جس نے مثل اپنے باپ کی بمنصبہ سپہ گری اختیار کیا اوسکا بیٹا کاہن سنگھ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے عہد مین نامور افسر گھوڑ چڑھون کا ہوا اور اوسکو تین ہزار روپیہ کی جاگیر بشرط دینے خدمت چھ سو سوارون کی ملی وہ بڑا بیجگر افسر تھا اور پشاور کی سرحد پر جو معرکہ اکثر ہوتے رہتے تھے ایک معرکہ مین مارا گیا تھا پرتاب سنگھ کو اوسکے ماموں جنرل میان سنگھ صوبہ کشمیر نے سرکار کی ملازمت مین نوکر کہا

جنرل میہان سنگھ کو اوسکے اپنی سپاہ نے ۱۸۴۱ء مین مار ڈالا تہا پہلے اوسکو اپنے باپ کے تحت ایک عہدہ
چار سو روپیہ کے مواجب پر ملا تہا اور گورمکہہ سنگھ برادر جنرل میہان سنگھ کی وفات پر اوسکو عہدہ کمیدانی
آٹہہ سو روپیہ کے مواجب پر ملا ۱۸۳۶ء مین اوسکے مواجب مین اضافہ ہوکر اٹہارہ سو روپیہ مقرر ہوا اسمین جاگیر
مرالیوالی اور ایک اور جاگیر ضلع لاہور مین شامل تہی ان جاگیرون کا معاملہ راجہ ہیرا سنگھ نے بڑہاکر دو ہزار
تین سو روپیہ مقرر کیا اور ضبطی ملک پنجاب تک یہہ جاگیرین پرتاب سنگھ کے قبضہ مین رہین ۱۸۴۹ء کے مفسدہ
مین پرتاب سنگھ مہاراجہ دلیپ سنگھ کی گارد کا کمیدان تہا اور کسی طرح مفسدون کے ساتہہ شامل نہین ہوا مگر اوسکی
خدمت کی جاگیر لڑائی کے ختم ہونیکے بعد ضبط ہوگئی اور اوسکو چھہ سو روپیہ کی پنشن چین حیات ملی اوسکا بہائی
کشن سنگھ جنرل آوطابیلہ صاحب کی فوج مین ایک افسر تہا اور جیتر سنگھ سلطان محمد کے بریگیڈ توپخانہ مین افسر تہا
تارا سنگھ جیتر سنگھ کا بیٹا چین کو جو فوج گئی تہی اوسمین ملازم تہا مگر اوس نے
اب فوج کی نوکری چہوڑدی ہے ٭

چڑت سنگھ کوٹ سید محمود والہ

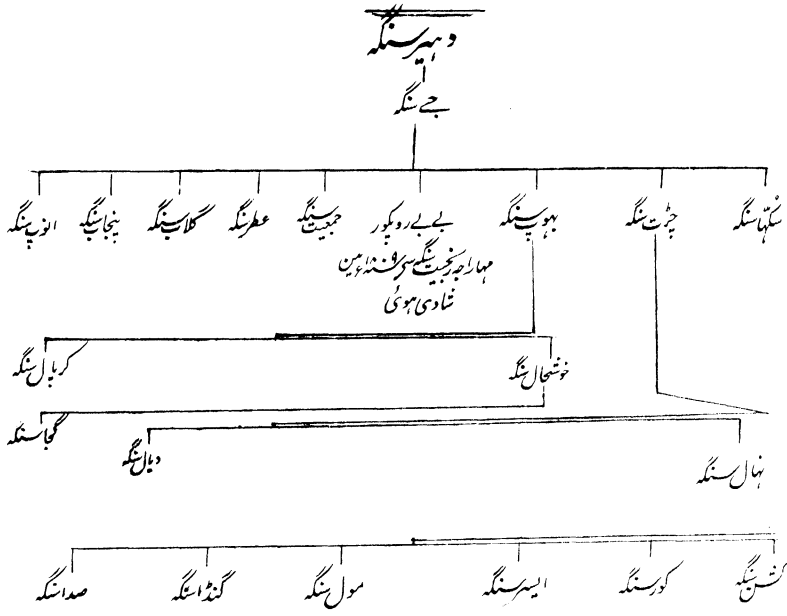

حال خاندان

جیسنگھ ایک سندھو جٹ کوٹ سید محمود جو شہر امرتسر سے ایک چھوٹا گانو دو میل کے فاصلہ پر ہے سردار گلاب سنگھ بہنگی کی سرکار میں ایک سوار تھا ۱۸۰۱ء میں مہاراجہ رنجیت سنگھ نے جیسنگھ کی دختر روپ کور سے شادی کی اور اس شادی کے ہونے سے اس خاندان کا نصیب جاگ گیا اور اکہنور کا علاقہ جمعی تیس ہزار روپیہ چڑت سنگھ اور بھوپ سنگھ کو بشرط خدمت دو سو سواروں کے دیا گیا پندرہ برس تک یہہ علاقہ انکے

پانچ سال بعد ازان ضبط کیا گیا اور چرت سنگھ کو اوسکے عوض جاگیر دہ ہزار و دو سو جمعی ڈھائی ہزار روپیہ کی ملی اور نوکری سواروں کی معاف ہوئی اور اوسکو ایک شادہ جمٹ کی کمیدانی ملی ۱۸۳۱ء مین چرت سنگھ جنگ سید کی سرای مین سخت زخمی ہوا جو لڑائی شہزادہ شیر سنگھ سید احمد شاہ سے لڑا تھا بھوپ سنگھ ۱۸۴۱ء مین خیبر مین مارا گیا تھا اور اوسکی جاگیر دو ہزار روپیہ کی اوسکے دو بیٹون کو دی گئی ۱۸۴۸ء مین یہہ خاندان بہ استثناء چند اشخاص کے مفسدون مین شامل ہوگیا اور اونکی جاگیرین ضبط ہوگئین چرت سنگھ کو سو روپیہ سالانہ پنشن ملی اور رانی روپ کور کو اونیس سو اسی روپیہ کی پنشن ملی اس خاندان کا پانچوان حصہ موضع کوٹ سید محمود مین ہے ٭

دیوان دھنت رای

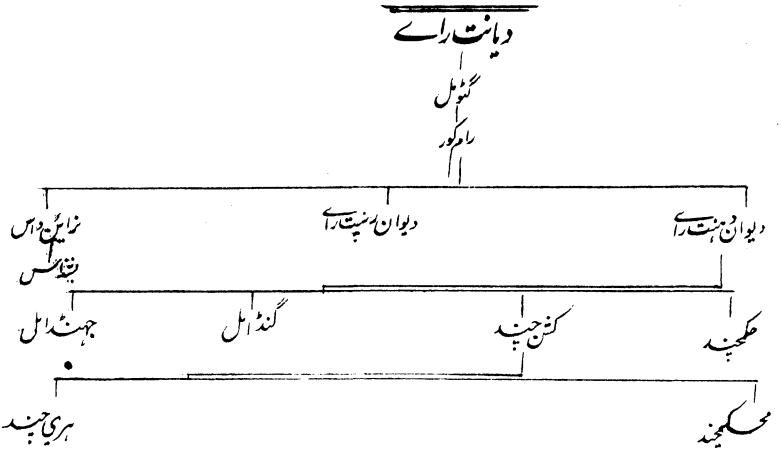

حال خاندان

دیانت رای ۱۷۳۸ء مین نادرشاہ کا ملازم ہوا جس نے کابل اور دہلی کو فتح کیا نادرشاہ کے بعد جو احمد شاہ بادشاہ ہوا دیانت رای کے بیٹے گنڈمل کو کابل مین نوکری نہین ملی اور اوس نے پنجاب مین قسمت آزمائی کی اور قصبہ بہیرہ ضلع شاہ پور مین آباد ہوا اوس وقت بہیرہ کے متصل علاقہ پر سردار گوجر سنگھ بھنگی کی حکومت تھی اور گنڈمل نے اوس سردار کی نوکری حاصل کی گنڈمل جب تک زندہ رہا سردار گوجر سنگھ اور صاحبسنگھ کا ملازم رہا اور اونکا دیوان رہا اور سب ملکی کام بڑے علاقہ کا کرتا رہا جسپر اونکی حکومت تھی بعد گنڈمل کے اوسکا بیٹا رام کور اوسکے عہدہ پر مامور ہوا ۱۸۱۸ء مین رنجیت سنگھ نے اوس علاقہ پر تصرف کرلیا اوسوقت رام کور اپنے عہدہ سے برخاست ہوا رام کور اوسوقت بہت ضعیف ہوتا جاتا تھا اور نوکری کے لایق نہین رہا تھا لیکن اوسکے تین بیٹون کو لاہور مین نوکری حاصل ہوئی دیوان دھنت رائے کو جو سب سے بڑا بھائی تھا۔ مجیٹھیہ

جگدیو اور اور دیہات جاگیر مین ملے ۱۸۱۴ء مین اوسکے عوض اوسکو علاقہ سوڈہرہ جمع اکیس ہزار روپیہ کا ملا جو پہلے اوسکے اقامی سابق صاحبسنگہ کے علاقہ مین تہا بعد ازان دیوان دہنپت رائی کو بانجہ کا علاقہ سپرد ہوا اور چند سال وہ علاقہ اوسکے سپرد رہا پہر اوسکے بھیجے اوسکو علاقہ شوالہ جمعی دنس ہزار روپیہ جاگیر مین ملا اور شہزادہ کہڑک سنگہ کی فوج کا کمانڈر مقرر ہوا اس عہدہ پر وہ ایک سال سے زیادہ رہا اوسکے بعد بہیہ رام سنگہ اوسکی جگہہ مقرر ہوا ان بھائیون نے معہ اپنے سپاہ کے ملتان اور منکیرہ اور کشمیر مین اچھی خدمت کی اور ہر لڑائی کے بعد اونکی جاگیرون مین اضافہ ہوتا رہا ۱۸۳۱ء مین دیوان دہنپت رائے کی وفات پر اس خاندان کی جاگیر ۴۳۵۰۰ ہزار پانسو روپیہ کی تہی علاوہ سوڈہرہ کی اور جاگیر مین ضبط ہوگئین سوڈہرہ اونکے پاس بشرط دینے خدمت ۸۷ سوارون کے رہا دیوان دہنپت رائے اور نرائن داس بعد اوسکے گانگڑہ اور لوہر پور کو اون اضلاع کے کاروان سے مالیہ موصول کرنیکو بہیجے گئے ۱۸۴۲ء مین راجہ گلاب سنگہ نے جنکے سپرد گجرات تہا اس خاندان سے بیلے کے قریب مین پانچہزار روپیہ کا علاقہ لے لیا اور جب سردار لہنا سنگہ نے مہاراجہ شیر سنگہ سے عرض کیا تو اونکے سپاہ مین بیس آدمیون کی تخفیف کی گئی اور ۱۸۴۶ء مین راجہ لعل سنگہ نے آٹہہ آدمی اور تخفیف کئے +

۱۸۴۸-۴۹ء مین دیوان دہنپت رائے کے سپاہ لالہ گمانی لال کے ماتحت جو بانجہ کا عدالتی تہا اوس علاقہ مین امن قایم رکہنے کیواسطے مامور ہوے نرائن داس ۱۸۴۰ء مین مرگیا ضبطی ملک پنجاب پر جاگیر ذات دہنپت رائے کی بتعداد دو ہزار روپیہ اوس کے حین حیات واگذار ہوئی اور حکم ہوا کہ نصف اوسکی اولاد کو واگذار ہوگی اوسکے برادر زادگان حکم چند اور لچھمن داس کو ہزار ہزار روپیہ کی پنشن مین حیات ملی اور دہنپت رائے کی بیوہ کو بہی ایک ہزار روپیہ کی پنشن ملی مگر وہ تہوڑے عرصہ مین مرگئی دیوان دہنپت رائے ۱۸۵۶ء مین مرگیا یہہ خاندان

سوڈہرہ مین رہتا ہی اور قوم سے برہمن ہے +

گورمکھ سنگھ تنگ والا

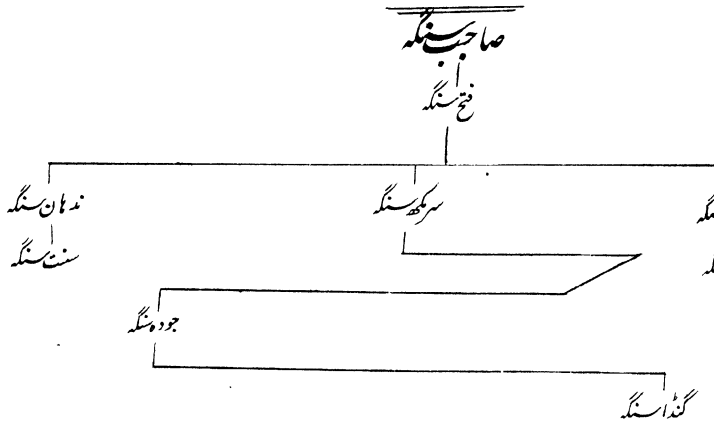

حال خاندان

تنگ متصل امرتسر کے سکہہ ایک پرانی خاندان تنگ راجپوتوں کے ہین جو دہلی سے اٹھارہوین صدی کے شروع مین آیا تہا اور اوس گانو کو آباد کیا جو اونکے نام سے مشہور ہے عرصہ گذرکر صحبت اور آپسمین شادیان کرنیسے یہہ خاندان جٹ ہوگیا اور جب سکہون کو زور ہوا رامگڈیہہ میثل کے ساتہہ جنکا رئیس جیا سنگہہ تہا شامل ہوئے صاحبسنگہ کو تنگ معہ چند دیہات متصل جاگیر مین ملا صاحب سنگہہ ۱۸۰۰ء مین مگیا ایک سال پیشتر اوسکا بیٹا فتحسنگہہ پرچکا تہا فتحسنگہ کے تین بیٹے جودہ سنگہ سردار رامگڈیہہ کے ساتہہ رہے ۱۸۱۶ء مین مہاراجہ نے اس میثل کے علاقون پر تصرف کرلیا اور تینون بہائی خوشی سے مہاراجہ کی نوکری مین داخل ہوئے گورمکہہ سنگہہ اور ندہان سنگہہ گھوسوسوارون کے افسری ملی اور مصر دیوان چند کے زیر حکم خدمت دیتے رہے اور جب مصر دیوان چند مرگیا تو سردار دیسنگہہ مجیہہ کے ماتحت مامور ہوئے ۱۸۱۸ء مین بعد فتح ملتان کے جس مہم مین تینون بہائی موجود تہے اونکو اونکی جدی گانو

تنگ جمع ساڈھی سات سو روپیہ تین برابر حصون مین بشرط دینے نوکری تین سوارون کے جاگیر مین ملا اور اونکے موجب مین بہت بیشی ہوئی گورکھہ سنگہ جو رامگڈھیہ بریگیڈ مین کمیدان تھا ملتان - منکیرہ - شیرہ - کشمیر اور پشاور مین خدمت دیتا رہا اور ۱۸۴۵-۴۶ء کے تلج کی لڑائی مین بہی لڑا تہا اوس لڑائی مین اوسکا بھائی نہان سنگہ مارا گیا تہا دربار کے عہد مین گورکھہ سنگہ گمانی لال اور لال سنگہ تلوندی کے ماتحت بحیثیت نائب بانجہ مین مامور رہا اور بعد ازان دیوان جاکرا کے تحت مین سوڑیان کو بہیجا گیا تہا سرکھہ سنگہ اور جودہ سنگہ کے پاس چھ سو روپیہ اور چار سو روپیہ کی جاگیر تنگ مین رہی گورکھہ سنگہ کو نہ جاگیر ملی نہ پنشن ۱۸۵۵ء تک اوسکے پاس تنگ کی جاگیر کا حصہ رہا اوس سال مین ترمیم بندوبست مین اوسکی جاگیر ضبط ہوگئی نرائن سنگہ کی بیوہ کو ساڑھے روپیہ کی پنشن ملی تہی +

سلطان احمد علی خان

غوثے خان

سلطان محمود خان

سلطان احمد علی خان | محمد علی خان

حال خاندان

یہ خاندان سلطان ابتدا مین راجپوت ہونیکا دعوی کرتا ہے اور بیان ہے کہ پنجاب مین نیپال سے آیا تھا لیکن اس خاندان کا حال غوثے خان کیوقت سے پیشتر کا تحقیق معلوم نہین ہے غوثے خان مہان سنگہ سوکرچکیہ کے ملازمت مین توپخانہ مین افسر تہا اور بعد وفات سردار موصوف کے اوسکے فرزند رنجیت سنگہ کا ملازم ہوا غوثی خان کیچہ کام توپ ڈہالنے کا جانتا تہا اور اپنے ہنر مین ہوشیار رہتا تہا اور اوسکو حسن خدمت کے جلد ومین وان اور ہیرہ وال مین پانچہزار روپیہ کی جاگیر ملی اور ایک مکان لاہور مین جس مین اب مدرسہ ہے +

غوثے خان کی بعد اوسکا بیٹا سلطان محمود خان جو اپنے باپ کے زیر حکم توپخانہ مین ملازم رہا تہا مہاراجہ رنجیت سنگہ کے مہمون مین ملتان اور کشمیر مین گیا کانگڑہ کے علاقہ مین ٹیرہ مین سلطان محمود خان نے ایسی نمایان خدمت کی کہ مہاراجہ نے اوسکو عہدہ جنرل دیا اور ۲۵ توپ اوسکے حکم مین کہین سلطان محمود خان نہایت مخمور آدمی تہا اور زیادہ مخمور رہنے کے سبب سے کئی بار مہاراجہ کی خفگی اوسپر ہوئی لیکن وہ کام عہدہ دار رہا اور جبتک رنجیت سنگہ زندہ رہے عموماً اوسکے اوپر لطف رہا جب نونہال سنگہ کو حکومت ہوئی سلطان محمود خان کا عہدہ افسری جاتا رہا اور ایک توپ توپخانہ کے کمانڈیرہ زیر حکم جنرل ونتورا صاحب کے منڈی کو بہیجا گیا تہا مگر جب شہزادہ مرگیا اور مہاراجہ شیر سنگہ تخت نشین ہوئے

سلطان محمود خان کو پہرا وسکا عہدہ مل گیا اور اوسکا بیٹا سلطان احمد عہدہ کرنیل پر مقرر ہوا ۱۸۴۳ء مین جب سنبہ انوالیون
بعد قتل شیر سنگہ کے لاہور قلعہ مین دخل کرلیا تہا سلطان محمود خان اور اوس کا بیٹا دونو قلعہ مین شامل تہے اور اوس
موقع پر جو اونہون نے خدمت کی راجہ ہیرا سنگہ نے اوسکے جلد وہین اور علاوہ جاگیرین اونکو دین بعد ازان سلطان محمود
توپخانہ کی افسری مین ہزارہ کو بہیجا گیا تھا اور وہان ۱۸۴۸ء تک مفسدہ سے تہوڑے عرصہ پیشتر تک رہے اور پہر
دونو باپ اور بیٹا دربار جات کو بہیجے گئے ٭

مفسدہ کے آغاز ہونیکے وقت سلطان احمد خان بنون مین تہا اور اوس نے رام سنگہ چھاپہ والہ کو قلعہ دلیپ گڈہ کے سرکرنی
مین مدد دی قلعہ کے تصرف ہوجانے کے بعد وہ سپاہ مفسد سہان کے ساتہہ رام نگر کو گیا اور وہان اوسکا باپ
اوسکے ساتہہ جاکر شامل ہوا اور سارے جنگ مین دونو انگریزون کے مقابلہ مین لڑتے رہے مفسدہ کے وقت سلطان محمود
کی جاگیر عوض نوکری چھہ ہزار روپیہ کی تھی یہہ جاگیر ضبط ہوگئی مگر اوسکے حین حیات چھہ سو روپیہ کی پنشن ملی اور یہہ
پنشن وہ اپنی وفات تک ۱۸۵۹ء تک پاتا رہا اوسکا بیٹا سلطان احمد بہیرہ وال ضلع
امرتسر مین جاگیر رکہتا ہے اوسکو ایکسو بیس
روپیہ کی پنشن ملی ٭

کمیدان محمد شاہ

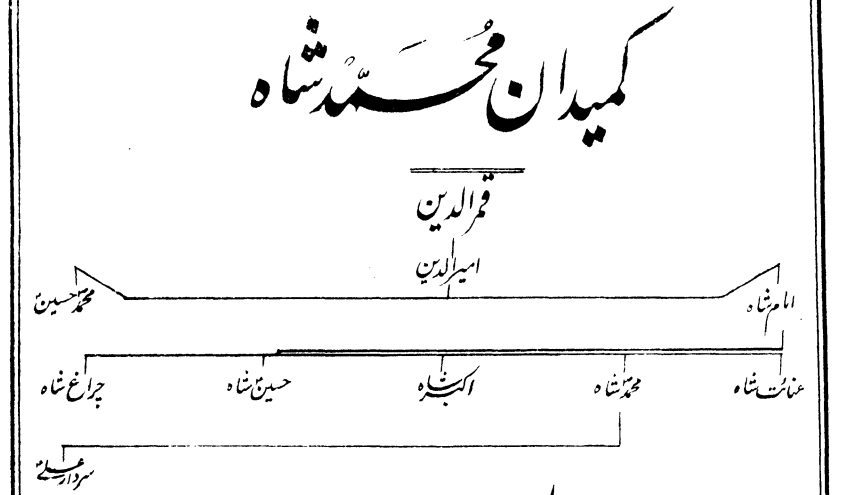

حال خاندان

محمد شاہ کا خاندان ایرانی نسل سے ہے قمرالدین نادرشاہ کی فوج مین ایک افسر تہا اور نادرشاہ کے ساتہہ ہندوستان مین آیا تہا جب نادرشاہ کی فوج واپس گئی قمرالدین دہلی کے نواح مین رہگیا بعدازان وہ گنگوہ ضلع سہارنپور مین جاکر رہا اور وہان ۱۷۶۲ء مین مرگیا بعد اوسکے وفات کے امیرالدین لکہنو کو چلا گیا جہان اوسوقت شجاع الدولہ نواب تہا اور وہان پہلے اوسکو تہانہ داری اور پہر اوسکو تحصیلداری ملی سرکار کے معاملہ اوسکے ذمہ باقی رہا اور نہ دیسکا اوسپر وہ قید کیا گیا اور اگرچہ تہوڑے عرصہ کے بعد اوسکو قید سے رہائی ہوئی اوسکو پہر عہدہ تا عہد آصف الدولہ کے یعنی ۱۷۹۷ء تک نہین ملا امیرالدین کو گوجرون نے پیلی مین ۱۷۹۵ء مین مار ڈالا اور اوسکے فرزند امام شاہ نے خوف کھاکر وہ جگہہ چہوڑ دی اور لکہنو کو چلا گیا اور وہان کچہہ عرصہ تک ایک پرانے دوست کے پاس رہا جو عہدہ دار توپخانہ کا تہا اور جس نے ملازمت ترک کردی تہی اس شخص کا نام بہادر خان تہا اوس نے جو کچہہ وہ جانتا تہا امام شاہ کو سکہادیا چونکہ دربار اودہ مین امام شاہ کو کوئی نوکری نہین مل سکی اوس نے اپنی قسمت آزمائی اور جگہہ کرنیکا عزم کیا اور

سنکر کہ ہندوستانیون کی کابل مین تلاش تہی وہ اوس طرف روانہ ہوا مگر وزیرآباد واقع پنجاب مین سردار جودہ سنگھ سے ملا اور سردار نے اوسکو توپخانہ کی جعدارے پر ملازم رکھہ لیا دوسرے برس سردار مرگیا اور بعد ازان امام شاہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کی فوج مین ملازم ہوگیا اور بہت سی لڑائیون مین بعہدہ کرنل توپخانہ کے لڑتا رہا مہاراجہ رنجیت سنگھ اور اونکے جانشینون کے عہد مین امام شاہ برابر ملازم رہا اور ۱۸۴۶ء مین سبھراؤن مین مارا گیا +

محمد شاہ امام شاہ کا دوسرا بیٹا اٹہارہ سال کی عمر مین توپخانہ کا کمیدان مقرر ہوا دوستلج کی لڑائی مین لڑا اور دربار کے عہد مین پنڈ دادنخان اور بعد ازان حسن ابدال اور ہزارہ مین مامور رہا ۱۸۴۸ء مین جب پانچوان پنجاب کا رسالہ اوّل بھرتی ہوا تہا محمد شاہ اوس رسالہ مین بھرتی ہوا اور ۱۸۵۹ء تک اوس جنٹ مین رہا سرحد پر محمد شاہ کا نام تہا کہ اوّل درجہ کا عہدہ دار تیز موشی اور بہادر مین تہا محمد شاہ اپنے دستہ کا اول فسر تھا اور محاصرہ اور فتح دہلی مین برابر خدمت دیتا رہا علی ہذا القیاس لکھنؤ کے محاصرہ اور فتح مین اور بریلی کی فتح مین اور بلند شہر فتحگڈہ آگرہ اور علیگڈہ کی لڑائیون مین لڑتا رہا آگرہ مین شجاعت کے سبب سے اوسکو خطاب بہادری ملا اوس موقع پر اوس نے دیکہا کہ ایک توپ مین گراپ بہرا ہوا تہا اور سپاہ کا دستہ قتل ہوجانیکے خطرہ مین تہا محمد شاہ تنہا گہوڑا دوڑا کر گیا اور توپچی کو جو توپ دغنی کو تیار تھا مار ڈالا جب لفٹنٹ نیگ ہیبنڈ صاحب فتح گڈہ کے قریب مارے گئے محمد شاہ نے اوس سپاہی کو قتل کر ڈالا جس نے صاحب پر گولی چلائی تہی جب نیگ ہیبنڈ صاحب مارا گیا اور سواروں کے دستہ کا میجر سٹیڈ فورڈ صاحب نے کمانڈ لے لیا محمد شاہ اونکے پہلو بہ پہلو نمایان شجاعت سے لڑتا رہا اور جب میجر صاحب مارا گیا تو محمد شاہ نے اونکی لاش کی حفاظت کی اور اوسکو عزت کے ساتہہ دفن کیا اور قبر بنوادی جتنی نیکنامی کی انہا محمد شاہ کے پاس تہین اون مین سے سب سے زیادہ قدر کے قابل ایک طلائی گہڑی تہی جو سٹیڈ فورد صاحب کے رشتہ داروں نے اونکو بہیجا اوسکے وفاداری کے بہیجی تہی +

جنوری ۱۸۵۹ء مین محمد شاہ کپتان چمبرلین صاحب کے تحت مین تیسرے جنگی پولیس اودہ کا کمیدان مقرر ہوا تہا کپتان چمبرلین صاحب نے جو محمد شاہ کی لیاقت اور ہمت اور خدمات جنگلے سے واقفیت کامل رکہتے تہے اوسکو خود مانگ کرلیا تہا جب نومبر ۱۸۵۹ء مین جنگی پولیس ٹوٹ گیا تہا تو محمد شاہ نئے پولیس مین کمیدان مقرر ہوا اور اپنے عہدہ پر

تعریف کے ساتھہ فروری ۱۸۱۸ء تک قایم رہا بعد ازان پولیس مین تخفیف ہوگئی اور محمد شاہ علیحدہ ہوگیا۔
محمد شاہ کو سردار بہادر کا خطاب ملا تھا اوسکو اٹھارہ سو روپیہ پنشن ملی تھی اور دو ہزار روپیہ کی جاگیر ضلع ہوشیارپور
واقع دوآب مین صبح حیات اوسنے جنگ کے قواعد کے باب مین محمد شاہ نے ایک قابل تعریف کتاب تصنیف کی
ہے محمد شاہ تیسرا عہدہ ہوا مگیا اوسکا ایک فرزند سردار علی ہے اور چار بیٹیون مین سے جو سب سے بڑی ہے وہ
میر محمد شاہ رئیس امرتسر کے فرزند امجد علی کو بیاہی ہے اور دوسری کی شادی عباس علی کے ساتھہ ہوئی ہے جو
اب پٹھان کوٹ ضلع گورداسپور مین قایمقام منصف ہے۔

*

عبدالمجید خان سدوزئی

احمد علیخان سدوزئی

سدو خان

- خضر خان — جسکی اولاد احمد شاہ درانی اور خضر صل ہے
- سلطان دوخان
- کامران خان — جسکی اولاد کامران صل ہے
- بہادر خان — جسکی اولاد بہادر صل ہین
- زعفران خان — جسکی اولاد زعفران صل ہین

سلطان دوخان:
- شاہ حسین خان
- الہ داد خان

شاہ حسین خان:
- عنایت خان
- شیر محمد خان
- عاقل خان — نواب زاہد خان ۱۸۴۶ء مین مرگیا
- شکر خان

عنایت خان:
- نواب شیخ کرخان
- حسن خان
- حسین خان

نواب شیخ کرخان:
- نواب شجاع خان — ۱۸۴۷ء مین مرگیا
- نواب مظفر خان — ۱۸۱۸ء مین مرگیا

حسن خان:
- نواب سرفراز خان — ۱۸۱۸ء مین مرگیا
- ذوالفقار خان — ۱۸۴۷ء مین مرگیا
- شاہ نواز خان — ۱۸۱۸ء مین مرگیا
  - عبدالمجید خان — ۱۸۴۷ء مین مرگیا
- ممتاز خان — ۱۸۱۸ء مین مرگیا
- اعزاز خان — ۱۸۱۸ء مین مرگیا
- حق نواز خان — ۱۸۱۸ء مین مرگیا
  - رب نواز خان
- شاہباز خان — ۱۸۱۸ء مین مرگیا
- امیر باز خان

ذوالفقار خان:
- عبدالخالق خان — ۱۸۲۸ء مین مرگیا
- جہانگیر خان
- محمد خان
- گلزار خان
- احمد یار خان

عبدالخالق خان:
- فیروز الدین خان
- شاہ علی خان
- منصور علی خان
- احمد علیخان — ۱۸۲۷ء مین پیدا ہوا
- اکبر علیخان — ۱۸۵۲ء مین مرگیا

فیروز الدین خان:
- قاسم علی خان
- ہاشم علی خان
- صادق علی خان
- شمشیر علیخان

حال خاندان

سدّو خان قوم سدوزئی افغان کا اور نوابان ملتان اور احمد شاہ ابدالی کا مورث قندہار مین ۱۵۸۰ء مین پیدا ہوا تہا وہ اپنے باپ کا جانشین اور رئیس قوم حبیب نئی کا ہوا مگر وہ ایسا شجاع اور لایق تہا کہ اوسکو اقوام ابدالی نے جو قندہار اور ہرات کے یحیمین رہتی تہین انتخاب کرکے اپنا رئیس بنایا یہہ ۱۵۹۸ء کا ذکر ہے +

شادی خان شاہنشاہ اکبر کا صوبہ قندہار سدّو خان کا دشمن تہا اس سبب سے سدّو خان شاہ عباس شاہ ایران کیطرف ہوگیا قندہار شاہ عباس کے ہات سے ۱۶۰۴ء مین جاتا رہا تہا اور شاہ موصوف اوسکے واپس لینے کے فکر اور انتظام مین تہا چنانچہ اکبر کی وفات کے بعد شاہ عباس نے قندہار کو ابدالیون کی مدد سے ۱۶۲۶ء مین واپس لیا سدّو خان ۱۶۲۶ء مین پانچ بیٹے چھوڑ کر مر گیا ان پانچون بیٹونکی اولاد سے پانچ معروف اور مشہور افغان قومین ہین سدو خان کی اولاد بنام سدوزئی* معروف ہے اور ایک شاخ اس خاندان کی جسمین احمد شاہ تیمور شاہ - زمان شاہ - اور شاہ شجاع تہے کابل مین بہت سال تک حکمران رہے +

خضر خان جو بعد اپنے باپ کے رئیس ہوا نرم طبیعت کا آدمی تہا اور قوم افغان بے لگام کی حکمرانی کے قابل نہین تہا اوسکی حکومت کو اس قوم نے نہین مانا اور آخر کار جب اوس نے دیکہا کہ میرا حکم یہہ قوم نہین مانتی ہے اوس نے یہہ اعزاز بے آسایش ریاست کا اپنے بہائی مدد خان کو دیدیا جو آدمی قوی حوصلہ کا تہا اور اوس سے ابدالی خایف رہے خضر خان ۱۶۲۶ء مین مر گیا اور مدد خان اوسکی وفات کے بعد سترہ سال تک حکمران رہا مدد خان مقام صفاین

---

* ایک شاخ قوم ہزارہ کے جسکو سدوزئی کہتے ہین موضع دودہ دریاے سندہ پر رہتی ہے لیکن وہ قوم سدّو خان کی اولاد مین سے نہین ہے +

+ احمد شاہ نے اپنے قوم کا نام دُرّانی فقط ۱۷۴۷ء مین رکہا تہا اوس سے پیشتر اوسکو ہمیشہ ابدالی کہتے تہے افغانون کی روایت کے موجب شریف دین کے پانچ بیٹے تہے غلمان - درّیک - ترین - ردّاوک - اور ابدال - ابدال کو یہہ نام ایک پیر خوجہ عبدالاحد سے ملا تہا جسکا وہ کئی سال تک مرید رہا - ابدال فارسی مین پیر کو کہتے ہین +

رہتا تہا جو قندہار سے شمال اور شرقی میں بجانب پانچ میل کے فاصلہ پر ہے قندہار مین اوسوقت علیمردانخان صوبہ تہا اوس لائق اور روشن ضمیر آدمی کے ساتہہ مدتہا خان ہمیشہ دوستی رکہتا رہا ۱۰۳۲ھ مین علیمردانخان نے جس سے اوسکا آقا شاہ عباس خوش نہا قندہار کو محمد سعید خان کو دیدیا جو شاہجہان کی طرف سے کابل مین صوبہ تہا اور خود دہلی کو چلا گیا جہان اوسکی بہت عزت ہوئی مدتہان چہہ برس پیچہے ایک خانگی فساد مین قتل ہوا تہا اوسکا جانشین شاہ حسین خان ہوا مگر اوسکا مقابلہ خداداد خان نے کیا جس نے ریاست کا دعوی اپنے باپ خضر خان کے حق سے کیا دونون مین صفا کے متصل ایک جنگ ہوئی جس مین حسین خان کو شکست ہوئی مگر حسین خان قندہار کو بہاگ گیا اور روہان کے ناظم خانہ خان کی مدد سے اوس نے ایک بڑی فوج پہر جمع کی اور پہر لڑائی کی خداداد خان اوسکا مقابلہ نکرسکا اور اصفہان کو بہاگ گیا وہان شاہ عباس دوم نے اوسکی عزت کی اور ۱۰۵۸ھ مین خداداد خان اوس بادشاہ کے ساتہہ قندہار مین آیا جسکو پیش آنگہ شاہجہان کی فوج اوسکی کمک کو پہونچ سکی شاہ عباس نے لیا بعدازان شاہ عباس ہرات کو چلا گیا اور قندہار مین محراب خان الیاس کو ناظم چہوڑ گیا اور دیوار روں سے باہر علاقہ خداداد خان کو سپرد کر گیا +

آب حسین خان دشمن زور مین تہا اور جب حسین خان نے چند ماہ بعد شاہ ہند کی فوج زیر حکم اورنگ زیب اور سعد اللہ کے آتے دیکہے تو وہ بہت خوش ہوا حسین خان فوج حملہ آور کے ساتہہ شامل ہو گیا لیکن ایران کی سپاہ مقیم قندہار نے ایسی بہادری اور خوبی سے مقابلہ کیا کہ شروع موسم سرما ۱۰۴۹ھ مین اورنگ زیب کو مجبور ہو کر محاصرہ اوٹہا لینا پڑا اورنگ زیب ہندوستان کو واپس گیا حسین خان اور اوسکا خاندان اورنگ زیب کے ساتہہ چلے گئے کیونکہ وہ افغانستان مین محفوظ نہین رہ سکتے تہے +

پہلے شاہ حسین کو پرگنہ سیالکوٹ جاگیر مین ملا اور بعدازان اوسکے عوض مین اوسکو رنگپور واقع کنارہ راست دریای چناب کے ملا جو راوی اور چناب کے ملنے کی جگہہ سے دس میل نیچے واقع ہے ۱۰۵۳ھ مین شاہ حسین شہزادہ دارا شکوہ فرزند اکبر شاہجہان کے ساتہہ قندہار کو گیا یہہ مہم جو اخیر تہی جو مغلون نے قندہار پر کی تہی کامیاب نہین ہوئے سال آیندہ شاہ حسین اورنگ زیب کے ساتہہ دکہن کو گیا جہان اورنگ زیب صوبہ تہا مگر ۱۰۵۸ھ مین وہ دہلی کو واپس آیا اور علیمردان خان کی سفارش سے اوسکو سات سو اور اوسکی سپاہی کو دو سو سوار بہرتی کرنے کی اجازت ہوئی +

جب اورنگ زیب ۱۰۶۸ھ مین تخت نشین ہوا حسین خان کی جاگیر مین اضافہ ہوا مگر اوسکی تند خوی کے سبب سے تھوڑے عرصہ مین اوسکی جیرمتی ہوی ایک کمبخت دن بادشاہ بعض گھوڑون کو دیکھہ رہا تھا جو نذر مین آئی تھی ایک گھوڑی کیطرف اشارہ کرکے بادشاہ نے حسین خان سے پوچھا کہ اسکی کیا نسل ہے حسین خان نے تامل کیا اور ایک خوشرو پٹھان نے جو پاس کھڑا تھا بادشاہ کے سوال کا جواب دیا حسین خان نے غضب مین آکر کہا غلام جب بادشاہ مجھسے بات کرتا ہے تو کیون بولتا ہے پٹھان نے جواب دیا غلام بشکل معلوم ہوتے ہین حسین خان پست قد اور اوسکا رنگ بہت سیاہ تھا اس جواب سے وہ ایسا غضب مین آیا کہ اوس نے اپنا خنجر کھینچکر اوس پٹھان کو مار ڈالا اس جرم کے سبب سے جو بادشاہ کے حضور مین کیا گیا تھا حسین خان قید کیا گیا اور اگرچہ تھوڑے عرصہ کے بعد وہ رہا کیا گیا لیکن دربار سے خارج کردیا گیا چونکہ بادشاہ کی اوس نے بہت خدمتین کی تھین فقط اس سبب سے وہ قتل ہونیسے بچ رہا تھوڑے عرصہ کے بعد واپسی رنگپور کے وہ لاولد مرگیا اوسکا بھائی الہ داد خان پہلے ہی سے بیتر مرچکا تھا مگر اوسکے چھ بیٹے جنمین سے عنایت خان جو سب سے بڑا تھا اپنے چچا کا وارث ہوا جب محمد فخر الدین خان بہادر فرزند شاہزادہ محمد معظم اورنبیرہ اورنگ زیب کا شکار پور اور سندہ کو جاتے ہوئے ملتان مین وارد ہوا عنایت خان اوسکی خدمتمین حاضر ہوا اور کل لڑائی مین لڑتا رہا بختیار خان جو سرغنہ افغان مفسدون کا تھا مطیع ہوگیا اور عنایت خان کی سفارش پر بچایا گیا +

عنایت خان کے بعد اوسکا سب سے بڑا بیٹا نیر محمد خان وارث ہوا لیکن وہ کسی لایق نہین تھا اور اوسکا چچا عابد خان کل اہتمام کرتا رہا اور سب اختیار در اصل اوسکے ہاتھہ مین تھا عابد خان کی وفات پر خاندان مین بڑے فساد پیدا ہوئے عابد خان کے بھائی لشکر خان نے ریاست کا دعوے اپنے بزرگی کی سبب سے کیا اور اصغر خان برادر نیر محمد خان نے اپنے باپ اور بھای کے حق کے سبب سے دعوے کیا افغان بعض ایک کی طرف بعض دوسرے کی طرف ہوگئے اور فقط مہتاب خان ناظم کے زور کے سبب سے خود نشین ہونے پائے اوس نے سب سے اقرار کرالیا کہ جو مین فیصلہ کرونگا وہ قبول ہوگا اور پھر اوس نے زاہد خان کو رئیس مقرر کردیا حیات خان کا انتخاب اچھا تھا اور سب نے اوسکو پسند کیا +

زاہدخان لایق اور شریف آدمی تہا اور اوسکو علمیت اچھی تہی اور وہ قمرالدین وزیر دہلی کا بڑا دوست تہا اور جب نادرشاہ نے
ہندوستان پر حملہ کیا اور مغلون کی طاقت صوبجات بعید مین کم ہوتے گئے زاہد خان دہلی کو بلایا گیا اور قمرالدین
کے وسیلہ سے ملتان کا نواب مقرر کیا گیا یہہ امر ۱۷۳۸ء مین واقع ہوا زاہد خان نے اپنے تقرر کے بعد اپنے فرزند
شاکر خان کو لکہا کہ منصب نوابی لیوے مگر اسحق خان جو صوبہ تہا اوس نے نہ مانا اور فقط بعد سخت لڑائی کے بیدخل
کیا گیا ۱۷۴۷ء مین احمد شاہ دُرّانی نے ہندوستان پر حملہ کیا اور جب شاہ نوازخان صوبہ لاہور بہاگ گیا تو احمد شاہ
ملتان کی طرف گیا اور وہان اُسنے زاہدخان کو اوس کے منصب پر مستقل کیا اِس سے دربار دہلی
کو یقین ہوا کہ زاہد خان نے ہمسے دغا کی اور دشمن سے ملگیا اور شاہ نوازخان اوسکی جگہہ ملتان
کا صوبہ مقرر کیا گیا اور میر منّو وزیر قمرالدین کا بیٹا لاہور کا صوبہ مقرر کیا گیا زاہد خان نے اول اول نئے
صوبہ کا مقابلہ نہین کیا مگر بیساکہی کے میلہ پر ایک سپاہی نے جو شاہنوازخان کا ملازم تہا ایک افغان عورت کی
ایک گانو مین جو تہیر کے متصل تہا توہین کی اِس سبب سے عام دنگہ ہوگیا جس مین دیوان لکہپت رائے کے ایک
رشتہ دار کا ہاتہہ کٹ گیا اوسوقت زاہدخان نے اپنے افغان جمع کئے اور شاہنوازخان کی سپاہ پر حملہ کیا
شاہ نوازخان کو شکست ہوئی اور اوس نے مجبور ہوکر میر منّو سے لاہور سے کمک منگائی مگر لاہور کا صوبہ
شاہنوازخان سے بہت عداوت رکہتا تہا اور اوسکو مدد نہ بہیجے اور بجائے مدد کے اُسکے برخلاف ایک
فوج کوڑامل کے زیر حکم بہیجے جسکو اوس نے اپنا نائب مقرر کیا اور اوسکو راجہ کا خطاب دیا شاہ نوازخان
نے اس فوج کا ملتان سے چالیس میل کے فاصلہ پر مقابلہ کیا مگر بعد چند روز کے لڑائی کے اُسکو شکست ہوئی اور وہ ہارا گیا۔
اوسکے بعد راجہ کوڑامل بحیثیت ناظم ملتان مین داخل ہوا وہ بیشتر اوس صوبہ مین بہ منصب دیوان مامور تہا اور
زاہدخان نے نئے ناظم کی اطاعت مین اپنی ہتک سمجہی اور سیت پور کو چلا گیا کوڑامل نے ارادہ کیا تہا کہ بذریعہ فوج
کشی زاہدخان کو مطیع کرے لیکن احمد شاہ نے ایک اور حملہ کیا اور کوڑامل مجبور ہوکر لاہور کو چلا گیا اور ملتان شاکر خان
زاہدخان کے بیٹے کے قبضہ مین ہا۔ بارہ اپریل ۱۷۵۲ء کو میر منّو اور کوڑامل نے احمد شاہ کا لاہور مین مقابلہ کیا مگر انکو
شکست ہوئی اور کوڑامل مقتول ہوا میر منّو نے صلح کرلے اور منصب نظامت پر بحال کیا گیا اور اوسکے ماتحت ایک افغان

عہدہ دار علی محمد خان ملتان کا ناظم مقرر ہوا +

زاہد خان ۱۷۴۹ء مین مرگیا تہا اور اوسکے بیٹے شاکر خان نے نظامت چہوڑدے اور نئے ناظم کے ساتہہ موافق رہا +

۱۷۵۶ء مین مرہٹون نے پنجاب پر تاخت کی راگوبا پیشوا کے بہائی نے لاہور پر قبضہ کرلیا اور دو سردار مرہٹون کیطرف سے صالح بیگ اور سنبلی بیگ ملتان کیطرف بہیجے گئے اونہون نے بلامقابلہ ہونے کے ملتان پر قبضہ کرلیا علیمحمد خان فرار ہوگیا مرہٹون کی حکومت نہایت ظالمانہ تہی اور وہ بہت دن تک نہین رہے اور اوسکے بعد احمد شاہ نے خواجہ یاقوت کو ملتان کا ناظم مقرر کیا علیمحمد خان نے اول حکم بادشاہی کی متابعت کی لیکن بعد ازان اوس نے دیکہا کہ خواجہ یاقوت بوڈہا آدمی ہے اور اوسکو نکالدیا اور پھر خود نواب بنگیا +

شاکر خان مرچکا تہا اور اوسکا سب سے بڑا بیٹا کسی لایق نہین تہا اسلئے احمد شاہ نے شجاع خان فرزند ثانی زاہد خان کو حکم بہیجا کہ تم نواب مقرر کئے گئے شجاع خان نے اپنے افغان اکٹہے کئے اور چونکہ علی محمد خان کے پاس کوئی فوج اوسکے مقابلہ کے قابل نہین تہی اوسنے متابعت اختیار کی اب شجاع خان صوبہ ہوگیا اور قلعہ شجاع آباد ملتان سے ۲۳ میل کے فاصلہ پر تعمیر کیا علیمحمد خان نے جو فتنہ جو تہا اب پہر اوسکا مقابلہ کیا شجاع خان سے رعایا ناراض ہوگئی تہی اوسکو شکست ہوئی اور وہ قید کیا گیا اور علیمحمد خان نے حکومت لے لی اس واقعہ سے شاہ درانی کو نہایت درجہ کا غضب ہوا اور جب احمد شاہ ۱۷۶۱ء مین ملتان مین وارد ہوا علیمحمد خان نے ایسی جسارت کی کہ وہ دربار مین حاضر ہوا مگر شاہ نے اوسکی گرفتاری کا حکم دیا بادشاہ کے حکم سے علیمحمد خان اور اوسکے فرزند کے دونو کے شکم چاک کئے گئے اور اونکی لاشین اونٹون پر ڈالکر شہر مین پہیری گئین اور ساتہہ اوسکے یہہ منادی ہوتی گئی کہ جو کوئی شخص سدوزئی بادشاہ کے حکم کی توہین کریگا اوسکو ایسا ہی پیش آویگا بعد اسکے شجاع خان ملتان کی حکومت پر مامور کیا گیا اور احمد شاہ کابل کو واپس چلا گیا ۱۷۶۱ء مین سکہون نے جو بہت زور پاگئے تہے اور جنہون نے ۱۷۶۶ء مین زیر حکم جہنڈا سنگہ کے علاقہ ملتان پر تاخت کی تہی ملتان پر حملہ کیا اور ڈیڑہ مہینے تک قلعہ کا محاصرہ کیا مگر جہان خان قلعہ کی مدد پر آیا اور سکہون کو ہٹا دیا اوسکے بعد حاجی شریف خان

سدوزئی کو تیمور شاہ نے ملتان کا ناظم مقرر کیا اور شجاع خان پہر قلعہ شجاع آباد کو چلا گیا لیکن جب اوسکو ناظم نے حکم دیا کہ اپنی زمینداری کا مالیہ سرکار مین دے شجاع خان نے صریح ناظم کا مقابلہ کیا اسپر ایک اور حاجی شریف خان تکلو معروف بہ مرزا شریف بیگ مقرر کیا گیا اور بشمولیت ایک تاجر دہرم داس کے اوس نے یہہ انتظام کیا کہ شجاع خان کے ساتھہ اشتی مین رہا مگر عبدالکریم خان بامزئی نے ملتان پر حملہ کیا اور مرزا نے سکھون کو اپنی مدد کیواسطے بلایا تیمور شاہ نے یہہ سنکر کہ مرزا نے میری نہایت سخت دشمنون سے دوستی کی ہی اوسکو برطرف کر دیا اور ایک شخص مدد خان کو ناظم مقرر کیا شریف بیگ نے نئے ناظم کا مقابلہ کیا مگر شجاع خان نے اوسکی مدد کی اور ادن دونون نے قلعہ مین شریف بیگ کا محاصرہ کیا مگر وہ قلعہ نہ لیے سکے اور مدد شاہ قندہار کو طلب کیا گیا اب تیمور شاہ نے رئیس بہاولپور کو حکم دیا کہ باغی رئیس کو مطیع کرے چنانچہ رئیس بہاولپور اپنے داؤد پوترہ لیکر ملتان کیطرف روانہ ہوا اوس کے ساتھہ شجاع خان کا فرزند مظفر خان بھی تہا قلعہ کا محاصرہ کیا گیا اور اٹھارہ دن مین سر کیا گیا مگر یہہ کامیابی چند روزہ تہی شریف بیگ نے اپنے مدد کیواسطے جھنڈا سنگھ اور گنڈا سنگھ سرداران بھنگی کو بلایا تہا اور یہہ دونو سردار بڑے فوج لیکر اموجود ہوئی اونہون نے بہاولپور کی فوج کو شکست دی اور حملہ کرکے قلعہ کو لیے لیا اور اپنے پاس رکھا اسپر مرزا تلمبہ اور وہان سے خیرپور تہون کو چلا گیا اور تہوڑے عرصہ کے بعد وہان مرگیا ؛

بعد اسکے سکھون نے شجاع آباد پر حملہ کرکے اوسکو اپنے تصرف مین کر لیا شجاع خان شجاع آباد کو بہاگ گیا تہا شجاع خان بہت مشکل سے جان بچا کر بہاولپور کو بہاگ گیا سردار جھنڈا سنگھ نے اسکے بعد ملتان کو دیوان جہانجہو الیہ کے سپرد کرکے جو اوسکا ایک مشہور تہا لہور کیطرف مراجعت کی یہہ امر ۱۷۷۷ء مین واقع ہوا کچھہ عرصہ کے بعد شجاع خان مرگیا ، در ۱۷۷۷ء مین اوسکے بیٹے مظفر خان نے بہاول خان رئیس بہاولپور کو اس بات پر امادہ کیا کہ ایکبار اور ملتان لینے کی کوشش کرے چنانچہ بہاول خان نے قلعہ پر حملہ کیا اور اول اول کامیاب ہوا مگر بعد محاصرہ ۲۳ یوم کے بہاول خان کو شکست ہوئی اور بہت نقصان ہوا تب مظفر خان نے کابل سے مدد مانگی اسپر سردار مدد خان ایک بڑی فوج کے ساتھہ بہیجا گیا مگر وہ ملتان مین سال آیندہ سے پیشتر نہین پہونچا اوس وقت کابل کی سلطنت کی مصلحت اور بدل گئی تہی اور اوسکی خدمات کی گہر مین ہی ضرورت تہی اور وہ واپس بلایا گیا اور سردار مدد خان کچھہ بہی نہ کرسکا

اور کابل کو واپس گیا اسکے بعد مظفر خان اُوچ کو چلا گیا جہان وہ مشہور و معروف مخدوم صاحب شیخ حمید کی حمایت
مین ۱۷۹۸ء تک رہا اوس سال تیمور شاہ بادشاہ کابل ایک بڑی فوج لیکر ملتان کو آیا اور چالیس دن کے محاصرہ کے
بعد ملتان کو سکھون سے اوس نے لیا سکھون کو کسیطرح کا نقصان نہ ہوا اور اونکو واپس جانے دیا اور مظفر خان کو خطاب
رکن الدولہ کا عطا ہوا اور وہ ملتان کا صوبہ مقرر کیا گیا +

نیا نا ظم لایق اور ہمت کا آدمی تہا اور اپنے زمانہ دراز حکومت مین اوس نے اِس صوبہ مین بہت ترقی کی مگر اوسکو امن
اور آسایش کے کامون مین مصروف ہونیکو بہت وقت نہین ملا کیونکہ وہ ۱۷۹۸ء سے ۱۸۱۸ء اپنی وفات کے
سال تک برابر لڑائی مین مصروف رہا پہلے بہنگی مثل کے سردارون نے اوسپر حملہ کیا اور بعد ازان صاحبخان
سیال اور سردار کرم سنگہ بہنگی نے شامل ہوکر حملہ کیا اِس دوسرے بڑے مشکل سے نجات ہوئی تہی +

سنہ ۱۸۰۹ء مین مظفر خان ملتان کو محمد خان بہادر خیل کے سپرد کرکے کابل کیطرف روانہ ہوا اور وہ سال غیر حاضر رہا جب
زمان شاہ تخت نشین ہوا مظفر خان منصب نظامت پر بحال کیا گیا اور ۱۸۱۰ء مین زمان شاہ نے ہندوستان پر
حملہ کیا اور سکھون کا زور بہت بڑہ گیا مظفر خان نے اونکو کوٹ کمالیہ سے نکال دیا اور کوٹ کمالیہ
کو اوسکی موروثی رئیس سعادت یار خان کہرل کو حوالہ کر دیا +

برخلاف مظفر خان کا ملتان مین عبد الصمد خان ایک بادوزئی* رئیس تہا اس شخص نے جو کچہ ہو سکا دربار لاہور اور کابل
مین مظفر خان کو اذیت پہونچانے کے واسطے کیا اور ایک بار شاہ زمان نے عبد الصمد خان کو ملتان کا صوبہ مقرر
کیا لیکن آخر کار عبد الصمد خان کو شکست ہوئی اور اوسکا قلعہ اوس سے چہین لیا گیا اور اوسکی جاگیرات ضبط کی گئین +

۱۸۱۸ء مین مظفر خان نے اول مرتبہ جوان رئیس رنجیت سنگہ کو دیکہا جو ملتان کیطرف علاقہ کے دیکہنے کیواسطے
گیا تہا نواب شہر سے تین میل رنجیت سنگہ سے ملنے آیا طرفین سے تحایف لئے دئے گئے اور دونو رئیس جب
علیحدہ ہوئے اوس وقت بہت اچھا سلوک آپسمین تہا ۱۸۱۸ء مین رنجیت سنگہ نے جہنگ کو زیر کرکے پھر

---

* دیکہو حال خاندان صادق محمد خان بادوزئی کا +

ملتان کی طرف کوچ کیا اور شہر سے شمال کیطرف بیس میل کے فاصلہ پر مقام مہتم مین وارد ہوا نواب کو سردار سکھہ سے لڑنے کی خواہش نہ تہی اور رنجیت سنگہ کو ستر ہزار روپیہ دیکر رخصت کیا رنجیت سنگہ نے بیش بہا خلعت نواب کو دیا اور مراجعت کی احمد خان سیال رئیس جہنگ نے جسکو رنجیت سنگہ نے نکال دیا تہا ملتان مین پناہ لی اور مظفر خان نے اوسکو آدمیون اور روپیہ کی مدد دی جسکے ذریعہ سے احمد خان نے بہت سا علاقہ سابق اپنا پہر لیا اگرچہ وہ سردار فتح سنگہ کالیانوالہ کو جو متصرف تھا بالکل نکال نہین سکا عبدالصمد خان رئیس ہزارہ کی شکست یافتہ نے جسنے لاہور مین پناہ لی تہی رنجیت سنگہ کو ۱۸۰۷ء مین ملتان پر فوج کثیر سے یورش کرنے کی ترغیب دی شہر کے کسیقدر حصہ پر تصرف کیا گیا لیکن سکہون نے ہر طرح سے جہد کیا مگر قلعہ کو نہ لے سکے اور فتح سنگہ کالیانوالہ کی معرفت ایک عہد کیا گیا اور مہاراجہ بہت سا روپیہ لیکر واپس گیا اس سال مظفر خان نے ہشتیہ کے جنگ و جدل سے تہک کر نواب اپنے پسر سرفراز خان کو دیدیے اور خود حج کو مکہ کو چلا گیا اوس سفر مین مظفر خان کو بہت مشکلات پیش آئین عربون نے اوسکے جلوس کی شان و تزک دیکہکر جماعہ کثیر مین حملہ کیا اور مظفر خان نے بہت سا روپیہ دیکر مخلصی حاصل کی مظفر خان چودہ ماہ باہر رہا اور آخر ۱۸۰۹ء مین تہوڑے عرصہ بعد مظفر خان کی مراجعت کے مسٹر الفنسٹن صاحب ملتان مین وارد ہوے صاحب موصوف شاہ شجاع الملک کی خدمت مین پشاور کو جاتے تہے نواب ملتان صاحب موصوف سے بہت مہمان نوازی سے پیش آیا اور یہہ خواہش ظاہر کی کہ سرکار انگریزی اوسکو اپنی حمایت مین لے لے مگر سفیر انگلشیہ کو نواب کی اطاعت قبول کرنیکا اختیار نہین تہا اور مظفر خان نے نواب گورنر جنرل سے کلکتہ مین خط و کتابت شروع کی اور یہہ خواہش ظاہر کیے کہ سرکار انگریزی سے موافقت رکہے ٭

۱۸۱۰ء کی شروع مین رنجیت سنگہ نے پہر ملتان کیطرف کوچ کیا رنجیت سنگہ نے تہوڑا عرصہ پیشتر خوشاب مین شاہ شجاع سے ملاقات کی تہی اور شاہ ممدوح نے سکہون سے یہہ درخواست کی کہ ملتان کو فتح کر کے اوسکو دیدین ۱۸۱۰ء مین شاہ کی سپاہ کو مظفر خان نے شکست دی تہی اور شاہ سے اشتی کی امید مین اوس سے کئی بار یہہ پیام کیا تہا کہ ملتان مین پناہ گزین ہو مگر شاہ شجاع کی یہہ خواہش تہی کہ شہر اور صوبہ ملتان کو

فتح کرکے اپنے پاس رکھے مہاراجہ نے شاہ کے جو کم حوصلہ تھا بہت عزت اور تعظیم کی لیکن چونکہ شاہ سے کچھ روپیہ حاصل نہین ہوا مہاراجہ نے عزم کیا کہ ملتان کو خود دیکھے لیوے ۲۴ فروری ۱۸۱۸ء کو مہاراجہ شہر کے سامنے وارد ہوا اور دوسرے روز شہر پر تصرف کرلیا +

رئیسان قرب و جوار مہاراجہ کی اس کارروائی سے بہت گھبرا گئے محمد خان رئیس لہیہ اور بہکر نے ایک لاکھ تیس ہزار روپیہ اپنے علاقہ کی بچانی کے واسطے دیا اور صادق محمد خان رئیس بہاولپور نے اوسی غرض سے ایک لاکھ روپیہ دینا کیا لیکن اوسکی درخواست منظور نہ کی گئی لیکن اگرچہ مظفر خان رئیس بہاولپور کا دوست تھا رنجیت سنگھ نے بہاولپور کے رئیس کو مجبور کرکے پانچ سو سوارون کی اوس سے کمک لی +

کچھ عرصہ تک قلعہ پر توپ بلا کسی نتیجہ کے چلتے رہی اور پھر سرنگ لگائی گئی مگر محصورین نے سرنگ کے جواب مین کامیابی سے سرنگ لگائے اور عطر سنگھ دہاری کے توپخانہ کو اوڑا دیا عطر سنگھ معہ بارہ آدمی کے مارا گیا اور اور آدمی سخت زخمی ہوئے جنمین سردار نہال سنگھ اٹاریوالا اور جوان ہری سنگھ نلوہ شامل تھے یہہ توپخانہ قلعہ کے ایسا پاس تھا کہ سکھہ اپنے مردون کو نہ اوٹھا سکے اور مردون کی لاشین محصورین نے بہیج دین عطر سنگھ کی لاشین ایک جوڑہ دوشالہ کا ڈالکر +

دیوان مکھچند شجاع آباد سے کرنیکو بھیجا گیا مگر قلعہ بہت مضبوط تھا اور لیا نہ جاسکا ۱۲ مارچ کو حملہ کردینے کا حکم دیا گیا مگر سکھون کو ہزیمت ہوئی اور بہت نقصان اونہون نے اوٹھایا اب سکھہ بیدل ہوگئے سامان خوراک کی بہت گران ہوگیا تھا دیوان مکھچند سخت بیمار تھا اور اوسکی زندگی کا اندیشہ تھا اور کئی سردار مارے گئے تھے حالانکہ قلعہ پر کچھہ بھی اثر نہین ہوا ۲۵ تاریخ کو پھر حملہ مثل نتیجہ سابق ہوا اب محاصرہ کا اوٹھانا ضرور ہوا اور رنجیت سنگھ نے نہایت قلق کے ساتھہ مظفر خان کے وہ شرایط منظور کین جو کہ پہلے نامنظور کی تھین لیعنے ڈھائی لاکھہ روپیہ بنیس جنگی گھوڑے اور جنگ کے وقت کمک کے واسطے سپاہ تینتیس ہزار روپیہ سردست منجملہ زمعہودہ لیکر رنجیت سنگھ نے ملتان سے ۱۴ اپریل کو مراجعت کی +

رنجیت سنگھ نے دیکھکر کہ میری طاقت ملتان کے فتح کرنیکو کافی نہین ہے نواب گورنر جنرل کو لکھا کہ انگریزی

فوج کی مدد دین مگر رنجیت سنگھ کی درخواست کیطرف توجہ نہین ہوئی خصوصًا اسواسطے کہ رنجیت سنگھ نے یہہ تجویز کیا تہا کہ فوج انگریزی پنجاب مین سے نہ جاوے بلکہ ستلج کے جنوب کیطرف جو ملک آباد تہا اوس راہ سے جاوے شاہ شجاع نے سرخود ملتان پر یورش کرنیکی تیاری کی مگر اوس نے دانشمندی کی کہ اپنا ارادہ خود ترک کیا کیونکہ کامیابی کی کچہہ بہی امید نہ ہوسکتی تہی اب نواب ملتان کا رئیس بہاولپور سے جھگڑا ہوا جس نے اوسکے دشمنون کو پہلی لڑای مین مدد دی تہی بہاولپور مین ایک قوی گروہ رئیس کا مخالف تہا جنکے سرغنہ فتح محمد غوری اور احمد خان تہے انہون نے اپنے آقا کو قتل کرنیکا قصد کیا مگر ناکامیاب رہے اور انہون نے علاقہ ملتان مین پناہ لی رئیس بہاولپور نے نواب سے گلہ کیا کہ سرکشون کو کیون پناہ دی مگر مظفر خان نے جسکا غصہ کم نہین ہوا تہا سرکشون کی حمایت کی اور جب اوس نے دیکہا کہ سرکش مذکور مغلوب ہوجاوینگے تو خود رئیس سے جنگ ٹہیرادی نواب ملتان خود شجاع آباد کو گیا اور اپنی فوج کو برخلاف یعقوب محمد خان بہاولپور کے خبرل کے روانہ کیا دونو مین جنگ ہوئی داؤد پوترون کی جمعیت زیادہ تہی اور اونکا توپخانہ اچہا تہا بہاولپور کے فوج کو فتح ہوئی اور فوج افغان شجاع آباد کو واپس آئی ۱۸۱۱ء مین مظفر خان مہر رجب راج بانان سے لڑا جو اوسکے تابعین مین سے تہا مظفر خان نے اوسکا قلعہ مسمار کردیا اور اوسکے موقع پر قلعہ فیروزگڈہ تعمیر کیا فروری ۱۸۱۶ عیسوی مین سکہون نے ملتان پر ایک بڑی جنگا حملہ کیا بہاولپور اور ملتان کو ایک قوی جمعیت سپاہ کی باج لینے کو بہیجے گئے تہی مظفر خان کیطرف سے کچہہ توقف ہوا پہولا سنگہ اکالی نے بہنگ کے نشہ مین اپنے ہمراہیون کو لیکر جو مثل اوسکے بہنگ سے مخمور تہے شہر پر حملہ کیا اور حملہ ایسے جوش سے کیا کہ قلعہ کے بعض پناہات پر تصرف کرلیا مگر فقیر عزیز الدین نے عذر مناسب کیا نواب نے باج جلدی دیدیا اور سپاہ سکہہ منگیرہ کیطرف کوچ کرگئی ۱۸۱۷ء مین ایک جمعیت سپاہ سکہہ نے زیر حکم دیوان چند کے ملتان کیطرف کوچ کیا اور قلعہ پر حملہ کیا مگر اس سپاہ کو ہزیمت ہوئی اور دس ہزار روپیہ لیکر چلے گئے مگر یہہ حملہ تند ہے کے ساتہہ نہین ہوئے تہے مہاراجہ اپنے فوج کو جمع کررہا تہا کہ ایک بار بہت زور کے ساتہہ یورش کیجاوے اور انہون نے قسم کہائی تہی کہ ملتان کو جہان کئی بار وہ ناکامیاب ہوا تہا ضرور لیکر رہینگے ۱۸۱۸ء کے موسم سرما مین مہاراجہ ہر طرف سے رسد

اور فوج جمع کر رہے تھے اور جنوری ۱۸۱۸ء مین ایک فوج پچیس ہزار آدمی کے نام کو زیر حکم شہزادہ کہڑک سنگھ مگر واقعی زیر حکم مصر دیوا نجند کے لاہور سے روانہ ہوئے سیدھے مین ملتان کو جاتے ہوئے خانگڈہ اور مظفر گڈہ کے قلعہ لئے گئے اوائل فروری مین شہر پر تصرف کر لیا گیا اور قلعہ پر توپ رانی شروع ہوئے نواب کے پاس قلعہ مین فقط دو ہزار سپاہ تھی اور قلعہ مین محاصرہ کے قابل رسد جمع نہین تھی مگر اوس نے قلعہ کو اسطرح لڑایا کہ سکھون نے پہلے ایسا مقابلہ کبھی نہین دیکھا تھا دوسری جون تک توپ برابر چلتی رہی اور قلعہ کے دیوارون مین دو بڑے رخنہ ہو گئے بڑی ہمنگی توپ احمد شاہ درانی کے زمزم لاہور سے لائی گئی تھی اور چار بار چلائی گئے اور اثر کے ساتھ چلائے گئے تھی سکھون نے کئی حملے کئے مگر پس پا ہوتے رہے اور ایک حملہ مین اونکے اٹھارہ سو آدمی تلف ہوئے دروازے قلعہ کے اوڑا دئے گئے مگر محصورین نے اونکے پیچھے مٹے کے دھدے بنائے اوانپر دست بدست سکھون سے لڑتے رہے آخر کار قلعہ مین لڑنے والے دو تین سو کے اندر رہ گئے اور اون مین اکثر نواب کی قوم یا خاندان کے آدمی تھے باقی مارے گئے تھے یا دشمن کیطرف چلے گئے تھے سکھون نے محصورین کو اپنے آقا کو چھوڑ دینے کی طمع دی اور اون مین سے بہت طمع مین آگئے آخر کار دوسرے جون کو ایک اکالی نے جسکا نام ساد ہو سنگھ تھا عزم کیا کہ ۱۸۱۸ء مین جیسا بھولا سنگھ نے کیا تھا اوس سے مین بڑھکر کرون چنانچہ چند اپنے ساتھی لیکر قلعہ کے ایک بیرون پناہ کیطرف بڑے جوش مین جا پڑا اور افغانون پر ناگاہ پہونچکر اوسپر تصرف کر لیا فوج سکھان نے یہہ کامیابی دیکھکر حملہ کر دیا اور ضروری دروازہ پر جو رخنہ ہو گیا تھا اوسپر جا چڑھے جہان بوڈھا نواب مع اپنے آٹھ بیٹون اور قلعہ کی جمعیت کے جوج رہے تھے شمشیر بدست کھڑا ہوا تھا اس نیت سے کہ جبتک جان ہیگی لڑینگے افغانون کے تلوارون سے اتنے آدمی قتل ہوئے کہ سکھہ پیچھے ہٹے اور افغانون کی چھوٹی سی جمعیت پر بندوقین سر کین افغانون نے آواز کی کہ مردون کی طرح آگے آؤ اور برابر کی لڑائی لڑو پھر جو بارے اوسے مگر سکھہ ایسی دعوت کے قبول کرنیکی پروا نکرتے تھے اسجگہہ مظفر خان سعید نیس قتل ہوا اور اپنی جان بچانی منظور نہ کی اور اوسی جگہہ اوسکے پانچ فرزند شاہنواز خان ممتاز خان اعزاز خان حق نواز خان اور شاہ باز خان قتل ہوئے ذوالفقار خان فرزند مظفر خان کا سخت مجروح چہرہ پر ہوا

باقی دو فرزندان مظفرخان سرفرازخان اور امیربیگ خان نے جان بخشی منظور کے اور بچ رہے دیوان مل نے سرفرازخان کو اپنے ہاتھی پر بیٹھا لیا اور بعزت تمام اوسکو اپنے خیمہ کو لے گیا قلعہ گیرون مین سے بہت کم جان بر ہوے اور تمام شہر لوٹا گیا قلعہ شجاع آباد بہی فتح کیا گیا اور اوسمین سے پانچ توپین لی گئین بعد ازان ملتان کی دیوارون کی مرمت کی گئی اور ایک جماعت چھ سو سپاہیون کے زیر حکم سردار جودہ سنگھ کلیسیہ اور دل سنگھ نہرنہ کے قلعہ مین چھوڑے گئے اور فوج سکھہ لاہور کو واپس گئے۔

ملتان کی نسبت خیال کیا جاتا تہا کہ اوس مین بہت دولت تہی اور جب مہاراجہ کا حصہ لوٹ کا فقط دو لاکھہ روپیہ ملا تو اونہون نے حکم دیا کہ سب افسر اور سپاہی اپنی اپنی لوٹ سرکار مین داخل کرین اور اگر بعد ایک تاریخ معین کے کسی کے پاس لوٹ کا مال نکلیگا تو وہ قتل کیا جاوے گا اس حکم کے جاری ہونے پر قریب پانچ لاکھہ روپیہ کے خزانہ سرکاری مین داخل کیا گیا مگر ملتان کی لوٹ دو کروڑ روپیہ کے اندازہ کی گئی تہی +

نواب مظفرخان اپنے فرزند شاہ نواز کے بہاوالدین کے مقبرہ کے پاس عزت کے ساتہہ دفن کیا گیا تہا سرفرازخان اوسکا فرزند اکبر چند سال سے نواب تہا اوسکے باپنے دربار کابل سے اوسکی جانشینی کی منظوری حاصل کرلی تہی دیوان چند اوسکو اسیر کرکے لاہور لے گیا اور مہاراجہ اوسکے ساتہہ اچھی طرح پیش آئے اور اسکو شرقپور اور نو لکھہ مین جاگیر دی جو متعاقب پنشن نقد سے مبدل کی گئی ذوالفقار خان کو بہی پنشن ملی پہلے پہلے سرفرازخان کی لاہور مین سخت حراست رہی مگر جب مہاراجہ کا زور ملتان مین بخوبی ہوگیا سرفرازخان کو کہلی آزادی رہی اور مہاراجہ رنجیت سنگھ ہمیشہ اوسکا لحاظ کرتے اور دوستانہ سلوک کرتے رہے +

۱۸۴۸ء مین سرفرازخان کا رسوخ سرکار انگریزی کیو سطے اسطرح مفید ہوا کہ ملتانی پٹہانون نے دیوان مولراج کا ساتہہ دیا اگرچہ سو اسطے اون پٹہانون کو بہت دہاؤ کی ضرورت نہی ضبطی لاکب بجاب کے وقت نواب سرفرازخان کے پاس گیارہ سو روپیہ

+ مسٹر سر کروفٹ صاحب کو مہاراجہ رنجیت سنگھ نے کہا تہا کہ ایکہزار آدمیون کے جان بچائی گئی مگر یہہ بات دروغ تہی جب آخر حملہ مین تین سو لڑنیوالے ہی نہین تہے اور اون مین سے اکثر اوس جگہہ مارے گئے جہان دیوار مین رخنہ ہوگیا تہا۔

* ملتان کی لوٹ کی بابت بہت سے قصہ کہے گئے ہین جنسے لوٹا اوسکو پہلی نہین بار لڑائی مین مارے گئے یا لاولد مرے یا افلاس مین مرے +

کی جاگیر تھی اور جو ۱۴ ہزار سات سو بیس روپیہ کی پنشن اونکو ملتی تھی یہہ پنشن اوسکی حین حیات بحال رہی اور جاگیر کی نسبت یہہ حکم ہوا کہ اوسکے فرزند فیروزالدین کے نام بعد وفات نواب کے واگذار رہیگی سرفراز خان ۱۲ مارچ ۱۸۵۲ء کو آٹھہ بیٹے اور سات بیٹیان چھوڑکر مرگیا اور فیروزالدین ۱۸۵۴ء مین مرگیا جاگیر فیروزالدین کے مرنے پر سرکار مین ضبط ہوگئی اس خاندان مین حسب ذیل پنشن دی گئی +

	روپیہ
احمد علی خان	۱۲۰۰
قاسم علیخان	۱۲۰۰
حیدر خان	۷۲۰
احمد یار خان	۱۴۴۰
جہانگیر خان	۱۶۲۰
عبدالمجید خان	۳۰۰۰
عبدالحمید خان	۷۲۰
صادق علیخان	۳۶۰
شمشیر علی خان	۳۶۰

عبدالمجید خان شاہ نواز خان کا ایک ہی فرزند ہے اوسکی مان قوم بامان زئی سے عبدالکریم خان کے بیٹے تھے جو کسیوقت ناظم ڈیرہ جات کا تھا اور وہ وزیر شاہ ولی خان احمد شاہ درانی کے وزیر کا بھائے تھا عبدالمجید خان کی لاہور مین بہت عزت اور لحاظ ہے اور وہ میونیسپل کمیٹی کا ممبر اور انریری مجسٹریٹ ہے شہر کے رفاہ کے واسطے جو تجویزین کیجاتی ہین اون مین وہ بہت توجہ اور چستے سے مصروف رہتا ہے اور اوسکے فیصلون کے انصاف سے لوک اوس سے بہت راضی ہین +

عبدالمجید خان صاحب علم ہے اور طب مین بہت اچھا دخل رکھتا ہے ۱۸۶۵ء مین گورنمنٹ اعلیٰ نے اسکو نواب کا خطاب عطا فرمایا

مخدوم شاہ محمود قریشی

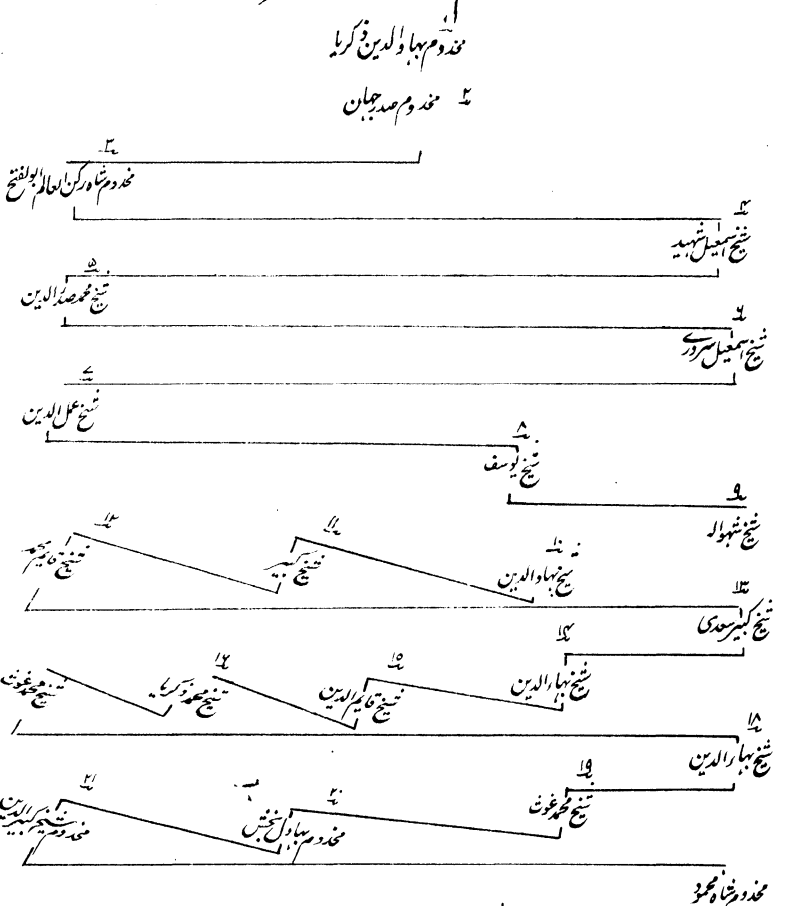

حال خاندان

ملتان کے ضلع میں مخدوم شاہ محمود جو مشہور و معروف مسلمان پیر بہارالدین کے اولاد میں سے ہیں رتبہ اور رسوخ

مین سب سے اول شخص ہے وہ موروثی متولی بہاء الدین اور اوسکے پوتے رکن العالم کی مزارون کا ہے اوسکے مرید پنجاب کے جنوب مین اور سندھ مین کثرت سے ہین اور اوسکا بڑا رسوخ اور زور ہمیشہ انتظام اور ترتیب کی جانب مین استعمال مین آتا رہا ہے بہاء الدین کوٹ کرور ضلع لہیہ مین ۱۱۷۰ھ مین پیدا ہوا تھا وہ اسد بن ہاشم پیغمبر صاحب کی جد کے نسل مین سے تھا اوسکا ایک بزرگ ہندوستان مین سلطان محمود غزنوی کے ساتھ ایک مہم مین آیا تھا اور کوٹ کرور مین آباد ہوا تھا بہاء الدین اپنا وطن چھوڑ کر خراسان کو چلا گیا وہان وہ شہاب الدین کا طالب العلم ہوا اور فضیلت حاصل کی بعد ازان وہ سیاحت کو گیا اور بہت برس تک ستان اور شام اور عرب مین سیاحت کرتا رہا پھر وہ ہندوستان کو ۱۲۲۲ھ مین واپس آیا اور ملتان مین اقامت کا ارادہ کیا پہلے کچھ مخالفت ہوئی لیکن بعد ازان اوسکو اجازت ہوئی اور اوسکی کرامتون اور پاکبازی کی شہرت ملک مین پھیل گئی اور بہت مرید اوسکے ہوئے درحالیکہ بہاء الدین کو بہت عروج تھا شمس تبریز معہ ایک مرید کے جسکی عمر قریب پندرہ سال کے تھی مغرب سے ملتان مین وارد ہوا شمس تبریز اپنی کرامات سے دریا سے سندھ کو مصلا پر بیٹھکر عبور کرکے آیا تھا جب بہاء الدین نے اوسکے آنے کی خبر سنی اوس نے ایک پیالہ دودھ کا بھرا ہوا اوسکے پاس بھیجا اس منشے سے کہ ملتان فقیرون سے لبالب بھرا ہوا ہے اور ایک بھی اور فقیر کی گنجائش اوسمین رہنی کی نہین ہے شمس تبریز نے دودھ کو واپس کر دیا اور ایک پھول اوسپر رکھ دیا جس کی یہ مراد تھی کہ میری گنجائش ضرور ہے بلکہ میری شہرت اور سب پیرون سے زیادہ ہوگی جنہون نے ملتان کو اعزاز بخشا ہے اسپر بہاء الدین کو بہت طیش آیا اور اوس نے حکم دیا کہ کوئی شخص اس متمرد فقیر کی کسی طرح مدد نکرے نہ اوسکو کھانیکو دے شمس تبریز کو خود کھانے کی پروا نہ تھی مگر اوسکے مرید کو بھوک لگی اور اسنے کچھ کھانیکو مانگا اسپر شمس تبریز نے بلانے پر ہرنیان جنگل سے آئین اور دودھ دی گئین اونکی اعتبار کے عوض مین پیر نے ایک کو جسے طریق محمدی حلال کیا اور لڑکے کو شہر مین آگ لانے کو بھیجا کہ اوسکا گوشت پکاوے لیکن بہاء الدین کے حکم کا کوئی عدول نہ کرسکتا تھا اور سب نے آگ دینے سے انکار کیا بلکہ ایک حلوائی نے لڑکے کے مونہہ پر ایک برتن دودھ کا پھینک مارا اور وہ روتا روتا اپنے مرشد کے پاس آیا اوسوقت شمس تبریز نے باواز بلند اسطرح کہا ای آفتاب جسکے نام سے میرا اپنا نام ہے نزدیک آجا اور اپنی گرمی دے کہ مین اپنا کھانا پکالون کیونکہ یہ بیقین

آدمی مجھے آگ نہین دیتے ہین چنانچہ آفتاب نیچے اوترا اور ہرنی کا گوشت پکا دیا مگر آفتاب پھر اپنی جگہہ کو واپس نہین گیا اور اب تک ملتان مین بہ نسبت دنیا کے اور مقامات کے آفتاب ایک نیزہ نزدیک تر ہے مگر باوجودیکہ مثل شمس تبریز کی بہاء الدین کو باہر سے فقیر آکر ذلیل کرتے رہے وہ ۷۰ برس کی عمر تک پہونچا وہ ۶۶۱ھ مین مرگیا اور بڑی عظمت اور شان سے دفن کیا گیا اور اوسکی مزار کی زیارت کے واسطے اب تک ہندوستان سے اور افغانستان سے مسلمان آتے ہین +

رکن العالم علمیت اور بزرگی اور پاکبازی مین بہاء الدین اپنی حد سے کچھہ ہی کم تہا اوسکے مریدون کی تصانیف مین جو کچھہ اوسکے قول پائے جاتے ہین اوس سے معلوم ہوتا ہے اوسنے تناسخ کا مسئلہ متغیر کرکے سکہایا اوسکا یہہ قول تہا کہ قیامت کے روز ہر آدمی حیوان بنکر اوٹھینگے مطابق اونکے اعمال کے جو دنیا مین اونکے تہے ظالم چیتا بنکر اوٹھیگا عیاش بکرا حریص سور اور علی ہذا القیاس شاہنشاہان دہلی کئی بار رکن العالم کے پاس آئے اور اوسکا نام تمام شمالی ہندوستان مین مشہور تہا وہ ۷۱۳ھ مین مرگیا اور شاہنشاہ فیروز تغلق نے اوسکا مقبرہ قلعہ ملتان مین تعمیر کرایا +

رکن العالم کی وفات کے بعد ملتان مین بہت انقلاب ہوئی مگر اس پیر کے خاندان کا ہمیشہ لحاظ اور اعزاز رہا ۷۳۱ھ مین سید محمد کی سلطنت کے عہد مین ملتان دہلی کے توابعات سے علیحدہ ہوگیا لایق بادشاہ فیروز تغلق کے بعد جو بادشاہ ضعیف ہوئے اونکے عہد مین ملک مین نہایت بدنظمی ہوگئی اور ملتان پر غور اور کابل کیطرف سے حملون کے ہونیکا خصوصاً خوف تہا اس حالت مین ملتان کے باشندگان نے تجویز کی کہ ہم اپنا حاکم آپ مقرر کرینگے چنانچہ شیخ یوسف تجویز کیا گیا جسکی علمیت اور بزرگی اور پاکبازی کے شہرت تہی اوسکی عہد سلطنت مین بڑی رونق رہی امن رہا اور محاصل ملک کا اوس کے دانشمندانہ انتظام سے بڑہ گیا شیخ یوسف کو ایک افغان سردار قوم لنگاہی جسکی دختر سے اوسنے شادی کی تہی مغرور کیا وہ سردار ملتان مین مع تمام اپنی قوم کے اس بہانہ سے آیا کہ حاکم کو سلام کرینگے مگر خود شہر مین جانیسے پیشتر اوس نے ایک پیالہ لبط کے خون کا پی لیا اوسنے حاکم کے ساتھہ کہانا کھایا مگر تہوڑی دیر کے بعد بہانہ کیا کہ میرے پیٹ مین بہت سخت درد ہے اور مقے دوا مانگی وہ دوا پیکر اوس نے قے کی اور جو خون اوس نے پیا ہوا تہا وہ قی کردیا

شیخ بہت گھبرایا اور اوس نے اوس سردار کے دوستون کو اوسکے لشکر سے بلوایا وہ آدمی بالکل سلح آئے اور شیخ یوسف کو اونہون نے گرفتار کرکے قید کردیا اور اوس کو رنک کو سندر پہنچا دیا اوس نے اپنا نام قطب الدین محمد رکھا غاصب نے اسیہ کو دہلی کو بھیجدیا جہان بہلول لودی نے اوسکی بہت عزت کی بلکہ بہلول لودی نے اپنی دختر کا نکاح شیخ کے فرزند سے کردیا آئین اکبری مین لکہا ہے کہ شیخ یوسف کی حکومت سترہ سال ہی فرشتہ مین فقط دو سال لکہا ہے غالبًا آئین اکبری مین جو لکہا ہے صحیح ہے کیونکہ یوسف نے ۸۴۳ھ مین حکومت شروع کی اور جب وہ معزول ہوا تو لکہا ہے کہ دہلی مین وہ بہلول لودی کی سلطنت کے ابتدا مین پہونچا اور بہلول لودی ۸۵۵ھ تک تخت نشین نہین ہوا تہا +

اس خاندان کا کوئی اور آدمی ملتان مین حاکم نہین ہوا مگر اس خاندان کے بہت اشخاص علمیت مین ممتاز تہے بہاء الدین شیخ یوسف کا نبیرہ جو مشہور و معروف حاجی عبد الوہاب کا لقب تہا مشہور فاضل اور عالم تہا وہ ۹۲۳ھ مین حسین ارغون ناظم ٹہٹہ کے پاس سفیر بنا کر بہیجا گیا تہا جو بابر شاہ کا نائب تہا اور ملتان کیطرف کوچ کر رہا تہا لیکن سفارت کامیاب نہین ہوئی شہر کا محاصرہ ہوا اور شہر فتح کیا گیا اور لوٹا گیا اور چار سال کے بعد ملتان پہر ممالک دہلی کا ایک صوبہ ہو گیا +

سکہون کی حکومت کے عہد مین ملتان کی مزارون کی جو بڑی بڑی جاگیرین تہین وہ ضبط کی گئین +

جب مہاراجہ رنجیت سنگہ نے ۱۸۱۸ء مین ملتان کو فتح کیا مہاراجہ نے بعد اوسکے تین ہزار پانچ سو روپیہ نقد مزارون کے واسطے مقرر کیا دیوان ساون مل نے تخفیف کرکے سولہ سو روپیہ کی قایم رکہی دربار کے عہد مین اراضی اور نقدی ملا کر آمدنی ان مزارون کی دو ہزار تینسو روپیہ تہی ۱۸۴۸ء ۱۸۴۹ کی بغاوت مین مخدوم شاہ محمود سرکار کا وفادار رہا یہہ بات تو سچ ہے کہ کوئی وجہ نہی کہ وہ سکہون کا خیر خواہ ہوتا لیکن اوسکا رسوخ اور جو خبرین اوس نے دین وہ بہت مفید ہوئین اور ضبطی ملک پنجاب کے بعد جو گذارہ مزارون کا تہا وہ بحال رکہا گیا سات سو روپیہ کی اراضی بسبیل علی الدوام بشرطیکہ چلے اور سترہ سو روپیہ نقد حین حیات اوس وقت کے سجادہ نشین کے چہارم موضع سائی باہنہ جو مخدوم ۱۲۳۴ھ مین آباد کیا تہا اوسکے نام بطور جاگیر ذات بسبیل علی الدوام واگذار ہوا +

بہاء الدین اور رکن العالم کے مزارون پر بہت سے محاصرون کی نوبت گذر چکی تہی مگر ۱۸۴۸ء اور ۱۸۴۹ء کا محاصرہ اونکی واسطے سب سے زیادہ سخت تہا دونو مقبرہ قلعہ کے اندر واقع ہین اور محاصرین کی طرف سے جو آتشباری ہوتی تہی اون پر ہوتی تہی اور تقریبًا دونو ٹوٹ گئے لوکل گورنمنٹ نے دس ہزار روپیہ اونکی مرمت کیواسطے تجویز کیا لیکن گورنمنٹ اعلی نے منظور نہین کیا مگر مخدوم شاہ محمود ہمت کا آدمی تہا اور اوس نے اپنے مریدون کی امداد اور روپیہ سے اونکی مرمت کرائی اوجیسی وہ پہلی اچھی حالت مین تہی ویسے ہی بنا دیئے +*

۱۸۵۷ء مین مخدوم شاہ محمود نے سرکار کی مستحسن خدمت کی وہ صاحب کمشنر کو ہر ایک واقع قابل اطلاع کے خبر دیتا رہا غلام مصطفی خان کے رسالہ کیواسطے اوسنے بیس سوار دیئے اور نئے پولیس کے رسالہ کیواسطے بہی کتنی ہی آدمی دیئے اوسنے پولیس اور پیادہ سپاہ کیواسطے بہی آدمی دیئے پچیس سو لیکر وہ باغیون کے خلاف کرنل ہملٹن صاحب کے ساتہہ گیا لشکر کے خدمات کا کسیقدر حصہ اوس نے اپنے ذمہ لیا اور کوچ کے وقت اسباب اور باربرداری کی حفاظت کرتا رہا اوسکی موجودگی سے اوس موقع پر مفسدون پر بڑا اثر ہوا کیونکہ انہون نے دیکہا کہ اونکی اپنے دین کا سب سے زیادہ رسوخ کا آدمی اونکے برخلاف تہا جن رجمنٹون کے سلاح لے لئے گئے تہے اونکی سرکشی کے موقع پر ملتان مین مخدوم شاہ محمود صاحب کمشنر بہادر کی خدمت مین معہ اپنے ہمراہیون کے واسطے حفاظت پل کی جو چہاونی کے رستہ مین تہا حاضر ہوگیا مخدوم کے مریدون مین سے کوئی مفسدون کے ساتہہ شامل نہین ہوا اور اوسکا طریق پاکپٹن کے مخدوم کے طریق کے مقابلہ مین نمایان ہے پاکپٹن کے مخدوم کے مرید ۱۲ گیارہ مین نمایان تہے شاہ محمود کو اوسکی خدمات کی جلد ومین تین ہزار روپیہ مزار کے نام جو نقدی مقرر تہے اوس کے عوض مین ۱۸۵۸ء ستاسی کی جاگیر دی گئی علاوہ آنہہ چاہات کے جو جمعی پانچسو پچاس روپیہ کے علے الدوام واگذار ہوئے ۱۸۶۱ء مین نواب نائب سلطنت پنجاب لاہور مین

+* بہاء الدین کے مقبرہ کے مقابلہ مین بہاء الدین نواب مظفر خان کی قبر ہے قریب پچاس قدم کے قریب پرانا معبد ہندون کا ہے جسکو نرسنگہ پوری بہلاد پور کہتے ہین اس جگہ وہ اوتار بھگوان کا ہوا تہا کہ جب شوخ آدمی ہے شیر اوتار آدمی کا روپ دار کر پیدا ہوئی لوہے کے ستون سے برآمد ہوا اور ہرناکس کو جیرا لاجو اپنے بیٹے بہلاد کو مار ڈالنے کو تہا اسواسطے کہ وہ اسکے الوہیت کو نہین مانتا تہا +

تشریف لائے مخدوم کو ایک باغ ہنگی والہ جمعے ڈیڑھ سو روپیہ سالانہ عطا ہوا +

مخدوم شاہ محمود شیخ حسن شاہ کا بیٹا تھا اور اوس کی مان بی بی راجی صاحبہ شیخ محمد غوث کی دختر تھی جو بہاء الدین سے اونیسوین پشت مین تھا +

صادق محمد خان بادوزئی ملتان والہ

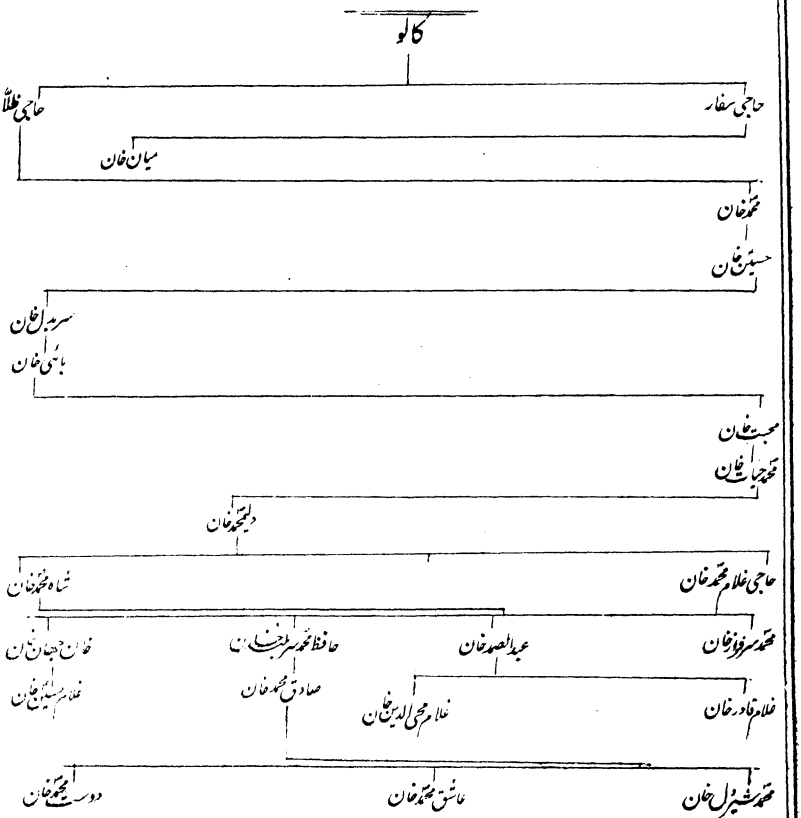

حال خاندان

قوم بادوزئی شل اور افغانون کی اپنے آپ کو بنی اسرائیل کہتے ہے اور کہتی ہے کہ بیت المقدس سے افغانستان مین آئی اور کوہستان غور اور فیروزہ مین آباد ہوئے اس امر مین کہ افغانون کی اصل یہودی ہے بہت بحث

ہوئی ہے اور یہہ بحث ایسی طویل ہے کہ سوائے اوسکے ذکر کرنیکے اور زیادہ اس امر مین اس موقع پر نہین لکھا جا سکتا
چہرہ و شبرہ مین اور اطوار مین اور مذہبی رسوم مین افغان یہودیون سے بہت مشابہ ہین اون مین یہہ رسم پائی جاتی ہے کہ
بکری کو انسان کے گناہون کے کفارہ مین جنگل مین چھوڑ دیتے ہین اور گناہ کے کفارہ مین قربانی کرتے ہین اور
اندیشہ سے نجات کیواسطے قربانی کرتے ہین مطلع الانوار مین جو قریب ۱۵۰۰ء کے تصنیف ہوئی تہی لکھا ہے کہ افغان
ابتدا مین مصر کے آدمی ہین جو بعد غارت ہونے فرعون کے بحر احمر مین اپنے وطن کو چھوڑ آئے اسواسطے کہ انہون نے
مثل اور لوگون مصر کی دین یہودی کو اختیار نہین کیا تواریخ شیر شاہی مین لکھا ہے کہ حضرت سلیمان کی وفات کے
بعد آصف کی سلطنت کے عہد مین شام و بیت المقدس پر بخت نصر نے یورش کی اور بخت نصر نے یروشلم کو غارت کیا اور افغانون کو نکال دیا
جو غور اور غزنین مین آباد ہوئے اس زمانہ مین سب افغانون کا ایسا ہی یقین ہے جو اپنے آپکو اس اسرائیل قوام یہود
کی اولاد سمجھتے ہین سب سے اول قیس بن ایس ایک رئیس افغان نے مذہب اسلام اختیار کیا جو زیر حکم پیغمبر کے جنگ
مین لڑا اور جسکو پیغمبر نے خطاب ملک عبدالرشید کا بخشا خواہ یہہ روایت صحیح ہو یا افسانہ ہو یہہ بات تحقیق کے
جو اقوام کوہستان غور مین آباد تہین وہ بہت پہلے مسلمان ہوئین غالبًا مابین ۶۰۰ء اور ۷۰۰ء ہجری کے +

بنے افغان نے سیستان کرمان اور خراسان کے حصہ پر تاخت کی اور سلطان محمود اور شہاب الدین تیمور شاہ
کے عہد مین انکو بہت طاقت حاصل ہوئی اور اون سب بادشاہون کے ساتھہ ہندوستان پر حملون مین آئے
صادق محمد کے خاندان کو حاجی زئی یا دوزئی کہتے ہین اس سبب سے کہ اوسکے مورث اعلی نے ۱۶۰۰ء مین
مکہ کا حج کیا تہا جب شاہجہان نے ۱۶۳۸ء مین قندہار پر تصرف کیا محمد خان ہرات کو چلا گیا اور جبتک شاہ عباس ثانی
شاہ ایران نے ۱۶۴۸ء مین قندہار کو پھر نہ لے لیا تب تک واپس نہ آیا +

شاہجہان کے یورش کے زمانہ مین دو سدوزئی رئیس حسین خان اور الہ داد خان جو اوس شاہنشاہ کے ساتھ
شامل ہوئے تہے اوسکے ساتھہ ہندوستان کو چلے گئے اور ملتان کے پاس آباد ہونیکی اجازت حاصل کی جو
اوس وقت دہلی کا صوبہ تہا اونکے پیچھے بہت سے آدمی اونکی قوم کے وہان آ گئے ۱۶۶۰ء کے قریب محمد خان نے
ہندوستان کو جانیکا عزم کیا حسین خان سدوزئی کو جب اس ارادہ کی خبر ہوئی اوسکو یہہ خوف ہوا کہ ملتان مین نئے

رئیس کے آنے سے میرا زور اور رسوخ کم ہو جاویگا اور اوس نے شیرک رئیس قوم ترین کو لکھا کہ علاقہ ترین سے کوہاٹ کو جاتے ہوئے اوسکو مروا ڈالے چنانچہ شیرک نے محمد خان کو ضیافت پر بلایا اور اوسکو زہر دیدیا اوسکا بیٹا حسین خان بہت کم عمر تہا اور اپنے باپ کے خون کا انتقام نہ لے سکا مگر اوسکے کچہدی رشتہ دار میان خان نے بادوزیون کو جمع کیا اور شیرک اور اوسکی قوم پر حملہ کرکے اونکو شکست دی اور اوسکے خاندان کو قتل کیا مگر خود شیرک بچ گیا اور دہلی کو بہاگ گیا اور وہان بادشاہ کی ملازمت مین نوکری حاصل کی یہان یعنے دہلی مین میان خان اوسکے پیچہے آیا اور اوسنے اورنگ زیب بادشاہ کے حضور مین اوسکو حملہ کرکے مارڈالا جب بادشاہ کو شیرک کی دغابازی کا حال کہا گیا بادشاہ نے میان خان کو خون معاف کیا لیکن اس گستاخی کے عوض مین کہ اوسنے سر دربار اپنے دشمن کو قتل کیا وہ دہلی مین ۱۲ برس تک قید کیا گیا محمد خان کا بیٹا اور پوتا دونون قندہار مین رہے اور فقط ۱۱۳۸ھ مین جب نادرشاہ نے دہلی کو فتح کیا بائی خان اوسکا پڑپوتا ملتان مین آیا چند سال کے بعد وہ قندہار کو واپس چلا گیا مگر اوسکا بیٹا محبت خان ملتان مین رہا +

شاہ محمد خان کیوقت تک یہہ خاندان بالکل زراعت اور کشتکاری مین مصروف اور مشغول رہا شاہمحمد خان ہمت کا آدمی تہا اور اوس نے احمد شاہ دُرّانی کی نوکری اختیار کی اور شاہ موصوف نے جو بہت سے مہین ہندوستان پر کین انمین شامل تہا ۱۱۷۲ھ مین اُس نے شجاع خان صوبہ ملتان کی مدد کی جب جہنڈا سنگہ اور گنڈا سنگہ بہنگی سردارون نے اوس شہر پر حملہ کیا اور بعد سخت لڑائی کے اوس شہر کو فتح کیا شجاع خان ہوئے عرصہ کے بعد مرگیا اور مظفر خان نے تیمور شاہ خلف احمد شاہ دُرّانی سے مدد مانگی تیمور شاہ ملتان کیطرف عازم ہوا اور اوس شہر کو ۱۱۷۹ھ مین چالیس دن کے محاصرہ کے بعد سکہون سے فتح کیا مظفر خان صوبہ مقرر کیا گیا اور شاہمحمد کو اوسکی خدمات کے جلد دمین دیرہ پنجاب اور ڈیرہ غازیخان مین دس ہزار روپیہ کی جاگیر ملی تہوڑا عرصہ گذرا تہا کہ نواب مظفر خان کو شاہمحمد کے زور اور رسوخ کا رشک ہوا اور شاہمحمد نے دانائی اسمین سمجہے کہ وہ ملتان سے چلا گیا اوسوقت تیمور شاہ کی فوج بہاولپور کیطرف جاتی تہی وہ اوس فوج مین شامل ہوا اور دراوڑ کے محاصرہ مین اوس نے ایسی نمایان خدمت کی کہ اوسکو بادشاہ نے ڈیرہ غازیخان اور اوسکے توابعات کا صوبہ اور قلعہ دراوڑ کا قلعدار مقرر کیا تیمور شاہ کی واپسی کے تہوڑے عرصہ کے بعد خان بہاولپور

نے قلعہ دراوڑ پر پہر تصرف کر لیا اور ایک سال کے بعد شاہ محمد مر گیا سرفراز خان اپنے باپ کی جاگیرات پر متصرف ہوا لیکن اوسنے سنکیرہ اور ڈیرہ غازیخان کی نظامت رکھنے کی کوشش نہین کی اور اوس نظامت پر عبدالنبی حاکم خارج شدہ مقرر ہوا مگر عبدالنبی کے ظلم شعاری کے سبب سے لوگ اوس سے بہت ناخوش ہو گئے اور چونکہ اوس نے مالیہ سرکار نہ دیا وہ معزول کیا گیا اور اوسکی جگہہ محمد خان سدوزئی مقرر کیا گیا اور صوبہ ملتان اور سرفراز خان بادوزئی کو حکم ہوا کہ نئے حاکم کی مدد کرین عبدالنبی نے سخت مقابلہ کیا مگر لہیہ کے متصل ایک لڑائی مین اوسکو شکست ہوئی اور اوسکا بیٹا سیان عارف مارا گیا قلعہ اور قصبہ لہیہ فتحیابون کے تصرف مین آیا مگر سرفراز خان شہر مین سے گذرتے ہوئے گولی سے مارا گیا تب محمد خان نے علاقہ پر قبضہ کر لیا وہ دانشمند اور نیک نیت حاکم تہا اور اوس کا بیٹا دیرہ اسمعیل خان مین نواب ہے +

سرفراز خان کی وفات پر اوسکے بہائیون عبدالصمد خان اور فرط سربلند خان مین بلا دنگ تنازع ہوا اور عبدالصمد خان نے حکمت کر کے کل جائیداد پر تصرف کر لیا اسپر سربلند خان کابل کو اس غرض سے گیا کہ بادشاہ سے چارہ جوئی کرے اور اوسکو پانچہزار روپیہ گذارہ ملا جس مین سے چار ہزار پانچسو روپیہ ملتان کے مالیہ مین سے دیا جانا مقرر ہوا یہہ بہی حکم ہوا کہ دونون بہائیون مین جائیداد برابر تقسیم کیجاوے مگر سربلند خان تقسیم کا ذکر بہی نہین سُننے کی برداشت کرتا تہا اور فقط جاگیر واقع ملتان سربلند خان کو ملی +

بڑا بہائی عبدالصمد خان مظفر خان نواب ملتان سے ہمیشہ فساد رکہتا تہا اور ۱۸۰۰ء مین بعد وال زمان شاہ کے فتح خان بارکزی کے زور کے سبب سے جو کابل مین وزیر بنا تہا رئیس بادوزئی ناظم مقرر ہوا مظفر خان کے نیت متابعت کی نہین تہی اوس نے رئیس بہاولپور کو اپنی امداد کیواسطے بلایا اور رئیس بہاولپور نے زیر حکم جیون رام اور دین محمد خان کے پانچہزار سپاہ بہیجی اس سپاہ نے اور ملتان کی سپاہ نے جو غلام مرتضی کے زیر حکم تہی عبدالصمد خان کا اوسکے قلعہ واقع دین پناہ مین محاصرہ کر لیا عبدالصمد خان کو میر عالم ناظم ڈیرہ غازیخان کی ایک ہزار سوار کی کمک پہونچی مگر اس کمک سے فقط یہہ حاصل ہوا کہ وہ زیادہ دیر تک مقابلہ کرتا رہا آخر کار حملہ کر کے محاصرین نے قلعہ کو سر کر لیا اور عبدالصمد خان لاہور کو چلا گیا وہان رنجیت سنگہ کا عروج ہوتا جاتا تہا اور عبدالصمد نے رنجیت سنگہ سے امداد چاہی کچھ تو عبدالصمد خان کے بہائی

کے سبب سے اور کچھ اپنی بلند نظری کے سبب سے رئیس لاہور نے ملتان پر کئی بار حملہ کیا اور آخر کار ملتان کو ۱۸۱۸ء مین فتح کیا مظفر خان اور اوسکے پانچ بیٹے اوس ہنگامہ مین مارے گئے +

حافظ سربلند خان کے ساتھ ہمیشہ نوابان ملتان کو التفات اور لطف رہا تھا اور جب نوابان ملتان مارے گئے باوجودیکہ سربلند خان نے سکھون کا مقابلہ بہت بہادری سے کیا تھا رنجیت سنگھ نے اوسکو دو سو سوارون کا افسر مقرر کرکے بہاولپور کی سرحد کی حفاظت اور نگرانی کے واسطے مامور کیا ۱۸۲۱ء مین بعد فتح منکیرہ کے اوسکو دو ہزار روپیہ کی جاگیر ضلع لہیہ مین ملی اور ۱۸۲۹ء تک یہہ جاگیر اوسکے پاس رہے اور اوس سال مین اوسیقدر جاگیر اوسکو ملتان مین ملی وہ مہم ملتان مین ۱۸۴۹ء مین برابر وفاداری کے ساتھہ خدمت کرتا رہا اور بعد ازان ۱۸۵۳ء مین مر گیا نصف اوسکی جاگیر اوسکے فرزند صادق محمد خان کے نام واگذار ہوئی +

عبدالصمد خان جو ہمیشہ جھگڑا کرتا رہتا تھا ایک خویش نصیب تھا اسد اللہ خان سکھر کا بلوچ جسکے پاس لہیہ کے سارکا ٹھیکہ تھا اوسکا بڑا دشمن تھا اور اون مین آپس مین ہمیشہ ایسی لڑائیان ہوئین کہ ملک برباد ہو گیا اور اسد اللہ خان کو ٹھیکہ چھوڑ دینا پڑا اسواسطے کہ وہ محصول وصول نہین کرسکتا تھا تب راجہ نے عبدالصمد خان کو کہا کہ کیسی اور علاقہ مین ایک جاگیر لے لی ٹھیکہ سائر کا آپ لیوے عبدالصمد خان نے پہلی بات کو دونو قباحتون مین سے کم مضر سمجھکر ٹھیکہ لینا منظور کیا لیکن حقیقت مین دونو قباحتون مین سے یہہ قباحت زیادہ تھے کیونکہ دو سال کے بعد اپنی بے پروائی اور غفلت سے اور اپنے کارندون کی بد دیانتی سے دو لاکھہ روپیہ اوسکے نام نکلا اور چونکہ وہ یہہ روپیہ ادا نہ کرسکا اوسکی کل جائداد اور اوسکی جاگیر ضبط کی گئی لیکن اوسکو تین ہزار دو سو روپیہ گذارہ اوسکی وفات تک ملتا رہا جو ۱۸۵۵ء مین واقع ہوئی سرکار انگریزی نے اوسکی بیٹیون کو جو ۶۰۰ سو روپیہ کے پنشن دی مگر چھوٹا بیٹا غلام محی الدین ۱۸۶۰ء مین گاڈی مین سے گر کر مر گیا اور سات سو روپیہ کی پنشن ضبط کی گئی ۱۸۶۰ء مین پھر یہہ پنشن بڑھا کر ایک ہزار روپیہ مقرر کی گئی +

صادق محمد خان ۱۸۱۸ء مین پیدا ہوا تھا جب اوسکی عمر سولہ سال کی تھی دیوان ساون مل صوبہ ملتان نے سو روپیہ سالانہ موجب پر اوسکو دس سوار کا افسر مقرر کیا ۱۸۳۳ء مین وہ دیوان ساون مل کے ہمرکاب گرجاپی اور نشاری اور لغاری اور کھوسہ اقوام کے خلاف مہم مین گیا کہ ان قومون نے داجل اور خانپور پر حملہ کیا تھا اور کالا پہاڑ مین لڑائی

ہوئی اس کے بعد صادق محمد خان سرخوا فسری کے قابل سمجھا گیا اور چالیس سوار لیکر ہرّہ کو بھیجا گیا اور اوسکے پیچھے اسکو علاقہ کمالیہ اور سیدوالا پر مامور کیا گیا ۱۸۴۳ء مین اوسکے اول دشمن گرچانی اور شاریون نے میدان مین اوترکر ملک کو لوٹنا شروع کیا صادق محمد خان اوسکے مقابلہ پر گیا اور اونکو پہاڑون کے اندر بھگا دیا ان اقوام کا اس معرکہ مین بہت نقصان ہوا نومبر ۱۸۴۳ء مین مہاراجہ شیر سنگھ کے قتل کے بعد جو بدنظمی ہوگئی تھی قوم کٹہ نے سیدوالہ اور ست گہرہ اور جویلی کے علاقون کو لوٹنا شروع کیا تھا صادق محمد خان نے اونپر حملہ کیا اور اون کو شکست دی ستمبر ۱۸۴۴ء مین دیوان ساون مل مارا گیا تھا اور اوسکے بیٹے دیوان مولراج نے صادق محمد خان کو کامل ملکی اور جنگی اختیار دیکر کمالیہ کو بھیجا ۱۸۴۵ء مین وہ فتح خان ٹوانہ کے مقابلہ پر بھیجا گیا تھا جس نے پائندہ خان جکرانی اور اوسکے فرزند سکندر خان اور عاشق محمد خان علزئی والد غلام حسین خان سفیر معینہ دربار کابل کو قتل کر دیا تھا اور صوبہ ڈیرہ اسمعیل خان کے نظامت زبردستی لی تھی مگر صادق محمد خان کو جلدی اپنے علاقہ کو واپس آنا پڑا اسواسطیکہ ستلج کی لڑائی کے قریب مسلمان اقوام کہرل اور فتیانہ سرکش ہوگئے تھین کرم نرائن دیوان مولراج کا بھائی صادق محمد خان کے سپاہ کے ساتھ تھا اور اقوام مذکور منتشر کی گئین بہت آدمی اس قوم کے مارے گئے جنمین ایک شخص ولیداد تھا یہ شخص بہاول فتیانہ کا بڑا بھائی تھا جو ۱۸۵۰ء کے مفسدہ مین تادام الحیات قید ہوا تھا +

جب ۱۸۴۸ء مین ملتان مین فساد شروع ہوا اور مولراج نے سب اپنے افسرون سے اپنی اپنی متبرک کتابون پر قسم کھلوائی صادق محمد خان اور اوسکے باپ نے قسم کھانے سے انکار کیا آوال موقع پر میجر اڈورڈس صاحب کمشنر ملتان جاکر حاضر ہوئے اور کل لڑائی مین وفاداری کے ساتھ خدمت دیتا رہا اوسکو جو علاقہ سے واقفیت تھی اوس واقفیت سے انجنیر اور کوارٹر ماسٹر جنرل کے محکمون کو بہت فایدہ ہوا اور میجر نے پیرا اور میجر بیچر صاحب اور میجر جنرل ونش صاحب نے بہت اچھی طرح سے تصدیق کیا کہ صادق محمد خان نے سرگرمی سے بہت قدر کے قابل خدمت کی مگر صادق محمد خان نے جو وفاداری کی اوسکی وجہ چندان یہ نہین تھے کہ سرکار لاہور یا سرکار انگریزی سے اُسکو الفت تھی بلکہ اس سبب سے کہ دیوان مولراج سے اوسکو بہت نفرت تھی یہ ناظم لینے دیوان مولراج اپنے باپ سے اور ہی طرح کا آدمی تھا اور اگرچہ یہ نہین کہا جاسکتا کہ اوسکو لیاقت نہ تھی لیکن وہ طامع بہت تھا دیوان مولراج

کو فقط منو پر اعتبار تہا اور اِس سبب سے جب موقع معقول ملا جو پٹہان اوسکی ملازمت مین تہی انہون نے اوسکو چہوڑ دیا صادق محمد خان کو لڑائی کے ختم ہونے پر دو ہزار روپیہ کی پنشن علاوہ خلعتون اور قیمتی عطیات اور ایک باغ واقع ملتان کے ملی اور جو اعزاز اوس نے خوبی کے ساتہہ پیدا کیا تہا عزت کے ساتہہ اوس نے ملازمت کو ترک کر دیا ٭

جب ۱۸۵۷ء مین مفسدہ شروع ہوا صادق محمد خان لاہور مین تہا اور اوس نے سرکار کی خدمت کرنیکو مستعدی اپنی گذارش کی ملتان کو پیشتر اوسکے نام حکم جا چکا تہا کہ سو سوار خدمت کیواسطے بہرتی کرے مگر چونکہ وہ ملتان مین نہین تہا وہ سوار حاجی غلام مصطفی خان نے بہرتی کئے جب صادق محمد خان جنوب کیطرف واپس گیا وہ کرنل ہتہلمٹن صاحب کے ساتہہ گوگیرہ کے مفسدون کے مقابلہ پر گیا جو لڑای ہوئی صادق محمد خان اوس مین موجود تہا اور اوس نے پٹہرون کے بنانے مین اچہی خدمت کی جسکے ذریعہ سے دریاے راوی کو عبور کیا گیا ۱۸۵۸ء مین وہ انکم ٹکس کی تشخیص کے واسطے ملتان مین سپرنٹنڈنٹ مقرر کیا گیا تہا اور اِس خدمت کو اوس نے دیانتداری اور دانشمندی سے انجام دیا اوسکی پنشن کے بدلے مین اوسکو باغ محمد خان والہ بسبیل علی الدوام عطا کیا گیا اور رسول آباد اور کوٹ ملک مین اوسکو حین حیات جاگیر ملی اور ایک چاہ بہاولپور مین ملا اسب کی جمع دو ہزار نو سو سینتیس ۲۹۳۷ روپیہ تہے جب انکم ٹکس کی تشخیص ختم ہو گئی صادق محمد خان شجاع آباد کا تحصیلدار مقرر ہوا اور پہر اور تحصیلون مین اوسکی تبدیلی ہوتی رہی اِس خاندان کے فقط ایک اور شخص غلام حسین کو سرکار کی نوکری ملی ٭

محمد اسمعیل خان سیال

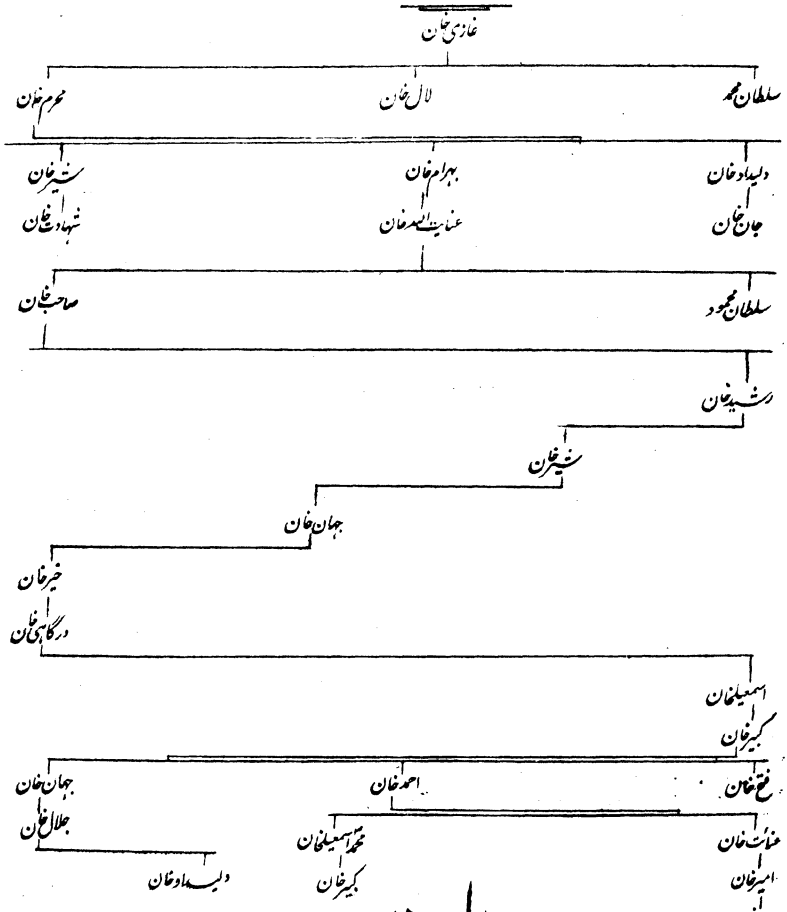

حال خاندان

جھنگ کی سیال ایک بڑی پرانی مسلمان قوم ہے اور مہاراجہ رنجیت سنگھ کے وقت تک اوس ملک میں جو دریا ہے

چناب پر واقع ہے اس قوم کو بڑا زور تہا ابتدا مین یہہ قوم راجپوت تہی اور اوسکا مورث اعلیٰ رائے شنکر دہارا نگر مین رہتا تہا جو فور پور اور آلہ آباد کے بیچمین ہے رائے شنکر قریب سال بارہ سو تیس کے جون پور کو چلا گیا اور اوسکی وفات پر اوسکے خاندان کے مختلف شاخون مین بڑے تنازع اور فساد ہوئے اور اوسکا بیٹا سیال ۶۳۲ھ مین سلطان علاء الدین کی سلطنت کے عہد مین جونپور سے پنجاب کو چلا آیا دو برس پیشتر پنجاب پر مغلون نے تاخت کی تہی معلوم ہوتا ہے کہ ممالک زیرین کی بدنظمی کے سبب سے بہت سے راجپوت خاندان پنجاب کو چلے آئے اور وہان کسی نے پہلے کسی نے پیچھے دین محمدی اختیار کر لیا اون خاندانون مین اقوام کہرل ٹوانہ گہیبہ چدڑ اور پنوار سیالون کے مورث تہے* سیال اچھی جگہہ مین آباد ہونے کی تلاش مین پاکپٹن کو گیا اوسوقت اوسکا نام اجودہن تہا اور وہان مشہور و معروف مسلمان بزرگ بابا فرید شکر گنج رہتا تہا سیال معہ اپنے کل خاندان کے بابا فرید کی تلقین سے مسلمان ہو گیا اور پہر منصر اختیار کر کے سیالکوٹ مین پہونچا جو بڑی پرانی بستی راجپوتون کی تہی اور وہان اوس نے ایک قلعہ تعمیر کیا مگر سیال تہوڑے عرصہ کے بعد سیالکوٹ سے چلا گیا اور ساہیوال علاقہ ضلع شاہ پور مین اوس نے سوہاگ دختر بہاؤ خان مسکین سے شادی کی جس سے اوسکو تین بیٹے پیدا ہوئے* جنکے نام بہرمی کوہلی اور بہانی تہا ان مین ہر ایک کے نام سے سیال کی قوم کے فریق نامزد ہین کوہلی اپنی قوم کو چولستان اور کچہی کو لے گیا جو اوسوقت آباد نہین تہی اور کئی پشتون تک اوسکی قوم وہان گلہ بانی کرتی رہی*

مہیال نے جو سیال سے چہٹی پشت مین تہا ۱۳۰۰ھ کے قریب قصبہ منکیرہ آباد کیا جو بعد ازان بہت مشہور جگہہ ہوئی اور اوسکے پڑپوتے مل خان نے ۱۰۶۴ھ مین جہنگ سیال کو آباد کیا چار سال کے بعد وہ لاہور کو طلب کیا گیا تہا اور اوسکو علاقہ جہنگ وراثت مین دیا گیا اس شرط پر کہ بادشاہان مغلیہ کو مالیہ دیتا رہے دو نومل خان اور اوسکا فرزند دوم نجان

---

* ٹوانہ اور گہیبہ اور سیال قوموں کے اصل ایک ہے راے شنکر کے تین بیٹے تہے جنکے نام ستینو ٹیٹو گہیبو تہے ستینو کی اولاد سیال ٹیٹو کی اولاد ٹوانہ اور گہیبو کی اولاد جو سب سے چہوٹا تہا گہیبہ ہین*

* روایت اسطرح ہے کہ بہرمی اور کوہلی اور بہانی طفولیت کے عہد مین ایسمین ایک مٹی کی گاڑی بنا کر کہیل رہے تہے بہرمی کرسان مالک گاڑی کا بنا چاہتا تہا جو بنا جس نے گاڑی کو چرایا یا وہ کوہلی رئیس تہا اور قوم پر حاکم بنکر جو چاہا اوس نے کی ہیں لڑکپن کے کہیل سے آیندہ پیش خال نکلی کہ سیال کے قوم مین رئیس کوہلی کی اولاد مین سے ہوئے بہرمی کے اولاد خط کاشتکار رہے اور اگر کوئی بہنیس یا مویشی آوارہ ہوئی تو عموماً پتہ بہانی فرد مین لگ جاتا ہے*

دولتمند اور فیاض رئیس تھے اور اونکے وقت مین اس علاقہ کی ترقی ہوئی غازیخان دولتخان کے فرزند نے قلعہ چوترہ بنایا اور اوسکے عموزاد بھائی کہیوہ خان نے قلعہ کہیوہ بنایا جھنگ سے دس میل شمال کیطرف ہے +

جلال خان چوہان رئیس جھنگ کا اپنے بھتیجے بہاڑ خان کے ہاتھہ سے قتل ہوا تھا جس نے اُوچ مین بہاولپور آباد کیا تھا جلال خان کے پوتے فیروز خان نے اس خون کا بدلہ لیا اوس نے بہاڑ پور قبضہ کر لیا اور کل اولاد بہاڑ خان کو اسیر کرکے اونکو قتل کر دیا بعد ازان کبیر خان - جہان خان - غازیخان - سلطان محمود خان - لال خان اور محرم خان ایک بعد دوسرے کے رئیس ہوئے ولید اد خان ستر ہوان رئیس سب مین زیادہ مشہور اور صاحب طاقت ہوا اوسنے رئیس میرکہ شور کوٹ - کوٹ کمالیہ - اور کہیوہ کے سلسلہ چھین لئے اور اونکو خدمت کے عوض مین جاگیرین دین بہت سے قطعات افتادہ اراضی کے تردد کئے گئے اور اپنے دانشمندانہ اور زور آور حکومت سے بار کو قزاقون اور چوروں سے صاف کر دیا سرکار لاہور نے جسکا وہ مطیع رہا اگرچہ وہ بلا ضرر اطاعت ترک کر سکتا تھا اوسکو قلعہ اور علاقہ چنیوٹ عطا کیا اور اسیطرح اوسکے تصرف مین بہت سا علاقہ مابین راوی اور چناب کے پنڈ دادنخان کے شمال کیطرف اور چناب اور جھلم کے مغرب کیطرف منکیرہ تک رہا ولید اد خان ۱۷۴۷ء مین مرگیا اور اوسکے پیچھے اوسکا بھتیجا عنایت اللہ خان اوسکا جانشین ہوا اوس نے اپنے عموزاد بھائی شہادت خان کو اپنا وزیر مقرر کیا دو برس تک دونو مین بیحد گرمجوشی سے محبت اور دوستی رہی بعد ازان ان مین تنازع ہو گیا اور شہادت خان نے عنایت اللہ خان کے مقابلہ مین لڑائی کی لیکن اوسکو کامل شکست ہوئی اور قادر پور کے دریا کے پار بھاگ گیا لیکن شہادت خان بیدل نہین ہوا اور اوسنے اور سپاہ جمع کی اور عنایت اللہ خان پر حملہ کیا لیکن اوسکو پھر شکست ہوئی اور وہ مارا گیا عنایت اللہ خان کی قوم کے بہت سے آدمی شہادت خان کے جانب دار ہو گئے تھے اور جو آدمی اوسکی قوم کے سید پور مین تھے اون مین سے چالیس چیدہ سردار اوسکو اسیر کرکے لے گئے لیکن چھ ماہ کے بعد اوسکو چھوڑ دیا عنایت اللہ خان بہادر اور خوش نصیب خبرل تھا اور بیان کیا گیا ہے کہ اوسنے بائیس لڑائیان جیتی تھین ان مین سے بڑی عظیم لڑائیان رئیسان ملتان کے مقابلہ مین رہین جو علاقہ جھنگ پر دست درازی کرتے تھے اور وہ لڑائیان جنکے ذریعہ سے اوسنے سردارن جھنگی سے چنیوٹ کو واپس لے لیا +

عنایت اللہ خان ۱۷۵۸ء مین مرگیا اور اوسکے فرزند سلطان محمود کی حکومت جو کسی لایق نہین تہا بہت عرصہ تک
قایم نہین رہی عنایت اللہ خان کا ایک فرزند کنیز سے تہا جسکا نام صاحب خان تہا صاحب خان نے قرآن پر قسم کہائی
تہی کہ سلطان محمود کا فرمانبردار رہونگا مگر وہ سرکش ہوگیا اور اوس نے سلطان محمود کو قلعہ جنیوٹ مین قید کر لیا اور اُسکو
قتل کر دیا مگر تہوڑے ہی عرصہ کے بعد صاحب خان خود عمر خان کے گہر مین جہان وہ اپنی شادی کرنے گیا تہا قتل کیگیا
اِسکے بعد کبیر خان جہنگ کا رئیس ہوا جو اسمٰعیل خان کا بیٹا تہا جہان خان کی وفات پر اصلی شاخ رئیسان جہنگ کے ریاست
ختم ہوگئی تہی کبیر خان کے رئیس ہونیسے پہر اصلی شاخ کی حکومت قایم ہوئی کبیر خان مزاج کا حلیم اور آسایش
اور امن پسند تہا اور اوسکی قوم کو اوسکے ساتہہ بہت محبت تہی گیارہ سال کی حکومت کے بعد اوس نے ریاست کو ترک
کیا اور ریاست اپنے فرزند احمد خان کو دیدی احمد خان سیال رئیسون مین اخیر رئیس تہا اِس زمانہ مین سکہون کو بہت زور حاصل ہوگیا
تہا اور کرم سنگہ دونو ایک سنگہی سردار نے جنیوٹ کو فتح کر لیا تہا رنجیت سنگہ نے اِس قلعہ پر یورش کی جسپر جسا سنگہ کرم سنگہ
کا بیٹا قابض تہا اور قلعہ کو لے لیا بعد ازان رنجیت سنگہ جہنگ کیطرف متوجہ ہوا مگر احمد خان نے ساٹہہ ہزار روپیہ سالانہ دینا
کیا اور رنجیت سنگہ لاہور کو واپس چلا گیا یہہ واقع ۱۸۱۸ء کا ہے مگر تین سال کے بعد مہاراجہ نے پہر جہنگ پر حملہ کیا مہاراجہ
کی فوج بہت تہی اور بعد کسیقدر سخت لڑائی کی قلعہ فتح کیا گیا احمد خان ملتان کو بہاگ گیا مہاراجہ نے علاقہ جہنگ سردار
فتح سنگہ کالیانوالہ کو ساٹہہ ہزار روپیہ پر ٹہیکہ دیدیا تہوڑے عرصہ کے بعد مظفر خان نواب ملتان نے ایک پٹہانون کے
جمعیت کے احمد خان کو مدد دی اور اس سپاہ کی مدد سے احمد خان نے اِس پرانے علاقہ کا بہت سا حصہ واپس لیلیا رنجیت سنگہ
نے مثل سابق ساٹہہ ہزار روپیہ باج اوس سے لینا منظور کر لیا کیونکہ مہاراجہ دیگر مہمات مین بہت مصروف تہا اور جہنگ پر
اُس وقت انہون نے عزم نہین کیا +

۱۸۱۸ء مین مہاراجہ نے ملتان پر یورش کی تہی جس مین وہ ناکامیاب رہی تہے اس مہم کا غصہ مہاراجہ نے احمد خان پر
نکالا اور یہہ شبہہ کیا کہ مظفر خان کے ساتہہ موافق ہے احمد خان سرائے سدہو مین اسیر ہوا مہاراجہ اوسکو لاہور مین لے گئے
احمد خان کا بیٹا عنایت خان حیدرآباد واقع سندہ کو بہاگ گیا رنجیت سنگہ کو خوف ہوا کہ عنایت خان امیران سندہ کو
ہمارے مقابلہ کیواسطے برانگیختہ کریگا انہون نے احمد خان کو وعدہ دیا کہ اگر وہ عنایت خان کو واپس طلب کریگا اور

اوسکو لاہور مین اپنی نیک روکیہ اطمینان کیواسطے چھوڑ جاویگا تو ہم احمد خان کو قید سے چھوڑ دینگے چنانچہ ایسا ہوا اور احمد خان کو بارہ ہزار روپیہ کی جاگیر میرووال علاقہ امرتسر مین عطا ہوئی جب ۱۸۱۸ء مین رنجیت سنگہ نے ملتان کو فتح کر لیا اوہونے عنایت خان کو تین ہزار روپیہ کی جاگیر عطا کی اور جب ۱۸۲۲ء مین احمد خان مر گیا تو عنایت خان اوس جاگیر پر قابض ہوا ۱۸۲۶ء مین اس جاگیر کے عوض مین اوسیقدر جاگیر سرائے سدھو ضلع ملتان مین دی گئی اور ۱۸۳۳ء مین پہرا اوس جاگیر کے بدلہ مین مستانوالی علاقہ لہیہ مین اور جاگیر دی گئی ۱۸۳۸ء مین عنایت خان دیوان سانون مل کیطرف سے راجہ گلاب سنگہ کے مقابلہ مین لڑ رہا تہا وہ رسول پور مین مارا گیا اوسکا بہائی اسمعیل خان لاہور کو اس تردد مین گیا کہ عنایت خان کی جاگیر اوسکو ملجاوے مگر مہاراجہ کو خالج ہو گیا تہا اور گلاب سنگہ اوسکا دشمن زور مین تھا اور اوسکو فقط سو روپیہ ماہوار پنشن ملی اسمعیل خان لاہور مین چار سال رہا جب اوسکی پنشن بند ہو گئی اور پہر وہ جہنگ کو واپس چلا گیا جہان وہ اکثر ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار پر اوقات بسری کرتا رہا جو دیوان سانون مل نے گذارہ مقرر کیا تہا ۱۸۴۸ء مین یہہ ہوا جب بڑہکر ساٹھ روپیہ مقرر کیا گیا +

اکتوبر ۱۸۴۸ء مین میجر اڈورڈس صاحب نے اسمعیل خان کو لکہا کہ سرکار کی خدمت کیواسطے سپاہ بہرتی کری اور مالیہ علاقہ کا وصول کرے اس غریب رئیس نے اس امید سے کہ وقت آگیا ہے خدمت کر کے پہر نصیب میرے جاگ جاوین ایک سپاہ بہرتی کی اور دریا کے نیچے کیطرف اوتر کر ایک سرکش رئیس عطا محمد کو مقام نکوکرا مین حملہ کر کے شکست دی بعد ازان جب سردار شیر سنگہ اٹاریوالہ جہنگ سے گذر چلا گیا اور وہان ایک شخص دیوراج کو معہ ایک ہزار سپاہ کے چھوڑ گیا اسمعیل خان نے اس سپاہ پر کئی بار مختلف نتائج کے ساتہہ حملہ کیا اوسکے جمعدار پر کمال صیبی شاہ والہ نے ایک اور سرکش کاہنہ داس کو قلعہ نرو کا مین اسیر کیا اسطرح اسمعیل خان جو مشہور و معروف رئیسون کے اولاد مین سے تہا سرکار کیطرف بہادری سے کہڑا ہو گیا اوسکا زور اوس ضلع مین بہت تہا اور سرکشون کے مقابلہ مین کام مین لایا گیا اور اوسکے خدمات ایسے وقت مین کہ جب یہہ مصلحت نہین تہی کہ چہوٹے چہوٹے سرکشون کے مقابلہ مین فوج بہیجے جاوے خصوصاً قابل قدر تہین +

ضبطی ملک پنجاب کے بعد اسمعیل خان جہنگ کے پولیس کے رسالہ کا رسالدار مقرر ہوا مگر غلطی سے اوسکے خدمات نظر انداز

ہوئین لیکن ۱۷۵۶ء مین اوسکو چھ سو روپیہ کی پنشن حین حیات ملی اور تین چاہ اوسکو اور اوسکی اولاد کے نام بسبیل علی الدوام واگذار کیئے گئے +

۱۷۵۵ء مین اس رئیس نے نمایان خدمت کی اوس نے سارون کی جمعیت بہرتی کرنے مین مدد دی اور ذات خود سرکشون کے مقابلہ مین لڑتا رہا اس خدمت اور وفاداری کے صلہ مین اوسکو پانچسو روپیہ کا خلعت عطا ہوا اور خطاب خان بہادری اوسکو ملا اور جو مواجب چھ سو روپیہ کا بیشتر مقرر ہوا تہا وہ بڑہا کر ایک ہزار روپیہ کیا گیا اور ساڑہے تین سو روپیہ کی جاگیر حین حیات اضافہ کی گئی ۱۷۶۰ء مین اوسکی پنشن کے عوض مین اوسکی اپنی درخواست پر جاگیر دی گئی اسمعیلخان نے مختلف مواضعات مین اپنی پرانی زمینداری کے حقوق حاصل کرلئے ہین اور اگرچہ اوسکی جاگیر حین حیات ہے لیکن سرکار اوسکی وفات پر توجہ کریگی کہ یہہ نامی گرامی خاندان افلاس مین مبتلا نہ ہوجاوے اسمعیل خان کا بیٹا کبیر خان ذیلدار ضلع جہنگ مین مقرر ہوا +

جہان خان برادر احمد خان کو جو اسمعیل خان کا عمو ہے چند پروانہ اور ڈہی ٹہٹی مین آٹہ سو اٹہاسی روپیہ کی جاگیر جو رنجیت سنگہ نے اوسکے باپ کو دی ہوئی تہی سرکار انگریزی نے حین حیات واگذار رکہی +

کرنل بدری ناتھہ سردار بہادر

کرنل بدری ناتھہ سرکار سکھہ کے اون ملازمون مین سے تہا جو سرکار انگریزی مین ملازم ہوگئے کرنل بدری ناتھہ کا باپ کشمیر کا متوطن تہا اور صدی روان کے آغاز مین کشمیر سے پنجاب کو آگیا تہا ۱۸۲۱ء مین بدری ناتھہ مہاراجہ کی فوج مین سپاہی ہوکر ملازم ہوا تہا اور درجہ بدرجہ ترقی پاتا گیا تا وقتیکہ ۱۸۳۵ء مین وہ منصب کرنیل پر پہونچا اور یہہ منصب اوسکو جنگ دوم سکھان تک حاصل تہا اپنی ملازمت کے ایام مین اوس نے بہت لڑائیان دیکھین اور سوات اور پشاور ہزارہ یوسفزئی بنون ٹیرہ اور بہت سی لڑائیون مین موجود تہا بدری ناتھہ مدت تک سرحد پر مامور رہا تہا اور چھہ سال قلعہ ڈیرہ اسمعیلخان اور ٹانک مین مامور رہا تہا ۱۸۳۲ء مین جب سردار ہرسنگہ نلوہ نے پشاور کو سرداران بارکزئی سے نہایت شجاعت کے ساتھہ فتح کیا تہا بدری ناتھہ اوس سردار کے ساتھہ تہا ۱۸۴۲ء مین بدری ناتھہ معہ رجمنٹ کے رہکہی اور بہوتسی جمعیت گورکہون کی زیر حکم دیوان مولراج دلوال والہ کے ہزارہ مین مامور تہا +

۱۸۴۶ء مین بدری ناتھہ میجر ہنری لارنس صاحب بہادر کے ہمرکاب کشمیر کو گیا تہا جہان شیخ امام الدین سرکش ہوگیا تہا اور سال آئندہ میجر اڈورڈس صاحب کے ساتھہ بنون کو گیا تہا +

ملتان کے محاصرہ کے کل ایام مین کٹاکہی پلٹن کے ساتھہ بدری ناتھہ خدمت کرتا رہا اور بعد لڑائی کے ختم ہونیکے اوس کمانڈ پر رہا جب نیا پولس بہرتی ہوا تو اوس نے نوکری چہوڑدی کرنل بدری ناتھہ لایق اور بہادر افسر تہا اور جو فوج اوسکے زیر حکم تہی اوسکا انتظام ہمیشہ اچھا رہا ۱۸۵۷ء مین قلعہ ملتان اور میگزین اور خزانہ اوسکی پلٹن کے سپرد رہے اور اوسکی پلٹن مین سے متفرق جمعیت سرکشون کے مقابلہ مین بہادری اور تعریف کے ساتھہ لڑتی رہین +

۱۸۶۱ء مین جب سرکار نے اوسکا استعفا منظور کیا تو اوسکو تین ہزار چھہ سو روپیہ پنشن عطا کی اس پنشن مین اوس بہادری داخل تہی جو ۱۸۵۸ عیسوی مین اوس کی بہادری کے جلدو مین عطا ہوئی تہی +

کرنل بدری ناتھ کے وفات کے بعد اوسکے بیوہ کے واسطے سرکار نے گذارہ مقرر کر دیا +

محمد سرفراز خان کھرل

- کمال خان
  - سید خان
  - کمال الدین خان
    - محمد خان
      - سعادت یار خان
        - احمد یار خان
          - عبداللہ خان
            - محمد یار خان
              - غلام محمد خان
        - سعادت یار خان
          - محمد مظفر خان
          - محمد سرفراز خان
            - محمد اکبر خان
          - خان بہادر خان
            - محمد خان

حال خاندان

قوم کھرل جسکا سرفراز خان متوفی مسلم سرکردہ تہا اپنے اصل راجپوت بتاتی ہے اور اپنا شجرہ نسب راجہ کرن چند بنستی تک پہونچاتی ہے جو مشہور بادشاہ ہستناپور کا تہا کھرلون کی بڑی بستیان ضلع گوگیرہ کے جنگلون مین ہین جہان پانی بہرا رہتا ہے جہنگ مین بہی بہت کھرل ہین اور اونکے قریب چالیس دیہات شیخوپورہ کے گرد و نواح مین ہین سب زمانون مین جہانتک حال معلوم ہے کھرل ہمیشہ شورہ پشت اور دھوس سیرت اور سارق قوم رہی ہین کسی کی حکومت کی اونکو برداشت نہین ہے اور لڑائی جہگڑہ اور لوٹ کہسوٹ مین خوش رہتے ہین اور مسلمان قومون سے وہ زیادہ متعصب ہین اور ہندؤن کی حکومت کو اونہون نے نہایت استکراہ سے قبول کیا اور دیوان ساونمل اور سکہہ اونکو نہایت دقت سے قابو مین کہتے تہے کیونکہ جب کبہی سپاہ نظام اونکے برخلاف بہیجی جاتی تہی وہ گہنے

جنگلون اور دلدلون مین بھاگ جاتے تھے جہان اونکے پیچھے پہونچنا دشوار تہا ایک بار ۱۸۵۸ء مین اونہون نے سرکار انگریزی کے عہد مین بغاوت کی اور جو تادیب اور تنبیہ اونکے اوسوقت ہوئی کم سے کم حال کے پشت کیواسطے کافی ہوگئی ؛

کمال خان اس قوم کا پہلا آدمی تہا جسکا حال اچھی طرح دریافت ہوسکا ہے اوس نے سولہوین صدی مین کوٹ کمالیہ آباد کیا جو جہنگ سے قریب چالیس میل کے جنوب کیطرف ہے جہنگ مین سیال رہتے تھے جنکو کہرال اپنے قریبی بناتے ہین مگر جنکے ساتھہ وہ ہمیشہ لڑتے رہتے تھے سیال اس قرابت کے دعوی کو پسند نہین کرتے تھے اوران دونون قومون مین بعض بعض سخت فساد اس قرابت کے دعوے کے سبب سے پیدا ہوتے تھے ایک مرتبہ ایک شاہزادہ دہلی کا جسکا نام فراموش ہوگیا ہے کمالیہ مین آیا جہان سعادت یار خان حاکم تہا وہ شاہزادہ سعادت یار خان کی خوبصورتی اور شجاعت اور مردانہ وضع کو دیکھکر ایسا خوش ہوا کہ شہزادہ نے خیال کیا کہ کہرلون اور سیالون کا فساد اون مین شادی کے ذریعہ سے مٹا دے اور یہہ تجویز کی کہ غازیخان آہلوانہ رئیس جہنگ کا اپنی دختر کو سعادت یار خان کے ساتھہ منسوب کردے رئیس جہنگ اس تجویز سے حد سے زیادہ طیش مین آیا اور جو شخص پیام لیکر گیا تہا اوس کمبخت کو اوس نے مار ڈالا اسکے عوض مین شہزادہ کے ہمراہیون نے اوس رئیس کو مار ڈالا ؛

ایک اور نسبت کے سبب سے کہرلون پر بہت مصیبت نازل ہوئی اس قوم کی ساہی شاخ کا ایک شخص جسکا نام مرزا تہا اپنے عموزاد ایک دختر مسمات صاحبہ پر عشق مین فریفتہ ہوگیا وہ عورت بہی مرزا پر ایسی ہی شیدا تہی اگرچہ وہ عرصہ دراز سے ایک اور شخص سے منسوب ہوئی ہوئی تہی جسکا نام خان مراد تہا جس رات کو نکاح ہونیوالا تہا اور تمام برادری کے لوگ جمع ہوئی تھے اوسکے عاشق نے اسکو اپنی چالاک گہوڑی پر سوار کرلیا اور اوسکو دہنا باد کوے اُوڑا قوم کے آدمی سوار ہوکر فوراً اونکے پیچھے دوڑے اور مرزا کو اوسکے گہر پہونچنے سے پیشتر پکڑ لیا اگرچہ وہ بہت بہادری سے لڑا مگر اوسکو مار ڈالا مسمات صاحبہ کو وہ گہر لیگئے اور اگرچہ اوس شخص نے جسکے ساتھہ وہ منسوب تہی اوسکی جان بچانی چاہی مگر لڑکی کے والدین نے اوسکو گلا گہوٹ کر مار ڈالا ان قومون سے اس قوم کے فریقون مین ایسے اور جھگڑے ہوئے کہ آخر کار لڑکیون کا ہونا نامبارک سمجھا گیا اور جب لڑکیان پیدا ہوتی تہین اونکو مثل صاحبہ کی گلا

گھوٹ کر مار ڈالتے تھے یہہ رسم دخترکشی کی کہرلون مین عام تھی تا وقتیکہ کرنل ہلٹن صاحب کمشنر ملتان نے انکو ترغیب دیکر یہہ رسم متروک کرادی +

لال خان فرزند اور جانشین غازیخان جہنگ والا کا اپنے باپ سے زیادہ سعادت یار خان سے الفت نہین رکھتا تھا رئیس کمالیہ نے لال خان کو کسبی زادہ کہا تھا اور لال خان نے اپنے سیالون کو اکٹھا کیا اور کمالیہ پر کوچ کیا سعادت یار خان قلعہ مین بند ہوگیا لال خان نے اوسکو کہا کہ باہر آؤ یا باہر نکلو اور دیکھو کہ کسبی زادہ تمہاری کیسی ضیافت کرتا ہے مگر سعادت یار خان اوسکے داؤ مین نہین آیا اور قلعہ سے باہر نہین نکلا اور لال خان علاقہ کہرل کو لوٹ کر جہنگ کو واپس چلا گیا +

ولیداد خان جو جہنگ کا سیّد حوان رئیس تھا دربار مین رشد رکھتا تھا اوس نے کمالیہ پر تصرف کر لیا رئیس کو ایک جاگیر خدمت اور نوکری کے عوض مین دی اور اپنے تمام عہد حکومت مین اپنی فتح پر متصرف رہا اوسکا جانشین عنائت خان یا تو ولیداد خان سے زیادہ فیاض تھا یا زیادہ احمق تھا کیونکہ اوس نے کمالیہ محمد یار خان اور احمد یار خان سعادت یار خان کے فرزندون کو واپس کر دیا مگر پشت آئندہ مین کمالیہ پھر اونکے ہاتھہ سے جاتا رہا سردار کرم سنگھ نے اوسکو فتح کر لیا اور اوسکی وفات پر کمالیہ سردار رام سنگھ کے ہاتھہ مین آگیا جو تلک خاندان کے رقیب شیخ کا سرکردہ تھا اور جسکا باپ نار سنگھ کہرلون کے ساتھہ ایک لڑائی مین مارا گیا تھا +

غلام محمد خان کی نسبت کہا جاسکتا ہے کہ اوسکو کچھہ بھی زور نہین تھا اور اوسکا فرزند سعادت یار خان ثانی اپنی باپ سے زیادہ خوش نصیب نہ تھا تھوڑے عرصہ کے بعد اوسکو اوسکی جدی وراثت حاصل ہوگئی ۱۷۹۸ء عیسوی مین شاہ زمان نے پنجاب پر یورش کی اور سکھہ ہر طرف بھاگ گئے مظفر خان ملتان والے نے سمجھا کہ یہہ موقع ہاتھہ سے نہ جانے دینا چاہیے اور اوس نے کمالیہ کی طرف کوچ کیا اور بعد ایک سخت لڑائی کے سکھون کو نکال دیا اور سعادت یار خان کمالیہ مین پھر قایم کیا گیا مگر وہ بہت عرصہ تک قایم نہین رہا کیونکہ ۱۸۰۰ء مین بعد لاحاصل لڑائی کے اوسکو رنجیت سنگھ کی اطاعت قبول کرنی پڑی اور رنجیت سنگھ نے لاہور کے ساتھہ کمالیہ کو شامل کر لیا اور سعادت یار خان ملتان کو نواب مظفر خان کی حمایت مین بھاگ گیا مگر رنجیت سنگھ نے اوسکو واپس بلا لیا اور اوسکو

چالیس دیہات کی زمینداری دی اوسکے بعد یہہ زمینداری اوسکے فرزند مظفر خان کو ملے ۱۸۱۱ء مین مہاراجہ نے اوسکو موضع محمد شاہ عنایت کیا جو اوسکے قبضہ مین دیوان ساون مل کی عہد حکومت مین رہا محمد خان کا جانشین اوسکا بھائی محمد سرفراز خان ہوا جو لایق آدمی اور بھادر سپاہی تھا اوسکے پاس اوسکے خاندان کی جاگیرین کل عہد سلطنت مہاراجہ رنجیت سنگھ مین رہین مگر راجہ ہیرا سنگھ نے تین سو روپیہ اوس مین کم کردیا اِس رئیس نے مختلف اوقات مین مستحسن خدمات سرکار انگریزی کی کرین ۱۸۴۸-۴۹ء مین جب لفٹنٹ برنز صاحب دریاے راوی کے راہ سے لاہور کو سفیر ہوکر جاتے تہے محمد سرفراز خان نے اونکو مستعدی سے مدد دی دوسرے جنگ سکھان مین جو ۱۸۴۸-۴۹ء مین واقع ہوئی یہہ رئیس سرکار انگریزی کا وفادار رہا صاحب زریڈنٹ کے حکم کی تعمیل مین اوس نے اپنی قوم کو جمع کرکے سکھون پر حملہ کیا یہہ بات قبول ہونی چاہیے کہ اِس رئیس کو سکھون سے نفرت کی معقول وجوہ تہین اوس نے سرکشون سے قلعہ تلمبہ چھین لیا اور اپنے آدمی اوسمین حفاظت کیواسطے مامور کیے اور جب لڑائی ختم ہوئی اوسکو یہہ انعام ملا کہ پانچسو روپیہ سالانہ پنشن اوسکو ملی اور کمالیہ کی چونگی مین سے بہی اوسکو دوسو پچہتر روپیہ سال عطا ہوا ستمبر ۱۸۵۷ء مین جب اوسکی قوم کا جزو کثیر احمد خان کی سرکردگی مین سرکش ہوگیا محمد سرفراز خان وفادار اور خیرخواہ سرکار رہا محمد سرفراز خان وہ شخص تہا جس نے کپتان لفٹن صاحب کو سب سے اول خبر دی کہ فساد ہونے کو ہے اِس خبر کے دینے کے واسطے سرفراز خان صاحب کے گہر پر رات کیوقت نصف گہنٹہ بعد ۱ بجے سیان کہرل کے بہاگ جانیکے گیا اور صاحب موصوف کو لاہور سے مدد ملنے کا اِس طرح موقع ملگیا بعد ازان اوس نے باغیون کے حرکات و سکنات کی خبرین دین اور اوسکی خبرین مفید ہین اور جب باغی منتشر ہوگئے تو اونکی لوٹ کے واپس لینے مین بہت مدد دی اِن خدمات کے جلد وہ اوسکو خطاب خان بہادر ملا اور پانچسو روپیہ کا خلعت ملا اور پانچسو پچیس روپیہ کی جاگیر جین حیات ملی +

سرفراز خان اکتوبر ۱۸۶۳ء مین مرگیا اور اوسکی جاگیرین اور پنشن بتعداد تیرہ سو پچہتر روپیہ کے ضبط سرکار ہوئین باستثناء گیارہ چاہات جمعی ایک سو ستاون روپیہ کے جو بسبیل علی الدوام واگذار ہین محمد سرفراز خان ایک بیٹا محمد امیر علی خان چہوڑ مرا تہا +

اُوتم سنگہ نکئی

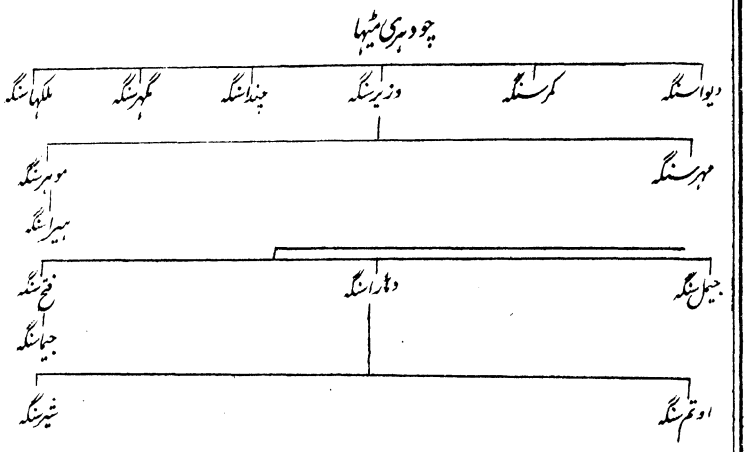

حال خاندان

علاقہ نکہ سے جو درمیان گوگیرہ اور لاہور کے ہے دو خاندان کا نام مشہور ہے ایک سردار کا سنگہ بہڑوال والہ کا اور دوسرا دھارا سنگہ کوگیرہ والہ کا ان دونو خاندانون مین کوئی قرابت نہین تہی مگر وہ دونو ہمسایہ تہے اور ہمیشہ آپسمین فساد اور لڑائی اونمین رہتی تہی ٭

کرم سنگہ چودہری مٹہا کا بیٹا دلاور اور خوش نصیب تہا اور اُس نے کوٹ کمالیہ سیدوالہ اور علاقہ قرب وجوار پر قبضہ کرلیا اکثر اوس نے اپنا علاقہ سردار رن سنگہ بہڑوال والہ سے بچا رکہا لیکن ۱۸۰۸ء مین تہوڑا عرصہ اوسکی وفات سے پہلے سیدوالہ غنیم کے ہاتہہ مین آگیا وزیر سنگہ نے جو اپنے بہائی کا جانشین ہوا اوس قصبہ کو بہگوان سنگہ رن سنگہ کے فرزند سے واپس لیلیا اور دونو رئیس قریب مین جنگ اور لڑائی ایسی ہی خصومت اور سختی سے ہوتی رہی اور ایسے ہی نتیجہ

رہے جیسے پہلے رہتے تھے بھگوان سنگھ نے اپنی تقویت کیواسطے اپنی ہمشیرہ کی شادی مہان سنگھ سوکرچکیہ کے بیٹے سے کردیے مگر اس رشتہ سے اوسکو کچھ نفع نہین ہوا کیونکہ ۱۸۰۳ء مین سردار جیسنگھ کنہیہ نے چڑھ مہان سنگھ سے جموں کے لوٹنے کے سبب سے اور حقیقت سنگھ کنہیہ سے دغا کرنے کے باعث سے ناراض تھا مگر کیطرف کوچ کرکے دونو وزیرسنگھ اور بھگوان سنگھ کے علاقہ پر یلار و رعایت قبضہ کرلیا مگر ان رئیسون کو بدلہ ملگیا کیونکہ دو سال کے بعد وہ سوکرچکیہ اور رامگڈیہ سردارون کے ساتھ کنہیون پر حملہ کرنے مین شامل ہوگئے جب اوس بڑی مثل کی طاقت بالکل توڑدی گئی اور سردار گوربخش سنگھ مارا گیا +

سردار وزیرسنگھ کو ۱۸۰۹ء مین دل سنگھ ہیرا سنگھ بھڑوال والہ کے بیٹے نے مارڈالا مگر اوسکی موت کا انتقام ایک وفادار نوکر سردار وزیرسنگھ نے لے لیا جس نے دل سنگھ کو اوسکے گھر کے اندر اور درحالیکہ اوسکے خاندان کے آدمی اور قوم کے آدمی موجود تھے مارڈالا اوسکے بعد مہرسنگھ علاقہ پر متصرف ہوا اور ۱۸۱۸ء تک قابض رہا اوس سال مین رنجیت سنگھ کو اس سبب سے غضب پیدا ہوا کہ موہرسنگھ مہرسنگھ کے بھائی نے اپنی دختر بوشیدہ طور پر اسیرسنگھ کے ساتھ منسوب کردی جو رانی مہتاب کور کا بیٹا کہا جاتا تھا رنجیت سنگھ جانتا تھا کہ وہ اوس بچہ کا باپ نہین تھا لیکن موہرسنگھ کی جرأت سے رنجیت سنگھ کو ایک اچھا بہانہ ہاتھ آیا اور اوس نے اس خاندان کے کل علاقہ کو ضبط کرلیا فقط چار ہزار روپیہ کا علاقہ اس خاندان کے پاس رہے +

سردار مہرسنگھ ۱۸۴۳ء مین مرگیا اوسکا بیٹا دھارا سنگھ اوسکا جانشین ہوا اور فیروزپور کی لڑائی مین اسطرح نمایان ہوا کہ اوس نے ایک جمعیت سوارون کی اکٹھی کرکے ہرطرف ملک کو لوٹنا شروع کیا جب امن ہوگیا اس بدوضعی کے سبب سے دربار نے اوسکے جاگیرات کو ضبط کرلیا ۱۸۴۸ء مین وہ اپنے سوارون کو لیکر راجہ شیرسنگھ سے ملتان مین جاملا لیکن وہ جلد اپنے گھر کو واپس آگیا لیکن اوسکو احمد خان مشہور رئیس قوم کھرل نے ترغیب دی اور اوس نے ستگھرہ کی لڑائی کے قابل مضبوط کرکے سرکار انگریزی کا مقابلہ کیا لیکن اوسکے دغاباز دوست نے دھارا سنگھ کی نسبت سرکار مین خبر کردی اور سپاہ اوسکے اوپر بھیجی گئی اور دھارا سنگھ کو شکست ہوئی اور اوسکو بہت نقصان اوٹھانا پڑا بعدازان دھارا سنگھ فوج سکھان کیطرف بھاگ گیا اور رامگڑھ اور گجرات کی لڑائیون مین لڑتا رہا ضبطی ملک پنجاب کے کچھ عرصہ کے

پیچھے صاحبان بورڈ کو دریافت ہوا کہ دھارا سنگھ نہایت افلاس مین تہا اور تین سو روپیہ کی پنشن اوسکے واسطے مقرر کرادی +

۱۸۵۷ء کے فساد کے ایام مین دھارا سنگھ کو اپنے پرانے دشمن احمد خان سے بدلہ لینے کا موقع ملا اس رئیس کو قوم کہرل مین بہت سوخ تہا اور زور تہا اور بہت مرتبہ اپنے زمانہ مین بغاوت کرچکا تہا اوس نے سمجھا کہ ۱۸۵۷ء کے مفسدہ مین لوٹ اور فساد کا موقع ایسا اچھا ہے کہ اوس وقت خاموش بیٹھا گم تہا چنانچہ اوس نے اپنی قوم کو برانگیختہ کرکے بغاوت کی اور دھارا سنگھ کو پیام بہیجا کہ اوسکے ساتھہ شامل ہو مگر سردار دھارا سنگھ کو اوس وقت اپنا تباہ شدہ گہر اور اپنی لوٹی ہوئی فصل پچھلے زمانہ کی یاد آئی اور اوس نے احمد خان کے ارادون کی سرکار مین خبر کردی پہر دھارا سنگھ میجر بارسٹن صاحب کے زیر حکم جو سپاہ تہی اوسمین شامل ہوگیا اور باغیون کے مقابلہ مین لڑنیکو گیا دھارا سنگھ کے معرکون مین موجود تہا اور اوسکا یہہ دعوی تہا کہ اوس نے احمد خان کو اپنے ہاتہہ سے گولی سے مار دیا تہا جب بغاوت فرو ہوگئی دھارا سنگھ نے مفید خبرین دین جنکے سبب سے بہت سے مفسدون پر جرم ثابت ہوا خواہ دھارا سنگھ کا طریق وفاداری کے سبب سے تہا خواہ بدلہ لینی کی نیت سے جو اوسکے خدمات تہین وہ قابل قدر تہین اور اوسکو ان خدمات کے بدلہ مین

پنشن مزید تین سو روپیہ سال کی اور دو گانو گس گورایان اور مہر سنگھ والہ جاگیر بسبیل علی الدوام ملی

یہہ گانو پہلے اوسکے خاندان مین جاگیر

مین تہے +

دھارا سنگھ ۱۸۷۱ء مین دو بیٹے اوتم سنگھ اور رشیر سنگھ چہوڑکر مرگیا +

ملکان لوٹانہ

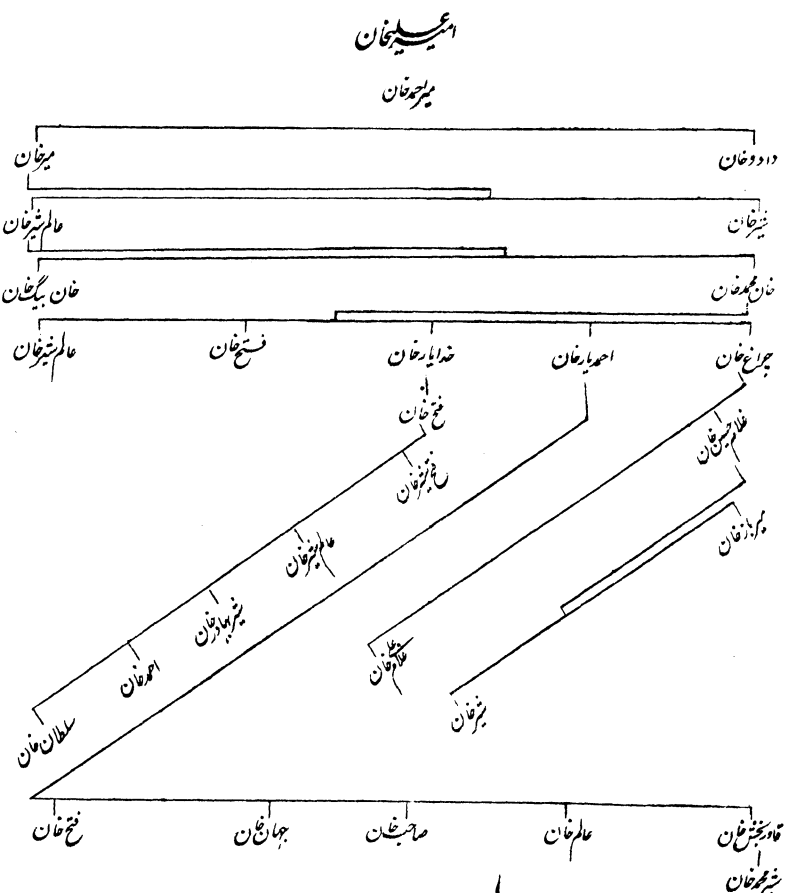

حال خاندان

ایک مورث اعلیٰ سے تین قومیں یعنے سیال جھنگ کے اور گھمیے پنڈی گھیب کے اور لوٹانہ مٹھہ لوٹانہ ضلع شاہ پور کے

نکلی ہین گہیبون کو اپنے پچھلے زمانہ کا حال تہوڑا ہی معلوم ہے مگر دونو سیال اور ٹوانہ اونکو اپنے قریبی بتاتے ہین اور تہوڑا عرصہ پیشتر تک اونکو اتفاق تہا کہ تینون قومین گہیبو۔ ٹیوانا ٹیوا اور سینو سے نکلی ہین جو راے شنکر دہارانگر والے کے تین بیٹے تہے اوگہیبون کا مورث اعلی گہیبو اور ٹوانون کا تیوا اور سیالون کا سینو تہا ٹوانون کے بہاٹ حال مین زیادہ تحقیقات کرکے اور ہی روایت بتاتے ہین اور اونکا حال کا بیان شجرہ انساب سے زیادہ آسانی سے سمجہہ مین آوے گا وہ انتخاب یہہ ہے۔

کام دیو

کرم چند
ٹوانہ

کرم چند سے چوتہی پشت مین
میلو
ٹوانے سے چوتہی پشت مین

بچ دیو
راے شنکر

بچ دیو سے تیسری پشت مین راے شنکر کی اولاد ہیں ہین۔

تینو

دتو ٭
جس سے بہاولپور کے داؤد پوترہ نکلے ہین۔

لکہو
جس سے پٹیالہ کے ہندو ٹوانہ نکلے ہین۔

مل
جسکی اولاد ٹوانہ ہین

مروکہہ
جسکی اولاد گہیبے ہین۔

یہہ بات کہنی ناممکن ہے کہ شجرہ نسب ترمیم شدہ زیادہ صحیح ہے یا پہلا لیکن بہ نسبت اوس شجرہ کی جس سے

٭ اس باب مین کہ داؤد پوترہ ابتدا مین ہندو مورث سے پیدا ہوئے ہین بہاولپور کی تاریخ مین زیادہ حال لکہا جاویگا داؤد پوترہ خود اپنا نکاس عباسی ہیمبر کے عمو سے بتاتے ہین اور کہتے ہین کہ داؤد خان کا مورث اعلی میر سندہ کا پڑپوتا تہا حالانکہ وہ واقع مین شکارپور کا باشندہ تہا اور امیر نہ پیغمبر کا رشتہ دار تہا اور فقط اسواسطے مشہور تہا کہ کامیاب قزاق تہا تقریباً ہر ایک خاندان مسلمانون کا فخر سمجہتا ہے کہ اپنے ابتدا کو عباس یا اسد یا اور کسی قریب رشتہ دار پیغمبر سے بتاتے ہین اور بہت سے خاندان اپنا نسب نوح یا آدم تک پہونچاتے ہین +

راے تنکرے تین بیٹون سے برابر سلسلہ چلا آتا ہے زیادہ سچا معلوم ہوتا ہے اگر لوڑانہ پنجاب مین سیالون کے نہین آئے تو اون سے بہت پیچھے نہین آئے تھے اور غالبًا پندرہوین صدی کے ختم ہونیسے پیشتر آئے ہونگے تھوڑے عرصہ کے بعد وہ مسلمان ہوگئے اور جہانگیر کے عہد مین دریاے سندہ کے اوپر آباد ہوئے اور میر علیخان کیوقت تک وہان رہے میر علیخان اپنے مرشد فقیر سلطان حاجی کی صلاح سے اپنی قوم کو اور بہت سے تیخ اور منڈا بالون کو لیکر شرق کیجانب روانہ ہوا وہ اوس علاقہ مین آیا جسکو اُس وقت ڈنڈا کہتے تھے آور ضلع شاہ پور مین دہ اکہلی مولا آباد کیا اوسکے فرزند میر احمد خان نے ۱۰۸۶ھ کے قریب مٹھ لوڑانہ بنایا اوکہلی سے سات میل مشرق کیطرف اوس جگہ اوسکو میٹھا پانی ملا تھا اور اوس سبب سے قصبہ کا نام مٹھ لوڑانہ رکھا گیا تھا یہہ رئیس آوانون سے جو اُس کے شمال مین تھے ہمیشہ لڑتا رہتا تھا اور اوس نے اونکو ہڈالی مین جو مٹھ لوڑانہ سے پانچ میل پر ہے شکست دے اور بہت آدمی اونکی قتل کئے داؤد خان اور شیر خان تیسری اور چوتھی ملکون نے مٹھ لوڑانہ کو بڑہایا اور اوسکی ترقی کی اور اوس قصبہ کو تھوڑے ہی عرصہ مین رونق ہوگئے اور بہت سے آدمی اور علاقون سے آکر آباد ہوئے اوان جہلم سے کراڑ منکیرہ سے جاہل لاہور کے پاس سے اور نون چناب بالا سے +

شیر خان غیر معمولی طور پر ملک ہوگیا اپنے باپ کے سخت حکومت سے ناراض ہوکر وہ معہ اپنے بھائی عالم شیر خان کے باغی ہوگیا اور اپنے چچا شیر خان کو قتل کرکے قلعہ کے باہر ایک لڑائی مین اپنے باپ کو بھی قتل کیا معلوم ہوتا ہے کہ دونو بھائی آپسمین اتفاق سے رہے اور آپسمین نہین لڑے ٹوانون مین یہہ بات نادر ہے اور اُنہون نے اپنا ملک آوانون سے علاقہ جہین کر بڑہایا وچھ اور اور علاقہ پہاڑ کے دامن مین اوانون سے چھین لیا بیان کیا گیا ہے کہ عالم شیر خان اوالون کا تسکار کرنا دنیا کے سب تسکارون سے بہتر سمجھتا تھا اور اکثر پہاڑون مین تنہا بندوق لیکر چلا جاتا تھا اور دو تین اوالون کو بندوق سے مار کر جیسا کہ اور کم حوصلہ آدمی تیترون کو تسکار کرتی ہین گھر مین اگر کہانا کہایا کرتا تھا شیر خان نے اب اپنے آپ کو ایسا زور مین سمجھا کہ اب تک ٹوانہ جو بالج حاکم ڈیرہ اسمعیلخان کو دیا کرتے تھے اوس نے دینے سے انکار کیا چنانچہ اوسکے بھائی نے اوس سیاہ پر جسکو حکم تھا کہ ڈیرہ اسمعیلخان کو واپس آتے ہوئے خراج وصول کرتے آوے حملہ ناگاہ کیا اور سیاہ کو شکست دیکر بھگا دیا اور اوس سیاہ کا

اس جگہہ کا نام بتالہ اسوسطے کہا گیا تھا کہ جب کہ نوئی آبادی کہ اسطرف بنا دین کہودی گئی تھین تو اسمین سے بت نکلی تھے

افسر مارا گیا قریب ۱۷۴۵ء کے شیر خان نے نور پور ٹوانہ کو آباد کیا اور یہہ گانو جلد رونق پکڑ گیا چند سال بعد اوس نے عنایت خان سے جو جھنگ سیال کا جنگ اور رئیس تہا ایک جھگڑہ پیدا کر لیا عنایت خان نے نواب ملتان سے ماڑی جو دریا سندہ کے کنارہ راست پر ہے لی تہی اور اوس نے ماڑی کو شیر خان کو سپرد کر دیا تہا اور اوسکو اوسکے انتظام کی بابت کچہہ دینا مقرر کر دیا تہا مگر جو کچہہ دینا مقرر کیا تہا عنایت خان وعدہ کے مطابق وقت پر نہین دیتا تہا اور شیر خان نے خیال کر کے کہ زبردستی لینا چاہئے اپنی قوم کو جمع کیا اور سیالون کو کہاسے نکال کر کوٹ لنگر خان کا محاصرہ کر لیا عنایت خان کوٹ لنگر خان کے بچانے کیواسطے گیا اور دیوار کے سامنے ٹوانون کو اوس نے شکست دے شیر خان ۱۷۶۶ء مین مر گیا اوسکے پیچھے اوسکے دو بیٹے خان محمد خان اور خان بیگ خان رہے اوسکا بہائی عالم خان کچہہ عرصہ پیشتر ایک مہم مین جو اوس نے بنجرون کے خلاف کی تہی مارا گیا تہا خان محمد خان نئے رئیس کو پہلے یہہ کام پڑا کہ ہستال اور ستیال قومین جو بٹالہ پر ہڑ لی اور ہوکہہ مین آباد تہین سرکش ہو گئین تہین اور وہ اونکی سرکشی کے فرو کرنے مین مصروف ہوا اسمین وہ کامیاب ہوا اور بعد ازان وہ جھنگ کو اپنے رشتہ دارون کی ملاقات کیواسطے گیا اور مٹہ ٹوانہ کو اپنے بہائی کے سپرد کر گیا جب وہ واپس آیا تو اوس نے دیکہا کہ دروازے بند ہین اور اوسکے بہائی کو رئیس نا ہوا ہے وہ تب نور پور ٹوانہ کو چلا گیا اور وہان سپاہ جمع کر کے خان بیگ کے مقابلہ کو آیا جسکو شکست ہوئی اور جسکو اوس نے قید کر دیا مگر خان بیگ خان نے آیندہ کیواسطے اطاعت کا وعدہ کیا اور اوسکو اوسکے بہائی نے قید سے نا کر دیا خان محمد خان اپنے ہمسایون سے ہمیشہ لڑائیون مین مصروف رہتا تہا نور پور پر نواب بہنگیرہ نے حملہ کیا اور ایک مہینے سے زیادہ محاصرہ کے بعد محاصرہ سے مخلصی ہوئی خان محمد خان لال خان کا ہمیشہ دوست رہا تہا لال خان خوشاب کا رئیس تہا جو جہلم پر مٹہ ٹوانہ سے قریب پندرہ میل کے فاصلہ پر ہے مگر ایک بار جو خان محمد خان خوشاب کو گیا تو جعفر خان لال خان کے فرزند اور وارث نے اس شبہ سے کہ خان محمد خان کی نیت صاف نہین تہی اوسکی نسبت کچہہ منصوبہ اور تدبیر مخالف کے خان محمد خان اپنے شہر کو واپس گیا اور لڑائی کا سامان کیا لال خان اپنے چہوٹے بیٹے حاکم خان اور اپنی زوجہ نور بہری کو لیکر خان محمد خان کے پاس گیا کہ ہمارا کچہہ قصور نہین ہے مگر اوس نے اونکو گرفتار کر لیا اور خوشاب کیطرف کوچ کر کے شہر پر توپ چلانی شروع کی اور اپنے بدنصیب اسیرون کو توپون کے سامنے باندہ دیا تاکہ غنیم اوسپر توپین

نہ چلا دین جعفر خان نے مہان سنگھ سوکرچکیہ کو جو خان محمد خان کا پرانا دوست تہا اپنی امداد کیواسطے بلایا سکھہ سردار بہت سے فوج لیکر آیا اور رئیس ٹوانہ کو مجبور واپس ہونا پڑا مگر خان محمد خان نے اپنا بدلہ لیلیا اور وحوش سیرت جیسا وہ تہا اوسنے اپنے کمبخت اہیرون کو جنہون نے نہ اسکے ساتہہ برائی کی تہی نہ اوسکے بدخواہ تہے مار ڈالا اوسکی حکومت کے عہد کے ختم ہونے کے قریب اوس کے بہائی خان بیگ خان نے پہر اوسکا مقابلہ کیا اور رجب خان سیال رئیس گگڑہ مہاراجہ اور فتح خان ساہیوال والے اور جعفر خان خوشاب والے نے اوسکے مدد کے کچھ عرصہ تک خان محمد خان لڑتا رہا مگر اوسکے دشمن بہت قوے تہے اور ۱۸۰۳ء مین اوس نے رنجیت سنگہ سے مدد کی درخواست کی وہ سردار خود بہت محفوظ نہیں تہا لیکن لاکہہ روپیہ دینے کے وعدہ پر خان محمد خان کیطرف سے خان بیگ خان کو بہانسنی کیواسطے راضی ہوگیا دونون رفیقون مین یہہ بندوبست قرار پایا کہ جب رنجیت سنگہ اوس علاقہ مین پہونچے تو خان محمد خان بہاگ جاوے یہہ بات دیکہکر خان بیگ خان غالبًا سلام کرنیکو حاضر ہوگا اس خیال سے کہ رئیس لاہور دوست ہوگا چنانچہ سب کچھ موافق مطلب کے ہوا رنجیت سنگہ نے خان بیگ خان کو پکڑ لیا اور اوس نے اوسکو اوسکے بہائی کے حوالہ کردیا جس نے اوسکو مار ڈالا رنجیت سنگہ نے اوسکا خون بہا لیا اور مسلمان ملکون سے کچھہ تہوڑا سا ملک لیکر ۱۸۰۴ء مین لاہور واپس چلا گیا خان محمد خان اپنے بہائی سے چالاکی کر گیا تہا مگر اوسکے دوسرے بیٹے احمد یار خان نے اب بغاوت کی اور اکثر اپنی قوم کو اپنی طرف کرلیا اور اوسکے باپ نے ضرورتًا یہہ بیٹے کو مناسب سمجہی کہ ریاست اپنے بیٹے کو دیدے احمد یار خان آسائش مین نہین رہتا تہا ہمیشہ رئیسان منکیرہ خوشاب اور ساہیوال سے لڑتا رہتا تہا*

۱۸۱۷ء مین مہاراجہ رنجیت سنگہ نے ایک سپاہ زیر حکم صاحبزادہ کہڑک سنگہ کے رئیس ٹوانہ کے خلاف نور پور کو بہیجے تہوڑے سے مقابلہ کے بعد قلعہ فتح کیا گیا اور احمد یار خان جہنڈا والہ یا جہنڈیالہ علاقہ منکیرہ کو بہاگ گیا جب قوم سکھہ ایک جمعیت زیر حکم جودہ سنگہ موکل کے نور پور مین چہوڑ کر چلے گئے تو احمد یار خان واپس آیا اور پہر اپنے ملک پر اوس نے قبضہ کرلیا مگر اوسکو دوسری بار پہر جہنڈیالہ کو مجبور بہاگنا پڑا اور وہانسے اوسکو نواب منکیرہ نے نکال دیا اور نواب نے اوسکے بیٹون کو قید کردیا اب احمد یار خان نے مہاراجہ کی اطاعت قبول کی اور مہاراجہ نے اوسکو علاقہ جہاویلان جمعی دس ہزار روپیہ کا جاگیر مین دیا اس شرط پر کہ وہ ساٹہہ سوارون کی نوکری دیتا رہے ۱۸۲۱ء مین رنجیت سنگہ

حافظ احمد خان نواب سنکیرہ کی طرف کوچ کیا اور ملک لوٹا بخوشی سے اس مہم مین مہاراجہ کا شریک ہوا اسواسطیکہ اسکو پرانی دشمنی نواب کے ساتھہ تہی اور اوسکا بدلہ لینا چاہتا تھا محمد خان حافظ احمد خان سے پہلے رئیس سنکیرہ کے گرد بارہ قلعہ بنائے تہے جنکے نام یہہ تہے - حیدر آباد - معن گڈہ - فتح پور - پیپل - دریا خان - خانپور - جنڈوالہ کلور - دولی والہ - بہکر - ونگانہ اور چوبارہ - اور اس واسطے کہ خاص قلعہ سنکیرہ تک رسائے نہو سکے اوس نے ان قلعون کے احاطہ کے اندر ایک ہی چاہ نہین لگانے دیا تہا مگر باوجود اسکے محاصرہ کی فوج جسکے ساتھہ خود مہاراجہ بنجیت سنگہ تہے جکو زک کوئی نہین دے سکتا تہا آگے بڑہتے گئے اور جیسے چلتے گئے چاہ کہودتے گئے اور قلعہ کا محاصرہ کرلیا اور بعد محاصرہ پچیس یوم کے نواب نے اطاعت منظور کی مہاراجہ نے نظامت ڈیرہ اسمعیل خان کی اوسکے پاس رہنے دی اس مہم مین ٹوانون نے بڑی مدد دی مہاراجہ ٹوانون کے مردانہ وضع اور خوبصورتی اور انکی جرات کے ساتھہ گہوڑے پر سوار ہونے اور لڑائی مین بہادری سے ایسے خوش ہوئے کہ ایک ترپ سوارون کا وہ لاہور مین لے گئے - اس ترپ پچاس سوارون کا قادر بخش افسر تہا وہ ملتان مین چند سال اور آیندہ بہت مہمون مین تعریف کے ساتھہ خدمت دیتا رہا ۱۸۳۷ء مین اوسکے قریبی رشتہ دار فتح خان کو اوسکی شراکت مین سوارون کی افسری ملی خدا یار خان نے اپنی لاہور مین کچھہ قدر نہین دیکہی جہان سکہ سردارون مین ہے کوئی اوسکے خاندان کے کہ عرصہ سے اوسکے بزرگ بڑی عزت اور طاقت والے چلے آئے تہے کچھہ پروا نہ کرتا تہا نہ اوسکے اس دعوے کے کہ سیکو پرواہ تہی کہ وراثت سے اوسکا حق شاہپور کے جنگلون مین حکومت کرنیکا تہا اوسکو مہاراجہ نے چار سو ایک ہزار روپیہ سالانہ مقرر کیا اور جبتک مہاراجہ ۱۸۳۹ء مین مرے اونکے سکار کہیلنے کے جمعیتون کا وہ اہتمام کرتا رہا فتح خان خدا یار خان کا بیٹا سردار ہری سنگہ نلوہ کا نوکر تہا علاقہ منہہ ٹوانہ سردار ہر سنگہ کو ۱۸۱۹ء مین جاگیر مین دیا گیا تہا اوس سے پہلے علاقہ دو سال تک جوت سنگہ موکل کے پاس رہا تہا فتح خان ایسا ہے فتنہ جو اور جوش کا بہرا ہوا نکلا جیسا اوسکا آقا تہا اور اوس نے سردار فتح سنگہ مان اور امیر سنگہ سندہانوالیہ سے جہگڑا اور لڑائیان کین جنکے پاس علاقہ متصلہ تہا کوٹہ کا تہا جبتک ۱۸۳۹ء مین ہری سنگہ مرا فتح خان اپنے وطن مین اوسکے زیر حکم افسری کرتا رہا اور جو کچھہ جاگیر یا علاقہ اوسکے پاس تہا وہ سردار ہری سنگہ نے دی تہین اور گورنمنٹ لاہور نے نہین دی تہین ۱۸۳۷ء مین وہ لاہور کو آیا اور وہان راجہ دہیان سنگہ نے جسنے اوسکی بہادری اور بے ایمانی کا حال سنا ہوا تہا خیال کیا کہ

اُسکو ملازم رکھنے سے فایدہ ہوگا اور اوسپر راجہ دہیان سنگھ مہربانی کرنے لگا اور ۱۸۳۸ء مین راجہ نے اوسکو کاردار علاقہ
مٹھہ ٹوانہ کا مقرر کرادیا اور کاہنائے نمک شمل ورچہ اور چوئیکا اوسکو اہتمام دیا جو کوہستان نمک کے جنوب کیطرف اور
دیس کے ملک کے قریب تھے اوسکے ساتھہ ایک کہتری پرسرام مقرر کیا گیا تہا مگر اونکا مشترک اہتمام کامیاب نہین ہوا اور ۱۸۴۰ء
مین فتح خان کے اوپر بیس ہزار روپیہ باقی تھا اور شہزادہ نونہال سنگھ نے اس بات کا قابو ملنے سے خوش ہوکر کہ راجہ
دہیان سنگھ کے متوسل کے ہتک کیجاوے اوسکو مصر لعل سنگھ توشہ خانہ کے مکان مین بند کردیا جبتک کہ باقیات کا روپیہ ادا
کیا گیا نونہال سنگھ کے وفات کے بعد راجہ دہیان سنگھ کو پھر زور حاصل ہوگیا اور فتح خان اپنے مربی کی عظمت کے ساتھہ
بڑہتا گیا اسکو کچھی کا کاردار راجہ نے مقرر کیا اور صاحبخان عالم خان اور اوسکے اور رشتہ دار میانوالی شیخوپورہ اور
لوز پور ٹوانہ کے کاردار مقرر کئے گئے مہاراجہ شیر سنگھ کے مسند نشینی کے تہوڑے عرصہ کے بعد فتح خان دریائے سندھ
پار خدمت پر مامور کیا گیا تہا علاقہ ڈانک مین بہت برسون سے ایک کٹے خیل خاندان کے حکومت رہی تہی اس خاندان
کا پہلے آدمی الہ داد خان کو سکھون نے خارج کردیا تہا مگر اس علاقہ کے لینے سے سکھون کو کچھہ فایدہ نہین تہا جب تک
حکومت تہی الہ داد خان سست تہا مگر جب اوسکے پاس سی حکومت جاتی رہی تو وہ بہت چست ہوگیا اور علاقہ کو لوٹتا رہا اور
سکھون کے سپاہ جو سامان رسد اکٹھا کرنے کو جاتے تہے اونپر حملہ کرتا رہا اور یہانتک نوبت پہونچی کہ انہیں
کچھہ نہین وصول ہوتا تہا ایسی حالت مین راجہ دہیان سنگھ نے تجویز کی کہ سوائے فتح خان کے اور کوئی شخص اوس علاقہ کا
انتظام نکرسکیگا چنانچہ اوسکو ایک قوی جمعیت سپاہ کی دیکر اور پوری پوری اختیارات دیکر اوس علاقہ مین مامور کیا فتح خان
کے بھیجنے سے بالکل کامیابی ہوئی اوس نے تجویز کیا کہ الہ داد خان کو پھر ڈانک کا حاکم کردیا جاوے مگر جبتک اس تجویز پر
عمل ہونا ممکن تہا وہ رئیس مرگیا بعد اوسکے فتح خان مروت جو ڈانک سے شمال کیطرف ہے مالیہ وصول کرنیکو گیا اس نیت
سے کہ اگر ممکن ہو تو بعد لڑائی کے وصول کرے ورنہ جس طرح ہوسکے سب سے پہلے اوس نے ایک قلعہ لکہی مین دریائے گمبیلا پر
بنایا جو مقام مروت کے بیچون بیچ مین ہے قلعہ کے بنانے مین مروت کے رئیسون نے مقابلہ نہین کیا اسواسطیکہ اوسنے
اون سے وعدہ کیا کہ پیداوار کا چہٹا حصہ اون سے لیا جاویگا اس تدبیر سے رئیس اوسکے معاون ہوگئے لیکن قلعہ بنتے
ہی فتح خان نے روپیہ قرض مانگنا شروع کیا علاوہ مالیہ کے رئیس قرض دینے سے انکار نہ کرسکے اور بعد اوسکے جو دیوان

دولت سے حاکم ہوا اوس نے اس روپیہ کو لوگون پر ہمیشہ کیواسطے ایک محصول مقرر کردیا جو نہایت درجہ پر اونکو ناپسند رہا
یہہ کام تمام کرکے فتح خان خوش خوش کامیابی کے ساتھہ لاہور کو واپس آیا اور شاہ نواز خان فرزند اللہ داد خان کے تحصیل کو
ساتھہ لیتا آیا دربار مین شاہ نواز خان کے ساتھہ مہربانی ہوئی اب معلوم ہوتا تہا کہ ملک فتح خان کے تقدیر پوری پوری
جاگ گئی تہی اور وہ عروج کو پہونچگیا تہا مگر ایک ہی دن مین اوسکا دوست اور مربی راجہ دہیان سنگہ اور مہاراجہ شیر سنگہ
سندہانوالیون کے ہاتہہ سے مارے گئے راجہ دہیان سنگہ کے مارے جانیسے تہوڑی دیر پیشتر فتح خان اوسکے ساتھہ تہا
مگر جیسے کہ قاتل اور راجہ دہیان سنگہ لاہور کے قلعہ کے اندر چلے گئے فتح خان پیچہے رہ گیا اور اندر نہ گیا کوئی آدمی فتح خان
سے زیادہ متفنی نہ تہا اوس نے دیکہا کہ بلا آنے والی ہے اور اوسکو راجہ دہیان سنگہ سی ایسی محبت نہ تہی کہ وہ اوسکے ساتھہ
مارا جاتا راجہ ہیرا سنگہ وزیر مقتول کے فرزند نے علانیہ فتح خان کی نسبت یہہ الزام بیان کیا کہ وہ سازش مین شریک تہا
اور اوسکے سر کیواسطے انعام مقرر کردیا کوئی وجہ اس الزام کے سچا ہونے کی نہین تہی کیونکہ راجہ کے مرنے سے فتح خان
کو کچھہ بہی حاصل نہ ہوا اور احتمال غالب تہا کہ سب کچھہ کہو بیٹہا وہ بہیس بدل کر لاہور سے بھاگ گیا اور اپنے وطن لوٹا نہ کو چلا گیا
جہان اوسکے پیچہے سپاہ اوسکے پکڑنے کو بہیجی گئی مگر فتح خان دریائے سندہ کے پار بنون کو چلا گیا اور سوہن خان کے
پاس اوسنے پناہ لی اوس رئیس کو تین ہزار روپیہ دیئے جانیکا وعدہ کیا گیا کہ وہ اپنے مہمان کو دیدے مگر رئیس مذکور کے شان
نے تقاضا نہین کیا کہ ایسا کرتا قادبخش نے جسکو اگر سکہہ پکڑ لیتے تو قید کردیتے اپنے پرانے آقا سانونمل کے پاس ملتان
مین پناہ لی جب لاہور کی فوج ہٹ گئی تو فتح خان پہر دریاے سندہ کو عبور کرآیا اور مسلمانون کو برانگیختہ کیا اب فتح خان
دریائے سندہ کے کنارے کنارے خوب مشہور ہوگیا تہا اور جماعت کثیر اوسکے حمایت پر جمع ہوگئے اوس نے علاقہ کو
تلوار اور آگ سے تباہ اور غارت کردیا اور جو بے آئین سپاہ کئی بار اوسکے مقابلہ پر بہیجی گئی اوسکو اوس نے شکست دی
لیکن جب ایک جمعیت سپاہ آئین کی زیر حکم سردار منگل سنگہ سرانوالی والے کی اوسکے خلاف بہیجی گئی وہ دریاے سندہ کو پار
پہر چلا گیا اور سکہون نے مٹہہ ٹوانہ کو لوٹ لیا آخر کار جب راجہ ہیرا سنگہ اور پنڈت جلا حکومت سے برطرف ہوئے فتح خان
شتاب لاہور کو آیا جہان وہ جانتا تہا کہ نیا وزیر سردار جواہر سنگہ اوس کے ساتھہ اچھی طرح پیش آویگا کیونکہ سردار جواہر سنگہ
کیطرف سے راجہ ہیرا سنگہ کی حکومت کے مقابلہ مین وہ لڑتا رہا تہا فتح خان کی امید اس معاملہ مین جہوٹی نہین پڑی

جواہر سنگہ نے اوسکو بیس بھا انعام دیئے اور اوسکو علاقہ منہڈیالہ کو کچھ علاقہ جہلم وراولپنڈی اور کل صوبہ ڈیرہ اسمعیل خان
اور بنون کا ناظم مقرر کردیا اس انتظام سے دیوان دولت رائے فرزند لکھے مل ناظم جسکو مہاراجہ رنجیت سنگھ نے اوس
علاقہ کو نواشیے محمد خان معروف شاہ نواز خان سے لیکر اول ناظم مقرر کیا تہا معزول کیا گیا مگر جواہر سنگہ فتح خان
کو یہہ منصب اور طاقت بے مطلب نہین دی تہی وزیر کا شہزادہ پشورا سنگہ رنجیت سنگہ کا ذبان زد دیتا بڑا رقیب تہا جس سے
بہت اندیشہ تہا اور اس نہین سکہہ اس شہزادہ کی نسبت سمجہتے تہے کہ تخت پر بٹہانے کیواسطے سب سے بہتر ہے شہزادہ
نے اوس علاقہ کے مسلمانون کیے مدد سے قلعہ اٹک پر قبضہ کرلیا تہا اور فتح خان ٹوانہ اور سردار چتر سنگہ اٹاریوالا جنہین
وزیر جانتا تہا کہ اعتبار اور بہروسا ہوسکتا تہا شہزادہ کے مقابلہ پر بہیجے گئے آٹہہ ہزار آدمیون کی جمعیت سے قلعہ کا
محاصرہ کیا گیا لیکن شہزادہ ایسا عزیز لوگون کا تہا کہ فتح خان اور سردار چتر سنگہ زور سے قلعہ کو نہین لے سکتے پس حکمت
عملی کام مین لائے گئے اوجان کے سلامتی کے پختہ وعدون اور عہد وپیمان پر شہزادہ نے قلعہ مذکور فتح خان اور
سردار چتر سنگہ کو حوالہ کردیا اپنے اسیر کو قابو مین کرکے ان دونو سردارون نے لاہور کیطرف کوچ شروع کیا اور
دو دن مین حسن ابدال مین پہونچے جو اٹک سے قریب بیس میل کے فاصلہ پر ہے اس جگہہ ایک خط لاہور کا ملا جس مین
لکہا تہا کہ سکہون کے خیال اس وقت ایسے ہین کہ پشورا سنگہ کو دار السلطنت مین لانی مین اندیشہ ہے اور ضرور ہے
کہ اسکو اوسی علاقہ شمال مین رکہا جاوے یہہ حکم بہت اچہی طرح سمجہا گیا اوسی رات کو فتح خان اور اوسکا شریک
شہزادہ کے خیمہ مین ایک گارد لیکر گہس گئے اوسکو گرفتار کرلیا اور اوسکے پاؤن مین جولانہ ڈال دیا اور لشکر کو
اوسی جگہہ چہوڑ کر چند صد سوار لیکر شہزادہ کو لیکر اٹک کو واپس چلے گئے جیسا شہزادہ قلعہ کے دیوارون کے پاس پہونچا
جو تاریک نظر آتی تہین اوس نے دیکہا کہ اب میرا وقت آپہونچا اور اپنے تلوار اور ڈہال منت کرکے مانگی کہ مردون کیطرح
لڑکر مرون مگر فتح خان کے دل مین رحم کہان تہا کمبخت شاہزادہ کو جلدی قلعہ کے اندر لے گئے اور اوسکو آب دندہ
کے پاس ایک برج مین رکہا جب رات ہوئی اوسکا گلا گھونٹ کر اوسکو مار ڈالا اور اوسکی لاش دریا مین پہینک دی پنجاب
کے تمام خرابیون اور برائیون کے تاریخ مین اس قتل سے زیادہ تظلم کا کوئی فعل نہین لکہا ہوا ہے پشورا سنگہ بہت صحیح
اولوالعزم اور شجاع جوان تہا فوج اور رعایا اوسکو بہت عزیز جانتی تہی اور فقط وہ لوگ اوس سے بغض اور نفرت

رکھتی تہی جنکو اوس سے اندیشہ تہا مگر اس خون کا بدلہ مل گیا چترسنگہ جو کم عقل اور ضعیف الدماغ تہا حالت جلا وطنی مین
اپنے وطن سے سینکڑون میل باہر مرا جواہر سنگہ جسکے انگیخت سے یہہ قتل ہوا تہا تہوڑے ہی عرصہ کے بعد فوج کے ہاتھہ سے
جو آشفتہ ہوگئی تہی مارا گیا اور فتح خان پر وہ مصایب نازل ہوئین جو یہان لکھے جاتے ہین اس فعل کے بعد فتح خان بیاہ
دریاے سندہ کو عبور کر گیا اور اپنے نئے صوبہ ڈیرہ اسمعیل خان پر دخل کیا دولت رائے ناظم جو اوس وقت مقابلہ کیواسطے
تیار نہ تہا علیحدہ ہوگیا اور ملک نے تب اسبات کا تہیہ کیا کہ بعض اپنے ٹانک کے دشمنون سے نجات حاصل کرے اور اپنے
منصب کو زیادہ مخفوظ کرے ٹانک مین تین بڑی جاگیردار شہور پائندہ خان عاشق محمد خان اور حیات اللہ خان تہی یہہ
تین سردار دم دیکر ڈیرہ اسمعیلخان کو بلائے گئے اور پائندہ خان ملک کے دربار مین اسواسطے آیا کہ اپنے معاملات
مین گفتگو کرکے قابل اطمینان بندوبست کرے گفتگو کسیقدر تیز ہوگئے اور آخر کار فتح خان نے اوس افغان کے
اوسکے برروتہین کی پائندہ خان نے دیکہا کہ مین اسوقت بُرا پہسا ہون اور خاموش بیٹہا رہا مگر اوسکے فرزند
سکندر خان سے رُکا نہین گیا اور اوس نے اپنی تلوار سوت لی اور ملک کے جمعدار کو جو اوسکے پاس کہڑا تہا
مار ڈالا فتح خان ایسی واردات کیواسطے تیار تہا معًا اوس مکان مین مسلّح آدمی گہس آئے اور پائندہ خان اور اُسکا
بیٹا اور اکثر اونکے ملازم اور متوسل ٹکڑے ٹکڑے کردئے گئے بعدازان ملک حیات اللہ خان کے مکان پر چڑہ دوڑا
جہان عاشق محمد خان اور نصر اللہ خان نے پناہ لی ہوئی تہی اور زبردستی جاکر اوس گہر مین جو آدمی تہے اونکو قتل
کردیا حیات اللہ خان خود نواب شیر محمد کے گہر مین بہاگ گیا اور نواب نے چالیس ہزار روپیہ دیکر اپنے اور پناہ گیرون
کی جان بچائی اس بدعت کے سبب سے سرحد پر نہایت غصہ اور آشفتگی لوگون کو پیدا ہوئے اور لاہور کے حاکمون
نے بہی مجبور ظاہر کیا کہ اونکو یہہ بدعت نہایت شاق اور ناگوار گذرے فتح خان نے اپنی نجات کیواسطے بہت سا
روپیہ رشوت مین دیا راجہ لال سنگہ نے مہارانی اور کنیر ک منگلان نے سب نے فتح خان سے روپیہ لیا اور اوسکو
بچانے کا وعدہ کیا لیکن لوگ عموماً فتح خان سے بہت آشفتہ تہے اور دیوان دولت رائے ہیر ڈیرہ اسمعیلخان کا
ناظم مقرر کیا گیا ملک فتح خان نے مقابلہ کا سامان کیا اور جب دولت رائے دریاے سندہ کے کنارہ چپ پر ڈیرہ اسمعیلخان
کے مقابل بہکڑ مین پہونچا تو فتح خان نے دریا کو دیوان پر حملہ کرنے کو عبور کیا لیکن دیوان کے ساتہہ آئین کی سپاہ تہی

اور فتح خان کو مجبور ڈیرہ کو واپس جانا پڑا دولت رائے نے اوسکا تعاقب کیا اور شہر کے باہر فتح خان نے اوسکا
تین ہزار آدمی کی جمعیت سے مقابلہ کیا لیکن فتح خان کے سپاہ نظام سے ناواقف تھے اور دیوان دولت رائے کی ملتانیون
کے حملہ کے واسطے نہ ٹہیرے جنکی شجاعت معروف تہی اور بغیر جنگ کرنے کے منتشر ہوگئے فتح خان کے ہمراہیون نے
جب اوسکو چھوڑ دیا تو وہ مجبور قلعہ اکال گڈہ کو چلا گیا جس مین اوس نے اپنے فرزند فتح شیر خان کو چھوڑ رہوتہا
وہان پہونچکر اوس نے سب اپنے اسیرون کو قتل کردیا اور اوسی رات دریا سندہ کو عبور کرکے مٹہ ٹوانہ کو چلا گیا اور وہان
اس انتظار مین بیٹہا رہا کہ بہر اچھی دن آوین اوس زمانہ مین ستلج کی لڑای کے بعد ملک مین پریشانی اور آشفتگی تہی
اور لاہور مین انگریزتہے جنکو ملک نے لڑائی کے ایام مین خدمت کرنیکا پیغام کیا تہا راجہ لال سنگہ فتح خان کا دوست
نہین تہا اور وہ فتح خان کی کل جاگیرات ضبط کرلیتا لیکن سردار سلطان محمد خان نے اوسکی سفارش کی ۱۸۴۶ء
کے موسم گرما مین ملک فتح خان کشمیر کو بہیجا گیا کیونکہ وہ شیخ امام الدین سرکش ناظم کا دلی دوست تہا اور خیال کیا گیا
تہا کہ وہ شیخ امام الدین کو بخوبی سمجہا کر راہ راست پر لے آویگا کیونکہ سرکار سے دغا کرکے اوسکو کچہہ حاصل نہوتا
فتح خان جمون تک لفٹنٹ اڈورڈس صاحب کے ساتہہ گیا اور وہان سے کشمیر کو پورن چند کے ساتہہ گیا اور اپنا
کام لیاقت اور کامیابی سے کرکے جمون کو واپس آیا بعد ازان وہ میجر ہنری لارنس صاحب کے ہمراہ
کشمیر کو گیا ✤

جب فتح خان لاہور مین واپس آیا تو اوس سے اوسکے نظامت کے بابت حساب طلب کیا گیا کیونکہ دیوان
دینا ناتہہ نے اوسکے ذمہ سات لاکہہ روپیہ باقی نکالا تہا فتح خان نے عذر کیا کہ بہہ روپیہ پانچ ہزار سوار اور
پیادہ پر خرچ ہوا تہا جو اوس نے سردار جواہر سنگہ کے حکم سے ملازم رکہے تہے لیکن جو تحریری احکام اوس نے
سردار موصوف کے پیش کئے وہ بلا تاریخ تہے کسی خاص خدمت کے تخصیص نہین تہی اور نہ کوئی تفصیل آدمیون
کے تعداد کی تہی بعد بہت سے تکرار اور حجت کے اور اس سپاہ کی بابت خرچ مجرا دینے کے ملک کے ذمہ چار لاکہہ
روپیہ باقی نکلا فتح خان نے شکایت کی اور اوسکا پسر اوسکے پیچہے برابر شکایت کرتا رہا کہ یہہ باقی بیجا نکالی گئی
تہی لیکن درحقیقت ملک کے ساتہہ مستثنی رعایت کی گئی تہی ان چار لاکہہ روپیہ مین سے ایک ایک روپیہ اوس سے

واجب الطلب تہا چنانچہ راجہ دینا ناتہہ کے دفتر سے یہہ بات بخوبی ظاہر ہے اور یہہ باقی خود فتح خان کے اوس وقت تسلیم کر لی تہی
اور اوس اقبال پر فتح خان نے خود دستخط کر دیئے تہے اور اپنی مہر اپنے ہاتہہ سے کر دی تہی فتح خان یہہ چار لاکھ روپیہ
بلا کسی طرح کے دقت کے ادا کر سکتا تہا ہری سنگہ جیسے ظالم سردار کے ماتحت اور ڈیرہ سمعیل خان کا ناظم وہ یوں ہی
نہین رہا تہا لیکن اوس نے بہانہ کیا کہ مین یہہ روپیہ نہین ادا کر سکتا ہون اور وہ میجر ہنری لارنس صاحب کے منظوری
سے کاہن سنگہ مان کے گہر مین نظر بند رکہا گیا اسطرح وہ ساڑہے تین مہینے تک حراست مین رہا اور بعد ازان چونکہ وہ ضد
کرتا رہا اور روپیہ دینے سے انکار کرتا رہا وہ قلعہ گوبند گڈہ کو بہیجا گیا قید کا حکم ہوتے ہی اوسنے کہا کہ مین دو لاکہہ روپیہ آٹہہ یوم
مین دیدونگا دربار نے آٹہہ یوم کے علاوہ اوسکو بیس اور یوم کے مہلت دی لیکن جب وہ مہلت گذر گئی فتح خان کی نیت
بدل گئی وہ جانتا تہا کہ اندیشہ فقط اتنا ہی ہے کہ مین چند روز قید رہونگا اور اوس نے اس طرح قید رہنا روپیہ دینے سے
بہتر سمجہا مگر تاہم وہ وعدے کرتا رہا اوسکا بیٹا فتح شیر خان اوسکے ساتہہ قید کیا گیا تہا اور دو مہینے کے بعد اوس نے عرضی دی کہ
اوسکے بیٹے کو چہوڑ دیا جاوے تا وہ روپیہ دینے کا بندوبست کرے چنانچہ اوسکا بیٹا چہوڑ دیا گیا اور فتح شیر خان
نے دربار مین کہا کہ ایک لاکہہ روپیہ مہاراجہ گلاب سنگہ دینگے اور باقی روپیہ جب اوسکا باپ چہوڑا جاویگا وہ ادا کریگا کسی قدر
توقف کے بعد اکیس ہزار روپیہ ڈیرہ سمعیل خان کے خزانہ مین ادا کیا گیا اس عرصہ مین ملتان کا مفسدہ ہو گیا اور لفٹنٹ
اڈورڈس صاحب نے خیال کر کے کہ فتح خان سرحد پر کارآمد ہوگا اوسکے مخلصی کرائی اور جون ۱۸۴۸ء مین جب ملک کی
حالت کے سبب سے لفٹنٹ ٹیلر صاحب کو بنون سے واپس طلب کرنا مناسب سمجہا گیا فتح خان اوس علاقہ کا معہ مرونت عیسی خیل
کچہی اور میانوالی کے ناظم مقرر کیا گیا فتح خان کو تو یہہ زیادہ پسند تہا کہ میدان مین مولراج سے جنگ کری مگر وہ
تیار تہا کہ کہین خدمت اوس سے لیجاوے اور جو لائی کے شروع مین اوس نے لفٹنٹ ٹیلر صاحب سے وہ علاقہ
سنبہال لیا بنون مین جو سکہہ فوج تہی وہ قطعی آزردہ تہی اور فتح خان کے مقرر ہونے سے اور زیادہ آزردگی ہوئی اگست کے
کے آغاز مین سپاہ سرکش ہو گئی مگر فتح خان نے تہوڑے عرصہ تک اپنے زور سے سپاہ کو دبا رکہا اوسوقت بنون مین چار
رجمنٹ پیادہ پانچسو سوار اور چار خیسی توپین معہ ایک ترپ اسپی توپخانہ کے تہی اس سپاہ مین فقط ایک شخص اہل یورپ
تہا یعنے کرنل جون ہوم صاحب جو سرکار لاہور کا پرانا ملازم تہا اور سکہون مین سب سے اعلے افسر رام سنگہ چہاچہی تہا

جب ملتان مین راجہ شیر سنگھ کے مفسد ہونیکے خبر بنون مین ۲۵ ستمبر کو پہونچی سکھہ سپاہ سرکش ہوگئی سپاہ مذکور نے کرنل ہومر صاحب کو قتل کردیا چار ہلکی توپین قابو کرلین جو برجون سے ملتان کو بھیجنے کے واسطے اوتاری گئی تہین اور فتح خان کو دلیپ گڈہ کے اندر دئے قلعہ مین گہیر لیا فتح خان نے مسلمان قومون کو ترغیب دی کہ وہ تہیار باندہ کر اوسکی مدد کرین اور بہت آدمی جمع ہوئے مگر بنون مین ہی فتح خان کی جیسے دوست تہے ویسے دشمن بہی بہت تہے پہلے اوسکی مدد کو محمد خان عیسی خیل آیا جسکو ایک بار فتح خان نے اوسکی ریاست پر بحال کیا تہا پہر دلاسا خان آیا جسکے نام سے سکھہ خوف کرتے تہے اور جسنے اپنے کچہ قلعہ سے تار اچند کو اور سکھہ سردارون مین سے نہایت شجاع اور بہادر سردار کو شکست دی تہی انکی ساتہہ جعفر خان پٹے کا اور بازید خان شورانی اور شیر خان اور اعزاز خان عیسی خیل آئے مگر سکھون کی کمک کو بہی سردار آئے چنانچہ اون مین میر عالم خان مودہ والا آیا جو رام سنگہ پہاپہ کا دلی دوست تہا اور موسی خان سکندر خیل آیا اور اونکی جانب سپاہ تعداد مین زیادہ تہی اور سپاہ نظام اور توپین تہین مگر اول اول سرحدی بہادر جنگ مین دہرے اور اونہونے نورنگر گڈہ پر قبضہ کرلیا اور سکھون کو اپنے بچاؤ کے فکر کرنے پڑے مگر یہہ فائدہ فقط عارضی تہا اور پہر سکھون نے مسلمانون پر بہت زور کے ساتہہ حملہ کیا اور شہر سے اونکو نکال دیا اور قلعہ کا محاصرہ کرلیا اگر پانی کا پانی ملتا رہتا تو ملک فتح خان محاصرین کے مقابلہ مین قلعہ کو کبہی نہین دیتا مگر کنوان اوسوقت کہودا جاتا تہا اور محصورین کو پانی نہ ملنے سے آخری نوبت پہونچی رات دن کنوان کہودتے رہے مگر پانی تک نہین پہونچ سکے اور آخر کار جان سے تنگ ہوکر محصورین نے ہار مانی اور محاصرین کی اطاعت قبول کی فتح خان جسکو اگر وہ پناہ مانگنے سے عار نہ کرتا تو پناہ سکھہ نہ دیتے قلعہ کے دروازہ مین گولی سے مارا گیا اور محمد عالم خان اور شیر خان عیسی خیل اور لال باز خان رئیس بازار اسیر کئے گئے اور اونکو قید سے تب تک نجات نہ حاصل ہوئی کہ جب آخری لڑائی گجرات کی لڑی گئی اور فوج سکھان کو اوس لڑائی مین قطعی شکست ہوئی +

جسقدر فتح خان کی خصلت کی نسبت غور کیا جاوے اوتنا ہی وہ ناقابل تعریف کے پایا جاتا ہے بہادر تو وہ فی الحقیقت تہا لیکن خالی بہادری درحالیکہ فیاضی اور پاس آبرو بہی ساتہہ نہو کس کام کی - ایسی بہادری کی کیا قدر ہوسکتی ہے کہ شاہزادہ پشورا سنگہ کو وغا اور بیدردی سے مار ڈالا اور بہادر پائندہ خان کو اور رئیسان بنون کو داؤ دیکر جان سے مارا یا ایسے آدمی جیسا فتح خان تہا فقط ایسے زمانہ مین نام پاسکتے ہین کہ جب زور سے حق مانا جاتا تہا اور ایمانداری

کسی مین نہ تھی فتح خان مغرور دغا باز اور ظالم تہا ہمسرون کے ساتھہ شوخ اور سرکش اپنے سے کم رتبہ والون کے ساتھہ تظلم کے ساتھہ پیش آتا تہا اور اپنے حاکم کے حکم سے ہر ایک جرم کے ارتکاب کے واسطے مستعد اور اماده کوئی خوبی اسمین نہ تھی بجز ایک ساختہ اور لباسی سخاوت کے جو عموماً وہ اپنے گرہ کے صرف سے نہ کرتا تہا بلکہ سرکار کے روپیہ سے وہ قلعہ کی بچاؤ مین مراجوا وسکو سپرد ہوا تہا مگر ایسا عمدہ انجام ایسی زندگی کے ہونے سے جسمین برابر وہ تشدد اور جفا اور ستم اور خونریزی کرتا رہا انسان کو اوسکے جرایم کثیر نہ بھولنے چاہئے نہ اونکو خفیف سمجھنا چاہئے +

ضبطی ملک پنجاب پر اس خاندان کی جائیداد اور مواجب کے اہلی حال کا دریافت کرنا آسان نہین جب خدایار خان ۱۳۰۳ء مین مرا تہا اوسکی جایداد مابین اُسکے پسر فتح خان اور اوسکے برادر زاده قادربخش کے تقسیم ہوئی تہی فتح خان ۴۴-۱ اور قادربخش ۳۳ سوارون کا افسر تہا فتح خان کا مواجب ایک ہزار روپیہ تہا یعنے وہی جو اوسکے باپ کا مواجب بحیثیت چابک سوار کے تہا اور قادربخش کا مواجب سات سو بیس روپیہ تہا اسکے علاوہ سوارون کا مواجب دس ہزار چار سو چالیس روپیہ تہا یعنے کُل بارہ ہزار ایک سو ساٹھہ روپیہ جب قادربخش مرگیا تو اوسکی جاگیر اوسکے پسر شیر محمد خان کے نام رہی جواہر سنگہ کے عہد مین فتح خان کو بلحاظ اوسکے خاندان کی حیثیت کے جو اوس ضلع مین تہے مٹہ ٹوانہ اور خوشاب کے مالیہ مین سے چوتہا حصہ ملتا تہا یہہ چہارم روپیہ آٹھہ ہزار تین سو پینتالیس روپیہ سال ہوتا تہا لیکن فتح خان کو فقط ایک سال ملا لال سنگہ کے عہد مین یہہ چہارم ضبط ہوگئی اور نیز اور مواجب بہی اوسکے ضبط کئے گئے اور اُسکے سوار برطرف کئے گئے علاوہ اسکے معلوم ہوتا ہے کہ فتح خان کو راجہ گلاب سنگہ سے جنکے پاس محال نمک کا ٹہیکہ تہا فتح پور کے نمک کے آمدنی سے جہان اوس نے ایک کان کو جو عرصہ سے بند تہے کہولا تہا کچہہ روپیہ فیصدی کے حساب سے ملتا تہا جب جواہر سنگہ نے اوسکو ڈیرہ اسمٰعیل خان مین ناظم بنا کر بہیجا تو اوسکا مواجب دس ہزار روپیہ مقرر ہوا مگر مواجب نام کے واسطے تہا اور لاہور سے اتنے فاصلہ پر جو ناظم ہوتا تہا جسقدر چاہتا اپنا مواجب بنا لیتا پنجاب کے ضبط ہونے پر ٹوانہ فراموش نہ کئے گئے لڑائی کے ایام مین اونکی خدمات نہایت قدر کے قابل تھین شیر محمد خان نے سرکشون کو خوشاب سے نکالا تہا اور اوس نے شاہپور پر قبضہ کر لیا تہا قلعہ مٹہ ٹوانہ کو فتیم نے لے لیا تھا اوسکو شیر محمد خان نے فتیم سے چہوڑا لیا اور اسیطرح ساہیوال اور احمد آباد کو فتیم سے چہوڑایا صاحب خان

قادربخش کا بہائی بھی لڑائی مین شامل رہا تہا اور اوس نے بشمول لنگر خان ساہیوال والہ اور چند اور رئیسون کے سپاہ سرکش کو جو زیر حکم بہائی مہاراج سنگہ کے لڑتے تہی حملہ کر کے شکست دی فتح شیر خان خلف فتح خان زیر حکم میجر اڈورڈس صاحب کے بہ حیثیت ایک افسر کلان کی خدمت کرتا رہا تہا اور نہایت ہمواری سے ۱۸۴۸ء ۴۹ کی لڑائی مین لڑتا رہا تہا لڑائی کے ختم ہونے پر گورنمنٹ کو منظور تہا کہ رئیسان ٹوانہ کی خدمات کے جلدو مین مناسب اور واجب انعام دے اور گورنمنٹ نے اونکو چہارم مالیہ اوس علاقہ کا بخشا جہان سے اونکو رنجیت سنگہ نے نکال دیا تہا کل مالیہ پچاس ہزار ایک سو پانچ روپیہ تہا جس مین شیر محمد خان کی چھ ہزار نو سو پینتالیس کی جاگیر شامل تہی یہہ جاگیر ضبط کی گئی اور چھ ہزار روپیہ کی جاگیر شیر محمد خان کو بسبیل علی الدوام عطا ہوئی اور اوسیقدر فتح شیر خان اور اوسکے چار بہائیون کو ملی یعنے دو ہزار روپیہ کے فتح شیر خان کو اور ایک ایک ہزار روپیہ کے ہر ایک بہائی کو علاوہ ان دوامی جاگیرون کے شیر محمد خان کے دوامی جاگیر تین ہزار چار سو تیس روپیہ کی بطور پنشن کے اوسکے حین حیات واگذار رہی اور فتح شیر خان کو نقد پنشن پانچہزار روپیہ کی ملی صاحب خان کو چار سو اسی کی پنشن حین حیات ملی ٭

۱۸۵۷ء کے غدر کے ایام مین تینون مکان ٹوانے نہایت مستحسن خدمات کین فتح شیر خان قریب پانچ سو سوار لیکر جنرل وین کورٹ لینڈٹ کے ساتہہ شامل ہوا اور ہریانہ حصار ہانسی اور ہجر- جمال پور نارنول اور بہنگالی مین اور اوجگہہ بہت شجاعت سے لڑتا رہا فتح شیر خان اور اوسکے سوار ہر جگہہ ہمیشہ شجاعت اور جرات مین نامی رہے ٭

شیر محمد خان کی خدمت فتح شیر خان کی خدمات سے علیحدہ ہوئین پہلے شیر محمد خان ۱۰ جون سے دسمبر ۱۸۵۷ء تک دوآبہ جالندہر مین کام دیتا رہا اور اوس علاقہ کے امن قایم رکہنے مین اوس نے اچھی مدد دی بعد ازان اوس نے معہ تین سو آدمیون کے خود درخواست کی کہ اگر بہیجے جاوین اور اودہ مین اور بریلی مین اور اور جنگون مین ۱۸۵۸ء مین خوبی سے لڑتے رہے ٭

جو وفاداری اور نمک حلالی ملک صاحب خان سے ظہور مین آئے کسی رئیس نے اوس سے بڑہکر نہ کی جب دہلی کے مفسدہ کی اوسکو خبر ہوئی اوس نے درخواست کی اور اوسکو اجازت ملی کہ دو سو آدمی اپنی قوم کے سرکار کی خدمت

کے واسطے اماده کئے ایک رجمنٹ کے جب بمقام جہلم ہتیار لئے گئے صاحب خان اوس موقع پر موجود تہا اور مسٹر کوپر صاحب ڈپٹی کمشنر امرتسر کے ساتہہ اوس موقع پر موجود تھا جب نمبر ۲۶ پلٹن مارسی گئی تہی بعد ازان ننہہ دستان کو گیا جہان اوسکے سوارون نے اور اوس نے کالپی اور دیگر مقامات مین اچھی خدمت کی صاحب خان کے سوارون کے ایک دسته نے گوالیار مین زیر حکم جنرل نے پیر صاحب کے خدمت کی اور کچہہ سوارون نے اوده مین زیر حکم نواب کمانڈر انچیف صاحب مفسده کے اختتام پر صاحب خان کو بارہ سو روپیہ کی جاگیر اور خطاب خان بہادر عطا ہوا فتح شیر خان اور شیر محمد خان کو بہی خان بہادر کا خطاب ملا اور فتح شیر خان کو اور جاگیر بارہ سو روپیہ کی اور شیر محمد خان کو چہہ سو روپیہ کی ملی +

فتح شیر خان اور شیر محمد خان مین قلبی عداوت ہے شیر محمد خان اپنے آپکو اپنے خاندان کا سرکرده سمجہتا ہے اس سبب سے کہ وہ ملک خان کے فرزند اکبر کی اولاد مین سے ہے فتح شیر خان اپنے آپ کو رئیس خاندان ہونے سبب سمجہتا ہے کہ وہ فتح خان کا بیٹا ہے جو لڑانون مین سب سے زیاده نام آور تہا یہہ رئیس بہادر ہین وفادار ہین اور لایق ہین انکے باپ دادا بڑے ہے جسکی ترقی بہت ہو سکتی ہے گورنمنٹ کی ہر طرح خواہش ہے کہ جن آدمیون نے اوسکی خدمت کی ہے وہ خوش اور فارغ البال اور آسوده رہین لیکن یہہ دونون ملک بچون کی طرح ایک چہوٹے اور خفیف امر پر لڑتے ہین جسکا طے کرنا ممکن نہین ملک صاحب خان ایسے جہگڑون سے دانائی سے بچتا رہتا ہے اور آرام سے اپنے جاگیر مین رہتا ہے ملک صاحب خان کو خطاب

سی آئی ای یعنے صاحب دلاور طبقہ ستاره ہند ملا ہے

+

رائی فتح خان گہیبہ کوٹ والا

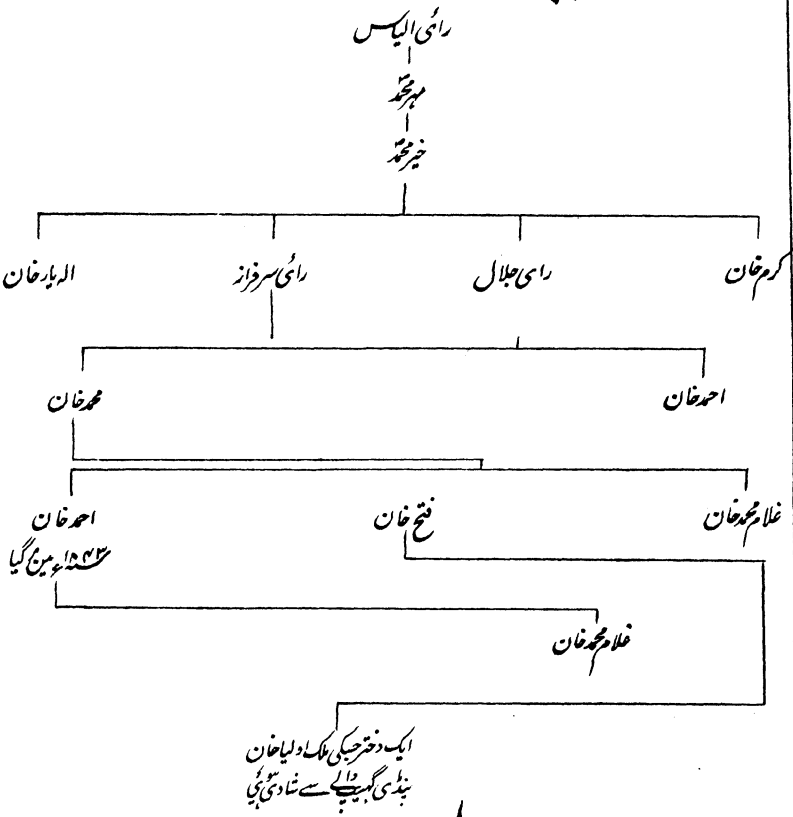

حال خاندان

قوم گہیبہ کے ابتدا کا حال خاندان ٹوانہ کے حال مین لکہا گیا ہے اور اس موقع پر اوسکے اعادہ کی ضرورت نہین ہے گہیبے پنجاب مین کچھ عرصہ بعد اقوام سیال اور ٹوانہ کے آئے تہے اور اوس علاقہ جنگل اور کوہستان مین جو مابین

دریاے سندہ اور سوہان کے واقع ہے جکو اب پرگنہ فتح جنگ اور پنڈی گھیب کہتے ہین آباد ہوے یہان وہ بمقابلہ اقوام اوان گکھڑ اور جودہڑون کی اپنی جگہہ پر تا عہد سردار چڑت سنگہ سوکرچکیہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کے دادا کے قایم رہے ہندوستان پر جو افغان حملے اور یورش کرتے رہے گہیبون نے اونکی اطاعت نہین کی اسلئے کہ وہ شاہ راہ سے الگ تہی اور اونکی علاقہ مین رسائی مشکل تہی اور نیز اونکا اپنا طریق ایسا رہا کہ اون پر کسی نے حملہ نہین کیا جب کوئی حملہ آور اونکی علاقہ مین سے گذرا اوسکو کسیقدر نذر مثل گہوڑی یا چند راس مویشی کی دیکر اسکو راضی کردیتے تہے سردار گوجر سنگہ بہنگی گجرات والے نے جو کسی عرصہ تک راولپنڈی تک قابض اور متصرف رہا تہا گہیبون پر کچہہ زور نہ پایا چڑت سنگہ نے جب پنڈ دادنخان پر تصرف کرلیا تو اوسنے راولپنڈی کے جنوبی علاقہ پر تاخت کی اور سے جلال کو باج گذار بنایا اور بلحاظ اوسکے زمینداری کے چہارم مالیہ اوسکو واگذار کیا لیکن نہ چڑت سنگہ نہ اوسکے فرزند مہان سنگہ کو مضبوط اور طاقتور گہیبون سے بہت کچھ حاصل ہوا اور ان سردارون کے حکومت گہیبون پر واقعی بہت نہ تہی رائے جلال اپنے پرانے علاقہ کا انتظام کرتا تہا اور جب کبہی سکہون مین اتنا زور ہوتا تہا کہ وہ مانگے تہے تو مالیہ مین سے کسیقدر دیدیا کرتا تہا ۱۸۰۶ء مین رنجیت سنگہ نے سردار فتح سنگہ کالیا نوالہ کو ضلع راولپنڈی کا ناظم مقرر کرکے بہیجا اور اوس سردار نے کوٹ اور کہنڈی کا اجارہ رائے محمد خان رائے جلال کے برادر زادہ کے پاس رکہا موضع شیر بہادر جمعی پانچ سو روپیہ سال رائے محمد کو دیا گیا اور علاوہ اوسکے ایکہزار پچہتر روپیہ کی اور معافی اوسکو دی گئی رئیس کی بڑی مخالف ملکان پنڈی گہیب تہی جنکے پاس سکہون کیطرف سے علاقہ سیل کا اجارہ تہا انکی مخالفت آخر کار خونریزی تک پہونچی اس طرح کہ ایک سال جو قحط ہوا اور دونو کے ذمہ سرکار کے باقی رہی تو دونو دربار مین بمقام امرتسر طلب ہوئے وہان دونو مین اسپر قرار ہوا اور رای محمد نے گویا مہاراجہ کے حضور مین ملک غلام محمد کو قتل کردیا اور پہر وہ اپنے گہر کو مفرور ہوگیا اوسوقت اوسکو سزا دینی مناسب نہین سمجہی گئی کیونکہ اوسکے مذمات کے سرکار کو ایسے علاقہ مین جہان پورا پورا انتظام نہ تہا اور جو سخت تہا اور جہان سکہون کے کاردارون کو پورا پورا زور کبہی حاصل نہین ہوا تہا بہت ضرورت تہی ۱۸۳۶ء مین رائے محمد نے سید احمد کے مقابلہ مین جو بہت متعصب تہا اور جسنے بعد ازانکہ وہ پشاور سے نکالا گیا تہا

مقام بالاکوٹ علاقہ ہزارہ مین اقامت کی تہی خدمت کی کسیقدر عرصہ تک سید احمد کی حکومت بہت ہوگئی تہی
بالاکوٹ مین سید احمد پر فوج سکہہ نے زیر حکم شاہزادہ شیر سنگہ اور جنرل ونتورا صاحب کے حملہ کیا اور
اوسکو قطعے شکست دی اس لڑائی مین رائے محمدؐ نے نمایان خدمت کی اور اون خدمات کے عوض مین اوسکو
موضع گیر وجمعی دوسو روپیہ کا ملا علاقہ کہکہہ مین جو دہ سنگہ دہنا سنگہ ملوی عطر سنگہ کالیانوالہ اور شہزادہ شیر سنگہ
نوبت بہ نوبت حاکم رہے اور ان سب نے رائے محمد کو قابو مین رکہنا مشکل پایا اور اوسکو ہمیشہ سرکشی پر امادہ اور
مستعد پایا سردار عطر سنگہ جب دوسری بار اوس علاقہ کا حاکم ہوا تو اوس نے امن پیدا کرنے کیواسطے اوس سے
سجات پانیکا ارادہ مصمم کر لیا سردار موصوف نے رائے مسطور کو قلعہ پکہہ مین بلایا جو دوسری طرف چھوٹی ندی پل
کے کوٹ کے مقابل ذرا اونچے موقع پر تہا محمد خان کو فریب اور دغا کا شک نہین ہوا اور قلعہ مذکور اپنے برادرزادہ
غلام محمد خان کو لیکر معہ دو ہمراہیون کے گیا قلعہ مین داخل ہوتی ہے اون پر بڈہا خان ملل نے جو رائے کے
خاندان کا پرانا دشمن تہا حملہ کیا عطر سنگہ کے نوکر بہی حملہ مین شامل ہوئے اور سب مارے گئے فتح خان اپنے
باپ کی جگہہ جانشین ہوا اور اپنے باپ کے قتل کا بدلہ بڈہا خان سے لیا جسکے خاندان کو اوس نے تقریبًا
نابود کر دیا ۱۸۴۵ء ۱۸۴۶ مین فتح خان نے سرکار لاہور کو ضعیف پاکر سرکشی کی مگر اگست ۱۸۴۶ء مین اوس نے
سردار چتر سنگہ اٹاریوالہ کے پاس حاضر ہوکر اطاعت قبول کی سردار موصوف کو یہہ خیال تہا کہ آیندہ اوس علاقہ
مین فساد کے فرو رکہنے کیواسطے اوس سے کام لیگا مگر دو ماہ کے بعد مصر امیر چند نے خواہ بیوقوفی سے خواہ
دغابازی سے اوسکو چھوڑ دیا اور پہر اوس نے سرکار کے مقابلہ مین ہتیار اوٹھائے کرنل لارنس صاحب کے
فہمایش سے اوس نے پہر اطاعت اختیار کی اور تہوڑے عرصہ کے بعد اوسکو پہر سکہون سے اسطرح لڑنیکا موقع ملگیا
کہ پہر نمکحرامی کا مجرم نہ ہوا ۱۸۴۸ء ۱۸۴۹ مین وہ کپتان لمسڈن صاحب اور کپتان ایبٹ صاحب کے ساتہہ نہایت
اچھی خدمت کرتا رہا اور مدد و رفاقت کے قایم رکہنے مین اوسنے امداد کی اور جتنے پیادہ اور سوار اوس سے بہم پہونچائے
گئے اوس نے تیار کئے اور کئی موقعون پر مفسدون کے ساتہہ کامیابی سے لڑا ۱۸۵۷ء مین فتح خان کی وفاداری
ایسی ہی نمایان رہی اور اوسکو یہہ انعام ملا کہ اوسکے جاگیرات واگذار رہین چار ہزار تین سو اکاسی روپیہ کی جین جایات

اور دو ہزار پانچسو چوہتر کی علی الدوام اوسکی زمینداری کے دیہات اروڑیہ بوجل گیرو پنڈ فتح شیر بہادر گگن گلی اور اور گانو مین اور علاوہ اسکے اور زمینداری اوسکی ہے جس سے اوسکو دو ہزار پانچ سو چوالیس روپیہ سال حاصل ہوتا ہے اگر رائے فتح خان کو کوئی پسر پیدا نہو تو اوسکی جاگیر دوامی اوسکے برادرزادہ غلام محمد خان کو ملیگی جو احمد خان کا بیٹا ہے جو راجہ دھیان سنگھ کے ساتھ ۱۸۴۳ء مین مارا گیا تھا فتح خان کا راولپنڈی ضلع مین بہت زور ہے اور یہہ زور اوسکا ضبطی ملک پنجاب کے ایام سے سرکار کی طرف اور انتظام کے امداد مین مستعمل ہوتا رہا ہے +

ملک اولیا خان پنڈی گھیپ والا

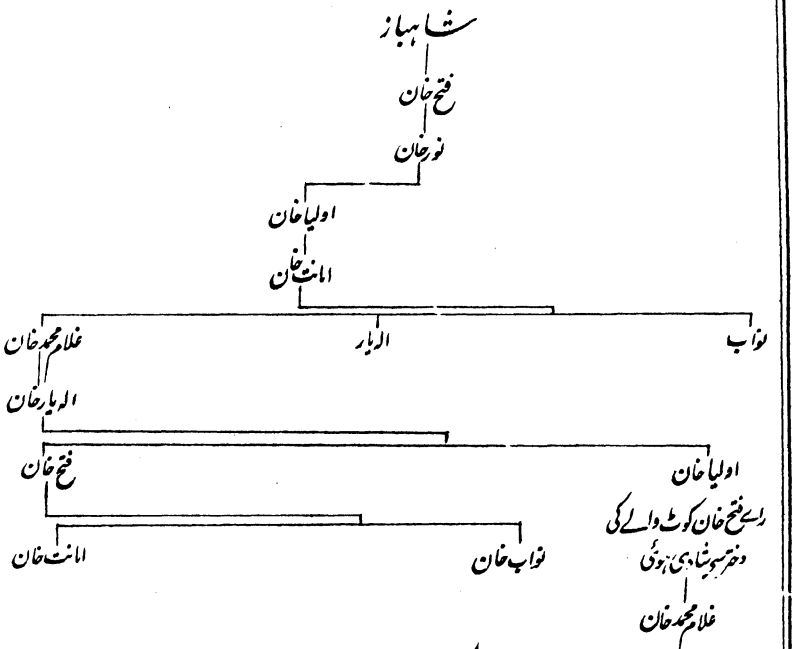

حال خاندان

جو دہڑی مسلمان راجپوت قوم کے ہین اور گھیبون کے قریب ہمسایہ ہین اور گھیبون مین اور جو دہڑون مین آپسمین شادیان ہوتی ہین اور پرانے زمانہ مین اون سے وہ ہمیشہ لڑتے رہتے تھے جو دہڑی پرگنہ پنڈی گھیب ضلع راولپنڈی مین آباد ہین اور پرگنہ مذکور دریائے سندہ کے کنارے کنارے مرزا پور سے اٹک سے بارہ میل تک ہے اس قوم کا نام جو دہڑا سے ہے جنکی نسبت بیان ہے کہ وہ گیارہوین صدی مین سلطان محمود کے

عہد مین مسلمان ہوا تہا وہ جمون مین آباد ہوا جہان اوسکی اولاد چند پشت تک ہوسی خان کے زمانہ تک آباد رہے اور ہوسی خان ورہتے کو چلا گیا جو اوسجگہہ کے قریب تہا جہان اب پنڈی گہیپ ہے اوسکا پوتا شاہباز خان اپنے گہر کے پاس کہین تسکا کہیل رہا تہا وہان اوسکو ایک فقیر ملا جس نے اوسکے ساتہہ معمی مین باتین کین اور اوسکو کہا کہ جبتک سیل کے کنارے راست کی طرف جا کر آباد نہوگا تب تک اقبالمند نہوگا اسجگہہ سیل ایک چوڑا ریتلا نالہ ہے شاہباز نے فقیر کی نصیحت پر پنڈی گہیپ بنایا اور بعد ازان اوس نے اور اوسکے جانشینون نے اور بہت سے گانو آباد کئے پہلا ملک جس نے کچہہ عروج حاصل کیا اولیا خان تہا جسنے ابتدا ۱۸ ہوین صدی کے علاقہ نلہ سیل سوہان اور تلہ گنگ واقع ضلع جہلم پر تاخت کے اور جبتک زندہ رہا اون علاقون پر قابض رہا اوسکا بیٹا امانت خان ویسا طاقت اور زور مین نہا نام کیواسطے وہ سردارون سو کر چکیہ کا مطیع تہا مگر اونکو خراج تہورا ہی دیتا تہا اور اپنی جمعیت سے اوس ملک کو جو اوسکے باپ کا تہا اپنے قبضہ مین رکہتا تہا اوسکا بیٹا نواب اوسکے برابر خوش نصیب نہ تہا اس رئیس کے پاس رنجیت سنگہہ کیطرف سے علاقہ سیل اور بالا پیپ مستاجری مین تہی ۱۸۱۳ء مین وہ سرکش ہوگیا لیکن وہ سکہون سے عہدہ برا نہین ہوسکا اور کوہاٹ کو بہاگ گیا جہان وہ جلاوطنی مین مرگیا اوسکا بہائی غلام محمد خان اوسکا جانشین ہوا اور اوسکو سرکار سے سیل کا چہارم حصہ مالیہ کا ملتا رہا اٹک کے پاس اکوڑہ کے جنگ مین جو ۱۸۲۶ء مین ہوئی تہی غلام محمد زیر حکم عطر سنگہہ اور بدہ سنگہہ سندہانوالیون کے سید احمد خان کے مقابلہ مین لڑتا رہا اور تہوڑے عرصہ کے بعد وہ امرتسر مین جہان مہاراجہ نے دونو کو طلب کیا تہا اپنے مخالف اور دشمن رائے محمد گہیبہ کے ہات سے مارا گیا اوسکے علاقہ پر الہ یار خان قابض ہوا لیکن اس رئیس کا کچہہ بہت حال قابل لکہنے کے نہین ہے اوس نے ۱۸۴۸ء مین اچہی خدمت کی اور اپنے پانچ سوارون کے ذریعہ سے درمیان کپتان نکلسن صاحب اور لفٹنٹ اڈورڈس صاحب اور لفٹنٹ ٹیلر صاحب کی آمد و رفت جاری رہنے مین مدد کرتا رہا ضبطی ملک پنجاب کے وقت اسکے پاس فقط ڈہولیان سات سو پچاس روپیہ کا تہا اور علاوہ اوسکے ایک چاہ پنڈی گہیپ مین جمی تیس ۳۰ روپیہ کا ضبطی ملک پنجاب کے تہوڑے سے دن پیچہے وہ مرگیا اور دو نابالغ فرزند اوسکے رہے سرکار نے اونکے ساتہہ فیاضی سے سلوک کیا اور اب اس خاندان کی

حالت اوس سے بہتر ہے جیسی سکھون کے زمانہ مین تہی دونو بہائیون کے پاس اب چار گانو پنڈتی گھیب اخلاص
نوشہرہ اور احمدال جمعی پندرہ سو پچہتر روپیہ سال کے ہین علاوہ اسکے اونکو بڑی آمدنی چہارم مالیہ کی ہے جو سرکار نے
اونکو بہت سے دیہات مین دی ہے جو موروثی جائداد اس خاندان کی تہی ۱۸۵۸ء مین اولیا خان اور فتح خان
نے بہت وفاداری کے ساتہہ خدمت کی اور اونکو چارسو اور ڈیڑہ سو روپیہ کی خلعت ملی اولیا خان کے
راے فتح خان کوٹ والے کے دختر سے شادی ہوئی ہے اور اون دونو خاندانون
مین جو مدت کے عداوت تہی اب ختم ہو گئی ہے *

سردار عطر سنگھ لمبہ

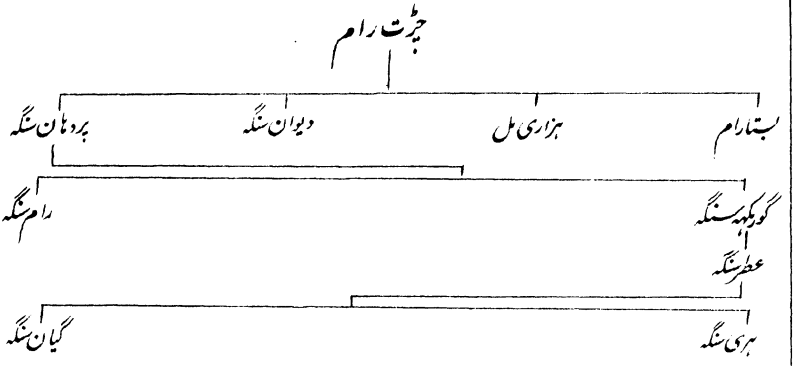

حال خاندان

خاندان لمبہ کا بانی گورمکھ سنگھ تھا جو مہاراجہ رنجیت سنگھ کے مشہور جرنیلون مین نامی تھا گورمکھ سنگھ کا باپ پردھان سنگھ چھوٹے قصبہ کہیوہ مین جو دریاے جہلم کے کنارہ راست پر جلالپور کے مقابلہ مین ہے صرافی کا کام کرتا تھا ۱۸۰۸ء مین مہان سنگھ سوکرچکیہ ایک مہم سے جسپر پنڈ دادنخان کے متصل گیا تھا وہان سے واپس آکر قصبہ مین سے گذرتا تھا اوس جگہہ گورمکھ سنگھ کو جو اوس وقت آٹھہ برس کا لڑکا تھا اوسکے چچا بستا رام نے جو سردار موصوف کا ایک چھوٹی سی خدمت پر ملازم تھا پیش کیا مہان سنگھ اوسکی روشن آنکھین اور اوسکی بشرہ کو دیکھکر جس سے نیز مہوشی پائی جاتی تھی خوش ہوا اور اوسکو اپنے ساتھہ رکھا اوسی سال کچھہ عرصہ کے بعد رنجیت سنگھ پیدا ہوا اور جب رنجیت سنگھ دو برس کا ہوا گورمکھ سنگھ اوسکے ساتھہ کھیلنے کیواسطے اور اوسکے ساتھہ رہنے کو مامور کیا گیا دونو لڑکے ساتھہ ساتھہ بڑہتے گئے اور جب رنجیت سنگھ کو اوایل مین زور حاصل ہوا گورمکھ سنگھ کو ثروت اور اعزاز حاصل ہوتا گیا جب ۱۷۹۹ء مین رنجیت سنگھ نے لاہور پر قبضہ کیا گورمکھ سنگھ اوسکے ساتھہ تھا اور بعد ازان فوج کا

بخشی مقرر ہوا اور جو کچھ اوسوقت سردار سوکر چکیہ کے پاس خزانہ تہا گو رکھہ سنگہ کی تحویل مین رکھا گیا اس سردار کی جنگی حدمات کے اگر تفصیل کے ساتہہ لکھے جاوے تو سلطنت سکھان کی تمام لڑائیون کی تاریخ لکھنی ہوگی وہ قصور مین لڑا جہان اوسکے زیر حکم دو ہزار سوار تہے اور جہنگ اور سیالکوٹ مین لڑا اور گورکہیون کے مقابلہ مین ۱۸۰۹ء مین لڑا اور سال آئندہ وہ ملتان کے محاصرہ مین موجود تہا اور ساہیوال اور خوشاب کے سر کرنے مین بہی مددگار تہا ۱۸۱۳ء مین اٹک کی لڑائی مین وہ فوج کی ایک قسمت کا حاکم تہا جب افغان اور وزیر کابل پنجاب سے نکالے گئے تہے اور گورکہہ سنگہ کشمیر مین بہی اور شمالی اور شمال مغربی سرحد پنجاب پر لڑتا رہا لڑائیون مین وہ پندرہ دفعہ زخمی ہوا تہا آٹہہ دفعہ بندوق کی گولی سے تین دفعہ تلوار سے تین دفعہ نیزہ سے اور ایک دفعہ تیر سے اوسکے آقا نے اوسکے خدمات کا بہت فیاضی سے اوسکو صلہ دیا لاہور کا قبضہ ہونے سے پیشتر اوسکو پنڈی لالا اور شاہ دیالہ اور بعد ازان ڈنگہ اور روہتاس جمی پندرہ ہزار اور پچیس ہزار روپیہ کی جاگیر مین ملی ۱۸۱۸ء کے قصور کی مہم کے بعد جہان سردار نے قلعہ مراد کو سر کیا تہا اور جہان اوسکو نیزہ کا زخم لگا تہا اوسکو قصور کے علاقہ مین بیاسی ہزار روپیہ کی جاگیر ملی جب نارسنگہ چیماری والا ۱۸۱۸ء مین مرا اوسکی سیاہ گورکہہ سنگہ کے زیر حکم رکہی گئی اور اوس سردار کی جاگیر پندرہ ہزار روپیہ کی جو تہی اوسمین سے حصہ کلان گورکہہ سنگہ کو دیا گیا ایک وقت گورکہہ سنگہ کی جاگیرات ساڑہے تین لاکہہ روپیہ کے تہین لیکن بہ اجگان جمون گلاب سنگہ اور دہیان سنگہ کی دشمنی سے جسکا باعث یہ ہوا تہا کہ اوس نے اونکی باپ کشور اسنگہ پر حملہ کرکے اوسکو شکست دی تہی گورکہہ سنگہ کی ثروت اور طاقت دونو خراب ہوگئین یہ اجگان ہر موقع پر اوسکی مخالفت کرتے تہے اور اونکی تحریک سے اوسکی جاگیرات گرولہ ڈنگہ اور دہونتہل ضبط ہوگئین ۱۸۳۲ء مین وہ تاراچند کے ساتہہ بنون گیا تہا جہان فوج سکھان کو دلاسہ خان نے شکست دی تاراچند جو بزدل تہا بہاگ گیا اور ایک توپ غنیم کی ہاتہہ چہوڑ گیا مگر گورکہہ سنگہ نے اپنے سوارون کو لیکر اوسپر حملہ کیا اور توپ چہین لی نوبت بنوبت سردار گورکہہ سنگہ کی جاگیرین ضبط ہوتی گئین اور ۱۸۳۶ء مین روہتاس اوسکے پاس سے جاتا رہا یہہ بات راجہ دہیان سنگہ کی عداوت سے ہوئی رنجیت سنگہ روز بروز ضعیف ہوتا جاتا تہا اور راجہ دہیان سنگہ کا بڑا زور ہوتا جاتا تہا لیکن وجہ ضبطی جاگیر روہتاس کی یہہ بیان کی گئی کہ سردار ہمیشہ رئیس گکہر فضلداد خان سے جہگڑتا رہتا تہا

جسکے باپ نور خان سے سردار موصوف نے مشہور قلعہ رہتاس لیا تہا مرتے مرتے مہاراجہ رنجیت سنگہ کو اپنی نافرمانی کا افسوس ہوا اور اپنے فرزند کہڑک سنگہ کو مہاراجہ نے حکم دیا کہ جاگیر سردار کو واپس دیدین جو تمام عمر ایسی وفاداری سے مہاراجہ کے ہمرکاب لڑتا رہا تہا اور اگر کہڑک سنگہ کچہہ عجز زنہ رہتا تو وہ ایسا کرتا لیکن گورکہہ سنگہ کو فقط پانچہزار پانچسو روپیہ کی جاگیر اس علاقہ مین واپس ملی مہاراجہ شیر سنگہ نے جو ڈوگرہ راجون سے ایسے ہی نفرف رکہتا تہا جیسے گورکہہ سنگہ کو تہی اوس سے وعدہ کیا کہ اونکی مقابلہ مین اوسکے حمایت کرینگے اور سردار کو پچیس ہزار روپیہ کی جاگیر مین دین اور جب ملک پنجاب منضبط ہوا تو گورکہہ سنگہ کے قبضہ مین چہتیس ہزار روپیہ کی جاگیر تہی اگست ۱۸۴۶ء مین سردار گورکہہ سنگہ بشمول سردار بوڑ سنگہ موکہریان والا کی رانی چندان کے پاس موجود تہا رانی چندان کو قلعہ شیخوپورہ مین نظر رکہنے کی ضرورت ہوئی تہی اور سردار گورکہہ سنگہ نے اپنی مشکل خدمات کو وفاداری اور عقلمندی کے ساتہہ انجام دیا ملتان کی لڑای شروع ہونے پر انی پنجاب سے باہر بہیجے گئے تہے سرکار نے ۱۸۴۸ء مین سردار گورکہہ سنگہ کی جاگیر جمعی بارہ ہزار چھہ سو روپیہ کی اور اوسکے فرزند کی جاگیر جمعی دو ہزار روپیہ کی حین حیات واگذار کی ان جاگیرات مین سے ایک ثلث بسبیل علی الدوام واگذار ہوئی سردار عطر سنگہ کے پاس نوشہرہ ضلع شاہ پور مین جمعی چار ہزار دو سو پچہتر روپیہ کا رہا اور گجرات کے ضلع مین پنڈی لالا چک ۱۰۰ دو برجی قلعہ عطر سنگہ کوٹ ستار اور دو چاہ جمعی دو ہزار آٹہہ سو سات روپیہ سردار گورکہہ سنگہ کو خطاب لمبہ اسوسطی نہین دیا گیا تہا کہ وہ دراز قد تہا وہ تو میانہ قد تہا لیکن یہہ خطاب اوسکو اسواسطے دیا گیا تہا کہ اوسکو موہر سنگہ لمبہ کی فوج دی گئی تہی جو بہت دراز قد تہا +

کشن سنگھ لمبہ

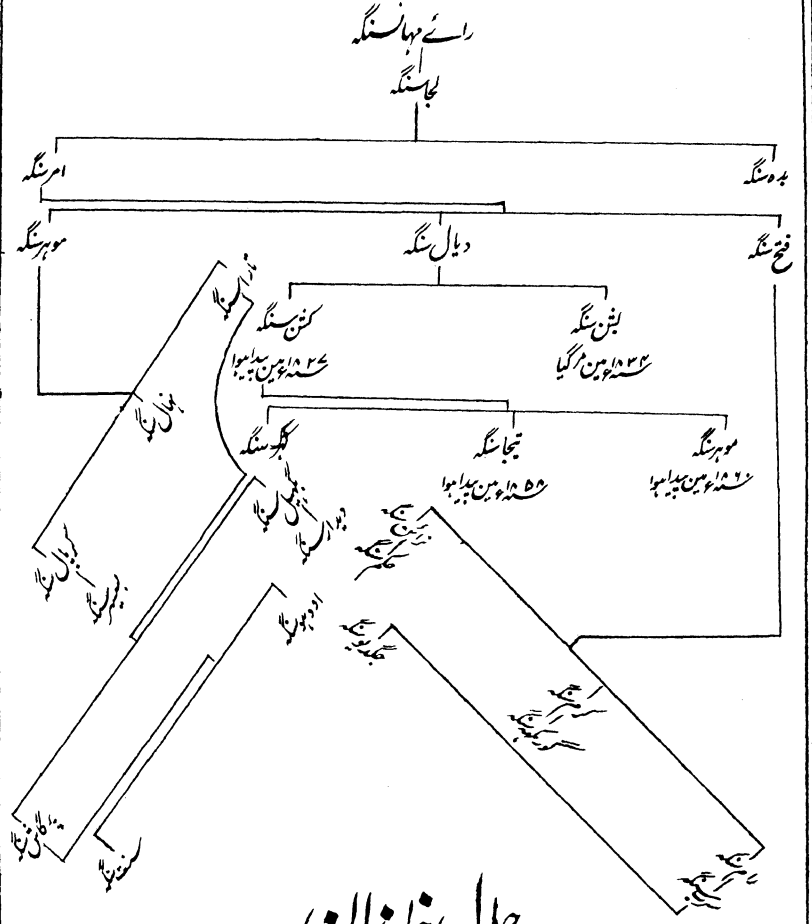

حال خاندان

چھوٹے چھوٹے سردارون مین جو چرت سنگھ سوکرچکیہ کے نیک و بد مین اوس سردار کے ہمراہ رہتے تہے رائے مہانسنگھ اور اوسکا بیٹا لجاسنگھ بہی تھی دونو اپنے رئیس کے خدمین مارے گئے تہے افغانون کی جو اوس زمانون مین اکثر

یورش ہوا کرتی تہین ایک موقع پران سردارون نے اپنی خوشی اور مرضی سے یہہ کام اختیار کیا کہ وہ غنیم کے لشکر مین بہیس بدل کر گئے تاکہ معلوم کرین کہ کتنی جمعیت ہے اور موقع اور ترتیب لشکر کی کیسی ہے مگر وہ گرفتار ہوئے اور جاسوس ہونے کے سبب سے مارے گئے چرت سنگہ نے امرسنگہ لجاسنگہ کے فرزند کو نوکر رکہہ لیا اور علاقہ نکہ مین اوسکو سات ہزار روپیہ کی جاگیر دی امرسنگہ وفاداری سے اور خوبی سے سوکر چکہ سردارون کی تین پشت تک خدمت کرتا رہا یعنے چرت سنگہ مہان سنگہ اور رنجیت سنگہ کے عہد مین اور جب رنجیت سنگہ نے مثل کی ریاست لی تب وہ مرگیا لیکن مرنے سے پہلے امرسنگہ نے رنجیت سنگہ کے ملازمت مین اپنے تینون بیٹون موہرسنگہ دیال سنگہ اور فتح سنگہ کو داخل کرا دیا تہا یہ تینون آدمی جلدی مورد الطاف ہوئے اور موہرسنگہ نے خصوصًا افغانون کے ساتہہ ایک لڑائی مین بمقام کہیوا ضلع گجرات نمایان خدمت کی رنجیت سنگہ نے اوسکی درخواست پر عوض نکہ کے جاگیر کے اونکو مکراج مین جاگیر دی تینون بھائیون کو تین لاکہہ روپیہ کی جاگیر بین ملین اور پنجہ جاگیرین اونکے پاس بارہ سال تک رہین بعد ازان موہرسنگہ بمخالفت خواہش اور حکم مہاراجہ کے بنارس کو چلا گیا اوسوقت مہاراجہ نے جاگیرین ضبط کرلین جو سپاہ اونکی تہی سات سو سوار کے اوسکا کمانڈر گوربکہہ سنگہ کو دیدیا جس نے لقب لمبہ اختیار کیا جو در اصل موہرسنگہ کا لقب اس سبب سے تہا کہ وہ بہت دراز قد تہا دیال سنگہ نے کسیقدر اپنے خاندان کو پابجا کیا وہ ۱۸۱۳ء مین جنگ اٹک مین لڑا اور سخت زخمی ہوا اور سال آئندہ مین اول مہم کشمیر مین شامل ہوا اور اوس مہم مین پہر زخمی ہوا ان خدمات کے صلہ مین اوسکو بتیس ہزار روپیہ کی جاگیر ملی ۱۸۲۶ء مین اوسپر عتاب ہوا اور بہ استثنا مونگ کے جو کہیوہ سے پانچ میل شمال کیطرف ہے اور جسکی جمع چار ہزار روپیہ تہی کل جاگیر اوسکی ضبط ہوئی لیکن دو سال کے بعد مہاراجہ پہر اوس سے خوش ہوئے اور اور جاگیر اٹہائیس ہزار روپیہ کی اوسکو عطا کی دیال سنگہ ۱۸۳۲ء مین دو فرزند چہوڑ کر مرگیا ان مین سے بڑا بشن سنگہ اوس وقت سات برس کا تہا اور چہوٹا لڑکا گود مین تہا بشن سنگہ اپنے باپ سے دو برس پیچہے مرگیا اور چونکہ چہوٹا لڑکا کوئی فوجی خدمت نہین کرسکتا تہا جاگیرات ضبط ہوگئین مگر رنجیت سنگہ نے اس بچہ کو فراموش نہین کیا اور گجرات کی جاگیر اس کے عموزاد بہائی نہال سنگہ کو حوالہ کردی اور اوسکو اس بچہ کا سرپرست مقرر کردیا ایک اور عموزاد بہائی نہال سنگہ کو بہی بدووال ضلع جہلم مین اور نہین

شرایط پر حوالہ کی گئی جب ۱۸۴۸ء مین ملتان کا مفسدہ ہوا کشن سنگہ وفادار رہا مگر اوسکے دو عمو زاد بھائی نہال سنگہ و بسیسر سنگہ مفسدون مین شامل ہو گئے اور اونکی جاگیرین دس ہزار اور گیارہ سو روپیہ کی ضبط ہو گئین ۱۸۵۷ء مین کشن سنگہ نے کسیقدر خدمت بھی کی کہ چودہ پلٹن دیسی پیادگان کے مفروران مین سے چند آدمی گرفتار کئے یہہ پلٹن جہلم مین باغی ہو گئی تہی ان خدمات کے عوض مین اوسکو چار سو روپیہ انعام ملا اور اوسکے ہراہیون کو بہی مناسب انعام ملے

یہہ سردار ۱۸۶۱ء مین تین فرزند موہر سنگہ تیجا سنگہ اور کہڑک سنگہ چہوڑ کر مر گیا

جو اوس وقت سب نابالغ تہے اونکو چار سو ساٹہہ روپیہ

کی پنشن سرکار سے عطا ہوئی +

ملک لنگر خان ساہیوالیہ

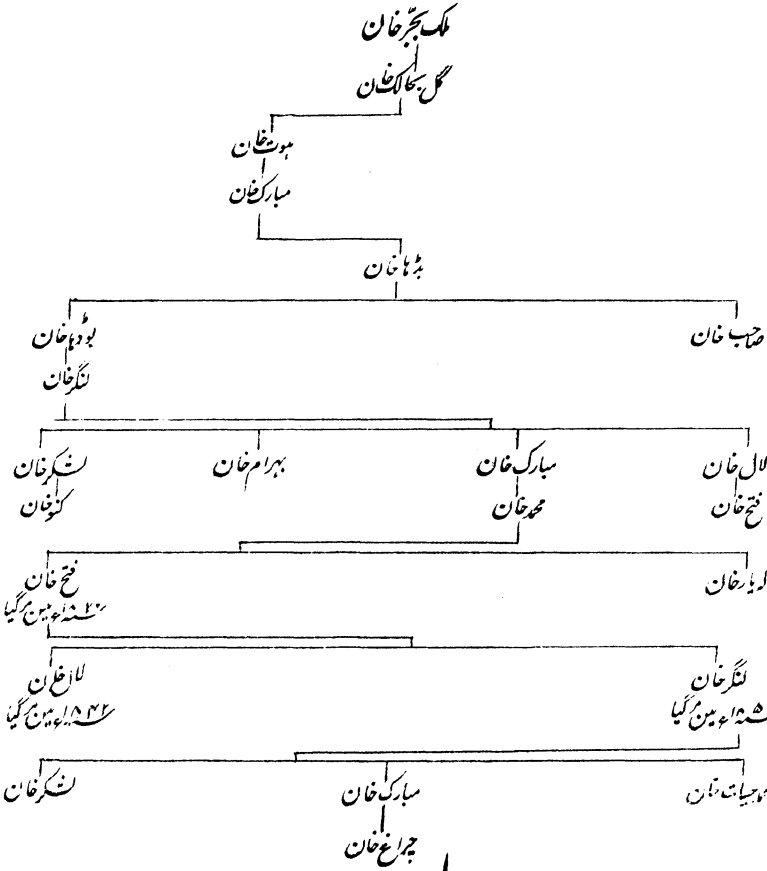

حال خاندان

ساہیوال کا خاندان بلوچ ہندوستان میں ۱۵۲۷ء میں آیا ملک بجّر خان کچھی مکران میں ایک چھوٹا سا رئیس تھا کچھی مکران بلوچستان کا سب سے مغربی علاقہ ہے اس رئیس کے بدنصیبی سے ایک حسین دختر تھی اوس کے

حسن کی شہرت سیستان کے رئیس کے کانون تک پہونچے جو ملک قریب تہا اور سیستان کے رئیس نے شادی کی درخواست کی لیکن بجّر خان کو یہہ رشتہ منظور نہ تہا اور کچھ عرصہ تک اوس طاقتور رئیس کا مقابلہ پہلے بڑی طرح کرتا رہا بعد ازان وہ اپنے عیال اور متوسلون اور ملازمون کو لیکر دہلی کو بہاگ آیا اوسی زمانہ کے قریب شاہ بابر نے دہلی کا تخت فتح پاکر حاصل کیا تہا بابر بادشاہ کے حضور مین وہ باریاب ہوا اور شاہ بالطاف پیش آیا اوسکے چہوٹے بہائی امیر کو فرخ آباد کے جاگیر عطا ہوئی جہان اوسکی اولاد ابتک آباد ہے اور بجّر خان کو علاقہ تہل کی ریاست متصل شاہپور پنجاب مین ملی جہان اوسوقت بہت بدنظمی تہی بجّر خان خوشاب کے نزدیک آباد ہوا اور تہوڑے عرصہ مین اوس نے اقوام گردونواح کو زیر کرکے کسیقدر انتظام کرلیا بجّر خان ۹۳۵ھ مین گیا اور اوسکا فرزند گل سجا لک خان اوسکا جانشین ہوا جس نے کئی نئے گانو ضلع شاہ پور مین آباد کئے اور کہسکیان قومون کو شکست دی اور بہت قتل کیا چنانچہ اوس موضع کا نام ہڈان والا رکہا گیا ہڈ ہڈی کو کہتے ہین اور اتنے آدمی مارے گئے کہ مدت تک اونکی ہڈیون سے میدان سفید رہا تہا اب اس گانو کا نام ہڈالی ہے* اوس نے بادشاہ سے ساہیوال کے گرد علاقہ حاصل کیا جسکو اوسنے آباد کرکے زراعت کرائی یہہ رئیس ۹۵۸ھ مین گیا اوس نے اپنے مرنے سے پہلے ریاست اپنے فرزند ہوت خان کو حوالہ کردی تہی اس رئیس اور اوسکے دو مابعد جانشینون کا کچھ حال معلوم نہین ہے مگر صاحب خان چہٹا رئیس ساہیوال کا ایسا ظالم تہا کہ رعایا سرکش ہوگئی اور اوسکو معزول کردیا اور اوسکے برادرزادہ لنگر خان کو اوسکی جگہہ رئیس مقرر کیا لنگر خان سلیم الطبع آدمی تہا اور اپنے علاقہ کی اوس نے بہت ترقی کی اور زراعت کیطرف بہت توجہ کرتا رہا اس اندیشہ سے کہ اوسکے چار فرزند جو چار علیحدہ علیحدہ مان سے تہے آپسمین جہگڑا نہ کرین اوس نے ہر ایک کیواسطے ساہیوال کے پاس چار علیحدہ علیحدہ قلعہ بنا دئے ایک اون مین سے اب بہی موجود ہے یہہ قابل لحاظ طریق حفظ امن کا کامیاب نہین ہوا اور ۱۰۳۳ھ مین لنگر خان کی وفات کے بعد اوسکے فرزندون مین آپسمین سخت جہگڑا اور فساد ہوا لال خان جو سب مین بڑا تہا وہ سب پر ورر ہا اور اپنے بہائی بہرام خان اور لشکر خان اور اپنے برادرزادہ کہو خان کو قتل کرکے سمجہا کہ اب مامون اور محفوظ ہون جب احمد شاہ دُرّانی نے پہلے یورش کی لال خان کے سید ہم پہونچا

* لڑانون نے اونون کو اسی جگہہ شکست دی تہی +

مین اور بار برداری مہیا کرنے مین ہر طرح مدد کی شاہ دُرّانی نے ایسی مہربانی اوسکے ساتھہ کی کہ مبارک خانے جو فقط ایک بھائی اوسکا رہگیا تہا اوسکا رشک کیا اور فتح خان بُجّر یا نوالہ سے ملکر بڑی جمعیت لیکر اوسپر حملہ کیا لڑائی مین جو ہوئی لال خان کو شکست ہوئی اور وہ مارا گیا +

فتح خان جو اپنے باپ کا جانشین ہوا فقط بارہ برس کا عمر مین تہا وہ ہوشیار لڑکا تھا اور اوس نے جلدی اپنے باپ کا بدلہ لیا اور مبارک خان اور اوسکے خاندان کو مجبور کیا کہ اوسنے بہاولپور کو بہاگ کر وہان پناہ لی معلوم ہوتا ہے کہ مبارک نے متوسلون کے ساتھہ بہت سختی ضرور ہوئے ہوگی کیونکہ اوس علاقہ مین سے بہت آدمی چلے گئے کہائی کوٹ عیسیٰ شاہ اور قادر پور کے بلوچ جہنگ کے سیالون کے علاقہ مین جا بسے فتح خان کی حکومت تہوڑے عرصہ تک رہی افغانون کی ایک یورش مین وہ اسیر ہوا اور ڈیرہ اسمٰعیل خان کو بہیجا گیا اور وہان قتل کیا گیا تہا اوسکا کوئی بیٹا نہین تہا اور اوسکے دو بہائی ایسے کم عمر تہے کہ اونکی مان مسماۃ بہنڈی نے انتظام علاقہ اور کاروبار کا اپنے ہاتھہ مین سنبہالا یہہ عورت دلیر تہی اور لایق تہی اور قوم کے آدمی اوس کی فرمانبرداری کرتے تہے فقط اسیقدر اوس مین نقص تہا کہ وہ عورت تہی ۱۷۸۶ء مین راجہ کوڑا مل احمد شاہ کا نائب ساہیوال مین وارد ہوا اور چہوٹے رئیسون کو اپنے پاس طلب کیا مسماۃ بہنڈی کو شبہہ ہوا کہ کچہہ دغا ہوگی اور راجہ کا حکم نہ مانکر سپاہ کو آراستہ کرکے راجہ پر حملہ کیا مگر اوسکو بالکل شکست ہوئی اور اوسکے بچے اسیر ہوے اور ایسا یقین کیا جاتا ہے کہ قتل کئے گئے تہے +

اب مبارک کو خیال ہوا کہ اوسکی بہاگئی اور بہاولپور سے واپس آکر اوسنے ریاست بلا بہت مخالفت اور مقابلہ کے سنبہال لی اور ۱۷۹۱ء تک جب وہ مرا رئیس رہا اوسکے فرزند محمد خان کو سکہون کے سامنے ٹہیرنا جو اوسوقت ملک پر تاخت کر رہے تہے مشکل معلوم ہوا سردار جہنڈا سنگہ بہنگی نے ساہیوال پر حملہ کیا مگر وہ پیچہے ہٹایا گیا تاہم اوسنے اوس علاقہ کے ایک ٹکڑہ پر قبضہ کر لیا آخر کار محمد خان نے کچہہ نقصان اوٹہاکر وہ حصہ اپنے علاقہ کا پہرلے لیا لیکن تہوڑے عرصہ کے بعد کچہہ سکہون اور بلوچون نے اوسکو قتل کر دیا یہہ آدمی ساہیوال کو اس بہانہ سے آئے تہے کہ محمد خان کی خدمت مین تعظیماً حاضر ہونگے الہ یار خان نے اپنے باپ کے قاتلون کو سزا دیکر

اپنے توجہ کو اپنے علاقہ کی ترقی کی طرف پھیرا اور دریاے جہلم سے ایک نہر کاٹنے مین مصروف تہا کہ کہوڑے پر سے
گر کر مر گیا فتح خان چودہواں رئیس اپنے بہائی کی وفات کے وقت نابالغ تہا اور کچھ عرصہ تک اوسکی ماں الہ جوائی
دیوان دیارام کے شامل ہو کر انتظام اور اہتمام ریاست کا کرتے رہے جب لڑکا بالغ ہوا اوس نے پختیارادہ کیا کہ
اپنی ماں اور دیارام سے جو حکومت کو چھوڑنا نہین چاہتے تہے چھین لی اور اوسکی دیر مصلحت بالکل کامیاب ہوئی بعد ازان
اوسنے سکہون سے لڑنا شروع کیا اور اون سے قلعہ نہنگ اور شیخ جلیل واپس چھین لئے مت سنگہ بہنگی سے
اوس نے ڈیرہ جراح چھین لیا اور اوسکے ہمت اور بہادری کے سبب سے اوسکا رعب اور خوف ہو گیا ہر طرف سے
اوس نے اپنے قدیمی علاقے واپس چھین لئے اور نئے علاقون پر تصرف کیا آخر کار اپنے بزرگون سے
زیادہ اوسکا علاقہ حکومت ہو گیا اور اوسکی آمدنی ڈیڑہ لاکہ روپیہ کی ہو گئی جب مہان سنگہ کو عروج ہوا فتح خان
نے مصلحت سمجہی کہ اوسکو تہوڑا سا باج دے اور ۱۸۰۴ء مین اوس نے رنجیت سنگہ کو سال بسال ۲۵ گہوڑے اور
۲۵ اونٹ دینے قبول کئے ۱۸۰۶ء مین یہہ باج زر نقد مین بتعداد بارہ ہزار روپیہ سال کے بدلا گیا *
غالب نہین ہے کہ فتح خان یہہ باج وقت معینہ پر باقاعدہ دیتا رہا ہو لیکن یہہ امر کچھہ لحاظ کے قابل نہین ہے
کیونکہ جب رنجیت سنگہ کسی کمزور ہمسایہ سے چھیننا چاہتا تھا تو بہانہ ہمیشہ کوئی نہ کوئی بن جاتا تہا چنانچہ ۱۸۰۸ء کے سم
بہار مین اپنی سپاہ کو لیکر رنجیت سنگہ نے ساہیوال کو کوچ کیا اور فتح خان کو اپنے حضور مین طلب کیا بلوچ روہاہ
نے بہت سے پانو کے نقش شیر کے بہٹ کیطرف جاتے دیکہے تہے مگر کوئی نشان کسی قدم کا واپس آتے نہین دیکہا تہا اور
اوس نے رنجیت سنگہ کی خدمت مین حاضر ہونے مین تامل کیا مگر رنجیت نے اسقدر اپنی دوستی اور محبت فتح خان سے ظاہر
کی کہ اوس نے اپنے فرزند لنگر خان کو جو چار سال کا عمر مین تہا بیش قیمت تحایف لیکر بہیجا مہاراجہ نے اس لڑکے
کے ساتہہ بہت مہربانی کی اور یہہ بات ظاہر کر کے کہ مجہکو فتح خان سے بہت محبت ہے ظفر خان رئیس خوشاب کے
طرف کوچ کیا اور خوشاب چند روز کے محاصرہ کے بعد فتح کیا فتح خان نے اب اپنے آپ کو محفوظ سمجہا مگر رنجیت سنگہ
رات کیوقت ساہیوال کو واپس آیا اور قلعہ پر ناگاہ حملہ کر کے اوسپر قبضہ کر لیا اور رئیس کو اسیر کر کے لاہور کو لے گیا
ایک سال کے بعد اوسکو چہوڑ دیا اور اوسکو جہنگ مین چودہ ہزار چار سو روپیہ کی جاگیر دی اس شرط پر کہ پچاس

سوارون کیے نوکری دیا کرے ۱۸۱۲ء مین لاہور کو گیا اور تین سال دربار مین حاضر رہا مگر اسطرح زندگی بسر کرنے اوسکو پسند نہ تہی ان تین سال مین اوس نے دیکہا کہ جیسے رنجیت سنگہ نے اوسکے ساتہہ دغا کی تہی ویسے ہی سلطان خالہ راجہ بہمبر کے ساتہہ دغا کی اوس نے دیکہا کہ کمبخت شاہ شجاع کے ساتہہ رنجیت سنگہ نے دغا کی اور ہر چند کہ رنجیت سنگہ نے اوسکی حمایت کرنے کی قسم کہائی تہی اوسکو لوٹ لیا تہا اور آخر کار اوس نے اس دربار سے لعنت کرکے پیٹہہ موڑی اور منکیرہ کو محمد خان کی پناہ مین بہاگ گیا جو لایق اور دانا رئیس قوم بلوچ کا تہا فتح خان یہان نو مہینے تک رہا مگر محمد خان اوسکی امداد کچہہ بہت نہین کرسکتا تہا اور تب فتح خان ملتان کو چلا گیا جہان وہ مظفر خان کی حمایت مین دو سال اور رہا لیکن جب اوسکے پرانے دشمن نے ۱۸۱۸ء مین ملتان پر حملہ کیا یہہ غریب خارج از وطن بہاولپور کو چلا گیا جہان وہ ۱۸۲۰ء مین مرگیا +

لنگر خان اوسکا فرزند اکبر اپنے باپ کی وفات کے وقت فقط ۱۴ سال کا عمر مین تہا اور صادق خان رئیس بہاولپور نے اوسکو اور اوسکے سوارون کو ملازم کرلیا تین سال کے بعد رنجیت سنگہ نے جس نے فتح خان کے مرجانیکا حال سن لیا تہا لنگر خان کو لاہور کو بلالیا اور اوسکو بارہ سو روپیہ کی جاگیر جہنگ اور ساہیوال مین دے اور بیس سوارون کا گذارہ اوسکو دیا اور اوسکو ملتان مین مامور کیا جہان وہ دیوان ساون مل کے زیر حکم دس سال تک رہا مہاراجہ نے تہوڑا عرصہ اپنے وفات سے پہلے لنگر خان کو ایک نئی جاگیر مغلانوالہ مین اور نون اور جیوک منجہ مین عطا کی جو سعد اوسکے پرانی جاگیر ساہیوال کی تین ہزار روپیہ کی تہی اور وہ جاگیر برابر اس خاندان کے قبضہ مین رہی علاوہ اسکے لنگر خان کو گیارہ ہزار دو سو چونتیس روپیہ نقد مواجب عوض خدمت خود اوسکی اور اسکے دو بیٹون اور چوبیس سوارون کے ملتا تہا مہاراجہ شیر سنگہ نے اوسکو سو سوار دیکر خیبر کے کنکر صاحب کے لشکر کے ساتہہ مامور کیا جو پنجاب مین سے افغانستان کی لڑای کے وقت گذرتا تہا اور جولای ۱۸۳۱ء مین وسی جمعیت کو لیکر میجر ہنری لارنس صاحب کے ساتہہ چارباغ واقعہ لغمان تک گیا شیر سنگہ کے مارے جانے کے بعد لنگر خان کو راجہ ہیرا سنگہ نے فتح خان کے مقابلہ پر بہیجا جو چناب اور دریاے سندہ کے مابین علاقہ کو لوٹتا تہا مگر یہہ مہم کچہہ بہت کامیاب نہین ہوی اور فتح خان نے راجہ ہیرا سنگہ کے مرنے کے پیچہے اطاعت قبول کی اور لاہور مین حاضر ہوا

اور وہان پہونچکر نئے وزیر جواہر سنگھ کے خدمت اختیار کی جواہر سنگھ کے عہد مین لنگر خان بتہ داؤدخان مین متعین ہوا تھا اور ۱۸۴۳ء کے اخیر مین لفٹنٹ اڈورڈس صاحب کے زیر حکم ملتان کو بھیجا گیا تھا جون ۱۸۴۸ء مین اوسنے بہائی مہاراج سنگھ مفسد کے مقابلہ مین اچھی خدمت کی تین دن اور تین رات تک جنڈیالہ سے جنگ تک لنگر خان معہ دیگر مسلمان رئیسون کے اوسکے تعاقب مین بھیجا کرتے چلے گئے بعد ازان تازہ سپاہ مصر صاحب دیال کی اونکی ساتھہ شامل ہوئی اور مفسدون کی سپاہ کو چناب کے اندر جو چڑھا ہوا تھا ہانک کر ڈالدیا دو مہینے کے بعد لنگر خان جنرل ہوشس صاحب کے لشکر مین سرداپور مین شامل ہوا اور محاصرہ ملتان مین برابر بہت تعریف کے ساتھہ خدمت کرتا رہا ضبطی ملک پنجاب پر اوسکی ذاتی جاگیر تین ہزار روپیہ کی بسبیل علی الدوام واگذار ہوئی اور ۱۲ سو روپیہ کی پنشن اوسکو عطا ہوئی جو اوسکی وفات پر جو ۷ مارچ ۱۸۵۳ء کو واقع ہوئی ضبط ہوگئی اوسکے بعد اوسکا فرزند اکبر محمد حیات خان اوسکا جانشین ہوا اس جوان آدمی نے کابل مین اور ملتان مین اور برابر محاصرہ ملتان مین خدمت کی تھی اور وفادار رہی رہا تھا اور بہادر بھی تھا وہ ۷ فروری ۱۸۶۲ء کو ۳۵ سال کی عمر مین گیا۔

اوسکے بعد مبارک خان جاگیر پر قابض ہوا یہ شخص بحر خان سے

بارہوان رئیس ساہیوال کا تھا۔

دیوان محکم چند
کرنل دہنراج

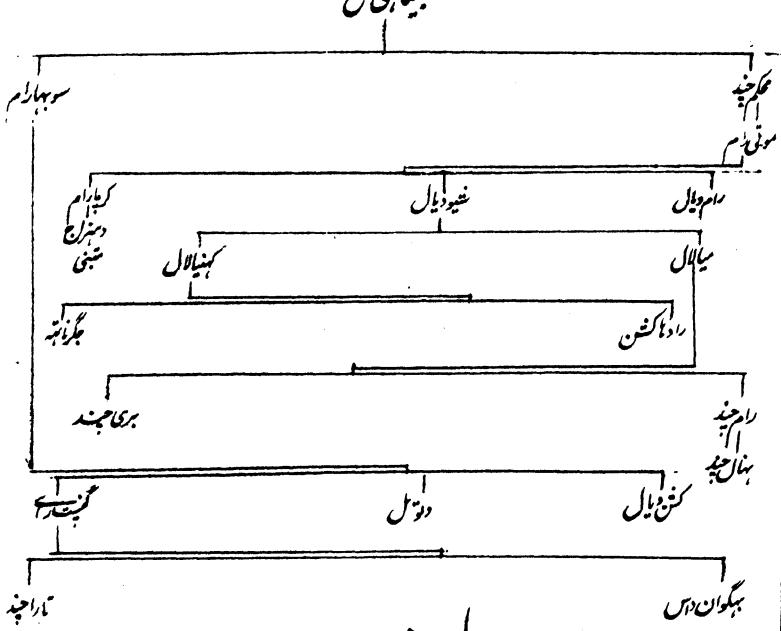

حال خاندان

اون خبرون مین جسکے بہادری سے رنجیت سنگھ کو یہہ عروج ہوا کہ ایک ماتحت ریاست سے اونکو پنجاب کے سلطنت حاصل ہوئے سب سے زیادہ ممتاز دیوان محکم چند تہا مہاراجہ کو جو برابر کامیابی حاصل ہوتی رہی اوسکے وجہ یہہ تہی کہ وہ اپنے سردار اور افسر بہت دانائی اور زیرکی سے انتخاب کرتا تہا محکم چند پیدایش سے سپاہی نہین تہا اوسکا باپ ایک بیوپاری تہا اور ہنود کی رسم کے مطابق بیٹا بہی بیوپاری ہی ہوتا مگر جب وہ کم عمر ہی تہا اوسکو

سردار دل سنگھ اکال گڈھ والے نے خدمت منشی کی دی تھی یہہ بات ضرور کہی گئی ہے کہ اوسنے مہان سنگھ رنجیت سنگھ کے باپ کے ساتھہ رسول نگر کے محاصرہ اور فتح مین خدمت کی تھی اور اول وہین اوسکو جنگی تجربہ حاصل ہوا تھا مگر یہہ روائیت صحیح نہین معلوم ہوتی ہے محکم چند دل سنگھ کے ساتھہ ۱۸۰۴ء تک رہا تھا اوس سال وہ سردار مرگیا اور اوسکے علاقہ پر رنجیت سنگھ نے تصرف کرلیا سچو سردار کی بیوہ محکم چند سے ناراض تھی اور اوس نے حساب انکا محکم چند کئی سال سے اکالگڈھ کے علاقہ کا منتظم رہا تھا لیکن دیوان کو منظور نہ تھا کہ اوسکے حساب کی پڑتال مخالفانہ طور پر اور سختی سے کیجاوے اور گجرات کو چلا گیا اور وہان سردار صاحب سنگھ بہنگی نے اوسکو نوکر کیے دی مگر اس سردار سے وہ جلدی لڑ پڑا اور ۱۸۰۶ء مین گجرات سے لاہور کو آیا رنجیت سنگھ نے اوسکی لیاقت کی قدر کرکے اپنی فوج کا اوسکو افسر مقرر کیا گو سرداران سکھہ بہت تنگ اس سبب سے ہوئے اوسی سال دیوان محکم چند فوج کو ستلج کے پار لے گیا اور پہلے زیرا پر تصرف کیا جسکو کچھہ عرصہ تک سردار موہر سنگھ نشان والے کی بیوہ بچاتی رہی بعد ازان اوس نے جگت سنگھ بوڑیہ کے علاقہ پر اور بکھسر اور کوٹ کپورہ پر تصرف کرلیا لشکر مین ایک کوہ نمک سوڈھی جواہر سنگھ گورو گلاب سنگھ منادر کا باپ تھا جسنے دیوان محکم چند کی مدد کی بعد ازان دیوان نے دہرم کوٹ کو لے لیا اور پھر فرید کوٹ کی طرف گیا جسکے رئیس سے اوس نے باج حاصل کیا اور راہ مین ماڑی ہری سنگھ اور ارسیل سنگھ سے لی جو تارا سنگھ گھیبے کے سالے تھے ۱۸۰۶ء کے اکتوبر مین وہ رنجیت سنگھ کے ہمرکاب پٹیالہ کی مہم پر گیا اوسوقت رنجیت سنگھ کے ساتھہ راجہ بھاگ سنگھ جیند کا متفق تھا اوس مہم مین لدھیانہ جنڈیالہ بدووال جگراؤن کوٹ تلونڈی ساہنیوال اور اور علاقہ لئے گئے بعض انمین سے راجہ جیند کو دئے گئے بعض جسونت سنگھ راجہ نابھہ کو اور باقی سرداران لاہور گوردت سنگھ فتح سنگھ اہلووالیہ اور محکم چند کو دئے گئے +

۱۸۰۷ء مین تارا سنگھ گھیبا مرگیا اور اوسکے بڑے علاقہ واقع دوابہ جالندہر پر تصرف کیا گیا اور گرہا سنگھ اور محکم چند کو تین سال ۱۸۰۷ء ۱۸۰۸ء ۱۸۰۹ء مین علاقجات گلا کوٹ جگراؤن تلونڈی - دہرم کوٹ - کوٹ کپورا زیرا - فرید کوٹ - ساہنیوال - جنڈیر - بہرام پور - دہڑمی اور جنڈیر مین جاگیرات ملین جس مین ۲۶۸ گانو جمعی ایک لاکھہ چون ہزار دوسو پچیس روپیہ سالانہ تھی دیوان مسطور دوآبہ جالندہر کا ناظم بہے مقرر ہوا اور پہلور

مین دریاے ستلج کے کنارہ راست پر اوس نے مہاراجہ کیواسطے ایک بادشاہی سرائے کے موقع پر قلعہ بنایا جو اب بھی
اوس دریا کے عبور پر ضبط رکھتا ہے علاقہ راہون اور نکودر بھی جسکے جمع چھ لاکھ ۴۴ ہزار ۶۱۱ روپیہ تھی اوسکو جاگیر
مین ملی انگریزون نے ۱۸۰۹ء مین لودہیانہ مین جنگی چھاونی مقرر کی تھی اور جنرل اختر لونی صاحب رزیڈنٹ
محکم چند کو اچھا ہمسایہ نہین پاتے تھے کیونکہ دیوان محکم چند کو انگریزون سے بہت نفرت اور کینہ تھا جنہون نے
دریاے ستلج کو اوسکے آقا کے بلندی حوصلہ اور ہمت کے حد بنا دیا تھا ۱۸۰۹ء کے اوایل مین دیوان محکمچند
رنجیت سنگھ کے ہمرکاب ملتان کو گیا وہ مہم ناکامیاب رہی تھی اور بعد اوسکے اوس علاقہ پر تصرف کیا جو کاہنسنگھ
بنگی کے قبضہ مین تھا ۱۸۱۰ء مین دیوان بھیر کو بھیجا گیا اور لاہور کو چالیس ہزار روپیہ پیشان راجپوت سے وصول
کرکے جو گجرات سے اوپر تھے واپس آیا اوسوقت بعضے رئیسان علاقہ جالندہر کیطرف سے سرکشی کی آثار ظاہر
ہوئے دیوان محکم چند پھلور کو واپس گیا اور جلدی انتظام کرلیا مہاراجہ اوس سے بہت خوش ہوئے اور اوسکو دیوان
کا خطاب دیا اور بیش بہا خلعت عطا کئے اُس وقت دیوان محکم چند نے سردار بدھ سنگھ فیض اللہ پوریہ کے علاقہ پر
تصرف کرکے جسکی جمع تین لاکھ روپیہ سے زیادہ تھی مہاراجہ کے ملک مین شامل کرلیا مہاراجہ کو عرصہ سے اُس
سردار کو بگاڑنا منظور تھا اور چونکہ سردار نے دربار مین حاضر ہونے سے انکار کیا ایک بہانہ اوسپر حملہ کرنیکا ہاتھ آگیا
اوس سردار کے قلعہ جالندہر اور پٹی مین فتح کئے گئے اور اوس نے لودہیانہ مین جاکر پناہ لی عجب یہہ ہے
کہ دو سردار جنہون نے اپنی سپاہ سے دیوان محکم چند کی اِس مہم مین مدد کی فتح سنگھ اہلووالیہ اور جودھ سنگھ رامگڈیہ
تھے اگرچہ بیان کیا گیا ہے کہ انہون نے بدھ سنگھ فیض اللہ پوریہ کے ساتھ یہہ عہد کیا ہوا تھا کہ اگر رنجیت سنگھ کسیپر
اون مین سے حملہ کریگا تو ایک دوسرے کی مدد کرینگے مگر شاید اسکے یہہ وجہ تھی کہ انہون نے دیکھا کہ اونکی اوپر
حملہ ہونے والا ہے اور اوسکو ٹالنے کے واسطے وہ دیوان کے ساتھ جالندہر پر حملہ کرنے مین شامل ہوگئے اب
فقط یہی ازاد سردار کپورتھلہ کے رہا بین ستلج اور دریاے سندھ کے باقی رہ گئے تھے اور محکم چند نے اپنے آقا
کو تحریک کی کہ اگر قطعی نہین تو بہت کچھ یہہ انتظام کہ سردارون کے تحت مین علاقجات رہین توڑ دین اور کل
ملک پر اپنا خاص تصرف کرلین مگر اوسوقت تک ایسے قطعی اور اصلی تغیر کا وقت نہین آپہونچا تھا ٭

سنہ ۱۸۱۲ء مین دیوان محکم چند نے کلو پر تصرف کرلیا اور بعد اوسکے وہ کشمیر کو بھیجا گیا بظاہر اس مطلب سے کہ شہزادہ کہڑک سنگہ اور بہیار ام سنگہ جو مخالفانہ حرکتین کر رہے تہے اونکی تسلی کردی لیکن در اصل اس غرض سے کہ اوس ملک کو جاکر اچھی طرح دیکھ لے اور دریافت کرے کہ فتح کی موقع ہے یا نہین لیکن ایک اور شخص جسکا حوصلہ اور منصوبہ نظر رنجیت سنگہ سے کم نہ تہی کشمیر پر یورش کی تیاری کر رہا تہا یہہ شخص فتح خان تہا وزیر محمود شاہ کابل کا جسنے یہہ دیکھہ کر کہ کامیابی کے واسطے سکہون کے ساتہہ اتفاق ضروری ہتا مہاراجہ سے استدعا کی کہ اپنی فوج اوسکے ساتہہ شامل کرکے کشمیر پر یورش کرین مہاراجہ نے یہہ بات قبول کی اور دیوان محکمچند اور فتح خان جہلم سے متفق روانہ ہوئے لیکن فتح خان کا منشا نہ تہا کہ سکہون کو کوئی بڑا حصہ فتح مین سے یا اوسکے نتائج مین سے ملے اور اوس نے یہہ اتفاق فقط اسواسطے کیا تہا کہ مہاراجہ مخالفت نہ کرے جب فوج پیر پنجال پہونچ گئی تو فتح خان بلا مشورہ دیوان محکم چند کے یا بلا اطلاع اوسکے ڈبل کوچ کرکے آگے بڑہتا گیا درحالیکہ سکہہ جو کوہستان مین بہت کام نہین کرسکتے ہین برف کثرت سے گرنے کے سبب سے حرکت نہ کرسکے دیوان محکمچند فتح خان کا منصوبہ تاڑ گیا مگر اوس نے حوصلہ نہ ہارا اوس نے رئیس راجوری کو ۲۵ ہزار روپیہ کی جاگیر دینے کا وعدہ کیا اگر وہ ایسا راستہ بتادے کہ جس سے دیوان کشمیر مین فتح خان کے ساتہہ ہی پہونچ جاوے چنانچہ دیوان محکم چند ہوڑے سے فوج لیکر مع جوہ سنگہ کلسیا اور نہال سنگہ اٹاریوالے کے اوسیوقت پہونچ گیا جب فتح خان پہونچا تہا اسیطرح دیوان محکم چند شیر گڈہ اور ہری پربت پر تصرف ہونے کے وقت اور کشمیر کے فتح ہونے مین موجود تہا اور شریک تہا یہہ کام کچہہ دشوار نہ تہا کیونکہ عطا محمد ناظم بہاگ گیا تہا اور کچہہ مقابلہ نہین ہوا لیکن دیوان محکم چند کی جمعیت قلیل تہی اور اوس سے بہت مدد نہین ہوسکتی تہی اور فتح خان نے صاف صاف کہدیا جیسا اقرار ہوا تہا سکہون کو لوٹ مین سے نصف حصہ لینے کا استحقاق نہین تہا شاہ شجاع شاہ معزول کابل دیوان محکم چند کو حوالہ کردیا گیا اور دیوان اوسکو لاہور لے گیا جہان مہاراجہ نے بظاہر اوسکے بہت تعظیم اور تکریم کی لیکن رنجیت سنگہ کو جو کشمیر مین مایوسی ہوئی تہی اوس سے نہایت آشفتہ ہوکر اور یہہ خیال کرکے کہ مصیبت زدہ آدمی کے نسبت مہمان نوازی فضول تہی شاہ شجاع سے مشہور ہیرا کوہ نور اور دیگر جواہرات چھین لئے اور اپریل سنہ ۱۸۱۵ء تک اوسکو زیر نظر رکہا اوس سال

شاہ شجاع بچکر نکل گیا مہاراجہ نے جب سنا کہ فتح خان کشمیر کی لوٹ کا حصہ نہین دیتا بہت ناخوش اور آشفتہ ہوئے
اور بدلہ لینے کا ارادہ مصمم کیا اوسوقت جہاندادخان برادر عطا محمد خان صوبہ کشمیر کا قلعہ اٹک کا قلعدار تھا جو دریاے
اٹک پر ہے مہاراجہ نے اوسکے ساتھ سلسلہ جنبانی کرکے اوس سے قلعہ اٹک لے لیا اور سکھہ فوج قلعہ مین ماموریکی
اب فتح خان کی نوبت آشفتگی کی ہوئی اور اونہن قلعہ واپس طلب کیا مگر رنجیت سنگھ نے قلعہ دینے سے انکار کیا
تا وقتیکہ اونکو کشمیر کی لوٹ کا حصہ نملے اپریل ۱۸۱۳ء مین وزیر کشمیر سے روانہ ہوا اور قلعہ پر حملہ کیا لاہور سے فوج
بسرعت تمام اول زیر حکم کرم سنگھ چاہل اور بعد ازان زیر حکم دیوان محکم چند کے روانہ کی گئی عرصہ تک دونو طرف کی
فوج ایک دوسرے کے مقابلہ مین پڑے رہین جو چھوٹی چھوٹی لڑائیان ہوئین اون مین سکھہ کچھہ نقصان اوٹھاتے
رہے اور یہہ پسند نہوا کہ عام لڑائی کیجاوے تا وقتیکہ قلعہ کی رسد ختم ہوگئی اور یا چھوڑ دینا یا اوسکو بچانا ضرور ہوگیا
اوس وقت دیوان نے جنگ کرنیکا عزم کرلیا اور اٹک سے چند میل کے فاصلہ پر بمقام حیدرو اوس نے صف
جنگ آراستہ کیے لڑائی اسطرح شروع ہوئی کہ دوست محمد خان نے جو پیچھے مشہور امیر کابل ہوا سوارون کو نہایت
جرات سے لیکر حملہ کیا اور سکھون کی فوج کی صف توڑ دی ایک بازو سکھون کی فوج کا بالکل سراسیمہ ہوگیا اور
کچھہ توپین لے لی گئین افغانون نے خیال کرکے کہ فتح ہوگئی لوٹ کیطرف منتشر ہوکر توجہ کی اوسوقت دیوان
محکم چند نے بذات خود پس انداز فوج کو لیکر حملہ کیا اور غنیم کو ہر طرف بہت قتل کرکے بھگا دیا فتح خان بھاگ گیا تھا
یہہ یقین کرکے کہ دوست محمد مارا گیا اور فوج افغان خیر آباد سے نکالی گئی اور کابل کو چلی گئی وہان سے وزیر
حیرات پر یورش کرنیکو چلا گیا اس کوشش مین کہ جو بدنامی اوسکو اٹک مین ہوئی تھی اوسکا عوض وہان
حاصل کرے جنگ حیدرو ۱۳-۱۴ جولای ۱۸۱۳ء کو ہوئی تھی +

درحالیکہ محکم چند جنگ و جدال مین مصروف تھا تھا اوسکا فرزند موتی رام دوآبہ جالندہر کا ناظم تھا اوسکا نبیرہ
رامدیال اگرچہ منوز ۲۲ سال کا عمر مین تھا لیکن ابہی سے لیاقت اور شجاعت مین ممتاز تھا اور مئی ۱۸۱۴ء
مین جب مہاراجہ نے پہر کشمیر کی مہم کا عزم کیا رامدیال فوج کی ایک قسمت کے کمانڈر مامور کیا گیا اس مہم
کی نسبت دیوان محکمچند بہت اعتراض کرتا رہا لیکن اوسکے عرض کوئی منظور نہین ہوئی اوس نے عذر

کیا کہ موسم ناموافق تہا اور راہ مین رسد جمع نہین کی گئی تہی اور راجگان کوہستان مخالف تہے مگر جب اوس نے دیکہا کہ رنجیت سنگہ نے عزم مصمم اپنی قسمت آزمائی کا کرلیا تو اوسنے اجازت طلب کی کہ فوج کے ساتہہ مجہے بہی جانیکا حکم ہو لیکن محمکچند کے اب عمر بہت تہی اوضعیف ہوتا جاتا تہا اور مہاراجہ نے اوسکو حکم دیا کہ لاہور مین رہے اور اونکی غیبت مین انتظام رکہے سکہہ فوج سیالکوٹ مین جمع ہوئی اور وہان سے راجوری کی طرف روانہ ہوئی وہان کے راجہ نے یہہ صلاح دی کہ فوج کے دو حصہ کردے جاوین ایک حصہ خود مہاراجہ کے زیر حکم پونچہ کے رستہ سے جاوے اور دوسرا زیر حکم رامدیال دل سنگہ نہرنہ جمعدار خوشحال سنگہ اور دیگر سردارون کے بہرم گلی کے راہ جاوے افسوس ہے کہ اس صلاح کے مطابق کارروائی کی گئی اور رامدیال اپنی فوج لیکر پیر پنجال سے عبور کرکے وادی مین پہونچا جہان عظیم خان اپنی کل فوج لیکر موجود تہا اور جنگ کی سکہہ اچہے لڑے مگر غنیم کی تعداد بہت زیادہ تہی اور سکہہ بہت نقصان اوٹہاکر پیچہے ہٹائے گئے اونکی اوسوقت کی حالت مین پس پا ہونا ایسا ہی تخریب کا باعث تہا جیسے کہ قطعی شکست کوئی کمک موجود نہین تہی نہ رسد کا سامان تہا رنجیت سنگہ نے بہیا رام سنگہ کو اوسکی مدد کے واسطے بہیجا مگر بہیا رام سنگہ ڈرپوک آدمی تہا اور جب اوس نے رامدیال کے پس پا ہونیکا حال سنا وہ بہرم گلی مین ایک دو دن ٹہیرا اور پہر پیچہے ہٹ گیا اب مہاراجہ نے دیکہا کہ اونکو خود واپس جانا ضرور ہے اور رامدیال کو خدا کے حوالہ چہوڑنا پڑا غرضکہ پیچہے کیا ہٹنا تہا کہ بہاگڑ ہوگئے اقوام کوہستانی نے فوج کا راستہ ہر جگہہ روکا اور بارش شدت سے ہوئی جسکے سبب چلنا دشوار ہوگیا لیکن آخر کار رہبت سے آدمی اور افسر ضایع کرکے جن مین بہادر ست سنگہ بڈہانیہ تہا مہاراجہ لڑکر کوہستان مین سے نکلکر لاہور مین جا پہونچے اگرچہ جو جزا بی فوج کو ہوئی تہی اوسکا بڑا سبب رامدیال کے شتابے اور ناسمجہی تہی لیکن جہان تک ممکن ہوا رامدیال نے اصلاح کی وہ وادی کشمیر مین ایسے حوصلہ سے تہا رہا کہ عظیم خان نے مجبور ہوکر صلح کی اور رامدیال کو اجازت دی کہ حفاظت سے چلا جاوے بلکہ بذریعہ تحریر کے لاہور کی عظمت اور علویت کو تسلیم کیا +

اوسی سال کے اکتوبر مہینے مین دیوان محکم چند پہلور مین فوت ہوا اوسکی وفات سے مہاراجہ کو اور کل قوم سکہہ کو بہت غم ہوا دیوان محکمچند ایسا جنرل تہا کہ تقریبًا ہمیشہ کامیاب رہا تہا اور اوسکی انتظامی لیاقتین ایسی ہی عالی تہین جیسے

جنگے اور اوسکے مرنے سے رنجیت سنگھ کا سب سے زیادہ وفادار اور جان نثار ملازم مرا مگر اس خاندان کے اور بھی اچھے آدمی باقی رہے تھے موتی رام اپنے باپ کی جگہہ دیوان مقرر کیا گیا اور اوسکو دوآبہ جالندہر معہ قلعہ بہلپور کی نظامت دی گئی رام دیال معہ دل سنگھ نہرنہ کے گوگیرہ کے کہرلون کے مقابلہ مین اور ملتان اور بہاولپور سے باج لینیکو بھیجا گیا اور سال آئندہ مین راجوری کو واسطے سرزنش راجہ اگر خان کے بھیجا گیا جس نے ۱۸۱۴ء کی مہم مین ایسے دغا کی تھی اگر خان نے کوشش کی کہ روپیہ دیگر بخشا جاوے مگر رام دیال نے ایک نہ سنی اور شہر راجوری اور راجہ کے محل کو لوٹا اور جلا دیا دوسرے سال وہ شمال کیطرف حرکات وسکنات فتح خان کی نگرانی کے واسطے بھیجا گیا جو عظیم خان کے ساتھہ کشمیر مین جاکر شامل ہو گیا تھا اوسکے آئندہ سال فتح خان کابل کو چلا گیا اسوقت حکمان سنگھ جمنی قلعہ اٹک مین حاکم تھا اور رام دیال اور وہ مشکل سے اسقدر کر سکے کہ ہزارہ اور یوسفزئی کے مسلمانون کو تہام رکھا جنکو فتح خان نے سرکشی کرنیکو برانگیختہ کیا تھا اور ایک بار رامدیال شکست کہاتے کہاتے بچ گیا ۔

۱۸۱۹ء کے موسم بہار مین مہاراجہ نے عظیم خان کے کشمیر مین ہونیکا فایدہ دیکھکر پھر کشمیر کی مہم کا عزم کیا سکھون کی فوج کا اس دفعہ افسر مصر دیوان چند تھا جسنے ملتان کو فتح کیا تھا اور رامدیال فوج پیچھے کا افسر تھا رامدیال کثرت بارش کے سبب سے کوچ نہ کر سکا اور جنگ مین شریک نہین ہو سکا مگر مقابلہ فوج سکھان کا تھوڑا ہی ہوا زبردخان بھاگ گیا اور صوبہ کشمیر رنجیت سنگھ کے ممالک مین شامل کیا گیا اور موتی رام اول صوبہ کشمیر کا مقرر ہوا ۔ پھر رامدیال راجہ پونچھ کے مقابلہ پر بھیجا گیا اور جب بہائی کہن سنگھ ہزارہ مین مارا گیا اور حکمان سنگھ جمنی ناظم وہان سے علیحدہ کیا گیا رامدیال وہان انتظام کے واسطے بھیجا گیا یہہ کام آسان نہین تھا اوس ملک کے قومین حکمان سنگھ کے طریق سے بالکل بہڑک گئی تھین اور چونکہ وہ سرکشی مین کامیاب ہوئی تھین تو اونکو اپنے اوپر بھروسا ہو گیا تھا اور جب رامدیال گندگڈہ تک پہونچا تو اوسکو افغان سوای سرکیوٹ طور یلہ یوسفزئی اور سوات نے گھیر لیا اور اوسکو مجبور لڑنا پڑا تمام دن پھر دن چڑھے سے دن چھپے تک سکھہ جنگ کرتے رہے غنیم کی تعداد اون سے بہت زیادہ تھی اور رات کو جب تھک گئے تو وہ اپنے مورچون مین ہٹ گئے میدان مین سے سب سے پیچھے رامدیال ہٹا اور دشمن نے دیکھکر کہ وہ اپنے فوج سے علیحدہ ہو گیا تھا دفعتًا اوس پر چاردن طرف سے

حملہ کیا اور اوسکو مع اوسکے سپاہ کے گھیر لیا سکھہ جان بازی سے لڑے لیکن کچھہ سود نہوا رامدیال اور اوسکے سب ہمراہی مارے گئے سکھہ اپنے جنرل کے مرنے سے بدحواس ہوکر ہزارہ کو چھوڑ کر چلے گئے ٭

رامدیال کی وفات سے اوسکے باپ کو بہت غم ہوا جینے چاہا کہ کشمیر کی صوبہ داری چھوڑ کر بنارس کو چلا جاوے مہاراجہ دیوان بسطور کے استعفا منظور کرنے مین اکراہ نہ رکہتے تہے اور اوسکی جگہہ سردار ہری سنگہ نلوہ کو مقرر کیا جو بعد وفات رامدیال کے نہایت جری جنرل فوج خالصہ مین تہا مگر کشمیری اور اقوام کوہستان اس سردار کے ظلم کی برداشت نہ کرسکے اور ایک سال کے بعد موتی رام پہر صوبہ دار مقرر کیا گیا اور ۱۸۲۶ء تک اوس منصب پر رہا دیوان موتی رام کسقدر لیاقت کا آدمی تہا اور رعایا اوس سے خوش تہی مگر وہ کاہل تہا اور اوسکے انتظام مین کوئی امر قابل ذکر واقع نہین ہوا بجز اسکے کہ کشمیر مین ہیضہ کی وبا ہوئی جس سے ہزارون آدمی مرگئے جب موتی رام کشمیر مین تہا اوسکا فرزند کرپارام دوابہ جالندہر کا ناظم تہا اوشیو دیال اپنی جاگیر مین ضلع گجرات مین رہتا تہا راجہ دہیان سنگہ کو اس خاندان کی ترقی اور زور کا رشک تہا اور راجہ نے مہاراجہ سے علاقہ سبا متصل پہلور اپنی پرورشدہ رام سنگہ کو دلوایا کرپارام اس خفت سے ایسا ناخوش ہوا کہ جب اوسکو پشاور کی مہم مین معہ اپنے کل سپاہ کے شامل ہونے کا حکم ہوا وہ فقط پچاس سوار لیکر گیا مہاراجہ کو نہایت غضب ہوا اونہون نے کرپارام کو قید کیا موتی رام کو کشمیر سے طلب کرلیا اور اوسکی جگہہ دیوان چونی لعل کو صوبہ مقرر کیا اور قلعہ پہلور مین فقیر عزیزالدین اور اوس سے بیہمپے سردار دیسا سنگہ مجیٹھیہ کو مقرر کیا ڈیڑہ سال تک یہہ خاندان عتاب مین رہا بعد اوسکے جرمانہ کثیر دیکر پہر کچھہ رسوخ حاصل کیا اب کرپارام کشمیر کا صوبہ مقرر ہوکر پہنچا گیا اور چونی لعل علیحدہ کیا گیا کرپارام کا انتظام کسقدر اچھا رہا وہ فضول خرچ تہا اور عود کا شایق لیکن مزاج کا نرم تہا سری نگر مین رام باغ جسمین مہاراجہ گلاب سنگہ کی سماوہ ہے کرپارام نے لگایا اور دارالحکومت کے گرد و نواح مین اور بہی بہت باغ اوس نے لگائے ۱۸۲۸ء مین کشمیر مین زلزلون سے بہت تباہی ہوئی سرکاری اور رعایا کے مکانات غارت ہوگئے اور خلقت شہرون اور قصبون کو چھوڑ کر پہاڑون مین چلے گئے زلزلون کے بعد ہیضہ آیا جو موتی رام کے عہد سے زیادہ خرابی بعد ہیضہ کے راجہ مظفرآباد کا باغی ہوگیا مگر کرپارام نے اوسکے اوپر فوج کشی کی اور بالکل اوسکو شکست دیی

اس دیوان کے عہد مین یہی واقعات قابل تذکرہ تہے ۱۸۳۱ء مین کرپارام نے مہاراجہ دہیان سنگہ کی عداوت سے سختی اوٹہائی کرپارام نے راجہ فیض طلب خان بہمبر والے کو پناہ دی تہی ڈوگرہ بہائی اوس راجہ سے سخت عداوت اور نفرت رکہتے تہے اور اوسکو اسیر کرنا چاہتے تہے اور کرپارام قطعی اوسکو دینے سے انکار کرتا تہا دہیان سنگہ نے کرپارام پر سرکشی اور تغلب کا الزام لگایا اور مہاراجہ کی مزاج مین اوسکو اسقدر دخل تہا کہ کرپارام کشمیر سے علیحدہ کیا گیا اور پہر قید کیا گیا اور دوابجالندہر موتی رام سے لیا گیا اور مصرو پ لال کو دیا گیا پیشتر شیخ امام الدین ہوشیارپور مین مقرر کیا گیا تہا لیکن لایق نہین پایا گیا تہا اوسوقت موتی رام شملہ مین تہا جہان وہ سردار ہرسنگہ نمودہ اور فقیر عزیز الدین کے ساتہہ نواب گورنر جنرل کے حضور مین سفارت پر بہیجے گئے تہے شملہ سے واپس آنے پر اُسنے اپنے فرزند اور راجہ دہیان سنگہ مین صلح کرانے کی کوشش کی کرپارام نولاکہہ روپیہ نذرانہ دیکر قید سے چہوڑدیا گیا تہا مگر موتی رام نے دیکہا کہ صلح ہونی ممکن نہین ہے اور وہ ملازمت سے تنگ ہوگیا تہا اور بنارس کو چلا گیا جہان وہ ۱۸۳۲ء مین مرگیا کرپارام ۱۸۳۲ء مین بنون مین خدمت پر مامور تہا اور تب دیکہکر کہ راجہ دہیان سنگہ کی عداوت جیسی تہی ویسی ہی ہے اور اوسکا زور روز بروز دربار مین ہوتا جاتا ہے اوس نے اپنے باپ کے پاس بنارس مین چلے جانے کی اجازت مانگی مہاراجہ نے اجازت نہین دی اور کرپارام نے ارادہ کرلیا کہ بلاحصول اجازت کے چلا جاوے چنانچہ وہ جوالامکہی کے تیرتہہ کو گیا اور وہان سے ستلج کو عبور کرکے علاقہ انگریزی مین چلا گیا اور بنارس مین جاکر اقامت اختیار کی جہان وہ اپنی وفات تک ۱۸۴۲ء تک رہا کرپارام کا صلبی فرزند کوئی نہین تہا لیکن اوس نے دہنراج کو متبنی کیا تہا اور اوس نے دہنراج کو اپنی کثیر جاگیرات کا تہا منتظم مقرر کیا اوسوقت ہی کرپارام کی جاگیر چار لاکہہ روپیہ کی تہی سردار جواہر سنگہ کے عہد مین دہنراج کو عہدہ کرنیلی دیا گیا اور ۱۸۴۸ء مین اوسنے کرنل لارنس صاحب کے ساتہہ پشاور مین اچہی خدمت کی بعدازان کرنل دہنراج اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مقرر ہوا اور اوسکے نصف کنجاہ جاگیر تہا کرنل دہنراج اب مرگیا ہے ٭

جب کرپارام نے پنجاب کو چہوڑدیا اوسکا بہائی شیو دیال جو گجرات کا ناظم مقرر ہوا تہا اور اوسکے فرزند اپنے اپنے عہدون پر قایم رہے کنہیالال اپنے باپ کا نایب تہا اور میالال دربار مین ملازم تہا میالال ۱۸۴۱ء سے مین

شیخ غلام محی الدین کے ہمراہ خزانچی ہوکر کشمیر کو گیا تہا لیکن تین سال بعد اپنے باپ کی وفات پر گنجاہ کو واپس آیا جہان اوسکو اوسکے باپ کا علاقہ بارہ ہزار روپیہ کا ملا ۱۸۴۸ء کے مفسدہ مین اوس نے اچھی خدمت کی اور ضبطی ملک پنجاب کے بعد جالندہر اور گجرات مین تہانہ دار رہا ۱۸۵۸ء مین گوگیرہ کے ضلع مین ہڑپہ کا تحصیلدار مقرر ہوا تہا مگر اس عہدہ پر وہ عرصہ تک نہین رہا بعد اوسکے اوس نے سرکاری نوکری چہوڑدی اور گنجاہ مین رہتا رہا کنہیالال سکہون کے عہد مین کئی ضلعون مین کاردار رہا تہا اوسکا فرزند اکبر راوہ اکشن پشاور مین تہانہ دار تہا تا وقتیکہ پولیس کا انتظام نیا ہوا اوس وقت اوس نے نوکری چہوڑدی +

اِس خاندان کی دوسری شاخ کا تہوڑا سا ذکر کافی ہوگا سوبہارام محکمچند کا بہائی چند سال مہاراجہ کا ملازم رہا اور جب وہ مرا تو اپنے تین بیٹون کشن دیال دتامل اور گنپت رائے کے پاس پانچ ہزار روپیہ کی جاگیر موضع گدڑکوٹ متصل گنجاہ چہوڑگیا دتامل اور گنپت رائے دونو شیخ غلام محی الدین کے ساتہہ کشمیر کو گئے تہے اور اوسکے فرزند امام الدین کی ملازمت مین تین سال تک کاردار رہے اور ۱۸۴۸ء کے مفسدہ مین یہہ بہائی ماتحت میجر اڈورڈس صاحب کی خدمت اچہی طرح کرتے رہے اور ضبطی ملک پنجاب پر سرکاری نوکری اُنکو ملی دتامل پہلے تحصیلدار اور پہر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مقرر ہوا تہا وہ لاولد مرگیا۔ گنپت رائے گوگیرہ کے بندوبست مین نوکر رہا تہا اور بندوبست کے ختم ہونے کے بعد برطرف ہوگیا تہا +

فتح خان دریک

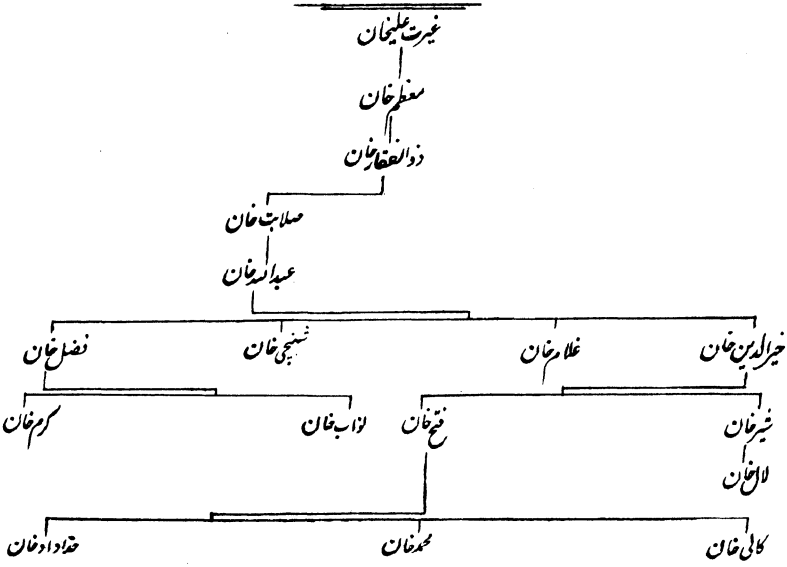

حال خاندان

ملک فتح خان دریک قوم کہڑ کی بڑی قوم کی ایک شاخ کا رئیس ہے کہڑون کے ابتدا کا حال تحقیق کرکے قرار دینا اسان نہین ہے مگر غالب یہہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ابتدا مین خراسان مین رہتے تہے اور ہندوستان مین اون مسلمانون کے ساتہہ آے جنہون نے اول اول حملہ کیا وہ اپنی ابتدا قطب شاہ یا قطب الدین سے بتاتے ہین جسکو بسبب اوسکی سخاوت کے لکہہ باش کہتے تہے قطب الدین بہت برس تک شہاب الدین غوری کا نائب السلطنت ہندوستان مین تہا اور بعد ازان خود بادشاہ ہوا اور غلام بادشاہون مین اول تہا مگر یہہ روایت بالتحقیق غلط ہے کہڑون کے شجرہ نسب کا جو قطب شاہ ہے اوسکے نو فرزند تہے حالانکہ قطب شاہ بادشاہ کا

کوئی اپنا لڑکا نہین تہا آرام شاہ جو اوس کا متبنی تہا معلوم ہوتا ہے کہ اوان اور کہوکہر اور کہٹر کی ایک ہی
ابتدا ہے اور سب اپنا نکاس قطب شاہ سے بتاتے ہین جو شاید گیارہوین صدی کے شروع مین زندہ ہوگا اور جو غالباً
ہندوستان مین سلطان محمود غزنوی کے افواج حملہ آور کے ہمراہ آیا تہا اون مین سے ایک فرزند کا نام کہو کہر تہا کہو کہر
سے کہوکہران حافظ آباد واقع ضلع گوجرانوالہ نکلے ہین جو پنڈدادنخان کے کہوکہرون سے کچھ تعلق نہین
رکہتے جو راجپوت ہین کہٹر چوہان سب سے چہوٹے بیٹے کی اولاد ہین چوہان کے دو بیٹون ہمیر اور سین
سے بعض اوان امرتسر اور سیالکوٹ کے ضلع کے نکلے ہین گہوراسی راولپنڈی اور جہلم اور گجرات اور جالندہر
کے اوان اپنی ابتدا بتاتے ہین اور گکھڑ کی اولاد سیالکوٹ اور راولپنڈی مین اوان ہین سیالکوٹ مین جو دیہات جنڈیالہ
راول مکا اور سروبا ہین اونکے اوان اور نارووال ضلع امرتسر کے اوان دُرج سے اپنی ابتدا بتاتے ہین
جو قطب شاہ کا ایک بہائی تہا چوہان مورث کہٹرون نے جسکی نسبت کہا گیا ہے کہ سلطان محمود کی ملازمت مین
ایک عہدہ دار تہا نیلاب پر حملہ کیا جو اوس وقت ایک بڑا قصبہ دریائے اٹک پر تہا ۱۵ میل اٹک سے نیچے اور بعد
تہوڑے محاصرہ کے اوسکو منہدو راجا راج دیو سے چہین لیا اور وہان قیام کیا اوسی زمانہ کے قریب اوسکا بہائی
کہوکہر کوشک مین علاقہ جہلم مین آباد ہوا تہا جسکو بعد ازان جنجوعون نے لے لیا تہا اور وہ جگہہ اوسکے قلعہ کے
سبب سے مشہور ہے جو قابل فتح ہونے کے نہین اور جسکا رنجیت سنگہ نے عرصہ تک لاحاصل محاصرہ کیا تہا گہورا
کو سکیسر لا تہا اور گکھڑ کو دریائے جہلم کے کنارے کنارے علاقہ ملا کئے سال تک چوہان کی اولاد بلا مقابلہ نیلاب
پر قابض رہے کہٹر خان کے عہد تک جو چوہان سے چہٹی پشت مین تہا ہندون نے زور پکڑکر اس قوم کو نیلاب سے
نکال دیا اور اس بات پر مجبور کیا کہ وہ ہندوستان کو چہوڑکر افغانستان کو چلے گئے جہان کہٹر خان نے قریب سال
۱۱۷۰ء کے محمد غوری کی نوکری اختیار کی محمد غوری نے ملک غزنین پر تاخت کی ہوئی تہی اور ہندوستان پر یورش
کی تیاری کر رہا تہا کہٹر خان محمد غوری کے ساتہہ پنجاب مین واپس آیا اور حکمت عملی سے نیلاب پر پہر قبضہ کر لیا
اوس نے اپنے آدمیون کو سوداگرون کا لباس پہنایا اور شہر مین مثل سوداگرون کے داخل ہوا مگر اوسکے ساتہہ
جو بڑے بڑے صندوق تہے اصل مین اسلحہ سے بہرے ہوئے تہے جب وہ شہر کی چاردیواری کے اندر داخل

ہوگئے تو سوداگری کا لباس پہنک دیا ہر آدمی نے ہتھیار پکڑلئے اور شہر پر جو ناگاہ یہہ حملہ ہوا اوسپر تصرف کرلیا
اب اس قوم نے اپنے سرگروہ کہٹر کا نام اختیار کیا یہہ قوم بادشاہی صوبہ اٹک کے مطیع رہے جسکا نام لنگر خان
تھا اور جو شعاقب لاہور کا صوبہ مقرر ہوا تھا کہتے ہین کہ اوس زمانہ کے قریب کہٹروں نے دین محمدی ترک کردیا روایت
ہے کہ ایک جوگی نیلاب مین آیا اور عجیب عجیب سحر دکہاکر اس قوم کو ترغیب دی کہ وہ بت پرستی کرنے لگے
وہ فقط آدمیون پر ہی سحر نہین کرتا تہا بلکہ مویشی پر بہی کرتا تھا اور مویشی کے تہنون سے بجائے دودہ کے خون
نکلتا تہا اس نادرات کارروائی کی خبر عیسی عبدالوہاب بزرگ کو بمقام اوچ ضلع ملیہ مین پہونچی اور اوسنے اپنے فرزند
شاہ نوری عبدالرحمن کو اسواسطے بہیجا کہ لوگون کو پہر سچی دین پر لاوے* شاہ نوری نیلاب کو روانہ ہوا اور جب وہ شہر
کے باہر پہونچا تو اوسکو ایک بوڑہی عورت ملی جس سے تہوڑا سا دودہ پینے کو مانگا شاہ نوری سے اوس عورت نے
اوس امر کا بیان کیا جو مویشی پر لاحق ہوئی تہی مگر عبدالرحمن نے اصرار کیا کہ دودہ لیوے اور اوس عورت کے
اعتقاد کا یہہ انعام ملا کہ گاے کے تہنون سے بجاے خون کے سفید خالص دودہ بہنے لگا جوگی نے شاہ نوری کے
آنے کی خبر سنی تہی اوچیل کی شکل بنکر اوڑتا آیا کہ دیکہے کہ وہ بزرگ کیا کرتا ہے مگر عبدالرحمن نے دہوکا نہین کہایا
اوس نے چیل کیطرف اپنی جوتی پہینکی اوچیل پہاڑون کے اندر مر کر گرگئی اور لوگون کو جب سحر سے نجات ہوگئی
اونہون نے بت پہینک دئے اور دین محمدی پہر اختیار کیا یہہ نادر روایت معلوم ہوتا ہے کہ کہٹرون اور اوانون
نے اسواسطے ایجاد کی ہے کہ عموماً جو یہہ یقین ہوتا جاتا تہا کہ ابتدا اونکی ہندو تہے اوسکی وجہ معلوم ہوجاوے
یہہ قومین ہندؤن سے اپنا لگاس ہونا نہین مانتے ہین اور کہتے ہین کہ اگر ہم کبہی بت پرست تہے تو یون تہے
کہ عارضی طور پر تہوڑے عرصہ کے واسطے مسلمانی چہوڑدی تہی کہٹر خان کے چہ بیٹے تہے جندخان علیخان
سروخان۔ فیروزخان سہراخان اور پہیروخان اوسکے وفات کے قریب تین پشت کے بعد اس قوم کے ہات سے
نیلاب جاتا رہا مگر اونہون نے اوس علاقہ کا جو راولپنڈی اور دریاے اٹک کے بیچمین ہے قبضہ کرلیا اور تب سے
اوس علاقہ کو کہٹر کہتے ہین جندخان کی اولاد نے اوس علاقہ پر قبضہ کیا جسکو اوسکے نام سے جندال کہتی ہین
جو خوشحالگڈہ اور ناڑا کے بیچمین واقع ہے اور باقی فرزند کہٹر خان کے علاقجات متصلہ مین آباد ہوئے اور

* افسوس ہے کہ یہہ روایت ایسی جہوٹ ہوتا ہے کہ عبدالوہاب مذہب سنیون سے قریب تر ہیں نہ شیعون سے تہے شاید بزرگ جسکی نسبت روایت کیجاتی ہے عبدالقدیر
بخاری ہوگا جو اوچ علاقہ بہاولپور مین بارہوین صدی کے اخیر مین تہا اوسکے اولاد مین بزرگ ملیہ تہا +

گوجروں کو بلکہ اپنے قرابتی اوانون کو نکال دیا +

خاندان دریک فیروز خان کہٹھر خان کے چوتھے فرزند کی اولاد ہے اُسکا پڑپوتا رستنا تھا جسکی اولاد ننیال شاخ ہے اوسکی دو پشت کے بعد بلو خان اور عیسٰی خان ہوے بلو سے بلوان نکلے ہین جو بروٹہ مین ہین جہان دریاے ہرو دریاے اٹک مین جاملتا ہے عیسٰی خان کی اولاد و شاخ ہے جسکو عیسال کہتے ہین اور جو بروٹہ کے جنوب کی طرف جو گرالہ اور دھیر مین آباد ہین غور خان بلو خان کے بھتیجے کی اولاد کہرل ہین جو اکوڑے مین ہین اسطرح کے پشتون تک یہہ قوم بڑھتی گئی اور خوشحال رہی اس قوم مین یہہ نہین کہا جاسکتا کہ کچھہ خوبیان نہین ہین مگر نمیدا یہہ قوم اچھی نہین ہے اور آدمی کوتہ اندیش اور فضول خرچ ہین اور اس سبب سے یہہ قوم کبھی دولتمند نہ ہوئی نہ مشہور ہوئی اس قوم کے رئیسون مین سے سب سے اچھا غیرت خان تھا جو دہلی کو قسمت آزمائی کے واسطے گیا اور وہان اوسکو دربار کے ایک عہدہ دار کی ملازمت مین نوکری ملی اور رفتہ رفتہ اوسکو رسوخ حاصل ہوتا گیا آخر کار اپنی وطن کو اسواسطے واپس آیا کہ علاقہ کہٹھر کا ایک حصہ اوسکو فرمان شاہی سے جاگیر مین ملے اس رئیس کے دوسرے بیٹے ذوالفقار خان نے موضع دریک بہرآباد کیا جسکو بہت پہلے اوانون نے آباد کیا تھا اور جسکا نام اونہون نے رشید پور کہا تھا مگر جو ویران ہوگیا تھا صلابت خان غیرت علی خان کے پوتے نے کوٹ صلابت خان اور زندے آباد کئے فیروز الدین اور فضل خان رئیسان حال کے باپ تھے +

کہٹھرون کا حال بہت کچھہ لکھنے کے لایق نہین ہے اونہون نے مثل اپنی ہمسایہ گھیبون اور اوانن کے سکھون کا مقابلہ کیا مگر مثل اونکی مقابلہ لاحاصل رہا وہ بیان کرتے ہین کہ سکھون نے اس سبب سے کہ وہ مالک تھے کہٹھرون کو چوتھا حصہ مالیہ کا عطا کیا تھا اور سکھون کے پچھلے زمانہ کے کاغذات مال مین یہہ عطا لکھی ہے لیکن یہہ نہین لکھا ہے کہ کس رئیس کو یہہ چہارم دی گئی تھی جب سکھون کے کاردار دیوان مولراج کو باغیون نے ہزارہ مین گھیر لیا تھا ملک غلام خان اور فتح خان اوسکی مدد کو گئے اور اوسکی مخلصی کرائی فتح خان کو ضلع راولپنڈی مین بہت زور حاصل تھا اور وہ ہمیشہ سرکار کی خدمت کرتا رہا ۱۸۴۸ء مین اوس نے دریاے اٹک کے معابر کے حفاظت کے واسطے آدمی مہیا کئے اور اور طرح سے اپنی وفاداری دکھائی اوسکے دو ہزار چونسٹھہ روپیکی ۲۰۶۴

جاگیر رہی جسمین سے ساڈے تین سو روپیہ کی جاگیر بسبیل علی الدوام واگذار ہوئی ہے فتح خان کے پاس تھا اسکے
بہای شیر خان مختلف دہات کی زمینداری ہے جس سے پانچ ہزار دو سو چونسٹھ روپیہ کی آمدنی ہے +
نواب خان اور کرم خان اپنے ہم جدیون سے موافق نہین رہے وہ علیحدہ آباد رہے اور اُنکے پاس تین سو
روپیہ کی جاگیر علیحدہ ہے اور آٹھ دیہات ہین اونکی زمینداری ہے +

محمد حیات خان واہ والا

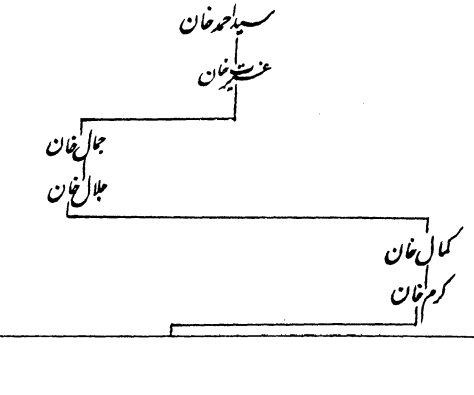

حال خاندان

یہہ خاندان کہٹر ہے اور مثل فتح خان دریک کی فیروزال شاخ مین ہے اور فیروز خان کی اولاد ہے جو کہٹر خان کا چوتھا بیٹا تھا معلوم ہوتا ہے کہ سید احمد قریب اوسی زمانہ کے معہ اپنے فرزند کے دہلی کو گیا تہا جب غیرت خان گیا تھا اور ملازمت شاہی مین نوکر ہوا لیکن وہ مثل غیرت خان کے خوش نصیب نہ تہا اوس کی دختر گل بیگم کے حسن و جمال کا شہرہ سنکر ایک عہدہ دار دربار شاہی کو عشق ہو گیا اور جب سید احمد خان نے اوسکو دینے سے انکار کیا تو غیرت خان اوسکے بہائی کو قید کر دیا سید احمد رات کو اپنی حسین دختر کو لیکر اپنے وطن کو واپس آگیا اور وہان ایک گانو آباد کیا جسکا نام احمد آباد رکہا جو اب ویران ہے غیرت خان قید مین مر گیا اور اُسکے فرزند جمال خان نے اپنے قرابتیون سے لڑ کر احمد آباد کو چہوڑ دیا اور اپنے واسطے ایک گانو جنگل مین آباد کیا جسکا نام اپنے فرزند کے نام جلال سر رکہا کہ جمال خان کے اس چہوٹے گانو کا نام اس سبب سے کہو یا گیا کہ شاہنشاہ شاہجہان نے جب وہ کابل کو جاتے تہے قریب اس گانو کے ایک

سرائے اور ایک محل ۱۶۲۵ء مین تعمیر کیا اون عمارات کی کچھ نشان اب بہی نظر آتے ہین جیسا کہ آصف خانی محل اور گانو کا نام جو واہ ہے اوسکی وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ بادشاہ نے جو اوس موقع کو ملاحظہ کیا تو پانی بہتا ہوا اور خوشنما باغات دیکھکر خوش ہوکر واہ کہا +

اس خاندان کا سرکردہ اسوقت محمد حیات خان ہے اوسکا باپ کرم خان بہادر سپاہی تہا اور ۱۸۴۸ء مین اوس نے ایک جمعیت سوارون اور پیادون کی کہڑی کی اور اوس جمعیت کو کپتان نکلسن صاحب نے درہ مارگلا کے تصرف مین رکہنے کے واسطے مامور کیا کرم خان کا گہر واہ مین سکہون کے مفسد سپاہ نے زیر حکم اودتا سنگہ اٹاریوالے کے جلادیا اور تہوڑے عرصہ کے بعد درحالیکہ کرم خان باغ مین دوپہر کے وقت آرام مین تہا اوسکو اوسکے خاندان کے پرانے دشمن فتح خان نے ناگاہ حملہ کرکے مار دیا اوسکے بعد محمد حیات خان نے چند نئے سپاہی بہرتی کئے اور کپتان ایبٹ صاحب کے پاس بمقام ناڑا حاضر ہوگیا اور جب تک لڑای ختم ہوئی تب تک صاحب موصوف کے ہمرکاب رہا ۱۸۵۷ عیسوی مین جنرل نکلسین صاحب پشاور مین ڈپٹی کشنر تہے اور جب مفسدہ شروع ہوا اونہون نے محمد حیات خان کو حکم دیا کہ خدمت کے واسطے ایک جمعیت آفریدیون کی بہرتی کری اور جب خبر نکلسن صاحب پنجاب کے متحرک سپاہ کے دستہ کے کمانڈ پر مامور ہوئے اونہون نے محمد حیات خان کو اپنا دیسی اڈی کانگ مقرر کیا حیات خان خبر نکلسن صاحب کے ساتہہ تہا جب صاحب موصوف نے ہوتی مردان مین ۶ ۴ رجمنٹ ہندوستانی پیادگان کو اور نوین سالہ کو ترمون گہاٹ پر سخت سزا دی تہی حیات خان دہلی کو فوج کے ساتہہ گیا تہا اور جب تک محاصرہ رہا بہادری سے لڑتا رہا جب خبر نکلسن صاحب کو دہلی کی شہر کے فتح ہونے وقت زخم کاری لگا جس سے وہ جان بر نہوئے محمد حیات خان اونکے ساتہہ تہا اور دم اخیر تک چند روز جب تک صاحب زندہ رہے نہایت وفاداری سے اونکی خدمت کرتا رہا بعد اوسکے محمد حیات خان پشاور کو واپس آیا اور تہانہ دار مقرر ہوا اور چند ماہ کے بعد اوسکی تبدیلی جہلم کو ہوئی اور تلہ گنگ کا تحصیلدار مقرر ہوا مئی ۱۸۶۱ء مین محمد حیات خان عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پر ممتاز کیا گیا اور شاہپور مین متعین ہوا بعد ازان وہ ہنون کو تبدیل کیا گیا محمد حیات خان جیسا میدان جنگ مین بہادر ثابت ہوا ویسا ہی ان عہدون مین بہت اچھا کام دیتا رہا محمد حیات خان کو

کسیقدر علمی لیاقت ہے اور اوس نے ایک کتاب موسوم حیات افغانی تالیف کی ہے جس مین اقوام سرحدی کا حال لکھا ہے (محمد حیات خان کو ۱۸۷۳ء مین اوسکے خدمات کے صلہ مین جو سرحد پر اوس نے کین ستارہ ہند کا تمغا عطا ہوا اور نیز منصب اسسٹنٹ کمشنر دیا گیا ۱۸۷۹ء مین جو لڑائی افغانستان کے ساتھہ سرکار کی ہوئی محمد حیات خان جسب افسر پولیٹیکل مامور کیا گیا)

بہادر خان محمد حیات کا بھائی ضلع راولپنڈی مین دینی انسپکٹر پولیس تہا +

قاضی فضل احمد

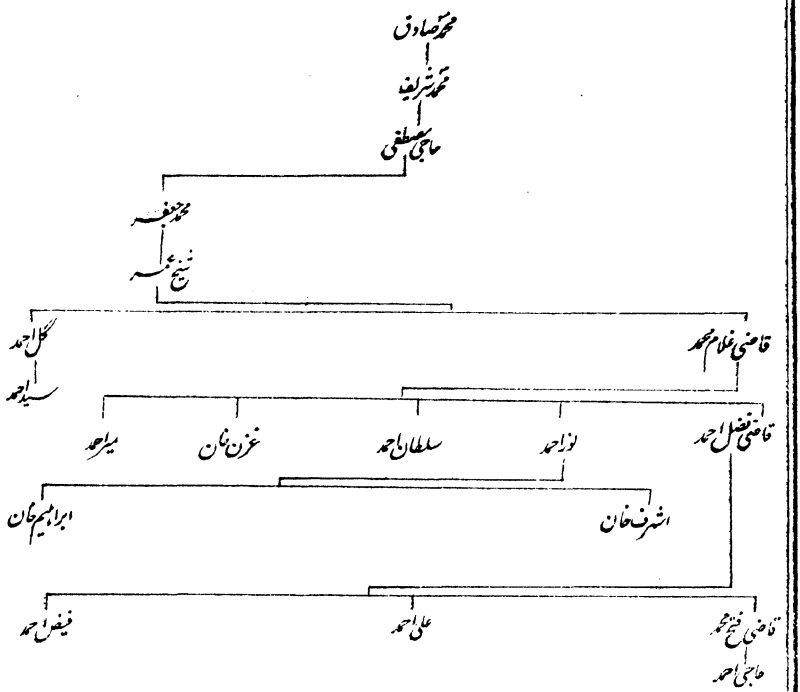

حال خاندان

تین سو برس سے کچھ زیادہ ہوئے ہمایون بادشاہ کے عہد سلطنت مین محمد صادق جو قوم کہتر سے تہا دہلی کے نواح سے چیچہہ مین آیا اور وہان اٹک سے پچہہ میل کے فاصلہ پر اوسنے دیہ فتو چک آباد کیا نیز اوس نے گوندل پشاور کی سڑک پر اور جٹیال اور دیگر دیہات آباد کئے جو بادشاہ نے اوسکو جاگیر مین بخش دئے محمد صادق کسیقدر صاحب علم تہا اور چونکہ چیچہہ مین عالم کم تہے اوسکو اوسکے علم کے سبب سے قاضی کا منصب حاصل ہوا چنانچہ وہ

اپنی حیات تک قاضی رہا اور بعد اوسکے اوسکا فرزند قاضی ہوا لیکن تیسری پشت مین یہہ منصب اس خاندان مین نہین رہا اور ایک رئیس محمد حسین نامی کو دیا گیا جو قریب رہتا تہا محمد جعفر نے پھر یہہ منصب حاصل کیا اور اب بہی یہہ منصب اوسکی اولاد کو حاصل ہے لیکن اب مقدمات وہ طے نہین کرتے ہین اس خاندان کا حال چندان معلوم نہین ہے اور کہبی یہہ خاندان چندان عظمت کی حالت مین نہین تہا اور جو کچہہ کاغذات قاضی کے پاس تہے وہ سکہون نے ۱۸۴۸ء مین جب اونہون نے اٹک پر تصرف کیا تلف کر دئے تہے جب رنجیت سنگہ نے ۱۸۱۳ء مین قلعہ اٹک کو لیا تہا قاضی غلام محمد اپنی جان کے اندیشہ سے دریا کے پار خطک کو بہاگ گیا تہا وہان اوسنے فیروز خان کے پاس پناہ لی سکہون نے اوسکا گہر جلا دیا اور اوسکا مال اسباب لوٹ لیا سردار امیر سنگہ سندہانوالیہ نے اوسکو بلا لیا اور اوسکے پرانی جاگیر کا کچہہ حصہ واپس کر دیا اور ایک نئی جاگیر تین سو روپیہ کی خطک مین دی اسکے تہوڑے عرصے کے بعد رنجیت سنگہ نے اوسکو سرکار کی طرف سے علاقجات خطک اور یوسف زئی مین وکیل مقرر کر دیا اور اس منصب پر وہ ۱۸۴۲ء تک رہا اوس سال اوسکو ایک ہنگ نے جسکو اوس نے آزردہ کیا تہا مار ڈالا اوسکا بڑا بیٹا فضل احمد اوسکی جگہہ وکیل مقرر کیا گیا اور اس منصب پر وہ اغاز عمل سرکار انگریزی تک رہا اور اوس علاقہ کے پٹہانون مین اوسکو اس منصب کی حالت مین بہت اختیار اور رسوخ رہا یہہ قاضی اچہا آدمی ہے اور دونو طرف دریاے اٹک کے رسوخ اور اعتبار رکہتا ہے وہ ہمیشہ سرکار کا وفادار رہا اور اوس علاقہ کے انتظام مین حکام انگریزی کو اچہی مدد دیتا رہا ۱۸۴۸ء مین اوس نے اچہے خدمت کی اور اوسکا برادر زادہ اور چند آدمی جب تک لڑائی رہی کپتان نکلسین صاحب کے ساتہہ خدمت دیتے رہے ۱۸۵۷ء مین اوس نے وفاداری کے ساتہہ اچہی خدمت کی اور قلعہ اٹک مین سامان رسد وغیرہ کے جمع کرنے مین مدد کی اوسکو اوسکی خدمات کے جلد مین دو سو روپیہ کا خلعت ملا اوس کے بہائی نور احمد کو چہہ سو روپیہ نقد ملا کرتا تہا اور یہہ مواجب نور احمد کی وفات پر ضبط ہو گیا تہا اسمین سے ساٹہہ روپیہ کا حصہ فضل احمد کے حیات تک واگذار ہوا فضل احمد کے پاس جین حیات اوس کے گوندل جاگیر مین ہے جسکی جمع آٹہہ سو انتالیس ۸۳۹ روپیہ ہے اوس مین سے چہارم حصہ بسبیل علی الدوام

واگذار رہیگا اوسکے پاس اس علاقہ مین زمینداری بہی ہے صحیح فضل احمد نے اپنی خوشی سے اپنے
بہائیون کو اور قریبی سید احمد کو جاگیر مین حصہ دیا تہا اس مہربانی کا اوسکو
افسوس ہے کہ وہ حصص اونکی حین حیات ہے
واگذار رہے ٭

ملک فیروزالدین خان شمس آبادوالا

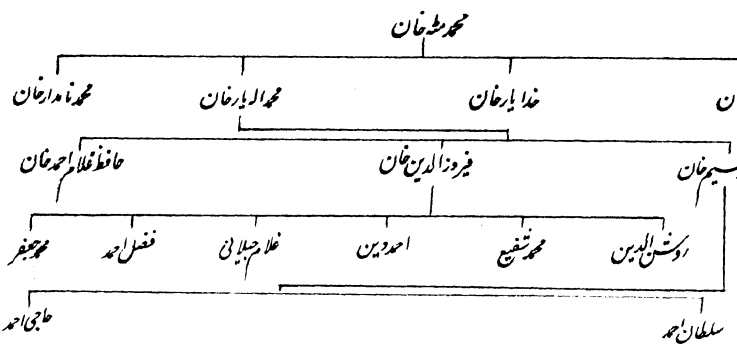

حال خاندان

قوم اوان کی ابتدا کا حال جس قوم کا ملک فیروزالدین خان ہے ایسا ہے کہ اوسکے نسبت بہت تخیلات کی گئی ہین کبھی اونکو خیال کیا گیا ہے کہ ابتدا مین وہ ہندو تھے کبھی یہ خیال گیا گیا ہے کہ وہ ابتدا مین افغان تھے اور بعض یہہ خیال کرتے ہین کہ یہہ قوم اوس قوم کی اولاد ہے جنکو تجربے یونانی کہتے تھے قوم اوانون کی اپنی روائیتون مین کچھ بھی نہین ہے جس سے خیال آخر الذکر کو تقویت ہو اور واقع مین اس مین بہت شک ہے کہ کوئی یونانی تجربہ مین آباد رہے ہوئے تھے غالب بات یہہ ہے کہ سکندر کی قوم مین جو یونانی تھے اوسمین سے ہر متنفس ممالک مشرق اور ہندوستان سے مراجانے مین بہت خوش تھا اور سکندر کی قوم مین سے جو سپاہ بختر مین پیچھے رہ گئی اوس مین وہ معاون تھے جو یونان کے نہین تھے اور اونکی نسبت نہ کوئی مورخ نہ کوئی محقق السنہ کچھہ بھی پرواکرتا کہ اونکی ابتدا کو تحقیق کرتا اوان کل پنجاب مین جابجا بہت پھیلے ہوئی ہین راولپنڈی اور جہلم مین اونکی سب سے زیادہ کثرت ہے مگر شاہ پور اور ٹلمبہ مین بھی وہ کثرت سے ہین بلکہ

دریائے سندہ کے پار ڈیرہ جات مین بہی ہین اور قریب تین ہزار کے یوسف زئی کے میدان مین آباد ہین
گجرات اور سیالکوٹ مین بہت سے اوانون کے دیہات ہین اور چند دیہات امرتسر اور جالندہر مین ہین مگر
اِس قوم کے سب شاخین متفق اللفظ کہتے ہین کہ وہ ابتدا مین ہندوستان مین غزنین کے نواح سے آئے
تہے اور سب اپنا نکاس حضرت علی پیغمبر کے داماد سے بتاتے ہین قطب شاہ جو غزنین سے سلطان محمود کے ساتہہ
آیا تہا اوانون اور کہوکہرون اور کہٹرون کا مشترک مورث تہا اور فتح خان دریک کے حال مین کچہہ ذکر اوان
کے تعلق کا اون قومون سے ہے معلوم ہوتا ہے کہ اوان پہلے راولپنڈی مین آباد ہوئے جب علاقہ مین
شمیر خان نے دریائے اٹک پر ایک قصبہ آباد کیا جسکا نام اوس نے اپنے نام پر شمیر آباد رکہا رفتہ رفتہ وہ ملک
مین پہیلتے گئے اور گوجرون اور اپنے قریبیون کہٹرون سے لڑتے رہے اور جنجوعون کو نکال دیا جنہون نے
بہت پرانے زمانہ مین علاقہ جہلم پر قبضہ کر لیا تہا اور بعد ازان اوانون کو کہٹرون نے اونکے مقبوضون سے
نکال دیا کہٹر سب قومون سے زور آور قوم ہے قوم اوان کے مختلف شاخون کے تاریخ کا حال لکہنا دشوار ہے
یہہ قوم فقط اضلاع راولپنڈی جہلم اور شاہپور مین کسی عظمت کو پہونچے تہے پنجاب کے دیگر قطعات مین وہ
غریب کشتکار رہے ایسے اچہے کاشتکار رتو اوان نہین ہین جیسے جٹ ہین لیکن تاہم محنتی اور ہوشیار راولپنڈی
مین پرانے زمانہ مین وہ کہٹر کے علاقہ پر قابض تہے اور اب بہی وہان آباد ہین گو اب مالک نہین ہین اور اس
علاقہ مین سینڈو خان چہان کا سمند خان سروالہ کا اور سرفراز خان جندگبد یال والہ اونکے سرکردہ آدمی
ہین شاہپور کے ضلع مین اوان علاقہ کوہستان جانب شمال و مغرب مین جہلم نوشہرہ اور سکیسر مین آباد ہے
جہان اس قوم کا رئیس اب بہی رہتا ہے اور جہلم کے علاقہ مین اُس ضلع کے مغرب مین جسکو اوان کڑی یا مین کہتے ہین
کہیر اور منہون کے کہتے ہین راولپنڈی کے شمال مین گولڑے ہین جو اوانون کی ایک شاخ ہے پرانے
زمانہ مین گولڑے بڑے لوٹیرے مشہور تہے لیکن اب گولڑے تعداد مین کم ہین اور کوئی رئیس اونکا کسی
منزلت کا نہین ہے ٭

شمس آباد کے خاندان کا چندان لکہنے کے قابل حال نہین ہے اوسکا رئیس دعوے کرتا ہے کہ وہ شمیر خان کے

اولاد ہے جس نے اوس گانو کو آباد کیا تہا اور جس نے زمین کو جو اوس گانو کے اور اٹک کے ابین ہے دریا مین سے علیحدہ کیا تہا کہتے ہین کہ اوس زمین مین دریائے اٹک ہین مین زیادہ تہا اور عمق مین بہت کم تہا اور کنارہ چپ کی طرف اور دور تک دلدل تہی شمس آباد سڑک کلان سے کچھ ہٹا ہوا ہے اور اوسکے باشندے معلوم ہوتا ہے کہ خیال کرتے رہے کہ ہم ایسے موقع مین ہین کہ حملہ ہمارے اوپر آسانی سے ہوسکتا ہے اور سلطنتی علاقہ کے ملکی امور مین اُنہون نے دخل نہین دیا اور اپنے گانو مین غریبانہ آباد رہے اور دہلی کی طرف فوجون پر فوجین چلی جاتی رہین اور اس گانو کے آدمیون کو کسی نے نہین چھیڑا آخر کار ۱۸۱۳ء مین فوج کابل نے جسکا ایک حصہ قلعہ اٹک کو محاصرہ کر رہا تہا شمس آباد مین خیمہ کیا اور جب دیوان محکم چند نے افغانون کو شکست دی اوس نے اِس گانو کو یہہ خیال کرکے تباہ کردیا کہ اوسکے باشندون نے افغانون کی مدد کی تہی مگر مہاراجہ نے یہہ محال اس خاندان کو واپس دیدیا اور نسیم خان کو اجازت دی کہ گانو کو پھر آباد کرلے چنانچہ نسیم خان نے بہت روپیہ خرچ کرکے گانو کو پھر بنایا فیروزالدین نے سکھون کی نوکری اختیار کی اور اپنے بہائی کی جاگیر پر قابض ہوا ۱۸۴۸ء-۴۹ء مین اوس نے زیر حکم کپتان نکلسن صاحب کے رام نگر بارگلا پنڈ دادنخان مین اور جگہہ اچھی خدمت کی ۱۸۵۷ء مین اوس نے پہروفاداری اور بہادری ظاہر کی اور سوار اور پیادہ بہرتی کرکے دریائے اٹک کے معابر کی حفاظت کے خبرل نکلسن صاحب ملک فیروزالدین کو بہت اچھا سمجھتے تہے اور صاحب موصوف نے اپنی فوج کے ساتہہ اوسکو دہلی کو لیجانا چاہا لیکن اوس وقت وہ اپنے علاقہ سے علیحدہ نہ کیا جاسکتا تہا ملک فیروزالدین ۱۸۵۰ء سے ۱۸۵۷ء تک راولپنڈی مین تحصیلدار رہتا اور ۱۸۵۸ء سے ۱۸۶۳ء تک گوجر خان کا تحصیلدار رہا ملک فیروزالدین کے حین حیات چار سو روپیہ کی پنشن تہی اور موضع شمس آباد جسکی جمع دو ہزار دو سو روپیہ تہی علے الدوام واگذار ہوا ہے +

راجہ کرم داد خان گلگہر

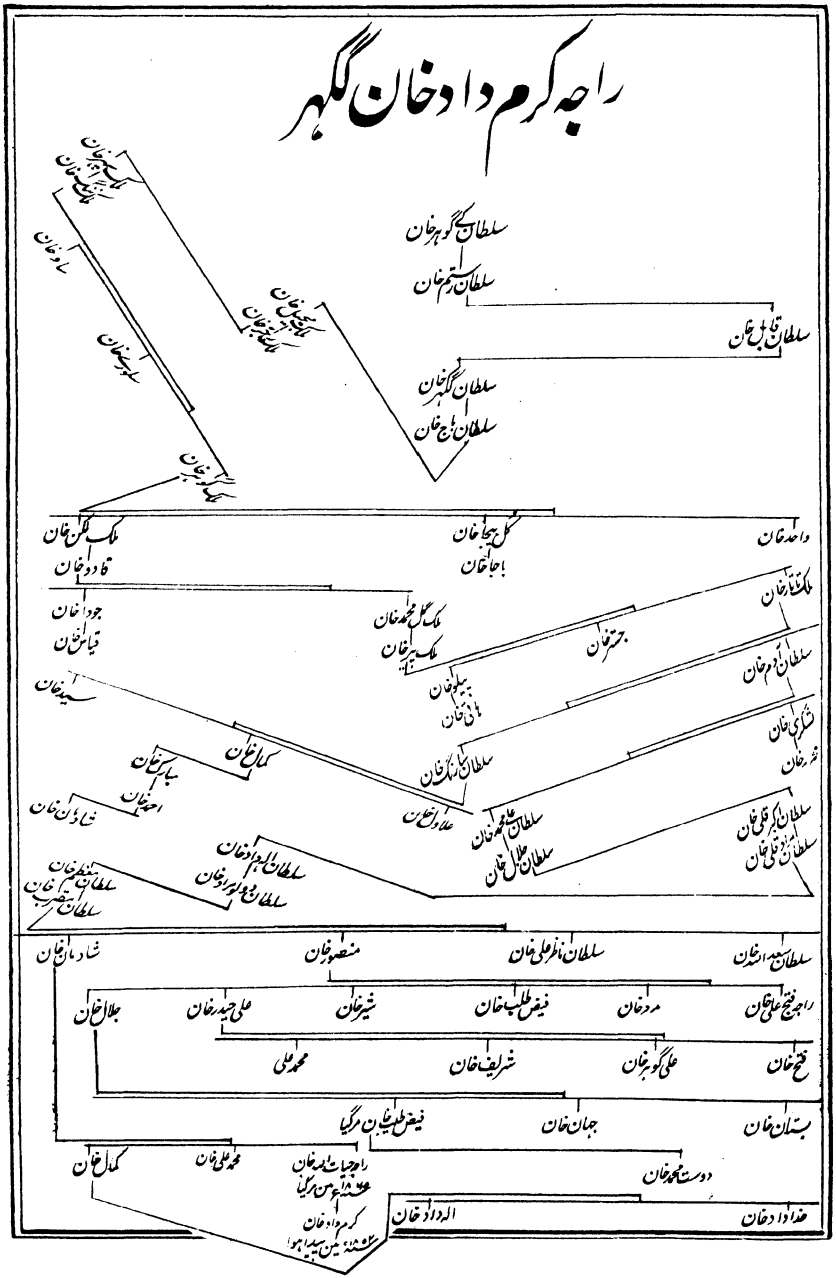

حال اس قوم کا

پنجاب کے کسی قوم کا تاریخ مین اتنا ذکر نہین ہے جتنا گکھڑون کا ہے یہہ قوم کئی سو سال تک بہت طاقتور رہی تہی اور بڑا ملک اوسکے قبضہ مین تہا وجہ اونکی طاقت کی یہہ تہی کہ اون مین اتفاق تہا یہہ مطلب نہین ہے کہ رقیب رئیسون مین فساد اور لڑائیان نہین ہوتی تہین بعض بعض حالتون مین عرصون تک اون مین جنگ وجدال ہوتا رہتا تہا لیکن ہمیشہ یہہ بات تہی کہ ایک نہ ایک رئیس کل قوم کا سرکردہ مانا جاتا تہا اور جب کوئی بیرونی غنیم آتا تہا تو سب خین اوسکی سرکردگی مین اوس سے لڑنے کو جاتی تہین اسی انتظام اور ترتیب کے سبب سے وہ اس قابل ہوئی تہی کہ اونہون نے اوانون گوجرون کہکھرون اور جنجوعون کو شکستین دی تہین وہ قومین ایسی تہین کہ اون مین آپسمین نفاق رہتا تہا اور جب کوئی غنیم بہی ایسا آتا تہا کہ سب کا دشمن تہا تب بہی وہ آپسمین اتفاق نہین کر سکتے تہے گکھر اپنا نکاس کے گوہر سے بتاتے ہین جو اصفہان واقع ایران مین تہا کے گوہر کا بیٹا سلطان کید بڑا سپاہی تہا اور قابلمند تہا اور اسنے بدخشان اور تبت کا ایک حصہ فتح کیا تہا جس پر وہ اپنی حیات تک قابض رہا اور جسکو اپنی بیٹی سلطان طیب کے واسطے چہوڑ گیا سات پشت تک اوسکا خاندان تبت مین حکومت کرتا رہا بعد اوسکے سلطان کو بلے جو کید سے آٹہوین پشت مین تہا منور خان سے کشمیر کو فتح کیا اور منور خان کی دختر سے اپنے فرزند فرخ کے شادی کر دی تیرہ پشت تک گکھر کشمیر پر قابض رہے اور فرمان روا یہہ رئیس رہے فرخ امیر میرداد۔ خیر الدین۔ گوہر گنج۔ نور الدین۔ مراد۔ نجفیار۔ عالم۔ سمند۔ محراب اور رستم۔ ایک دوسرے کے بعد حکومت کرتے رہے رستم کے عہد مین کشمیری سرکش ہو گئے اور رستم کو اونہون نے قتل کر دیا اور اوسکا بیٹا قابل صلاح الدین بیگتگین کے پاس بہاگ گیا جو اوسوقت ۹۸۵ھ مین کابل مین بادشاہ تہا اس بات کا تحقیق کرنا بہت مشکل ہے کہ گکھڑون کا یہہ بیان بسبب تبت اور کشمیر کے سچ ہے لیکن یہہ بات تحقیق ہے کہ اونہون نے کشمیر پر بہت اوایل زمانہ مین تاخت کی تہی اور اونکے نشانات اب بہی اوس ملک کے شمال اور مغرب مین پائے جاتے ہین لیکن اس بات کا کچہہ بہی ثبوت نہین ہے کہ گکھڑون نے جگہ وہان حکومت کی اور کوئی خاندان گکھڑون کا وہان حکمران رہا واقعی ان رئیسون کے نام جو ہے ہین کئی انہین سے مسلمانے نام ہین

مثلاً خیر الدین نور الدین اور اوس زمانہ مین بالتحقیق گکھڑ مسلمان نہین تہے اون مسلمان مصنفون کی تاریخون مین جیسے کہ ہم اور فرشتہ جنکی تاریخون مین گکھڑون کا ذکر ہے لکہا ہے کہ اونہون نے تیرہوین صدی عیسائی مین دین حق کو قبول کیا تہا فرشتہ نے اونکی نسبت واقع مین لکہا ہے کہ ۱۲۰۰ء مین گکھڑ وحشی سیرت تہے جن مین دختر کشی رائج تہی اور ایک عورت کے کئی شوہر ہوتے تہے اور مسلمانون کے ساتہہ سخت تشدد کرتے تہے اور گکھڑون نے دین اسلام فقط محمد غوری کی سلطنت کے آخر زمانہ مین اختیار کیا تہا اگر کشمیر مین تیرہ پشت تک کوئی مسلمانی خاندان شاہی ۱۳۰۰ء سے پیشتر ہوتا جب قابل سبکتگین کے پاس بہاگ گیا تہا تو غالب ہے کہ پہر ۱۳۲۶ء مین اس بات کی ضرورت نہوتی کہ کشمیر مین پہر دین محمدی پہیلایا جاتا حالانکہ یہہ بات تحقیق ہے کہ اوس سنہ مین شاہ میر معروف شمس الدین کے عہد مین اس ملک مین دین اسلام نافذ کیا گیا واقع مین اس مین ہی شک ہوسکتا ہے کہ گکھڑون کی ابتدا ایران سے ہی بڑی بات انکے موافق یہہ ہے کہ گکھڑ عموماً شیعہ ہین حالانکہ اونکی طرف کے ملک کے تمام اور مسلمان قومین سنی ہین یہہ بہی خیال کیا گیا ہے کہ گکھڑ گوجر کے قوم کی ایک شاخ ہین مگر اس قیاس کے تائید مین فقط مبہم سے دلیل متعلق بہ تحقیق السند ہے جو ایسی دلچسپ نہین ہے کہ سوائے مختصر ذکر کے اوسکو بسط کے ساتہہ لکہا جاوے فرشتہ کے قول کے مطابق گکھڑ پنجاب مین ۱۰۸۲ء مین یعنے ایسی ابتدائی زمانہ مین آباد تہے اور اوس سال کے قریب اونہون نے افغانون سے صلح ایسی کی کہ دونو فریق جنگ وجدال مین شریک رہین خواہ وہ کسی پر حملہ کرین خواہ اونپر کوئی آکر حملہ کرے اور افغانون نے گکھڑون کی مدد راجہ لاہور کے مقابلہ مین کی غالب یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اوس زمانہ مین گکھڑ دریائے سندہ پر آباد تہے اگرچہ اونکی اپنی تاریخ جو ہے اوس کے خلاف ہے مگر یہہ بات غالب نہین ہے کہ افغان جو اوس زمانہ مین نئے نئے مسلمان ہوے تہے اور خونخوار اور پرہیت تہے اور جوش مین بہرے ہوئے تہے ایک بت پرست قوم سے صلح کرتے قابل خان نے سبکتگین کے ملازمت مین نوکری حاصل کی اور اوسکا دوسرا بیٹا گکھڑ شاہ جس سے یہہ

ضرور تاً ابتدای حال گکھڑون کا اوس طرح لکہا گیا جیسا کہ اوپر بیان ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ بعض جہوٹ ہے غالباً یہہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ خاسان یا افغانستان سے آئے تہے اور پنجاب مین ۱۰۰۰ء سے پیچہے نہین آباد ہوے تہے راجہ ہوڈی کی نسبت جو گکھڑ رئیس تہا لکہا گیا ہے کہ اوسنے دختر رسالو سے جو سالکوٹ کا رئیس اور سالو اون کے سولہ بیٹون مین سے ایک بیٹا تہا شادی کی تہی رسالو سالکوٹ مین ۱۱۳۰ء مین حکمران تہا ممکن ہے کہ یہہ بات جہوٹ ہو مگر اس سے ہر حال اسقدر پتہ لگتا یا جاتا ہے کہ جو وہ اون مین اوس سے معلوم ہوتا ہو گکھڑ پنجاب مین مدت سے آباد ہین علاوہ اسکے ذرا لیگ گکھڑون کا یہہ بیان ہے کہ اونکی قوم کا بانی محمود شاہ کی فوج مین ایک افسر تہا فرشتہ لکہتا ہے کہ اسی محمود پر ۱۰۰۴ء مین پشاور کے نواح مین تیس ہزار گکھڑون نے حملہ کیا تہا جو مسلمانون کے لشکر مین اوس کے بہتیرے دشمن تہے جنہون نے اوسکو قتل کرنا چاہا یا گیا تہا مگر اوسنے بچہ محمود کے بہائی ارادی مارا گیا تہا

قوم اپنا نام نکلتا کہتی ہے محمود غزنوی کے ساتھ گیا رہوین صدی مین ہندوستان مین آیا اور اپنی قوم کو لکھر جو اوس زمانہ مین تعداد مین کثیر تھی جہانہ پونیر مین دریاے جہلم پر آباد ہونے کی اجازت حاصل کی اوس مقام کا نام اب کوٹ ہتوڑے عرصہ مین اوس نے وسیع علاقہ پر جسکا نام پوٹھا ہے مابین جہلم اور دریاے اٹک کے قبضہ کرلیا اوسکا بیٹا باج خان جب اوسکا باپ مرا نابالغ تہا اور اوسکی بیوہ بیس سال تک کے ساتھ حکمرانی کرتی رہی سیوگی گکھڑ شاہ کا پوتا تحصیل گوجر خان کی سوگیال شاخ کا مورث تہا اوسکے برادر زادہ جرخان نے دہ دنگلی بنایا جو اس قوم کا صدر مقام ہوا دن ایک جن تہا جو گردنوح کے ملک مین تکلیف بہت دیتا تہا اور رجرخان نے اوسکو نکال دینے کا عزم پختہ کیا رجرخان نے ایک متبرک فقیر کو مدد دینے کو بلایا اور جس غار مین جن رہتا تہا اوس سے برآمد کے سب راہ بند کردی اور پہرا وسکو پھوک دینے کی تیاری کی مگر جن کو پھوکا جانے کیواسطے ٹہیرنے کو جی نہین چاہا اور پہاڑ مین ایک سوراخ کرکے جواب ہی نظر آتا ہے بہاگ گیا جو گانوا وس موقع پر بنایا گیا اور اسکا نام جن کے اور گلی کے نام سے ہے جو راستہ جن کے بنایا تہا رکہا گیا رجرخان ۱۱۶۰ھ مین مرگیا اور اسکے بعد اوسکا بیٹا سپہر خان جانشین ہوا جسکا حال کچہہ لکہنے کے قابل نہین ہے رنگ خان نے جو سپہر خان کے پیچھے ہوا فدائی خان کہوکہر کے ساتھ سازش مین اتفاق کرکے بادشاہ محمد غوری کو قتل کیا محمد غوری نے اپنے خبرل قطب الدین بیگ کو گکھڑون کے مقابلہ مین بہیجا تہا جو لاہور کی فصیل تک غارت گری کرتے تہے قطب الدین نے گکھڑون کو شکست دی اور بہت گکھڑ قتل کئے گئے اور رنگ خان نے یہہ خیال کرکے کہ بادشاہ نے میری قوم کے نابود کردینے کی نیت پختہ کرلی ہے اوسکو قتل کی تجویز کی ۱۴ مارچ ۱۲۰۶ء کو محمد غوری غزنین کی طرف جاتا ہوا دریاے اٹک کے کنارے پر خیمہ زن ہوا رات کے وقت گرمی تہی اور بادشاہ کے خیمہ کی جو قناتین تہین اس سبب سے اوٹہادی گئی تہین اس سبب سے قاتل خیمہ کے دروازے تک نادیدہ پہونچگئے دروازے پر پہرہ والے فرشتور کرکے خبر کی مگر پہرہ والے کو اوسیوقت قاتلون نے قتل کردیا اور گکھڑ بادشاہ کے خیمہ مین داخل ہوے جہان بادشاہ سویا ہوا تہا اور دو غلام پنکہہ کر رہے تہے گکھڑون نے بادشاہ پر وار کرنے شروع کئے اور بائیس زخم لگائے غلامون کا شور سنکر گارد دوڑ کر آئی مگر ایسی دیر ہوگئی تہی کہ بادشاہ کو نہ بچا سکے اگرچہ قاتلون مین سے اکثر گرفتار کئے گئے اور بہت تعذیب کے ساتھ قتل کئے گئے کوہر خان اپنے باپ کا جانشین ہوا اور دوسرے فرزند

شاہوری خان سے ستوال اور لوری گکھڑ نکلے ہین سنال شاخ سن سے نکلے ہے جو تیسرا بیٹا تہا بوہر خان کے عہد حکومت مین آوہ دگی اوسکو نہین رہی ۱۴۳۲ء مین علاقہ پوٹہار پر نصیر الدین محمود نے یورش کی اور ۱۴۴۱ء مین جو بہلول نے یورش کی تہی اور اوس مین گکھڑون نے اونکی مدد کی تہی اوس امداد کے یاداش مین نصیر الدین کے ہزار گکھڑ مرد عورت اور بچے اسیر کرکے غلامی مین لے گیا بوجا خان بوہر خان کا برادر زادہ اوس سے سرکش ہوگیا اور سرخود روہتاس مین رئیس بنگیا اوسنجہا اوس نے بگیال شاخ کی بنا ڈالی اور یہہ شاخ ابتک روہتاس اور دہمیلی مین آباد ہے امیر تیمور کی یورش گل محمد کی ریاست کے عہد مین ہوئی اور گل محمد ۱۴۰۳ء مین مر گیا اوسکے بعد جو دو رئیس ہوئے وہ کسی لیاقت کے آدمی نہین تہے مگر جسپر خان برادر پیر خان کا ذکر اکثر مسلمانی تاریخ مین ہے کہ بہادر اور کامیاب خبرل تہا۔ جسپر خان* نے کشمیر پر تاخت کی اور الرشاہ کو جو اوس ملک کا بادشاہ تہا اسیر کرلیا بعد اوسکے ملک تے خان کے ساتہہ شامل ہوکر جو ایک ترکی خبرل تہا اوس نے جالندہر پر تصرف کیا اور دہلی کی طرف کوچ کیا الدہیا نہ مین اوسپر بادشاہ کی فوج نے حملہ کیا اور اوسکو شکست ہوئی یہہ شکست ۸۔ اکتوبر ۱۴۴۲ء کو ہوئی اور وہ راولپنڈی کو چلا گیا اور وہان سے لاہور پر اور پہر جمون پر حملہ کیا جمون کے راجہ رائے بہیم کو اوس نے شکست دی اور اوسکو قتل کیا ۱۴۵۳ء مین مر گیا تاتار خان کی حکومت تہوڑے عرصہ تک رہی اوسکا برادر زادہ ہاتی خان اوسکے مقابلہ مین سرکش ہوگیا اور اوسکو اسیر کرکے قتل کیا اوسکے دو فرزند نابالغ تہے اور جنجوعہ کے رئیس درویش خان نے موقع پاکر بہت سا اپنا علاقہ واپس لے لیا جو اوسکی قوم سے گکھڑون نے چہین لیا تہا ہاتی خان نے اوسکا مقابلہ کیا مگر اوسکو شکست ہوئی اور وہ مجبور سیال کو بہاگ گیا اور اوسکے رشتہ دار سارنگ خان اور آدم خان دنگلی کو بہاگ گئے جہان رئیس جنجوعہ نے اونکا تعاقب کیا اب ہاتی خان نے اپنی قوم کو اکٹہا کیا اور جنجوعون پر دہاوا کیا حالیکہ وہ کوچ کرتے تہے حملہ کیا اور بہت آدمی اونکے قتل کرکے اونکو بہگا دیا جب بابر بادشاہ نے ہندوستان پر یورش کی ہاتی خان گکھڑون کا رئیس تہا اور بابر شاہ کے تورک مین ایک دلچسپ تذکرہ اوسکے جنگ کا رئیس گکھڑون کے ساتہہ ہے بابر پیر والہ پر گیا جو گکھڑون کا صدر مقام تہا یہہ جگہہ پہاڑون کے اندر مضبوط مقام مین ہے گکھڑون نے بہت بہادری سے مقابلہ کیا مگر بابر نے اوسپر تصرف کرلیا جیسے بابر کی فوج شہر کے دروازہ مین داخل ہوئے ہاتی خان دوسرے دروازہ سے نکل گیا سلطان سارنگ خان اب بالغ ہوگیا تہا

* جسپر خان راجپوت کا ذکر ہے کہ وہ سنگا کا ایک بہائی تہا جس نے ٹلہ مین بمقابلہ بابر شاہ کے جنگ کے تہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ گکھڑ جنجوعہ کی طرف اتنی دور کبہی نہین گئے جتنی درنظر ہے غالباً ٹلہ مین کٹنے لڑے ہونگے جو ایک پرانے راجپوت قوم دوآبہ باری کے جنوبی علاقون مین آباد ہے۔

اور جب اوسنے دیکھا کہ اپنے رشتہ دار کو زور سے نہین نکال سکتا ہون تو اوس نے زہر دیکر اوسکو مار ڈالا اور ۱۵۲۵ء مین ریاست اختیار کی سلطان سارنگ اور اوسکے بھائی نے بابر کی اطاعت قبول کی اور آدم خان گکھڑ کے ایک جمعیت لیکر بابر کے ساتھہ دہلی کو گیا اور اس خدمت کے جلد و مین بادشاہ نے علاقہ پوٹھہار اوسکو مستقل کر دیا ۱۵۴۱ء مین شیر شاہ نے ہمایون بادشاہ کو جب ہندوستان سے نکال دیا تو اوس نے مشہور قلعہ روہتاس کا تعمیر کیا جہان اُسنے بارہ ہزار سپاہ زیر حکم اپنے خبرل خواص خان کے مامور کی اس غرض سے کہ ہمایون بادشاہ پھر نہ آسکے سارنگ خان نے فیاضانہ سلوک بابر بادشاہ کا یاد رکھکر اوسکے فرزند کا ساتھہ دیا اور ایسی کارروائی کی کہ جو سپاہ روہتاس مین تھی اُسکو کسی وقت آرام نہین دیا قلعہ کے گرد کے علاقہ کو وہ لوٹتا رہا اور جو سپاہ سامان رسد وغیرہ لیکر آتے تھے اوسپر حملہ کرتا رہا ۱۵۴۳ء مین شیر شاہ کی وفات کے بعد اوسکے بیٹے سلیم شاہ نے گکھڑون کو سزا دینے کا عزم کیا اور بہاری جمعیت لیکر اونکے اوپر چڑہا سارنگ خان نے امن کی درخواست کی مگر ایک بھی شرط اوسکی منظور نہین کی گئی اور اوسکا فرزند کمال خان جو بطور سفارت بادشاہ کے لشکر مین بھیجا گیا تھا پابجولان کیا گیا دو سال تک جس عرصہ مین سلطان سارنگ اور سولہ آدمی اوسکے خاندان کے مارے گئے گکھڑ جیتتی کبھی ہارتے جنگ کرتے رہے اور ۱۵۵۳ء مین شاہزادہ کامران نے جو ہمایون کا بھائی تھا جس سے اوسکا نزاع تھا اور جس نے اوسکو کابل سے نکال دیا تھا گکھڑون مین کر پناہ لی تین سال کے متصل لڑائی قلعہ بہرہ دان اکثر چھینا گیا اور کھویا گیا مگر کیسی کثیر فوج اونکے اوپر بھیجی گئی گکھڑ معہ بہادر اور متفق تھے اپنی جگہ بیٹھے رہے اور سلیم شاہ نے مانگا کہ اونکو مطیع کرنا ناممکن تھا ۱۵۵۳ء شاہزادہ کامران جسنے پھر اپنے بھائی سے جنگ کی تھی اور متصل خیبر کے شکست کھاکے ہندوستان مین بھاگ کر آیا اور دہلی مین پناہ لی سلیم شاہ اوسکے ساتھہ مہربانی سے پیش نہین آیا اور شاہزادہ پھر شمال کی طرف اپنے پہلے دوست آدم خان کے پاس گیا جو اپنی بھائی سارنگ خان کی جگہہ رئیس ہوا تھا اس رئیس نے گکھڑون کے نام کو جو مہمان نوازی کے واسطے مشہور تھا داغ لگایا اور اپنے مہمان کو ہمایون کے حوالہ کر دیا جس نے اوسکی آنکھین نکلوا ڈالین اور دو سال کے بعد فتح اور ظفر کے ساتھہ دہلی مین پھر داخل ہوا اوسوقت رئیس گکھڑ ہمایون کے ہمرکاب تھا اور اوسکو اوسکی دغابازی کے واسطے انعام کثیر دیئے گئے ٭

سلطان سارنگ خان دو فرزند چھوڑ مرا تھا کمال خان اور علاول خان۔ علاول خان کے زوجہ سے لشکر خان آدم خان کے فرزند کو
تعشق ہو گیا اور اوسکے حاصل کرنے کو اوسکے شوہر کو اوسنے مار ڈالا کمال خان دہلی مین تھا جب اوس نے اپنے بھای کے
قتل ہونیکے خبر سُنی اور اوس نے شاہنشاہ اکبر سے فریاد کی جو ۹۵۶ھ مین ہمایون کی جگہہ تخت نشین ہوا تھا اور بادشاہ
نے کمال خان کو آدم خان کا نصف ملک بخشا آدم خان نے ملک دینا منظور نہین کیا کمال خان نے اوسپر حملہ کیا اور
اوسکو اسیر کیا اور اپنا بدلہ اس طرح لیا کہ اوسکو پھانسی دیدے مگر کمال خان اس ظفر کے بعد عرصہ تک نہین جیا
وہ ۹۵۹ھ مین مر گیا اب گکھڑون کے ملک مین بدنظمی ہو گئی اور چند سال تک ایسی حالت مین رہے جب تک کہ
بادشاہ نے اوسکو رقیب ئیسون مین تقسیم کر دیا * جلال خان آدم خان کے نبیرہ کو بادشاہ نے دنگلی معہ ۴۵۴ دیہات
کے دیے مبارک خان کمال خان کے فرزند کو پھروالا معہ ۳۳۳ دیہات کے اکبرآباد معہ ۲۴۲ دیہات کے
شیخ گنجا کو دیا جو آدم خان کا ایک چھوٹا بیٹا تھا اور راولپنڈی سید خان کو دی جو سارنگ خان کا تیسرا بیٹا تھا مبارک خان
اس انتظام کے ایک سال کے بعد مر گیا اور اوسکا بیٹا اوس سے پیچھے بہت دن تک زندہ نہین رہا شادمان خان
بیحیا آدمی تھا اور بادشاہ نے پھروالا جلال خان کو دیدیا یہہ رئیس بڑا بہادر لڑنے والا تھا اور وہ فوج شاہی
کا ایک جنرل رہا اور کوہاٹ ہنوں اور یوسف زئی مین لڑتا رہا جہان وہ بڑی عمر مین ۱۰۲۱ھ مین مر گیا بعد اوسکے
بیٹا اور نبیرہ اوسکے ملک پر حکومت کرتے رہے نبیرہ اوسکا ۱۰۷۶ھ مین مر گیا اللہ داد خان مثل شادمان خان کے
ضعیف العقل تھا مگر اوسکی بیوی ہوشیار تھی اور وہ کاروبار کا اہتمام خوبی سے اور حوصلہ سے کرتی رہی جب تک
کہ اوسکا فرزند دولو مراد خان بالغ ہوا اور ریاست اوس نے سنبھال لی یہہ رئیس فیاضی مین مشہور تھا اور اس سبب سے
اسکو لکھی دولو خان کہتے تھے وہ ۱۱۲۶ھ مین مر گیا اوسکے بعد معظم خان ہوا جس نے ۱۲ سال حکومت کی اور اسکے
بعد مقرب خان ہوا جو آخری آزاد رئیس گکھڑون کا تھا اوسکے عہد مین گکھڑون کی طاقت ایسی زیادہ ہوئی کہ شاید
کبھی پہلے نہین ہوئی تھی اوس نے یوسف زئی کے افغانون کو شکست دی اور جنگ قلی خان خطک کو شکست دی
گجرات پر تصرف کیا اور علاقہ جہلم پر بہیرہ تک شمال مین تاخت کی احمد شاہ نے جو کتنی ہی یورشین ہندستان پر کین
اون مین رئیس گکھڑ اوسکے ساتھہ شامل رہا اور شاہ اوسکے ساتھہ نہایت مہربانی سے سلوک کرتا رہا اور اوسکے علاقہ پر جو

* اس زمانہ مین فتحخان سارنگ خان کا ایک قریبی رشتہ دار شہزادہ کو بلا گیا جہان اوس نے خانپور آباد کیا فتح خان راجہ فیروز خان اور حمید رنجش ہزارہ کے گکھڑون
کا مورث تھا *

بہت بڑا تہا اور چناب سے دریاے اٹک تک تہا اوسکو بحال رکھا آخر کار ۱۸۰۶ء مین سردار گوجر سنگہ بہنگی طاقتور سکہہ سردار بڑی فوج لیکر لاہور سے مقرب خان پر چڑہہ کر گیا مقرب خان نے گجرات کی دیوارون کے باہر جنگ کی لیکن شکست کہائی اور مجبور ہوکر دریاے جہلم کے پار چلا گیا اور جو علاقہ دوابہ مین تہا وہ چہوڑ دیا اسطرح جب اوسکی طاقت ٹوٹ گئی تو اوسکے رقیب اپنی قوم کے اوسکے برخلاف ہوگئے اور ہمت خان دومیلی نے دغابازی سے اوسکو قید کرلیا اور قتل کردیا اور خود ریاست سنبہال لی مقرب خان کے دو بڑے بیٹون نے پہرو والا لیا اور دو چہوٹے بیٹون نے دنگلی لیا مگر اونہون نے بہی آپسمین جہگڑا کیا اور سردار گوجر سنگہ نے معہ پہرو والا کے سب علاقہ پر تصرف کرلیا پہرو والا بہائیون مین تقسیم کیا گیا سعد اللہ خان اور نذر علیخان لاولد فوت ہوے اور منصور خان اور شادمان خان اُنکے حصون پر قابض ہوئے اور ۱۸۱۸ء تک متسلط رہے اوس سال انند سنگہ تہہ پوریہ نے جو مشہور مکا سنگہ راولپنڈی والہ کا پوتا تہا آخر وہ کل علاقہ اپنی قبضہ مین کرلیا اور اون کو مفلس محض کردیا اگرچہ ۱۸۲۶ء مین اس خاندان کو پہرو والا مین کچہہ زمینداری دی گئی سکہون کے زمانہ مین گکہڑون کا کچہہ حال تحریر کے قابل نہین ہے اونکو ایسے آدمیون کے زیادہ ستانے نے جیسے بابہ سنگہ سندانوالیہ اور راجہ گلاب سنگہ جمون والا تہا پیس دیا راجہ گلاب سنگہ نے شادمان خان کو اور رمدو خان فرزند دوم منصور خان کو قید کردیا اور قید مین مصیبت مین مرگئے کرم داد خان راجہ حیات اللہ خان کا فرزند پہرو والا خاندان کا سرکردہ اور ضلع راولپنڈی کے گکہڑون مین اوّل شخص ہے اوسکے باپ نے زیر حکم کپتان ایبٹ صاحب کے ۱۸۴۸-۴۹ء مین مستحسن خدمت کی اور علی ہذا القیاس ۱۸۵۷ء مین وہ مارچ ۱۸۶۵ء مین مرگیا اور اوسکے پنشن بارہ سو روپیہ کا نصف ضبط ہوگیا باقی نصف علے الدوام واگذار رہی فتح علیخان کو چھہ سو روپیہ سالانہ پنشن ملی بہادر علیخان کو نسو روپیہ کی اور سات آدمیون کو اس خاندان کے سب کو پانچ سو روپیہ ملا +

اور آدمی اس قوم کے اگرچہ پہرو والا کی شاخ نہین ہے جسکا ذکر کرنے کے لایق ہے راولپنڈی اور جہلم کے اضلاع مین راجہ روشن خان دومیلے والا فضل داد خان مینیجر کا جو پولس مین ڈپٹی انسپکٹر ہوا مرزا خان سنگ کا اور ولی خان سیدپور کے ہین راجہ روشن خان دومیلے والا راجہ اکبر علیخان کا بیٹا ہے جو کپتان ایبٹ صاحب کے ساتہہ ۱۸۴۸-۴۹ء

مین جاکر شامل ہوا تہا اور جس نے زیر حکم صاحب موصوف کے اچھی خدمت کی تہی اوسکو ایک ہزار روپیہ کی جاگیر
ملی اوسکا ایجدی رشتہ دار فضل داد خان راجہ شیر سنگہ کے ساتہہ ملتان کو گیا تہا اور مفسد ہوگیا تہا اُسکو میجر ہنری لارنس
صاحب نے تہوڑا ہی عرصہ پیشتر قید سے رہا کیا تہا مگر تاہم وہ اگر یزون کے مخالفت مین سازش اور فتنہ پردازی
کرنے سے باز نہ آیا یہہ شخص مابین راجہ شیر سنگہ اور مہاراجہ گلاب سنگہ کے معتمدی کے کام پر مامور ہوا تہا اوسکی جاگیر
چھہ ہزار روپیہ کی اوسکے مفسد ہونیکے سبب سے ضبط کی گئی اوسکے پاس دو میلے کا چہارم مالیہ چار سو پچیس روپیہ سالیانہ
گکہڑون پر کیسی ہی مصیبت پڑی اور کیسا ہی انقلاب ہوا ہے لیکن نہ غرور نہ اونکی بہادری کہوئی ہے اونکو سکہون
نے جو کل کے قوم ہے پیس دیا تہا مگر اب بہی گکہڑ شریف کے مردانہ وضع اون ایام کی یاد دلاتی ہے جب بہروالا
جاے پناہ سب لوگون کے واسطے تہا جو ظلم رسیدہ تہے اور ان
لڑائیون کے جو اونکے اجداد شہنشاہان دہلی سے
برابر لڑتے رہتے تہے + +

بڈھا خان ملل

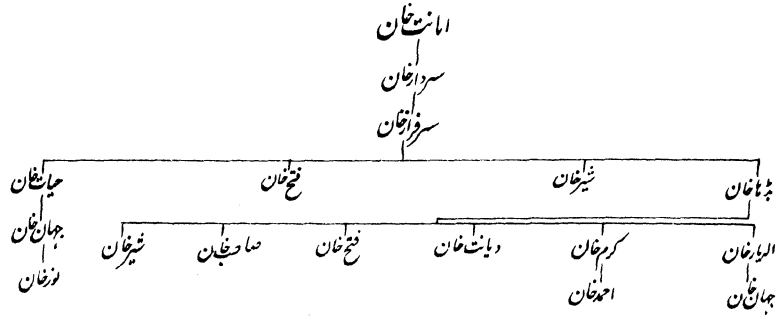

حال خاندان

اس خاندان کا حال تہوڑا ہی لکھنے کے قابل ہے جو اپنے آپ کو ہنڈیال - راہی ہنڈی بیگ کے نام سے کہتا ہے جو ایک خیالی مورث اوسکا مغل تہا لیکن حقیقت مین مثل گہیبون کی جس قوم کا یہہ خاندان ہے اجوت نسل کا ہے جیسا کہ راولپنڈی کے ضلع کے اکثر مسلمان خاندانون کا حال رہا یہہ خاندان بہی بادشاہان دہلی کے عہد مین خوش حال رہا اور سکہون کے مقابلہ مین کبہی بہلا کبہی برا مقابلہ کرکے آخر کار اوسکا مطیع ہوگیا مکان ملل کو مثل رایان کوٹ اور ملکان پنڈی گہیب کے اونکے دیہات کا چہارم مالیہ دیا گیا اوجب یہہ علاقہ ۱۸۳۶ء مین شہزادہ نونہال سنگہ کے تحت مین تہا بڈھا خان کو موضع کہڈوال جمعی نوسو روپیہ کا جاگیر ملا تہا یہہ ملک ان آدمیون مین سے ایک تہا جس نے راے محمد خان کوٹ والے کو قلعہ پاکہہ مین سردار عطر سنگہ کا لیا تو لیہ کے حکم سے قتل کیا تہا راے مقتول کے فرزند نے اپنے باپ کے قتل کا خوب انتقام لیا اور بڈھا خان کے گہر کے سب آدمیون کو قتل کیا بجز ایک یا دو کے جو بہاگ گئے ان خاندانون مین ہمیشہ نزع رہی تہی اور ان

خونون سے وہ نزاع ختم نہین ہوا اور ۱۸۴۸-۹ مین کیقصد فتح خان کوٹ والے کے بیان پر بڈھا خان سلطنت کے
خدمت مین سرزنش بھیجا گیا اور اوسکے نصف جاگیر ضبط ہوئی لیکن ۱۸۵۶ء مین اوس نے اپنی وفاداری اسطرح ثابت
کی کہ جیسی کہ خدمت وہ کرسکتا تہا اوس نے انجام دیے اور اوسکو معہ ایک خلعت پانچ سو روپیہ کے کہنڈوال
پانچ سو روپیہ کی جاگیر دوام کے واسطے عطا ہوی اس جاگیر کے علاوہ اوسکے پاس چھارم اور کئی دیہات کی
زمینداری رہی جسکی سب کی آمدنی قریب ایکہزار تیس
روپیہ کی تہی ٭

راجہ سلطان خان

راجہ فضل داد خان

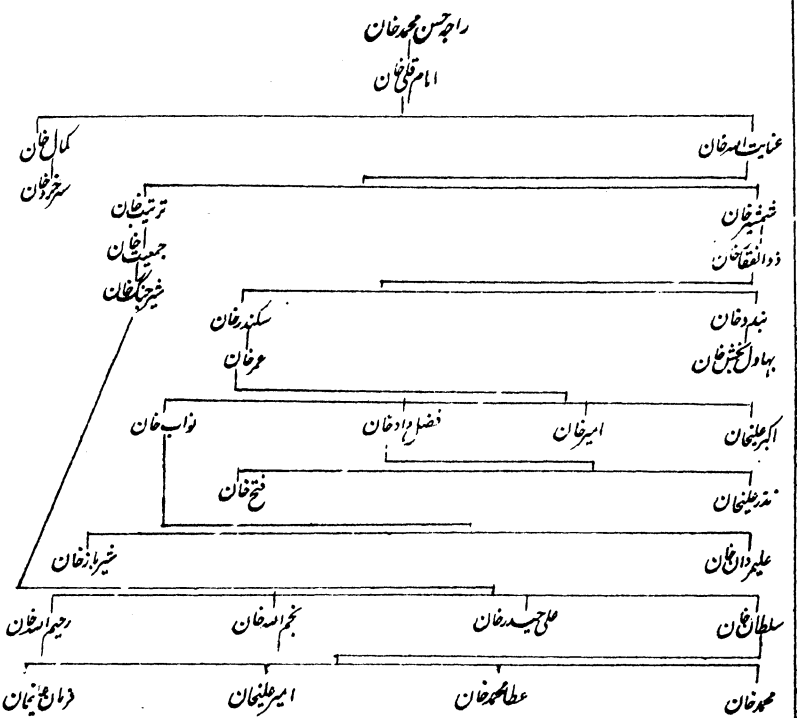

حال خاندان

چب ایک پُرانے راجپوت قوم ہے جو درمیان دریاے بیاس اور جہلم کے چھوٹے چھوٹے پہاڑون مین پہیلی ہوئی ہے گجرات کے ضلع مین جہان اونکی بہت کثرت ہے اونکے ۵۱ دیہات ہین اور اس ضلع مین چب اکثر

اکثر مسلمان ہین حالانکہ کانگڑہ اور جمون کے چب اپنے پرانے مذہب پر قایم ہین چب کسی شاہی راجپوت خاندان کی اولاد نہین ہین لیکن سلہریہ ہرچند راور راور جو مغز قومین ہین اون مین اونکا دوسرا رتبہ ہے وہ خود کہتے ہین کہ اون مین کسیقدر شاہی خون ہے اور اونکے ایک بزرگ ہمیر چند نے کٹوچ راجہ کانگڑہ کی دختر سے شادی کی تہی اور اپنے خسر کی وفات پر تخت نشین ہوا تہا اور پہر اوسکی اولاد کانگڑہ مین آٹھ پشت تک چب چند اور اودھنی کے زمانہ تک حکومت کرتے رہے مگر یہہ غالبًا فسانہ ہے کسی شاہی خاندان کا کوئی میان کبہی اپنی دختر کی شادی ایسی خاندان مین نہین کرتا ہے جو اوسکے رتبہ سے کمتر ہے اور کٹوچ راجون کے دراز سلسلہ مین جسمین ۷۵ راجہ ہوئے چبون کا کوئی بزرگ نہین پایا جاتا ہے لاریب ہمیر چند کا نام دوبارہ کٹوچ راجون مین آتا ہے لیکن اون نامون سے پیچہلے اور پہلے نام وہ نہین ہین جو چبون کی تاریخ مین ہین لیکن ممکن ہے کہ صحت شجرہ انساب جو چودہ ہزار برس تک کے زمانہ پر جا دیتے ہین مشتبہ ہو ۔

چب چند اس قوم کا بانی اپنے بہائی اودی چند سے لڑ پڑا اور کانگڑہ کو قریب سال ۱۴۰۰ کے چہوڑ کر موضع بلورا یا مچلپورہ مین متصل ہمیر آباد ہوا جہان اوس نے راجہ سہری پت کی دختر سے جو وہان کا راجہ تہا شادی کی دختر کے لینے سے قانع نہ ہو کر اوس نے ریاست کی طمع کی اور اپنے خسر کو معہ اوسکے عیال کے ایک دعوت مین بلا کر اونکو سب کو قتل کر دیا اور خود راجہ ہو گیا کئی پشت تک اوسکی اولاد اوس علاقہ مین حکمران رہے پہر سدی شاہنشاہ بابر کی سلطنت کے عہد مین بادشاہ کے دربار مین سلام کیواسطے حاضر ہوا اور وہان اوس نے ہندؤن کا مذہب ترک کر کے دین محمدی اختیار کیا اور اپنا نام شاداب خان رکہا اسکے جلد و مین اوسکو اوسکے علاقہ پر بالاستقلال بحال رکہا یہہ رئیس ہمایون کے ہمرکاب کئے مہون مین رہا اور آخر کار اوسکو ایک شخص پیر پیت نے جو قندہار کا متوطن تہا اور جس سے اوسکا نزاع تہا مار ڈالا مذہب کا ترک کرنا ہمیشہ بےجوئے مین داخل نہین سمجہا جاتا ہے مگر چبون نے شاداب خان کو پیر بنا دیا ہے اور اوسکے قبر ہمیر مین ایک متبرک جگہہ زیارت کی سمجہی جاتی ہے جہان اس قوم کے ہندو اور مسلمان دونو جاتے ہین اس پیر کا نام پیر سدی شہید ہے اور اس قوم مین ایک رسم ہے کہ ہر بچے کے سر پر ایک چوٹی چہوڑ دیتے ہین تا وقتیکہ اوسکے والدین اوس مزار پر جا سکین اور وہان وہ چوٹی بڑی رسمون کے ساتہہ اوتاری جاتی ہے

اور جب تک یہہ رسم ادا نہین ہوتی ہے تب تک بچہ اصل چب نہین سمجھا جاتا ہے یہہ رسم چھون مین ایسی ہی ضروری ہے اور فرض ہے جیسی بابل سکھون مین اور ختنہ مسلمانون مین رئیسان چب علاقہ کہڑی کہڑیالی پر جو جہلم کے کنارے کنارے قلعہ منگلان کے نیچے اور نوشہرہ تک پہیلا ہوا ہے قابض ہے جبتک سکھون کو عروج ہوا + تب سردار گوجر سنگہ بہنگی نے گکھڑون سے گجرات کو لیکر چھون پر حملہ کیا لیکن کچھہ بہت زور اونپر نہ ڈال سکا کیونکہ اونکا ملک حملہ اور قوم کے واسطے بہت صعب تھا صاحب سنگہ گوجر سنگہ کے پسر اور مہان سنگہ سوکرچکیہ نے پھر عرصہ کے بعد قلعہ منگلان پر حملہ کیا مگر کامیاب نہوئے اور اوسکی فتح خود بڑے مہاراجہ کے واسطے باقی رہی سنہ ١٨١٨ء مین جب رنجیت سنگہ نے گجرات کو صاحبسنگہ سے لیا تو اونہون نے شمال کیطرف کوچ کیا اور قلعہ چونیان کو سر کیا جو راجہ عمر خان کے قبضہ مین تہا راجہ عمر خان تب قلعہ منگلان کو چلا گیا جو چونیان سے زیادہ مظبوط تہا سکھون کی فوج تب قلعہ منگلان کیطرف روانہ ہوئی اور راجہ عمر خان نے سمجھکر کہ مقابلہ بے سود ہوگا اپنے فرزند اکبر علیخان کو صلح کی درخواست کرنیکو بہیجا جواب یہہ پہونچ سکنے سے پیشتر رئیس مر گیا اور رنجیت سنگہ نے یہہ بات نہ چاہکر کہ اکبر علیخان کو حد سے زیادہ تنگ کرین اوسکے پاس اوسکے باپ کا نصف علاقہ رہنے دیا مگر اکبر علیخان فقط چہہ مہینے تک اسکے بعد جتیار ہا کل علاقہ اوس وقت ضبط کیا گیا مگر امیر خان دوسرے بیٹے کو چار ہزار روپیہ کی پنشن ملی اور اوسکے عموزاد بہائی شیر جنگ کو تین ہزار روپیہ کی پنشن دیے گئی چند سال کے بعد امیر خان مر گیا اور اوسکی پنشن اوسکے چھوٹے بہائی فضل داد خان کو دی گئی شہزادہ کہڑک سنگہ نے جسکو علاقہ کہڑی کہڑیالی جاگیر مین دیا گیا تہا فضل داد خان کو تین روپیہ یومیہ پر ملازم رکہہ لیا اور دس سال کے بعد چار سوارون کے عوض اوسکو ایک ہزار پچہتر روپیہ اور دیا گیا جب کشمیر اور جموں مہاراجہ گلاب سنگہ کو ریاست مین دی گئی جاگیر چار ہزار روپیہ کی اوس ملک مین شامل رہی تہی اور نقد مواجب ایک ہزار پچہتر روپیہ کے عوض مین اسیقدر جاگیر دل کالوا اور ستہل مین دی گئے راجہ شیر سنگہ کے ساتہہ راجہ فضل داد خان سنہ ١٨٤٨ء مین ملتان کو گیا تہا مگر اوسکے ساتہہ مفسدہ مین شامل نہین ہوا تہا اور اوسکی جاگیر اوس کے نام بحال رہی یہہ جاگیر سنہ ١٨٦٤ء مین اوسکی وفات پر ضبط کی گئی اور اوسکے بیٹون نذر علیخان اور فتح خان کو پانچ سو چالیس روپیہ کی پنشن دی گئی +

سلطان خان پونی والے کی جاگیر مین پوتی - ڈک - بھلوال - اور بہلروندتہی اور ضبطی ملک پنجاب چہارم جمع نذرانہ پر اوسکے نام واگذار رہی تہی اوس نے ۱۸۵۷ء مین اچھی خدمت کی تہی +

چنبون مین فقط ایک اور شخص کسی رتبہ کا تھا یعنے چودہری غلام علیخان بیسہ اور اس شخص کو اپنی قوم مین بہت زور تہا اوسکا باپ بندو خان بہت برس سکہون کی سلطنت مین کاردار تھا اپنے باپ کی وفات پر غلام علیخان اوسکے منصب پر مقرر ہوا تہا اور لایق تعریف انتظام سے اوس نے اوس علاقہ مین ترقی کی چارگانو سنگ بیسہ جگوا اور چنگ اوسکے نام واگذار رہے تہے ۱۸۴۹ء مین اوس نے سرکار کی مخالفت کی اور اوسکی جاگیر ضبط کی گئی اور جو رعایتین اوسکو حاصل تہین وہ جاتی رہین مگر اوس نے اوسکا عوض اپنے وفاداری سے ۱۸۵۷ء مین کیا اور اوسکی حین حیات تین سو روپیہ کی پنشن ملی اوسکا فرزند مردان علیخان اوس سال دوسرے سکہہ رسالہ مین بہرتی ہوا اور بعد ازان اوسی رجمنٹ مین جمعدار رہا اس رجمنٹ کا نام بارہوین بنگال رجمنٹ ہے +

ہندوچینون نے گجرات مین بنسبت اونکی مسلمان یکجدیون کے بہت زیادہ تکلیف دی ہے مہاراجہ رنجیت سنگہ کے سلطنت کے تمام عہد مین وہ لیری اور مخالفت امن کے واسطے بدنام تہے جب دیوا ٹہالہ اور دیگر دیہات مین پہاڑون مین چند میل سرحد چنبون کے اندر آباد ہین اور اپنے پہاڑون سے میدان کے ملک مین اوتر کر لوٹتے تہے اوگانو جلادیتے تہے اور بلکہ بڑے بڑے قصبے ہے اونکے حملون سے امن نہین تہے دو بار مہاراجہ نے اونکے گانو کو نیست و نابود کیا مگر اسکا اثر چند روزہ ہے رہا اور وہ ایسے ہی فتنہ خواب ہی ہین جیسے پرانے سکہون کے زمانہ مین تہی دو بار ضبطی ملک پنجاب سے انہون نے علاقہ انگریزی پر حملے کئے ہین ایک بار جون ۱۸۴۹ء مین جب انہونے موضع اسپر پر حملہ کیا اور دوسری اگست ۱۸۵۸ء مین جب اونہون نے موضع دیکوہا پر حملہ کیا سرکار انگریزی کی تاکید پر مہاراجہ گلاب سنگہ نے ایک جمعیت سپاہ کی اونکے اوپر چڑہا کر بہیجے اور اونکا گانو دیوا جلا کر تباہ کر دیا اور منع کیا کہ پہر اس گانو کو اوسی موقع پر آباد نہ کرین اوس زمانہ سے سزا کے خوف سے یہہ فتنہ انگیز اور غارتگر قوم خاموش ہے لیکن اونکو اب بہی سرحد کے باہر حملہ کرنے اور ڈاکے مارنے کا ویسا ہی شوق ہے جیسا کہ پرانے زمانے مین جبکہ وہ بلا مقابلہ کئے جانے کے اوس زمانہ مین ایسی غارتگری کرتے تہے کہ گجرات کے شہر کی دیوارون تک لوٹتے تہے +

ہمت سنگھ میرپوریہ

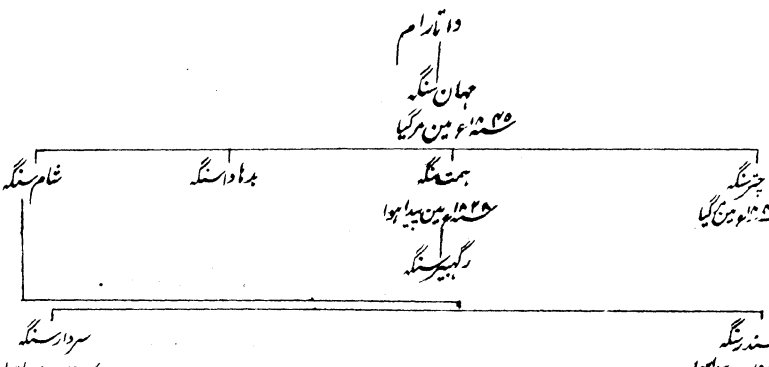

حال خاندان

دا تا رام مقرب خان گکھڑ رئیس گجرات کا معتمد تہا اوسکا بیٹا مہان سنگھ ہنوز نوجوان تھا جب وہ قسمت آزمائی کے واسطے لاہور کو گیا ایک بار شکار مین مہان سنگھ نے اکیلے نے بلا کسی مدد کے ایک چیتے کو تلوار سے مارا مہاراجہ رنجیت سنگھ اوسکے ہنر اور جوانمردی سے خوش ہوئے اور اوسکو اونہون نے زیر حکم سردار ہری سنگھ نلوہ کی فوج مین عہدہ دیا یہہ جوان آدمی کئی معرکون مین بڑی بہادری سے لڑتا رہا اور ملتان کے اخیر محاصرہ مین دوبار زخمی ہوا تہا اوس نے کشمیر اور پشاور مین بہی خدمت کی تھی ہری سنگھ اوسکے ساتھ بہت لطف رکہتا تہا اور اس سردار نے اوسکے ترقی اچھی کی اور اوسکو اپنا معتبر اور لفٹنٹ یعنے نائب مقرر کیا مہان سنگھ اپریل ۱۸۳۷ء مین قلعہ جمرود مین قلعدار رہتا جب فوج افغان نے زیر حکم مرزا سمیع اللہ خان کے اوس قلعہ پر سخت حملہ کیا اور اگرچہ تعداد افغانون کے بہت کثیر تہی مگر مہان سنگھ اوسکے مقابلہ مین قلعہ کو تہامنے رہا تا وقتیکہ ہری سنگھ خود پشاور سے آیا اور وہ لڑائی لڑی گئی

جسکے یاد بھولی نہین جا سکتی اور جس مین ہری سنگھ مارا گیا تہا اپنے مربی کی وفات پر سردار مہان سنگھ پسر ہی مہاراجہ کا
مورد الطاف ہا اور ۱۸۳۹ء مین مہاراجہ نے اوسکو ۳ ہزار روپیہ کی جاگیر دی جسمین سے بارہ ہزار روپیہ کی جاگیر
اوسکی ذاتی تہی اور ۲۵ ہزار روپیہ کے سو سوارون کی نوکری کے عوض مین یہہ جاگیر سردار مہان سنگھ کے پاس
برابر مہاراجہ کہڑک سنگھ اور مہاراجہ شیر سنگھ کے عہد سلطنت مین رہے ۱۸۴۶ء مین جبکہ فوج سکھہ ایسے بہاہیم صفت
اور مست تہے جیسے کہ کسی فوج کے واسطے ہونا ممکن ہے مہان سنگھ کو اوسکی اپنی سپاہ نے قتل کر دیا چیتر سنگھ
نے اپنی باپ کی وفات کا بدلہ لیا مگر خود تہوڑے عرصہ کے بعد قتل کیا گیا دربار کے عہد مین جاگیر گہٹکر ۲۹ ہزار چار سو
روپیہ رہی اور تب بہی سو سوارون کی نوکری جاگیردار کے ذمہ رہی یہہ سب سوار ۱۸۴۸ء ۱۲۶۴ھ ۴۹ مین مفسد فوج کے
ساتہہ شامل ہو گئے ہمت سنگھ اور اوسکا بہائی شام سنگھ جمون کو چلے گئے اور جب مفسدہ ختم ہو گیا تو شیخی
کرتے رہے کہ ہم مفسدون کے مقابلہ مین مہاراجہ جمون کی فوج کے ہمراہ لڑتی رہی تہی اور اپنی قول کی تائید
مین ایک خط دیوان ہری چند کا بنام حوالا سہائے معتمد مہاراجہ گلاب سنگھ کے پیش کیا مگر اس خط سے جو ایسے
شخص کیطرف تہا خود جسکے اوپر بہت شک تہا اونکو کچہہ فائدہ نہین ہوا ہمت سنگھ کی نسبت کیسی ہی قابل تعریف
کے ہوا اوسکا طریق بالتحقیق نہایت مشتبہ تہا وہ ایک کلان جاگیردار تہا لیکن جس وقت اوسکی خدمات کی نہایت
ضرورت تہی وہ سرکار کی خدمت کرنیکو حاضر نہین ہوا واقع مین تا ۱۷ مئی ۱۸۴۹ء تین ماہ بعد جنگ گجرات کے
وہ نظر نہین آیا ایسی حالت مین کُل جاگیر ضبط کی گئی مہان سنگھ اور چیتر سنگھ کی بیوگان کو ہر ایک کو تین سو
ساٹہہ روپیہ کی پنشن ملی اور ہمت سنگھ اور شام سنگھ کو تین سو پچاس روپیہ
اور ایک سو اسی روپیہ کی پنشن دی گئی ۱۸۵۷ء مین
ہمت سنگھ نے بارہ سوار سرکار کی خدمت
کیواسطے دیئے یہہ خاندان
میرپور علاقہ جمون مین
رہتا ہے*

راجہ سلطان احمد خان

راجہ شمشیر علیخان

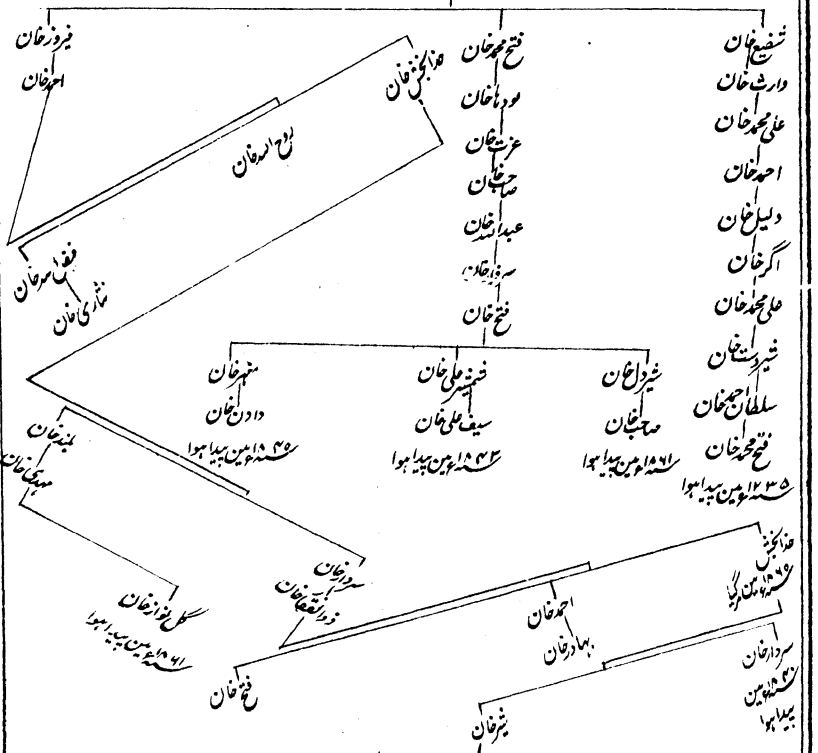

حال خاندان

کھوکھر راجہ پنڈ داؤد خان اور احمد آباد کے اونجی راجپوٹ نسل کے ہین اور اون مین اور کھکھڑون اور جنجوعون مین باہم شادی

ہوتی ہے ۱۶۲۳ء سے پہلے اونکا کچھہ حال معلوم نہین ہے اوس سال دادن خان ایک کہوکہر راجپوت جو جہانگیر بادشاہ
کی ملازمت مین تہا دریاے جہلم پر نمک کے پہاڑ کے دامن مین آباد ہوا اوس زمانہ مین اُن پہاڑون کو جو وہ کے
پہاڑ کہتے تہے دادن خان نے ایک شہر پرانے موضع شمس آباد نمک سر کے موقع پر بنایا اور اوسکا نام اپنے پر رکہا دادنخان
اوسجگہہ بغیر مقابلہ کے آباد نہوسکا جس علاقہ کو اوس نے پسند کیا تہا اوس مین پہلے جنجوئے آباد تہے کہین کہین قوم
جلب نے جنجوؤن کو نکال دیا تہا یہہ جلب ہے ایک راجپوت قوم تہی جو تہوڑا عرصہ کہوکہرون سے پیشتر ضلع جہلم مین
آئے تہے ان قومون مین جو اکثر جنگ وجدال رہتا تہا اوس سے ملک ویران اور غیر آباد ہوگیا تہا اور نمک کے
کان سے کوئی نمک نہین نکالتا تہا کیونکہ بیوپاری نہین آسکتے تہے اسواسطیکہ اونکو قزاقی اور تشدد کا خوف رہتا تہا
رئیس کہوکہر پنڈدادنخان مین اپنی جگہہ قایم رہا اور تہوڑے عرصہ مین یہہ قصبہ رونق پکڑ گیا اور وہان نمک کے
منڈی ہوگئی وہ تین بیٹے چہوڑ مرا جسکے احمد آباد اور پنڈدادنخان کے خاندان اولاد ہین شفیع خان فرزند اکبر نے
ایک قلعہ چک شفیع مین بنایا جو پای کوہ مین پنڈدادنخان سے شمال کی طرف چہہ میل تہا اس غرض سے کہ
جنجوؤن اور گوجرون کے حملون کو روکے اوسکے بہائی فتح محمد خان نے چک شفیع سے قریب دو میل گوجر
بنایا اور ایک قلعہ پنڈدادنخان مین بنایا کئی پشت تک اس قوم نے ہر کسی کے جو آیا مقابلہ مین اس علاقہ کو
تہام رکہا بہت سے گانو آباد کئے اس عرصہ مین کبہی کبہی جنجوؤن اور گوجرون سے لڑائی ہوتی رہی اگر خان نے
جو شفیع خان سے پانچوین پشت مین تہا پنڈدادن خان کے پاس سلطان کوٹ بنایا اور فتح محمد خان کے پڑپوتے نے
دوسری طرف قصبہ کے کوٹ صاحبخان بنایا +

احمد خان فیروز خان کا پوتا اپنے شریک قریبون سے لڑ پڑا اور جنگ مین جب مارا گیا تو وہ پنڈدادن خان چہوڑ کر چلا گیا
اور قصبہ احمد آباد دریاے جہلم پر پندرہ میل جنوب کی طرف آباد کیا وہان اوسکی اولاد اب بہی رہتی ہے معلوم ہوتا ہے
کہ احمد خان لایق تہا اور اپنے علاقہ مین دانائی سے حکومت کرتا رہا اوس نے نورپور کے اونون کو نکالدیا اور دربار
دہلی نے اوسکو باج گذار اپنا تسلیم کرلیا اگرچہ اوسکا جانشین خدبخش ہوا لیکن اوسکے سب بیٹون مین ممتاز اور مشہور تر
روح اللہ خان تہا اوس نے یہہ بات دیکہکر کہ اوسکا برادرزادہ نثاری خان پنڈدادن خان کے کہوکہرون اور ہرپوکے

جلبون سے ملکر اوسکا مخالف ہوگیا تہا ان متفق مخالفون پر ایسی چستے سے حملہ کیا کہ اونہون نے مجبورًا امن مانگا اور اون سے اپنی شاخ کی آدمیون سے اونکی دخترون کا ازدواج کروایا راجہ خدا بخش خان جو اپریل ۱۸۶۵ء مین مرگیا احمدآباد کے بانی کا پڑپوتا تہا وہ سکہون کے مقابلہ مین ۱۸۴۸-۴۹ء مین لڑا کہ وہ ملک شیر خان ٹوانہ کی جمعیت کے ساتہہ شامل ہوگیا تہا اور اوسکی وفاداری کے جلدو مین اُسکو موضع جورن جمعی گیارہ سو روپیہ کا باخذ چہارم جمع نذرانہ سکہ جاگیر مین ملا اور نیز ایک معافی ۳۸۷ روپیہ کے احمدآباد مین معہ زمینداری کوٹ لچہا مین ملی +

پنڈدادنخان کے راجون مین سردار خان شاید سب مین سے زیادہ ممتاز اور مشہور تہا اوس نے جنجوعون سے طرح صلح اور آشتی کرنیکا خیال کیا کہ اون کے رئیسون کے ساتہہ اپنی ہمشیرہ اور تین دخترون کی شادی کردی چنانچہ اوس نے اونکی نسبت سلطان ذوالفقار خان دیوان خدا بخش گرجاکہیہ والے سے ناصر علیخان کہیالہ والے سے اور قریشی پیر موضع پیل والے سے کردی مگر ہنوز شادی نہین ہوسکی تہی کہ رقیب قومون مین بہر تنازع اور جہگڑا اوٹہہ کہڑا ہوا اور سلطان ذوالفقار خان جو برات کے ساتہہ کہیالہ کو جاتا تہا پنڈدادن خان مین روکا گیا اور اپنی جان کے بچانے کے واسطے اوسکو جنگ کرنی پڑی سردار چترٹ سنگہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کے دادا نے کہوکہرون کا ملک فتح کیا مگر اوس سردار نے احمدآباد کے راجہ کے پاس اوسکی ریاست رہنودی اور کچہہ اور حقوق بہی رہنے دیے جنکا یہہ خاندان ابتدائی آبادی مین دعوی کرتا تہا پنڈدادن خان کے راجون کے ساتہہ بہی اسیطرح کے نرمی برتی گئی مگر رنجیت سنگہ کی سلطنت کے اوایل مین سرفراز خان سرکش ہوگیا اوسکے مقابلہ مین ایک سپاہ بہیجی گئی اور عرصہ تک لڑائی کے بعد اوسکو شکست تام ہوی اور اوسکو مجبور ہوکر کہیالہ کو بہاگنا پڑا بعد عرصہ کے اوس نے اطاعت کرلی اور چند دیہات اوسکو جاگیر مین ملی مگر پنڈدادن خان واپس نہین دیا گیا ۱۸۴۸-۴۹ء مین یہہ رئیس قوم کے ساتہہ مل گئے اور اونکی کل جاگیرات اور مواجب ضبط کئے گئے کچہہ عرصہ کے بعد دوسو روپیہ کے پنشن شیر دل خان کو ملی اور شمشیر علی خان اور میر خان اور اونکی بیوہ مان کو ہر ایک کو سو سو روپیہ کی پنشن ملی شیر دل خان کے پنشن بہ جلدوئے اوسکے وفاداری کے ۱۸۵۷ء مین ایزاد ہوکر ساڑہے تین سو روپیہ کی گئی اور بعد اوسکے جو بندوبست ہوا تو ان پنشنون کے عوض مین یہہ انتظام کیا گیا کہ سلطان احمد اور شیر علیخان کے نام سے ایکہزار

روپیہ دوام کے واسطے مقرر کیا گیا بدین شرط کہ شیر دل خان کو اور میر خان اور بی بی بانو اونکی ماں کو اونکی پنشن اونکی عین حیات اوس رقم مین سے ملتی رہے ان یسوں نے کچھ زمینداری بھی جو اونکی پنڈ دادن خان اور احمد آباد مین پہر حاصل کر لی ہے ٭

قوم ڈھونڈ

ڈھونڈ پہاڑون مین اوس علاقہ مین آباد ہین جو راولپنڈی کے ضلع کے شمال مین ہزارہ اور کوہ مری کے درمیان مین واقع ہے یہہ بات تحقیق نہین ہے کہ یہہ قوم ابتدا مین ہندو تھے یا مسل اونکی ہمسایون ترین دلزاک اور گکھڑون کی وہ ہزارہ مین شمال اور مغرب سے آئے تھے مگر یہہ قوم خواص امر مین شبہ نہین رکھتی ہے اور اپنا نکاس عباسی محمد بیغمبر کے چچا سے بتاتے ہین اس مورث سے بہاولپور کے داؤد پوترے ہے اپنی ابتدا نکالتے ہین یہہ دعوی دونو قوموں کے ہنرل اور لغو ہین ایک روایت ڈھونڈون مین ایسی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ قلب شیا سے ابتدا مین آئے ہونگے روایت یہہ ہے کہ اونکی قوم کے ایک شخص نجبت خان نے تیمور لنگ کی ہمشیرہ سے شادی کی تھی اور اوس بادشاہ کے ساتھ دہلی گیا تھا وہان نجبت خان اور اوسکی اولاد اوسکے بعد رہتی رہی پہر شاہجہان کی سلطنت کے عہد مین زوراب خان نے جسکی دہلی مین اولاد نہین ہوئی خیال کیا کہ شاید اپنے وطن مین قسمت جاگ جاویگی اور اپنے وطن کے جانے کو روانہ ہوا وہ چھوٹے موضع درن کوٹ مین جو کہٹہ سے واقع ضلع راولپنڈی سے تین میل ہے پہونچا وہان اوسکو ایک بزرگ فقیر ملا اور اوس نے فقیر سے دعا کی عاجزی سے استدعا کی فقیر نے وعدہ کیا کہ اوسکو بیٹا پیدا ہوگا مگر اس شرط پر کہ وہ بیٹا اوس فقیر کو دیدیا جاوے زوراب خان نے اقرار کر لیا کہ بیٹا فقیر کو دیدیگا اور جب لڑکا پیدا ہوا تو فقیر نے لڑکا مانگا لڑکے کی ماں روتی رہی اور لڑکا نہ دینا چاہتی تھی اور التجا کی کہ لڑکا اوسکو بس ایکسال نہین ایک مہینا نہین تو ایک دن رہنے دے مگر فقیر نے کہا کہ اگر بچہ نے دودھ پی لیا تو اوسکے کام کا نہین رہیگا اور اوسکو لے گیا اور اپنی جھونپڑی کے ایک گوشہ مین رکھدیا

اور اوسکو گردیہ چھوڑ دئے اور خود مکہ کو روانہ ہوگیا حاجی مکہ مین عبادت کر رہا تہا کہ دفعتًا اوسکو لڑکا یاد آگیا وہ
فورًا سرعت سے واپس چلا اور اپنے کرامات سے سمندر اور دریاؤن کو خشک پاؤن سے عبور کر کے آیا اور آخر
رزراب خان کے گہر پر آپہونچا اوسنے لڑکے کے ماباپ کو کہا کہ اندیشہ ہے کہ لڑکا جیتا نہوگا اور سب ملکر جہونپڑی
کی طرف گئے جہان اوہنون نے دیکہا کہ لڑکا زندہ تھا اور ہنس رہا تہا فقیر خوشی سے پکارا وٹہا کہ جے ہوجا سے
جے ہوجا سے یعنے اس سے بہت ہوجاوینگے اور یہہ جو لفظ اچھی فال کا تہا اوسیواوس لڑکے کا نام جے خان رکہا
گیا اور فقیر کی پیش گوئی پوری ہوئی اور اوسکے بائیس ۲۲ فرزند پیدا ہوئے جنمین سے چار کی اولاد جدول
ڈہونڈہ۔ سرآرا اور تناول قومین ہین ٭

کہالورایا کالورائی ڈہونڈون کا مورث تہا اوسکو بادشاہ نے کشمیر کو جانیکا حکم دیا کہ وہان کے صوبہ کو جو
باغی ہوگیا تھا راہ اطاعت پر لاوے وہ دہرما مانک رائے کے فرزند کے ساتہہ روانہ ہوا دونون کے پاس کمان
تہی اتفاقًا اوس وقت کشمیر مین ایک شیر نے تباہی ڈال رکہی تہی اور روزانہ اوسکو ایک آدمی کہلایا جاتا تہا
جس سے اوسکو تسلی رہتی تہی اور زیادہ خون نہین کرتا تہا جب یہہ مسافر کشمیر کے علاقہ کے پاس پہونچے اونکو ایک
بیوہ عورت ملی جو رو رہی تہی اسواسطے کہ اوسکا ایک ہی بیٹا تہا اور اوس روز وہ بیٹا اوسکا شیر کو دیا جانا تہا اوسکے غم پر
زاری سے متاسف ہوکر کہالورا اور اوسکے دوست نے عزم کر لیا کہ جہان تک ہوسکے اس عورت کی مدد کرین
اور وہ شیر کے واسطے کمین مین بیٹہہ رہے اور خوش نصیبی سے اوہنون نے اوس شیر کو اپنے تیر سے مار ڈالا
پہر اوسکے کان کا ٹکڑہ سو رہے درحالیکہ وہ سوتے تہے ایک مسافر اوس طرف سے گذرا اور اوسنے شیر کی لاش
وہان پڑی دیکہکر خیال کیا کہ جو انعام اوس شیر کے مارنے کے واسطے موعود ہے وہ لونگا اور اوسکی کہال
اوتار کر نواب کے پاس لے گیا کہ یہہ نشان اوسکے مار ڈالنے کا ہے نواب اوسکو بہت انعام دینے کو تہا کہ عین
وقت پر دہرما اور کہالورا یہہ پہونچ گئے انہونے کان پیش کئے اور انعام مانگا نواب کو یقین ہوگیا جس شخص نے بہانہ کیا
تہا اوسکو سزا ہوئی اور دونو دوست بیش بہا انعام لیکر اور ہر ایک نواب کی ایک ایک دختر سے شادی کر کے
کشمیر سے واپس ہوئے اس کشمیری عورت سے کہالورا کو دو فرزند پیدا ہوئے جنکا نام کندخان اور کورخان رکہا گیا

ڈھوندکند خان کے اولاد مین ہین ایک اور زوجہ سے جو کتہوال قوم کی تہی اوسکو دو اور فرزند پیدا ہوئے بارخان اور برجا خان ڈھوندچہ پشت تک ہزارہ مین رہے اور بعد اوسکے پہاڑون مین پہیل گئے اور کہوٹہ مری اور پول مین آباد ہوگئے +

کہتے ہین کہ کہسو کے ولد الحرام فرزند سے سٹے نکلے ہین جو اوسی علاقہ مین آباد ہین سٹے خود ڈھوندون کے ساتھہ تعلق سے قطعی منکر ہین اور اونکے سخت دشمن ہین ڈھوند ہمیشہ سے فساد پیشہ اور سرکش رہے ہین مگر جیسی اونکی طبیعت مین بدی ہے ویسی بہادری اون مین نہین ہے +

مہاراجہ گلاب سنگہ نے ۱۸۳۵ء مین تقریبًا ڈھوندون کو بالکل نابود کردیا تہا جرود مین جو سکہون کو ہزیمت ہوئی تہی اور وہان سردار ہری سنگہ نلوہ مارا گیا تہا ڈھوندون اور سٹون اور اور کوہستانی قومون نے موقع سمجہا اور سرکش ہوگئے اونکا علاقہ گلاب سنگہ کے سپرد تہا اور جب انہون نے یوسف زئی مین انتظام کی صورت پیدا کرلی تو بیس ہزار سپاہ لیکر جسمین آئین اور کشادہ سپاہ شامل تہی مری اور ہزارہ کے کوہستان مین سرکشی کے فرو کرنے کے واسطے روانہ ہوا اول اول سرکش کامیاب رہے شمس خان جو ایک معتبر متوسل راجہ دہیان سنگہ کا تہا اوسکے زیر حکم کل ملک سرکش ہوگیا اور راجہ جمون کے سب قلعے اوسکے تصرف اور قبضہ مین آگئے تہے مگر گلاب سنگہ موقع دیکہتا رہا راجہ کہوٹہ مین مقیم رہا اور تہوڑی ہی عرصہ مین اونکے وعدون اور رشوتون سے غنیم کی جماعت مین نفاق پیدا ہوگیا جب رئیسون کی یہہ حالت راجہ نے کردی کہ ایک کو ایک پر اعتبار نہین رہا وہ پہاڑون کے اندر روانہ ہوا زراعت اور دیہات کو جو راہ مین آئے پہونکتا گیا اور مشہور کردیا کہ جو آدمی کسی مرد عورت یا بچہ کا سر لاویگا اوسکو ایک روپیہ انعام دیا جاویگا ان آفت زدہ اور شامت رسیدہ آدمیون نے دیکہکر کہ آپسمین اتفاق نہین ہے اور دشمن کی طرف سے ایسی سختی دیکہکر کچہہ بہی مقابلہ نہین کیا ہر طرف جنگلی جانورون کی طرح گویا وہ شکار کئے گئے اور مرد اور عورت ایک ہی طرح تلوار قتل اور رحم کے قتل کئے گئے آخر کار گلاب سنگہ نے حکم دیا کہ عورتون کو نہ ماریں اور فوج کے ساتہہ قید رکہے جاوین اور ہر قسمت سپاہ کے ساتہہ بیچے بیچے ایک جمعیت قافلہ زدہ عورتون کے جنگلے بدن پر کپڑے بہی پورے نہین ہوتے رہتے تہے دن کو اونکو مویشی کی طرح ہانکتے تہے

اور رات کو مثل مویشی کی اونکو ایک کانٹون کی باڑ مین رکھتے تہے اور سپاہی جسقدر چاہتے تہے تشدد کرتے تہے کئی ہزار عورتون مین سے فقط چند صد جمون مین پہونچین اور بہ استثنا اون عورتون کے جو سب سے زیادہ حسین تہین اور جو گلاب سنگہ کے زنانہ کے واسطے رکہی گئین بطور کنیزون کے فروخت کی گئین کہتے ہین گو شاید مبالغہ ہو کہ اس کوہستانی مہم مین بارہ ہزار ڈہونڈجان سے گئے یہہ بات تحقیق ہے کہ بعض حصّی اس کوہستان کے جو پہلے زرخیز تہے اور جہان اچھی آبادی تہی ویران ہوگئی اسقدر آدمی باقی نہین ہے کہ زراعت کیواسطے کافی ہوتے اور گلاب سنگہ کے جنگ انتقام سے جو بچ رہے تہے وہ سال آئندہ مین قحط سے تلف ہوئے +

مگر یہہ نہایت سخت سزا ڈہونڈ جلدی بہول گئے ستمبر ۱۸۵۷ء مین یہہ سمجہکر کہ سرکشی کے واسطے اچھا موقع آگیا ہے ڈہونڈون نے کہرل اور اور اپنی ہم قوم ہزارہ والون سے سازش کرکے مری پر حملہ کرنے کا منصوبہ کیا مگر اونکے حملہ کی تجویز کے خبر ہوگئی اور جب دوسری تاریخ کی رات کو یہہ سرکش مری کی طرف اس امید مین آئے کہ اونکو اسانی سے فتح ہوجاویگی اور لوٹ بہت ملیگی تو اونکا ناگاہ مقابلہ ہوا اور پیچہے ہٹائے گئے اور دوسرے دن راولپنڈی سے فوج کے آجانے پر مری کے شمال مغرب کی طرف جو ڈہونڈون کا ملک تہا اوس مین فوج داخل ہوئی اور گیا۔ وہ گانو سرکشون کے جلادئے گئے پندرہ سرغنہ اون سرکشون کے جو متعاقب گرفتار ہوئے پہانسی دئے گئے ڈہونڈون مین فقط ایک رئیس کسیقدر تبہ کا ہے جسکے پاس سات سو ستّر روپیہ کی جاگیر ہے +

مصنف امیر چند
راجہ لعل سنگہ

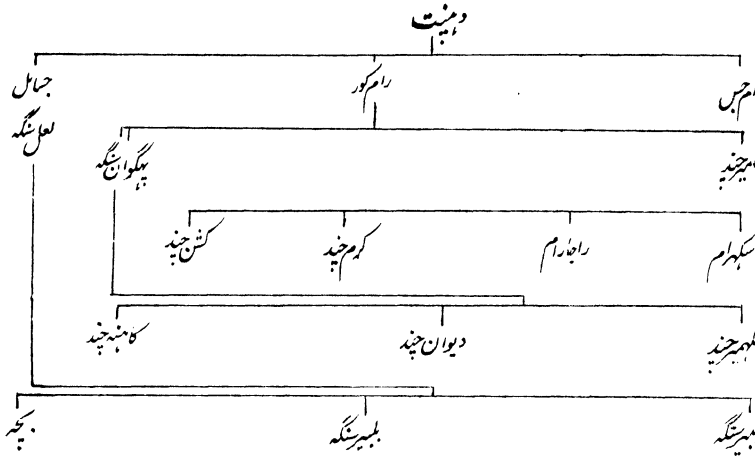

حال خاندان

راجہ لعل کا خاندان کسی قدامت کا نہین ہے اس خاندان کو عروج بہی اور زوال بہی دفعتًا ہوا اور زوال بہی ایسا پورا پورا ہوا کہ مختصر حال ہی اس خاندان کا اس جگہہ لکہا جاتا ہے تین سال تک خوشحال سنگہ کا حال گویا پنجاب کے تاریخ کا حال تہا اور اس کتاب کے پہلے حصون مین مذکور ہے رام جس تین بہائیون مین سب سے بڑا تہا جو ایک چہوٹے سے برہمن دوکاندار کے بیٹے تہے رام جس بستی رام سردار مہان سنگہ سوکرچکیہ کے خزانچی کا منشی ہوکر نوکر ہوا رام جس ایک ہنگامہ مین جو علاقہ کوہستان مین مالیہ وصول کرنے مین رنجیت سنگہ کی

سلطنت کے اوایل عہد مین ہوا تہا مارا گیا تہا اور اوسکی نوکری پر اوسکے بھای رام کور اور جسا مل ملازم ہوئے
راجہ دہیان سنگہ اس خاندان کا مربی تہا اور بستی رام کے مرنے پر راجہ دہیان سنگہ نے جسا مل کو بیلہ کے توشہ خانہ
پر خزانچی مقرر کرا دیا ۱۸۳۰ء مین امیر چند کو ایک نوکری اپنے چاچا کے تحت ملی اور ۱۸۳۲ء مین لعل سنگہ اور اوسکا
عموزاد بہای بہگوان سنگہ خزانہ مین نوکر ہوئے سال آئندہ بہگوان سنگہ گجرات کو کاردار مقرر کر بہیجا گیا اور
جسا مل کو روہتاس اور جہلم کے اجارہ لینے کی اجازت ہوئی اور یہہ اجارہ اوسکے پاس اوسکی وفات تک ۱۸۳۶ء
مین رہا لعل سنگہ اپنے باپ کی جگہہ مقرر ہوا اور جب نونہال سنگہ نے مصر بیلی رام کو کئی مہینے قید کر دیا اس سبب سے کہ مصر
بیلی رام کو سردار چیت سنگہ کے ساتہہ تعلق تہا تو لعل سنگہ مصر بیلی رام کی جگہہ خزانچی مقرر ہوا اور جب چار سال
کے بعد بیلی رام راجہ ہیرا سنگہ کے حکم سے مارا گیا تو لعل سنگہ مستقل خزانچی مقرر ہوا راجہ لعل سنگہ پر راجہ ہیرا سنگہ
بہت مہربانی کرتا تہا اور اوس نے لعل سنگہ کو روہتاس کا راجہ بنایا مگر لعل سنگہ ایسا شدت سے حریص تہا کہ احسان مند
کا اوسمین نام نہین تہا اور دسمبر ۱۸۴۳ء مین جو سازش کامیابی کے ساتہہ ہیرا سنگہ کے مقابلہ مین ہوئے اوس مین
لعل سنگہ بالکل شامل تہا اوس موقع پر راجہ ہیرا سنگہ مارا گیا تہا اوسکے بعد جو جواہر سنگہ وزیر ہوا اوسکے عہد مین لعل سنگہ
کو بہت زور ہوگیا کیونکہ وہ مہارانی کا آشنا تہا اور جب وہ وزیر مرا لعل سنگہ خود وزیر ہوا اور اوسنے معہ راجہ دینا ناتہ کے
فوج کو جس سے اوسکو خوف اور تنفر تہا ۱۸۴۵ء مین ترغیب دی کہ ستلج کو عبور کرے اور سرکار انگریزی کے ملک پر
حملہ کیا بعد ستلج کی لڑائی کے راجہ لعل سنگہ وزارت پر بحال رکہا گیا اور اس منصب پر وہ آخر سال ۱۸۴۶ء تک
رہا اوس سال مین اوسپر جرم نمکحرامی سرکار کا یہہ ثابت ہوا کہ مہاراجہ گلاب سنگہ کو جو بروئے عہد نامہ ۱۶ مارچ ۱۸۴۶ء
کشمیر دیا گیا تہا مہاراجہ صاحب کا قبضہ کرنیمین مقابلہ کیا گیا اس جرم کے ثابت ہونے پر راجہ لعل سنگہ منصب و زارت سے
برطرف کیا گیا اور ہندوستان کو بہیجا گیا پہلے آگرہ کو اور بعد ازان ڈیرہ دون کو بارہ ہزار روپیہ سال اوسکو
گذارہ ملا +

راجہ لعل سنگہ کو طاقت اور زور ایسی حرفتون سے حاصل ہوا جنکا انجام شائستہ ملک مین پہانسی ہوتا یہہ شخص راجہ ہیرا سنگہ
اور مصر بیلی رام اور بہائی گورکہہ سنگہ کے قتل مین تحریک کرنے والون اور کارندون مین ایک سرگروہون مین سے تہا اوسکا

سا زمہاراني چندان کے ساتھ ایسا مدانیا ور بے شرمی کے ساتھ تہا کہ ہرچند سکھون کی قوم بد وضعی مین ضرب المثل ہے لیکن اس قوم کو بہی مکروہ اور شاق گذرتا تہا بیوفائی نمکحرامی دغابازی اور فتنہ پردازی سے اوسکو وہ ثروت اور طاقت حاصل ہوئی جو اور آدمی لیاقت اور خوبیون سے پیدا کرتے ہین اوسکو اپنے ملک کا فائدہ کرنے کے واسطے بہت موقع اچھے تہے مگر اوس نے سوچ سمجھکر بُرای کو بہلائی ترک کرکے اختیار کیا اگر اوسکو اپنے ملک کی کچھہ بہی محبت ہوتی تو ستلج کی لڑائی کے بعد کشمیر پنجاب سے علیحدہ ہوتا اوسکی وزارت کو سرکار انگریزی کی تمام طاقت سے تقویت دی گئی تہی میجر لارنس صاحب اُسکے ساتھہ تہے وہ اوسکے کام مین چہوٹے چہوٹے باتون مین مداخلت نہین کرتے تہے بلکہ دانائی اور فیاضی سے صلاح دیتے تہے مگر یہہ حریص وزیر اونکی صلاح پر کبہی نہین چلتا تہا اور جب آخر کار اوسکو اس سبب سے کہ مہاراجہ گلاب سنگہ کا اوسکو حسد اور رشک تہا ایسے شتعالک ہوئے کہ وہ نمکحرام ہوگیا تو اوسکی معزولی سے سب کو خوشی ہوئی فوج کو اس سبب سے کہ اُسکی بزدلی اور نالیاقتی سے فوج تباہ ہوگئی تہی اور رئیسون کو اس سبب سے کہ اوس نے اپنی ذاتی فائدہ کے واسطے اور اپنے بڑہائے ہوئے متوسلون کے فائدہ کے واسطے اونکے املاک پر تصرف کیا تہا ✦

منصب امیر چند ۱۸۳۸ء مین بالیہ وصول کرنیکی واسطے کشمیر کو بہیجا گیا تہا اور وہان چہہ مہینے رہا تہا اوسکے بعد وہ لشکر کا خزانچی ہوکر نونہال سنگہ کے ہمرکاب پشاور کو گیا تہا بہگوان سنگہ اوس زمانہ مین لاہور مین خزانہ مین نوکر تہا ۱۸۴۳ء مین امیر چند گجرات اور پنڈدادنخان کا ناظم بارہ ہزار روپیہ سالیانہ مواجب پر مقرر ہوا تہا اور اوس سے دو سال کے بعد اوسکا بہائی بہگوان سنگہ جہنگ کا کاردار مقرر ہوا تہا راجہ لعل سنگہ کے معزولی پر ان دونون کی جاگیرین اور منصب جاتے رہے منصب امیر چند کے ذمہ کثیر باقیات سرکار تہین اوسنے ایک عرصہ کے بعد صفائی حساب کے اور روپیہ ادا کیا منصب امیر چند سنگوہی ضلع جہلم مین رہتا ہے سکہرام امیر چند کا سب سے بڑا بیٹا ۱۸۴۵ء مین چہوٹے مہاراجہ کا نوکر ہوا تہا اور روزانہ فوج کی رپورٹ مہاراجہ کو سنایا کرتا تہا سکہرام کی نوکری دربار کے توشہ خانہ مین تہی اور اوسکی ملازمت کے دو اخیر سالون مین اوسکو چار ہزار تین سو روپیہ مواجب ملتا تہا اس خاندان مین سے فقط راجہ لعل سنگہ کو ہی سرکار انگریزی کی طرف سے پنشن ملی تہی اوسکے خاندان کے اور آدمی سرکار سکہہ کے عہد مین سررشتہ مال مین ملازم رہے اور اس سبب سے دولتمند

ہین ✦

سوڈھیان ہرن پور

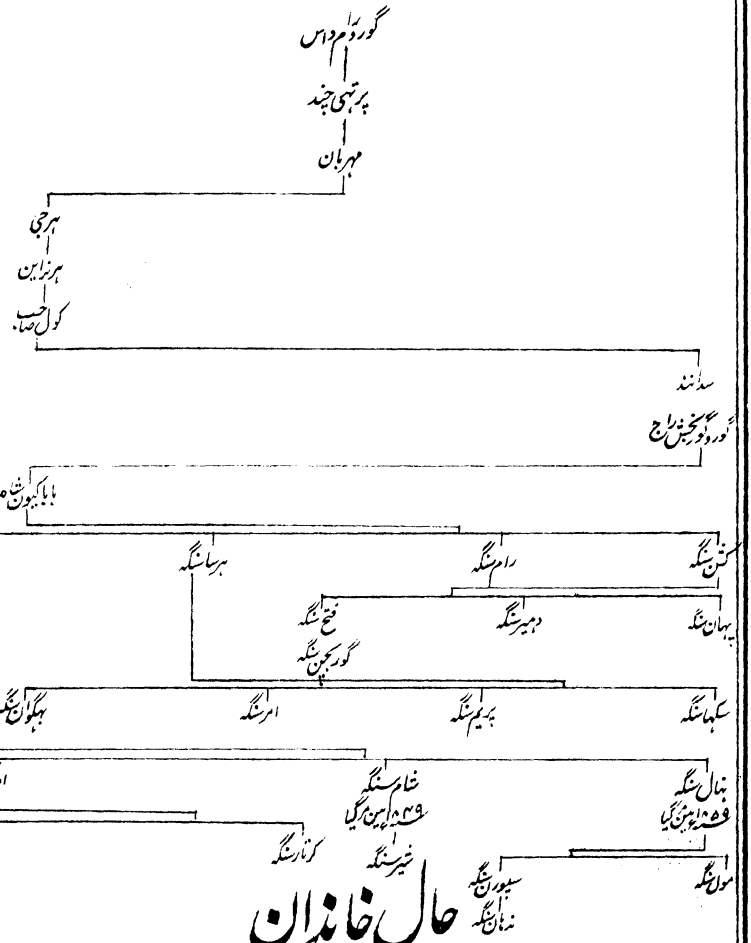

حال خاندان

سلسلہ وار حال سوڈھیوں کے بڑے مذہبی خاندان کا اونکے پرانے ہیتھانون واقع انند پور کرتار پور منا واون کوٹ ہرسہائے

اونکی ثروت اور بڑے بڑے املاک کا اور اوس طریق کا جس طرح اونکا زور اور اثر دوآبہ جالندہر اور آنروپے ستلج اور پنجاب کے ملکی مصلحت پر ہوا اور رہا اس کتاب کے جالندہر کی قسمت مین لکھا جاویگا ضلع جہلم مین جو سوڈھیان کی چھوٹی سی بستی ہے وہ بابا کیون شاہ نے آباد کی تھی جو گورو رام داس سے آٹھوین پشت مین تھا بابا کیون شاہ پیر سے جو گورو رامداس کے زمانہ سے اُس خاندان مین رہا تھا ۱۶۰۰ء مین اگرومان آباد ہوا کیون شاہ کو اوسکے پہلے دورون مین دوآبہ سندھ ساگر مین سردار رن سنگھ اور ملکا سنگھ پنڈیے والے نے جاگیرین دے کر کے دی تھین جنمین کوٹلی رسیال اور چیچر داخل تھے سردار مہان سنگھ مہاراجہ رنجیت سنگھ کا باپ اوسکے مریدون مین تھا اور اوس نے ۱۷۸۳ء مین بابا کیون شاہ کو تیرہ سو روپیہ کا دھرم ارتھ دیا تھا جو اوسکے اولاد کے پاس رہا ہی اوسکا بیٹا رام سنگھ رنجیت سنگھ کے سرکار مین ۱۸۰۶ء مین ملازم ہوا اور تھوڑے عرصہ کے بعد اوسکو ہرن پور دھریالا اور دوا اور چھوٹے چھوٹے گانو جمعی سات ہزار روپیہ کی جاگیر مین ملے رام سنگھ اچھا سپاہی تھا اور جب وہ ۱۸۱۸ء مین زائن گڈھ کے فتح کرنے مین مارا گیا تو مہاراجہ کو بہت افسوس ہوا اس جاگیر مین سے چار ہزار روپیہ کی جاگیر اوسکے چھوٹے بھائی میگھ سنگھ کے نام واگذار رکھی گئی اور اوسکو اوسکی اپنی خدمات کے عوض جو ملتان منکیرہ اور ٹھیری کے جنگ مین ۱۸۱۸ء مین کی تھین اور جاگیرین ملین اور پانچہزار روپیہ کا خلعت ملا سوڈھی ہنال سنگھ مہاراجہ کی فوج مین ملازم ہوا اور پانچ برس کے بعد سوارون کا کمیدان چاریاری ڈیرہ مین مقرر ہوا شام سنگھ کو ۱۸۲۶ء مین نوکری ملی اور اوسکو مگا مین علیحدہ جاگیر ملی امریک سنگھ نے پہلے گھوڑچڑھون مین زیر حکم خبرل مہان سنگھ کے دو ہزار روپیہ ماہوار پر نوکری کی مگر جب میگھ سنگھ ۱۸۲۶ء مین مرا تو تینون بھائیون کا نقد مواجب بند کیا گیا مگر ذاتی جاگیرون مین تقسیم کی گئی ان بھائیون نے ۱۸۴۱ء مین لاہور کے محاصرہ مین شیر سنگھ کی جانب سے جنگ مین خدمت کی اور جب اوس بادشاہ نے بعد فتحیابی کے فوج کو انعام بخشے ان بھائیون کو بھی انعام ملے تھے شیر سنگھ کے جانشین کے عہد مین ہنال سنگھ ایک ہزار سوارون کے افسر پر اضلاع دھنی کھیی اور احمد آباد کے انتظام کے واسطے بھیجا گیا تھا جہان رعایا اُسوقت مفسد ہوگئی تھی اُس نے اپنے ہاتھ سے سرکشون کے وکیل کو گولی مار کر مار ڈالا اور سختی سے اور زور سے جلدی اوس علاقہ کو مطیع کر لیا اوسی زمانہ مین شام سنگھ کانگڑہ کو خدمت پر مامور ہوا تھا راجہ ہیرا سنگھ کی وفات کے بعد ہنال سنگھ ضلع شاہ پور کو باری قوم کے

انتظام کے واسطے بھیجا گیا تھا اور ستلج کی لڑائی کے بعد ۱۸۴۶ء مین اوسکو عدالتی کا عہدہ دیا گیا مگر چند ماہ کے بعد اوسی عہدہ پر جالندہر کو بھیجا گیا تہا نہال سنگہ لایق جج تھا لیکن سخت حاکم تہا اس سبب سے لوگون کو عزیز نہ تہا جب ملتان کا مفسدہ ہوا شام سنگہ اور امر یک سنگہ کو کپتان نکلسن صاحب نے معہ اونکی سپاہ کے اپنے لشکر کے ہمراہ، کیواسطے طلب کیا اور صاحب کے حکم سے اونہون نے اپنے بھائی کو جالندہر سے بلا لیا چنانچہ وہ بہی اپنے سوار لیکر کپتان نکلسن صاحب کی خدمت مین رام نگر مین حاضر ہوگیا جب چتر سنگہ کے زیر حکم مفسدون نے دیکہا کہ سوڈہیون نے سرکار کا وفادار رہنے کا ارادہ کرلیا تہا تو اونہون نے اونکے گہر کو لوٹ لیا عورتین اور بچے مشکل سے بہاگ سکے اور جمون کو چلے گئے جہان وہ امن ہوتے تک رہے +

کل لڑائی مین سوڈہی سرکار انگریزی کیجانب بہادری سے لڑتے رہے اور افسوس ہے کہ شام سنگہ تہوڑا ہی عرصہ گجرات کی لڑائی سے پیشتر مارا گیا کمسریٹ کے افسر بلا اندیشہ نہ جاسکتے تہے اسواسطے شام سنگہ گنجاہ کو سامان رسد لیکہا کرنیکو بہیجا گیا تہا ناگاہ دشمن کی سپاہ نے اوسکو آگہیرا اور شام سنگہ مجروح اور اسیر ہوا چند روز کے بعد وہ زخمون کے صدمہ سے مرگیا لڑای کے بعد نہال سنگہ سول خدمات پر مامور کیا گیا اور جہلم اور اٹک کے بیچمین انتظام کیواسطے مقرر ہوا ضبطی ملک پنجاب پر جو جاگیرین امر یک سنگہ نہال سنگہ اور شیر سنگہ کے قبضہ مین تہین وہ اونکی حین حیات واگذار ہوئین اور جو دہرم ارتہہ تین ہزار چار سو چورانوے روپیہ کا تہا علی الدوام واگذار ہوا ۱۸۶۲ء مین گورنمنٹ اعلی نے کل جاگیرات علی الدوام جدی حصص کے مطابق واگذار کردین نہال سنگہ کا حصہ ذاتی جاگیر کا ۱۸۵۹ء مین اوسکی وفات پر ضبط کیا گیا اور امر یک سنگہ اور شیر سنگہ کے حصے سترہ سو پچاس روپیہ اور چودہ سو روپیہ کے حین حیات واگذار رہی ۱۸۵۸ء مین سپورن سنگہ دس سوار لیکر صاحب کمشنر راولپنڈی کی خدمت مین حاضر ہوا اور شیر سنگہ اور امر یک سنگہ نے کچھ سپاہی دئی اور مفسدے مین اچھی خدمت کی اور ۱۸۵۹ء مین سوڈہیون کو گیارہ سو روپیہ کا انعام ملا +

سوڈہی میگہہ سنگہ کے خاندان کو کشن سنگہ اور ہرسا سنگہ کی اولاد سے قلبی نزاع ہے کشن سنگہ اور ہرسا سنگہ کی شاخ کے آدمی ۱۸۴۸ء مین قوم کے ساتہہ گئے اور سرکار کے جو وفادار رہے اونکے گہرون کو جہان سنگہ نے لوٹایا تہا لیکن جب گجرات کے

لڑائی مین سکھون کی فوج کو شکست ہوئی نہال سنگھ نے مہان سنگھ کا گھر لوٹا اور تباہ کر دیا پس انمین سے کسی فریق کو ایک دوسرے کی نسبت کچھ شکایت کا نہین رہا +

قوم جنجوعہ

زمانہ حال مین پنجاب مین جو اقوام سب سے پرانے آباد ہین وہ راجپوت نسل کے ہین تواریخ اور روائت سے غالبًا یہہ قیاس درست معلوم ہوتا ہے کہ پنجاب مین تین آمدین راجپوتون کی ہوئی ہین پہلے آمد وسوقت سے پہلے ہوئے کہ جب سے کوئی تحریری تاریخی حال موجود ہے اور حضرت عیسےٰ سے پہلے ڈھائی ہزار سال سے پیچھے نہین ہوئے اور کٹوچ اور چمبہ اور کوہستان جالندہر کے راجگان جنکے بزرگ باری اور جناب دوآبون پر حکمران تہے اوس آمد مین سے اب موجود ہین دوسری آمد پہلے سے کم سے کم ایک ہزار برس پیچھے ہوئے جب اجمیدا بانی ہستناپور کا فرزند اپنے جادو راجپوتون کو جہلم کے شمال کو لے گیا اور ایک خاندان قایم کیا جو راولپنڈی سے ملتان تک حکمرانی کرتا رہا اخیر آمد مین دکہن سے عرصہ تک دسوین صدی سے پندرہوین صدی سے عیسائی تک ہوتے رہے جب بہت سے اور مختلف نسلون کے راجپوت پنجاب مین آتے رہے جنکی اولاد جٹ ٹوانہ سیال گہیبہ کہوکہر اور بہت سے اور معروف قومین ہین +

یہہ بات کسیقدر تحقیق کے ساتھہ کہنی مشکل ہے کہ جنجوعی پنجاب مین کتنی مدت سے آباد ہین مگر غالبًا وہ جادو راجپوتون کی اولاد مین جو احمید کے ہمراہی تہے اس بات سے کہ یہہ قوم اور راجپوتانہ کے جوہیے اور جودہے ایک شناخت کئی گئی ہین اور بہی مشکل کو بڑہاتے ہین یہہ سچ ہے کہ دریائے جہلم کے شمال کیطرف جو نمک کے کوہستان ہین تسلیم کیا گیا ہے کہ جادو راجپوت ابتدا مین وہان آباد ہوئے تہے اور ابتک اونکا پرانا نام کوہستان جادو ہے لیکن بیکانیر کے جوہیے جو اگرچہ اب مفقود ہو گئے ہین تین سو برس ہوئے بہروپال کے گرد و نواح مین بہت کثرت سے تہے معلوم ہوتا ہے کہ جہلم کے جنجوعون سے کچھہ مناسبت نہین رکہتے ہین ۱۸۴۰ء مین جوہیون اور جودہیون کی نسبت لکہا ہے کہ یہہ قومین باتفاق کہوکہر اور دودے اور سیدون کے حسین شاہ رئیس

لنگا پتہن کے رفاقت مین بھٹی راجپون کے ساتھہ لڑے تھے لیکن جنجوؤن کی جو اپنی روایتین ہین اون سے نہین معلوم ہوتا کہ اونکی آبادی پنجاب مین بہت قدیم سے ہے وہ سب اپنا نکاس ایک شخص راجامل سے بتاتے ہین جو راٹھور راجپوت اور پانڈون کی اولاد مین تہا اور جو دھپور یا قنوج سے ۹۸۰ء مین پنجاب کو آیا تہا قنوج مین اوسوقت راٹھور راجا تہا یہہ بات سُنکر کہ ایک بار پانڈون نے جہلم کے شمال کیطرف پہاڑون مین پناہ لی تہی وہ اپنے ہمراہیون کو لیکر اوسطرف گیا اور وہان موضع راجگڈہ آباد کیا جو اب بنام بلوٹ مشہور و معروف ہے وہان وہ آرام سے حکمرانی کرتا رہا جب تک محمد غزنوی نے ہندوستان پر حملہ کیا اوسوقت اوس بادشاہ نے اوسکو اپنے حضور مین طلب کیا راجامل نے حاضر ہونیسے انکار کیا اوسواسطے محمود نے ایک جمعیت سپاہ کی اوسکے مقابلہ مین بہیجے راجامل کو شکست ہوئی اور وہ اسیر ہوا اور اپنی جان بچانے کو اور اپنی آزادی پھر حاصل کرنے کیواسطے اوس نے ہندو مذہب ترک کیا اور اسلام اختیار کیا کہتے ہین کہ اس قوم کا نام اس تبدیل مذہب سے نکلا ہے جب جنجوعے زنار جو راجامل اور رشتہ دار پہنتے تہے توڑا گیا جنجوا منقق اللفظ کہتے ہین کہ اونکا بزرگ پنجاب مین دسویں صدی مین آیا تہا یہہ بات عجیب ہے اسواسطے کہ بالتحقیق غلط ہے اونکے شجرہ انساب سے بہی اونکی روایت کی تصدیق ہوتی ہے سب سے زیادہ شجرہ نسب خاندان نیتل کا ہے جسمین راجامل سے ۲۳ پشت ہین اور جو پرگنہ سیالکوٹ شاہ اور باغبان والہ کا جسمین ۲۲ اور ۲۱ پشت ہین اور یہی خاندان مثل بلوٹ اور دلوال کے ہین جنکی شجرہ انساب سے اوسی مورث تک فقط ۱۷ یا ۱۸ پشت معلوم ہوتی ہین ایک پشت کیواسطے تیس سال محسوب کرکے کہ یہہ اوسط زیادہ ہی ہے سب سے بڑا شجرہ انساب اس حساب سے سات سو برس سے زیادہ تک نہین پہونچتا ہے بیان کیا گیا ہے کہ راجامل[1] نے ایک مندر اور ایک تالاب بلوٹ مین اور نیز کٹاس مین بنایا تہا جو بڑے تیرتہہ کی جگہ ہے اور جہان ہزارون ہندو سال بسال جاتے ہین راجامل کے پانچ فرزند دیر۔ جودہ۔ کہلا۔ ترلونی

---

[1] اگر راجامل نے بلوٹ اور کٹاس کے مندر بنائے تہے تو ضرور ہے کہ وہ اوس زمانہ سے بہت پہلے ہوگا جو جنجوعون کی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کیونکہ وہ دو مندر بہت پرانے ہین اور مسلمانون کے ہندوستان مین آنیسے پیشتر بنائے گئے تہے کٹاس ہمیشہ متبرک جگہ رہی ہے اور مہابہارت مین تین سو برس (حضرت عیسیٰ سے پہلے) اسکا ذکر ہے کہ دہرتی کا نبتر ہے کٹاس مین ایک کوہ مین ہے ایک مُکھ گنگا کا دکہایا جاتا ہے جو زمین کو اوٹہائی ہے۔

اور کہکا کہلاتے کے اولاد اب راولپنڈی کے ضلع کہار اور کہوڑ کے علاقون مین پائے جاتے ہین ترکونی کے اولاد اب پنب مین اور اٹک کے قرب جوار مین آباد ہے اور کہکا کی اولاد مظفرآباد اور کوٹ کہکا اور دیگر دہات واقع سرحد جمون مین آباد ہین -

مگر ویرا اور جودہ یہی فقط ایسی بیٹے راجا مل کے ہین جنکا خاص ذکر ضرور ہی اپنے باپ کی وفات پر انہون نے علاقہ کو جو راجا مل کے سبب سے ملک دھن کہلاتا ہے آپسمین تقسیم کرنا چاہا جودہ نے کاہنہائے نمک متصل کھیرا ج لین اور قصبہ کٹاسلا کو برہمنون سے لیا جو وہان آباد تھے اوس نے اوسکا نام بدلکر کہیالہ رکھا اور وہان ایک قلعہ اور اور دو تالاب بارش کے پانی کے واسطے بنائے چنانچہ اب ہے وہان کے باشندے انہین تالابون کا پانی پیتے ہین کیونکہ قصبے کے قریب کہین پینے کے پانی کا سوت نہین ہے ویرخان نے کہیوڑہ پر متصل پنڈ دادن خان تصرف کیا اوسکا ایک بیٹا راجہ احمد خان تہا جسکی اولاد ملوٹ بادشاہ پور اور دلوال کے خاندان مین جودہ کے چار فرزند تھے رہتیال سنسیال جسیال - اوجھیال - رہتیال کی اولاد اغانوالا - کوٹ عمر - پنڈی - کہوکہرا کہا - چکر سی - پیرچک - نہتیال - فرید پور شیر پور - سید پور اور نہتیال کے خاندان مین سنسیال خاندانہائے چوہدری شاہ وچہ ہرکولی سید شاہ کٹورا سلوہی کلس چھی مخدوم سین - ولی - لہر - دہالی - دریالہ اور کہاوڑ کا موضع تہا جسیال کے اولاد کم ہے اور کلوال مین آباد ہین اور ڈہنڈوٹ اور ورند کے نمبردار جیتیال کی اولاد ہین - رہتیال جودہ کا فرزند اکبر ملوٹ مین حکمران تہا اور اوسکے فرزند نارو نے ناکو ٹھن نلہ پر آباد کیا اوسکے پوتون ہست خان اور تاتار خان نے گرجاکہ آباد کیا جو بڑا قصبہ ہوگیا تہا مگر خراب اور ویران ہے جنجوؤن کے تہوڑے عرصہ بعد ہمیشہ شاہین ہوگئین اون مین آپسمین نفاق رہا اور اس سبب سے وہ اون اقوام کا مقابلہ کامیابی سے نکرسکے جو اوسی طرح بہادری یا جنگ کے ہنر مین زیادہ نہین تہین جب تیمور شاہ نے ہندوستان پر ۱۳۹۸ء مین یورش کی جنجوئی اوسکے ساتھ شامل ہوگئے اور سب مہمون مین اوسکے زیر حکم لڑتے رہے ۱۵۲۶ء مین اونہون نے شاہی سے بابر شاہ کی اطاعت قبول کرلی بابر نے اپنی توزک مین کسیقدر مفصل حال اس قوم کا لکہا ہے کہ اوس وقت اس قوم کے دو فریق کا نام جودہ اور جنجوا تہا یہ نام مطابق جودے اور جوہیا تاریخ راجپوتانہ کی ہین

* علاقہ دہنی جو جالاک اور دیر دم کہوڑون کی نسل کے واسطے مشہور ہے جو اب تقریبًا نابود ہوگئی ہے +

اگرچہ زمانہ دونون کا ایک ہی نام جنجوآ ہے گکھڑ اس قوم کے بڑے دشمن تھے اور اونہون نے اس قوم کو اونکی بہت سے گانو سے نکال دیا تہا اور انونے بہی اونپر بہت سختی کی اور سب سے پیچھے سکھون نے جو سب سے زیادہ بُرے تہے جنجوعون کی بربادی تکمیل کے ساتہہ کردی اس پُرانی قوم کا کوئی آدمی اب وقت یازور کا نہین ہے +

کوٹ سارنگ اور دارا پور کے خاندانون کی نسبت خیال کیا جاسکتا ہے کہ جو شریف نسل کے قومین ہین اون مین اول ہین راجا سارنگ بانی خاندان کوٹ سارنگ کے قبضہ مین پچاس گانوتہی اور بہادری اور شجاعت کیواسطے مشہور تہا وہ افغانون کے ساتہہ ایک جنگ مین متصل لکہدئے

فتح خان جو سارنگ سے چھٹی پشت مین تہا مشہور و معروف رئیس تہا اور اوسکے وقت مین گانو کا نام فتح کوٹ تہا اونون نے اس خاندان سے اوسکا علاقہ چہین لیا تہا مگر دہنا سنگہ ملوئی نے اونکی پاس تہوڑے زمیندار رہنے دی راجہ محمد خان اور سمند خان اس خاندان کے اب رئیس ہین سمند خان کوٹ سارنگ کا نمبردار ہے +

رائے خیر مہدی خان دارا پور کا رئیس ہے قصبہ دارا پور کو اوسکے بزرگ ملک درویش نے آباد کیا تہا یہہ رئیس جنگ کا تہا اور اوسکی قوم کو جو ضرر گکھڑون سے پہونچے تہے اونکا اوس نے بہت بدلہ لیا تہا اوسکے پڑوتے شبت خان نے سردار مہان سنگہ سوکرچکیہ کے زیر حکم اچہی خدمت جنگ مین کی تہی اور اوسکی ریاست قایم رہی تہی مگر اونکا بیٹا غلام محی الدین خان کم نصیب تہا اور اوسکو سردار عطر سنگہ دماری نے قتل کیا اور اوس سردار نے اوسکے کل گانون پر تصرف کرلیا اوسکے بیٹے ہیبت خان اور علی حیدر خان ملک پور کو بہاگ گئے جو دریا کے اوپر ایک مضبوط قلعہ تہا اوس قلعہ پر وہ بہت سال تک قابض رہے اور غارتگری سے اوقات بسر کرتے رہے +

آخر کار عطر سنگہ دماری ایک سرنگ مین محاصرہ ملتان مین ۱۸۱۸ عیسوے مین اور گیا دونو بہای بہت خوش ہوئے اور اون کو خیال ہوا کہ اونکے حقوق پہر اونکو مل جاوین گے مگر سردار متوفی کا چاچا کور سنگہ دارا پور پر قابض رہا اور اسطرح کل عہد سلطنت سکہان مین یہہ خاندان سال بسال کمزور اور مفلس ہوتا گیا کاردار اور جاگیردار بہت سے بدلتے رہے سردار رتن سنگہ گرجاکہہ خوشی مل - سوبہارام - راجہ گلاب سنگہ

راجہ لال سنگھ - مصر میر چند - مصر روپ لال آئے اور گئے مگر ان مین سے کسے نے رئیسان جنجوعہ کو بحال نہین
کیا خیر مہدی خان ضبطی ملک پنجاب سے پہلے کے زمانہ سے بہتر حالت مین ہے اور جو ۲۶ دیہات
اوسکے ہین اون مین سے کیئے اوسکی جاگیر مین ہین یعنے دارا پور - چک موجا - ملک پور - میرن
اور شاہ گڈہ اور نیز بہ تسلیم اوسکی مالکی کی اوسکو ایک ڈگری اس بات کی حاصل ہوئی ہے کہ جمع سرکار کے
پرفی روپیہ ایک پیسہ اون دیہات سے اوسکو ملی جو
ایام سابق مین اوسکے خاندان کے
ملکیت تہی ٭

سکھون کے متبرک مقامات

پنجاب مین متعدد متبرک مکانات ہین جو سکھان کے گورؤن کے نام سے بنے ہوئے ہین اور انکو گوردوارہ یا دربار یا ڈیرہ کہتے ہین اور عموماً ایسے مقامون مین بنائے گئے ہین جہان گورو کے حیات مین کوئی واقع متعلق گورو سے ہوا ہے اور کچھہ نہ کچھہ تعلق اور مناسبت گورو سے ہے ان سب مقامون مین سکھون کی پاک کتابین جنکو گرنتھہ کہتے ہین روزانہ باآواز بلند گرنتھی پڑھتے رہتے ہین اور ان مقامون مین اکثرون مین بہت راگی اور خدمتی اور پرشتش کرنے والے رہتے ہین بعض مکانات چنانچہ کرتارپور ننکانہ - مکتسر - اور امرتسر مین ہین بہت خوبصورت بنے ہوئے ہین اور وقتاً فوقتاً سکھہ سردارون نے اپنے اعتقاد سے بہت جائداد اون مکانات سے متعلق وقف کے ہوئی ہے آئندہ جن مکانات کا ذکر ہے اون مین اودا سی سادھون سوڈھیون اور بیدیون اور اور سکھون کے فریقون کے استھانون اور اکھاڑون کا ذکر نہین کیا گیا ہے جن مین اکثر کے ساتھہ بڑے بڑے جایداد ہے اور دولت اور آمدنی ہے

نانک اول گورو

اول - ننکانہ - لاہور کے ضلع کے پرگنہ سرقپور مین واقع ہے اس گانو مین جسکا نام پہلے تلونڈی رائے بھلڑے نانک پیدا ہوا تھا ۱۴۶۹ء مین جسسے پہلے ایک چھوٹا گوردوارہ ننکانہ مین بابا دہرم چند بیدی نے بنایا تھا ۱۸۳۲ء مین سردار فتح سنگھ نے ایک خوبصورت ریختہ عمارت کا مندر بنایا اور کچھہ عرصہ کے بعد رام چند اکال گڈھیہ نے تالاب بنایا ننکانہ کے قرب وجوار مین چار بڑے مکانات ہین - اول

ننکانہ صاحب - نمبر دوم بال گڑیڑہ صاحب جو ننکانہ سے ۸ میل کے فاصلہ پر ہے جہان گورو طفولیت کے ایام مین کھیلتے پھرتے تھے نمبر سوم ملستان جسکے وجہ تسمیہ ایک تل یا جال کے درخت سے ہے جسکے نیچے گورو سوئے تھے نمبر چہارم کیارہ صاحب جہان گورو نانک لڑکپن مین مویشی چراتے تھے ہر سال تین مرتبہ زائرین کا میلہ یہان ہوا کرتا ہے ایک بیساکہی پر دوسرے ۲ جلا اکادشی کو تیسرا گورو پرب دسمی کو اور ان میلون پر ہزارہا سکھہ اور ہندوان مقامون مین جمع ہوتے ہین +

دوم - ننکانہ خورد واقع ضلع گوجرانوالہ اس مقام مین جو مندر بنا ہے گورو کے اس کام کی یاد مین بنایا گیا تھا کہ جب گورو لڑکا تھا اوسکے باپ نے جسکا نام کالو تھا اوسکو کچھہ روپیہ دیا کہ کسی فایدہ کے سودے مین اوسکو لگاوی اُس جگہہ گورو نے وہ کُل روپیہ فقیرون کو خیرات کر دیا یہہ خیال کر کے کہ اسطرح روپیہ خرچ کرنا سچا سودا ہے اس جگہہ ایک مہنت رہتا ہے +

سوم - دربار باولی صاحب متصل سیالکوٹ بابا نانک کچھہ عرصہ سیالکوٹ کے شہر کے پاس رہے تھے اور جس جگہہ گورو نانک بیٹھا کرتے تھے ایک شخص بہای موتی یا بہای مولاتی ایک باولی بنوائے اس باولی کے نام مہاراجہ رنجیت سنگہ نے جو الا سنگہ پڈہانیہ نے اور جمعدار خوشحال سنگہ نے عطایات کر کے وقف کر دین +

چہارم - بیر بابا نانک واقع سیالکوٹ یہہ مکان مکان سابق الذکر قریب ڈیڑہ میل کے فاصلہ پر ہے اس مکان کی وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ وہان ایک درخت بیر کا ہے جسکے نیچے گورو نانک بیٹھتے تھے اور جہان مسلمان بزرگ حمزہ غوث سے اون کے ملاقات ہوئی تھی نتھا سنگہ شہید نے بہت روپیہ خرچ کر کے دربار صاحب بنوایا اور ۵۲ معافیان اور قطعات اراضی اس دربار کے نام عطا کی کئین اس جگہہ نتھا سنگہ کی قبر بھی ہے جسکو شہید بونگہ کہتے ہین +

پنجم - دربار روڑی صاحب متصل ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ یہان گورو نانک عرصہ تک سخت کنکرون پر جسکو روڑی کہتے ہین دھیان مین بیٹھے رہے تھے اول سیوا رام کابل کے ایک کھتری نے ایک مندر

بنوایا اوس مندر کے اور زیادہ تعمیر محمد شاہ بادشاہ اور اونکے صوبہ لاہور خان بہادر نے کرائی جو تالاب ہین اور بعض مکانات جو روڑی صاحب سے متعلق ہین دیوان لکھپت رائے اور دیوان جیپت رائے نے بنوائے اور چرت سنگھ اور مہان سنگھ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے دادا نے اور باپ نے بہت سے معافیان عطا کین +

ششم - کیرا بابا نانک متصل ہیالہ ضلع گجرات اس جگہہ گورو نانک چند روز رہے تہے یہان زمین ریتلی اور گورو نانک کے ڈیرہ کے پاس چوہون کے بلین جابجا تہین اس سبب سے اس جگہہ کا نام کہا گیا ہجابی زبان مین چوہے کے بل کو چوہا کیر کہتے ہین اس جگہہ جو مکانات بنے ہوئے ہین مہاراجہ رنجیت سنگھ کے عہد مین بنائے گئے تہے اگرچہ بعض بعض جاگیرین ستر سال سے بیشتر کی ہین +

ہفتم - پنجہ صاحب واقع حسن ابدال بامین راولپنڈی اور اٹک کے اس جگہہ گورو نانک صاحب کا پنجہ ایک پتہر پر بنا ہوا ہے جسکو ایک قندہاری بزرگ یا پیر نے جو گورو نانک کی کرامت پر رشک کرتا تہا اونکے اوپر پہینکا تہا +

ہشتم - سلطان پور علاقہ کپورتہلہ مین دوکان ہے جو گورو نانک کیواسطے کہولی گئی تہی جب اونکو بیوپار پر بٹہایا گیا تہا مگر نانک صاحب نے سب مال غربا کو دیدیا تہا جو اوزان دوکان مین تہے یہان تبرکات کے طور پر اب تک رکہے ہوئے ہین +

نہم - ڈیرہ بابا نانک یہہ قصبہ ضلع گورداسپور مین ہے اور یہان گورو نانک صاحب کا انتقال ہوا تہا ہر سال کثرت سے لوگ جمع ہوتے ہین یہان بہت سے اودا سی سادہ رہتے ہین اور ایک مرتبہ اس مکان کے ساتہہ بارہ ہزار ایکسو بانوے روپیہ کی جاگیر تہے جو متفرق سکہہ سردارون نے دی تہی سب سے بڑی جاگیر مین شہزادہ کہڑک سنگھ نے بخشی تہین +

دہم - ڈیرہ ٹالی صاحب یہہ مکان اودا سی فقیرون کا استہان ہے جو بابا سری چند گورو نانک کے پسر کے نام سے قایم کیا گیا تھا بابا سری چند ایک ٹالی یعنے شیشم کے درخت کے نیچے اوس جگہہ رہا کرتے تہے

جہان اب ڈیرہ ہے سری چند بانی اوداسی فرقہ کا تہا اونکے باپ گورو نانک کا یہہ منشا تہا کہ سکہون کا مذہب ایسا ہو کہ فقط عابد اور پوجاری ہے نہ اوسکے قابل ہون بلکہ گرہستی اور خانہ دارون کے قابل ہو اوداسیون کے فرقہ نے اِس اصول مین بہت قدر فرق ڈال دیا کہ وہ اس بات کو نہین مانتے اور جو اوداسی ہین وہ فقط دہیان مین رہتے ہین اور دنیا کے کاروبار سے تعلق نہین رکہتے ہین اونکا عمل فقراسے جوشیو اور وشنو کے معتقد ہین مختلف نہین ہین جنکو پنجاب مین سنیاسی اور بیراگی کہتے ہین اوداسیو کے بال لمبے لمبے ہوتے ہین گیروے کپڑے پہنتے ہین اون مین ازدواج ممنوع ہے اور جو تہان مین فقط چیلے ہے مہنت کے بعد جانشین ہوتا ہے لیکن اوداسی نہین ازدواج ہوتا ہے اور اگرچہ بعض بعض اوداسی ازدواج نہین کرتے ہین اور جو حکم ہے اوسپر عمل کرتے ہین یہہ نہین خیال کرنا چاہئے کہ وہ جتی ہوتے ہین اوداسی پنجاب مین کثرت سے ہین اور عموماً سکہہ دہی بہت تعظیم کرتے ہین شمالی ہندوستان مین اوداسی جا بجا ہین اور بنارس مین بعض اوداسی وہ سنسکرت مین بہت اچہا دخل رکہتے ہین اور اونکو ویدانت کے مسائل مین بہت دخل ہے جو نانک کے مسائل کی بنیاد ہین پنجاب مین ایسے اوداسی کم ہین جو سنسکرت سمجہتے ہین لیکن گرنتہہ سب جانتے ہین اور سب گرنتہہ کے معنے سمجہا سکتے ہین اور دو نو گورو نانک اور گورو گوبند سنگہ کے مسایل سکہاتے ہین +

انگد دوسرا گورو

نمبر اوّل - انگد کے نام فقط ایک مکان ہے جو کہڈور صاحب مین ہے یہہ گورو ہر یکے کا باشندہ تہا مگر پہلے گورو نانک صاحب سے کہڈور مین وہ ملا تہا گورو انگد اُسی جگہہ رہتا رہا اور اُسی جگہہ مر گیا +

امرداس تیسرا گورو

نمبر اوّل - گووندوال یا گوندوال دریائے بیاس پر جہان گورو کا انتقال ہوا یہان ایک بہت بڑی باولی بنی ہوئی ہے جو خود امرداس نے بنوائی تہی بانی تک ۴۴ زینہ ہین +

رام داس جو تھا گورو

نمبر اول - امرتسر گورو رامداس امرتسر کے دربار صاحب کا بانی تہا جو قوم سکہہ کا مندر ہے دربار صاحب اُس مندر کو کہتے ہین جو ابتدا مین رامداس نے بنوایا تہا اور نیز متعدد مکانات کو جو مختلف اوقات مین مختلف اشخاص نے بنوائے یہہ مکانات حسب ذیل ہین -

نمبر اول - دربار صاحب خاص جسکو کہتے ہین متبرک تالاب امرتسر یعنے آبحیات کے بیچمین واقع ہے اسکی تعمیر بہت خوبصورت ہے سونا چڑہا ہوا ہے اور جواہرات لگے ہوئے ہین +

نمبر دوم - اکال بونگہ - جو دروازہ کلان دربار صاحب کا ہے اوسکے سامنے ہے اور اوس جگہہ پاہل دیجاتی ہے جو سکہون کے مذہب مین سکہہ بنانے کیواسطے ضروری رسم ہے یہہ بونگہ ہرگوبند چھٹے گورو کے نام سے متبرک ہے اور یہان اوس گورو کے شمشیر و عصا موجود ہین +

نمبر سوم - جہنڈا بونگہ - یہہ بونگہ دو بلند جہنڈون کے نام سے مشہور ہے جو گورو رامداس کے نام سے بنے ہین یہہ جہنڈے سونے سے ملمع کئے ہوئے ہین -

نمبر چہارم - شہید بونگہ - یہہ بونگہ دیال سنگہ کے نام سے بنایا ہوا ہے جو گورو رامداس کا نامی چیلہ تہا اور جو مسلمانون کے ساتہہ لڑائی مین مارا گیا تہا اور اس سبب سے اوسکو شہید کہتے ہین انکے علاوہ اور بہت سے بونگہ ہین جو چارون طرف تالاب کے بنے ہوئے ہین اور جس جس شخص نے بنائے تہے اوسکے نام سے مشہور ہین سکہون کی سلطنت مین دربار صاحب مین بہت دولت تہی اور پنجاب کے سب علاقون مین بہت املاک اور جاگیرین وغیرہ تہین اس دربار مین بہت سے گرنتہی پوجاری - ربابی - اکالی - اوداسی اور اور ملازم اور متعلقہ تہے اب ہی اس مندر مین بہت دولت ہے مرمت کے واسطے چار ہزار روپیہ سالیانہ دیا جاتا ہے اور بہت سے اشخاص کے جو دربار سے متعلق ہین بہت سی معافیان ہین چڑہاوے بہی قریب چھہ ہزار روپیہ سالیانہ کی ہوجاتی ہے لیکن چڑہاوے کی آمدنی غیر مستقل ہے اور کبہی

کبھی کوئی سکھہ یا جا یا سردار ہزارون روپیہ دیتا ہے مہاراجہ صاحب ٹیالہ مرحوم مہاراجہ نراندر سنگھہ بہادر بہت فیاضی سے روپیہ بھی اور جواہرات بھی دیا کرتے تھے سردار منگل سنگھہ رائمگڈ یہہ جو رئیس خاندان ہمارے رائمگڈ ہیون کا تھا کمیٹی منتظم کا پریسیڈنٹ تھا* اور بہائی پرومن سنگھہ مشہور و معروف بہائی گورکھہ سنگھ کا پوتا مرمت کا مہتمم ہے +

پنجم - ایک مکان گورو رامداس کا گوونڈوال مین تھا جہان گورو نے بہانی حسین دختر گورو امرداس کو دیکھا تھا اور جس سے گورو کو عشق ہو گیا تھا اور جس سے آخرکار گورو نے شادی کی تھی اور اوسی جگہہ گورو رامداس ۱۵۷۴ء مین مرگیا مگر اس مکان کو دریائے بیاس نے گرا دیا ہے +

ششم - ایک گوردوارہ لاہور مین جو بنام خمبتہان معروف ہے جہان گورو پیدا ہوا تھا +

ارجن پانچوان گورو

اوّل - امرتسر - گورو ارجن یہان عرصہ تک رہتے رہے اور اونہون نے پاک تالاب کو تسر رام سر اور سنتوکھہ سر - اور بیبک سر یہان بنوائے +

دوم - تزن تارن - یہان گورو نے ایک مندر اور ایک تالاب بنوایا یہہ مندر اور تالاب امرتسر کے مندر سے کم متبرک نہین مانے جاتے ہین شاہنشاہ اورنگ زیب نے خشت جو گورو نے جمع کی تھی ایک سرائے بنانے کو لے لی اور یہہ تالاب جو شمالی ہندوستان مین ایک عجائب خوبصورت تالابون مین ہے مہاراجہ رنجیت سنگھہ کی سلطنت کے ایام مین پورا کیا گیا تھا +

سوم - چوہلا - ایک گانو ترن تارن کے پاس ہے اس گانون مین گورو کچھہ عرصہ رہے تھے اور وہان انہون نے ایک ڈیرہ بنایا تھا اونکی پاپوش اور ایک عصا یہان تبرکات کے طور پر رکھے ہوئے ہین +

چہارم - لاہور - یہان گوردوارہ جن نے ایک باولی بنوائی تھی اس باولی کو مسلمانون نے گرا دیا تھا مگر رنجیت سنگھہ نے اوسکو پھر تعمیر کرایا اور ایک جاگیر اوسکے نام بخشی بعد ازان یہہ جاگیر سوڈھی سادھو سنگھہ کو دی گئی +

* اب یہہ دونون مرگئے ہین

پنجم۔ وسیلا۔ اس گانو مین جہان گوروارجن نے اپنے فرزند ہرگوبند کی شادی کی تہی ایک گوردوارہ بہائے سالو نے بنوایا تہا +

ششم۔ کرتارپور۔ جالندہر سے مغرب اوشمال کی طرف دس میل ۱۵۹۵ء مین گورو اس گانو مین آیا اور وہان ایک ڈیرہ بنوانا چاہا لیکن ایک جن ایک درخت کے تنہ مین رہتا تہا اور وہ لکڑی شہتیر کے واسطے کاٹنے نہ دیتا تہا تاوقتیکہ گورو نے وعدہ کیا کہ اوسکو کوئی نہ ستاویگا بلکہ اس ڈیرہ مین ہمیشہ اوسکی پرستش کیجاویگی +

ہرگوبند چھٹا گورو

اوّل۔ وڈالے۔ ایک گانو چار میل امرتسر سے جہان گورو ۵ جولائی ۱۵۹۵ء کو پیدا ہوا تہا یہان سال بسال ایک میلہ ہوا کرتا ہے +

دوّم۔ اکال بونگہ واقع امرتسر۔ (دیکہو حال گورو رامداس کا)

سوّم۔ چہبل واقع ضلع امرتسر۔ اس گانو مین گورو نے اپنی دختر کی شادی کی تہی +

چہارم۔ نوگہڑ۔ یہہ اب امرتسر کے شہر کے ایک دروازہ کا نام ہے جہان گورو نے ۱۶۱۲ عیسوی مین مہدے خان کے ساتہہ جنگ کرتے ہوئے ریت کے باروت بنا دیے تہے کہ باروت اوسکے آدمیون کے پاس ہو چکے تہے +

پنجم۔ مزنگ۔ یہہ مکان لاہور میانمیر کے بیچمین ہے اور اوس موقع پر ہے جہان گورو ارجن چہجو بہگت سے اور میان میر سے ملا تہا +

ششم۔ گوروسر سیلانی۔ یہہ گوردوارہ اوس موقع پر بنایا گیا ہے جہان گورو نے لاہور سے امرتسر جاتے ہوئے غسل کیا تہا +

ہفتم - سری ہرگوبند پور - دریاے بیاس پر ضلع گورداسپورہ مین واقع ہے یہان چندو شاہ بستا تہا جو گورو ارجن کے ساتھ شدت سے مخالفت کرتا تہا اور اوسکے باپ کی وفات کے بعد ہرگوبند نے گانو کو خرید لیا اور وہان ایک گوردوارہ بنایا +

ہشتم - نانک مترا - اِس گانو مین ایک مندر گورو نانک کے نام کا تہا اِس گانو کو ہرگوبند نے خرید لیا بیع کے وقت گانو کی حد پر ایک سوکہے درخت کی ملکیت کی بابت تکرار ہوا ہرگوبند نے اپنے دعوے کو ثابت کرنے کے واسطے درخت پر ہاتھ رکہا اور درخت فوراً بیچ سے لدگیا +

نہم - کیرت پور - جہان گورو ۱۶۴۵ء مین مرگیا +

دہم - اِس گورو کے نام کے گوردوارے جبرالپور - جنڈیالی - گوروسر - حافظ آباد اور گکہڑ مین ہین

ہرراے ساتوان گورو

اوّل - کیرت پور - ہرراے کے نام سے متبرک ہے جہانکہ گورو ۱۶۲۹ء مین پیدا ہوا تہا اور ۱۶۶۱ء مین مرگیا گورو کے بڑے بہائی گورداتا کی بہی یہان سمادہ ہے جو ۱۶۳۹ء مین مرا تہا اور زائر یہان تیرتہہ کے طور پر جاتے ہین +

دوم - پہول مہراج - ٹپیالہ - نابہہ اور جنید تینون ریاستون کی سرحد پر یہان ایک گوردوارہ ہرراے کے نام کا ہے +

ہرکشن آٹھوان گورو

اوّل - کیرت پور - جہان ہرکشن ۱۶۵۶ء مین پیدا ہوا تہا +

دوم - پنجور کہرا جہان ایک گوردوارہ ہے +

سوم - دہلی - یہان دریاے جمنا کے کنارے پر جہان گورو کے لاش جلائی گئی تہی ایک گوردواہ بنایا گیا ہے +

تیغ بہادر نوان گورو

اول - آمرتسر مین جہان تیغ بہادر ۱۶۲۱ء مین پیدا ہوا تہا تیغ بہادر کے نام کا ایک گوردوارہ ہے

دوم - ولاصاحب - ایک گانو متصل امرتسر جہان گورو کچھہ عرصہ رہا تہا +

سوم - باباکال - تیغ بہادر اس گانو مین رہتا تہا جب وہ گورو ہرکشن کی جانشینی کے واسطے منتخب کیا گیا تہا ایک عجیب روایت اس بات مین ہے کہ تیغ بہادر کسطرح گورو بنانے کے واسطے دریافت کیا گیا تہا +

چہارم - ایک گوردوارہ انندپور مین جہان سے اوس نے ایک جن کو خارج کیا تھا +

پنجم - ایک گوردوارہ ہڈیارہ مین جہان گورو نے اپنی کرامت سے بہت سے بیمار اچھے کئے تہے +

ششم - ایک مشہور گوردوارہ دہلی مین جسکو شہید گنج کہتے ہین جہان گورو شاہجہان بادشاہ کے رنگزیب کے حکم سے گردن مارا گیا تھا +

ہفتم - اور گوردوارہ مولووالا - سولی سر - دہتل - تہانیسر - الہ آباد - بنارس - اور پٹنہ مین تیغ بہادر کے نام سے ہین +

گوونڈ سنگہ دسوان گورو

اول - پٹنہ مین ایک گوردوارہ ہے جہان گورو گوبند سنگہ دوم جنوری ۱۶۶۶ء مین پیدا ہوا تہا +

دوم - ایک گوردوارہ تیادیوی مین جو انندپور سے ۱۲ میل ہے دیوے کے مندر کے ساتہہ بنا ہوا ہے اسجگہہ دیوی گوبند سنگہ کو

عیان نظر آئی اور اوسکی تلوار کو چھو کر برکت دی +

سوم - کیس گڈھ بھی انند پور کے پاس ہے اس جگہہ گورو نے پانچ پیارے اول پانچ مریدون کو دی اور اونکو سنگھ یعنے شمشیر کے سکھہ بنائے +

چہارم - نادون کوہستان کانگڑہ مین ایک گوردوارہ اوس جگہہ ہے جہان گورو ٹھیرے تھے اور ایک سوکھے درخت کو ہرا کر دیا تھا +

پنجم - لاہور ایک ویران دہ ہا بین انند پور اور نینا دیوی کے یہان ایک دختر رہتی تھی جس سے گورو اپنی نسبت ہونی چاہتا تھا اوسکے باپ نے عہد کیا تھا کہ دختر کو لاہور یعنے دار السلطنت مین منسوب کرونگا گورو نے اپنی کرامات سے اس جھوٹے سے گانو کو دختر کے باپ کو ایک شہر عظیم الشان کر دکھایا اور نسبت ہو گئی +

ششم - انبالہ صاحب متصل انند پور جہان ایک گوردوارہ ایک آنبے کے درخت کے نیچے بنا ہے جو جگہہ لگایا تھا جہان گورو نے ایک تیر چلا کر پہونچایا تھا +

ہفتم - کوٹ کپورہ ضلع فیروز پور مین اور منجی صاحب مین گوردوارہ ہین جن مقامات مین گورو سفر کرتے ہوئے پہونچے تھے +

ہشتم - سرہند مین ایک شہید گنج ہے جہان فتح سنگھ اور زورآور سنگھ گورو کے بیٹون کو مسلمانون نے زندہ دفن کر دیا تھا سرہند کا نام ملعون ہے اور آج تک کوئی ایسا سکھ نہین ہے اور کہ سرہند و ہین جو گنگا سے واپس آتے ہوئے سرہند کے ویرانہ سے اینٹ اوٹھا کر نہین لاتے اور دریائے ستلج مین نہین پہنکتے +

نہم - چمکور واقع ضلع ہوشیار پور مین ایک شہید گنج اجیت سنگھ اور جوہر سنگھ گورو کے بیٹون کے نام سے ہے جو مسلمانون کے ساتھہ جنگ مین مارے گئے تھے +

دہم - وہ جس مقام سے گورو گوبند سنگھ نے شاہنشاہ اورنگ زیب کو نامہ لکھا تھا +

یازدہم- کمتسہر ضلع فیروزپور- یہان بعد وفات اپنے بیٹون کے چوچکورین مارے گئے گورو نے ایک اور لڑائی بادشاہی فوج سے لڑے تہے گو وکو قطعی شکست ہوئی لیکن گورو نے اپنے ہمراہیون کو وعدہ دیا کہ جو اس لڑائی مین کام آویگا اوسکی مکت ہوجاویگی یعنے تناسخ سے آزاد ہوجاویگا قصبہ کمتسر بعدازان موقع جنگ پر بنایا گیا تہا ہری سنگھ نلوہ نے اس جگہہ ایک عظیم الشان تالاب بنانا شروع کیا تہا بعدازان مہاراجہ صاحب پٹیالہ کے اورا وراسے تمام کیا گیا قصبہ کے قرب مین کئی متبرک مکان ہین جہان زائر جاتے ہین بٹی صاحب ایک ٹیلہ جہان سے گورو لڑائی کو دیکہتا رہا اور تیر چلاتا رہا شہید گنج جہان مقتولون کی لاشین دفن کی گئی تہین اور تنبو صاحب جہان گورو کے ہمراہیون نے بارش کے بعد اپنے کپڑے سوکہائے تہے +

دوازدہم- تلونڈی- کمتسر کی شکست کے بعد گوبند سنگھ تلونڈی کو بہاگ گیا جو علاقہ پٹیالہ مین ہے تب سے اوس جگہہ کو دمدمہ یعنے دم لینے کی جگہہ کہتے ہین یہان گورو نے ایک منتر ایک مانج عورت کو لکہکر دیا تہا اور بعدازان اوس عورت کو سات بچہ پیدا ہوئے اس گانو کو برکت ہوئی اور آج تک نہائیت خوشخط گورمکہی نویس دمدمہ مین ملتے ہین +

سیزدہم- ایک گورد وارہ گورو کے نام سے ٹہینڈا علاقہ ریاست پٹیالہ مین بنایا گیا ہے جہان گورو نے ایک جن کو خارج کیا تہا +

چہاردہم- ایک گورد وارہ دریا گودواری پر دکہن مین ہے مقام ہیرا کہاٹ پر جہان گورو کی دستی مہر دریا مین گر گئی تہی +

پنزدہم- اچلا نگر- اب چلا ہم یعنے اب ہم چلے دکہن مین یہان گورو کو اوسکے ایک پٹہان نوکر نے مار ڈالا جس نے یہہ خیال کیا کہ اوسکو اپنے باپ کا بدلہ لینا فرض تہا جو گورو کے ہاتہہ سے اتفاقیہ بندوق لگ کر شکار مین مر گیا تہا یہان زائر تیرتہہ کے واسطے جاتے ہین +

شانزدہم- گورو گوبند سنگھ کے نام سے گوداوری- جیپور- نرائن گڈہ- آگرہ- جند پور- کپال موچن اور ماچی واڑہ مین ہین